بعون صناع بیچون و مکان مکین و فضل خلاق زمین و زمان

بفضلہ تعالیٰ کتاب فیض انتساب شرح معانی نظم و نثر کتاب شبستان العرفا

چراغ ایمان

۱۳۰۶

شمع شبستان

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

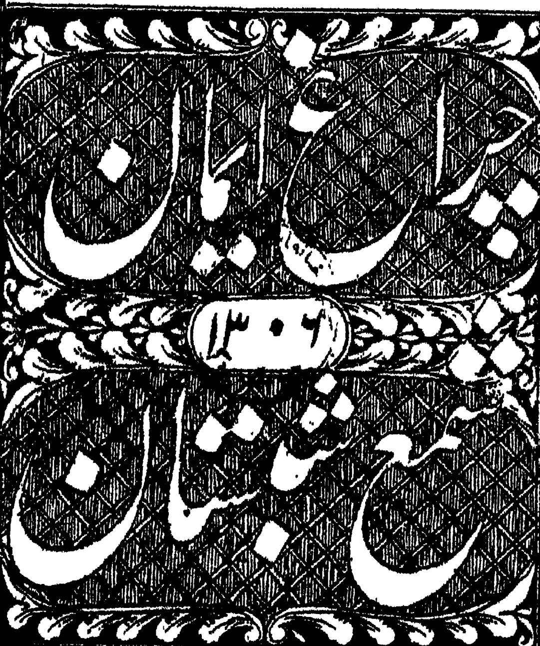
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

اطلاع ـ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو مہیا یہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان مفصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اور کتاب کے ٹائٹل پیج کے صحن صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو ـ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اردو		کی پیتک و فصل اول و آخر کا ترجمہ	
اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی		تہذیب اخلاق میں مع نظرثانی صاحب	[illegible]
قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت		رقعات عزیزی ـ از سید غلام محی الدین	۴ر
شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح کا حال [illegible]		ترجمہ عوارف المعارف ـ کامل	
[illegible]		دو جلدوں میں مترجمہ مولانا ابوالحسن	
[illegible] میں عربی عبارت اسیقدر		فرید آبادی مرحوم ـ	[illegible]
جسقدر دوسرے کالم میں اردو ترجمہ		مخزنیۂ دانش ـ ہوشمندی کی تعلیم	
[illegible] ترجمہ اسقدر مقبول ہوا		از مولوی کریم بخش ـ	[illegible]
[illegible] ہوا کہ [illegible]		معدن تہذیب مصنفہ مرزا	
[illegible] کاغذ و خوبی کل امور		حبیب حسین صاحب بی۔ اے مجلد	[illegible]
[illegible] اول سے بمرتبہا عمدہ ہیں	[illegible]	خوشنما جلد پارچہ ـ	[illegible]
ایضاً ـ کاغذ زرد ـ	[illegible]	مخزن الفصاحت ـ معروف بہ	
ایضاً ـ کاغذ درجہ دوم ـ	[illegible]	مسدس آخر ـ	۴ر
سیرت محمدیہ ـ مطبوعہ [illegible]	[illegible]	بستان تہذیب ـ جامع اخلاق	
جامع الاخلاق ـ ترجمہ اخلاق جلالی	۵ر	و آداب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی	
[illegible] دانش مولفہ مولوی محمد کریم بخش	۲ر	خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ نظامی	[illegible]
[illegible] سعادت ـ ترجمہ کیمیائی [illegible]		آبحیات ـ اخلاق و موعظت میں	

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بفضلہ تعالیٰ کتاب فیض انتساب شرح معمای نظم و نثر کتاب شبستان الموسوم



باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

رکھ خامہ سجدے مین سر اپنا
کہہ سبحان رب الاعلے
حمد کر اُسکی حمد ادب سے
جان وزبان وکان ولب سے
حمد اُسیکی جسکی نہو مطلع
مطلع مقطع سب ہوا قطع
کیسا ہی قدوس و منزہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
بے نقص و بے عیب وہی ہی
عالم ظاہر و غیب وہی ہی
ارض و سما و نجم و ستارے
دو حرفون سے ہوگئے سارے
دونون عالم کی پھلواری
اُسکے قلم کی ہی گلکاری
پھرے اُسکے گلشن گلخن
پھرے اُسکے گلخن گلشن
دیکھو تو نمرود کی آتش
باغ ارم شداد کی نازش
عرش بہین سا سے فرش زمین تک
ساری خلقت آن واین تک
ہی اُسکے ہی نور سے روشن
وہ بھی قدر وزنِ سوزن
نور کو اپنے اُسنے بانٹا
اُسکے قابل اُنکو چھانٹا
دو عالم سکے ہین جو بانی
ثانی اول خود لاثانی
حسن مطلع مطلع وحدت
آئینہ رحمت شانِ رافت
حضرت احمدؐ سرورِ عالم
صلے اللہ علیہ وسلم
مہر سلیمان زیر نگین تھی
اُنکی مہر وہ با تمکین تھی
حور و جنت غلمان رضوان
جسکے ہوسے ہین تابع فرمان
جسکو خلد سے مرکب آیا
جسکو رفرف رفرف لایا

کسکے رکاب مین روح اعظم
یار کہا تھا منت رکھکر
کسکو کلام خاص سنایا
ہین یہ فضل احمد کی مد مین
صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ
ہراک مین ایک ایک سے افضل
سائے حق کے سایہ تھے یہ
جنکا نہ تھا کوئی ہم پایہ
آل کا جسنے دامن پکڑا
سایہ سایہ جنت جاے
زہرؓا پارہ اُنکے جگر کی
پہونچے اونپر تا بقیامت

تھے دم کس سے بیکس بیدم
کسکو ندا تھی یہ بے نیتی
کسکو جمال پاک دکھایا
جیسے چار ملک ہین مقرب
حیدرؓ صفدر شیر یزدان
ایک تھے باہم آب و گل مین
کیسے عالی پایہ سے تھے یہ
فرماتے باصد خوشحالی
دامن ترکا پھر کیا جھگڑا
وہ حضرت حسنینؓ و زہرؓا
اور حسنینؓ آنکھونکی پتلی
اور توابع اشرف و ارفع

کسکی کشش سے عرش پہ کہو ہے
اُدن منی اُدن منی
شور اُٹھا بس چار دن مین
آپکے چار اصحابؓ مہذب
چار فضائل چار مفضل
آب و گل کیا جان و دل مین
پایہ انھون نے آپسے پایا
اللہ اللہ فی اصحابی
سایہ سے انکے سایہ پائے
ہر اعلےٰ سے اعلےٰ اعلےٰ
حق کا سلام و درود و رحمت
رضی اللہ عنہم اجمع

اب بعد اسکے کہتا ہے یہ ناچیز بے تمیز ذرہ نشان عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن جہان آباد
عرف پیلی بھیت کہ یہ کتاب عالی نصاب یعنے شبستان نکات جو آیندہ شروع ہوتی ہے مع متن
و شرح کے ایسی عجیب و غریب کتاب قابل پسند مشکل پسندون کے ہے جسکی تعریف و توصیف
حد بیان سے باہر ہے بس جو کوئی اسکو بنظر غور و شوق دیکھیگا وہی دیکھیگا جو کچھ دیکھیگا لیکن
بسبب نزاکت نکتون اور باریکی مضمون کے ہر کسی کی سمجھ سے دور تھی بقول حضرت نظامی رح
شعر اگر نخل خرما نباشد بلند * ز تاراج ہر طفل یابد گزند * اکثر لوگ اسکی حسن و خوبی کیا معنے
نام سے بھی واقف نہین اور یہ مثل مشک خطاے بخطا اور نافہ چین عنبر آگین کے ناف کتاب
مین نہان اور پنہان لہذا مین نے چاہا کہ بوے خوش اسکی منتشر ہووے اور مشام جہان کا معطر
بس سنہ ۱۳۰۶ ہجری مقدسہ مین شرح اسکی اردو مین لکھی اور حتی الامکان نکات اور معمات
اسکے آسان کیے بعد ختم حسب الطلب مطبع منشی نولکشور صاحب اودھ اخبار لکھنؤ کو بھیجی
اس سبب سے کہ وہان دو کتابین میری اور بھی یعنے شرح سکندر نامہ اردو اور شرح قصائد عرفی

اُردو چھپ چکی تھین چنانچہ ۹ نومبر ۸۹ء کو بعد رجسٹری بسبیل ڈاک مین نے ابلاغ کی اور ۲۵ نومبر ۸۹ء کو رسید کتاب کی مطبع موصوفہ سے میرے پاس آئی کہ معہ رسید رجسٹری میرے پاس موجود ہے اب انتظار طبع مین اتنا عرصہ گذرا نہ طبع ہوئی نہ مطبع سے کچھ جواب آتا ہی بار ہا خط بھیجے معلوم ہوتا ہی کہ یا تو کسی نے چورالی یا اور کسی صورت سے تلف ہو گئی غرض میری اس تطویل لاطایل سے ایک اشتباہ ہی کہ مبادا اُس کتاب کو میری کسی زمانہ مین کوئی اپنے نام سے جاری کرے کہ وہ میری ہی ہو گی اور وہ شخص میرا سارق چاہیے پیرایۂ فارسی مین کیون نہ بدل دے القصہ پھر مین نے اسکو تازہ کیا اور دوبارہ لکھا تا با وصف ایسی خوبیون بے اندازہ کے پردۂ خفا مین مخفی و متواری نہ رہے اور مشہور و پرآوازہ ہو جاے اگرچہ میری یہ مجال نہین کہ دعوی اسکی شرح نویسی کا زبان پر لاؤن ع بال خفاش کجا چشمۂ خورشید کجا۔ تاہم بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ رطب و یابس جو کچھ ممکن ہوا اسی کو اچھا جانا کہ جہل شئی سے علم شئے اچھا ہوتا ہی اور جو یہ کتاب فیض انصاب اسرار دین و ایمان اور پند و نصایح مین زیادہ ہی اور ۱۳۰۲ھ مین ختم ہو گئی تھی لہذا تاریخ اسکی اور نیز نام اسکا وہی پہلا چراغ ایمان مقرر کیا گیا رباعی ہون خاک ہوا سے سر نشینی کیسی + نقش کف پا کو اوج بینی کیسی + خود خامہ ہی میرا حسن اصلاح طلب + پھر کیسی کسی کی خورده چینی کیسی + بعد الحاح اصلاح خیر و صلاح اس مایۂ فلاح و نجاح کی اس ترتیب و تہذیب پر سمجھی کہ اول نکتہ متن کا ہو پھر لغات متن متن بعد معنے ترکیبی نثر و نظم بعد اسکے معنے مہمانے نثر و نظم پھر محسنات کلام پھر اختلاف راے جو میرا اور شارح سابق کا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان شعر

سبق خیر خوانده میخوانم ۔ عون حق را معین میدانم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ حمد خدا را کہ چشمۂ میم حمدش دریائیست در حد کمال کرم و دائرہ میم نعمتش سفرہ ایست در نعت نوال قدم شعر عین نعم چشمہ ایست در نم دریاے او و میم درم حلقہ ایست بر در آل لسان اللغات حمد ستودن و ستایش اصطلاحًا تعریف خاص خدائے تعالیٰ کی تعریف حمد کے معنی لغت مین یہ کہ ثنا کرنا کسی کی کسیکی خوبیون اختیاری پر اُسکی تعظیم جتانیکو جیسے کہین زید خوشنویس ہی اور اصطلاح مین وہ فعل کہ خبر دے تعظیم منعم سے خواہ بزبان ہو خواہ بدل خواہ بدست اور مدح ثنا کرنا اُس خوبی کے ساتھ جو اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی اور نہایت تو ہین بعض کے نزدیک دونون مرادف ہین بلا شرط اختیاری و غیر اختیاری کے حد بالفتح والتشدید حائل میان دو چیز و نہایت و کنارہ ہر چیز کمال تمام اور تمام ہونا کرم بالتحتین جوانمردی و مردی و عزیزی و بزرگواری اور بخشندہ ہونا دائرہ بکسر ہمزہ خط گرد و گردش زمانہ و نام سازو حلقہ مجلس نعمت دسترس و مال و روزی و ناز و آسایش نعت بالفتح تعریف اور وصف کرنا لیکن استعمال اسکا مطلق ثناے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین ہی اور اسم فاعل اور اسم مفعول کے معنے مین اور نیز صفت مشبہ کے بھی آتا ہی آلاء بالمد نعمتہا جمع آل بالفتح

معنے ترکیبی نثر یعنے حمد خاص اُس خداوند تبارک و تعالی کو سزاوار ہی جسکی میم حمد کا چشمہ ایک دریا ہی کہ حدِ کمال کرم مین واقع ہو یعنے جو شخص اُسکی حمد و ثنا سے تر زبان ہوتا ہی کمال کرم کی حد کو پہونچتا ہی میم کو چشمہ بنظر مدور چشمہ وار لکھے جانے کے کہا ہی جیسا کہ خط نسخ مین لکھتے ہین اور وہ خدا ایسا منعم حقیقی ہی کہ ادنی دائرہ اُسکی میم نعمت کا ایک سفرہ ہی جو نعمت نوال قدم مین بچھا ہوا ہی یعنے نعمتین اُسکی صفت بخشش قدم کے ساتھ موصوف ہین کہ ظاہر و باطن ہمیشہ ہمیشہ سب پر جاری و ساری ہین شعر ادیم زمین سفرۂ عام اوست + برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست معنے ترکیبی شعر یعنے عین نعم کا ایک چشمہ ہی اُسکے دریا کی نم مین اور میم درم کا ایک حلقہ ہی اُسکی نعمتون کے دروازے پر یعنے جتنی نعمتین جو سمجھی جاتی ہین اُسکی دریاے نعمت کے نم کے مقابل مین سب ایک ادنی چشمہ ہین اور درم و دینار کہ یہ بھی منجملہ نعم کے ہین اُسکے نعمت خانہ کے دروازہ کے ایک حلقہ ہین جنکے مثل حلقہ در کی کچھ پرسش ہی نہین معنے معماے نثر حمد کا اول آخر حد ہی اور کرم کی حد میم جب یہ میم حد مین چشمہ بنے گا حمد ہوجائیگا نعمت کا اول آخر نعت ہی میم نوال قدم کا آنیسے نعمت حاصل ہوگا معنے معماے شعر نعم سے نون میم لینے سے نم ہوتا ہی اور نم مین عین لانے سے نعم درم کا جزا اول در ہی اور در کا حلقہ جب میم بنیگا درم ہوجائیگا محسنات کلام حرف میم کیا ہی خوب واقع ہوا کہ لفظ نم اسمین موجود ہی او یجو یا کو اوپر کی میم کے ساتھ قلب کرین تب بھی یم ہی مناسب چشمہ اور دریا کے ایسی ہی کمال مین لفظ ما بمعنے آب ہین کے لفظ مین ابہام عین چشمہ نم دریا سب مناسب یک دیگر۔

نکلتہ کاف شکر ش بندہ را طبے ست درمیان شر و اندیشۂ شر کش رلے با طلیست در قلب شک شعر تا عدم با عین صنع رحمت او دم زدہ + شکر انعامش بناے شرک را برہم زدہ اللغات شکر بالضم سپاس و ثنا کرنا منعم کا بسبب حصول نعمت کے چنانچہ تعریف شکر کی یہ ہی کہ وہ ایک فعل ہی کہ دلالت کرے تعظیم منعم پر بسبب اُسکے انعام کے چاہے وہ فعل زبان سے ہو چاہے دل سے چاہے ہاتھ پانون سے حاجب بکسر جیم دربان و پردہ دار و چوبدار قلب بالفتح اُلٹا اور لوٹا ہوا اور دل اور میان ہر چیز صنع بالضم

پیدا کرنا اور کام کرنا اور نیکی کرنا کسی پر دم زدن سخن گفتن **معنے ترکیبی** نثر مصرع کہتے ہین شکر
مین جو کاف ہی یہ بندہ کے اور شر کے درمیان مین ایک حاجب ہی یعنے دربان کہ اُسکو ہر شر
و بدی سے بچائے رہتا ہی اور جو اُسکے ساتھ شرک کرتا ہی اور کسی کو اُسکا شریک ٹھہراتا ہی
یہ رائے اور اندیشہ اُسکا محض باطل ہی جو اُسکے شک کے قلب مین پیدا ہوا ہی کہ اُسکی
وحدانیت اور مالک مطلق ہونیکا خاص الخاص یقین نہین رکھتا **معنے ترکیبی شعر**
یعنے جب سے وہ اپنی رحمت عام سے عدم کو اس عین صنع کے ساتھ جیسے کہ ظاہر مین ظہور
مین لایا ہی اور نیستی نے اس خوبی کے ساتھ ہستی سے دم مارا ہی اُسی وقت سے اُسکے شکر
نے بنائے شرک کو لوٹ پوٹ کردیا ہی اور وہی قابل اس شکرگزاری کے ہی کہ ہمکو اور
ہر شی کو اسیطرح ہمارے واسطے پیدا کیا جیسے کہ فوائد اُنکے ظاہر ہماری ذات پہ مترتب ہوتے
ہین دوسرے کو یہ قدرت کہان **شعر** بزبان منت ہستی نہ آمد + کہ ہست او نیست را
ہستی وہ آمد + **معنے معماے** نثر لفظ شر کے درمیان مین اگر کاف حاجب بنے گا شکر ہوجائیگا
شرک کے اول آخر سے شک حاصل ہوتا ہی اور جب رائے باطل شک اسکا قلب بنے گی
شرک ہوجائیگا **معنے معماے شعر** عدم مین لفظ دم کا موجود جب عین اسکے ساتھ لگائی جائیگی
عدم ہوگا شرک کہ شین را کاف سے بنا ہی جب یہ بنا اسکے برہم ہوگی شکر ہو جائے گا
محسنات کلام شکر مین کاف کو حاجب کہنا کیسا لطف ہی کہ دو آدمیون کے درمیان
مین ہوتا ہی ایسے ہی عدم اور دم زدہ کہ دونون مین لفظ دم کا ہی اور یعنی صنع کہ عین اُسمین
ہی بھی اور نیز وہ معنی جو مقصود ہین اور سوا اُنکے فتامل -
نکتہ ہاے ہوے ہویت لاہوتش در دل لات ہو افگندہ وجیم جلوہاے جمال وجلال جبروتش
از درون جبت رونمودہ **قطعہ** ہر کہ در تشنگی مزرع آمال نیافت + از غمام کرمش آب عنایت
غم دید + شین شمن از رحمت عاشش من برد + صاد چشم صنم از گریہ خوفش نم دید +
اللغات نکتہ سخن پاکیزہ کہ پوشیدہ ہو جو ہر کوئی اسکو نجانے اور نقطہ کے معنے مین بھی
ہی ہو بواو معروف خوف و اسم ذات باری تعالی ہویت بضم اول وکسر داو ویاے مشدد
مفتوح مرتبہ وحدت وذات باری تعالی ولاہوت لاہوت عالم ذات الٰہی کہ سالک کو

اس مقام مین فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہی بقول بعض لاہوت اصل مین لاہو الاہو ہی اور حرف تا زائد موافق قاعدہ عرب کے ہی کہ جو کلمات مغلق بولتے ہین کچھ حذف کرتے ہین کچھ بڑھا دیتے ہین تو نامرم اُسکی حقیقت سے محروم رہین بس لاہوت نفی ہی یعنے طائفہ افراد سے کسی کو تجلی صفات کی نہین ہی مگر تجلی ذات حق بس ہو اسم ذات ہی اور صحیح یہ ہی کہ لاہوت اصل لغت مین مصدر ہی فعلوت کے وزن پر لاہ سے کہ اصل لفظ اللہ کی ہی ماخوذ لیہ سے بمعنی پوشیدن و در پردہ رفتن جیسے رغبوت و رحموت لات بت کہ حضرت شعیبؑ کی قوم اُسکو پوجتی تھی جبروت بفتحتین عظمت و بزرگی و تکبر اور عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی و مرتبہ وحدت کہ حقیقت محمدی ہی متعلق بمرتبہ صفات اور ملکوت بفتحتین پادشاہی و پروردگاری و تصرف و عالم فرشتگان و عالم معنی یعنی عالم ارواح بقول بعض ملکوت عالم عبادت فرشتگان کہ بے قصور و بلے فتور حاصل ہو ناسوت عالم اجسام جو دنیا ہی مجازاً شریعت و عبادت ظاہری ہی جبت بالکسر بت و کاہن و ساحر و سحر اور سوا خدا کے جسکی پوجا کرین آمال جمع امل اُمید غمام بفتح ابر و سحاب شین بالفتح زشتی و عیب ضد زین شمن بفتحتین بت پرست من بفتح و تشدید لون نعمت دنیا و ترنجبین و کز انگبین ۱ور رجو طوبت شیرین کہ بعض درختون پر جم جاتی ہی مثل بینہ اور شیر خشت اور وہ ترنجبین جو قوم موسےٰ پر برسی تھی معنے ترکیبی تشریح یعنے ذات اُسکی کہ لاہوت ہی اور ہویت اُسکی ظاہر کہ سوا اُسکے کوئی نہین ہی اِس ہو کی ہا نے لات کے دل مین کہ بھرا ہ غیر خدا سے ہی ہو رکھا ہی کہ جب لاہوت کو دیکھے تو جانے اور ڈرے کہ اُسکے سوا کوئی نہین ہی وہی وہی ہی غیر کوئی چیز نہین اور جیم جلوہ دن اُسکے صفات جلال و جمال جبروت کا کہ عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی اور حقیقت محمدی کا ہی درون جبت سے رونما ہو رہا ہی کہ جبت کوئی شی نہین ہی سارے جلوے جلالی و جمالی اُسی کی ذات پاک صفات کے ہین معنے ترکیبی قطعہ جسنے زرعہ آمال کا بویا اور اُمیدین لگائین اگر اُسکی بے پروائی نے اُسکی تشنگی و آرزو مندی پر نظر نہ کرکے غمام کرم یعنے ابر کرم کی آب عنایت سے آبیاری نہ کی تو اُسنے محروم ہو کر غم دیکھا جو محرومی کو لازم ہی اور رحمت عام ایسی کہ شین شمن یعنے بت پرست یا بدصفت شین و زشتی کے من و احسان لے گیا اور صاحب شمن نے

جسکے گریہ خوف سے نم دیکھا اس شعر مین یہ دونون مضمون بنظر من شمن اور نم صنم کے بظاہر لکھے ہین
اور بحقیقت یہ ہی کہ مقبول مردود کرنا اسی کے اختیار مین ہی یفعل اللہ ما یشاء و یختار معنے
معماے نظر لاہوت کے اول آخر لات ہی اور لات کے دل مین ہو ڈالنے سے
لاہوت ہوجائیگا ایسے ہی جبروت مین لفظ جبت کا ہی جب جبت کے درونسے لفظ رو ظاہر ہوگا جبروت
حاصل ہوگا معنے معماے قطعہ غمام مین لفظ ما بمعنی آب کے ہی اگر یہ نہو گا غم رہیگا شین کے
کے ساتھ شمن مین من موجود صنم مین صاد چشم ہی اور اس چشم سے نم لگا ہوا ظاہر محسنات
کلام ہاے ہو ہویت لاہوت لات ایسے ہی جیم جلوہ جمال جلال جبروت جبت اور شین شین
شمن اور صاد صنم نم سب لفظ ایسے ہین اسپر یکا ایک ہی سے حرف ہین شین شین تجنیس تام
اور سوا انکے ۔
نکتہ ۔ از عین عقل تا نون نفس دیباچہ آیت عنایت اوست و از پشت افلاک تا روے تختہ خاک
شطری از حدود مملکت او قطعہ چرخ را برخاک رخ در ساحت اوج جلالش + ماہ را بہ چہرہ آب
از چشمہ ہاے بہاش + بیند از روے ریایش کاف و باے سرنگون + ہر کہ آرد کبر ہر حرف ندا
کبریائش + اللغات عقل بالفتح دانش اور وہ ایک قوت ہی جس سے انسان تمیز حقایق
اشیا کا کرتا ہی حکما کے اصطلاح مین ایک فرشتہ ہی دس فرشتون سے جو انکے نزدیک معین
ہین نفس بالفتح جان و روح و حقیقۃ شی اور ہستی اہل تصوف کے نزدیک وہ تین قسم ہی
ایک امارہ بدی کا حکم کرنے والا دوسرا لوامہ کہ بدی کرکے آپکو نہایت ملامت بھی کرے تیسرے
مطمئنہ کہ صفات ذمیمہ سے پاک ہو کے قرب الٰہی سے اطمینان پایا ہوا ہی بعض کے نزدیک
چار ہین ایک ملہمہ اور ہی جس سے ارادت مختلفہ دل مین گذرتے ہین دیباچہ بیاے مجہول
و جیم فارسی ایک قسم کپڑا ابریشمین اور خطبہ کتاب بعض کے نزدیک بیاے معروف و جیم
عربی عربی لفظ ہی بمعنی چہرہ و روے و رخسار خطبہ کتاب کو اس سبب سے کہتے ہین کہ بمنزلہ روے
کتاب کے ہی شطر بالفتح نصف ہر شی و پارہ چیزے و جانب و طرف جلا بالفتح وطن سے نکالدینا
و بالکسر سرمہ اور ایک سرمہ مخصوص اور زنگ پاک کرنا اور روشن کرنا بہا بالفتح روشنے
کبریا بالکسر بزرگی کب بالفتح خوار کرنا ہلاک کرنا منھ کے بل گرانا معنے ترکیبی فقر مصرع

کہتے ہین کہ حیوانات مین عین عقل سے نون نفس تک یعنے ذوی العقول وغیر ذوی العقول
یہ سب اسکی آیت عنایت کے ایک دیباچہ ہین یعنے ادنی جزو اور پشت افلاک سے روے تختہ
خاک تک کہ تمامی ماسوا اسیمین ہی یہ جملہ اسکی مملکت عظمی کے ایک جانب اور ایک گوشہ ہی
لیے قلیل وا اندک معنے ترکیبی قطعہ یعنے چرخ جو خمیدہ ہو رہا ہی اسکے میدان جلا کی خاک پر
اپنا رخ رکھے ہوے اور کیسا جلا پاکے مجلا و مصفا ہوا ہی کہ آٹھون آسمان کے تارے دکھاتا ہی اور ماہ
کے چہرہ پر جو آب ہی اور نور و تاب اسی کے چشمہ بہا سے ہی اور اسی کی روشنی سے روشن آور
جو کوئی اسکی ندا سے کبریائی پر کبر لائیگا تو کاف وبا سے جو کب بمعنے سرنگون سکے ہی اور روے
ریا سے کبر دیکھیگا معنے معماے نثر عین عقل اور نون نفس اور آیت عنایت تینون سے کے
جمع ہونے سے عنایت ہوتا ہی پشت افلاک کے تا ہی اور روے خاک خا اور حد مملکتہ کی تہ کہ
مجموع سب کا تختہ ہوا معنے معماے قطعہ چرخ کے لفظ مین لفظ رخ موجود جسکے اوج پر جیم جلا کا
جو حرف جیم فارسی ہی رکھا ہوا ہی اور ماہ کے چہرہ پہ جو ہا ہی مدور نقطہ مار کھا ہوا ہی کہ بمعنی آب
کے ہی کبریا مین حرف یا موجود اور کاف وبے سے کب ہوا اور کب سے جب را ر یا کی لگائی
جائیگی کبر ہوگا اور یہ کبر جب ندا کے یا پر لایا جائیگا کبریا ہوگا ۔
نکتہ عرش را بنیاد بر آب از آن نست کہ چشم بر رش عین عطاے او نہادہ وکرسی راشی پا یازان
دست وادہ کہ سایہ کرم بے پایان او بر سرش افتادہ مثنوی عرش را ایست از نور ش
مجمی بعش اوز ینا و عظیم ست و بخید + داغ شوقش وادہ کرسی رانسق + ذات او سرگشتہ
بین در داغ حق + اللغات عرش بالفتح عرش حق تعالی کہتے ہین کہ یاقوت سرخ سے ہی
کہ نور خداے تعالے سے روشن ہی و تخت و سقف خانہ رش بالفتح فارسی مین ایک قسم
جامہ ابریشمی و باز و و بتشدید شین ٹپکنا آب و اشک کا اور چھڑکاؤ اور باران اندک
عین بالفتح آفتاب و چشمہ و ابرو دینار سرخ و زر و مہتر و برگزیدہ و ذات شی کرسی بالضم
تخت کوچک و فلک ہشتم و کرسی خط برابر ہوتا خط کا و کرسی مکان بلندی مکان دست
دادن میسر ہونا بیعت کرنا مجید بزرگوار و گرامی عش بالضم آشیانہ مرغ جو شاخ درخت
پر لکڑیون کا ہو اور جو دیوار مین ہو اسکو وکر کہتے ہین اور جو زمین مین ہو اسکو افحوص و

اوجی رغید بفتح خوش عیش و نعمت نسق بفتحتین روش اور دستور و ترتیب دینا معنے ترکیبی نثر
مصنف فرماتے ہین کہ عرش اعظم کی بنیاد پانے پر جیسا کہ فرمایا ہی وکان عرشہ علی الماء اس بنا پر
ہی کہ عرش نے آنکہ اپنی اسکے باران ابر عین عطا پر لگائی ہی اور کرسی کو جو فلک ہشتم ہی
سارے ثوابت و اشکال اسی پر و اقع ہیں پائے جو ہاتہ آئے یہ سبب ہی کہ اسکے کرم بے پایان
نے سایہ اپنا اسکے سر پر ڈالا ہی اس سبب سے اسکو یہ فضل ہوا ورنہ تخت و کرسی کے
چار پائے ہوتے ہین معنے ترکیبی قطعہ عرش کی رائے جو اسکے نور پاک سے بزرگ و گرامی
ہو رہی ہی یعنے اسی کی مہر و محبت مین مشغوف ہی اسی سبب سے عش اسکا یعنے آشیانہ بزرگ
و عظیم ہی اور خاطر خواہ حسب مرضی اور حسب خوشی رکھا ہوا اور کرسی نے جو اسکے عشق مین داغ
شوق کا کھایا ہی اس داغ نے اسکی ترتیب و روش کو درست کر دیا اور اپنے داغ مین سرگشتہ
فرمایا معنے معمائے نثر عرش مین ظاہر عین عطا کی رش پر رکھے ہوے ہی کرسی مین لفظاً سی
موجود اور کرم بے پایان کر جب کرسی پر سایہ ڈالیگا کرسی حاصل ہوگا معنے معمائے قطعہ
عرش کا اول آخر عش ہی جب رائے نور آلہی کی اسمین داخل ہو کے عرش ہو جائیگا کرسی کے اول آخر
کیے ہی یعنے داغ رہا رے اور سین یہ مقلوب کرنے سے سر ہوتا ہی جو اسی کی مین کشتہ ہو رہا ہی
بس کرسی مین کے اور سر دو معنے نکالے ہین اور سر کے ساتھ کشتہ کہ رے و شین کشتہ یعنے
مقلوب ہوتا ہی محسنات کلام اب رش عین عطا کرم اور اسکے ساتھ بے پایان اور کرسی
اور سی اور سوائے اسکے اور سب صنایع سے خالی نہین ہین ۔

نکتہ برق قہر ش لامعیست کہ عالمی ہم بسوزہ اوست و حبل المتین ما عنش رشتہ ایست کہ
فرشتہ سر افگندہ اوست قطعہ ہر کو بزیر قاف بلا شد اسیر قہر + کردہ بر و بجانب انعام او
رہاست + نام فرشتہ ازتہ فرش عبادتش + چون آفتاب بر سر ما ہم سر سماست +
اللغات لامع روشن و درخشان حبل المتین یعنے رسن استوار و اکثر مراد قرآن مجید
سے ہوتی ہی رشتہ تار و سلک مروارید و رسن فرشتہ بکسر تین اصل مین فرستہ بتاء فوقانی
صلہ مفعول فرستادن سے پھر سین حطہ کو شین معجمہ سے بدل کیا اور یہ ترجمہ ملک کا ہی او کتہ
سے یعنے فرستادن انعام بالکسر نعمت دینا اور ناز کرنا اور زیادہ ہونا بالفتح جمع نعم

رہا کشف خلاص یافتہ فرش بالفتح بساط کردن افگندن انداختن کشیدن کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی سما
بمعنے آب سما بمعنے آسمان اور سما ماخوذ سمو سے ہی کہ بمعنے بلندیکے ہی علم نجوم مین علامت
آفتاب کی سین ہی کہ حرف آخر اسکا ہی معنے ترکیبی نثر مقفہ فرماتے ہین کہ برق اسکے قہر
کی ایک روشنی اور لامع ہی جسکا ایک عالم برہم اور لوٹ پوٹ کیا ہوا ہی اور رسی مضبوط
اسکی بندگی وطاعت کی ایک رشتہ ہی کہ فرشتہ جس سے سرافگندہ ہی یعنے گردن نہادہ یا حیران شرم
یا بسبب قصور وکوتاہی کے پشیمان معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی قاف بلا کے نیچے دب کر اسیر
اسکے قہر کا ہوا یعنے اسکے قہر وغضب کے سبب سے کسی بلا مین پڑ گیا اگر اس حال مین اسکے
انعام واحسان کی طرف راہ لے گیا اور شاکی نہوا اور یہ خیال کیا کہ کیسی کیسی اور نعمتین عطا کی ہین
اگر ایک بلا ہی تو ہی بس فوراً اس بلا سے وہ رہا ہی کچھ قہر اسپر نہین رہتا ایسا حلیم و رحیم ہی
اور فرشتہ کا نام اگرچہ فرش عبادت کی تہ مین چھپا ہوا تھا اور وہ عبادت ہی کے واسطے
مخلوق ہوا ہی لیکن آفتاب کی طرح ہمارے سر پر بھی ہی اور سما کے سر پر بھی ایسا اس فرش
کی بڑی چیز کو اُسنے علو وعروج بخشا ہی معنے معمائے نثر لامع کو برہم کرنے سے عالم ہوتا ہی
فرشتہ کا سر فاہی افگندہ کرنے سے رشتہ رہیگا معنے معمائے قطعہ ہر کے لفظ پر جو قاف آیگا
قہر ہوگا رہ کا لفظ جو انعام کیطرف راہ لیجائیگا الف ضم ہونے سے رہا ہوجائیگا فرشتہ مین
فرش اور تہ دونون موجود آفتاب سر آب پر ظاہر کہ جزا خیر اسکا ہی اور اول آخر آفتاب سے
بھی آب حاصل ہوتا ہی سما مین سین علامت آفتاب کی ہی اور وہ لفظ پر واقع **محسنات**
کلام سوائے صنایع دیگر کے برسر ما در ہم سر سما کیسا لطف بابیک ہی کہ آفتاب ہمارے
سر پر بھی ہی اور آسمان کے سر پر بھی اور دونون مین بر سر آب ہی جو لفظ ما ہی —

نکتہ بنائے دلکشائے سما از عروف اسم اور رفیع ست و فضائے ارض از ترکیب رضائے
او وسیع مثنوی الف اسم او ست بر سر ہم + تیغ افسونگر سموم ستم + شرف سین اسم او والا
ذ شرف آفتاب در دل ماست + الف آمد زبان و دندان سین + میم نیز از دہان نمونہ بین +
چون بود اسم او وات بیان + سخنے جز باسم او نتوان + **اللغات** رفیع شریف وبلند وبلند
آواز رضا بکسر خوشنودی وبفتح و مد خوشنود ہونا اور راضی قضائے الٰہی پر ہونا وسیع فراخ

ونام آب شرفہ بالضم کنگرہ شرف بفتحتین بزرگی و شرف آفتاب ادات آنکہ حصول کسی چیز کا اور ہتھیار کاریگرون کے اور اصطلاح علمی مین حرف کہ اسم وفعل کے مقابلہ مین ہی معنی ترکیبی نثر معنی یہ کہ بنا دلکشا سما یعنی آسمان کے جو پیش نظر ہی اُسکے نام پاک کی بدولت رفیع و بلند ہی اسواسطے کہ حروف اُسکے اسم کے سما مین شامل ہین اور فضا زمین کا جو اسقدر وسیع وفسیح ہی جیسا کہ دیکھتے ہو اُسی کی ترکیب رضاے وسیع ہو رہا ہی چنانچہ ارض مین اُسکے رضا داخل معنی ترکیبی مثنوی یعنی الف اُسکے نام کا سر سم پر واقع ہوا گویا ایک اشارہ اس بات کا ہی کہ یہ الف تیغ ہی واسطے قطع فسو نگری سموم ستم کے یعنی ستم کا محافظ اور کھونے والا ہی آور جو اسمین سین ہی یہ ایک بڑا شرفہ بلند ہی اور محل شرف آفتاب ہمارے دل کا کہ اس شرفہ مین اُسکو شرف ہوتا ہی اور مخفی نرہے کہ لفظ اسم مین الف تو مثل زبان کے ہی اور سین ایسا جیسے دندان اور میم جو اسم مین ہی وہ نمونہ وہان کا بس ہرگاہ کہ ثابت ہوا اسم اُسکا ادات یعنے آلہ بیان سے ہی تو ضرور ہی کہ سوا اُسکے نام کے کوئی سخن ہی منھ سے نہ نکالے ورنہ وضع شی کی غیر محل مین ہو گی معنی معماے نثر سما کی بنا یعنی آخر مین الف واقع ہوا ہی جب اسکو رفیع کرینگے اسم ہو گا اور ارض کی ترکیب مین رضا موجود و مرکب ہی معنی معماے مثنوی سم پر تیغ الف کے آنے سے اسم حاصل ہوتا ہی سین اسم کو شرفہ بلحاظ دندانہ دار ہونے کے کہا ہی اسم کا سین آفتاب ہی اسلیے کہ علامات تنجیم مین سین علامت آفتاب کی ہی اور سین کے ادھر الف ہی ادھر میم جسکا دل یعنی قلب ماہ ہوا موافق اُصول بیا کے جو دل ماکہا ہی الف زبان اور سین دندان اور میم دہان کے جمع کرنے سے بھی اسم حاصل ہوتا ہی محسنات کلام سما سم سموم ستم اور نیز اسم سب مین سین شرفہ شرف آفتاب اور بنا و فضا وسیع و رفیع مناسب یکدیگر۔

نکتہ خیاط صنعش اطلس فلک را اس در جیب و دامن گرفتہ تا طل بیکرانش را نوشیدہ وفیاض مہرش چشمہ آفتاب را آب از پیراہن نمودہ تا آنفدلش را پوشیدہ رباعی تا یافتہ شق شوقش از پیراہن + شق کردہ شفق بمہر جیب و دامن + خم شد سرو پاے خاتم چرخ کہن + تا گشت نگین او زمہرش روشن + اللغات خیاط بفتح و تشدید یا درزی و بکسر و تخفیف

سوزن ونیز رشتہ صنع کاریگری اور پیدا کرنا وکسی سے نیلی کرنا اطلس بالفتح درم بے سکہ اور بے نقش اور جامہ ابریشمی سادہ اور سطح مقعر فلک نہم یعنے اسکی گہرائیکی جگہ جسکی سطح محدب کو عرش کہتے ہین کہ مثل درم بے نقش کے کواکب سے سادہ ہی فلک بفتحتین آسمان وچرخ ریسمان ومعظم وکرداز ہر چیز وموج بحر وریگ تودہ گرد ومادہ زمین گرد وبلند برآمدہ وآب متموج آس بہر سہ حرکت ومشہور بضم وتشدید بنیاد وواصل ہر چیز جیب بالفتح سینہ ودل وگریبان پیراہن وبالکسر نام شام کے دو قلعون کا طل بفتح وتشدید لام باران نرم وتری شبنم رطل بالفتح آدھ سیر وبکسر چیز ومرد سست وجوان نحیف وپیمانہ شراب بقدر آدھ سیر ومطلق پیمانہ شراب عطل بضم وبفتحتین مرد بے زر وبے مال وبے ادب وکمان بنرہ ومرد بے سلاح وزن بے پیرایہ واسپ وشتر بیدراغ بفتحتین بزرگ جثہ ہونا اور بیزار ہونا عورت کا وشخص وقامت وگردن اور خوشہ خرما کران بفتح کنارہ وانتہاے ہر چیز فیاض جوے پرآب وجوانمرد وبسیار بخشش وآب بسیار جو اطراف سے بہ چلے مہر بالکسر محبت وآفتاب ونام ماہ کا تک جو شمسی ہی آفتاب معروف اور دھوپ اور شراب اور حلقہ تار وقرص خورشید پیراہن بیاے مجہول وضم میم مخفف وبالفتح بروزن پیراہن گرداگرد کسی چیز کا تف بالفتح بخار وگرمی وبالضم آب دہن دل معروف ومجازا قلب یعنے لوٹنا شق بالکسر والتشدید ٹکڑا کسی چیز کا اور کرانہ کوہ وبرادر ودوست وبالفتح شگاف وشگافتن اور کسی پر کام مشکل پڑجانا شفق معروف سرخی صبح وشام خاتم بفتح تا وکسر نیز انگشتر مگر فتحہ مختار ہی اور یہ وزن فاعل بمعنی ما یفعل بہ کے ہی جیسے خاتم بمعنی ما یختم بہ یعنے جس سے مہر کی جاتی ہی چرخ ہر گول چیز اور کمہارون کا چاک اور چرخ چاہ اور آسمان اور ہر گھومنے والی شی ودامن قبا وغیرہ اور کپڑا ابریشمی جسکو اطلس چرخی کہتے ہین اور کمان سخت ورقص وگریبان پیراہن معنے ترکیبی فقرہ یعنے خیاط صنعت الہی نے اطلس فلک کے جیب ودامن مین کہ مراد اسکے سراپا سے ہی ایک ٹانکا اور ٹانکا جو عبارت اسکی شدت استحکام سے ہی بموجب وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا تو طل بیکران بے نہایت اسکا پیا اور سیراب ہوا یعنے کمال عزت وعظمت پائے اور چشمہ آفتاب جو کمال تف وحرارت عشق کی اپنے دل مین رکھتا تھا اس سبب سے

اسکی فیاض مہر نے گرد آفتاب کے اب ظاہر کیا تو تف دل کو چھپایا اور بجھایا معنے ترکیبی رباعی
جب سے شفق نے شق یعنے ٹکڑا جو مراد اقل سے ہی اسکے شوق کا اپنے گرد مین پایا ہی بسبب
استیلاے شوق و بیصبری کے جیب و دامن کو چاک کیا جیسے کہ عادت عشاق شوریدہ سر
کی ہی اور جب خاتم چرخ کہن کا سراپا اسکی طاعت مین خم ہوا جیسی کہ صورت خاتم
کی ہوتی ہی اور حال کہن سالون کا تب اسکی مہر سے نگینہ اسکا روشن ہوا اور نگین خاتم
چرخ کا آفتاب جس سے سارے نگین عالم کے پرآب و رنگ ہین معنے معماے نثر
اطلس کے جیب و دامن یعنے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی اور جو اطلس کو بکیران گرد
کہ وہ کنارے الف اور سین ہین تو طل نکلتا ہی آفتاب کے گرداب ہی یعنے اول الف
اور آخر با جس سے آب پیدا ہوتا ہی تف کا دل یعنے قلب فت جب فت کو آب مین
لائینگے آفتاب ہو جائیگا معنے معماے رباعی شفق کے گرد سے شق حاصل ہوتا ہی
اور ایسے ہی شوق سے سراپا خاتم کا خا و میم جس سے خم ہوا اور جو تاکشت کہا ہی اس
سے ایما قلب تا کا ہی جو ات ہوا جب ات کو خم مین لائینگے خاتم ہو جائیگا محسنات شعر خیاط
و اطلس اور جیب و دامن اور فلک و نیز خیاط بکسر و تخمین بمعنی رشتہ و سوزن و مہر و چشمہ
و آفتاب و آب و فیاض و تف باہم مناسبات اور شفق بکسر و شق بالفتح تجنیس تام ایسے ہی
مہر اور مہر و اور شوق اور شق اور شق اور شفق سب کے اول آخر شین و قاف ایسے ہی خم و خاتم
سر کلمہ خا اور خا اور تا کہ حروف تہجی سے بھی ہین اور نگین و روشن سب حسن کلام سے
ہین اور تاکشت کس خوبی کے ساتھ ہی الاختلاف شرح مین بجاے طل کے رطل و عطل
بھی دو نسخے لکھے ہین کہ بکیران کرنے سے طل رہتے ہین ظاہر کہ مصرع یعنے ایک لفظ تجویز
کیا ہوگا پھر خاص وہ لفظ مصرع کا یعنے اطلس جسمین سے طل نکالا ہی چھوڑ کے اور لفظون
کی طرف جانا خلاف راہ مصرع کے ہی اور یون تو اکثر لفظ ایسے ملینگے جو بکیران کرنے
سے طل رہ جائینگے جیسے سطل اور بطل و علے ہذا اور جب ہر طرح لفظ طل مقصود ہی
اور وہ مصرع کے لفظ مین موجود تھا اس تحصیل حاصل للطایل سے کیا نتیجہ دوسرے
شارح نے لکھا ہی کہ آفتاب مین ایک آب نصف ہی یعنے لفظ الف اول کا اور دوسرا

آب پورا جو بعد تا کے ہی اور اسکی تاویل یہ کہ کرہ آب کا اوپر کی کل زمین پر محیط نہین ہے ربع مسکون کھلی ہی اور نیچے کی کل زمین پر محیط ہی وہ پورا آب ہی اول تو صرف الف بمعنی آب کے کیسے سمجھا جاے دوسرے مصرع نے آب از پیرامن کہا ہی جس سے وہی اول کا الف اور آخر کی با سمجھی جاتی ہی ورنہ دو آب کہتے بلکہ اس معلوم ہوتا ہی کہ آخر آفتاب مین جو آب حاصل ہوتا ہی اشارات معانی کی رو سے اسپر مصرع کی نظر نہین ہی اگرچہ صنعت سے خالی نہین اور لفظ پیرامن پر اکتفا کیا کہ ادھر ادھر سے گھیرے ہوے ہی اور موافق ایہام مصرع کے بھی بس ہے بہتر ہی ع قدم در حد خویش باید نہاد +

نکتہ فلک دوار را جاذبہ مہر انور او در چرخ آوردہ دریاب کہ چون فلک را در چرخ آورند کلف شود یعنے دلوع و شغف بود وکوکب سیار چون سپہر مکوکب بر قبہ زنگار رہ رفت آثار اقدار او ست بنگر کہ چون نجم را نگرد انند نجن شود قطعہ کوئیست دل کوکب گردیدہ نہان درکب + تا ساختہ گرد انش چوگان قضاے او + شد دامن اختر تر بر روے سما چون دیدہ وندانہ سین سبزہ بر آب عطاے او + **اللغات** دوار بروزن غفار بہت پھرنیوالا اور گھومنے والا جاذبہ تاثیر وکشش اور ایک قوت ہی اعضا مین کہ مفید و مناسب کو جذب کرتی ہی در چرخ آوردن رقص مین لانا اور گھومانا کلف بالفتح حریص و شیفتہ ہونا وبفتحتین چھائین ولوع حریص اور حریص ہونا شغف بالفتح شدت محبت و بفتحتین پردہ دل تک پہونچنا محبت کا اور لپٹنا کسی چیز کا کسی چیز کو اور شیفتہ کرنا کوکب ستارہ روشن وبزرگ ہر چیز مکوکب بضم میم وبہردو کاف عربی ستارہ دار کی ہوئی کوئی چیز اوپر جسمین چاندی سونے کی کیلین لگی ہون قبہ بناے گرد جیسے گنبد اور مثل اسکے جیسے قبہ سپہر اور قبہ عماری کبھی اس سے مراد ہوتی ہی چتر اور خیمہ اور کنگرہ اور کلس سے وقبہ معرب کبہ قباب اسکی جمع آثار جمع اثر بفتحتین نشان ونشان زخم وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی کام شروع کرنا اور ارادہ کرنا اقدار جمع قدر بالفتح وفتحتین اندازہ خدا و حق ہر بندہ مراد ہی تقدیر و حکم الٰہی کلی مجمل مجمن بکسر میم و فتح جیم وتشدید نون سپر کب بالفتح والتشدید منھ کے بل گرنا اور گولہ ریسمان کا بنانا تر حرف تفضیل بمعنی صاف

وآبدار وتازہ وپاکیزہ جیسے گوہر تروا ختر تر وبوسہ تھا اور سوا اسکے سما آسمان وسقف خانہ وسائبان وابر وباران سبزہ اسپ وگیاہ ونام اسپ ہے معنے ترکیبی نثر یعنے فلک دوار کہ ہر وقت گردش اور چکر مین ہی اُسیکی تاثیر وکشش مہر ومحبت انوار نے اسکو اس چرخ مین ڈالا ہی قند قا ہنکا یہ کہ جب فلک کو چرخ مین لاتے ہین یعنے گھماتے ہین تو کاف ہوتا ہی جسکے معنے شدت محبت کے ہین اور شغف کے جو محبت پردہ دل تک پہونچی ہوئی کو کہتے ہین جیسا کہ زلیخا کی صفت محبت مین آیا ہی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اور کوکب سیار جنکو نجومی باعث خیر وشر اور نحوست وسعادت کا جانتے ہین اُنکا یہ حال کہ فلک پر جو بصورت قبہ زنگار یعنے خیمہ اور گنبد کے ہی سر کوکب کیطرح خود نشانہ اُسکے تیر آثار اقدار یعنے نشانون تقدیر وقدر کے ہو رہے ہین دیکھو کیسی سچی بات ہی کہ جب نجم کو گردش مین لاتے ہین تو مجن ہوتا ہی جو بمعنی سپر کے ہی جسپر تیغ وتیر روکتے ہین کما قال اللہ تعالی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ معنے ترکیبی قطعہ پھر مصرع کہتے ہین کہ کوکب کا تو اُسکی اطاعت وفرمانبرداری مین یہ حال کہ دل اُنکا ایک گیند بزیر چوگان قضا سے سرنگون غلطان ہی اور ایسا سرنگون کہ سرنگونی مین چھپ گیا ہی یعنے جمد بدنہ بھی سرنگون اور جیسا اُسکے حکم نے سرگردان کیا ہی ویسا ہی سرگردان کیا مقدور کہ سر وتصور کرسکے چنانچہ فرمایا وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ اور اختر کی کیفیت کہ جب سے انھون نے دندانے سنین سبزہ کے روئے سما پر بد آب عطا لکھے ہین مطلب یہ کہ سما پر موجود ہوئے اور اُسکو اس صورت سے دیکھا ہی تب ہی سے اُنکا دامن بھی اُس آب عطا سے تر ہوا ہی یعنے صاف وآبدار اور تازہ وپاکیزہ جیسا کہ ظاہر ہی چنانچہ فرمایا وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا وَهَاجًا دامن اختر ذات اختر یعنے فرعی سنین سبزہ کی طرف اضافت کو اختلاف مین لکھونگا معنے معماے نثر فلک کو چرخ مین لانیسے کاف ہوتا ہی دمار کا الف حذف ہو جانے سے دور رہتا ہی سبب یہ ہی جب الف کہ بصورت تیر کے ہی لگایا جائیگا سپار ہوگا اور حرف پے اوسیے معما مین ایک ہین بنظر صورت کے نجم کو گردش دینے سے مجن ہوتا ہی معنے معماے قطعہ کوکب کا دل واو اور کاف ہی جب قلب کرینگے کو ہوگا کسواسطے دل کوکب سے ایسا قلب کا ہی اور کاف فارسی وعربی معما مین یکسان کب رہ جائیگا جسمین گو نہان ہین

اگرچہ لفظ کوکب کے اول مین بھی ہی لیکن معما مین مقصود نہین اسلئے کہ نہ دل کوکب ہی نہ
نہان ورکب دامن اختر کا ظاہر ترسما مین سین سبزہ کا لفظ ماپرجو بمعنی آب کے ہی موجود
سین سبزہ سے فقط سین مقصود ہی جو عربی مین رسم خط اسکا دندانون کے ساتھ مخصوص
ہی اور سما لفظ عربی جیسے وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ایسے ہی ہر جگہ بدندانہ لکھا جاتا ہی
محسنات کلام فلک مہر انوار چرخ کوکب مکوکب قبہ ہدف تیر نجم سپہر مجن زرنگار گوے
چوگان اختر تیر آب یہ سب مناسب یکدیگر دوار سیار انوار وغیرہ ہموزن سیار و سپہر
دونون کا سر کلمہ سین علی ہذا سما و سین و سبزہ و دندانہ مہر و قبہ مین ایہام بھی ہی اور
اخیر شعر مین جو ہی بروے سما چون دید دندانہ سین سبزہ تیر رعایت ظاہر سبزہ کہ اسپ کے
معنے مین بھی ہی جیسے خنک وابلق وغیرہ مراد آسمان سے ہوتی ہی اس سے بھی بس اس صورت
مین چون دید دندانہ کہ اکثر گھوڑے کے دانت بھی دیکھتے ہین اور اختر اسکے سوار جیسے نعمت خانعالی
نے لکھا ہی چون انجم سوار نیلہ و کبودان افلاک یہ رعایت بھی سمجھی جاتی ہی لیکن معنی مین کچھ
دخل نہین **الاختلاف** شارح نے کوکب سیار مین بڑی بحث کی ہی اور تاویلین لکھی
ہین اول یہ کہ کوکب سیار سیارہ سبعہ مگر بطور تمثیل نہ تخصیص دوم یہ کہ مطلق کواکب اسلیے
کہ اگرچہ سواے سبعہ سیارات کے سب ثابتات کہلاتے ہین لیکن حکمانے انھین بھی حرکت
بطی ثابت کی ہی اور بسبب بطی الحرکتی کے ثابتات کہلاتے ہین تیسرے مجموع کو سیار کہنا باعتبار
بعض کے ہو کہ یہ شائع ہی چوتھے سیار صفت کوکب کی نہو بلکہ سیار سے مراد آسمان بس کوکب
سیار کہنا ایسا ہی جیسے کوکب آسمان کہا اب شارح کہتے ہین کہ ان ملاحظات مین دو وجہ
تخصیص کی بھی بیان کرنا لازم ہین ایک یہ کہ کوکب کو آسمان سے کیون نسبت دی دوسرے
آسمان کو سیار سے کیون تعبیر کی پہلی وجہ یہ کہ تصریح کرنا عزت و بزرگی کوکب کا ہی جو آسمان
سے نسبت دی کہ نہایت بزرگ ہی دوسرے آسمان کو سیار کہنا اسواسطے ہی کہ آسمان
ہدف ہی اور متحرک اور ہدف جبتک کہ ہدف ہی متحرک ہی بعد اسکے فرمایا بہر تقدیر مراد یہ ہی
کہ حکیم کوتہ اندیش خیر و شر عالم کو سیر کواکب سے نسبت دیتے ہین اور یہ غلط ہی انتہی اب مین
اس ساری تری کو دوباتو مین تمام کرون کہ جب خود شارح لکھتے ہین کہ حکما خیر و شر

کو سیر کواکب سے منسوب کرتے ہین کہ غلط ہی تب بتائین کہ سوائے سبعہ سیارہ کے کون سے
ستارے ہین جنکی سیر سے خیر وشر ہیجاتی ہی چاہے بطی الحرکۃ ہون چاہیے سریع الحرکۃ ہوا کرین
کچھ کسی سے غرض نہین اور یہ ساتون بالاتفاق سیارہ پھر کیا واہیات اور جھگڑا ہی تمام
نجوم مین یہی ساتون مدار خیر وشر کے ٹھہرا رکھے ہین اور بس پھر شارح نے لکھا ہی کوکب مین
حرف میم گویا ایک تیر ہی کوکب مین چھپا ہوا یہ تو کوئی تشبیہ ٹھیک نہین میم و تیر کی کیا
مشابہت یہ تو ایسا ہی جیسے کہا ہی این ہم بچہ شیر ست تیر تو وہی الف تھا جو سیر مین لگنے
سے سیارہ ہوا ہی اور لکھتے ہین کہ اختر سیارکہ چراگاہ اسکی آسمان ہی دامن اسکا اس
سبب سے تر ہوا کہ دندانے سین سبزہ کے اسکی آب عطا پر دیکھے ہین اور دامن ترکرنا ہو یا
ہونا آب عطائے حق سے کہ چشم اسکی آب عطائے حق پر پڑی ہی پھر خود لکھتے ہین کہ یہ احتمال
مستبعد ہی اسواسطے کہ یہ جب ہو کہ اضافت سین کی سبزہ کی طرف ہو جسکی گنجایش نہین
مین کہتا ہون کہ اختر کی طرف نسبت چرائی کیسے شاید شارح کو یہ سبز باغ سبزہ نے دکھلایا
اور اسکے سوا منے بھی جو کچھ ہین وہ ہین احتمال خود دلیل عجز وعدم صحت کی ہی جیسا کہ لکھا
یہ احتمال مستبعد ہی اور سین سبزہ مین فک اضافت جائز اسواسطے کہ اسمین مدہ کے
بعد نون ہی جیسا کہ حضرت جامی نے فرمایا ع ز شیرینی دہان شان در شکر خند + و نیز غنیمت
ع کنیزان کافری آمادۂ کار + دوسرا احتمال انکا سنیے کہ دامن اختر تر ہوا ہی جب سے
بروے لفظ سما پر دندانہ سین کو سبز دیکھا ہی بر روے آب عطا کہ وہ کلمہ ما کا ہی سما مین تیسرا
احتمال سیماے سما مین سبزہ دندانے سین کے دیکھے ہین جو سبزہ نو دمیدہ کو دندانہ سین
سے مناسبت ہی ہر ایک کو ایک دوسرے سے نسبت دے سکتے ہو پھر کہتے ہین کہ
ان دونون احتمالون مین وہ وجہ جس سے دامن اختر کا تر ہونا اور دندانہ سین کو سبزہ دیکھنا
یا عکس اسکا پایا جاے خاطر مین نہین گذرتے سوا اسی علت کے جو اول احتمال مین مذکور
ہوئی الحضرت گستاخی معاف شعر خورشید چہ کرد کہ مہ خواہد کرد۔
نکتہ پردہ گلگون شفق از تازگی رنگ ٹھہرا گوئی شفق یعنے پردہ تثلیث بر قلۂ قاف کشیدہ
تو اطلس سبز رنگ فلک از تازگی آب فیض او پنداری ظل یعنے شبنمیست در میان

درخت آس چکیدہ بیت زآنروے آس آسمان عالیست از احسان او + کز سرو ہے
اسم او آنیست در بیان اور اللغات پردہ حجاب و پردہ سرود وغیرہ جسکی ہندی سُری
ہی و مقامی از دوازدہ مقام موسیقی جیسے پردہ عشاق و پردہ خراسان وغیرہم مگر تحقیق
یہ ہی کہ مقامات دوازدہ گانہ جدا ہین اور پردہ اور شعبہ جدا گلگون سرخ رنگ و نام اسپ
شیرین مجازاً ہر اسپ بہتر کو بھی مجازاً بمعنے تشبیہ و شک شف کی تفسیر خود مصرع نے
کردی ہی تنک بفتحتین و کاف عربی باریک و کم و اندک و لطیف قلہ بالضم و تشدید لام
سر کوہ اور بالاے سر ہر چیز و خم و سبوے بزرگ اور خم وہ جسمین تین سو من پانی سماے
قاف نام کوہ کہ گرد عالم کے ہی کہتے ہین زمرد کا ہی آس بالمد ایک درخت ہی جسکی فارسی
مورد ہی آس بالفتح و تشدید بنیاد و اصل شی زوے بوا و معروف چہرہ و سبب و طاقت
و امید اور کانسے آسمان مرکب آس بمعنے چکی اور مان مرخم مانندسے اے مانند چکی اسواسطے
کہ بلاد شمالی مین گردش اسکی بلحاظ گردش آفتاب کے مثل چکی کے ہی نہ دولابی یا یہ کہ
مثل چکی کے نصفے معلوم ہوتا ہی آن طرز و ادا اور وہ کیفیت جو حسن معشوق مین ہوتی
ہی میان بالضم بناے خانہ معنے ترکیبی نثر یعنے پردہ سرخ رنگ شفق کا اسکی مہر و
محبت کے رنگ مین ڈوبا ہوا نازک و لطیف کہ گویا شف یعنے تنک اور سبک اسکو کہین
کیسا چوٹی قاف پر تنا ہوا ہی اور اطلس سبز فلک اسکے آب فیض سے تازگی پائی ہوئی
ایسی جاتی ہی کہ ایک طل ہی یعنے شبنم جو تازگی و رونق بخشنے والی اور وہ نکی ہی درخت
آس مین ٹپکی ہی جس سے یہ سبز ہو رہی ہی معنے ترکیبی شعر یعنے اصل و بنیاد
آسمان کی اسکے احسان سے اس سبب سے عالی و بلند ہی کہ اسکے اسم کی سوری
سے ایک آن و ادا اسکی بنیاد مین موجود ہی معنے معماے نثر لفظ شف کو جب
قاف کے سر پر لائینگے شفق حاصل ہوگا اطلس کے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی
اور اسکے بیچ مین طل ہی جس سے اطلس ہوا چکیدہ سے یہ اشارہ کہ آس چکیدہ
نکلتا ہی یعنے بدون مد اور آس مین بالمد ہی اور مد بعض درختون سے ٹپکتا ہے
معنے معماے شعر آس شعر مین لفظ آسمان مادہ معما کا ہی مع اشارات چنانچہ

روے آسمان اس ظاہر اور عالی کہکے یہ جتایا کہ آسمان کا اسم عالی ہی یعنے بالمد بڑھا ہوا اور
یہ بالقصر اور سروری اسم سے یہ مراد کہ آسمان کا سر الف ہی اور اللہ کے اول بھی الف جسکا
ایک عدد ہی ترجمہ احد کا اور لفظ اسم بھی موجود اور آخر مین جو بنیاد آسمان کی ہی لفظ آن
کا جسکو آنیست کرکے جتایا ہی کہ وہ محدود نہین نکلتا ہی بلکہ مقصود وہ جسکو نقش کہتے
ہین یعنے صورت کہ معما مین صورت ہی کافی ہوتی ہی بس اس اور اسم اور آن تینون نقش
ہین اسلیے کہ معامین ضیق کلام ہوتی ہی نہ گنجایش محسنات کلام گلگون سبز شفق سرخ مع
ایہام یعنے آفتاب تازگی تازگی نوعے تجنیس رنگ قلہ قاف کہ دونون مین سرکلہ قاف ہی
اطلس شبنم آب طل اور شبنم مع ایہام کہ کپڑا بھی ہوتا ہی باعتبار اطلس اس آس
نوعے از تجنیس احسان بنیان کہ دونون سے لفظ آن نکلتا ہی بلکہ احسان سے اس
بھی اسم و عالی برعایت معنوی کہ اسم مشتق سمو سے ہی بمعنی علو **الاختلاف**
بجاے بنیان کے پنہان بھی نسخہ ہی لیکن بنظر اس کے ٹھیک نہین اور شارح نے اس
اس کو آس بھی گمان کیا ہی نہ معلوم انکے حصہ مین یقین بھی ہی یا نہین۔
نکتہ دور میم شمس درمیان سی صد و شصت درجہ فلک حلقہ کند مشبب اوست
کہ از یک جانب شمم حیات بذرات کائنات میرساند و از دیگر جانب مس جسلو دیم
تراب حمات می افگند **رباعی** در قطع امید بندہ از غیر خدا + کردارہ صفت سین سما بر سوا
در قلب سما دیرہ خور ساخت چو میم + بس رو بکرانہ برد نمود مسا **اللغات** دور
بالفتح گھومنا و دور میم حلقہ میم کہ رسم خط عربی مین گول لکھا جاتا ہی درجہ بفتح اول و دوم و
سوم رتبہ اور تین سو ساٹھوان حصہ فلک کا جاننا چاہیے کہ آسمان کے بارہ حصے
کیے ہین جو بارہ مہینے سال کے ہین انھین کو برج کہتے ہین اور ہر برج کے تیس تیس
حصے ہر حصے کو درجہ کہتے ہین اور یہ تیس تیس دن ہر مہینے کے ہین اور ہر درجہ کے
ساٹھ ساٹھ ٹکڑے ہر ٹکڑے کا نام دقیقہ کہ یہ ساٹھ ساٹھ گھڑیان رات دن کی ہین
اور ہر دقیقہ کے ساٹھ ساٹھ حصے جنکو ثانیہ کہتے ہین جو پل اور منٹ کہلاتے ہین علی ہذا
ثالثے رابعے حلقہ دائرہ مشیت بروزن طبیعت خواہش مگر وہ خواہش جو مخصوص بمرضی

حق تعالی ہی اسمین مستقل ہی اور ارادہ آلہی بعض کے نزدیک مشیت خاص ہی ارادہ سے
کہ انبیا اولیا کو بعض ارادون سے اسکی خبر ہوتی ہی اور مشیت سے نہین ہوتی شم بالفتح
وتشدید سونگھنا اور بوے خوش مس بالفتح وتشدید ملنا اور چھونا ہاتھ سے اور جماع کرنا
جلود پوستہاے حیوانات تراب بالضم خاک خشک ممات بالفتح مرگ بندہ مرکب ہی بند اور ہا نسبت
سے اے منسوب بہ بند بس اصل وضع اسکے واسطے غلام چھوکرے کی ہی کہ بند مین للتے
ہین اور بیچتے ہین پھر تمام نوع انسان پر اسکا اطلاق ہوگیا اس صورت مین مضاف
طرف حق تعالی کے ہوگا امس بالفتح دیروز مسا شام کرانہ بفتح اول ودونون کنارہ ہر چیز
معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین شمس جو تین سو ساٹھ درجون مین فلک کے دور کرتا ہی
کچھ اسکی عادت وخلقت سے نہین ہی بلکہ اسکی کمر مین جو حلقہ میم کا ہی یہ حلقہ کمند مشیت
حضرت خالق برحق کا ہی کہ اسکو اندر جون مین کھینچے کھینچے پھرتا ہی اور فائدہ اسکا یہ کہ ایک
جانب سے تو بو حیات کی تمامی ذرات کائنات کو پہونچاتا ہی کہ وہ جانب دن ہی اسواسطے
کہ بموجب اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ کے رات کے مرے ہوے صبح ہوتے ہی زندہ ہوجاتے ہین
اور دوسری جانب سے مس وحس کو جو حیوانات کی جلد و تن ہی خاک مرگ پر ڈال
دیتا ہی جیسا کہ رات کو جملہ حیوانات بے مس وحس ہو کر خاک مرگ پر پڑے رہتے ہین
کما قال اللہ عز وجل وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا چنانچہ لقدیق اسکی
معنے معماے سے حاصل ہوگی معنے ترکیبی رباعی یعنے خالق مطلق نے جو سین سما کا
ارہ کیطرح دندانہ دار یا اگر موافق رسم خط فارسی کے سین کشش کا ہو تب بھی خود صورت
ارہ کی ظاہر ہمارے سر پر رکھا ہی مشعر اس بات پر ہی کہ بندہ کو سواے مالک حقیقی
کے سب سے قطع امید کرنا چاہیے ورنہ یہ ارہ ہی اور اسکا سر ہی اور اسی خالق ارض وسما
نے دن بھر دورہ آفتاب کا میم کیطرح قلب سما مین رکھا ہی کہ روز روشن رہتا ہی اور
وہی پھر کنارہ کیطرف لیجاتا ہی جس سے مسا یعنے شام ہوجاتی ہی معنے معماے نثر
شمس مین شین ومیم لینے سے شم ہوتا ہی اور میم وسین سے مس اور شین کے تین سو عدد
ہین اور سین کے ساٹھ انھین سے تین سو ساٹھ درجے مراد ہین اور میم کہ اندونون

کے درمیان مین ہی دور اسکا آفتاب کہ عربی مین میم مدور لکھا جاتا ہی بصورت حلقہ کے معنے
معماے رباعی سین سما کا دندانہ دار ہوخواہ کشش والا بصورت ارہ کے ظاہر اور یہ سین
ما کے سرپہ ہی بر سر ما کس لطف وخوبی کے ساتھ ہی جسکے معنے ہمارے سرپر اور نیز سما مین
جو ما ہی وسکے سرپر سما کا قلب میم ہی اور امس بمعنی روز اور جب یہ سما یا امس اپنا موتھ
جو سین ہی یا الف ہی کنارہ کیطرف لیجائیگا مسا ہوجائیگا محسنات کلام دور میم شمس
فلک درجہ حلقہ کمند میم شم حیات ذرات مس ممات بندہ خدا قطع ارہ قلب رو وغیرہم
اور اکثر اس نکتہ مین لفظ میم دار ہین الاختلاف شارح نے اگرچہ اس نکتہ کے معنے لکھے
ہین جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ظاہر بین ہر چند حرکات اجرام علویہ کو بقا و فنا ذرات کائنات
مین موثر جانتے ہین اور اسی سے نسبت دیدیتے لیکن اہل باطن جو کچھ کہ عالم سفلی مین
گذرتا ہی خواہ خیر وشر خواہ بقا وفنا سب کو اسی کے قبضہ تصرف مین سمجھتے ہین اور اسی
سے منسوب کرتے ہین ایسی ہی رباعی کے معنے مین خیر وشر نکالی ہی میری دانست مین یہ
معنی عبارت مصرح سے ایسے دور ہین جیسے عالم سفلی سے عالم علوی مصرح نے
صرف شمس کو لکھا ہی کہ اسکا دورہ اور گردش اسکی مشیت سے ہی نہ بذات خود نہ
باختیار خود جسکا نتیجہ رات ودن ہی کہ نمونہ حیات وممات کے ہین روزمرہ مرنے جینے سے
تشبہ کرتے ہین نہ رباعی مین کچھ خیر وشر سے مطلب ہی اسواسطے کہ آفتاب کی گردش خیر وشر
سے خالی ہی اسلیے کہ آفتاب نہ سعد ہی نہ نحس بخلاف اور سیارون کے کہ کوئی سعد ہی
کوئی نحس اور معنی وہی ہونا چاہیین جو متن چاہے بہت سی بے میل باتون سے سواے
فضولی کے اور کیا حاصل وصول جسکا جی چاہے شرح دیکھے۔

نکتہ اگر عناصر دراصل ناصر جون وعنایت ونداشتی سرمایہ ایشان عین عنا بودی و
موالید را اگر درمیان والی ولایت ونبودی اول وآخر ایشان را از مدمحال اہمال نبودی
قطعہ پردہ راے کج از قلب عناصر بکشا + تادر آئینہ او جلوہ صانع بینی + وزرہ لفظ
موالید دلیلی بردار + تا موالی قضا جملہ متابع بینی + اللغات عناصر جمع عنصر بضم عین و
صاد اصل اور بنیاد اور اطبا کے نزدیک منجملہ آب وآتش باد وخاک کی ایک شے کو ئی ہو

عون بالفتح یاری و مددگاری وعنایت بفتح و بکسر قصد کرنا اور اہتمام رکھنا کسی چیز کا اور رنج
اٹھانا دوسرے کے واسطے سرمایہ مین سر زائد ہی مایہ اصل و مادہ و مقدار نیز وضد نشر
ونام کاو جسنے فریدون کو دودھ پلایا تھا عین ذات شی و چشمہ و آفتاب و حرف عنا بالفتح رنج
موالید بفتح فرزندان جمع مولود اور نباتات وحیوانات جمادات کہ بچے عناصر افلاک کے ہین
والی دوست و حاکم و مالک و خویش و قریب ولایت بکسر ایک ملک پادشاہ کا ہفت
ولایت سے وزمین آباد اور متکفل کسی کے کام کا ہونا اور دوستی و تقرب و حکومت
وامارت سلطان اور تقرب بندہ نیک کا خدای تعالی سے و بفتح مدد دینا و صداقت مد
بالفتح کشش و افزونی و درازی اور نظر کرنا کسی چیز کی طرف اور مدالف اور مد حساب محال
بضم امر نا و درنی جسکا ہونا ممکن نہو د بفتح جا ہای فرود آمدن و جا ہای کشادن و مطلق جا و بکسر
مکر و حیلہ ایمحال چھوڑ دینا کسی چیز کو بجو دو در تک دلیل و دال بمعنے راہبر تا ے فکر و حرف
معروف کہ عربی مین بڑھی لکھی جاتی ہی قلب دل و میانہ ہر چیز اور لوٹنا ہر چیز کا اور یہ دو
قسم ہوتا ہی مستوی و غیر مستوی تجلوہ بالکسر ایک خاص طور سے اپکو ظاہر کرنا موالے
یاران و خداوندان و جمع مولی بمعنی غلام متابع بضم اول وکسر با پیروی کرنے والا اور پیچھے
چلنے والا معنے ترکیبی شعر مصرع فرماتے ہین کہ عناصر جو حکما کے نزدیک آب و آتش و خاک
و باد ہین ہر اقدس شی کی اصل و بنیاد اگر عناصر اسکے عون وعنایت کا ان عناصر کی اصل ہین
نہوتا تو یہ [illegible] عنا اٹھاتے یعنی رنج و تعب بذات خود انسے کیا ہو سکتا گو کیسی
ہی جان ماریتے اور رنج اٹھاتے اور یہ موالید جو نباتات وحیوانات وجمادات ہین اگر ان
موالید کے درمیان مین والی اسکی ولایت کا یعنی مددگار اسکی مدد کا نہ پڑتا انکے
اول آخر سے مد محال ابتدا کی صورت ظاہر نہوتی یعنے انکا اپنے حال پر رہ جانا اور
بیکار رہنا محال ہوتا شعر ترکیبی قطعہ تیغے تیری راے کچ کا پردہ نیزے اور عناصر کے
قلب مین جو میانہ شی ہی تہا ہی اس سبب سے تو عناصر کو اصل و بنیاد اشیا کی
جانتا ہی اگر اس پردہ کو کھول ڈالے اور دور کر دے تو اسی عناصر کے آئینہ سے بطور خاص
جلوہ صانع کا دیکھے جیسے آئینہ کا پردہ ہٹانے سے صورت نظر آتی ہی اور موالید کی راہ

مین جو دلیل حکما کی ہی کہ آبائے علوی اور امہات سفلی کی حرکت و آمیزش سے وجود موالید کا
ہی گویا یہ انکے بچے ہین اسی سبب سے انکو موالید کہتے ہین یعنے موالید جمع مولود کی اور مولود
بمعنی بچہ کے اس دلیل کو انکی راہ سے دور کرا اور یہ دلیل حرف دال ہی موالید کا ہم معنی
دلیل اسلیے کہ دونون اسم فاعل ہین بمعنی راہبر و رہنما کے جب اس دلیل کو دور کرے گا
تب دیکھیگا کہ یہ سب موالی و متابع حکم قضا کے ہین بنغیر کے وہ جس راہ چلاتا ہی اسی راہ
چلتے ہین **معنے معماے نثر** عناصر کی اصل مین ناصر موجود اور اول مین عین عنا کہ جزء سے
ارادہ کل کا ہی جیسے کاف کن و قاف قلم یعنے خود عنا موالید کے درمیان مین والی اور
اول آخر سے مدحاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** عناصر کی را دور کرنے اور اسکے قلب
کرنے سے صانع ظاہر ہوتا ہی اور موالید کی دال اُٹھا لینے سے موالی رہتا ہی **محسنات کلام**
عناصر ناصر در اصل کس لطف کے ساتھ ہی کہ ناصر اس کلمہ کی جڑ ہی اسلیے کہ آخر مین ہی ایسے
ہی عناصر کے اول بھی اور عون اور عنایت کے اول بھی عین بلکہ عنایت مین پورا لفظ عنا کا
موجود کہ آتا ہی عین عنا کس خوبی کے ساتھ ہی کہ عنا مین عین ہی بھی اور ذات عنا بھی کہہ
سکتے ہین ایسے ہی سرمایہ عین عنا کہ عنا کی مایہ کا سر عین ہی موالید میان مدحال سب کا
سر کلمہ میم سر اور عین بمعنی چشم اور دو باہم مناسب والی و لایت دونون کا سر کلمہ واو
محال اہمال دونون ہموزن لانے مین ایہام ہی جو بمعنی فکر اور حرف را کے ہی اور سیح
جو اسکی صفت واقع ہوا کس ادا کے ساتھ ہی کہ فکر اور حرف را دونونکے مناسب جو
عربی مین ٹیڑھی لکھی جاتی ہی بد بصورت سر قلب و کج باہم مناسب ایسے ہی آئینہ
اور جلوہ کہ عروس و دامادمین بھی ہوتا ہی اور راہ اور دلیل و دال مناسب یکدیگر ہ اقلا
علے ہذا موالی و متابع لفظ موالید کو خیال کرنے سے ایسی ہی صورت سمجھ مین آتی ہی جیسی
مصرعہ نے ٹھہرائی ہی یعنے حرف دال آگے آگے گویا رہبر ہی اور موالی مثل مردم کے اسکے
پیچھے **الاختلاف** اس مد مین کیا لکھون شارح کی شرح دیکھکر یہ مصرعہ یاد آیا بس اسی
پر بس کرون ع سمجھا ہون مین کچھ اور وہ سمجھائے ہی کچھ اور +

نکتہ نون نار و ہاے ہوا و میم ما و تاے تراب رونماے تہمت یعنے حرص و ہمت ردائۂ نعمت

اوست و جیم جماد و نون نبات و حاے حیوانات نشان سرفرازی جنج یعنے کنفت لطف و احاطت
اوست **مثنوی** ز نورش صورت النس ار ندیدی + کے آتش در سناے دل رسیدی + نه
دلیلش گر نه بخشد از دم خویش + نیارد پا نهادن باد در پیش + ز آب رحمتش تا جستہ مرعی +
همی پیچد ز سرعت آب را پا + شراب آغشته بین از فیض وہاب + وجود ما ببین تر بر سر آب +
اللغات نار آتش ہوا باد ماء آب تراب خاک کہ اربع عناصر ہین نعمت کے معنے خود مصرع
نے لکھدیے مائدہ خوان پر طعام و نعمت جنج بالکسر اسکی تفسیر بھی مصرع نے کردی ہی کنف
بفتحتین پناہ و جانب و بال مرغ احاطت گھیرنا و جاننا النس خو پکڑنا اور آرام پکڑنا کسی
چیز سے سنا بالقصر و بفتح روشنی و بالمد بلندی و بلند دم بالفتح نفس و جریاب اور لوہار ون
کی دھونکنی اور پھونکنا مضارع یا رستن سے بمعنی توانستن مرعی بفتح چراگاہ و گیاہ سبز
آغشته آغشتن سے بفتح غین ملانا تر کرنا آلودہ کرنا و ہاب بروزن قہار بہت بخشندہ
معنے ترکیبی **نثر** مصرع فرماتے ہین کہ یہ عناصر اربع جنکو مایہ اور مادہ جملہ اشیا کا سمجھ
رہے ہین چارون کی صورت سے ظاہر ہو رہا ہی کہ انکو نہایت ہی نعمت یعنے حرص
و خواہش دلی اسکے مائدہ پر فائدہ نعمت بے حد و پایان مین ہی کہ مثل حریص کے سیر
نہین ہوتے اور بس نہین کرتے جب تو کارخانہ انکا جانئے کب سے جاری چلا آتا ہی و
کب تک جاری رہیگا بس اسی کے خوان احسان سے حاصل کر کرکے اپنا نام جاری کر رہے
ہین ایسے ہی موالید ثلاثہ کہ انکو سرافرازی اور نشانمندی اسکے نشان جنج سے ہی یعنے
پناہ لطف و احاطت سے کہ سب کو گھیرے ہوے ہی اور سب کی پناہ اور سب کا محافظ
جیساکہ فرمایا وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ مگر جو اسکے احاطہ مین ہی اس پر کسکا احاطہ
ہو سکتا ہی اور وہ کسکے احاطہ اور پناہ کا محتاج ہی **معنے ترکیبی** **مثنوی** معنے یہ کہ آتش
اگر اسکے نور سے صورت النس کی نہ دیکھتی اور خو گیر نور پانے کی اس سے نہوتی تو سناے
دل یعنے روشنی دل کو کب پہونچتی اور روشن دل کیسے ہوتی اور اگر باد کو اپنے دم پاک
سے دلیل نہ بخشتا تو باد کہ اب دم بھر مین کہین سے کہین پہونچتی ہی ذرا بھی پانون آگے
نہ بڑھا سکتی ٹھہری رہتی جیسے وہ ہوا کہ جوف فلک مین نیچے کرۂ نار کے ہی اور آب جس سے

ہو گیاہ ترو تازہ ہوتی ہی جب سے اسنے اپنا مرعی یعنے چراگاہ ڈھونڈھ لیاہی کہ وہ اُسیکا
آب مرحمت ہی تب سے بے اختیار برابر اُدھر ہی کود وڑا چلا جاتا ہی ایسا کہ مارے سرعت
کے پا پیچ کھاتے ہین اور گڑبڑ ہوے جاتے ہین جیسا کہ صورت رفتار آب سے ظاہر
تراب بھی اُسی وہاب بخشندہ کے فیض سے آلودہ اور تر بتر ہی دیکھو وجود اسکا جو تراب
ہی ہر وقت تراو بہ سراب ہی ایسا فیض اُسکا اسپر جاری ہی **معنے معماے نثر**
نون نار اور ہاے ہوا اور میم ما اور تاے تراب جمع ہونے سے نہمت حاصل ہوتا ہی اور
جیم جماد اور نون نبات اور حاے حیوانات کا مجموع جنح جنکے معنے لغات مین تحریر ہوے
معنے معماے مثنوی آتش انس تصحیف یکدیگر سنا کا دل ہے قلب انس دلیل سے
ارادہ دال کا ہی اسلیے کہ ہم معنے ہین دم کا اول دال اور باد کا پا نون دال با دمین جو
با ہی تصحیف پا کہ معما مین با اور پا ایک ہین پا کو پیچ دینے سے آب ہوتا ہی تراب مین تراب
کے سر پے ظاہر و باہر **محسنات کلام** اول فقرہ مین رونما کیا ہی خوب واقع ہوا کہ نار و
ہوا اور ما و تراب چار و نکار و نون و ہا اور میم وتا ہی ایسے ہی دوسرے فقرہ مین سر مراد ہی
کہ جماد و نباتات و حیوانات تینون جیم و نون و حا سے سرفراز باقی الفاظ دونون فقرون
کے مناسب یکدیگر علی ہذا اور آتش سنا صورت دل دلیل دم در پیش تینون مین
سر کلمہ دال باد در پیش مین کیا ہی خوبی ہی کہ باد کا پا نون دال ہی اور در پیش مین دال
اگے یعنے پیش مین پا نون نرکھ سکے اب رحمت اے باران اسکو مرعی اب کا کہنا کیسا
لطف ہی کہ اب آب رحمت سے قوت نہ دیا تا ہی گویا اُسکی قوت کا ٹھکانا ہی ایسے ہی
ہی پیچ کہ جاری مین رونندہ کا پانون پانون مین کبھی اُلجھ بھی جاتا ہی اور پانیکا پانون
تو اُلجھنا ہر دم ظاہر تراب آغشتہ کیا خوب کہا ہی کہ سر سے پانون تک ترا اور نم ہی
اسواسطے ہین کھکے اسکو جتا یا ہی تراب اور وہاب اور بر سراب سب مین لفظ آب
موجود اور انکے سوا فتامل **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ یہ فقرہ قطع نظر معنی معماے
کے معنے ترکیبی سے بالکل خالی ہی اور اہل معما نے خواہ یہ کتاب ہو خواہ دیگر کتب خالی ہونا
عبارت کا معنے ترکیبی سے عندالضرورۃ جائز لکھا ہی اور اس جواز کے قائل ہین کہ فن معما

مین جائز ہی انتہی اول توشارح نے این فقرہ لکھکے وہ فقرہ نہین لکھا جو معنے ترکیبی سے
خالی ہی میری سمجھ مین تو دونون فقرے معنی ترکیبی سے لبالب ہین سمجھ مین نہ آنا دوسری
بات مصرحہ ایسے شخص عاجز معلوم نہین ہوتے کہ یہ نقص چھوڑتے بلکہ اُستاد کامل کہ
ساری کتاب معانی ومحسنات سے بھری ہی اور شارح کی سمجھ تو اُنکی معانی سے جو اس
نکتہ کے لکھے ہین ظاہر خصوص تیسرے شعر کے معنے جو بوجوہ لکھے ہین جسکا ترجمہ بجنسہ
لکھتا ہون اول یہ کہ طلب کرنا آب کا چراگاہ کو اس سبب سے ہی کہ قدر وقیمت چراگاہ
مین بہت ظاہر ہوتی ہی اور ہر کوئی طالب عزت کا ہی اور یہی موقع ہی کہ معشوق طالب
عاشق کا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ آب طالب مرعی باین معنی کہ اپنے مرعی کا طالب ہے
اسوقت مین مرعی آب اُس جگہ سے اشارہ ہی جہان جریان آب کا بہت ہو تیسرے
کہتے ہین ہو سکتا ہی کہ مصداق اس معنی کا بھی وہی مرعی مطلق ہو یا سوا اُسکے تم کلامہ
اللہ اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہی خشین خشین دو لڑکیان معاویہ کی تھین فقط اور یہ
جو شارح نے لکھا ہی کہ بعض شارحین نے اس نکتہ کی مثنوی سے اِنِّی اٰنَسْتُ نَارًا
یہ معما بھی نکالا ہی اور اسکے نکالنے کی صورت لکھی ہی ہین اسکو کالعدم جانتا ہون چاہے
خود انھین شارح نے نکالا ہو چاہے اورون نے مین اپنی کتاب مین وہ بھرتی نہین
بھرتا جو خلاف مصرحہ کے ہی اس آیت کریمہ کے نکالنے کی کونسی صورت بیان کی ہی
اور کونسی اشارے ہین جنکے ہین وہ موجود باقی سب خلاف مقصود ایک لفظ نار اور
انست سے لفظ انس پر لحاظ کرنے سے انست نارا تو پیدا کر لیا آب و باد و خاک جنکا
ذکر ابیات مین ہی یہ کہان جائینگے انست نارا ان سب پر کب حاوی ہو گا میرا
عمل مصرحہ کی عبارت و اشارات پر ہی نہ باد ہوائی باتون پر یہ جو مفت کی خاک
اُڑائی ہی اور آگ لگاکے شارح پانی کو دوڑے ہین کہ آخر مین خود لکھا کہ استخراج اس
معما کا مقارن ببعض خلاف ہی اور یہ جب کہ پانچوین مصرعہ مین بجاے تا مرعی بتا کے
تا مرعی بنون کہا جاے کہ اسی پر بنا اس معما کی ہی والا فلا اور تا مرعی سے معنے ترکیبی
بگڑے جاتے ہین شاید اسی معما کی خاطر اوپر بندش باندھی ہی کہ معنی ترکیبی سے

عبارت کا خالی ہونا ارباب معانی نے جائز رکھا ہی القصہ مین نے تو اسکو ترک کرکے قول حضرت نظامی رح کا اختیار کیا شعر مشو نا پسندیدہ را پیش باز + کہ در پردہ گنج نیابند ساز +

نکتہ آز کاف کالبد تا نون جان عنایتش از دو حرف کن پیدا کردہ و آز قاف قول تا لام مقول ہدایتش بدو حرف قل گویا ساختہ قطعہ دل دہ بمالکے کہ کلامش شفاے جانست + تا بردو حرف او بنہادہ بناے گل + میم دہان ودو قلم زبان سخنورست + آوردہ بر سر از خط فرمانش امر قل + اللغات آز ابتدائیہ ہی اور تا انتہائیہ کالبد بلام موقوف و با مضموم و مفتوح نیز قالب ہر چیز اور بدن آدمی و حیوانات عنایت قصد و اہتمام کن امر ہی کان یکون سے جسکے معنے ہو جا قول بالفتح گفتار مقول بصیغہ آلہ زبان وبفتح صیغہ مفعول بمعنے گفتہ شدہ قل بصیغہ امر بمعنی بکو اور ترکی مین بمعنی غلام شفا بکسر اول و ہمزہ صحت و تندرستی بعد از مرض و بفتح و ہمزہ آخر و کنارہ عمر تا آیہ تا علت کا ہی کل بضم و تشدید لام بمعنی ہمہ و جمیع اور یہ لفظ مفرد ہی بمعنی جمع کے معنے ترکیبی نثر مصورح کہتے ہین کہ کالبد سے جان تک نہ یہ کہ فقط کالبد یا فقط جان کہ کسی کو اس نے پیدا کیا ہو کسی کو اور نے بلکہ سب کو اسی کے قصد نے پیدا کیا اور ظاہر کہ تمامی موجودات مین کوئی شی ایسی نہین کہ بے قالب ہو یا بیجان لیکن اسکے قصد کو انکے موجود کرنے مین کچھ ایسا بڑا اہتمام بھی نہین کرنا پڑا صرف دو حرف کن کے ساتھ امر فرمایا کہ سب کچھ موجود ہو گیا ایسے ہی اس موجودات مین جتنے کہ گویا ہین اور ناطق ان سب کو قول سے مقول یعنے کلام سے زبان تک اسی کی ہدایت نے دو حرف قل سے گویا کیا نہ کلام کسی کا پیدا کیا ہوا ہی نہ زبان کسی کی گویائی ہوئی معنے ترکیبی قطعہ مصورح فرماتے ہین کہ ہر شی سے اپنے دل کو چھڑا کے اس مالک کی ملک کر دے جسکا کلام شفاے جان ہی جیسا کہ فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَوْعِظَۃٌ مِنْ رَبِّکُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِی الصُّدُورِ اور وہ مالک جسنے بنا گل کی اپنے دو حرف امر یعنے کن پر رکھی ہی پھر کیا سبب جو گل کا جز ہو کے اس مالک سے تو الگ ہووے اور وہ مالک کہ جس سے میم دہن اور دو قلم کا

اپنے سر پر اُسکے خط فرمان سے امر قل کا لائے ہین یعنے وہی حکم قل کا انکے پاس موجود ہی
جو بولتے ہین اور گویا ہین اگر اس حکم کو انکے سر سے اُٹھا لے کیا مقدور جو بول سکین یعنے
معماے نثر کالبد کے کاف اور جان کا نون جمع کرنے سے کن پیدا ہوتا ہی اور قل کے
قاف اور مقول کے لام سے قل حاصل ہوتا ہی یعنے معماے قطعہ مالک کا دل
یعنے قلب کلام ہی اور اسی کی بنا مین کل رکھا ہوا ہی یعنے بنا لفظ مالک کے لام و کاف
ہین جنکا قلب کل قلم کے سر پر قل موجود اور نیز دہن کی جو میم ہی دور قلم کا قاف جو مدور
لکھا جاتا ہی اور دہن کو میم کہنا شائع اور ذائع ہی محسنات کلام کاف نون قاف لام حرف
کالبد جان قول مقول قل گویا کہ مقول مین بھی قول موجود ہی سب باہم مناسب یکدیگر
پہلے فقرے مین عنایت دوسرے مین ہدایت کیسے موافق مضامین فقرون کے ہین مالک
کلام کل تینون لفظون مین کاف کیسا خوب واقع ہوا اور وہ بر سر کس خوبی کے سیاتھ ہی
کہ سواے معنے معماے کے تعظیم خط فرمان کے بہی جتاتا ہی اور سوا اسکے فافہم الاختلاف
شرح مین بجاے قول کے قلب بہی نسخہ ہی لیکن ٹھیک نہین اسلیے کہ قول سے تو مراد
کلام ہی قلب سے کیسے ہو سکیگی اور شارح نے ایک نسخہ اور لکھا ہی یعنے عقل بجاے مقول
کے میری دانست مین اگر عقل کو کام فرمانے تو ناکام ہونا عقل کا معلوم ہو جاتا بس اتنا
ہو تو کہ عقل کے آخر لام ہی لیکن مقول تو بصیغہ آلہ زبان کے معنے مین ہی مناسب بکلام جو
مفہوم قول کا ہی ویسے ہی شارح نے لفظ کن اور کلام نفسی و لفظی کی بہت سی بحث
و تقریر لکھکے میری دانست مین ناحق ریشم کی گرہ پر پانی ڈالا ہی اسلیے کہ ایک تو خود یہ
کتاب ازبس دقیق و ادق دوسرے خارجی بحث غیر ضروری اُس مین شامل کرنا
طالب معنی کو چکر مین ڈالنا اور نفس مطلب بگاڑنا کیا فائدہ شرح تو عام فہم
ہونا چاہیئے نہ کہ خاص مطلب کی تو خبر نہین خارج کی باتین بھر دین اس سے کیا ہوتا ہی
مگر بڑون کی بڑی بات کون کہے مین تو نفس عبارت اور نفس مطلب سے مطلب رکھتا ہون
تا یہ نہو جاے شعر گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے +
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے + والعاقبۃ بالعافیۃ ـ

نکتہ حکمت اوہر چیہ درکتاب مبین رقم حرمت بر آن کشیدہ دسطے آن آیت رحمت نمودہ
ونمنت اوہر نعمت کہ در ضیافت خانہ قسمت شمردہ در نشر آن مائدہ عصمت کشودہ دریاب کہ
درکتاب حرمت او منشور رحمت ست ودر حساب قسمت او قسم عصمت قطعہ زنقد ہستی خود
میرسد ترا آفت + اگر نہ ردے دہد رلے رافت عامش + انام راکرمش عین زان عطا فرمود +
کہ زان کنند تماشا جمال انعامش + اللغات حکمت بالکسر دانش اور جاننا حقیقت ہر چیز کا
عدل وحلم وعلم ونبوت وقرآن وانجیل وراست گفتاری ودرست کرداری کتاب مبین
قرآن مجید حرمت بالضم وبضمتین وہ چیز جسکا کرنا ناروا ہو اور ناشایستگی طی بالفتح وتشدید
یا نون پیٹنا اور لپیٹ رحمت مہربانی کرنا منت بالکسر وتشدید نون مفتوح نیکی اور احسان کرنا
کسی سے اور نعمت دینا اور اپنی نیکی بیان کرنا کسی پر نعمت بالکسر نازو آسایش ضیافت
بالکسر کسی کا مہمان بننا قسمت بالکسر بخشش نشر بالفتح بوی خوش گیاہ خشک بفتحتین پراگندہ
وپراگندگان مفرد وجمع ہر دو عصمت بالکسر باز رکھنا گناہ سے کتاب بکسر نوشتہ ونامہ وحکم و
اندازہ وفرض کردہ وتقدیر نمودن اور آزاد کرنا غلام کا عوض مال کے منشور پراگندہ کردہ
شدہ وفرمان قسم بالکسر بہرہ وبخشش چیزے نقد بالفتح دینا اور کھرا کرنا درم ودینار کا ہستی
وجود وذات آفت آسیب وزحمت رو دادن سامنے آنا رافت مہربانی انام بالفتح جمیع
آفریدگان جن وانس وبالمد نیز عین بالفتح چشم تماشا باہم پیادہ چلنا وعرف مین بمعنی سیر
اسواسطے کہ سیر کو اکثر باہم پیادہ جاتے ہین معنے ترکیبی شرح مصرح کہتے ہین کہ حکمت حکیم
برحق نے جو ہر شی کی حقیقت وماہیت سے ماہر ہی اور ہر چیز کا نفع ومضرت سپر ظاہر اپنی
کتاب مبین مین جس شی پر رقم حرمت کی کھینچی ہی اور حرام ٹھہرایا ہی اسکے طے یعنے اس
راہ پر چلنے مین آیت رحمت کی بھی ظاہر کی ہی اور اسکے میزبان منت واحسان سے نے جو
نعمت کہ ضیافت خانہ قسمت مین کہ اسکا ہر کوئی مہمان ہی جسکو واسطے کہتے ہین کہ یہ ملنا چاہیے اسکے کھلانا مین
خوان عصمت کا بھی کھولا ہی کہ بسکم وکاست ملتی ہی کیا ممکن کہ سرمو تجاوز ہوا اور تصدیق اس دعوی کی اگر چاہیگا
تو انھین دونون فقرون مین پاے گا کہ کتاب حرمت مین منشور رحمت کا ہی اور حساب
قسمت مین حصہ عصمت کا کہ یہ بات معنے معاے مین کھل جائیگی سے معنے ترکیبی قطعہ

مصراع فرماتے ہین توجو اپنی نقد ہستی کو کامل اور جید سمجھ رہا ہی محض خیال فاسد ہی یہ تو
اُسی کی رائے رافت عام سے رو یا فتہ ہی جسکی مدد سے توزوان ہو رہا ہی اگر اُسکی رافت
نہو تو ابھی تجکو خود اسی نقد سے آناً فاناً مین آفت پہونچے ذرا بھی دیر نہ لگے اور آنکھین
کھول کے دیکھ کہ انام یعنی مخلوق کو جو اُسنے اپنے کرم سے عین عطا کی ہی جنکی مدد سے ہر شی کو
دیکھتے ہین محض اسی واسطے کہ انسے تماشا اُسکے جمال انعام کا کرین جو ہر وقت انپر جاری ہی
معنے معمائے نثر حرمت کو طے کرنے سے رحمت ہوتا ہی دوسرے فقرہ مین یہ کہ قسمت
وعصمت دونون ایک حساب مین ہین یعنے ہم عدد کہ دونون کے چار سو ساٹھ عدد ہین
معنے معمائے قطعہ رافت کا رورا ہی اگر یہ را دورہ اسکی نہوگی آفت رہ جائیگا انام مین
عین ملنے سے انعام حاصل ہوگا محسنات کلام حکمت حرمت آیت رحمت منت
نعمت ضیافت قسمت عصمت رافت آفت سب ہموزن کتاب رقم آیت حکمت
نعمت ضیافت خانہ قسمت مائدہ نشر منشور حساب قسم سب مناسب یکدیگر رائے
رافت رود ہر کس خوبی کے ساتھ ہی کہ سبکا رورا ہی اور دونون مین پورا لفظ را عام عین
عطا تینون مین سر کلمہ عین را ہین ایہام بھی ہی اور علاوہ اسکے غور و تعمق کے جتا دینے
کو اتنا بھی ہی کہ سوچے سمجھے الاختلاف بعض کتب متن مین آیت رحمتے و مائدہ عصمتے بیا
لکھا ہی میری دانست مین بیا غلط ہی بے یا کے صحیح اسواسطے کہ اس یا کے نہونے سے
معنے ترکیبی مین تو خلل نہین اور معنے معمائے کی رو سے مخل معنے اسلئے کہ رحمت صرف
حرمت کا طے ہی اور عصمت فقط حساب قسمت مین پھر یا محض فضول و زیادہ چنانچہ ظاہر ہی

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وصحبہ وسلم

نکتہ سین سنت حضرت نبوی دندانہ ایست کہ از عضو اعلیکم بالنواجذ سخن میگوید
ہر کرا سرفرازی آن سین نباشد جز تن سرنگون نہ بیند والفہائے اوامر مصطفوی سے
مرقاتیست کہ از ذروہ معالی الامور واشارافقہا نشان میدہد ہر کرا سر بلندی آن
الفہا نباشد چون مور پریشان و پامال و زبون شود مثنوی ہر کرا قرب ایزدی طلب است
سنت خواجہ صورت سبب ست + اتش شد نفع در قیمت + جمع بین در حروف امت است

بہ شش ... کہ شد بیچو یقین + تا بیابی علیین لفظ تابع بین + در امور و نواہی آنکہ کشید + سراز و
تن بیچو روا ہی ورید + اللغات سنت بالضم و تشدید نون مفتوح راہ و روش و عادت
اور جسمین پیغمبر اور صحابہ نے عمل کیا ہو اور وہ امر جو پیغمبر نے ہمیشہ کیا ہو مع ترک دو ایکبار کے
حضرت کلمہ تعظیم کا ہی اوامر جمع امور مرقات بالکسر نردبان و زینہ ذروہ بالضم و بالکسر بلندی
کوہ و بالاے سرکوہ اور کسی چیز کا اونچے سے اونچا ٹھکانا بفتح و ہاے ہوز خطا معالی
بفتح بلند بہا جمع معلی بالفتح مصدر میمی بمعنی علو اشراف بالکسر بلند ہونا اور بلندی پہ
جانا اور کسی چیز کے سر پہ کھڑا ہونا اور واقف ہونا کسی چیز سے اور کسی چیز پر آمادہ ہونا
اور اوپر دیکھنا خواجہ خداوند و القاب سادات و مالک و وزیر و خواجہ سراکہ ہندوستان
مین الف حذف کرکے خوجہ کہتے ہین تا عزیز لوگون سے تمیز ہوجاے امت بضم اول و تشدید
میم مفتوح گروہ انسان اور پیروانبیا کی تاب طاقت و توانائی و رونق و روشنی امور جمع امر
نواہی جمع نہی وا ہی بفتح واو سست وازہم افتادہ و گمراہ معنے ترکیبی شعر یعنے سین
جو سنت مین رسول مقبول کے واقع ہوا اور وہ ایسا ہی جیسے دندانے کہ حدیث
عضوا علیہ بالنواجذ سے سخن کہتا ہی اور یہ حکم کرر ہا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے پکڑو
میری سنت کو دانتون کی جڑ سے یعنے برغبت تمام اور خواہش مالاکلام بس جس تن
کو سرفرازی اس سین کی نہوگی اسکا تن سواے سرنگونی کے اور کچھ نہین دیکھیگا
جیساکہ سعدی رح نے کہا ہی شعر کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند + برفتند و بسیار سرگشتہ اند
ایسے ہی الف اوامر مصطفے کے ایک مرقات یعنے سیڑھی ہین کہ بلندی اعلے علو اور
بلندی بالاتر سے جو قرب الٰہی اور وصول الے اللہ ہی نشان دیتے ہین جو کوئی
اس اوامر کی سیڑھی پر چڑھا نور عظیم کو فائز ہوا اور جسکو سربلندی ان الفون کی
نصیب نہوئی مور ناچیز کی طرح پریشان اور پامال و ناچیز ہی رہا جیساکہ فرمایا شعر
محالست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز برپئے مصطفا + معنے ترکیبی مثنوی
یعنے جسکو طلب اس بات کی ہی کہ مجکو قرب الٰہی حاصل ہو تو اس حصول کیواسطے
سنت آنحضرت کی مسبب ہی اگر اس سبب کو اختیار کرے گا ضرور مسبب تک پہونچیگا

اور وہ خواجہ ایسے ہین کہ اُنکے طفیل اُمت اُنکی سب نبیون کی اُمت مین رفیع القدر
ہی اور بہترین کما قال اللہ عزاسمہ کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ بس جیسی قدر و قیمت اس اُمت
نے پائی کسی نے نہین پائی اسی سبب سے قیمت کا جز اخیر مت ہی اور یہ اُمت
بھی سب اُمتون مین اخیر لفظ مت اسمین جمع ہی اور جسکو خدا تعالی نے نور یقین کا
بخشا اور اس یقین کے ساتھ اُنکا تابع اور پیرو ہوا اُسکی عین و ذات خود نور و تاب
ہو گئی مثل آفتاب کے اسواسطے کہ عین بمعنی آفتاب کے بھی ہی اور جسنے اُنکے اُمور
و نواہی سے سرکشی کی اور انکی قید سے سر نکال لیا اپنے تن و شخص کو مور کیطرح سست
و ناچیز دیکھا مغنے معماے نثر اگر سنت کے سر پر سین نہو گا تن سرنگون ہو نت
ہی رہیگا او امر کے الف دور ہونے سے مور پریشان نکلیگا یعنے کہین میم کہین واو کہین
را مغنے معماے مثنوی سنت و سبب تصحیف یکدیگر قیمت مین مت ہی اُمت
مین بھی مت تابع مین لفظ تاب عین پر ظاہر امور و نواہی کا سر الف اور نون ہی
اگر یہ سر کھینچا جاے تو مور و واہی باقی رہ جائیگا محسنات کلام سنت سخن سرافراز
سرنگون سربلند جبکا سر کلمہ سین اور نیز سرافراز و سرنگون متضاد لفظ دندانہ مناسب
سین اور عضو اور نواجذ جنکے مغنے کاٹنے اور بن دندان کے ہین علے ہذا تن و سر او امر
کے الفون سے کیسی صورت سیڑھی کی نکالی ہی او امر کے آخر مرا اور مرقات کے اول کیا ہی
خوب واقع ہوا کہ جب او امر پوری کیے گا مرقات سامنے موجود ہی الفہا اور را و امر
اور اشرافہا تینون مین دو دو الف موجود اور سربلندی الف کی عیان ذروہ معالی اشراف
ہم معنی امور مین بھی لفظ مور موجود پریشان پامال زبون مناسب مور خواجہ بمعنی وزیر
کے بھی ہی پس مناسب بایزد کہ سلطان السلاطین ہی سنت کا سبب ٹھہرانا کیسا
لطف ہی کہ عالم اسباب مین ہر شی کے واسطے سبب ہی تابع مین لفظ تاب عین پر
کیا ہی خوب ہی کہ عین پر بھی ہی اور عین بمعنی آفتاب بھی جسمین تاب ہی غرض غور کرو
تو کوئی لفظ بیکار نہین الاختلاف شارح نے مت کے مغنے رفیع کے لکھے ہین اگرچہ
مناسب ہین لیکن مین نے مت اور نت دونونکو منتخب اور غیاث مین دیکھا مجکو

نہین ملے شاید شارح نے لفظ رفیع پر قیاس کرلیا ہو واللہ اعلم بالصواب ۔
نکتہ راے رسول اندیشہ اینست کہ چون عقل کل برسر سول یعنے ملتمس ہمکنان ہمایہ انداختہ
وازین روے ہر شک ملالت کہ براے متین اور سیدہ شکر یقین شدہ و نون نبی ماہی
ست بلکہ کشتی ست کہ بے بدر یاے حقیقت بردہ آزین راہ خل یعنے طریق ضلالت
کہ بدال دین او پیوستہ خلد برین گشتہ قطعہ زروح بوے او موجود شد روح + زنبوحی
او شد منتشر نوح + شیع را دل بعیش جان وسیع ست الکہ ذیل لطف وے دروی تشفیع ست
اللغات راے فکر واندیشہ وحرف معروف رسول کوئی پیغمبر پیغمبرون سے اور پیغمبرون کا
پیغمبر اور قاصد مفرد بھی ہی جمع بھی عقل کل حضرت جبریل و نور محمدؐ ہی وعرش اعظم سول بالضم
و فتح واو خواستہ شدہ وسوال بمعنی خواستن ملتمس درخواستہ آزین روازین سبب
ملالت بفتح اندوہناک ہونا اور کسی چیز سے عاجز آنا متین محکم واستوار نون ماہی
ودوات وتیزی تیغ وشب وچاہ وحرف معروف نبی خبر دہندہ و پیغمبر ومشرف بر خلق
آزین راہ ازین سبب پے نشان قدم ودنبال وعقب وکرت وطاقت وپے بردن
کسی کا کھوج لگانا خل راہ میان ریگ ضلالت بفتح گمراہی دال بالفتح رہ نما وحرف
معلوم خلد ہمیشگی ونام بہشت روح بالفتح آسایش ونسیم ورحمت وبوے خوش و
بالضم جان وقرآن ووحی وجبریلؑ وعیسیٰؑ اور ایک فرشتہ ہی بصورت انسان ومجسم
ہچو فرشتہ وحکم خدا وحی کوئی چیز دل مین ڈالنا اور پیغام کسی کا کسی کے پاس پہونچانا اور
پیغام خدا اور کتاب اور سخن پنہان منتشر پراگندہ نوح بالضم آفتاب شیع بالکسر و فتح
اتباع وانصار وگروہ عیش بالفتح زندگانی وسیع بفتح فراخ شفیع سفارشی ذیل بالفتح
دامن چڑھانا اور آخر ہر چیز اور زمین پر دامن گھسیٹنا معنے ترکیبی نثر راے رسول
ایسا ایک عالی اندیشہ ہی جسنے عقل کل کیطرح سب کے سول یعنے ملتمس پر سایہ ڈالا ہی
اور سب پر محیط جیسے عقل کل کا فیض سب پر سایہ گستر ومحیط ہی اسی سبب سے
جو شک ملالت کا کہ تکلیفات شرعی مین تھا جب وہ انکی راے متین کو پہونچا یقین
ہوجانا کیا معنے شکر یقین ہوگیا کہ خود یقین اسکا شکر گزار ہی حاصل یہ کہ نہ کوئی شک باقی

تکلیف مالایطاق جیساکہ فرمایا لَا رُهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ یعنے رہبانیۃ اسلام مین نہین ہی
اسلیے کہ رہبان سخت مصیبتین اُٹھاتے تھے اور اُنکے مذہب مین بڑی سختیان تھین اور جو تشبیہ
راے رسول کی عقل کل سے کی ہی حال یہ ہی کہ عقل کل تین چیزون سے مراد لیتے ہین نور محمدی
جس سے سب کچھ پیدا ہوا عرش اعظم کہ فلک الافلاک ہی جسکی گردش سے آسمان اور سیار
وثوابت کو گردش اور شب وروز اور زمانہ موجود ہوتا ہی اور اپنے زمانہ پہ ہر شی وجود پاتی ہی
اور حضرت جبریل جو واسطہ ہو واسطہ موافق قول حکما کے خالق عقول تسعہ کے کہ وہ خالق افلاک
اور جملہ موجودات عالم کے ہین انکی سایہ گستری وفیض رسانی بھی عیان اور نون نبی کا
ایک ماہی عظیم بلکہ ایک کشتی بزرگ ہی جو دریاے حقیقت کی پی بردہ ہی اور قدم نہادہ
بس اسی راہ سے جو خل کہ وہ طریق گمراہی ہی اُنکے دین کی دال سے ملا خود خلد برین ہوگیا
نہ واسطہ خلد کے پہونچنے کا کہ وہ اسکے مقابل کیا چیز ہی معنے ترکیبی قطعہ یعنے اُنھین کی
بوح وبو سے روح موجود ہوئی دراصل جان جان اور جان جہان وہی ہین اور وہ وحی و
کتاب روشن اور نورانی اُنکو عطا ہوئی ہی جسکی ضو اور ضیا سے یوح یعنے آفتاب بھی منتشر
اور پریشان ہی اور جو اُنکی شیع اور گروہ ہین انکا دل عیش جاودان سے وسیع ہی اسلیے کہ
دامن اُنکے لطف کا انکا شفیع ہی کہ اُنکی شفاعت سے بخشے جائینگے اور نہایت عیش وعشرت
کو فائز ہونگے معنے معما سے نثر اکو لفظ سول بالضم پہ جو نقش سول بضم اول وفتح ثانی کا
ہی لانے سے رسول ہوتا ہی عقل اور را دونون ہمعدد یعنے دونون کے دو دو صد کا ایک
وجہ یہ بھی تشبیہ راے رسول کی عقل کل سے ہی شک جب راے متین کو پہونچیگا شک ہوگا
دوسرے فقرہ مین نون نبی تو از روے لغت ظاہر ماہی ہی اور پے اس ماہی کا بے بمعدہ
ویاے معروف مصحف پے بفتح باے فارسی کا اسواسطے کہ معما مین بے اور پے اور تے
جو کشتی مین ہی اور معروف ومجہول یکسان ہوتے ہین اور جو بدریا کہا ہی احترا نہ ہی
اس سے کہ یہ تینون حرف بے تے پے کہلاتے بھی ہین اور یہی انکا نام ہی بس بدریا
کرکے جتایا کہ وہ بے اور پے اور تے جو یا مین ہین یعنے ب پ ت کہ انکے ساتھ یا ہی اور
لفظ خل کو جب دال دین سے ملائینگے خلد اور جب دال نکل جائے گی باقی ماندہ پہ

کہیا نون ہی بدین شکل ین جو برلا ئینگے خلد برین ہو جائیگا اور برلانے کا ایما لفظ بردہ مین ہی
جسکو بردہ بفتح اول بھی حسب طریق تعمیہ کہہ سکتے ہین جسکا ترجمہ ہو انس پر اور وہ
دس عدد والی یا ہی جو بعد حذف دال دین سر کلمہ باقی ماندہ کی ہی معنے معماے
قطعہ روح وروح تصحیف یکدیگر یوح پراگندہ وحی ہی جسکے واو کہین یا کہین حا کہین
ہی شیع کو لوٹنے سے عیش ہوتا ہی جسکا اشارہ دل ہی اور جب شیع مین دامن لطف
کا لا یا جائیگا شفیع ہوگا اور دامن لطف کا فا ہی محسنات کلام راے رسول روسیہ
سب مین سر کلمہ را ایسے ہی سر سول سایہ شک یقین اور ضلالت اور دین متضاد
راے عقل اندیشہ راہ طریق حل رسول نبی عقل کل روح و بو دل اور جان ماہی
کشتی ما دریا روح بو سب مناسب یکدیگر ایسی ہی مناسبت حروف تہجی مین جیسے را
نون نبی مین بے کشتی مین تے اور پے ماہی مین ہے اور دال کہ یہ سب معنے معماے
مین بیاے مجہول ٹھہرے ہین وسیع مین بھی صورت شیع کی موجود راے رسول
کی اضافت کیسی الطف ہی کہ فکر کے معنے بھی اور رسول مین را ہی بھی دال مین ایہام
ہی بنظر معنے رہنما لفظ منتشر مین بلحاظ انتشار دھوپ کے جو جگہ جگہ ہوتی ہی اور اصلی
معنے بھی آفتاب کے دھوپ کیا ہی خوبی ہی سوا انکے اور بہت لطائف مین نے یہ بنظر
ترغیب ہر غور کے لکھدئے ہین آئندہ سر خود وسود اے خود الاختلاف اصل کتاب
مین کسی نے قطعہ کے دوسرے شعر مین لفظ جان مٹا کے او بنادیا ہی نہ معلوم مرجع
او کا کون ہی اگر آنحضرت تو معنے عیش او کے کیا یعنے معنے ترکیبی اچھے نہین ہوتے
اور عیش جان سے مراد عیش جاودان اسواسطے کہ جان کو فنا نہین ہی یا عیش جان
وہ عیش جس سے جان کو لطف و آرام ملے معہذا مناسب دل کے آب کیفیت
شرح اور شارح کی لکھون کہ اس نکتہ مین حکمت کی بحث اور احتمال وخدشے اور
اضافت کے جھگڑے اور سوا انکے ایسی باتین تو بہت لکھی ہین اور بہت سے ردوکد
خلد برین کے معما مین لیکن نہ صاف صاف معنے ترکیبی معلوم ہوتے ہین نہ خلد برین
کا معما نہ کوئی احتمال وخدشہ صحیح اور قطع نظر اسکے شرح عام فہم ہونا چاہیئے نہ کہ

متن سے بھی مشکل تر تا نہ کہین ع دل کو روؤن ویا جگر کو مین۔
نکتہ میم اول محمد لوائے حمد ست مر امت را وجائے او مطلع حیات ست محمد ملت را و میم ثانی او واسطہ ایست صورت مجد و عظمت را و دال راہ نمائندہ است متقرب نعمت وراحت را نظم چار رکن محامد بر آسمان سر سود + زچار حرف محمد کنز و نقاب کشود + بنور آئنہ مصطفا مصفا دان + کہ روے طاہرہ در و جمال نمود + یگانہ کہ در ہشت خلد در چل سال چار حد جہان باز کرد احمد بود + اللغات لوائے حمد وہ نشان جو آپکے سر پر ہوگا اور نیک لوگ اُمت کے اُسکے سایہ مین ہونگے مطلع بالفتح وکسر لام جگہ ستارون کے نکلنے کی اور پہلی بیت غزل اور قصیدہ کی محمد مدکنندہ ملت بکسر میم و فتح لام مشدد دین وگروہ وہ مذہب شریعت واسطہ درمیانی مجد بالفتح بزرگی اور بزرگوار شدن عظمت بہر سہ حرف مفتوح بزرگی وقدر و بسکون ظاے معجمہ وضم خطا چہار رکن چار ارکان کعبہ کہ منار شامی و یامنی و عراقی و حجر اسود ہین محامد بفتح اول وکسر میم ثانی جمع محمدت لایق چیزین اور نیک عادتین سر بر آسمان سودن کنایہ فخر و علو جتانے سے ہی نقاب بکسر پردہ جو مونہہ پر یا کسی نفیس چیز پر ڈالین بفتح نون خطا طہٰ نام سورہ قرآن و نام آنحضرت جس سے اشارہ ہی یا طاہر ایسے ہی یس سے اشارہ یا سید ہشت خلد دار السلام دار القرار عدن جنت الماوی نعیم علیین فردوس خلد چار حد شرق غرب جنوب شمال احمد ستودہ تر محمد ستودہ شدہ ہر دو نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل ابداء معنے ترکیبی نثر مصنف فرماتے ہین کہ محمد مین جو چار حرف ہین چارون مین ایک خوبی طلا گانہ ہی پہلا میم تو لوائے حمد ہی کہ حشر کے دن آپکے سر پر ہوگا اور آسن آفتاب محشر مین اُمتی اسکے سایہ مین امن و آسایش پائینگے لوا میم کو اس سبب سے کہا کہ سر پر نام محمد کے ہی اور لوا بھی سر پر ہوتا ہی اور میم کو قدرے کھینچ بھی لیتے ہین کہ گونہ صورت لوا کے ہو جاتا ہی بعد میم کے حا مثل مطلع کے ہی کہ مطلع حیات اُن لوگون کی ہی جو محمد ملت و دین کے ہین کہ دین کی راہ مین اپنی جانین فدا کرکے حیات جاودان کو فائز ہوے ہین جیسا کہ فرمایا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ دوسرا میم صورت مجد و عظمت کا درمیانی ہی کہ طالب مجد کو صورت حصول مجد کے بتاتا ہی ہی دال وہ رہنما ہی اسکی جو تقرب نعمت وراحت کا ڈھونڈھتا ہو

کہ وہ بہشت کی نعمتین اور سب سے بڑھ کے دیدار الٰہی ہی باقی خوبیان ہین اسکے معنے
معماے مین کھلجائینگی فاصنبر معنے ترکیبی نظم یعنے کعبہ کے جو چار ارکان محامد اور
خوبی والون کا سر آسمان سے جا لگا اور سرفرازی ہوئی یہ محمدؐ ہی کے چار حرف کا
طفیل ہی کہ اُنکے نام نے ان چارون محامد کے نقاب سے مُنھ دکھایا اور چہرہ کشائی
کی ہو اور واقعی پہلے قبلہ بیت المقدس تھا آپکے وقت سے کعبہ قبلہ ہوا مقتفا صفت
آئینہ مصطفا دآن متعلق مصرعہ دوم کا ف جسکا بیان یعنے برگزیدگی کا جو آئینہ
برگزیدہ اور مصفا ہی اُسکے نور سے جان لے کہ اُسمین روطا طہٰ کا جلوہ نما ہی خلاصہ یہ کہ
وہ سب مین برگزیدہ اور چھٹے ہوے ہین اور وہ یگانہ بے مثل سواے احمدؐ کے کون
ہی کہ جس نے چالیس برس مین جو مدت نبوت کی ہی ہشت بہشت کا دروازہ
چار حد جہان پر کھول دیا ہو ان اشعار کی خوبیان بھی قریب کھل جائینگی معنے
معماے نثر محمدؐ کی پہلی میم کو لوا کہا ہی جسکی وجہ معنے ترکیبی مین تحریر یہ ہوئی تو اب
حمد رہا جس سے لواے حمد حاصل حمد کا مطلع حامیات کا مطلع بھی حامد کہ کے دونون
میم مشدد بھی جتا دیے میم ثانی واسطہ صورت مجد کا بدینصورت کہ اگر یہ بیچ مین
نہو تو صورت مجد کی ظاہر اور صورت باعتبار نقش کے کہا ہی جو حد ہی بجانے حطی
دال رہنما تقرب نعمت و راحت کی جو ہر نعمت سے بڑھ کے دیدار ہی معنے معماے نظم
ان تینون شعرون مین بھی نام آپکے نکلے ہین پہلے سے محمدؐ یعنے محامد نے جو سر آسمان
پر لگایا کہ محامد مین بھی سر الف ہی اور سر آسمان بھی الف اگر الف محامد کا سر سودہ ہو
باشارہ سر سودکے محمدؐ باقی رہیگا دوسرے شعر مین مصطفےٰ طہٰ کا روطا ہی جب طا
مصطفا مین جال اپنا دکھائیگی مصطفا ہوگا تیسرے شعر مین احمدؐ اور کس خوبی و ترتیب
کے ساتھ کہ للہ در القائل یعنے یگانہ کہکے الف ارادہ کیا ہی جسکا عدد ایک ہی ہشت
خلد سے حا جو آٹھ عدد رکھتی ہی چل سال سے میم جسکے چالیس عدد ہین چار حد سے
دال جو چار عدد والی ہی اور ان سب حرفون کے مجموع سے احمدؐ حاصل محسنات کلام
محمد میم مطلع محمد ملت مجد متقرب محامد مصطفا مصفا سب کا سر کلمہ میم ایسے ہی حاے حمد

و جاے حیات و طاے طاہر و طہ اُمت ملت عظمت نعمت راحت ہو زبن نور آئینہ مصفا
رو جمال نقاب مناسب یکدیگر و دال مرادف دلیل و راہ نماینندہ بہ آسمان سر سودین
ایسا لاحق ہی کہ برابری کرنا از رحو ہو جانا دونون معنے ہین محامد مین الف کو نقاب
کہا ہی اس لحاظ سے کہ لفظ محمد چھپا ہی تیسرے شعر مین سیاقۃ الاعداد کہ یگانہ یک سے ہے
اور ہشت اور چل اور چار اور تینون شعرون مین محمد اور مصطفی اور احمد نام بھی لے دئے
ہین کہ از بس بلاغت ہی اور نیز طہ اور طاہر کہ یہ بھی آپکے نام ہین اور چار رکن کعبہ اور
چار حرف محمد ؐ خاص ہر نکتہ صنائع بدائع سے بھرا ہی ایسے ہی کلام کو کلام کہتے ہین لاجرم
بقول حافظ رح شعر گرچہ خوبان جہان جملہ اداے دارند + بندۂ طلعت آن باش کہ
آنے دارد + اختلاف شارح نے دال محمد کے بیان مین لکھا ہی کہ بعد دال کے
محم رہتا ہی بعد دال کے تو کچھ بھی نہین رہتا البتہ قبل دال کے محم ہی مگر کچھ اسکے معنے
نہین لکھے اور جو چار رکن محامد کے حامد محمود محمود علیہ محمود بہ ٹھہرائے ہین یہ رکن کب
ہو سکتے ہین جو حامد ان کے معنے مین ہی علاوہ اسکے محمود علیہ محمود بہ خود محمود ہی ہی
نہ کوئی جدا شی تو کسی وجہ سے محمود ہو پھر لکھتے ہین کہ احتمال ہی چار رکن محامد کے چار حرف
محامد کے ہون سواے الف کے کہ چارون حرفون نے آسمان پہ جا کے سر آسمان کا
کہا اور الف حاصل کر لیا یہ بھی ظاہر کہ الف جو سر آسمان کا ہی آسمان مین موجود بلکہ اپنا
سر کہا تو لفظ محمد اس سے پیدا ہوا دوسری بیت کے معنے لکھے کہ نور آئینہ مصطفی کو مصفا
جان یعنے اگر انکا نور عالم مین نہوتا کوئی کسی کو مصفا نہ دیکھتا اور بہت باتین ہین بالفعل
شعر سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را +
نکتہ یقین عین عرفات از قدم شر عش چشمۂ حیات ست کہ رفات عظام را احیا میکند
و قبۂ گنبد میلادمیلے ست بر سر الف الصبار زوار و دال دیدہ نظار انوار کہ در دل را
حی لہ شد شعر شد مسیر مدینہ مظہر زین در ظہور + ز دو میم مکہ جہری بر کہ رحمت ز نور +
اللغات عین بالفتح ذات و نفس و چشمہ و جاہ و آفتاب و چشم و ابرو نام شہر در
یمن و جاے روان شدن آب عرفات بفتحات ایک صحراے فراخ ہی مکہ معظمہ سے نو کوس

کہ وہان حاجی لوگ حج کے دن کھڑے ہوتے ہین اور لبیک و دعا پڑھتے ہین اور نماز ظہر و
عصر کی شرع راہ راست اور گھر کا دروازہ راہ پر کھولنا اور وہ راہ جو خدائے تعالے نے
بندون کے واسطے مقرر کی ہی جسپر حکم کیئے جاتے ہین رفات بالضم ریزہ ریزہ عظام
بالکسر استخوان عظم جمع و نیز جمع عظیم اور ایک موضع ہی شام مین احیا بالکسر زندہ کرنا اور
فراخ نعمتی مین ہونا اور بارش مین ہونا قبہ بالضم و تشدید یا بناے مدور مثل گنبد کے
اوپر مثل گنبد جیسے قبہ سپر و قبہ عماری وغیرہ و کلس گنبد میلاد بالکسر مکان و زمان ولادت
میل بالکسر قدر مد نظر جہانتک زمین پہ پہونچے اور سلائی سرمہ کی اور جراحون اور کہالون کی
ابصار جمع بصر و بالکسر دیکھنا دکھانا اور آنکھین اور بینائیان زوار بالفتح زیارت کنندہ و بالضم
جمع اے زیارت کنندگان نظار بالضم جمع ناظر دآ در دماہ مخفف اسکا مہ چاند اور جہینہ شہر
ظاہر کرنا اور تلوار میان سے نکالنا اور ہلال و قمر جو قریب بکمال ہو مدینہ ہر شہر و شہر خاص
آنحضرت اور مہینہ مکہ نام شہر ہر کہ بالکسر حوض آب و بالضم مرغابی بزرگ سفید رنگ
و بالفتح درون سینہ و نیز بالکسر سینہ و بیرون سینہ کہ مخفف کوہ **معنے ترکیبی نثر**
مصرح فرماتے ہین کہ عین عرفات کی زمین جو گذرگاہ مشرکون کی تھی جب سے آنکی
شرع نے قدم اپنا اسپر رکھا ہی چشمہ حیات کی ہو رہی ہی کہ رفات عظام یعنے بوسیدہ
ہڈیون کو زندہ کرتی ہی جیسے آب حیات زندہ کرتا ہی کہ مراد فراخ نعمتی اور باران رحمت
مین ہوتا ہی اور کلس گنبد میلاد شریف کا جسمین میل آہنی ضرور ہوتی ہی وہ الف
میلاد کا ہی جو میل سرمہ کیطرح زوار یعنے زیارت کنندون کی ابصار و بینائیون پہ
رکھا ہی جب سے انکی آنکھین روشن ہوتی ہین اور دال رہنما ہی ناظرین انوار کی جو درد
دل کو چھپاتی ہی یعنے تسکین بخشتی ہی تا عاشق اور شایق اسکے درد دل سے شور و فغان
مین نائین اسلیئے کہ آداب عشق کے خلاف ہی **معنے ترکیبی شعر** یعنے آنحضرت شہر مدینہ
کے ماہ ہین جنکا ظہور مظہر دین الٰہی ہی اور اسی ماہ سے دین الٰہی نے ظہور کیا ہی جیسا کہ
فرمایا ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ہی
اور اسی ماہ مدینہ کے نور سے دور میم مکہ کا کہ مدور بصورت آفتاب کے ہی مہر گوہ رحمت ہو گیا

بنا یعنے کوہ رحمت پر چکا اور کوہ رحمت مکہ مین ایک پہاڑ ہی جسکو جبل الرحمۃ کہتے ہین باقی
اور خوبیان اسکی تقریب معنے معماے و محسنات کلام مین لکھون گا معنے معماے شعر
قدم شرع کا عین ہی کہ عرفات مین ظاہر اور عرفات مین عین کے بعد رفات کہ عین رفات
کے واسطے چشمہ حیات کا میلاد کا الف بصورت میل سرمہ کے ابصار پر ھیان بعد الف
کے دال بس میل اور الف اور دال ملنے سے میلاد ہوگا اور الف و دال سے ید حاصل
ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دا ہی بمعنے درد جو اسمین چھپا ہوا ہی ان دونون فقرون
مین دو دو صورت پر معما نکالا ہی معنے معماے شعر مدینہ کے اول آخر سے مہ
حاصل اور بیچمین اسکے دین موجود مکہ کے دور یعنے ادھر ادھر سے بھی مہ نکلتا ہی
اور مہ کو کوہ رحمت پہلے جاننے سے کہ وہ رے ہی مہر حاصل ہوتا ہی جیسا کہ ایما ہی مہرے
بر کہ رحمت یعنے مہ ہی اور رے کوہ رحمت پر دوسری صورت یہ کہ میم کو پر لانے سے مکہ
حاصل ہوتا ہی محسنات کلام عین عرفات عظام مین سر کلمہ عین ایسے ہی میلاد
میل میم مدینہ مہ منظہر مکہ مہر کا سر کلمہ میم عین و عظام کہ نام شہرون کے بھی ہین ایہام
ہی اور یہی مناسب شہر و مدینہ و مکہ اور ماہ و شہر ان مین بھی ایہام باعتبار معنے مہینہ
کے ہی حیا و حیات با ہمدگر مرادف کوہ رحمت مناسب بلکہ ابصار و انظار انوار ہو زان
لفظ نور مہر و ماہ دونون کے مناسب مہرے مین کیسا لطیف ایما ہی اوپر بھی مین نے
لکھدیا ہی اب پھر جتاؤن کہ مہرے مین دو جز ہین ایکہ مہ دوسرا رے کہ حرف ہی بر کہ رحمت
کس خوبی کے ساتھ ہی کہ جسکے اوپر رے ہی اور علے ہذا القیاس بہت خوبیان کہ خواہان
غور و تامل کی ہین فتامل الاختلاف شارح نے رفات عظام را حیا میکند اسکی وجہ
مین لکھا کہ اہل غفلت جو مردون کی طرح عمر غفلت مین بسر کرتے ہین اور اکثر یہی مین
کہ جسم الا مشت استخوان معلوم ہوتا ہی باوجود اسحال کے زیارت حرمین شریفین
اور وقوف عرفات سے وہ بیوقوف زندگی جاوید حاصل کرتے ہین اور تازگی پاتے ہین
اس سبب سے اس موضع کو بدین صفت موصوف کیا ہی یہ بات تو دل کی بنائی ہوئی
سی معلوم ہوتی ہی اور مین نے جو معنی ترکیبی مین وجہ اسکی لکھی ہی وہ موافق معنے حیا لکھے

جولفت سے ثابت ہوا اسکی غفلت و پیری و بیوقوفی پر الفاظ بھی ٹھیک اور مناسب نہین دوسرے
مصرعہ مین شعر کی شرح اور متن مین جہر برکہ رحمت زنور لکھا ہی یعنے برکہ بالکسر بمعنے حوض
آب اسکے معنے تو مطلق راست درست نہین ہوتے نہ ترکیبی نہ معانی آور شارح
نے جہر برکہ رحمت بھی لکھا کہ مخفف کوہ یہ بالکل غلط بدینوجہ کہ بر حرف استعلا ہے جو
مضاف الیہ ہو نہین سکتا اور برکہ مخفف کاہ بمعنی وقت اسمین بھی وہی جہر مضاف
حرف کیطرف ہوگا کہ ممتنع ہی اور بے معنی بھی تیری دانست مین ع دور میم مکہ جہرے
برکہ رحمت زنور + یون صحیح معلوم ہوتا ہی کہ دور میم مکہ باضافت بیانی خود مکہ ہی جسمین منہ
ہی رے اسکی کہ رحمت پر جیساکہ عبارت مصرعہ کی صاف بتارہی ہی۔

نکتہ از کثرت نشر نفحات اخلاقش اجزاے طیب بر روے ہواے طیبہ میتوان یافت
وازنغایت صفاے عین شریعتش جمال ملائکہ از ہر لاے کہ درون مکہ باشد میتوان دید
مثنوی تا سپاہش در تہامہ زد لوا + شد دل ماہ از تہ او دو نما + کردہ تا جاوید خیلش
درحجاز + خرد قطع کافران ناطراف ساز + یافتہ از نور آن شمع حسب + روشنی قرب رب
عین عرب + اللغات نشر بالفتح بوئے خوش اور پھیلانا اور فاش کرنا بفتحتین پراگندہ
ہونا اور پراگندگان اور پراگندہ جمع واحد یکسان نفحات نفحات بوہاے خوش طیب
بالکسر بوے خوش و خوشی و خوش طبعی اور پاک ہونا طیبہ بفتح اول و سکون یا و فتح با مدینہ
منورہ شریعت جوے بزرگ اور پانی کا کنارہ جہان سے مخلوق پانی پئین اور راہ
پیدا کی ہوئی خداے تعالے کے بندون مین اور دین محمدی عبادات و معاملات مین
للے کل تیرہ تہ حوض وجوے آب اور کاد شراب کی و تاے جامہ تہامہ بکہ معظمہ
حجاز نام ایک ملک کا عرب سے کہ مکہ و مدینہ وطایف وغیرہ وہ شہر کہ غور ونجد کے
درمیان مین ہین ماخوذ حجز سے جسکے معنے دو چیز کے درمیان مین ہونا اور یہ ملک بھی
مابین نجد و غور کے ہی و نام مقام موسیقی حز بتشدید برید ن ساز سامان اور باجہ
مثل دف و چنگ وغیرہ و ترکیب و سلاح جنگ و اسباب و تہانی و موافق
و چاق و توانا و ساز وار و مکر و حیلہ و مانند و نفع و رسن تار حسب بفتحتین اندازہ اور

شمار کسی چیز کا و شرف و بزرگی مال وجاہ و دین کی و بمعنی موافق اور یہ لفظ کبھی نسب کے
ساتھ مستعمل ہوتا ہی جو بالفتح شمردن اور موافق اور مثل اور بسند اور مقدار کے معنے
مین ہی معنے ترکیبی نشر اکثر اخلاق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہین اسواسطے کہ دونون چیزین
مفرح اور مقوی دل و دماغ کے ہین بس اسطرح بھی آنحضرت کے اخلاق عظیم کی صفت
مین کہتے ہین کہ ایسی خوشبوئین آپ کے خلق کی بکثرت پھیلی ہوئی ہین کہ طیبہ طیبہ مین روے
ہوا پر جو مراد جانب بالا سے ہی ہر جوینده اجزاے طیب کے پا سکتا ہی اسقدر چھارہے ہین
اور ثبوت اس دعوی کا معنے معمائی مین ڈھونڈھنا چاہیے اور ایسا چشمہ صاف و روشن
عین شریعت کا اسمین بہایا ہی کہ جو لاے اور کیچڑ کہ مکہ کے اندر ہی با وجود تیرہ و تاریک
ہونے کے ایسی مصفا اور مجلا ہو رہی ہی کہ جمال ملائکہ کا اسمین دیکھ سکتے ہین اور ظاہر
کہ جہان چشمہ بہتا ہی وہان کیچڑ بھی ہوتی ہی حاصل یہ کہ چشمہ شریعت کو ایسا صاف کیا ہی
جسکی کیچڑ اس رتبہ کو پہونچی ہی کہ ملائکہ جنکو کوئی نہین دیکھ سکتا انکا جمال اسمین مرئی
ہوتا ہی اسکا لطف بھی معنے معمائی مین حاصل ہوگا معنے ترکیبی مثنوی یعنے
جب انکی سیاہ نے تہامہ یعنے زمین مکہ مین اپنا نشان نصب کیا تب دل ماہ کا اسی تہامہ
کی تہ سے رونما ہوا یعنے ماہ تہامہ سے کہ ذات آنسرور کی ہی تہامہ روشن ہوا اور جب سے
انکے لشکر نے حجاز مین اپنی جا اور جگہ دیکھی قطع برید کا فرون کا ادھر ادھر حجاز سے ساز کیا
ای درست و آراستہ اور آنحضرت یہ ایک عالی ذات پاک صفات شمع حسب کے ہین جس
سے مراد شرف اور بزرگی مال وجاہ اور دین کی ہی کہ اسی شمع کے نور سے عین عرب کو
خواہ ملک عرب ہو خواہ شرفاے عرب سب کو قرب رب کا حاصل ہوا ہی معنے
معماے نشر طیبہ کی ہاے ہوا پر اجزاے طیب کہ حروف اسکے ہین موجود جسکا اشارہ
بر روے ہوا تھا مکہ کے اندر لاے آنے سے ملائکہ مرئی ہوتا ہی جو لیا لاے درون مکہ
سے فرمایا ہی معنے معماے مثنوی تہامہ کا لو الف ہی راست بصورت نشان اول
جزء تہامہ کا تہ دوسرا امہ جسکا دل ماہ بس رونماے ماہ کی تہ تہامہ سے روشن حجاز
کے درمیان مین لفظ جا موجود اور ادھر ادھر سے اسکے حذ حاصل ہوتا ہی جسکا مجموع

مجاز لفظ رب سے جو قرب عین کا ہوگا عرب ہو جاویگا محسنات کلام طیبہ مکہ تہامہ حجاز
عرب باہم مناسب ساز و مجاز دونون مین ایہام و تناسب ایسے ہی شریعت اور
عین صفا اور لائے متضاد ایسے ہی رو اور درون کسیاہ اور خیل اور لوا باہم مناسب
علےٰ ہذا شمع اور نور اور روشنی حسب رب عرب تینون ہموزن اور بہت باتین ہین کما
ہوالظاہر الاختلاف شارح نے قطع نظر تعلق معنے ترکیبی شعر و مثنوی کے ایک معما
اپنا ایسا لکھا ہی تہامہ کا کہ مصرح کا معما تو حل ہوگیا انکا معما کہ دریا کا سا پھیر ہی کچھ سمجھ مین
نہین آتا لکھتے ہین کہ لفظ تا سیاہش تین جز سے تحلیل ہوا تا س و یا و ہش لفظ تاس
کو کہ اسکا پانون سین مسماے ہی لفظ ہا ہیش ہوا اور حرف شین لفظ ہش مین شین
ضمیر راجع بحرف ہا کہ کلمہ تہامہ مین ہی ردلواسے اشارہ اسکے استقرار و استحکام کا ہی یعنے
ہا کا بس معنے یہ ہوے کہ حرف ہاے تہامہ مین مستقر ہوے دل کا لفظ ما کا کام ہی کہ تہامہ
سے رونما ہوا بس لفظ ام مظروف لفظ تہ اور ہاے مسماے کا ہوگا تہامہ موجود ہو جایگا
انتہی یہ ترکی تو انھین نے سمجھی ہوگی جنھون نے ماہ کے لفظ سے جو عبارت شرح مین دل
اخلاص سرشت کے بعد تھا اور نسبت کے بعد سے باب کے با دونون کو مٹا کے ما
اور بار کھا ہی اسلیے کہ آخر کل ہی سمجھا ہوگا جب تو جنہ مین تصرف کیا اور مین تو سوا
عبارت اور اشارات مصرحہ رحمۃ اللہ علیہ کے نہ اور کو سمجھون نہ مانون مصرح نے
تہامہ مین جو معما کا لا ہی اسکے اشارات شعر مین صاف صاف موجود وھو
الکافی۔

نکتہ۔ زیر سناے سنان سیاہش قامت گردون لون گشتہ و در سایۂ عباے عبادتش
قد ابدال دال شدہ قطعہ پیش خشش تیغ خیل آسنری + مازدہ انداز بیسرے کفار فار +
ہیچو اخ یار اخ از اشفاق او + گشتہ باہم زمرۂ اخیار یار + ہر کہ بر بستہ بکین او میان +
دید چون شمع از تہ زنار نار + الالغات سنا بالفتح روشنی سنان بالکسر سنان و سر تیزہ
و عصا اور تیزی کسی چیز کی تو (!) گشتہ اسے خمیدہ عبا بالفتح گلیم و پوشش لشمی عرب
عبادہ بالضم و موحدہ مشدد یہ ستندگان خدا ابدال بالفتح ایک گروہ ہی اولیا سے

کہ حق تعالی زمین کو انکی برکت سے قایم رکھتا ہی اور یہ ستر آدمی ہین چالیس شام
مین تیس اور جگہون مین اور جو مرجاتا ہی دوسرا اُسکی جگہ قایم ہوتا ہی دال شدہ
یعنے کج سرے سردار و سرداری فار جمع فارہ بمعنے موشان اور ایک مرض ہی
جس سے شتر لنگڑا ہوجاتا ہی آخ بالفتح برادر یار مددگار اشفاق بالکسر مہربانی کرنا
اور ڈرانا بالفتح جمع شفقت اخیار نیکوان و نیکوکاران زنار بالضم وتشدید نون وہ
ڈورا جو مجوس وغیرہ کمر پر رکھتے ہین خیل بالفتح سواران و اسپان زمرہ بالضم گروہ
معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ مین مصرح ثنا سناے سنان یعنے چمک دمک نیزون لشکر
آنحضرت کی فرماتے ہین کہ گردون ہرچند بڑا متحمل بار گران بلکہ معنا خود اکہ جرثقیل کا
ہی کہ مہر و ماہ اور سیارہ و ثوابت بیشمار اُٹھائے پھرتا ہی تاہم جب شعاع و روشنی ان
نیزون کی اسکے بار ہوئی اور انکی سنا کے نیچے دبا تو قامت اسکا آخر نون کی طرح خم گشتہ کیا یعنی
خود نون ہی ہوگیا اور بار ہونا روشنی کا اجرام مصفا سے ظاہر اور روشن دوسرے فقرہ
مین صفت آپکے اُمت کی عابدون کی ہی کہ اپنی عبا یعنے کمل کے سایہ مین ایسے عظمت
واجلال کے ساتھ بیٹھے ہین کہ اُس عبا کے سایہ کے نیچے قد ابدال کا جو اخص بندگان
خدا سے ہین اور انکی برکت سے زمین قایم دال ہوا ای دوتا و کج خواہ بوجہ تعظیم خواہ
بار عظمت سایہ سے حال آنکہ سایہ ہر شی کا کیسی ہی گران ہو گران نہین ہوتا معنے
ترکیبی قطعہ یعنے پیش بیش تیغ زہر آلود غازیان لشکر آنسرور کے کفار نا ہنجار ہیبت زدہ ہوکے
فارہ کے یعنے موشون کیطرح بھاگتے اور سوراخون مین گھستے پھرتے تھے اور ایسی
شفقت پدری آپکی اُنپر تھی کہ جملہ اخیار لشکر باہم ایسے یار و مددگار ایک دوسرے
کے تھے جیسے اخ یار اخ کا یعنے بھائی کا بھائی کہ بھائی کے بدلے اپنی جان دیدیتا ہی اور
جسنے اُنکی جنگ و کینہ پر کمر باندھی اور مطیع فرمان نہوا نہ اپنے کفر سے باز آیا اُس کا فر
ناری کی شمع کیطرح اپنے زناری کی تہ سے نار اُٹھی کہ اُس نار مین جل کے روسیاہ
ہوا معنے معماے نثر سنان مین سنا کے نیچے نون موجود ایسے ہی عماد مین عبا کے
سایہ مین دال ہی معنے معماے قطعہ کفار کو ہیبت کرنے سے فار رہتا ہی اخ یار اخ

اول جز کو دوسرے جز کے ملانے سے اخیار حاصل ہوتا ہی اور دوسرے کو تیسرے سے ملاؤ تو
یا لاخ ہوا جو یا لاخ کو قلب کے طور پر ملاؤ تب بھی اخیار رہی زنار کی تہ مین نار موجود
محسنات کلام مصرعہ نے اس نکتہ مین کیسی خوبیان بھری ہین سنا سنان سپاہ
سایہ سرے سب کا سر کلمہ سین ایسے ہی عباد عباد کا عین نون سنا و سنان مناسب
نون گردون ایسے ہی دال عباد و قد و ابدال بلکہ ابدال مین پوری دال ہی پیش نیش
تجنیس تام سری بسیری متضاد اور بسیری مین یہ لطف بھی کہ وہ بے سرو پا تھے اے
بے اصل و بنیاد کفار کا کاف تیغ کی صورت اور اسکے آگے فار کس خوبی کے ساتھ
ہی اور نیز نیش کے لفظ سے زہر بھی مفہوم ہوتا ہی جس سے چوہے بھاگتے ہین کفار
فار اور اخیار یار اور زنار نار نوعی تجنیس مطرف بر اور میان باہم مناسب تہ زنار کیسا
لطیف ہی کہ زنار تہ دار ہوتا ہی یعنے بٹا ہوا گویا اپنی تہ مین اسنے نار انکے لیے چھوڑ رکھی
ہی اور تشبیہ شمع سے کیا ہی خوب ہی کہ اپنے زنار ہی سے جلتی ہی اور اس سارے
نکتہ مین رعایت تجنیس مطرف کی مرعی ہی الاختلاف شارح نے معنے ترکیبی جو اس
نکتہ مین لکھے وہ لکھے طرہ یہ کہ تیسرے مصرعہ مین اخیار کی جگہ اغیار بھی لگا دیا باوجود
موجود ہونے اخ یا لاخ کے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہ حرف خا و غین قریب المخرج ہین معنا
مین ایسا فرق کم ہی شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا + خیرہ ام در چشم بندے خدا +
نکتہ شب معراج باسپ فلک پا در آوردہ و اسباب قرب را مہیا ساختہ و در شام
دعوت بکاسہ ماہ دست آوردہ و مائدہ معجزے انداختہ مثنوی رہنما دید شکل نون
بابا + قاب قوسین یافتہ زد نے + مائدہ زو باز جبرئیل برہ + سدرہ دید پیش از سدرہ +
کردہ صمصام سنا عدش ز جہاد + میم ماہ از الف دو چشم صاد + برخ بدر صورت پیدا ہست +
گر صفارا ے او تمام نکوست + اللغات معراج آلہ عروج کہ نردبان ہی دعوت بالفتح
کسی کو کھانا کھانے کو بلانا معجز بالضم و کسر جیم عاجز کرنے والا اور خرق عادت اور کرامات
سے قاب قوسین مقدار دو کمان ایک لغت مین کہ موسوم بہ شمس اللغات تھا لکھا تھا
کہ یہ لفظ مقلوب اصل مین قابین قوس ہی یعنے دو گوشے ایک کمان کے دستے بالفتح

یعنے نزدیک سد بفتح ودال مشدد مانع وحائل میان دو چیز سدرہ درخت کنار آسمان ہفتم پر کہ حد رسائی جبرئیلؑ کی ہی صمصام بالفتح شمشیر بران ساعد بکسر عین بازو اور ہو نچا جہاد بکسر اول جنگ باکفار بدر بالفتح ماہ تمام اور وہ جگہ جہان آنحضرت کے زمانہ مین لڑائی ہوئی تھی اور ماہ تمام کو اس سبب سے بدر کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب کے سب اشکال وکواکب سے پہلے طلوع کرتا ہی ید بالفتح وتخفیف دال دست ونعمت ودولت ونیکی وملک ومنت وقوت وقدرت وخواری معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ مین بیان شب معراج کا ہی معنے یہ کہ شب معراج آنحضرت نے اسپ فلک پر جو براق تھا پاے مبارک رکھا اور معًا اسباب قرب الٰہی کا مہیا کر لیا یعنے پانون رکھتے ہی قرب الٰہی مین فائز ہوگئے دوسرے فقرہ مین ذکر معجزہ شق القمر کا ہی یعنے شام دعوت اسلام مین کاسہ ماہ مین ہاتھ بیجاتے ہی مائدہ معجزہ کا معًا لگا دیا یعنے قمر کو دو ٹکڑے کردیا نہ وہ بُعد مسافت حارج ہوے نہ یہ دوری ماہ کی مانع دونون فقرون مین واو معیت کی ہے معنے ترکیبی مثنوی پہلا شعر مقتبس ہی آیت کریمہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی سے یعنے جب حضرت مقام دنی مین جو مراد قرب الٰہی سے ہی ہوپنچے رحمت الٰہی نے لطف خاص سے رہنمائی کر کے قاب قوسین مین ہونچایا یعنے ایسا قرب حاصل ہوا کہ انمین اور خداے تعالی مین فرق ایک کمان کے دو گوشون کا رہا یا اس سے بھی بہت کم دوسرے شعر کے یہ معنے کہ حضرت جبرئیلؑ جو اس راہ مین انکے ہمراہ تھے باوصف اُس قرب ومنزلت کے ان سے پیچھے رہ گئے سدرہ جو اُنکی حد ہی اُنکا سدرہ ہوا کہ مجال آگے بڑھنے کی نہ تھی تیسرے شعر مین پھر معجزہ شق القمر کا ذکر ہی یعنے وقت جنگ کفار کے کہ خواہان معجزہ کے تھے اُنکی صمصام ساعد نے ماہ کے بیچ مین پڑ کے میم ماہ کو دو چشمہ صاد اے صاد دو چشمہ بنا دیا جیسا کہ خوشنویس ہنگام اصلاح حروف بنا دیتے ہین کہ سب نے اسکو اپنی دونون آنکھون سے دیکھا اور میم خط نسخ مین جو اول سب خطونکی ہی مدور لکھا جاتا ہی چوتھے شعر کے یہ معنے کہ وہ بدر جسکو آپ نے شق کیا تھا ہمیشہ اُسکے رُخ زیبا پر نور پر اُنکا ید رحمت رہتا ہی جسکے سبب سے اسکی رات

صاف ہمہ تن اور بالتمام نیک ہی تیرگی اور تاریکی سے دور سے معنے معمائے نثر اسپ مین
جو بالائینگے اسباب حاصل ہوگا اور ماہ جو مدور بصورت کاسہ کے ہی جب اسمین ید جو معنے
دست کے ہی لیجائینگے مائدہ موجود ہوگا اور فن معما مین باد پا یکسان ہین معنے معمائے
مثنوی رہ نما سے مراد دال ہی اور یہ جب شکل نون کی یا کے ساتھ دیکھے گا دنی ہوجاویگا
اور نون یا یا سے شکل لفظ نبی کی بھی مرئی ہوتی ہی رہ کے سامنے سد آنے سے سدرہ
ہوجاتا ہی میم کے دور مین الف تیغ کا ہونے سے صاد دوچشمہ حاصل ہوتا ہی ید سے کے رخ
پر صورت ید کی ظاہر جب رائے صفا اس سے منضم ہوگی بدر ہوجائیگا محسنات کلام
شب شام معراج دعوت یادست کاسہ ماہ مائدہ معجزہ سب باہم مناسب سدرہ سدرہ
تجنیس تمام ایسے ہی مائدہ مائدہ شکل رخ صورت باہم مرادف دست ید ساعد مرادف
یکدیگر اور جو حروف تہجی ہین اور سوا اُنکے کمی؟ لایخفی الاختلاف شارح نے کہا اسپ
فلک خواہ براق خواہ فلک مین کہتا ہون براق کا آنا تو ثابت و مروی ہی بروایات
صحیحہ اور اسپ فلک تو ایک مجاز دوسرے فن والون کا ٹھہرایا ہوا پھر اُس اصلی حقیقی
کے سامنے اس مجازی مستعار کی کیا حقیقت جو یہ بھی شمار کیا جاوے اور جو کچھ تقریر ہی
اُسکو وہی جانین۔

نکتہ عین نعل براق در زیر پاے براق او براقع جمال افلاک طے کردہ و عکس آن
در دیدہ کج نظران عقارب گشتہ والف انگشت مبارکش ترکیب مرا دو نیمکردہ وال
میان خاتم جلالت بجہت ختم رسالت انگشت نما شدہ شعر ملک النبوۃ میم کالخاتم
لک ختمہ یا افتخار العالم ۱۲ اللغات براق بفتح و تشدید راے مہملہ جو چیز کہ قبل ابرک
اور سنگ سرمہ کے چمکتی ہوئی ہو براقع جمع برقعہ پردہ منھ اور کل جسم کا عکس بالفتح
الٹا کرنا اور وہ جو آب و آئینہ اور انکی امثال مین پیدا ہوتا ہی عقارب بالفتح جمع عقرب
بمعنے گزدم خاتم بفتح و کسر تاے فوقانی مہر و انگشتری اور سوا اسکے جس سے مہر کرین
بمعنی ما یختم بہ جلالت بزرگ ہونا اور بزرگی انگشت نما کامل و مشہور تر و رسوا
نبوت بضمتین و تشدید واو خبر دینا اور پیغمبری لک اے براے تو افتخار بالکسر فخر کرنا

وما بہ الفخر عالم بفتح لام ما یعلم بہ الصانع معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ مین صفت اُنکے براق برق رفتار کی ہی یعنے براق کے پانون کے نیچے جو نعل شفاف وبراق تھا اُسکی عین نے براقع یعنے برقعے جمال افلاک کے طے کیے اور سب کا جمال تمام وکمال دیکھا اور سب کی سیر کی اور پھرا اور حال یہ کہ عکس اُسکا یعنے براقع کا نہ کھولنا کج نظرون کی آنکھون مین عقارب ہوگیا یعنے سخت دشوار ونا گوار دوسرے فقرہ مین دوسری صورت پر پھر بیان شق القمر کا ہی کہ اُنکی انگشت الف نے ترکیب ماہ کو دو نیمہ کیا لے دو ٹکڑے اور یہی الف خاتم جلالت مین سے ختم رسالت کو انگشت سے بتانے لگا کہ بیشک خاتم ختم رسالت کی اُنکی انگشت مین ہی زیادہ توضیح معا بین ہوگی معنے ترکیبی شعر عزلی یعنے ملک نبوت کہ اُسکا میم جو مثل خاتم کے ہی جسکے زیر نگین ملک اور جملہ اشیا اُسکی ہوتی ہی لے افتخار عالم خاص تمھارے ہی واسطے ختم خاتم نبوت کا ہی کہ تمھین پہ نبوت ختم ہوئی جیسا کہ فرمایا لَا نَبِیَّ بَعْدِی معنے معمائے نثر براقع مین حرف عین جو عین نعل ہی براق کے زیر پا موجود اور عکس مستوی اسکا عقارب مسکے بیچ مین الف انگشت لانے سے ماہ ہوتا ہی اور مہ کے دو ٹکڑے الف کے ادھر اُدھر موجود کہ بدستور مہ ہی چنانچہ عیان معنے معمائے شعر لک کے اول بھیم لانے سے ملک ہوتا ہی اور ختم مین انگشت الف کے داخل ہونے سے خاتم محسنات شعر ونثر براق براق براقع تینون مین لفظ متجانس موجود ہین ایسے ہی برعایت الف انگشت کے مبارک خاتم جلالت رسالت افتخار عالم سب ایسے لفظ مذکور فرمائے ہین جنکے درمیان الف ہی مثل ماہ کے نیمہ بجاے دو نیم کے اسواسطے کہا ہی کہ اسمین بھی مہ موجود ہی اور سوا انکے۔

نکتہ ہر کہ صاد چشم بر جب صحب اونہادہ صورت صحت امور اعتقادیہ یافتہ وہرکہ ولای اولاد او در دل نہفتہ اذ یعنے داہیہ فساد از روے کنارہ گرفتہ قطعہ ہین در آخر اصحاب تو اجب لے دبدان + کہ عاقبت بد وکون از بدی اصحا اند + دلیل آخر اولادہم ہین کا یشان بہ پیشوائی دال دیانت اولا اند + اللغات حب بالضم والتشدید دوستی وختم صحب بالفتح

جمع اصحاب بمعنی یاران صحب بالکسر تندرستی وبے عیبی وِلا بالکسر دوستی رکھنا اور دوستی داہیہ سختی وبلا اصحا جمع صحیح اَولا بالفتح صواب تر وسزاوار تر ونیز بمعنی والی **معنے ترکیبی**

نثر اس نکتہ مین صفت اصحاب واولاد کی ہی چنانچہ فرمایا کہ جسنے اپنی صاد چشم کو انکی صحب کی حب ومحبت پر رکھا اور حب انکا بنا اسنے صورت صحت امور اعتقادیہ دین کی پائی اسی کا اعتقاد صحیح وبے عیب ہوا اور جس نے دوستی انکی اولاد کی دل مین چھپائی اسنے ادیسے کنارہ پکڑا یعنے داہیۂ فساد سے جو بلا وسختی ہی بچگیا اور محفوظ رہا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دیکھ کہ آخر اصحاب کے بے ہی بس جان لے کہ آخر کار دونون جہان مین ہر بدی وبرائی سے یہی اصحا ہین یعنے ہر بدی وبرائی سے صحیح وبے عیب اور آولاد کے آخر کی دال کو دیکھ اور سمجھ لے جو لوگ رہنما دینداری کے ہین انکی پیشوائی کو یہی اولا ہین یعنے پیشواؤن کے پیشوا یہی ہین **معنے معماے نثر** صاد چشم کو جب حب پر رکھینگے صحب ہوگا اور اس سے صورت صحت کی بھی ہویدا ہی اولاد کا دل ولا ہی اور کنارون سے اسکے اد حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** اصحا کے آخر بے لانے سے اصحاب اور اولا کے آخر دال لانے سے اولاد ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صحب صورت صحت سب کا سر کلمہ صاد آیسے ہی بے بدان بدو بدی آور وہ کلمات جن مین حروف ایک جنس کے جمع ہین جیسے اد داہیہ فساد دال دلیل دیانت اولاد خالی صنائع سے نہین بدو کون مشعر اس اشارہ کے ساتھ ہی کہ اصحاب مین بے کے دو عدد ہین اور نیز اولاد مین دال کے چار جو چار حد عالم ہی اور سوا انکے دیکھو غور کرو کہ مَعَ جَلَّ وَ جَدَّ فرمایا ہی **اختلاف** حاشیہ پر شرح کے بجاے دیانت نسخہ دلالت کا لکھا ہی میری دانست مین دیانت بہتر ہی اسلیے کہ رہنمائی دینداری کی ٹھیک وبے تکلف ہی اور رہنماے رہ نمائی بتکلف۔

فی المناجات

نکتہ الٰہی خط عفو تو روپوش خطاے ماست وآہ ما دامنگیر گناہ ما در معصیت چون بیم ولین دل ودیدہ بر صیت رحمت تو کشادہ ایم ودر منقصت قاف قلب بر منصت قبول تو نہادہ ایم

شعر بسیار گشت گرچہ سراپاے جرم ما + در دل زراے رحمت آمد دو صد صدا اللغات
الٰہی بحذف حرف ندا منادی الٰہ مضاف بیاے متکلم یعنے اے معبود من عفو بالفتح گناہ
معاف کرنا اور عذاب نہ کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹانا اور عفا خط بفتح و تشدید طا
نوشتہ و نوشتن اور خط کھینچنا واسطے فال کے معصیت گناہ صیت آوازہ و ذکر خیر
منصت بفتح و تشدید صاد جلوہ عروس و بالکسر کوئی بلند چیز جسپر عروس کو بٹھائین قبول
بالفتح پذیرفتن جم بالفتح و تشدید میم چیز بسیار اور پانی جمع شدہ درچاہ و بالکسر شیطان
و بالفتح صدوف جرم بالضم گناہ صد الفتحتین آواز کوہ و گنبد رحمت مہربانی کرنا معنے
ترکیبی نثر یعنے اے معبود میرے تیرا خط عفو ہماری خطا کا روپوش ہی یعنے خطا کا
منھ چھپائے ہوے جیسا کہ خطا کے منھ پر ظاہر ہی اور ہماری آہ گناہ کی دامنگیر یعنے
اُسکے ساتھ ہے لگی کہ یہ بھی عیان اگرچہ معصیت کا رہین لیکن دل و دیدہ کو تیری
رحمت کی صیت و آوازہ پر لگائے ہوے تک رہے ہین اور ہرچند منقصت شعار ہین
مگر قاف قلب کو تیری ہی منصت قبول پر رکھے ہوے ہین معنے ترکیبی شعر یعنے
اگرچہ سراپا جرم ہماری کا بسیار ہوا یعنے جرم ہمارے بہت ہی بہت ہین لیکن اسی
جرم مین سے تیری راے رحمت سے دو سے صدائین بھی میرے دل مین آرہی ہین
کہ سیکڑون اُمیدین دلاتی ہین معنے معماے نثر خطا کے منھ پر لفظ خط کا موجود
گناہ کے لفظ مین لفظ آہ کا لگا ہوا ہی صیت پر میم و عین لگانے سے جو مشابہ دل و چشم
کے ہین معصیت ہو جاتا ہی اور منصت مین قاف قلب کا رکھنے سے منقصت ہو جائیگا
معنے معماے شعر جرم کا سراپا جم ہی بمعنی بسیار اور دل جرم کا را جسکے عدد دو سو
ہین اور راے رحمت سے ادعا کیا ہی محسنات کلام روپوشی خطا کی خط سے اور خط سے
رو کی کیسی الطف ہی اور دامن گیری آہ گناہ سے اور گناہ مین دامنگیر ہونا بھی عادت
ہی تشبیہ میم کی دل سے اور عین کی دیدہ سے کہ بمعنی دیدہ کے ہی بھی کیسی بالغ ہے
علی ہذا قاف قلب اور مثل اسکے صد صدا تجنیس زائد ع بہر زیبہ برگے شناسندہ سیت
الاختلاف کسی نے بسیار گشت اگرچہ کا بسیار اگرچہ گشت اصل کتاب مین بنادیا ہی

میری دانست مین تو اس تقدیم اگرچہ سے تو وہی تاخیر اچھی تھی آئندہ اپنی رائے
نکتہ آلہی اگر مغفر مغفرت وزی زین ستر تو نباشد تا ونون تن ما از برہنگی محشر سرنگون
ورسوا ماند وا اگر حظ حفظ و من منن تو نباشد فاونون فن ما در میزان قیامت بے بہرہ
وبے وزن باشد شعر ز اشفتگی جرمم گر رجم تو شد حاصل + چون رجم تراصورت رحمست شدم خوشدل
اللغات مغفر بالکسر خود آہنی مغفرت چھپانا بخشنا زنی بالکسر جامہ زین بالکسر آراستہ
کرنا ستر بالفتح پوشیدن بالکسر پردہ و پوشش بفتحتین سپر من بفتح و تشدید نون و زن
معروف و ترنجبین اور نعمت دینا اور احسان رکھنا فن بالفتح و تشدید نون حال و گونہ و نوع
از چیزی رجم سنگسار کرنا اور نفرین اور عیب و تہمت کرنا رحم بالفتح والضم بخشنا و مہربانی کرنا
معنے ترکیبی نثر یعنے آلہی اگر ہنگامہ محشر مین مغفر تیری مغفرت کا ہمارے سر پر
اور زے زین ستر یعنے لباس آراستہ تیری پردہ پوشی کا ہمارے تن مین نہو تو اس مجمع
مین شرم برہنگی سے تاونون ہمارے تن کو سوائے سرنگونی کے کیا حاصل ہو آخر شرمندہ
اور رسوا ہی رہے اور اگر تیری حفظ اور من منن سے حظ و حصہ نپائین تو فا و نون ہمارے
فن یعنے حال و اعمال کی میزان قیامت مین بے بہرہ اور بے وزن ہو جاے کوئی نتیجہ
اسپر مترتب نہو معنے ترکیبی شعر مصرح فرماتے ہین کہ بر تقدیر میرے جرم کی آشفتگی
سے اگر تیرا رجم حاصل ہوا یعنے تعذیب و سنگساری تب بھی مین خوشدل ہون نہ
بیدل اسواسطے کہ رجم و رحم کی ایک صورت ہی پس امید کہ رجم نہو رحم ہی ہو معنے
معمائے نثر مغفرت سے مغفر اور زین سے زی حاصل ہونے کے بعد مغفرت کی تے
اور زین کا نون رہا جسکا مجموع تن اور اسکا سرنگون ہونے سے نت جو مصحف نث
کا ہی معنی فاش جس سے مراد رسوا ہی ایسے ہی حفظ کے اول آخر سے جب حظ لے لیا
تو فی رہی اور منن سے جو من اخذ کر لیا تو نون رہا انکے جمع ہونیسے فن حاصل ہوگا
معنے معمائے شعر جرم کے آشفتہ ہونے سے رجم ہوتا ہی اور رجم و رحم تصحیف
یکدیگر محسنات کلام مغفر اور مغفرت تجنیس زائد زی مین ایہام ہی یعنے حرف
زی و لباس مغفر مغفرت زی ستر مناسب یکدیگر کہ سب اشیائے پوشش سے ہین

اور سترکی رعایت سے برہنگی خط حفظ من ماومیزان سب کا سر کلمہ ایک جنس کے
حرف ہین ایسے حروف تہجی باہم مناسب من فن میزان وزن ان مین کیسے نون
جمع کیے ہین سوا اسکے اور جو قابل غور ہین **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ تا و نون سے
یہ مطلب کہ تا سے مراد جوانی ہی اور نون سے پیری اور یہی دو وقت آدمی کے ہین
مین تو اسکو جب معتبر جانتا کہ دوسرے فقرہ مین فا و نون سے بھی کوئی ایسی بات
پیدا کی ہوتی واذلیس فلیس مصرح نے دونون فقرے نکتہ کے تولے ہوے رکھے ہین
اگر یہ مطلب تا و نون سے ہوتا تو فا و نون مین بھی کوئی بات ضرور ہوتی اور معنے ترکیبی
و معاے نکتہ کے جیسے ہین ویسے ہین ۔

نکتہ الٰہی اگرچہ نقد طاعت ما کم ست امارائے کرم تو در دل بازار امید ما گرم میدارد
ولاف عفاف ما مین یعنے دروغست اما در عین میانہ عفو تو معین ماست **مثنوی**
عمر ما شد فوت در جہل و جفا + عین عفوت می فگن بر فوت ما + اے بباد از قہر تو عین عباد
چشم ما را سر بہویت گشتہ شاد + بوے لطفت تا بچشم جان رسید + ہمچو شمعش روشنی شد
بر مزید + چشم تا دیدست از تو نقش خشم + می سزد گر دم خون آید بچشم + عین انعام تو
در قلب انام + می نماید بحر دل از رحب و کام + عین ما را بر سر ما کز عمالست + در نمائے
تو دیدہ نماست + عین ما ز روے عفت پاک ساز + تا قرار از تف دل یابیم باز +
اللغات عفاف بفتح پارسائی و پرہیزگاری مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن معین بالفتح و
کسر عین جاری ہو روان و بضم میم و کسر عین یاری دہندہ و بفتح و تشدید مخصوص مقرر کیا ہوا فوت بالفتح گذر جانا اور یکا یک جانا
ہوتا اسکی اصلی اور اگرچہ مصدر ہی لیکن فائت کے معنے مین مستعمل ہی جفا بالفتح و بے ہمزہ
ستم دمع بالفتح اشک اور وہ بخاری جس سے پانی آنکھون سے نکلتا ہی و بفتحتین نیز
رحب فراخ ہوتا عما بالفتح و تخفیف گمراہی و کوری و ابر سطبر و غلیظ و ابر تنک و رقیق مانند
دود تف بالفتح بخار و گرمی و بالضم آب دہن **معنے ترکیبی نثر** مصرح فرماتے ہین
بار خدایا اگرچہ نقد ہماری طاعت و بندگی کا بہت ہی کم ہی بلکہ کچھ ہی نہین جو خریداری
متاع ثواب اخروی کی کر سکین لیکن رائے تیرے کرم کی دل مین بازار امید کا گرم کیے ہوے ہی

یعنے دل یہی کہہ رہا ہی کہ گو کم ہی مگر وہ ضرور ہی کرم کریگا اور ای معبود میرے ہر چند لاف
عفاف کا ہمارا محض مین اور بالکل دروغ ہی لیکن عین عفو تیری کا جو درمیان مین پڑجاتا ہی
تو وہ البتہ معین یا معین یعنے مددگار ہوجاتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے عمر ہماری
بالکل جہل وجفا مین فوت ہوئی اور گذری یعنے ہمیشہ نادان ہی بنے رہے اور اپنے
اوپر جور وجفا ہی کرتے رہے جیسا کہ تو ہی نے ہمکو ظلوم وجہول فرمایا ہی لیکن کیا عجب
کہ تو اپنے فضل سے عین عفو کی ہماری فوت پر ڈالے رہے دوسرا شعر اپنے مابعد سے
مربوط معلوم ہوتا ہی بحذف منادی یعنے ای معبود میرے اگر تو قہر کرے تو عین عباد
جو ذات عباد کی ہی برباد ہوکے باد ہی رہ جاے ای بے مزہ [illegible] اور ہماری چشم
کا سر تیرے ہی لطف کی بو سے شاد ہی یعنے تیری ہی امید و بو پہ ہم نے آنکھ کھولی ہی
جیسے تیرے لطف کی بو چشم جان مین پہونچی ہی شمع کیطرح روشنی اسکی دوبالا ہو گئی
اس دوبالا ہونے کی کیفیت **معنے معما** سے روشن ہو جائیگی چہرہ یا چشم سے
جیسے مجلس تیرے نقوش کے نقش خشم کو دیکھا ہی زار وگریان ہی اور یہ بات ہی بھی
سزاوار ولائق کسواسطے کہ خشم تیرا ایسا نہین کہ اسکو دیکھے اور اشک خونی چشم مین
بھر کر نہ لائین اور یہ جو انام مین تیری عین انعام کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساری
مخلوق پہ تیرا انعام عام جاری ہی یہ ضرور میرے بحر دل کو رحب وفراخی بخشتا ہی وصول
مقصود کا بتا رہا ہی اور ہماری عین کو جو آنکھ ہی اور وہ عما سے ہمارے سر پہ ہی کہ عما کے
سبب سے جو کوری وگمراہی ہی تیری نعمتین اسکو نہین سوجھتین تو انکو دو نما کرے
اسواسطے کہ نما مین تیرے نعما دیدہ نما ہین یعنے تو چاہتا ہی تو اپنی نعمتون کو آپ ہی
و نما کر دیتا ہی اور سوجھا دیتا ہی اور کبھی ہماری عین کو وہ عفت پر نہ پڑنے دے
اس سے دور و پاک رکھ تا یہ زعم نہو کہ ہم اپنی عفت سے پاک ہو گئے کہ یہ بالکل تہمت
ہی یعنے گرمی دل کی بس اگر یہ گرمی دل کی جاتی رہیگی تو دل کو قرار ہو جائیگا **معنے
معماے** شتر کم کا دل اگر نکلے کرم کی بشکے کریم ہو جائیگا اور مین کے بیچ مین عین [illegible]
عفو کی پڑیگی معین ہو جائیگا **معنے معماے مثنوی** لفظ فوت پر جو عین ڈالی جائیگی

عفوت حاصل ہوگا عباد سے جو عین بباد کی جائیگی باد رہیگا سرچشم کا جیم ہی جب اسکو
شم پہ جوا بجا بو سے ہی لائینگے چشم ہوجائیگا جو مرادف شم اور چشم مرادف عین جب شم
عین پہ پہونچیگی شمع حاصل ہوگا کشم نقش چشم دمع مین دم بمعنے خون وعین بمعنے
چشم بس دم کو عین پہ لانے سے دمع ہوتا ہی انام کا قلب اگر عین ہوگا انعام
ہوجائے گا اور بحر کے دل یعنے لوٹنے سے رحب حاصل ہوتا ہی ما کے سر پہ
عین ہونے سے عما اور نما مین عین داخل ہونے سے نعما ہوجاتا ہی عفت کا رو عین
ہی جب اس سے عین اٹھا لینگے فت رہیگا جسکا دل تف ہی **محسنات کلام** کرم
اور گرم نوعی تجنیس رائے کرم کیسا خوب واقع ہوا ہی کہ حرف اور فکر دونون کو
شامل لاف مین دروغ باہم مناسب ایسے ہی نقد و بازار عین اور معین وماکہ عین
یعنے چشمہ اور معین آب روان اور ما بمعنی آب کے ہی کیسے الطف ہین اور سوا انکے
سارے نکتہ مین صنائع اور خوبیان بھری ہین متفطن پہ خود پوشیدہ نہین جو مین
ظاہر کرون **الاختلاف** شارح نے دوسرے فقرہ مین جو معین ماست ہی اسکو صرف
معین بالضم یاری دہندہ کے معنے مین لکھا ہی اور مین نے اگرچہ ماء معین بالفتح اور
مستعین بالضم دونون لکھے ہین مگر میرے نزدیک پہلا مرجح ہی اسواسطے کہ عین وما بھی
اسکے مناسب ایراد کیے ہین اور معین بضم کے مناسب کوئی اور لفظ نہین سوا اسکے
یہ مناسبت بھی ہی کہ پانی دھونے والا ہر شی کا ہی اور عفو مٹانیوالی گناہ کی اور جو معنے
شارح کے بعض بعض اشعار کے ہین یہ انکی رائے ہی مجکو اسکے حسن و قبح سے کیا غرض
عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نکتہ الٰہی اگرچہ قاف قبر کوہیست در پیش بر قیامت اگر پریشانی قبر ما را اقرب خود
رسانی چون برق ازان توان گذشت و ہر چند حلقہ میم مرگ داغیست بر سر رگ
زندگانی اگر نشان مرگ ما را بکرم منقلب گردانی از تفرقہ شیطان توان رست
مثنوی از کشف تو دل اگر دم زند + تن کفن از شوق تو برہم زند + ور بود از گرد رہت
ہمدمی + خاک شود کاخ مل از خرمی + **اللغات** قاف کوہ گرداگرد زمین قبر گور

اور گور مین گرنا بر بالفتح بیابان منقلب بالضم وکسر لام پھیرنیوالا و بفتح لام پھیرا ہوا اور جگہ پھیرنیکی کنف بفتحتین کنارہ و جانب و پناہ و حمایت اور بال مرغ معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ ای معبود میرے اگرچہ قاف ہماری قبر کا خود ایک پہاڑ ہی ہمارے سر پر اور سامنے اُسکے بیابان ہولناک قیامت پھر کیسی پریشانی کی یہ بات ہی لیکن اگر اس پریشانی قبر کو اپنے فضل و کرم سے اپنے قرب کو پہونچائے تو ہم برق کیطرح اُس سے گذر سکتے ہین اور ہرچند حلقہ میم مرگ کا عدد بصورت داغ رگ زندگانی کے سر پر رکھا ہی مگر تو اس نشان مرگ کو ہمارے اپنے کرم سے اگر منقلب کردے تو بیشک تفرقہ مکر شیطان سے ہم نجات پا سکتے ہین معنے ترکیبی مثنوی تیرے کنف و پناہ سے اگر دل دم مارے یعنے دعوے یا بیان کرے تو تن ہمارا تیرے شوق سے کفن کو درہم و برہم کر ڈالے اور اگر تیری راہ کی گرد کہ افتادہ ہوتی ہی میری ہمدمی کرے تو کاخ بلند میرے دل کا اُسکی خاک ہو جاے یعنے نہایت ہی مطیع و منقاد ۔ معنے معمائی نثر قبر مین لفظ بر کا پیش قاف ظاہر پریشانی قبر سے قرب حاصل ہوتا ہی اور قرب مین قاف لفظ رب سے لگا ہوا ہی جسکا اشارہ قرب خود ہی اور یہی قرب برق بھی ہو سکتا ہی جسکا اشارہ چون برق ہی لفظ مرگ مین میم رگ پر بر ملا رکھا ہی اگر اس مرگ کو منقلب کرینگے کرم ہو جائیگا نشان اسواسطے کہا کہ معمامین کاف تازی و فارسی ایک ہین اور کرم مین تفرقہ ہونے سے مکر ہوگا ۔ معنے معمائی مثنوی کفن کے درہم ہونے سے کنف ہوتا ہی خاک کا دل کاخ اور کاخ کا خاک ہی محسنات کلام میم مرگ کو داغ رگ زندگانی کہنا کیسا خوب ہی کہ یہ داغ اسکے ساتھ لگا ہوا ہی قبر کی پریشانی کیسی اللطف ہی کہ وہ ہوتی ہی ہی ایسے بکرم منقلب گردانی قرب خود کہ قرب مین لفظ رب موجود ہی عجب لطف رکھتا ہی غرض کہانتک خوبیان کلام مصرحکی بیان کی جائین اہل فہم و ذکا خود دریافت کرلینگے مین نے مشتے نمونہ واسطے توجہ خاطر شائقین کے لکھدیے تا غور فرمائین اور دریافت کرین الاختلاف شارح نے معما رب کا نہین لکھا اور بقرب خود خود رسائی پر لحاظ نہ فرمایا شاید اُنکے نزدیک نہو یا خیال ہی نہ کیا خیر او دانند و کار او ۔

نکتہ آگہی در آنساعت کہ چون الف عریان و بے بضاعت سر از میان طین بر آریم وطیان خوان احسان تو باشیم دندان اُمید ما را چون سین بر سر سفرہ مرحمت نعمت فرہ روزی رسان بود ر آندم کہ صدائے چشمہ صاد صور بر عین سمع سم ریزد و ما را از عین عطش چشم بیش یعنے باران فیض ندائے ندائے تو باشد از سح آب سحاب غفران دل نائرہ ما را ریان گردان **قطعہ** گرچہ بے آبی آمد بطش قہر تو دلیل + نیستم نو مید کا خر دارد از باران نشان درچہ تہدید عذابت ز آتش آمد ہم خوشتم + کاول او چشمہ و اخر آب آمد در بیان **اللغات** ساعت نجومیون کے نزدیک ڈھائی گھڑی و بمعنی قیامت و اندک وزمان حال طین بالکسر گل اور خاک نمناک طیان بالفتح و تشدید یا گرسنہ اور بیچیدہ اور کہار فرہ بروزن کرہ زیادتی و غلبہ و سبقت وظفر و زیادہ و افزون عطش بفتحتین تشنگی ندا بکسر آواز کرنا و بفتح تری و نم غفران بالضم بخشش نائر سوزندہ ریان بفتح و یائے مشدد سیراب و تر و تازہ سح بفتح و حائے مشدد آب روان و ریختن آب بطش بالفتح سخت پکڑنا اور حملہ کرنا تہدید دھمکانا ڈرانا **معنے ترکیبی نثر** مصرح فرماتے ہین کہ ای معبود میرے اُس ساعت مین کہ ہم الف کی طرح عریان اور بے بضاعت کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ کوئی نقطہ طین یعنے خاک سے سر نکالین جیسا کہ قیامت کے دن ہوگا کہ سب دوبارہ زندہ ہوسکے خاک گور سے ننگے بھوکے سر نکالینگے اور طیان ا یعنی گرسنہ تیرے خوان احسان کے ہونگے اُسوقت مین تو ہمارے دندان اُمید کو مانند سین کے جو تیرے سفرہ رحمت نعمت پر دانت جمائے ہوے ہی فرہ اور افزونی روزی کی پہونچائیو اور اُسوقت مین کہ صدا صاد چشمہ صور کی جو قیامت کے دن پھونکا جائیگا عین سمع پر جو سمع ہی ہی سم ہلاہل یعنے جسکے کان مین پہونچے وہ مرجائے اور اُس شدت عطش و تشنگی مین ہماری چشم تیری طش یعنے باران فیض ندائے ندا جو نم ہی اُس سے ہو تو ہمارے دل نائرہ سوزان کو یعنے ریزش آب سحاب اور ابر غفران و بخشش سے ریان اور سیراب کیجیو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے روز قیامت اگرچہ تیرے قہر و غضب اور مواخذہ محاسبہ کا دن ہی اور بطش و سخت گیری تیرے قہر کی جتاتی ہی کہ ہم

بے آب و تشنہ ہی رہین لیکن ہم ناامید نہین ہین کہ آخر عطش مین بھی نشان تیرے باران کا موجود ہی کہ وہ طش ہی یعنی باران پھر بے آبی کا کیا غم اور ہر چند تہدید تیرے عذاب کی آتش سے ہی یعنے نار جہنم سے مگر ہم پھر بھی خوش ہین کہ خود عذاب کے اول چشمہ ہی اور آخر آب کہ دونون کشندہ آتش کے ہین لہذا کچھ پروا نہین **معنے معمائی** نثر طین سے جو الف سر نکالیگا طیان ہوگا اور فقرہ پر سین لانے سے سفرہ سمع مین عین پر نقط سم موجود طش پر عین رکھنے سے عطش ہوتا ہی ترکیب سح اور آب سے سحاب حاصل ہوتا ہی نائرہ کا دل ریان ظاہر **معنے معمائی قطعہ** عطش کے آخر مین طش جو نشان طش کا ہی یعنے باران موجود عذاب کے اول عین یعنے چشمہ اور آخر آب ظاہر **محسنات کلام** یہ نکتہ بھی سراسر خوبیون سے بھرا ہی پہلے فقرہ مین ساعت دوسرے مین دم کہ پہلے کے معنے قیامت اور دوسرے کے پھونکنے کے بھی ہین دونون مین ایہام ہی الف کی عریانی و بے بضاعتی جسکا بیان گذرا کیا ہی خوب ہی اور نیز الف کے ساتھ بے بضاعتی کی بے اور طین و طیان مین سر کلمہ طا ایسے ہی سین و سر و سفرہ اور صدا صاد صور اور سمع اور سم اور سوا انکی نذا و ندا تجنیس تام چون سین بر سر سفرہ اور عین سمع اور عین عطش اور سح آب اور دل نائرہ وغیرہم غرض جہانتک غور کرو کوئی لفظ بیکار نہین ہی طبع فہیم خود سمجھ لیگی **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ اگر دندان اُمید کی جگہ مصرو دندان طمع کہتے تو الیق تھا طمع کے معنے زیادہ حرص کے ہین بس اس موقع پر امید و طمع کے معنون کا فرق ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہین ہی لفظ کی نشست بھی کوئی چیز کے مصرحہ نے خوب سمجھ لیا ہوگا کسی کی اصلاح کی حاجت نہین ہی اور خوذاب کے معنے آب خوشگوار کے لکھے ہین حالانکہ غیاث اللغات مین ذاب کے معنے بحوالہ منتخب اور لطائف کے عیب اور سخت تشنہ جسکے پیاس کے مارے لب خشک ہوگئے ہون اور یعنے گداختہ کے لکھا ہی انھون نے لفظ عذاب کے معما مین عین کو چشمہ ٹھہرانے سے جو ذاب بچتا ہی اسی کو آب خوشگوار لکھدیا اور مصرحہ کے مصرعہ کو خیال نہ کیا جو فرمایا ہی کہ اول اسکے چشمہ ہی اور آخر

اسکے آب ذال سے کچھ غرض نہین اول آخر سے مطلب ہی حسب تصریح مصرع پھر انکے
طمع کو کیسے الیق سمجھا جاے ع تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی +
گلکتہ آلہی از تشنگی عین عفوت چون الف نحیف و عریانیم مارا از میان عذاب برون
آور تا آتش عذاب بشربت عذب مبدل شود و در ثوب مغفرت جاے دہ تا بخلعت
ثواب مشرف شویم **قطعہ** عین العذاب بنور العفو اذ طلعت + فی الخلد یکشف
الراجین اسبابا + قد ذاب جرم الجرم تحت سنا بہا + ان العذاب لعین تحتہا ذابا
اللغات نحیف لاغر و نزار عذب بالفتح آب شیرین و خوشگوار و خوش مزہ و خوردنی و
نوشیدنی خوشگوار ثوب بالفتح جامہ و لباس ثواب بفتح فرد و اجر و جزاے خیر جو آخرت
مین ملے مشرف بضم میم و تشدید راے مفتوح بزرگی یافتہ و خلعت یافتہ راجی بکسر
جیم امیدوار راجین جمع ذاب گداختہ شدہ جرم بالضم گناہ و بالکسر جثہ و تن اور
اطلاق اسکا اکثر فلکیات و سفلیات و معدنیات پر کرتے ہین جیسے جرم کوہ اور جرم قمر
اور جرم گوہر سنا بالفتح روشنی تحت ضد فوق بمعنی زیر و پست **معنے ترکیبی نثر**
المعنے یعنے ای معبود میرے تیرے عین عفو یعنے چشمہ عفو کی تشنگی و شوق کے سبب سے
ہم مثل الف کے جو جمیع حروف علت مین اخف و الین ہی نحیف و عریان ہو رہے ہین
ہمکو میانہ عذاب سے نکال تو آتش عذاب کی شربت عذب ای شیرین و خوشگوار سے
بدل جاے اور اپنے ثوب مغفرت مین جو پوشش کے معنے مین بھی ہی جگہ دے تا
خلعت ثواب سے ہم مشرف ہوئین **معنے ترکیبی قطعہ** عین عذاب یعنے آفتاب
عذاب کا جب نور عفو کے ساتھ طلوع کرتا ہی تو خلد کے امیدوارون کو خلد مین اسباب
نجات کے کھل جاتے ہین کہ یہ اسباب نجات سے ہمکو حاصل ہوے اور تحقیق گل
جاتے ہین جرم جرمون کے اسکی روشنی کے نیچے جیسے برف وغیرہ گل جاتا ہے
اور کچھ شک نہین کہ عذاب بین عین کے نیچے ذاب ہی **معنے معمائی نثر**
عذاب مین سے جب الف کو نکال کے ثوب مین داخل کرینگے تو عذاب یعنی عذب
یعنے آب خوشگوار رہ جائیگا اور ثوب ثواب ہو جائیگا **معنے معمائی قطعہ**

دوسرے شعر مین بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ یمین کے تحت مین جو بمعنی آفتاب کے ہی کلمہ ذنب کا لگا ہوا ہی کہ بمعنے گداختہ کے ہی محسنات کلام ثوب مغفرت کیسا لطیف ہی کہ مغفرت بمعنی پوشیدن کے بھی ہی اور اسی کی رعایت سے خلعت اور مشرف بمعنی خلعت یافتہ جرم وجرم تجنیس تام وغیر ذلک الاختلاف شارح نے عذاب کے معنی آب خوش کے لکھے ہین اور ذاب کے معنے یہان کیسے گداخت کے لکھے بخلاف نکتہ صدر

فی سبب تالیف الکتاب وتعریفہا فی الابواب

نکتہ بندہ فتاحی کہ پیشِ ہر زندہ دلے از نام خود صورت فنا نمودہ در حضرت اکابر کہ درراے دل دل پاک می نمایند می نماید کہ درین دور کہ ہلال زرین علم علم لام فلک و میم آسمانرا ربودہ و اجزاے ایشا ترا فک وآسان نمودہ قامت الف اشعار شعار رفعت در بر گرفتہ و بجاذبہ کمند گیسوے غوانی معانی سر شعر از زیر بالاشدہ یعنی از وقت موی گشتہ و عین او چون چشم فتان بتان از میان شر سر بر آوردہ گوی قیام قیامت معانیست کہ صورت شعرا چون اہل کذب دیدہ درمیان سرست نے نے کہ عین شعر آفتابیست کہ از قلب رش علیہم من نودہ طالع و منورست قطعہ بحور شعر را از آب رخ ابیات آن سہ ست + کہ طب آوردہ بر سر عین طبع از و لبسا حلہا + رباعی صورت باغیست در سیرابی ہر گل + بقاف قافیہ سنجان قصائد صائدہا + اللغات فتاحی تخلص مصرح فنا گذر جانا او رنیست ہونا صوفیون کی اصطلاح مین حدوث وقدم کی تمیز وتفرقہ کا زائل ہوجانا حی بالفتح زندہ ونام حقتعالے اور جمع کرنا اور گھیر لینا اکابر جمع اکبر بزرگان راے عقل وفکر وحرف معروف را ہی نمایند نمودن سے ظاہر کرنا دور بالفتح گھومنا ہلال بکسر ماہ نو تا سہ شب پھر قمر کہلاتا ہی و سر نیزہ دو شاخہ علم بفتحتین نشان لشکر او ربوٹہ کپڑے کا وکوہ ونشان و بالکسر آگاہ ہونا و دانش فک بالفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز ہم درشدہ کا اور قیدی کا چھوڑنا اشعار بالفتح جمع شعر بالکسر و موہا جمع شعر بالفتح شعار بالکسر وہ کپڑا جو نیچے ہو اور اوپر کا دثار اور نشان اہل حرب بجہت شناخت یکدیگر رفعت

بالکسر بلندی قدر اور بلند قدر ہونا دربر گرفتن پہننا پہنانا غوانی جمع غانیہ وہ عورت
کہ حسن وجمال مین اپنے شوہر کے سوا اور مردون سے بے نیاز ہوا ور زن جوان
عفیفہ ومستورہ جسکو خواہش مرد کی نہو خواہ اُسکا مرد ہو یا نہو شعر بالفتح مو و بالکسر
شعر دقت بالکسر و تشدید قاف باریکی اور باریک ہونا فتان بالفتح و تشدید تا چور
اور شیطان اور فتنہ انگیز قیام کھڑا ہونا رش بالفتح و تشدید پانی ٹپکنا یا خون یا مثل
اسکے اور باران اندک طالع بکسر لام برآمدہ وصبح کاذب و ماہ نو اور وہ برج کہ
کنارہ افق کے ہو ہنگام تولد مولود یا کسوال سائل کے جس سے حساب شروع ہو
بحر بالفتح سمندر وجوے بزرگ ووزن شعر بلحاظ تشبیہ سخن با نواع جواہر و نباتات
مثل جدیا یا جیسے دریا مین پڑکے حیران وسرگردان ہوتے ہین ایسے ہی انمین پڑکے
آدمی سرگردان ہوتا ہی اور یہ انیس بحرین ہین طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز
رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع جدید قریب خفیف مشاکل متقارب
متدارک طلب ہر سہ حرکت بچشکی و نرمی و سحر وجادوگری قصائد جمع قصیدہ صیاد
شکار کنندہ معنے ترکیبی نثر مصرع آپکو غائب کرکے کہتے ہین کہ بندہ فناحی
جسنے ہر بندہ کے سامنے اپنے نام سے صورت فنا کی ظاہر کی ہی زندہ سے مراد
سخنوران متقدمین وزمانہ خود اپنے زمانہ والون کا زندہ ہونا تو مخفی نہین مگر متقدمین
کا اس نظر سے کہ اُنکا نام اُنکے کلام سے چلا جاتا ہی گویا وہ زندہ ہین نہ مردہ اور
صورت فنا کی ظاہر کرنے سے یہ مراد کہ ان سخنورون کے مقابل آپکو بے بود و بے نمود
جانتا ہی کہ یہ امر مبنی بر عجز وکسر نفسی ہی جو اکابر و بزرگوار ایسے ہین کہ جنکے
دل رائے روشن پر نور سے اُنکا دل پاک نمایان ہی یعنے اُنکی رائے دیکھنے سے
اُنکے دل پاک کی پاکیزگی ولطافت ظاہر ہوتی ہی غرض سخن اُنکا آئینہ اُنکے باطن
کا ہی وہ فناحی ان اکابر کے حضور مین ظاہر کرتا ہی کہ اس دور مین ایسا ہلال زرین
علم علم کا نمود ہوا جسنے لام فلک اور میم آسمان کا چھین کے دونون کو فک و آسان
کردیا ہلال کا زرین ہونا خود روشن اور عربی مین سر عین کا جو یہان مقصود ہی

ہلالی لکھا جاتا ہی یہان سر عین علم کو ہلال ٹھہرایا ہی اور جزو سے ارادہ کل کا حاصل یہ
کہ اس ہلال نے ایسا اوج و عروج پایا ہی کہ فلک و آسمان دونون کی رفعت و
بلندی چھین لی اور انکے اجزا کو فک و آسان بنا دیا اب یہ حال ہی کہ الف
اشعار کا جو بصورت قامت ہی شعار رفعت کا بغل مین دبائے اور پہنے ہوے
ہی اور سر شعر کا جو بموجب اَلشِّعْرُ اَسْفَلُ الْعُلُوْمِ کے نیچا ہو رہا تھا بمدد جاذبہ کمند
گیسوے غوانی یعنے حسینون عفیفہ مستورہ معانی کے زیر سے بالا ہوا اور باریکی
و باریک بینی سے بال بن گیا عین اسکی گویا چشم فتنہ انگیز معشوقون کی ہی جس نے
شعر مین سے سر نکالا ہی یہ حال دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قیامت معانی کی برپا
ہوئی جب تو صورت شعر کی آنکھ اہل کذب کی طرح سر مین نکالے ہی جیسے کاذبون
کی آنکھین اس روز سر مین ہونگی اور شعر بھی اہل کذب سے ہی جیسا کہ کہا ہی
اَکْذَبُہٗ اَحْسَنُہٗ چونکہ اسمین نوعی مذمت شعر کی تھی لہذا اسکے تدارک مین بتاکید
و تکرار فرمایا کہ نہین یہ بات نہین ہی بلکہ عین شعر کا ایک آفتاب ہی کہ دَشْ عَلَیْہِم
مین جو نوچیرا ہاکے قلب سے طالع اور منور ہی یعنے ٹپکا اُنپر اسکے نور سے مطلع
تر یعنی قطعہ بحرونکو آب رخ ابیات سے وہ سحر و جادو حاصل ہوا ہی کہ عین طبع
کی کہ یہ عین بمعنی چشمہ کے ہی طب کو جو سحر و ساحری ہی ان بحور سے نکالکر اور
سر پر لادکر کنارون پر لائی ہی اور ڈھیر لگا دئے ہین رباعی کو رباعی کیسے کہون وہ تو
صورت ایک باغ کی ہی جسمین اقسام گل سیراب و ریان ہو رہے ہین اور
قافیہ سنجو نکے قصائد کا کیا بیان کہ انکا قاف کیسا صائد دلون کا ہو رہا ہی اور شکار
کرتا ہی قاف کی صورت پھندے کی سی ہی بھی چنانچہ ظاہر معنے معمائی تحریر
فنا ہی مین صورت فنا کی حی کے سامنے ظاہر اور دونون تصحیف ایک دوسرے
کی اسی لیے صورت کہا ہی راکا دل آ ہی پاک کا دل کا ب جب کا ب مل ارکا
بنے گا اکا بر ہوگا سر عین علم کا ہلال جب یہ ہلال لام فلک اور میم آسمان کو لیجائیگا
علم ہوگا اور فلک و آسمان فک و آسان رہ جائینگے اور لام و میم ملنے سے لم بھی

ہوتا ہی جو فلک کے ایما سے سمجھا جاتا ہی مرادف لم کا ہی بمعنی نفی الف اشعار کے بغل مین
شعار موجود سر شعر کا شین ہی اور مکسور بمعنی کلام موزون جب زیر سے بالا ہوگا یعنی
مکسور سے مفتوح شعر بمعنے مو کے ہوجایگا جسکا اشارہ مو کشتہ سے کیا ہی اور شعر
کا اول آخر شر ہی اور شر کے درمیان مین عین کہ اس شر مین سر نکال کے شعر ہوا ہی
شعر کے اول آخر بطور تصحیف کے سر بھی ہی اور عین اس سر مین مثل دیدہ کے قلب رش
کا شر اور جب آفتاب عین کا اسمین سے طلوع کرے گا شعر حاصل ہوگا معنے معمائی +
قطعہ ابیات کے رخ پر آب ظاہر موجود طب کو عین پر لانے سے طبع ہوجایگا رباعی
مین باعی تصحیف باغی کے رہی رے اسکا ایما سیرابی سے کیا ہی کہ رے بمعنی سیراب
وریان کے ہی قصاید مین قاف کے بعد صاید لگا ہوا ہی محسنات کلام جی نماید
جی نماید مرادف یکدیگر و تجنیس زائد علم تجنیس تام در بر گرفتہ کیا ہی خوب ہی
کہ شعار الف کے بغل مین ہو ایسے ہی زیر بالا جنسے کسرہ اور فتحہ بھی مراد ہی قیام و
قیامت صنعت اشتقاق دیدہ ور سر کیسا لطف ہی کہ سر مین ہوتے ہی ہین بحر ابیات
طبع طب بحر ساحل شعر کذب سب باہم مناسب رباعی کی رے کو سیرابی سے
کیا ہی جتایا ہی قافیہ سے پورا حرف قاف نکلتا ہی اور بہت سوا اسکے کہ ذہن
سلیم پر مخفی تر ہینگے الاختلاف شارح نے اس نکتہ کی شرح مین ایسی طول طویل
تقریر رنگ برنگ لکھی ہی اور تاویلین بتسویلین گوناگون کی ہین کہ شاید طالب
و شایق کو نفس مطلب کے بھی لالے پڑجائین اور ہر چند پاے فکر مین آبلے آبلے
آبلے ہوجائین تب بھی خار خلجان کا خاطر سے نہ نکلے لہذا مین تو یہی کہونگا ع
کس کام کا وہ گل ہی کہ جس گل مین بو نہین +

فی ذکر شعراء الماضیہ

نکتہ فردوسی از فردوسی ست دمیدان فرسی ودو دال و رست کہ اولا در نظر
فرو جی آید وسی در آخر می نماید شعر فردوسی از بشعر بسی سال فرد زیست +
چون رفت فرد عاقبت نام او دوسی ست + اللغات فر بالفتح و تخفیف

و فرد تنہا لوگ فارس کے بالضم بفرس منسوب فرسی یا زیبا و پرتو و نور و شوکت و شان
معنی ترکیبی نثر کا انجام و آخر و فرزند عاقبت ساٹھ سی دو تیس ہندی [illegible]
سے سبب اسی کیا ہی شروع کا کتاب تالیف سبب بیان نے رح مصر کہ ہے یہ مخفی نہ
ایک ہر اسما بتصریح سے یہان اب کی سخنوری اور سخن صفت کچھ مجملاً مین صدر [illegible]
پھر اسکے انفراغ بعد ہی کے معترضہ جملہ بطور کا شعرا تذکرہ یہ اب چھیڑا انکا [illegible] پھر کے
شروع سے فردوسی ذکر پہلے چنانچہ ہی سیجی کما ہی کی رجوع طرف کیطرف مقصود اصل
فرسی میدان کہ ہی رکھتا کی سخن شوکت و شان اور فرا ایسی فردوسی کہ فرمایا کے کر
المضاعف اور دونا سے سب یعنی ہی والا دوسی یہ ہین رکھتے سنی ایک تو فرسی اور ہین
گویا ہی کرتا ظاہر شئی مین آخر اور ہی ہوتا معلوم فرد تو مین نظر اول کہ والا دودل نیز اور
ہین رکھتے مصر **شعر ترکیبی معنی** کے تیس برابر اکیلا نیز اور ہی بھی تازہ یکہ کا سخن معرکہ
اپنا مثل کہ سے وجہ اسو خواہ فرد جیا ہوکے فرد بیس بیس مین فانی عالم اس ہی فردوسی کہ
پیمانہ عمر کا اسکی پیمانہ جب اور تھا فرزند بے و تعلق بے کہ لحاظ بدین خواہ تھا رکھتا نہین
نام اپنے دوسی کہ اسواسطے نہین مغالطہ کچھ لیکن گیا ہو سر باقی عالم ہی فرد تو ہوا
ہین بتاتے شعر ہزار ساٹھ جسکے ہی شاہنامہ کتاب وہ کہ گیا چھوڑ واسطے کے یادگار دنیا
فرزند نے مین ہوے ساتھ کے فردوسی اور ہین لکھے مین برس تیس کہ ہین کہتے اور
مغالطہ کچھ اور نام و فرد مثبت جیسے بھی قرینے بعض اور ہی کیا اخذ سے معنے کے عاقبت
دوسرا فرد جز اول کا فردوسی **نثر معماے معنے** کی فت زر جو محذوف ہی جزا یہ نہین
کے فرسی اور ہی ہوتا حاصل فرسی سے لینے جزلے کے آخر اول اور ظاہر دوسی
دوسرا ہی فرد جز پہلا کا فردوسی اور ہی جاتا ہو فردوسی سے کہنے دل دوگو مین میدان
حرف واو سے رو کی معنے مین گوسی ہی جاتا ہو فردوسی بھی سے امتزاج انکے کہ دوسی
ظاہر کا نام کے فردوسی **شعر معماے معنے** علیحدہ بیس بمعنی رسی اور ہی کا عطف
ہی کیا ایما سے نام عاقبت نے رح مصر چنانچہ ہی دوسی اسکا انجام اور فرسی لفظ آغاز
کے ملا کو دال پھر سے رو کی عاقبت اور گیا لے کو فرد سے رو کی آغاز کہ ہی سکتا ہو بس

فردوسی کرلیا اور ایک حرف دو دو دفعہ لے لینا ممتنع نہین ہی محسنات کلام فردوسی فردوسی فردسب کا سر کلمہ فا اور فردو شعر مناسب یکدیگر ومن وداي ذلك الاختلاف شارح نے معا فرسی کا نہین لکھا اور اسکے بدلہ مین بڑی بڑی تقریرین کہ ہم جیسے ناسمجھ اسکولا یعنی و بمعنی جانتے ہین لکھی ہین ہم تو ایسی عبارت معنلیش فی بطن قائل کے قائل نہین ع نگہ دار مارا زراہ خطا +

نکتہ آن سخن از الف و نون انوری آفتاب وار بر سروری دلیل روشن ست کوسے الف و یاسے او قمریست کہ در حسن مطلع و منزل نور سلامت سخن ست شعر اطراف لفظ انوری از معنی نوشد عسل + نو در میان آری بین از نام شیرینش مثل + اللغات انوری نام شاعر آن طور و انداز اور وہ ادا جو حسن معشوق مین ہوتی ہی ور ایک کلمہ ہی کہ معنے فاعلیت کے دیتا ہی جیسے کہ سروری مین ہی اور یا مفید معنے مصدری اور سین علامت آفتاب کہ اہل تنجیم کے نزدیک آخر حرف سبع سیارات کا علامت اُس سیارہ کی ہی اور شمس کا آخر حرف سین ہی آی ترکی مین ماہ کو کہتے ہین سلاست نرم و ہموار ہونا و روانی اور اصطلاحًا ادا ے کلمات بسہولت و آسانی کہ الفاظ ثقیل نہون نوری بفتح کینہ ور او شہد کہ ناز نبور کا اور شہد ازی السحاب باران مثل بفتحتین مانند وصفت حال و داستان و قصہ مشہور شدہ معنے ترکیبی نثر اُس نکتہ مین صفت انوری کی فرمائی ہی کہتے ہین کہ آن وادا سخن کی الف و نون انوری سے آفتاب کی طرح سروری پر دلیل روشن ہی یعنے انوری کے سخن مین وہ آن وادا ہی کہ آفتاب کی طرح وری سخن کی اُس سے ظاہر و باہر ہی اور الف وری انوری کی گویا ایک قمر ہی کہ حسن وخوبی مین مطلع اور منزل نور سلاست سخن کا ہی یعنے نور سلاست سخن کا اسی قمر سے طلوع کرتا ہی اور اسمین اُسکی منزل ہی معنے ترکیبی شعر مصرع کہتے ہین کہ انوری وہ شیرین کلام ہی جسکے نام کا لفظ معنے نو کی کمال شیرینی سے اِدھر اُدھر کے شہد ہو رہا ہی تو لفظ اری مین لفظ نو کو لاکے دیکھ تو اُسکے نام شیرین سے سے

مثال ہی کہ نہین اور انوری شیرین کلام اسمین ہی کہ نہین ہی **معنے معماے** نشر
الف ونون سے آن حاصل ہوتا ہی اور اس آن کو جو وری کی سر پر لائینگے انوری
ہوجائیگا اول وآخر انوری سے آی حاصل ہوتا ہی بمعنے ماہ جب یہ ماہ مطلع اور
منزل نور کا ہوگا انوری بن جائیگا ممدودہ مقصورہ کالحاظ معما مین نہین ہوتا تا لکھا جا
کہ آن وآے کا الف ممدودہ ہی اور انوری کا مقصورہ **معنے معماے شعر** اطراف
لفظ انوری سے اری حاصل ہوتا ہی بمعنے شہد جب اری مین لفظ نو داخل ہوگا
انوری حاصل ہوگا **محسنات کلام** لفظ سروری کیا ہی خوب واقع ہوا سروری
اور سرا وروری سب کو شامل اور سر مین سین کہ علامت شمس کی ہی حسن کے
قریب مطلع کا لفظ جس سے حسن مطلع بھی سمجھا جاتا ہی منزل اور مطلع اور آفتاب
وماہ نور اور عسل اور شیر اور شہد سب مناسب یکدیگر الغرض کہان تک کہون ع
حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + **الاختلاف** شارح نے ایک بھرتی سوا
اپنی بھرتی کے اور ناحق کی بھری ہی کہ بعض نے یہ توجیہ کی ہی الف حساب مین
یکی ہی اور یکی کے چالیس عدد اور نون کے پچاس بس یہ سب نوے ہوے
اور نوہ سے حرف صاد ارادہ کیا اور صاد سے چشم اور چشم سے عین اور عین سے
آفتاب انتہی یہ تو اُڑلے سے لڑ خوب ملائی ہی لیکن کیا کیجیے مصرح کا کلام وعبارت
اپنی آن وادا مین اس سے جدا اور نرالا ہی اور کہتا ہی ع پیش کسے رو کہ طلبگار
تست + شارح کا قول ہی بر سروری را ہونا چاہیئے تا معنے معماے درست ہون میری
دانست مین تو را ایسا ہی جیسے اور معنے انکے آضافت جو ہی وہی کافی ہی۔
نکتہ بلبل طبع سناے در حدیقہ سخن آراے نقش ستائی می نماید کہ کوی سینای
درد دون دارد و عطارا مین عرفان از طارم بیکران دقایق چنان نور افشان ہست
کہ پرتوے عطاے او بروے قمر تابان میرسد **قطعہ** لفظ سنائیست تہی در سنی
رای + کاندرمیان لفظ سنے آمد ست آے + وز بسکہ یافت پایہ طیب بیان بلند
عطار بین بہ فرق عطارد نہادہ پاے + **اللغات** سنائی نام ایک ولی کا کہ حکمت

وشاعری مین بڑے عالی رتبہ تھے حدیقہ سنائی انکی کتاب ہی نی جسکو بجاتے ہین وگلوو
حلقوم حدیقہ وہ باغ جسکے گرد دیوار خواہ لکڑی خواہ خار سے احاطہ ہوستا نام ایک
لحن کا ہی موسیقی سے اور طنبورہ سہ تارہ و مخفف ستار اور تین پیالہ شراب کے
جو نہار پیتے ہین اور ایک قسم چادر کہ اُسکو شامیانہ بھی کہتے ہین عطار خوشبو فروش
مشہور دوا فروش مگر اسمین کراہت ہی اور نام ایک ولی کا کہ شاعر بھی تھے طارم بہر سہ
حرکت رابالاخانہ اور خانہ بلند اور خانہ چوبین دقایق جمع دقیقہ و آرد باریک اور چیز
باریک واندک حرف را اہل تنجیم کے نزدیک علامت قمر کی ہی آیسے ہی دال علامت عطارد
کی سنی بروزن فعیل رفیع و بلند و روشن و تابان نیز آے بمعنی ماہ طیب بالکسر
بمعنے خوش و خوشی اور پاک ہونا اور خوش طبعی معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین دو
شاعرون کی صفت ہی حکیم سنائی اور فریدالدین عطار چنانچہ فرمایا کہ طبیعت حکیم سنائی
کی کہ ایک بلبل خوش الحان کی ہی سخن آرائی کے حدیقہ مین اور نقش ستا کا دکھاتی
ہی جو ایک لحن ہی موسیقی لحنون سے اور ستا کیا گویا سینا اسکے گلوے درون مین ہین
یعنے قسم قسم کے الحان اور عطار عرفان شعار وہ شخص ہی کہ اُسکے عرفان کے عین
طارم بیکران دقیقون اور باریکیون سے ایسا نور بھور رہی ہی کہ اُسکی عطا کا پرتو
قمر تابان کے منھ پر پہونچا ہی جیسے آفتاب سے نور قمر کو پہونچتا ہی اور او پر عین کہا بھی
ہی جو آفتاب کے معنے مین ہی معنے ترکیبی قطعہ لفظ سنائی اپنے سنی ہی یعنے روشنی
و بلندی رائی مین ایک ماہ ہی کہ وہ آی ہی بمعنی ماہ جو سنائی مین موجود اور عطار سے
نے جو نہایت علو مرتبہ طیب کا بیان مین پایا ہی اور بڑے اوج کو پہونچا ہو لہذا دیکھو
تو کیسا پاؤن عطارد کے سر پر رکھا ہی حالانکہ وہ منشی و دبیر فلک کہلاتا ہے
معنے معماے نثر سنائی و ستائی تصحیف یکدیگر سنائی کے اول آخر سے سی
حاصل ہوتا ہی اور دل اسکا نای ظاہر ایسے ہی سینا کا اول جز سے اوسے اور دوسرا نای ہی طارم
کا کنارہ میم ہی بیکران ہونیسے طار رہتا ہی عین عرفان کا آنیسے عطار ہو جائیگا اور جب عطارد کے قمر پر
کہ را ہی عطا ہونیکا تب ہی عطار ہو جائیگا معنے معماے قطعہ سنی کے درمیان مین آی آنیسے سنائی

حاصل ہوتا ہی علامت عطارد کی دال ہی جب عطار اسکے سر پر پانون رکھے گا کہ عطار کا
پانون رے ہی جطارد ہو جائیگا محسنات کلام سنائی ستائی سینائی تینون ہموزن
اور تینون کا سر کلمہ سین آور نیز تجنیس تام وزائد ایسے ہی عطار عین عرفان عطا عطارد
کا سر کلمہ عین نور پر تو تابان سنے ماہ قمر اور بلبل حدیقہ طبع نقش رو و پا و فرق طیب عطار
سب باہم مناسب یکدیگر الحاصل کوئی نکتہ نکتہ کا نکتہ سے خالی نہین وھو الظاھر
علی المتفطن الاختلاف شارح نے قمر کی رے کو جو علامت اسکی ہی نہین لکھا
شاید تحریر تقریر مین اپنی محو ہو کے بھول گئے یا خیال ہی نہ کیا۔

نکتہ نقطہ ہاے حروف خاقانی خال ہیکران ست برروی سرخ گلرویان بیان چشمہ ہاے
ظہیر دیدہ اطفال بدایع مقال ست در آغوش ظہیر یعنی دایہ فضل و افضال قطعہ خورشید
خاقانی نگر تابندہ از اوج ہنر + از خافقان آوردہ بربام شرف پادہ اثر + جان ظہیر ارشد
زتن زدہ ست جانی ہر سخن + گر ریخت از ظاہر یکی در لفظ او بین دہ دگر + اللغات

نقطہ بالضم معروف اور اہل حکمت کی اصطلاح مین منتہاے خط قانی بمعنی سرخ خال
وہ نشان سیاہ جو چہرہ و بدن پر انسان کے ہوتے ہین ہندی تل بیان بفتح روشن
و ظاہر بات کہنا اور روشن اور ظاہر بات خاقانی نام شاعر کہ حکیم بھی تھا ظہیر نام
شاعر جسکو ظہیر فاریابی کہتے ہین اطفال جمع طفل بالکسر خرد اور ہر چیز نوزادہ و بالفتح
نازک و تازہ از ہر چیز بدایع جمع بدیع کوئی چیز نو پیدا شدہ مجازاً عجائبات مقال بفتح گفتگو
ظیر بالکسر دایہ یہ لفظ مہموز عین ہی لیکن ایسی ہمزہ کا ابدال یا سے بھی جائز ہی خافقان
مشرق و مغرب شرف بزرگی اور وہ بزرگی جو سیارون کو برج معین مین ہوتی ہی چنانچہ
شرف آفتاب کا حمل مین اور ماہ کا ثور عطارد کا سنبلہ زہرہ کا حوت مریخ کا جدی
مشتری کا سرطان زحل کا میزان مین ہوتا ہی اور بعض کے لیے دو دو برج بھی مقرر ہین
معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بھی دو شاعرون کے کلام کی صفت ہی چنانچہ فرمایا
کہ نقطے جو حروف خاقانی کے ہین گویا یہ خیال بیکران ہین روے سرخ گلرویان
بیان پر یعنے جیسے خوبی و خوشنمائی چہرہ خوبون کی خال سے ہوتی ہی اسکے نقطون سے

گلرویون بیان کی ہی اور چشمہ ہی ظہیر کے آنکھین ہین اطفال بدیع مقال کے جو مراد ہی نوزادون تازہ سے کہ وہ مضامین تازہ غیر دست سودہ ہین کہ آغوش ظہیر یعنے دایہ فضل وافضال مین اپنی عجیب اور مزہ دار باتون سے ہر ایک کا دل خوش کرتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے خورشید خاقانی کو کہ وہ خود خاقانی ہی ہی ذرا دیکھ تو کیسا اوج ہنر سے تابان اور رخشان ہو رہا ہی جسنے خافقان یعنے مشرق مغرب سے بام شرف پر پانون رکھا ہی اور مشرق مغرب مین اُسکے شرف کا کوئی مقابل نہین اور کیسا پانون شرف پر رکھا ہی جسمین دس اثر ہین جو مراد کثرت سے ہی نہ تعداد معین جیسے آفتاب کے شرف مین اُسکے اثر سے بہار ہوتی ہی اسمین ایسے اثر بکثرت ہین اور ظہیر اگرچہ جان اُسکے تن سے لے گئی لیکن ہر سخن مین اُسکی جو جان اُسنے ڈالدی ہی بدستور باقی ہی وہ معدوم نہین ہوئی بس اگرچہ ظاہر کی روسے تو ایک گیا لیکن اُسکے لفظ مین تو دس اور موجود ہین اس دس سے بھی کثرت مراد ہی یعنے بکثرت سخن جاندار اُسکا موجود جس سے نام اُسکا زندہ ہی پھر کیسے اُسکو مردہ کہا جاسے **معنے معماے** شتر خال بیکران خا ہی اور قانی بمعنے سُرخ جب یہ خا قانی پر واقع ہوگا خود خاقانی ظاہر ہو جائیگا اور جب ظہیر کے آغوش مین با ہو کے ظہیر حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** خافقان مین علامت شرف کی فا ہی جب اس فا پر پانون رکھکر پامال کردینگے خاقان رہ جائیگا اور موافق اشارہ بادہ اثر کے جو یا کہ یا ویا معما مین ایک ہی یا کو خاقان کا پانون بنائینگے خاقانی ہو جائیگا اور ظاہر سے جو ایک جائیگا کہ وہ الف ہی اور اسمین جب وہ دیکھینگے کہ وہ یا ہی دس عدد والی ظہیر ہو جائیگا **محسنات کلام** خال بیکران کیسا خوب ہی دو معنے والا اور برعایت قانی سرخ و گلرویان کہ رو کی مناسب خال ایسے ہی چشم و چشمہ و دیدہ خال اطفال مقال افضال سب ہموزن از ظاہر یکے کا لطف بھی ظاہر اور علے ہذا القیاس ہر لفظ قابل غور و لحاظ کے ہی **الاختلاف** شارح نے خافقان کو مولد حکیم خاقانی کا لکھا ہی کہ ایک موضع ہی شروان سے مین نے تو لغت مین سواے مشرق مغرب کے

اور کوئی معنے اسکے نہین پائے اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہی کہ بجائے بام کے نام اختیار کیا ہی
ظاہر تو قرینے بام ہی کے ہین جیسے اوج و شرف اور دوسرا معما جو شعر ثانی مین لفظ ظاہر
سے ظاہر ہی اسکو چھوڑ دیا اُنکی رائے لیکن توع بکار خویشتن ہشیار میباش + اور دوسرے
فقرہ مین میری سمجھ مین چشمہ ہائے ظہیر مقابل نقطہ ہائے خاقانی کے بہتر ہی نہ چشم ہائے
ظہیر اور جو ایک معما شارق کا شارح نے لکھا ہی اور خود ہی اُسکو مجروح کہا اُس سے
کیا سروکار۔

نکتہ سین سعدی ارہ ایست بر سر عدی یعنے دشمنان سخن را نی و عین او دیدہ
اُستادحاذق ست در سدی یعنے تار دیبای معانی و دال او راہ نمائیست در سعی
کعبہ تحقیق و پائے تو سیست در تدقیق یعنے محل سعد اکبر توفیق و گوہر نظم نظامی
در مخزن شیرین کلامی نقش نظامی دارد کہ گوے درمیان ہر نقطے الف الفت الماس وار
سوراخ کردہ بلکہ از گوہری کہ مکنون بحر ضمیر اوست در ہر نقطے لئی ظاہر کردہ رباعی
در راہ سخن کرد جہان شدی پے + سعدی کہ بماندہ دیدہ حیران در وے + تشنہ بہ نے
کلک نظامیست فرق + بنگر نظماء متفرق درنے + اللغات عدی بضم و کسر
دشمنان حاذق زیرک و اُستادکار سدی بالضم والفتح تارجامہ علاوہ سعی دوڑنا اور
کوشش کرنا تحقیق راست درست کرنا قوس بالفتح کمان و گنرونام برج خانہ
مشتری تدقیق باریک کرنا اور اچھا کہنا سعد اکبر مشتری کہ علامت اسکی تنجیم مین پای ہی
توفیق مدد کرنا کسی کی کسی کام مین نظم بالفتح آپسمین مل جانا اور جواہر پروتا اور
وزن و ترتیب سخن کی اور شعر اور رشتہ مروارید اور وہ تین ستارے جو جوزا سے پیدا
سدی بضم و تشدید دال نام ایک دانشمند کا کہ کوفہ کی مسجد کے قریب معجز بیچتا تھا
فرق بکسر و فتح را جمع فرقہ گروہ مردم پے پیٹھ کہ کمان وغیرہ پر لپیٹتے ہین و بمعنی رگ کے
و پا و نشان قدم و عقب و کرت و مرت و تاب و طاقت نظماء بفتحتین تشنہ ہونا اور
بکسر تشنگان متفرق پریشان و جدا کردہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین سعدی نظامی
دو کا ذکر ہی اور سعدی کے ہر حرف سے ایک صفت عمدہ نکالی ہی چنانچہ فرمایا کہ

سین سعدی کا ایک آرہ ہی سرپر عدی یعنے دشمنون سخن رانی کے کیا مجال جو سر اٹھا سکین
اور عین اسکی دیدہ ہی سعدی یعنے دیباے معانی کا کہتا رنار موٹا ہین خوب دیکھا بھالا ہی
اور دال اسکی بڑی رہ نما ہی سعی کعبہ تحقیق کی یعنے تحقیق مین انکی بڑی سعی اور کوشش
کو بتاتی ہی اور یا اسکی ایک قوس ہی تدقیق کی کہ خانہ ہی سعد اکبر کے مشتری جسکی تنجیم
مین یا ہی علامت بھی ہی اور یاے ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور جو شنو یسون کی
اصطلاح مین بھی ایک یا قوسی ہوتی ہی جسکو کھینچ کے لکھتے ہین اور خواجہ نظامی اپنے
گوہر نظم کے مخزن شیرین کلامی مین ایسا نقش و نظام رکھتے ہین چنانچہ انکے کلام مین
پیوستگی اور نظم ظاہر ہی اس نظم و پیوستگی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ الف الفت کے
الماس سے سوراخ کیا ہی اور ہر گوہر نظم مین الفت و پیوستگی کردی ہی بلکہ ہر گوہر سے
جو انکی بحر ضمیر مین مکنون تھا ہر ایک نظم مین ایک نم ظاہر کردی ہی یعنے سیرابی و
شادابی اس سے ظاہر و باہر ہی معنے ترکیبی رباعی یعنے راہ سخن مین ایسی یک
دیوار و سد جہان نے بنا دی ہی کہ دیکھنے والونکی آنکھین اسکو دیکھ کے حیران ہین کہ
سعدی کے سخن سے سخن کی حد ہی اور سخن سعدی کے واسطے ہی اور فرقہ کے فرقہ
تشنہ نی کلک نظامی کے ہین دیکھ تو اس کلک مین کیسا نم پھیلا ہوا ہی کہ دلیل
ثبوت دعوی تشنگی عام کی ہی معنے معماے نثر سعدی مین سین عدی پر اور عین
سدی مین اور دال سعی مین لانے سے سعد ہوتا ہی اور سعد کا قوس مین محل ہونے
سے جو یا ہی خواہ علامت مشتری کہ خود اسی سے مراد ہی یا یاے بمعنی کمان سعدی
ہوتا ہی اور جو سین عین دال یا کو جدا جدا کیے ہین جمع کرین تب بھی سعدی ہی
اگر لفظ نظم مین الف الفت کا سوراخ کرے گا نظام ہو گا نظامی بیاے معروف
کا نقش نظامے بیاے مجہول ہی اور نظامی کے اول آخر سے نم بھی ظاہر اور ظاہر
کردہ سے یہ اشارہ کہنے بیاے مجہول حاصل ہوتا ہی نہ فقط نم اور یا مفید ہی معنے
ترکیبی مین لیکن یہ بھی صورت نظامی کی بنی کی ہی اور معما مین صورت کا اعتبار ہی
معنے معماے رباعی سدی مین دیدہ یعنے عین لانے سے سعدی ہوتا ہی

نظما کو متفرق کرنے سے ظاہر ہوتا ہی اور نے مین پھیلانے سے نظامی **محسنات کلام**
سننے ہی کے حرفون کو متفرق اور جمع کرکے کیا ہی لطف سے سعدی نکالا ہی مخزن
کا لفظ کہ نظامی کی تصنیف ہی اور نیز برعایت گنجہ کہ انکا مسکن ہی کیسا خوب ہے
قوس اور یاے سعد اکبر مناسب یکدیگر الف الفت الماس سب مین سر کلمہ
حرف واحد ہی گوہر بحر مکنون نظم کی برعایت یکدیگر تحقیق تدقیق توفیق تینون کلمے
ایک ساتھ ان سہ ہین اور علی ہذا الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ سعد اکبر توفیق راہ
ساختہ یہ مصرع کی عبارت مین کہان ہی شارح نے لکھدیا انکی خوشی یقین تو یہ ہی
کہ کوئی مانے گا نہین بلکہ محل سعد اکبر کہا ہی کہ فی الواقع اسکا خانہ ہی پھر نقش نظامی
دارد اسمین کچھ جھگڑا حضرت نظام الدین اولیا کا لکھکر آپ ہی طے کیا ہی احمد بید رع
رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گذشت + جانے ایسے لکھنے سے کیا فائدہ اور نقش کو نفس
بمعنی دم کے بھی ٹھہرایا ہی اور اعتراض کیا ہی مصنف نے تو نقش و اسطے بجا و لفظ نظامی
بیاے معروف کے اور نظامی بیاے مجہول کے کہا ہی نہ نظام الدین اولیا جیسے در
ہر نقطے نمی ظاہر کردہ فرمایا ہی کہ اسمین بھی معروف و مجہول کا لحاظ کرکے ظاہر کردہ
کہا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔
نکتہ عذوبت سخن کمال آبیست کہ دردل ہمہ جا دارد و عکس این آب در ہر گلزمین
افتادہ گلہا سر برآوردہ **شعر** بوستانہاے خیال از سخن عذب کمال + در ہم
آب روانست از انست کم آل + **اللغات** عذوبت خوش مزہ ہونا پانی کا اور
شیرینی اور چیزون کے سواے پانی کی مجاز ہی کمال آل تخلص شاعر ہمہ ترجمہ کل کا عذب
بالفتح آب شیرین و خوشگوار و نیز خوردنی و نوشیدنی خوشگوار آل فارسی مین بمعنے
رنگ سرخ و اسپ اور ایک قسم سراب و چوب و خیمہ اور ایک بیخ ہی کہ اس سے
کپڑے رنگتے ہین **معنے ترکیبی نثر** یعنے کمال کا سخن ایسا ایک آب شیرین اور
خوشگوار ہی کہ جسکی سب کے دلون مین جگہ ہی اور یہ وصف رکھتا ہی کہ جس
گلزمین پر اسکا عکس پڑ گیا وہان سے ایک کامل نے ظہور کیا ایسا اثر و فیض

اس آب کا ہی معنے ترکیبی شعر یعنے جتنے بوستان خیال کے ہین سب مین سخن
شیرین کمال سے آب روان رواں ہی اور اسکے فیض سے سرسبز وریان اسی سبب
سے اسکے سخن مین سراب یعنے دھوکا آب کا مطلق نہین ہی آب ہی آب ہی
معنے معماے نثر کمال کے اول آخر سے کل ہوتا ہی لفظ ماجب اسکا مل یعنے گا
کمال حاصل ہوگا اور اسکے عکس یعنی بمستوی سے کامل نکلتا ہی معنے معماے شعر
اسمین بس یہی کہ کم اور ال کی ترکیب سے کمال حاصل ہوتا ہی محسنات کلام
کلمہ مین کیسا خوب ہی کہ کل وگل دونون ہجے ہین دردل ہمہ جا دارد کیا ہی دونبین
واقع ہوا کہ سب مخلوق اور دل کل دونونکو شامل ہی افتادہ اور سر بر آوردہ
متضاد عذوبت اور آب اور عکس وروان سب مناسب یکدیگر خیال کمال اہل
تینون ہموزن ہین اور کہ صاحب شعر پر پوشیدہ نہین الا اشتقاق شارح نے
کم و آل کے معنے مین لکھا ہی کہ لغت ترکی مین اسکے معنے کم گیر کے ہین اور مطلب
یہ لکھا کہ تمام رفیقین دلون کی آب سخن کمال سے بہرہ ور ہین بس ہر صاحب شان
کو چاہیے کہ اس آب سے تھوڑا لیتا سب کو فیض پہونچے اور کسی چیز کے منع کرنے
مین لفظ ترکی بہت مفید ہوا اسواسطے منع کرنے کم و آل ترکی کے الفاظ مین لکھے
بہت آب لینے سے منع فرمایا ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بھی ایک فرشتہ نے
چقندبیک لفظ ترکی کہکے جب خطاب کیا فوراً جنت سے نکل کھڑے ہوئے ورنہ نکلتے
نہین تھے شارح کو یہ تحقیق معنے لغت ترکی کی اور ایسا موثر و مفید ہونا انکا منع کرنے
کے معاملہ مین اور سمجھنا اور جاننا زبان ترکی حضرت آدم عم اور فرشتونکا کہین
ثابت ہوا ہوگا جب تو لکھا ہم تو ظاہر یہ جانتے ہین کہ مصرع نے عذوبت و
روانی آب سخن کمال سے نکتہ کو بھر دیا ہی بلکہ خود شارح اپنے معنے کو دیکھین پھر
کم گیری کیسی و علی ہذا باقی تقریر الحاصل ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد انھون
نے اپنے معنے لکھے مین نے اپنے لکھے واللہ الخبیر
نکتہ الف خواجوے نخلبند از عذوبت الفاظ و روانی معانی درمیان نقش دوجہ

نخل گفتگو انگیختہ و عین عماد برائے دام دل از سلسال بیان آب روان در شمر آوردہ
قطعہ از رشک سرو بستان ہمچون ہزار دستان + دارد ز نخل خواجو سرجوش آوخ
دل + وز خامہ عماد ارا برا گرچہ کشتہ دامع + بر روے دیدہ بنگر ستر عماش حاصل +
اللغات خواجو نام شاعر نخلبند باغبان نخل درخت خرما عماد نام شاعر سلسال آب شیرین و
خوشگوار و صاف عدد بالکسر جیادہ قدیم اور چشمہ جسکا آب روان منقطع نہو اور کثرت اور بسیاری کسی چیز کی
و بالفتح گنتی اور گنا شمر بفتحتین حوض و تالاب و سرشیر سرجوش جوش اول جسمین روغن وغیرہ ہوتا ہی
آوخ بفتح واو آہ و افسوس و کلمہ تعجب دامع آنسو بہانیوالا اعما بفتحتین اندھا ہونا اور گمراہی و ابر بلبط
وابر تنک رقیق مانند دود **معنے ترکیبی نثر** یعنے خواجو نخلبند سخن کے الف نے نہایت شیرینی الفاظ
و روانی معانی سے درمیان نقش دو جو کے نخل گفتگو کا بلند کیا ہی یعنے جیسے نخل خرما
رطب بار و پر برگ و شاخ اور بلند ہوتا ہی ایسے ہی نخل اسکی گفتگو کا بلند و پر بار ہی
اور عماد کے عین کہ ذات اسکی ہی واسطے دل دام کے سلسال بیان کے آب روان
سے آب شمر مین لائے یعنے تالاب و حوض کے آب مین اسکے سلسال بیان سے
آب ہوگئے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے رشک نخل خواجو سے سرو بستان مثل
بلبل ہزار داستان کے سرجوش آوخ یعنے آہ و افسوس دل کا رکھتا ہی کہ ایسی راستی
و درستی افسوس مجھ مین نہین ہی اور عماد کے قلم کا باران دیکھکر ابر اگرچہ واقع ہوا
یعنے شرم و حسرت سے رونے لگا لیکن عماد کے روے دیدہ پر ستر عما کا حاصل ہی
اشتق متر شح ہی کہ عماد نابینا ہی اور کور **معنے معماے نثر** خواجو مین پہلا خو تو
نقش جو ہی دوسرا خود جوا اور دونون کے بیچ مین الف آنے سے خواجو حاصل
ہوگا دام دل ماد ہوا جب ماد پر عین عماد آئیگا عماد ہو جائیگا عماد کے اول آخر
سے عد نکلتا ہی اور ما اسمین لانے سے بھی جو بمعنی آب کے ہی عماد ہو جاتا ہے
معنے معماے قطعہ آوخ کا دل خوا ہوا اسمین سرجوش کا جو جو ہی ترکیب
دینے سے خواجو ہو جاتا ہی اور ہرگاہ لفظ عما کا روے دیدہ پر جو دال ہی لاینگے
عماد ہوگا عماد کے کشتہ ہونے سے دامع ہوتا ہی عماد کا معما نظم و نثر دونون مین

دو دو دفعہ پیدا کیا ہی آور خواجو کا ایک ایک صورت پر **محسنات کلام** عدکا لفظ جو
عماد سے نکلتا ہی کیسا لطف رکھتا ہی کہ اگر بالکسر کہین تو مناسب ما و شمر کے ہو گا
جو بمعنی آب اور چشمہ اور تالاب کے ہی جیسا کہ عد کے معنے مین لکھی گئی اور اگر بالفتح
کہین تو بمعنی گنتی کے مناسب شمر کہ امر شمردن کا ہو سکتا ہی ایسے ہی سر جوش جو
دو معنے دیتا ہی اور روے دیدہ سوا انکے اور رعایات و مناسبات دیگر کما ھو الظاھر
علی فھم الفھیم **الاختلاف** شارح نے تین قسم کے معنے آب روان در شمر آوردہ
کے لکھے تینون مین لفظ شمار کا بجاے شمر کے اخذ کیا ہی بلکہ لغات کے معنے جو لکھے ہین
انمین بھی لکھا ہی شمر بمعنی عدد و شمارہ اور لغت مین جو معنی شمر کے ہین مین نے لکھدیے
شارح کا یہ حال ع درمیکدہ زمعنے اصلا خبری نیست + ایسے ستر عماش حاصل
مین بڑی توجیہین اور نقش دو جو مین کافیہ اور عبد الغفور سب کو جمع کیا ہی اور
طول طویل تشویلین خارج از ما نحن فیہ بھر کے کاغذ سیاہ کیا ہی اور سر جوش ہین
بلحاظ معنے معماے شین ضمیر کا ٹھہرایا ہی اچھی شرح لکھی طالب معنے جو رجوع کرے
کہ معنے متن کے معلوم کرون کہ صحیح کیا ہین تو بے ساختہ کہہ اٹھے روزے بخشوانے
آے تھے الٹے نماز گلے پڑی -

نکتہ سرسبزی حرف اول خسرو طوطی شکر خاے ہند ست کہ بر سر سرو راستی طبع بلند
آشیان دارد و شیرینی مطلع حسن علاوہ حلاوۂ سخن کہ بدندان نی قلم پیوستہ شدہ
قطعہ شد نظم خسرو بحر ہند آب و سواد او نگر + طوطی کلک اوزنی آوردہ خس بر رو
نگر + از حسن شکر تر حسن آوردہ در کف بحر را + حسن بر سر نون قلم زا واز موج او نگر
اللغات خسرو نام شاعر طوطی ہند لقب انکا حسن نام شاعر مطلع انکا مشہور ہی
علاوہ بکسر وہ بار جو کسی بار پر رکھین اور جو چیز کہ کسی چیز پر بڑھائین فارسی مین
اسکو سر بار کہتے ہین بفتح خطا ہی حلاوت شیرینی سخن بالکسر و تشدید نون دندان
سواد بفتح سیاہی رنگ و حوالی شہر و نواحی و ملکہ و ذہن خس بالفتح خاشاک
وکاہ و بچھانے باریک اور ایک گیاہ خوشبودار و تخم کا ہو و بخیل و ناکس کف بالفتح

وتشدید پنجہ دست وکف پا اور جھاگ جیسے کف دریا اور کف صابون وسوختہ
چقماق حسن بالکسر وتشدید نون جاننا اور آگاہ ہونا اور معلوم کرلینا و آواز نرم
نون ماہی وشمشیر ودوات وسیاہی وشب وچاہ زنخدان معنے ترکیبی نثر حضرت
خسرو کہ طوطی شکر خا ہندوستان کے ہین انکا حرف اول جو خا ہی سرو راستی
طبع بلند کے سر پر آشیان رکھتی ہی اسی سبب سے ہمیشہ بہار اور مثل سرو کے
خزان سے بے آزار ہی اور مطلع حسن کی شیرینی علاوہ حلاوت سخن کے ہی کہ انکی
نی قلم کے دندان سے گھلی ملی ہوئی ہی اسوجہ سے گو سخن انکا شیرینی سے پر بار ہی
لیکن شیرینی مطلع کی اُس بار پر علاوہ اور زیادہ ہی معنے ترکیبی قطعہ مصرحہ
کہتے ہین کہ نظم خسرو کی ایک بحر ہند ہی ذرا اُسکے آب وسواد کو دیکھ کیسا طول عرض
اور قعر وعمق رکھتا ہی اور اُسکی طوطی کلک کو دیکھ کیسی نے سے خس روپر لائی ہی
یعنے باوصف اسکے کہ کلک اسکی نی سے ہی جو خشک ہوتی ہی لیکن یہ خس یعنے
گیاہ سبز وخوشبو ظہور مین لائی ہی اور حسن اپنے شعر تر کے حسن سے ہر بحر کو اپنے
کف مین لایا ہی یعنے قبضہ قدرت میں اور اُسکے نون قلم کے سر پر حسن لگا پھر آواز
اسکے موج کی دیکھ کہ وہ صریر کلک ہی جو اُس سے موج مار رہی ہی بحر وکف
دونون مین ایہام ہی بمعنی دریا وبحر شعر ایسے ہی کف بمعنی ہاتھ اور جھاگ اور دونون
کے موافق معنے ہو سکتے ہین یعنے دریا جوش حسرت سے جھاگ منھ مین بھرے
ہوے ہی معنے معماے نثر سرو کے سر پر خا آنے سے خسرو حاصل ہوتا ہی
حلاوہ کا علاوہ حا ہی اور دندان مرادف سن جب حا علاوہ سن کے ہوگی حسن ہوجائیگا
معنے معماے قطعہ لفظ خس جب لفظ رو پر آئیگا خسرو ہوجائیگا اور لفظ حس
نون پر آنے سے حسن ہوجائیگا محسنات کلام سرسبزی طوطی شکر خا ہند سر سرو
راستی بلند آشیان شیرینی حلاوت بحر آب تر کف موج سب باہم دیگر مناسب
حسن حسن تجنیس تمام خس حس تصحیف آوردہ در کف بحر ہا کیسا لطف ہی
یعنے دریا کف مین لا ہی برعایت ذریا کف بمعنی جھاگ

یا شعر کی بحر مین کف مین لایا اسکی رعایت سے کف جو ایک قسم زحاف سے ہی یا دریا کو جوش حسرت سے کف مین لایا سواد کیسا خوب ہی کہ بحر اسود بحر ہند ہی باقی اور جو ہین تامل متامل پہ چھوڑتا ہون الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ خسرو کا سر کھلا تھا ہی اور خضرع کا بھی اور خضر بمعنی رنگ سبز اسواسطے سر سبزی حدف اول خسرو مصرع نے کہا ہی مانا لیکن سوائے سر سبزی کے کہ وہ مناسب طوطی کے بھی ہی اور بڑے لوگون کے ساتھ کہ اسکا سر سبز ہونا بھی ہی اور کوئی اشارہ مصرع کیطرف سے خضرع کا نہین ہی پھر کیسے یقین کیا جاے شعر دریا و کوہ دررہ و من خستہ و غریب + ای خضرع پے خجستہ مددکن بہمتم +

نکتہ سواد ترکیب جلال دردیدہ تکلم جلاے مردم ست و آوحدی طوطی بلاغت بیان اوحدی ست کہ شمع الف قلمش بر سواد وحی دلیلے دارد رباعی در باغ سخن بلبل بستان بمقال + لال ست بہ پیش غنچہ جیم جلال + او جیست مصور اوحدی را کہ گرفت + در سایہ اوج تیر و برجیس مآل + اللغات سواد سیاہی و ملک و ذہن و مسودہ ترکیب ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانا اور رکھنا ایسا کہ وصل ہو جاے جیسے نگین و خاتم تکلم سخن کہنا جلا بفتح در آخر ہمزہ اور محاورہ فارسی مین بے ہمزہ خانمان سے کسی کو نکال دینا یا خود ترک وطن کرنا بالکسر سرمایہ مخصوص اور زنگ سے صاف کرنا کہ روشن ہو جاے جلال و اوحدی ہر دو نام شاعر بلاغت جوان ہونا اور پہونچنا کمال اور منتہا کو اور لانا کلام نہایت مقتضاے مقام کے وحی بالفتح القاء الہام و کتاب و پیغام خدا اور سخن پنہان کہنا اور سخن پنہان اور لکھنا دلیل دال ہر دو بمعنی راہنما بمقال کی با توقیت کی ہی لال سرخ و گنگ اوج بلندی ضد حضیض تیر عطارد کہ علامت اسکی نجوم مین دال ہی برجیس مشتری جسکی علامت یا ہی مآل بمد ہمزہ بروزن مقال جاے رجوع و بازگشت و انجام کار معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین وہ سواد یعنے تحریر جسکو جلال نے دیدہ تکلم مین ترکیب کیا ہی ایک جلا ہی چشم مردم کے واسطے کہ چاہے اسکو سرمہ عام سمجھو چاہے سرمہ مخصوص

چاہیے صفا اوحدی اُسکے بلاغت بیان کی طوطی اُس حد ہی کہ شمع جو اسکے الف قلم کی ہی یعنے الف قلم سے جو شمع روشن کرتا ہی سواد وحی پر ایک دال و دلیل رکھتا ہی گویا کلام اسکا القا و الہام ہی ہی کہ عالم غیب سے اسکے دل مین گذرتا پڑتا ہی سے معنے ترکیبی رباعی جلال جسوقت کہ باغ سخن مین گفتگو و مقال کرتا ہی دلیل اسکے جیم کے سامنے کہ گل نو کلی کیطرح ہی لال و گنگ ہوجاتی ہی مجال مقال کی نہین رکھتی اور اوحدی ایسا معمور با اوج ہی جسکے سایہ مین تیر یعنے عطارد دو منشی فلک ہی اور مشتری قاضی فلک دونون اپنی بازگشت اور جائے رجوع رکھتے ہین اسقدر بلند اور روشن کلام ہی معنے معماے نثر لفظ جلا کو جب تکلم کے دیدہ پر لائینگے جو لام ہی جلال حاصل ہوگا اوحد بیت سے خود پورا اوحدی نکلتا ہی اور الف جسکا اشارہ شمع الف قلم کے ساتھ ہی سواد وحی پر لائینگے اور دلیل اسکی دال ہوگی تب بھی اوحدی ہوجائیگا معنے معماے رباعی جیم کے سامنے لال یعنے جیم سے جلال بنجاتا ہی اوج و اوح باہم تصحیف جب اوح کے سایہ مین دال عطارد اور یا مشتری کی آئیگی اوحدی ہوگا محسنات کلام اوحدبیت کیا الطف ہی جو ضمیر اوحدی کو بھی شامل ہی اور پورے نام شاعر کو غنچہ جیم کیا خوب کہا ہے کہ خوشنویس بصورت غنچہ کے لکھتے ہین اور بسبب خموشی کے اسکی یعنے غنچہ کیطرف کرتے ہین اور برعایت اسکے لفظ لال آیسے ہی دلیلے دارد کہ وہ دال ہی مرادف دلیل اور سایہ اور مال کہ اوحدی مین گویا دال عطارد اور یا مشتری کی اسکے سایہ مین ہی اور سواد اور ترکیب اور دیدہ اور جلا لنظر مردم وغیرہ سب برعایت یکدیگر اور علاوہ انکے کیسے مرعایات و مناسبات بھرے ہین کہ ذہن رسا پر سب عیان ہین و عیان راچہ بیان الاختلاف شارح کی فکر متفرعہ کو اس نکتہ مین بھی احتمال شاخ در شاخ ہین اور مجکو تو پند سعدی رح کی یاد ہی شعر ثباتے بدست آر اے بے ثبات + کہ بر سنگ گردان نروید نبات + سواے احتمال دیگر کے کہتے ہین کہ دیدہ تکلم معتد بہا نہین ہی نہ معنے ترکیبی مین نہ معنے معماے مین میری دانست مین

دیدہ نکلا لام ہی حسب اصطلاح اہل معما کہ کاف چشمہ دار بھی اسمین لگا ہوا ہی بس معنے معماے
مین کیا خلل ہی اور معنے ترکیبی تو باید و شاید موجود چنانچہ لکھے گئے ہان شارح نے جو
معما نکالا ہی اور مردم کے لفظ سے مر کو لام ٹھہرایا ہی اور لفظ دم کو دُم نام جلال کی کہ وہ
لام ہی قرار دیا ہی یہ بیشک خلل سے پاک اور موافق معنے ترکیبی و معماے کے ہی
مر لام کے معنے کہان ہی البتہ لام کے انواع اختصاص و تملیک وغیرہ سے ہی نہ خود
بمعنے لام اور مصرع ایسے شخص نہین ہین کہ جلال کے نام مین دُم لگا کے مورد جرح
اور قدح کے ہوتے مدح جلال کی کرتے ہین نہ مذمت و قدح اور بہت باتین ہین جسکا
جی چاہے انکی شرح دیکھے مین کیون کاغذ سیاہ اور اپنی اوقات تباہ کرون اپنی ہی
تحسین کی خیر مانگون خدا نہ کرے من ضیع کے ضیع کے مین داخل ہون اللھم
احفظنا۔
نکستہ ناصر در آتش بیان از چشمہ صاد عین حیوان ظاہر کردہ و بیک نقطہ کہ از رشحات
اقلام بر چمن حروف نامے ریختہ ناصر شدہ شعر بنار عشق سراپاے یافتہ ناصر
بالفظ او دل سامع ازان بودناصر + اللغات ناصر نام شاعر آتش بیان شاعر فصیح بیان
عین حیوان چشمہ حیوان رشحات جمع رشحہ بمعنی قطرات و چکیدگی نقطہ ریختن کنایہ
فال رمل سے دیکھنا سراپا خلعت و تمام اندام و تمام ہر چیز اول سے آخر تک
و وصف تمام اندام معشوق ناصر تازہ و نہایت سبز و نہایت سرخ و نہایت زرد
و جامہ خوک معنے ترکیبی نثر ناصر کیسا اعجوبہ کار ہی جسنے بیان کی آگ مین صاد کے
چشمہ سے چشمہ حیوان کا ظاہر کیا ہی یعنے جتاتا ہی کہ مین آگ مین چشمہ بہاتا ہون
اور وہ بھی چشمہ حیوان ورنہ آگ مین چشمہ کہان یہ اسی کا حق و حصہ ہی اور جس
نام کے چمن حروف مین ایک نقطہ بھی اسکی قلمون کی چکیدگی کا ٹپک گیا وہ سراپا
ناصر ہو گیا اسے تازہ و تر اور سراسر سبز ایسا فیض اسکے قلمون کا ہی معنے
ترکیبی شعر یعنے ناصر نے آتش عشق سے سراپا خلعت پایا ہی یعنے عشق سے
معزز و ممتاز ہوا ہی اسی سبب سے دل سامع کا اُس سے ایک نقطہ مین تازہ

اور ناضر ہوجاتا ہی یعنے نہایت ہی تازہ اور سبز یا سرخ و پر فروغ مثل آتش کے یا زرد
برنگ عاشقان اسلیے کہ وہ خود بھی عاشق ہی **معنے معماے نثر** نار مین چشمہ صاد کا ظاہر
ہونے سے ناصر ہوتا ہی اور ناصر پہ ایک نقطہ ٹپکا دینے سے ناضر ہوجاتا ہی اور محل نقطہ کا
سواے صاد کے اور کوئی نہین ہی **معنے معماے شعر** ناصر کا سراپا نار ہی اور اسپر
نقطہ ہونے سے ناضر **محسنات کلام** آتش اور چشمہ صاد عین نقطہ قلم چمن حروف
وغیرہ سب مراعات یکدیگر **الاختلاف** اصل کتاب مین اگرچہ بلفظ اول الخ
لکھا ہی لیکن میری دانست مین شاید بلفظ کی جگہ بنقط اوہو۔
نکتہ چشمہ میم سلمان با الف ماہی محیط معانی ست یعنی کہ سل کہ کشتی ست بر زبر دارد
ونون کہ ماہیست در زیر **شعر** حروف اول سلمان سل ست و آخر مان + کہ فن شعر
از وپرس دیگر ریا مان + **اللغات** سلمان نام شاعر محیط سمندر وکتاب فقہ سل کے معنے
مصنف نے خود لکھدیے اور نیز بمعنی پرس کہ امر ہی سال پیسال سے نون کی تفسیر بھی
مصنف نے کردی مان بھی امر ہی ماندن سے جسکے معنی چھوڑنا ہین اور رہنا **معنے**
ترکیبی نثر میم سلمان کا چشمہ مع الف کے ایک ماہی محیط یعنے سمندر معانی کا ہی
تو کیا خیال نہین کرتا کہ سل جو کشتی ہی اپنے اوپر رکھے ہوے ہی اور نون کہ مچھلی ہی اپنے
نیچے رکھتا ہی پھر سمندر مین اور اسمین کیا فرق ہی یعنے اسکے نام سے ظاہر ہی کہ یہ شخص
بھی اسباب و متاع گرانمایہ سخن کے کشتی کیطرح لادے ہوے ہی اور غور معانی کو بھی
بخوبی مثل ماہی کے پہونچا ہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** حروف اول سلمان کے سل
ہین اور آخر کے مان تبس اے مخاطب خود انھین لفظون سے یہ اشارہ ہی کہ فن شعر
مین جو کچھ پوچھے تو سلمان سے پوچھ اور سب کو چھوڑدے کوئی اس قابل نہین ہی
معنے معماے نثر سلمان مین اول سل اور بیچ مین ما اور آخر مین نون خود
اسکے نام سے ظاہر **معنے معماے شعر** سل مرادف پرس اور مان دونون کی
ترکیب سے بھی سلمان حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** برعایت لفظ ما سلمان کے
معانی اور ماہی اور مان سب ما والے لفظ لاسے ہین ایسے ہی ما اور محیط و کشتی

دونون سب مناسب یکدیگر زیروزبر متضاد وقس علی ہذا ما محیط معانی تینون کا سرکلمہ
سین الاختلاف شارح نے مصرع کے چشمہ میم باالف کہنے مین کچھ سوال وجواب
لکھے ہین غیری سمجھ مین یہ ہی کہ اگر پورا لفظ ما کہتے لفظ چشمہ کا جو میم کے لیے ضرور تھا
رہ جاتا اور جو چشمہ میم ہی کہ کے چھوڑ دیتے تو ما حاصل نہین ہوتا اور یہ کچھ ضرور نہین
کہ میم کو چشمہ کہا تھا الف کو بھی خواہی نخواہی کچھ کہتے مقصود سے مقصود ہوتا ہی اور سے
کیا غرض۔

نکتہ اگرچہ الف وفاے حافظ از ملامت وطعن کلمہ ملال ست در خط اہل طرب
آما در نظر تیز بینان حاے او شکل پیکان ست بر الف تیر ہیکہ فشانزدہ تا ہر فظ غلیظ طبع
را در پاے افگند شعر طبع حافظ ہست حالا لفظے مانند تیغ + بر ظرافت حاف رافت
ریختہ او بید ریغ + اللغات آف بالضم ملامت وطعن خظ بالفتح وتشدید بہرہ ونصیب
و در فارسی خوشی وخرمی فظ بالفتح وتشدید بدخو وسخت دل و درشت سخن غلیظ سطبر و
درشت ضد رقیق و ناپاک اس معنی مین بہت مشہور ہی حافظ معروف فارسی والے
قوال ومطرب کے معنے مین لاتے ہین لافظ مرد لفاظ ظرافت خوش طبعی والاحاف گھیر نیوالا
اور مہربان رافت مہربانی معنے ترکیبی نثر حافظ جو قوال کو بھی کہتے ہین برعایت اسکے
مصرع کہتے ہین کہ حافظ کے نام مین الف وفا کہ مجموع اسکا اف ہی بمعنے طعن وملامت
اگرچہ اہل طرب کے خط وحصہ خوشی مین پڑی ہی لیکن کیا ہوا جو تیز بین ہین وہ خوب
سمجھ رہے ہین کہ حا حافظ کے نام مین ایک پیکان ہی الف تیر ہیکر پر چڑھے ہوے
تا ہر فظ غلیظ طبع کو گرا کے اپنے پانون پر ڈالے اور سرزنش سے آپکو بچالے چنانچہ
ظاہر نام حافظ سے یہ بات ظاہر معنے ترکیبی شعر یعنے حالا طبیعت حافظ کی ایسی
لافظ اور باتون ہی مثل تیغ کے جسنے ظرافت پر حاف رافت کا بید ریغ بٹویا ہی یعنے
بڑی ظرافت ورافت والی طبیعت ہی معنے معماے نثر حافظ مین الف وفا سے
اف اور اسکے اول وآخر سے خظ حاصل ہوتا ہی جب خظ کے درمیان مین اف آئیگا
حافظ ہو جائیگا حا مع الف بصورت تیر مع پیکان کے ہی اور پانون حا کا الف بصورت

یا جب فظ اسکے زیر پا ہو گا تب بھی حافظ حاصل ہو گا **معنے معماے شعر** حالا کی جا
جسکی لا کو دوسری لا سے لا کیا ہی فظ پر لانے سے حافظ ہو جاتا ہی اور جب حاف کو ظرافت
سے رافت کو ریختہ کر کے لفظ حاف کا ظاہر لائینگے کہ ظا ہی رہیگی پھر بھی حافظ ہو جائیگا
محسنات کلام اہل طرب خط ریختہ بنظر حافظ کیسا خوب ہی ایسے ہی پیکان اور تیر
اور تیغ مناسب یکدیگر تیر تیز تصحیف حالا لفظی کہ پہلی لا کو دوسری لا سے لا کیا یعنے
حالا کا لا نہین ہی نہ لا فظ کا لا ہی کہ اسکی نفی پہلے سے کی ہی اور لا فظی مین یا وحدت کی جو
بتاتی ہی کہ ایک فظ یعنے فقط فظ کیسے الطف ایما ہین کہ سددر المصر ایسے ہی حاف رافت
ریختہ اور انکے علاوہ غور کرنے سے مل سکتے طبع سلیم کو متوجہ کرنے کے واسطے بھی کافی ہین
الاختلاف اصل کتاب مین پہلے فقرہ مین بجاے ملامت کے ملالت بھی نسخہ ہی
لیکن لاطائل ملامت ہی ٹھیک ہی اور شارح کے معنے اپنے رنگ کے ہین مجکو
اسلیے کیا۔

نکتہ عرائس نفائس انفاس شیخ خجندی را خدیست کہ پری مدوی حیران ست
و بساط انبساط بساطی بسطے دارد کہ منصوبہ قلب معانی در وی قایم ست و اسپ
تخئیل بہر کوے کہ باز گردانیدہ پیشش طے آمدہ **قطعہ** از خامہ مرنج وش خواہی
خجندی شد رقم + در ترکتاز معنوی جندی بزیرش از حشم + طاس فلک گردان شدہ
در سپلے چو چہرہ ہر کجا + طبعے بساطے خواند خوش نقشے بساطے از قلم + **اللغات**
عرائس جمع عروس زن و مرد نوکد خدا نفائس بفتح اول وکسر ہمزہ جمع نفیسہ بمعنی شے
عمدہ انفاس جمع نفس بفتحتین دم کہ وہ ہوا کا کھینچنا ہی ناک کی راہ سے راحت قلب
کے واسطے اور پھر اسی راہ سے دفع بخار کا ہی اور دونون حرکتین مل کے مجموع ایک
نفس ہوتا ہی خجند نام شہر وہان کے شیخ خجند ایک شاعر ہین خد بالفتح و تشدید و
تخفیف رخسار جن بالکسر پری یہ اسم جنس ہی کہ قلیل و کثیر سب پر صادق آتا ہی
بساط بکسر فرش و عرصہ و شطرنج و فراخی و میدان و دسترس و متاع و سفرہ چرمی
بسط بالفتح فراخی و انبساط و گستاخی و کشادہ ہونا مجاز اخوشی بساطے تخلص شاعر

منصوبہ کوئی چیز قایم کی ہوئی و تدبیر کار و بازی شطرنج قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز و
لشکر قایم باصطلاح شطرنج بازون کی بازی برابر تخئیل خیال کرنا طے بالفتح نام قبیلہ
و گرسنگی اور لپیٹنا اور لپیٹ کسی چیز کا علامت مریخ خا ہی ترکتاز لوٹ و تاخت ترکانہ
جند بالضم لشکر معنے ترکیبی نثر شیخ خجندی وہ شخص ہی جسکے عروسین نفیسہ انفاس
کلام کے ایسے خذور خسارہ تابان اور پر فروغ رکھتی ہین کہ پری جو حسن و خوبی مین
او روکی حیران کرنے والی ہی خود حیران ہو رہی ہی اور تبساطی کا بساط انبساط سخن
اپنی بسط و فراخی رکھتا ہی کہ منصوبہ قلب معانی کا اسمین بسط معانی سے کبھی خالی نہین
اور اسنے اسپ تخئیل کا جس گنبد کیطرف پھیرا فوراً طے اسکے سامنے آیا یعنے اسکو
لپیٹ گیا اگر یقین نہو تو دیکھ لو اسکے نام ہی سے یہ بات ظاہر ہی معنے ترکیبی قطعہ
جب قلم مریخ صفت سے خا خجندی کی کہ خود خجندی مراد ہی لکھی گئی تو ترکتاز معانی کے
واسطے لشکر کے لشکر اسکی تحت مین پائے گئے اور ایسے کہ مریخ صفت خونریز کہ دشمن
سخن کا دم نہ مار سکے اور بساطی کا وہ کلام ہی کہ اسکی طبع نے جہان کہین اپنے
قلم سے نقش نشاطی لکھا طاس فلک گردان کا چہرہ کیطرح شوق و وجد سے گھومتا
ہوا در پے ہوا کہ جہان کہین کلام اسکا پڑھا جاے مین سنون معنے معماے نثر
خجند کے اول آخر سے خذ جو بمعنے رخسار کے ہی حاصل اور درمیان مین اسکے
جن کہ پری کے معنے مین ہی موجود بسطے مین قلب معانی کو جو الف ہی قایم کرنے
سے بساطی ہوتا ہی اسپ کو پھیرنے سے بسا ہوتا ہی جب بسا کے سامنے طے آیگا
بساطی حاصل ہوگا معنے معماے قطعہ خجند کی خا کے نیچے جند موجود طاس کو
قلب کرنے سے ساط ہوتا ہی اور ساط کو بیے مین گردان کرنے سے بساطی ہوجاتا ہی
بے اور بے معما مین یکسان ہین بساطے نشاطے تصحیف و نقش یکدیگر محسنات
کلام عرائس نفائس ہموزن انفاس بھی نفائس کا ہم مادہ بساطے بسط انبساط
سب مین صنعت اشتقاق منصوبہ قلم قایم اسپ کو بے طے مراعات شطرنج و
گو بے بازی باز گر دانیدہ کیسا خوب ہی کہ گو بے بازی کی لوٹانے اور قلب دو نو کو

شامل ہی ایسے ہی طے پیش آمدہ کہ بساطی کے سامنے بھی موجود اور دوسرے معنے مین
بھی اور رعایت چوگان بازی کی بھی کہ اُسکا بن طے وہ ہوتا ہی کہ گیند لینے مین سبقت
کرکے میدان چوگان بازی کو طے کرجاتا ہی طاس فلک گردان کہ گردان اُسکی صفت
بھی ہی اور نیز اشارہ بہ قلب اور طاس کی مناسبت سے نہرہ اور خوبیان بہت ہین
کہ غور فکر پا سکتا ہی الاختلاف شارح کی وہی احتمال و طول تقریر ہی مین تو مطلب
سے مطلب رکھتا ہون —

نکتہ عین عصمت چشمہ ایست از سلاست زبان و عذوبت بیان کہ در عقبش اہل
خبرت را جز صمت حاصل نیست و کاف کلک کاتبے بر آیت یعنے برد معانی نقشے آورد
کہ مشتری چنگ متابعت در دامن او میزند قطعہ عصمت دلش از نور ذکا بود منور +
تا آمدہ از مصع دلش چہرہ در افشان + وز کاتبے آنرا کہ شدہ نور بیان جمع + کے در دلش
از مہر بود تاب پریشان + اللغات عصمت بالکسر پاکدامنی سلاست بفتح نرم و
آسان و ہموار عذوبت شیرینی عقب بالفتح رفتار اور کسی کے پیچھے آنا خبرت بالکسر
آزمایش و دانستگی صمت بالفتح خاموش ہونا آیت علامت و نشان آیہ بالکسر ہا
مکسور یعنے زیادہ کن برد بالضم ایک قسم جامہ مخطط اور نوعی بازی شطرنج مشتری
ستارہ معروف جسکی علامت نجوم مین یا ہی ذکا بضم اول آفتاب و بفتح دانش و
تیزی و طبع وزیرکی و شعلہ مصع بالفتح درخشیدن برق معنے ترکیبی نثر عصمت نام
شاعر اور وہ ایسا سخنور پاکدامن عیب و نقص سے ہی اور اسم بامسمی جسکی عین کہ
ذات اُسکی ہی ایک چشمہ سلاست زبان اور عذوبت بیان کا ہی کہ اُسکے پیچھے
اہل خبرت کو سوائے صمت اور خاموشی کے کچھ حاصل نہین ہی یعنے روبرو تو
کسی کو مجال گفتگو کی کب ہی پیچھے بھی سوائے خموشی کے کوئی کچھ نہین کہہ سکتا و رنہ
پیچھے ہوے نہ ہوے ہر کسی کے عیب بیان کرتے ہین اور کاتبی کہ یہ بھی ایک شاعر
ہی اُسکی کلک کا کاف اتب یعنے برد معانی پر ایسا نقش ظہور مین لایا ہی کہ مشتری
جو سعد اکبر ہی چنگ متابعت و پیروی کا اُسکے دامن مین مارتا ہی تا سعادت

حاصل کرے اور وہ مشتری یا کاتبی کی ہی دامن اسکا پکڑے ہوے معنے معمای نثر
عین کے پیچھے صمت آنے سے عصمت ہوتا ہی اور حرف کاف جب اتب پر آئیگا
اور یا جو علامت مشتری کی ہی اسکا دامن پکڑے گی کاتبی ہو جائیگا معنے معمای قطعہ
مصع کا مقلوب عصم ہوا اور جب تاجسکا ایا تا آمدہ ہی عصم سے کے آخر آئیگی عصمت
ہو جائیگا اور کے مین جب تاب پریشان ہوگی کاتبی حاصل ہوگا محسنات کلام
عصمت سلاست عذوبت خبرت صمت سب ہموزن کاف کلک کاتبی تینون کا
سر کلمہ کاف برد نقش مشتری نورذکا منور مصع مہرتاب شمع جمع پریشان سب
مناسب یکدیگر تا آمدہ کیسا خوب ہی کہ علت اور حرف تا دونوںکو شامل ہی اور علی
ہذا القیاس اور بھی۔

نکتہ القصہ شہسواران میدان بیان چندان تبای تخیل خیل معانی راجولان دادہ
کہ سم سمند افہام خوردہ بینان سودہ تا ند یعنے ہمتاے ایشان یافتہ اند و آشنایان
عمان معماچنان بسر موی چشمہ آبدار کشادہ اند کہ کف کفایت اوہام فرسودہ تا
بایت بحار ضمیر ایشان رسیدہ **نظم** بمیدان نظم از کلام مخیل + ز سرِ معنے بر آوردہ
ہر یل + ز حل معما و شرح سخنہا + بنعمای بحر رسیدہ دہن ہا + **اللغات** القصہ کلمہ
حصر کا ہی تخیل بروزن تامل خیال مین لانا خیل بالفتح سوار و گروہ مردم و گلہ اسپان
و بمعنی بسیار و کم افہام جمع فہم خوردہ بالضم ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب و اگر واو اور
بے وا و دونون طرح اسکا لکھنا جائز ہی ند بالکسر و تشدید مانند و ہمتا و نظیر و نام بت
آشنا شنا ور وشناوری عمان ایک شہر ہی یمن مین کنارے بحر اعظم کے اسیواسطے
اس بحر کو بحر عمان کہتے ہین کف بالفتح پنجہ و کف دست اور بند کرنا کسی کو کسی کام
سے اور جھاگ دریا کی کفایت بکسر کافی ہونا اور بس ہونا اور سود حاصل کرنا
اوہام بالفتح جمع وہم بحار بکسر جمع بحر مخیل خیال کردہ شدہ مخ بالضم و التشدید مغز سر
و مغز استخوان مجازا خلاصہ یل بالفتح پہلوان نعما بالفتح در آخر ہمزہ نعمت اور یہ اسم جنس
ہی و بقول بعض اسم جمع اور اسم جمع وہ کہ معنے جمع کے ہون لیکن وزن جمع کا نہو

معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بطور حصر بیان اہل سخن کا ہی جو مذکور ہوے چنانچہ فرمایا
کہانتک تعریف و توصیف ان لوگون کی کرون مختصر یہ ہی کہ یہ سب شہسوار میدان سخن
کے گذرے ہین سب نے تا تخیل یعنے معانی انکے خیال مین لاکر جو تلاش انسے افضل
اور فائق کی کی ہی اور یہانتک کہ سم سمند فہم باریک بینون کی اس تلاش مین گھس گئی
جب بھی اگر پایا ہی تو انکا ند یعنے ہمتا و نظیر ہی پایا ہی نہ بہتر و فایق اور جو پیرنیوالے
عمان معما کے تھے ایسے کہ ہر سر موسے انھون نے چشمے آبدار کھولے ہین ہر چند کہ انکے
اوہام کی کف کفایت یعنے جہانتک انکا بس چلا گھس گئین پھر بھی ان دریا دلون
کی آیت یعنے ایک نشان ضمیر منیر کو پہونچے ہین پورے پورے نہین پہونچے کف گھسنا
اس سبب سے کہا کہ اکثر مطالعہ کیوقت کتاب دیکھنے والے ہتھیلیان بھی ٹیک
دیتے ہین معنے ترکیبی نظم یہ لوگ ایسے یل اور پہلوان میدان نظم کے تھے جنھون
نے اپنے سرون سے مغز و مخ کلام مخیل یعنے پر خیال کا نکالا ہی اور ایسے معما حل کیے
ہین اور ہر سخن کی شرح اور بسط کی ہی جس سے جملہ ذہن نعماے بید کو پہونچے ہین
یعنے بیحد و حساب لطف و مزے انسے پائے ہین معنے معماے نثر کلمہ خیل کو
جو حرف تا سے جولان کرینگے تخیل حاصل ہوگا اور جولان سے اشارہ تحرک یا ی
تخیل کا بھی ہی ورنہ خیل کی یا ساکن ہی کلمہ سمند مین لفظ سم کا موجود جب یہ گھس
جائیگا ند باقی رہیگا سر مو سے ارادہ میم کا ہی اور چشمہ مرادف عین کا اور آبدار سے
اشارہ بلفظ ما کہ انکے مجموع سے بھی معما حاصل ہوتا ہی کفایت مین لفظ کف ظاہر
جب کف گھس جائیگا آیت رہیگا معنے معماے نظم یل کا لفظ جب مخ ظاہر کریگا
خیل ہوگا نعما کی حد نون ہی جب بید ہوگا عما رہیگا اور ذہن کہ بعمل تشبیہ میم ہی
عما کو جو نعماے بید ہی پہونچیگا معما ہو جائیگا محسنات کلام شہسوار میدان خیل
جولان تخیل کہ اسمین بھی لفظ خیل موجود ہی سم سمند آشنا عمان چشمہ آبدار کف
بجاریل سر مخ حل شرح معما سخن سب مناسب یکدیگر ایسے ہی افہام اوہام
کف کفایت مین سر کلمہ کاف ایسے ہی سر اور مو اور بہت ناظرین خیال فرمائین

الاختلاف شارح نے لکھا کہ بعض دہنہا سے دو میم ارادہ کرتے ہین تا معما ٹھیک ہو ورنہ عما مین میم مشدد نہین ہی اور اسکی بعض نے تردید کی ہی کہ دو میم نکالنا دہنہا سے کچھ ضرور نہین ہی ایک میم عما پر آنے سے معما ہو جائیگا پھر شارح کہتے ہین یہ سخن ضعیف ہی معما مین تین میم ہین تعجب ہی کہ میم مین تو شارح یا اورون نے جھگڑا ڈالا خیل اور نخیل اور یل اور مخیل کے پانون مین جھگڑا نہ کیا کہ کی تھین اور کی ہو گئین بس اصل یہ ہی کہ معما مین صورت معتبر ہی۔

نکتہ این ضعیف باوجود آنکہ چون مو درمیان غموم مغموم ست و درزیر دندان افعی سموم ہموم موم **شعر** بطنہ خاوی و فلس تحتہ + یدعی صدر الکمیم المفلس **اللغات** غموم جمع غم مغموم بالفتح اندوہگین اور چھپایا ہوا افعی ایک قسم مار کہ نہایت زہرناک ہوتا ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اور یہ زمرد سے اندھا ہو جاتا ہی سموم بالفتح بادگرم کشندہ و بالضم زہرہا و سوراخہا ہموم بالضم جمع ہم و بالفتح چاہ آب خاوی بمعنی خالی فلس پشیز درم زبون تحت بالفتح ضد فوق یدعی صیغہ مضارع ادعے دعوے میکند صدر بالانشین و اول ہر چیز و سینہ و بالائے ہر چیز **معنے ترکیبی نثر** مصرح بعد تعریف و توصیف شعراے ماضیہ کے مفصل و مجمل اب استینافاً رجوع طرف تصنیف کتاب کے کرکے اپنا حال بیان کرتے ہین کہ مین غموم مین ایسا مبتلا ہون کہ گھل گھل کے موکیطرح زار و نحیف ہو گیا ہون اور جیسے دندان افعی زہرناک سموم ہموم کے موم کہ جسکا زہر مشہور و معروف ہی **معنے ترکیبی شعر** اور یہ حال کہ پیٹ خالی ہی اور تحت مین ایک پیسہ پشیز بااین ہمہ مثل میم مفلس کے دعوی صدارت و بالانشینی کا **معنے معماے نثر** مو کا لفظ کلمہ غموم و مغموم دونون مین موجود دندان سے ارادہ سین کا ہی سموم مین سین کے بعد موم ہی اور ہموم سے بھی موم نکلتا ہی لیکن اسکا کوئی اشارہ معماے نہین ہی **معنے معماے شعر** مفلس مین میم صدر کلمہ ظاہر اور اسکے تحت مین فلس موجود اور بطن مفلس کا لام او روہ خالی ہی یعنے بے نقطہ **محسنات کلام** سموم غموم ہموم مغموم موم سب کے آخر

میم اور ہوزن -
نکتہ پیوستہ از غایت ہم حلقۂ کمند میم ہم بذروۂ عالم علوی پیوستہ تا معالم ابداع بر
طباع جلوہ نماید و اختراع برافق سماے اسماع بر آید **نظم** جلوہ ہاے فیض نور از رلے
من + نور خورشید ست براوج سخن + ہر کہ زین خورشید گشتش خوروشید + ہچو مہ بر
مہر راے اور سید **اللغات** ہم بکسر ہا و فتح میم ہمتا و قصد ہا جمع ہمت عالم علوے
عالم بالا معالم بفتح میم و کسر لام عالم و جہان اسواسطے کہ جمع معلم صیغہ الہ کی ہی بمعنی علامت
اور یہ جہان علامت اپنے صانع کا ہی اسواسطے معالم جہان کو کہتے ہین ابداع بالکسر
کوئی نئی چیز پیدا کرنا اور ایک قسم صنایع شعراسے طباع بکسر اول سرشت وخوی
مردم کہ زایل نہین ہوتی و بہ تشدید با صاحب طبیعت ذکی وکوزہ گر اختراع بالکسر
ایسی چیز پیدا کرنا کہ اُس سے پہلے مثل اُسکے نہوئی ہو اسماع بالکسر سنوانا اور گانا
و بالفتح گوشہا خور بالضم آفتاب شید بکسر و یاے مجہول بمعنی روشنی و آفتاب
و بکسر و یاے معروف گچ وغیرہ جس سے دیوار لیسین مگر خورشید مین یاے معروف
کے ساتھ فصیح لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ ہر چند ہم وغم مفلسی مین
جیساکہ شعر عربی کا مفہوم ہی مبتلا ہون لیکن ہمیشہ نہایت ہم سے حلقہ میم کمند کا
ذروۂ عالم علوی پر لگائے ہی رہا سواے بلندی کے ہمت اپنی کسی طرف مصروف
نکی نہ مائل پستی کا ہوا اس خیال سے کہ معالم ابداع کے طباع پر جلوہ نما ہوین
یعنے جہان کے جہان نئے اور تازہ باتون کے میری طبع پر جلوہ نما ہون اور یہ اختر
اختراع کے افق سماء اسماع سے نکلین یعنے یہ نئی نرالی باتین مخترع میری سماع مردم
مین جو پہلے ایسی دیکھی سنی نہون پہونچین **معنے ترکیبی نظم** اب مصرح موافق
سنت شعرا کے فخریہ کہتے ہین کہ میری وہ راے روشن ہی کہ نور جو جلوے فیض
کے دکھارہا ہی اسی کے فیض سے ہین اور اوج سخن پہ راے میری ایسی ہے
جیسے اوج فلک پر خورشید منور کہ سب اُسکو جانتے ہین اور جسکو میری
راے سے خوروشید حاصل ہوا ای روشنی بہ روشنی اُسکی راے ماہ کی طرح مہر کو

پہونچی یعنے مقابل اور طرف مہر کے ہوئی **معنے معمائے نثر** حلقہ میم کا جو غایت ہم سے
پیوستہ ہوگا ہم ہو جائیگا اختراع مین آختر موجود اور اسماع مین سما ظاہر ہی جب سما
کے دونون افق پر کہ الف اور عین ہی یہ اختر چلے گا اختراع حاصل ہوگا **معنے معمائے**
نظم پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین سخن کے لفظ مین یہ معلوم ہوتا ہی بایاے نور
خورشید کے کہ سخن مین سین علامت شمس کی ہی اور خا خورشید کی اور نون نور کا
جس سے سخن حاصل ہوتا ہی اور لفظ مہ کا جب را کو پہونچیگا مہر ہو جائیگا **محسنات**
کلام پیوستہ پیوستہ دونون تجنیس تام ابداع طباع اختراع اسماع ایسے ہی
ہم ہم عالم معالم کیسے سنجیدہ اور الطف ہین اختر افق سما جلوہ نور خورشید اوج و
خورشید و ماہ و مہر حلقہ کمند میم سب مناسب یکدیگر اور بہت شائقین ناظرین
غور فرمائین حظ اٹھائین **اختلاف** شارح نے احتمال و دغدغے تو لکھے لیکن معمائے سخن کا
نہین لکھا شاید انکی راے مین نہو واللہ اعلم۔

نکتہ کاہی کلک پا کشیدہ گل رخسارم از رشحات عین معانی چشمہ در قلب مانی
چنان مینماید کہ پہلوے دفتر تر میشود و گاہ از الف خامہ سر بریدہ مہ فرسایم از تصویر
بتان بیان چہرہ آزر بدانگونہ میکشاید کہ طبق ازرق فلک را درون پر زر می گردد

شعر چون زر خور بسر کشد عطارد کلک تیر من + عین عطارد آورد از فلک ضمیر من

اللغات کلک بالکسر نے عموماً و قلم خصوصاً عین چشمہ اور آفتاب اور زر اور ذات
مانی نام مصور جسنے دعوی نبوت کا کیا تھا اور اپنی نقاشی کو معجزہ ٹھہرایا تھا دفتر
بالفتح مجموعہ حساب یہ لفظ فارسی ہی تر شدن شرمندہ اور منفعل ہونا تصویر
صورت بنانا آذر نام حضرت ابراہیمؑ کے باپ یا چچا کا جو بت تراش تھے چہرہ کشادن
تصویر بنانا اور شگفتہ کرنا ازرق بتقدیم زا برراے مہملہ کبود و نیلگون و آب صاف
عطارد بکسر را شکار کنندہ تیر معروف و عطارد کہ دبیر فلک ہی **معنے ترکیبی نثر**
پا کشیدہ گل رخسار صفت کلک کی ہی یعنے ناز و غرور سے پانون پھیلائے ہوئے ہی
اور گل رخسار باعتبار سرخ رنگی قلم یا سرخ روشنائی کے بس مصرحہ کہتے ہین

کہ کبھی یہ کلک موصوف بصفات مذکورہ میری رشحات عین یعنے چشمہ معانی سے
ایسا چشمہ قلب مانی مین نمایان کرتی ہی کہ پہلو اُسکے دفتر کا تر ہوجاتا ہی اور شرمندہ
و منفعل یعنے مانی میرے معانی کی حسن و نزاکت دیکھکر شرم سے پانی پانی ہوجاتا
ہی کہ میری ارژنگ مین اس آب و رنگ کا کوئی نقش و نگار نہین اور مثل اسی فقرہ
کے دوسرے فقرہ مین سر بریدہ مہ فرسا صفت خامہ کی سر بریدہ ہونا خامہ
کا قطزنی سے ظاہر اور مہ فرسا ے باعتبار بلند رتبگی کے یعنے کبھی تو میری کلک کا
وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور کبھی یہ حال کہ خامہ سر بریدہ مہ فرسا میرا جب بتان بیان
کی صورت بناتا ہی تو آزر بت تراش کو ایسا شگفتہ اور مثل زر کے تازہ رو کردیتا ہی
کہ اُسکی تازہ روئی کی زر سے طبق ازرق فلک کا درون زر سے بھر جاتا ہی یہ نکتہ
بھی اپنے کلام کے حسن و خوبی مین لکھا ہی اور باقی معنے اسکے معنے معماے مین
ظاہر ہونگے معنے ترکیبی شعر مصرع کہتے ہین کہ میری کلک تیر صفات کا طارد
جب زر خور بجاے سیاہی کے اپنے سر پر رکھے اور زر خور مبالغہ ہی کہ جو
زر پیدا ہوتا ہی ملول کرکے اُسکے زر سے لکھے و مراد از حرف عین تو عین
عطارد جو ذات عطارد ہی خاص اپنے فلک ضمیر سے جسمین وہ عروج پارہا ہی نکالے
تحریر اور انشا اسکی کیا چیز ہی مطلب یہ کہ جو لکھون وہ عطارد ہی ہو جو دبیر فلک
کہلاتا ہی معنے معماے نثر کلک مین کاف جو بصورت پا کشیدہ کے ہی کشیدہ
یعنے ساقط کرنے سے کل باقی رہتا ہی جسکو خسارا اور پا کلک کا کہا ہی مانی کے
قلب مین عین لانے سے جو بمعنی چشمہ کے ہی معانی حاصل ہوتا ہی دفتر کے پہلو مین
لفظ تر ظاہر موجود خامہ کا سر خانے الف ہی جب یہ سر کاٹا جائیگا امہ رہیگا اور جب
مہ الف باقی ماندہ خامہ کو گھسیگا مہ رہ جائیگا بتان بیان مصحف یکدیگر چہرہ آزر کا
الف ہی جب چہرہ اسکا کھولا جائیگا یعنے الف ساقط ہوگا زر باقی رہیگا ایسے ہی
ازرق ظاہر ہی کہ اسکے درون مین زر موجود ہی معنے معماے شعر طارد جب
عین جو بمعنی زر کے ہی سر پر لائیگا عطارد ہوجائیگا محسنات کلام کلک پا کشیدہ

گلرخسار اور پہلو ہے فقرا اور خامہ سر بریدہ فرسا کیا ہی خوب واقع ہوے کہ معنے ترکیبی و معانی دونون اچھی صورت سے حاصل ہوتے ہین جو مذکور ہوے یا رخسار رشحات عین چشمہ ترسر تصویربت چہرہ مانی آزرزر طبق ازرق فلک خور کلک خامہ تیر عطارد ضمیر سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا القیاس اور لطائف الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ کلک تو بدون پاکشیدہ کہنے کے بھی گلرخسار ہی اگر پاکشیدہ نہو تو بہتر ہی اسواسطے آخر ساقط کرنے سے کل رہتا ہی انتہی اگر پاکشیدہ نہ کہتے تو معنی معمائی مین کاف نکالڈالنے کا ایما ہی کیا ہوتا یایہ کہ ہر کوئی جو چاہیے نکالڈالے جو چاہے بڑھالے مجکو ایک شبہہ ہوتا ہی کہ کتاب مین پہلے فقرہ مین گاہے کلک پاکشیدہ ہی صرف اور دوسرے فقرہ مین از الف خامہ سر بریدہ بس بنظر مطابقت وہان کاف کلک پاکشیدہ کہا ہو تو عجب نہین لیکن کتاب مین نہین ہی لہذا بدستور رہنے دیا۔

نکتہ دور ہا بود کہ از دل شکستہ آفتاب وار این جہر سر برمیزد کہ از نظم و نثر نسخہ نویسم کہ انشاے او آشناے دل دوستان و خط او نقش خط ہمگنان باشد **قطعہ** چمن دل ندیدہ در صف او + قصد فہم کسے چو پاے صفا + فکر بیدل ز فر او روشن + طیب بجہ زطے او پیدا + **اللغات** دور گرد گھومنا سر بر زدن ظاہر ہونا نظم جواہر پرونا اور ملانا اور سخن کو وزن و ترتیب دینا نثر پراگندہ ہونا اور پراگندہ کرنا نسخہ بالضم نوشتہ شدہ انشا پیدا کرنا شروع کرنا اور آپسے کوئی چیز کہنا خط بالفتح و تشدید طا لکھنا و نوشتہ خط بالفتح بہرہ و بخت و بہرہ مند شدن طیب بالفتح لذیذ و پاک ہونا کسی چیز کا و بالکسر خوشبو **معنے ترکیبی نثر** بہت دور ہو گئے اور مدت گذری جب سے میرے دل شکستہ آفتاب وار مین کہ شکستگی اسکی بسبب غم و ہم مفلسی کے ہی جیسے کہ اگلے نکتون سے ظاہر ہو گئی اور آفتاب بسبب نورانیت کے یہ جہر و آرزو اٹھتی رہی ہی کہ کوئی نسخہ نظم و نثر سے ایسا لکھون کہ انشا اسکی آشنا دلدوستون کی اور خط اسکا حظ سب کے دلون کا ہوئے یعنے اسکے معنے اور لفظ سے ہر کوئی حسب

حیثیت و استعداد بہرہ یاب ہووے جیسا کہ اس کتاب مین ظاہر معنے ترکیبی بھی عمدہ
ہین اور خفیہ معنے معمائی بھی موجود معنے ترکیبی قطعہ مصرح اسی نسخہ کو ایک چمن
کہ جس مین اقسام انواع گل رنگین مضامین و معانی کے شگفتہ ہون ٹھہرا کہتے ہین
کہ اس چمن نے کسی کے فہم کے قصد کا پانون اپنی صف مین نہ دیکھا ہو مثل صفا کے اگر
ہو تو اسکی صف مین صفا کا پانون ہو و الا اور کا مقدور نہین جو اسمین قدم رکھ سکے
اور ایسا چمن کہ فکر کیسی ہی بیدل اور گھبرائی ہوئی ہو اسکے فروزیبائی سے روشن
ہو جاوے اور اسکے طے کرنے اور بیٹھنے سے ایسی طیب بید یعنے خوشی و پاکیزگی و خوشبو
پیدا ہووے یعنے لطافت ہی لطافت کہ جسکے لوٹ پوٹ کرنے سے نہایت ہی خوش ہو
معنے معمائے نثر انشا کا دل آشنا ہوتا ہی خط و خط باہم نقش معنے معمائے
قطعہ صف مین پانون صفا کا جو الف ہی آنے سے صفا حاصل ہو گا فکر کا دل کاف
ہی بیدل ہونے سے فر رہیگا طیب کی حد با ہی بید کرنے سے طے رہیگا محسنات کلام
دور آفتاب مہر نظم نثر نسخہ انشا خط نقش خط تناسب ہین۔

نکتہ در ہنگام اختتام کتاب حسن اول کہ مطلع و مقطعش حل دقایق عشقبازی
و غایت فحاوی آن حاوی لغت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم بود شبے دل راکہ از
نہایت شگاف کاف می نمود برائے عرض استکانت دران آستانہ اعتکاف دادم
دیدم کہ ازان عتبہ خانہ چشم بنیاد تنبہ را راہ نمائے نور دل از اجزائے درون
روشن شد چشمہائے ہجوم معانی با نقلاب موج چندان در منظوم برکنار سینہ مکدر
ریخت کہ آنرا از کثرت دل رد کم توانستی کرد در مطلع شب بیپایان سودائے آن از
سواد الفاظ و معانی معما شبستانی دیدم پر ابکار بدایع کہ چون پری بر روی چنان آن
حسن می نمود و چون پردہ از روی آن شبستان بر داشتم بستانی دیدم کہ در دش در
محبت یعنی در ود روی روح نمود و ریحان گلستان را بہم برزدہ حیران میساخت با دل
متفکر سر افگندہ گفتم **بیت عربیہ** اَللَّیلُ حُبلیٰ بِالحُظُوظِ وَ لَیلُنَا + بِالحَقِّ
حَامِلَۃٌ لِیَعضُلَ نَیلُنَا + فیض را دریاب و از بن دریا و درے بر سر آب آر

قطعہ کہ گشتی داماں آخر زماں + زہ یادگاری بود در جہان + وزین آسمان آفتابے برآر + کہ مانند یسین اسم تو در اماں + **قطعہ** روضۂ نور دلش از رہ عیان + گشتہ برگ کرب دل زو بزگران + بینی اندر تن زعکس او توان + یابی از معنیش از جا نہا جہان +

اللغات فحاوی بفتح اول جمع فحوی کی او مضامین حاوی احاطہ کنندہ استکانت فروتنی و عجز و حقارت کاف مخفف شگاف کا اعتکاف گوشہ نشینی عتبہ بضم عین مہملہ دہلیز سود اسیاہ و خال سواد سیاہی ابکار بفتح اول جمع بکر کی زن و مرد نارسیدہ ورد بفتح گل ود بضم واو و دال مشدد محبت و داد جنان بفتح دل و بکسر جمع جنت کی

معنے ترکیبی نثر مصنف رح فرماتے ہین کہ وقت اختتام کتاب حسن و دل کے جسکا مطلع اور مقطع حل دقایق عشقبازی کا تھا اور غرض و غایت اسکے مضامین کی حاوی نعت سید عالم صلعم کی تھی ایک رات مین نے دل کو کہ نہایت شگاف و کاوش سے کاف و زخمی معلوم ہوتا تھا اظہار فروتنی اور عجز کے واسطے اس آستانہ رسالتماب مین مراتب اور گوشہ گیر کیا تو کیا دیکھتا ہون کہ اس عتبہ سے خانہ چشم بیا د تیہ میر یکھو ایک راہ نما یعنے نور دل اجزاے درون سے روشن ہوا پھر تو سرچشمہ ہاے ہجوم معانی نے بوجہ انقلاب و تلاطم موج کے اسقدر در منظوم سینہ مکدر پہ ٹوٹے کہ انکو بسبب کثرت کے دل ردنہ کر سکا اور مطلع شب بے پایان خیال اسکی مین سیاہی الفاظ اور معانی معما سے مین نے ایک شبستان دیکھا ایسے صنایع بدایع ابکار او ر اچھوتون سے پر اور آگندہ کہ جنپر دست فہم کسی ذی فہم کا نہین پہونچا تھا اور پری کے مانند میرے روے دل پہ ادا اپنے حسن کی ظاہر کرتے تھے پھر جب اس شبستان کے منھ سے پردہ اٹھایا تو ایک بستان نظر آیا کہ جسکا ورد اے گل ود محبت مین رخ روح اور تازگی کا دکھاتا تھا حاصل یہ کہ ان گلون کے دیکھنے سے محبت تازہ ہوتی تھی اور دل کو فرحت و تازگی پہونچتی تھی۔ اور حال یہ تھا کہ ریحان گلستان کو درہم برہم کرکے حیران کرتا تھا۔ اسوقت دل متفکر سے سر افگندہ ہوکر مین نے کہا **معنے ترکیبی** بہت عریبہ رات حاملہ ہی عموماً محفوظ کے ساتھ اور ہماری رات خصوصاً حامل ہی اس رحمت کی

کہ حاصل کرے ہمارا مقصد معنے ترکیبی جملہ ابتو اُس شبستان فیضان حضرت سے جو
تو نے دیکھا ہی فیض حاصل کر پھر اُس فیض سے ایک در نکال معنے ترکیبی قطعہ
کہ یہی در زیب سفینہ دامان آخر زمان کا ہوگا یعنے لوگ زمان مابعد کے اپنے سفینہ
دامن مین یہ در رکھینگے اور ہمیشہ جہان مین ایک یادگار رہیگا - اب اُسی دریاے
فیض کو آسمان قرار دیکر فرماتے ہین کہ اس آسمان سے ایک آفتاب برلا کہ بہت
مدت تک تیرا نام امن وامان مین رہے - یہان در اور آفتاب دونون سے مراد
سخن ہی اور ظاہر ہی کہ آفتاب سخن اپنی ضیاے معانی سے سخندان معنی سنج کے
دلون کو تا قیامت منور اور روشن رکھیگا اور نام اہل سخن کا اپنے در سخن کی بدولت
صفحہ ہستی پر نیستی و فنا سے تا ابد الدہر محفوظ و مامون رہیگا - پھر جبکہ مرکوز دل مصنف
کا جسکا ذکر نکتہ بالا مین فرمایا ہی ببرکت فیض توجہ روح پاک حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان غیب سے لوح خاطر پر منقوش ہوا اور وہ تردد
تفکر جو باعث خلجان خاطر اور کرب دل کا تھا دور ہوا تو اب فرماتے ہین معنے
ترکیبی قطعہ دیگر کہ وہ در اور آفتاب جسکے نکالنے کو کہتا ہون ایک ایسا زمضمون
ہی کہ رہ وروش اُسکی پرضو وضیا سے ہی اور اُسکی رہ سے روشنی قلب عیان
ہوتی ہی اور اُسی کی لطافت ونضارت کے سبب سے سامان کرب دل کا برطرف
ہوگیا - وہ ایسا مقوی اور جان بخش ہی کہ محض عکس الفاظ سے اپنے تن مین توان
تو دیکھتا ہی اور جب اُسکے معنی اور حقیقت کو غور کرتا ہی تو جانون کی جہان پاتا ہی
معنے معماے نثر حسن و دل کا مطلع یعنے پہلا حرف ح اور مقطع یعنے اخیر حرف
ل دونون کا مجموعہ حل ہوا فحاوی کی غایت حاوی شگاف کی نہایت کاف اور
اعتکاف کی انتہا بھی کاف ہی چشم کی مرادف عین حرفی کو تہ پر رکھنے سے عتبہ ہوتا ہی
اجزاے درون سے دال حرفی نکال کر باقی کو لولو تو نور ہوگا - ہجوم کی پاسے حرفی کو
جدا کرکے منقلب کرو تو موج ہوگا مگدر کے آخر دد اور در کو لولو تو رد ہوگا شبستان مین
شبستان نشین کے پردہ مین روپوش ہی تخم روح کا ودمین لانے سے درد ہوگا

ریحان کے درہم برہم کرنے سے حیران ہوتا ہی درباب مین ایک در برسر آب ہی
اور لفظ دریا مین بھی در ہی **معنے معماے قطعہ** کشتی کا مرادف سفینہ اور سفینہ کا
مرادف بیاض کتاب ہی اور آسمان سے حرف سین حسب قاعدہ رموز شمس جو
مرادف آفتاب کا ہی نکالنے سے امان ہوگا اور آسمان مین اسم کے ساتھ امان
موجود ہی روضہ مین لفظ ضو منقلب مرادف نور کا ہی جورہ کے اندر ہی برگ کا
منقلب کرب ہی اور تن مین اوکا عکس والالنے سے توان ہوگا **محسنات کلام**
کتاب مطلع مقطع فخاوی وحاوی + اعتکاف کاف عتبہ تبہ آستانہ خانہ ہنیاد +
چشمہ موج در + شب سودا سواد + شبستان پری جنان + بستان گلستان + فیض
دریا آب درکشتی + آسمان آفتاب + روضہ رہ برگ یہ سب باہم تناسب اور
حس وحسن مین تجنیس ہی واضح ہو کہ مصنف رح منجملہ کاملین سے ہین اور محب
صادق وواثق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جوکچھ انکو فیضان ہوا ہی
وہ بطفیل روح مبارک نبی علیہ السلام کے ہی جیساکہ نکتہ ہذا و آیندہ مین ذکر
فرمایا ہی۔

نکتہ از روحات نبوی بوی بدرون دل از پا فتادہ رسید و قبول طرح این نسخہ بر
آیت روایت رونمود و طرز این تحفہ لطور جدید و بخت سعید بدست آورد و این
سواد را شبستان نکات و گلستان لغات نام نہاد **قطعہ** گلستانی از عبہرش دیدہ
راہبر + شبستان از صبح دل حور را جان + جمال معانی نہان زیر حرف + چو لفظ بتان درمیان
شبستان + **اللغات** روحات بالفتح جمع روح کی بمعنی بوہاے خوش و بادہاے خنک و آسایشہا و
خوشیہا و روح بالضم جان و رحمت و قرآن و نام حضرت عیسی و نام جبرئیل علیہما السلام
قبول بالفتح اول پذیرفتن و بضمتین پیش آمدن طرح بالفتح انداختن و دور ساختن
و قایم کردن بناے مکان و نمونہ عمارت نو و نقاشی و کنارہ گرفتن از کارے
آیت نشان و علامت روایت بکسر نقل کردن سخن جد بالکسر نوی و تازگی و بفتح
بخت عبہر نرگس **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ خوشبوئین روح نبوی صلعم سے

ایک بومیرے دل ازپا فتادہ ودرماندہ مین پہونچی اور قبول بنیاد اس سنخہ کی نے نقل سخن کی علامت پہ مُنھ دکھایا یعنے نقل سخن اور بیان کتاب نے بنیاد قبول کی اور مجکو متوجہ نقل وبیان سخن پر کیا۔ اور طرز اس تحفہ کا نئی انداز اور مبارک نصیب سے ہاتھ آیا اور نام اس مسودہ کا شبستان نکات اور گلستان لغات رکھا **معنے ترکیبی قطعہ** یہ نسخہ ایک گلستان ہی جسکی عبہر آنکھ کو بہرہ بخشتی ہی اور ایک شبستان ہی جسکی آسایش و فرحت اور تازگی وٹھنڈک اور خوشبو کے سبب سے حور کو جان ملتی ہی اور جمال معانی کا حرفون کی تحت مین ایسا پوشیدہ ہی جیسے بتان کا لفظ شبستان مین **معنے معمائے نثر** دل ازپا فتادہ مین دل کا مرادف قلب ہی اور قلب کو ازپا فتادہ کیا یعنے ب گرائی تو قل ہوا اسکے اندر بو پہونچنے سے قبول ہوتا ہی ردآیت کی آیت پر رو موجود ہی عبہر کا عین مرادف دیدہ کا ہی جدید مین بخت کا مرادف جد اور دست کا مرادف ید ہی جد کو ید پر ملانے سے جدید ہوگا روح کے قلب سے حور ہوگا شبستان مین بتان کا لفظ روپوش ہی **محسنات کلام** روحات وروح مین صنعت اشتقاق ہی عبہر اور دیدہ مین مشابہت معنوی ہی اور جان مین ایہام ہی حور وجان کیا خوب مناسب ہین۔

نکتہ ابواب حدود حریم این شبستان چون لفظ حریم بہشت بہشت افتادہ ورای معانی بر دریای معانی کشاد تا ازین ہشت باب چون حباب صورت جناب عرضہ دید والف کلک انتساخ احباب بر سروی نمایہ انداز **اللغات** حریم احاطہ گرداگرد خانہ حباب بالفتح گنبد آب ہندی میں بلبلہ و بکسر دوستی کردن و بالضم دوستی ومار و دیو جناب بالفتح درگاہ و آستانہ و گرداگرد سرای عرضہ بالفتح یکبار ظاہر کردن چیزی را بکسے و آشکارکردن و عرض نمودن و بالضم ہمت وحیلہ و درمیان انداختہ شدہ و پیش آوردہ شدہ و آنچہ پیش کشیدہ شود و سپر انتساخ بالکسر نسخہ گرفتن **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ

ابواب حدود حریم اس شبستان کے مثل لفظ حریم بہشت کے کہ آٹھ ہین ہشت
پر واقع ہوے جیسے بہشت مین ہشت کا لفظ ہی اور بہشت کے دروازے بھی
آٹھ ہی ہین ایسے ہی اس شبستان کے باب بھی آٹھ رکھے تا مشبہ اور مشبہ بہ
مین مناسبت تمام رہے اور راے صافی کو دریاے معانی پر کشادہ کیا یعنے
تیرایا تو کہ اس ہشت باب چون حباب سے کہ پیشتر سے اپنی معدومیت اور بھر
دفعتہً ایک صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ موجود ہونے مین مثل حباب کے تھے
صورت جناب کی پیدا اور ظاہر کرے اور الف قلم نسخہ گیری احباب کو اسی حباب
کے سر پر سایہ انداز کرے مشابہت ہشت باب کی حباب سے یہ کہ ح کے
آٹھ عدد ہین جو بہ سر باب ہی پس ہشت باب اور حباب ہمجنس اور ہم معنی ٹھہرے
اور چونکہ حباب کو فنا بھی بہت جلد ہوتی ہی تو شبہہ ہوتا تھا کہ کہین یہ باب بھی حباب
کی طرح جلد فنا ہوجائین تو اسی کے دفع دخل مین فرماتے ہین کہ مین نے اپنی
راے صاف کو جب دریای معانی پر تیرایا تو ہشت باب چون حباب کو جناب
کی صورت یعنے ایک درگاہ پایدار پایا۔ اسواسطے کہ الف کلک انتساخ احباب
کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کیا ہی جس سے اسکا سکون و استحکام کامل
متصور ہی بس اب یہ ہشت باب بجون حباب جناب ہو گئے اور بنا بھی انکی بوجہ
قلم نسخہ گیری احباب کے پائدار و مستحکم ہو گئی اور جو خدشہ کہ انکی معدومیت کا تھا
وہ بھی مٹ گیا تو اب آگے تفصیل ابواب و نقل سخن مین مصروف ہو تو احباب
بھی بلا وسواس نقل پرداز ہون اور یہی صورت اسکی پائداری کی ہی معنے
سمجھانے نثر لفظ بہشت مین ہشت اور حباب مین باب کے سر پر ح
جسکے آٹھ عدد ہین پس معنیٰ یہ ہشت باب بہشت ہی ہین حباب کے سر پر
الف لانے سے احباب ہوگا اور دریا مین راے موجود ہی **محسنات کلام**
شبستان ابواب حدود حریم بہت مناسب ہین بہشت بہشت مین تجنیس
خطی ہشت باب اور حباب ضمناً مرادف جناب اور حباب اور احباب مین

تجنیس زائد۔

باب اول از الف تالیف اسلام سلام می گوید بر نون ایمان کہ ہلال فلک اول امن وامان ست ایما می نماید اللغات تالیف دو چیز یا چند چیز کو جمع کرنا اور باہم ربط دینا ترتیب وار اور اس جگہ استعارۃً لفظ اسلام اور معناً اجتماع حروف اسلام سے مراد ہی سلام بفتح اول گردن نہادن و بے گزندی و بے عیبی وسلام گفتن ایمان بالفتح قوتہا ودست ہاے راست وسوگندہا و بالکسر گرویدن وامان دادن ایما بالکسر اشارہ معنے ترکیبی فقرہ اولے فرماتے ہین کہ یہ پہلا باب الف تالیف اسلام کی طرف سے مسلمانون کو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای مسلمانو لفظ سلام کے معنے اگرچہ سلامتی اور بے گزندی کے ہین مگر واقع مین اطلاق اور حصول و وصول اس معنی کا بدون اسلام کے محال ہی جب تم سلام پر الف لاؤ تو تمھارا اسلام پورا ہووے اس لیے تم پر واجب اور لازم ہی کہ اسلام کے جملہ ارکان واحکام بہ ترتیب اپنی ذات مین جمع کرو اور انپر جان و دل سے کاربند ہو تو اعمال شرع مین بے عیب اور عذاب آخرت سے سلامت اور بے گزند رہو گے اور مصداق سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا خالدین کے بنجاؤ گے معنی آیہ سلامتی ہو تمکو اور خوشخبری پس رہو تم ہمیشہ بہشت مین معنے ترکیبی فقرہ ثانی اور وہی الف نون ایمان پر کہ ہم شکل ہلال فلک اول کے ہی ایما واشارہ کرتا ہی کہ ای مومنو خدا اور رسول پر صدق دل سے ایمان لاؤ اور مومن کامل بنجاؤ کیونکہ اسمین تمکو امن وامان کے فلک کا ہلال دکھائی دیگا جسکو روز بروز ترقی ہی مثل ہلال فلک کے یعنے ایما ندار کو روزافزون امن وامان ہی معنے معماے ہر دو فقرہ تالیف سے الف ظاہر ہی اور سلام پر الف لانے سے اسلام ہوتا ہی اور اسلام کا پہلا الف دور کرنے سے سلام ہوگا۔ نون خط نسخ مین مشابہ ہلال کے ہی ایمان مین امن وامان دونون موجود ہین۔ ایمان کا نون دور کرنے سے ایما ہوتا ہی اور تحتانی والف ثانی

دور کرو تو امن اور فقط تحتانی دور کرو تو امان اور الف ثانی دور کرو تو ایمن یعنی بیگزند
محسنات کلام الف اسلام اور ایمان کا باعتبار اپنے عدد کے مناسب باب اول
کے ہی اور تالیف والف اور اسلام وسلام اور ایمان وامن وامان مین صنعت
اشتقاق ہی اور ہلال وفلک اول وایما بہت مناسب ہین۔
باب دوم بارگاہ ملوکی ست کہ در دولت راچون والی مسند دوم از عطاے
عدل روسیاست دولخت میگرداند **اللغات** والی مسند دوم حضرت عمر عادل رض
کہ خلیفہ دوم ہین وعدل روسیاست بترکیب مقلوب اے سیاست روندہ عدل
لخت بمعنی پارہ وجز **معنے ترکیبی** یہ باب دوسرا بارگاہ ایسے بادشاہون کی ہی
کہ جو اپنے در دولت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بسبب عطا ہونے سیاست
عدل روکے جو انکو بادشاہ حقیقی کی جانب سے ملی ہی دو ٹکڑے کرتے ہین
اور اصلا جادۂ عدل سے قدم باہر نہین رکھتے یعنے نہ تو کسی غیر نفس پر ظلم کرتے
ہین نہ اپنی ذات کو بغیر سزا کیے چھوڑتے ہین حتے کہ اگر انسے کوئی حرکت ایسی
سرزد ہو جو قانون عدل مین قابل استیصال مکان ہو تو اپنے آپ ہی اپنے
ہاتھ سے اپنے در دولت کی بیخ کنی کر ڈالین گے جیسے کہ حضرت عمر رض نے اپنے فرزند
ابوشحمہ کو بجرم شراب خواری وزنا اپنے ہی ہاتھ سے حد شرع جاری کرکے شربت
مرگ پلا دیا **معنے معماے** دیکھو در دولت کے در او ردولت دو ٹکڑے ہین
محسنات کلام دوم اور دو برعایت باب دوم ہی بارگاہ ملوک در دولت
والی مسند عدل سیاست مناسب باب کے ہین اس باب کو بارگاہ سلطانی
اسواسطے فرمایا ہی کہ اسمین ذکر سلاطین ہی اور نیز باہم تناسب۔
باب سوم از مثلث طیب اخلاق علما کہ بواسطہ سہ انگشت قلم جیم جدال
از روی دلیل کمال چون مثلث زہرہ بر فلک سوم چنگ می کشاید **اللغات**
مثلث نام خوشبوی کہ قرص اسکے سہ گوشہ بناتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ
مشک وزعفران اور کافور کے ہوتے ہین طیب بالکسر بوے خوش وخوشی و

وپاک شدن وخوش طبعی واسطہ ذریعہ ووسیلہ زہرہ بالضم نام ستارہ معروف کہ فلک سوم پر ہی اور نام ایک عورت کا جسپر ہاروت و ماروت فرشتے فریفتہ ہوکر چاہ بابل مین مقید ہین جدال بالکسر جنگ و خصومت کردن چنگ بالفتح پنجہ دست و نام ساز و ہر چیز خمیدہ ڈال پرند شکاری جسکو عقاب کہتے ہین مثلث زہرہ ستار یا چنگ اُسکا واضح ہو کہ اخلاق علما تین قسم کے ہین ایک خاص خدا کے ساتھ یعنے عبادت بیریا دوسرے عام مخلوق کے ساتھ یعنے معاملات و مقالات و ملاقات وغیرہ تیسرے مشترک ساتھ خالق ومخلوق کے مثل درس وتدریس وعظ و پند ارشاد وہدایت وغیرہ کے اور یہ مشتمل ہی عبادت خالق ونفع خلق پر اسیواسطے اخلاق علما کو مثلث فرمایا ہی جدال علما مناظرہ اور مباحثہ اور یہ اکثر تحریری بھی ہوتا ہی سہ انگشت قلم وہ انگلیان جنسے قلم پکڑتے ہین لکھنے کے وقت معنے ترکیبی یہ تیسرا باب اُن علما کے اخلاق خوشبو مین سے ایک خوشبو ہی جنکے سہ انگشت قلم کے وسیلہ سے جیم جدال جو وقت مباحثہ تحریری کے بجواب حریف و مقابل حیز تحریر مین آیا ہی از روے دلیل بکمال وتمام کے کہ وہی وسیلہ سہ انگشت علما کا ہی مثل مثلث یعنے چنگ زہرہ کے فلک سوم پر اپنا چنگ کھولتا ہی یعنے کسی عالم نے اپنے حریف کی تحریری مجادلہ کا جواب لکھا تو اس حسن اخلاق سے لکھا کہ اُسکے مضامین دلاویز خلق آمیز سے طرف ثانی تو نرم و ملایم ہو ہی گیا جیم جدال بھی جو جنگ وجدل مین سراپا چنگ عقاب تھا ایسا نرم ہو گیا کہ مثل زہرہ مطربہ رقاصہ فلک کے فلک سوم پر خوشی کے مارے چنگ نوازی کرنے لگا اور زبان حال سے گویا ہوا کہ گو مین سر جنگ و جدال ہون لیکن مجکو تو علما کی اُنگلیون سے پکڑے ہوے قلم نے بنایا ہی جو ہمہ تن اخلاق ہین اب میرا رتبہ فلک سوم تک پہونچ گیا اور زہرہ کا ہمسر ہو گیا ہون اب مین اس مناظرہ اور مباحثہ کی جنگ و جدل سے باز آیا ہین اپنا چنگ بجاؤنگا اور خوشی کی گیت گاؤنگا میرے چنگ کو

چنگ جدال نہ سمجھو چنگ ساز تصور کرو فلک سوم پر جیم جدال کا ہونا اس تقریر سے بھی ثابت ہی کہ دال حرفی اصطلاح تقدیم مین علامت برج اسد اور عطارد کی ہی بہرحال دحرفی سے مطلق فلک مفہوم ہوا اورچونکہ دال اسمی مین تین حرف ہین پس بادنیٰ ملابست لفظ دال سہ فلک ہوگیا پھر حسب قاعدے عمل انتقاد کے د فلک سوم الف حرفی فلک دوم ل حرفی فلک اول ہوگیا اب دال اسمی پر جیم حرفی لگائین تو وہی جیم جدال فلک سوم پر ہوجائیگا جیم کا چنگ باعتبار خمیدگی سر اور تین عدد کے ہی۔ دوسری دلیل سے جب دحرفی کو اسمی لکھین اور اُس پر جیم حرفی لگائین تو جدال ہوگا **محسنات کلام** مثلث طیب باہم مناسب علما قلم جیم دلیل کمال جدال چنگ زہرہ فلک سوم چنگ متناسب اورچنگ مین ایہام ہی مثلث سہ جیم باعتبار سہ عدد کے فلک سوم برعایت باب سوم کے ہی۔

باب چہارم بر رباع مشایخ وعباد کہ عباے برروی چار حد جاریہ دنیا را رابعہ وار از خانہ انداختہ اند و بہ پیشواے دال ورایت رایت مہر حق بر فلک رابع افراختہ **اللغات** عباد بالکسر بندہ ہاے خدا جمع عبد کی و بالضم اول و تشدید موحدہ جمع عابد کی عبا بفتح گلیم و نام پوششی جاریہ حرف چہارم تحتانی کشتی و سفینہ و آفتاب و کنیزک و دختر و آب روان رابعہ بکسر موحدہ و فتح عین حملہ چیز چہارم و نام زنے زاہدہ کہ پدر خود را دختر چہارم بود در بصرہ ورایت بکسر اول عقل ودانستن ودانش رایت علم لشکر مہر بکسر محبت و آفتاب و ربع بالفتح راے وسکون موحدہ منزل و سراے و رباع جمع اُسکی رباع مشایخ منازل اربعہ صوفیہ کہ شریعت وطریقت ومعرفت وحقیقت ہین یا وہ طریقہ کہ چارزانو بیٹھکر یاد الٰہی کرتے ہین **معنے ترکیبی** یہ باب چہارم اُن مشایخ اورعباد کے منازل اور مراتب پر شامل ہی جنھون نے چار اطراف کنیز دنیا پر اپنی کملی یا عبا ڈال اور اُسکی گٹھری باندھکر مانند رابعہ بصری کے گھر سے باہر اُسکو پھینک دیا ہی اور اُسکی محبت کو ناچیز جان کر

اپنے سینے سے باہر کردیا ہی اور یہ پیشوائی اور رہ نمائی عقل و فراست کے جھنڈا محبت آگہی
کا فلک چہارم پر بلند کیا ہی نقل ہی کہ حضرت رابعہ موصوفہ کو ایکبار ایام سرما مین
کمل کی ضرورت ہوئی فورًا بحکم خدا ایک فرشتہ بصورت انسان کچھ روپے لیکر حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ جیسا پسند ہو کمل لے لیجیئے پس روپے تو لے لیے پھر خیال کیا کہ کمل کیسا
خریدون سیہ یا سفید یا کبر اجب وسواس زیادہ پیدا ہوے تو وہ روپے دریا مین
پھینک دیے جو پیش حجرہ بہتا تھا اور فرمایا کہ اگر بھیجنا تھا تو کمل ہی کیون نہ بھیجا جیسا
ہوتا ویسا اوڑھ لیتی جو اس روپے کی بدولت یہ خلجان پیدا ہوا اس سے تو
مین یونہین خوش ہون **معنے معماے** روے دنیا دیر عبالانے سے عباد ہوا
اور دنیا کی ایک حد یعنے کنارہ ہی جسکے عدد چار ہین پس چار حد ہو گئی اور دکو
رایت کا پیشوا یعنے مقدم کرو تو درایت ہو گا **محسنات کلام** رباع مشایخ عباد
عبا رابعہ پیشوا مہر حق متناسب ہین عباد اور عبا مین صنعت اشتقاق رباع چار حد
رابعہ فلک رابع برعایت باب چہارم ہی اور مہر مین ایہام۔

باب پنجم پنجہ ایست کہ درزاویہ ہدایت پنج حس را زیر پاے ہبت حس اغاق
چون پنجہ شیر بیشہ پنجم بت بدی اخلاق **شکند اللغات** زاویہ کنج و گوشہ ہر پنج
حس یکسر جاے حلی و تشدید یکسین جملہ قوت عضوی کہ پانچ ہین سامعہ باصرہ شامہ ذائقہ
لامسہ ہبت بالکسر پاے ہوز و فتح موحدہ بخشش و بخشیدن اغاق بالکسر غین
معجمہ غرق کردن و کمان سخت کشیدن شیر بیشہ پنجم مجازًا سیارہ مریخ کہ وہ جلاد
فلک ہی اور فلک پنجم پر شمشیر بکف **معنے ترکیبی** یہ کہ باب پنجم ایک پنجہ مرشد ہی
شمشیر ہدایت بکف مریخ کے مانند ڈرانیوالا بت پرستان حواس خمسہ کا کہ گوشہ ہدایت
اور رہنمائی مین نیچے پاے ہبت حسن اغاق کے اپنی سیر اور غور کرنیوالون کے
پنج حس بت بدی اخلاق کو توڑتا ہی اور اُنکے اوصاف ذمیمہ کی اصلاح کرتا ہی
ظاہر ہی کہ شکستگی حواس خمسہ کی جو بت کے مانند ہین اہل اسلام پر واسطے
اثبات ذات واحد مطلق اور حصول اُسکی قربت کی مثل شکستگی اصنام باطلہ

کے واجب و لازم ہی اور یہ بدون توجہ اور ہمت کسی ہادی کامل کے کہ وہ جبتک حسن اغراق نہ بخشے غیر ممکن ہی۔ جب کوئی مرشد گوشہ ہدایت مین بیٹھکر ہدایت کرے اور یہ خود بھی اُسکی ہدایت بموجب بوقت خاص دریاے تامل و تفکر مین تہ دل سے غوطہ زن ہو تو اس شخص کے حق مین وہ ہدایت اُن اوصاف رذیلہ کے قلع و قمع مین ایک پنجہ ہو گی مثل پنجہ مریخ کے کہ وہ بھی فلک پنجم پر سے اپنی شمشیر دکھاکر جلادی و خونریزی جتاتا ہی اور کہتا ہی کہ جس کسی نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول سے قدم باہر رکھا اُسی کا سر اڑا دیا جائیگا۔ چونکہ یہ باب اپنے مضامین مندرجہ کی ناظرین سے صفات ذمیمہ دور کرنے اور اخلاق حمیدہ پیدا کرنے مین خاصہ پنجہ مرشد کا رکھتا ہی تو بمنزلہ مرشد ہی کے ہی کہ وہ بھی اپنے مریدون کے سر یا پشت یا ہاتھ پہ ہاتھ رکھکر تلقین و اصلاح نفس کرتا ہی معنے معمّاے ہدایت کا زاویہ ہ جسکے پانچ عدد ہین پنج حس پر دلالت ہی اور وہ ہمت کی جوبت پر ہی وہی ایک پنجہ مرشد کا ہی جوبت کے سر کو پکڑے اور دبائے ہوے ہی کہ اُٹھانے نہین دیتا محسنات کلام زاویہ ہدایت پنج حس اغراق متناسب اور حسن و بدی متضاد۔ شیر و بیشہ متناسب ہین۔

باب ششم منصوبہ البیست کہ از جہات ستہ فاردان خانہ گیر۔ حرفت را کہ از سعادت مشتری بر بساط ششم دہ ہزار بر دارند از قید ششدر حریف امل طویل کشاد می بخشد اللغات منصوبہ چیزی برپا کردہ شدہ و تدبیر کار و بازی شطرنج و نام بازی ہفتم از ہفت بازی نرد فاردان جمع فارد کی بمعنی یگانہ زمانہ وحید اخانہ گیر نام بازی چہارم از ہفت بازی نرد کہ فارد زیاد ستارہ خانہ گیر طویل ہزاران منصوبہ حرفت بالکسر کسب و پیشہ مشتری بائع و خریدار و نام سیارہ فلک ششم کہ سعد اکبر ہی اور اُسی کو قاضی سپہر کہتے ہین بساط بکسر فرس و عرصہ شطرنج و فراخی میدان نرد بالضم نام بازی شطرنج کہ سب مہرے حریف کے کٹ جائین اور بادشاہ رہ جائے تو یہ نصف مات حریف پر ہوتا ہی ششدر وہ

مقام ہی کہ رہائی اُس سے دشوار ہوا اور عاجز و متحیر و حیران اور ششدر خانہ کہ بازی مین
نرد کے ہوتے ہین حریف ہم پیشہ دھکار آمل اُمید طویل دراز کشاد فراخی و فراخ اور
تیر کمان سے چھوڑنا و ناخوشی معنے ترکیبی باب ششم ایک منصوبہ ہی کہ یکتایان زمانہ
خانہ گیر حرفہ کو کہ مشتری بساط فلک ششم کی طرف سے ہزارون بردر کھتے ہین قید ششدر
حریف اُمید کی سے بڑی کشاد او خوشی بخشتا ہی اور ایک تدبیر کار ہی کہ شش جہت
عالم مین اُنکو نامیدی و مایوسی کی فکر سے آزاد کرتی ہی اور جو اپنے پیشہ اور حرفہ مین
یکتاے زمانہ اور فرد ہین کہ گھر بیٹھے اپنے کسب و ہنر کی بدولت بامداد مشتری کہ
وہان بیٹھا ہوا اپنی سعادت سے اُنکی مدد کر رہا ہی بہ نسبت بے ہنرون اور غیر پیشہ ورون
کے بہت سی جمعیت مین ہین مصنف رح نے جو کہ مضمون اس باب کا اہل حرفہ
کے بیان مین بتلازمہ شطرنج اور نرد کے لکھا ہی لہذا اسکو ایک منصوبہ اور بازی
قرار دیا جسکے معنی بازی قایم کی گئی کے ہین اور اہل حرفہ کو شطرنج باز و نرد باز [illegible]
قاردان سے تعبیر کیا ہی یعنے بازی کھیلنے والے اور حرفہ کو فارد اور خانہ گیر اور ہزار [illegible]
کہ یہ بازین نرد کی ہین اور امید کو حریف اسواسطے کہ مشکل سے بر آتی ہی اور اُسی کی
تردد و فکر کو ششدر یعنے جو کہ اہل حرفہ کی کوئی اُمید اپنے پیشہ کی بدولت بستہ
نہین رہتی بدین وجہ اُنکے حصول اُمید و مقصود کو برد و کشاد فرمایا کہ یہ الفاظ
وقت مات کے حریف پر بولے جاتے ہین علی ہذا مشتری کو بھی ایک شطرنج باز
مقرر کیا اور اُسکے فلک کو بساط - چونکہ یہ سیارہ سعد اکبر اور اُسکا حریف زحل
نحس اکبر ہی اور بازیان اُنکی تاثیرات جو زمین اور اہل زمین پہ سعد و نحس
واقع ہوتی ہین سعادت کا اثر فراخی و کشاد و نحوست کی تاثیر خرابی و بربادی
مخلوق متذکرہ بالا اُسکی بجان و دل طلبگار اور اُسکے نام سے گریزان و بیزار
ہوتی ہی پس وہ پہلے اس مخلوق کے حق مین برد اور وہ دوسری اسپر مات ہی
المختصر اہل حرفہ کی فراخی و کشاد مشتری کی سعادت سے بخوبی ظاہر ہی معنے
معماے نزاد محسنات کلام جہات ستہ فلک ششم ششدر برعایت باب

و دیگر الفاظ بہ رعایت شطرنج۔

باب ہفتم درگہ ایست از درگہاے سبعہ ابواب صفات سباعی شہوات کہ ہفت عضو را چون ہفت اورنگ از تفرقہ زاے زلت بلت علت میرساند و چون حارس زندان ہفتم سیاہ روئی نحوست میدہد **اللغات** درگہ بفتح اول وثانی وثالث طبقہ دوزخ و پایہ زیرین سبعہ ابواب سعادت دروازے مجازاً ہفت دوزخ سباعی بالکسر جمع بمعنی درندگان شہوات بالفتح جمع شہوت کی بمعنی آرزو اور شوق نفس کا طرف حصول لذت ومنفعت کے ہفت عضو چشم گوش زبان بطن فرج دست پا ہفت اورنگ ہفت ستارے بنات النعش کہ ہمیشہ گرد قطب کے گردش کرتے ہین زلت بالفتح وتشدید لام وبالکسر لغزش ولغزیدن لت بالفتح زدن وکوفتن وپارہ علت بکسر وتشدید ثانی بیماری ووجہ وسبب چیزی حارس زندان ہفتم نگہبان دداروغہ ہفتم فلک کا مجازاً سیارہ زحل کہ نحس اکبر ہی **معنی ترکیبی** یہ باب ایک طبقہ ہی ہفت طبقات دوزخ صفات سباعی شہوات مین سے کہ ہفت عضو کو مانند بنات النعش کے جدا کرنے سے زاے زلت کے لت وکوب علت پہونچاتے ہین اور داروغہ فلک ہفتم یعنے زحل کیطرح روسیاہی نحوست کی دیتے ہین حاصل یہ کہ شہوات ولذات نفسانی کہ دیکھنے سننے ذائقہ شکم پری مباشرت پکڑنے چھونے چلنے پھرنے سے حاصل ہوتے ہین درحقیقت صفات حیوانی ہین سب ذات انسان مین یہ غالب ہوجاتے ہین تو جانورون کے مانند دین وایمان خوف ورجا عبادت وریاضت وغیرہ سے بے بہرہ اور بے خبر اور نیک وبد سے بے تمیز کردیتے ہین تو اُن ساتون عضو کو زلت ولغزش یعنے طغیان و عصیان مین مبتلا کرتے ہین پھر زلت سے جدا کرکے کسی علت ومرض مین پھنسانے [illegible] وقتاً فوقتاً غلبہ شہوت کے سبب سے اپنی ذات پر صادر ہو [illegible] شامت سے علتین لاحق ہوجاتی ہین مثل بنات النعش [illegible] کی علت سے ایسی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہی کہ ایک

جنازہ اپنے سر پر رکھے ہوے ہمیشہ گرد قطب کے گھومتی ہی اور تا قیامت یہ علت اُسکے سر سے دور نہوگی اور ذلت سے علت یعنے مرض سوزاک و آتشک وغیرہ ضرور ہوجاتے ہین اور بالفرض اگر کوئی مبتلاے بلاے جسمانی نہ بھی ہو تو بھی یہ علت آخرت مین بیشک کسی طبقہ دوزخ مین لیجائیگی اور کالا منھ کریگی نعوذ باللہ منہا؟ یہان شہوات نفسانی کو جو سباع یعنی درندون سے تشبیہ دی ہی وہ اسواسطے کہ جیسے درندے انسان کو چیر پھاڑ کر ہلاکت کو پہونچاتے ہین اُسی طرح یہ شہوات بھی آدمی کو ہلاک کرتی ہین بلکہ اُنسے بڑھکر ہین کیونکہ درندون کی گرفت سے اول تو چھوٹ بھی سکتا ہی اور بر تقدیر نہ بھی چھوٹا تو یہ تکلیف یہین تک تھی۔ اور سباع نفسانی کی ایسی ہلاکت ہی کہ اُسکے عذاب سے تا قیامت رہائی نہین بلکہ ابد الآباد تک دوزخ مین رہنا پڑیگا اور چونکہ شہوات نفسانی علت اور سبب دوزخ مین جانے کا ہین لہذا اُنھین کو سبعہ ابواب اور دوزخ فرمایا پس قبیل تسمیہ مسبب بر سبب ہوا اور باب کو دوزخ سے اسیواسطے تعبیر کیا کہ اسمین ذکر شہوات ہی اور شہوتیان نفس کا مقام دوزخ ہی۔ مولانا محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دوزخ اور بہشت کیا ہی یعنے اعمال حسنہ و سیئہ انسان کے ہین جو قیامت مین دوزخ اور بہشت کی صورت ہوکر ہر ایک کو گھیر لینگے معنے معماے زلت سے زجدا کی تو لت ہوا اور علت مین بھی لت ہی محسنات کلام درگہ سبعہ ابواب ہفت عضو ہفت اور تنگ زندان ہفتم برعایت باب ہین زلت و لت صنعت اشتقاق و تجنیس زائد ہی۔

باب ہشتم چون فلک ثامن باجتماع ثوابت فوائد متفرقہ در کشایندہ خلد مثمن ست و از ختم الابواب این شبستان کہ بر حرف حاست امید حیات بر جاے صباح نجاح و فلاح باشد **بیت** درکشا دا این شبستانم اُمید خلد گشت + ختم ابوابش ازان ہمچون بہشت آمد بہشت + **اللغات** فلک ثامن آٹھوان آسمان کہ محل جاے ثوابت کا ہی ثوابت بفتح اول و باے موحدہ مکسور جمع ثابت کی بمعنی ستارے غیر متحرک خلد مثمن

آٹھوان بہشت جسکو فردوس کہتے ہین صباح بفتح صبح و خوب و جمیل و بہ تشدید موحدہ
صاحب حسن و شعلہ و قندیل و نام مردے مزور نجاح بفتح رستگاری و فیروزی و روائی
حاجت فلاح بفتح رستگاری و فیروزی و بقا و ماندن در خیر و نیکی و بفتح و تشدید لام
کشاورز و برزگرت معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ یہ باب ہشتم مثل فلک ہشتم کے مجمع
ثوابت فواید متفرقہ کا ہی اور در کشاے بہشت ہشتم کا اور بسبب ختم ہونے ابواب
اس شبستان کے کہ شمار مین مطابق اعداد حرف حا کے ہین مجکو اُمید اپنی
حیات کی حاے صباح یعنے خوبی نجاح و فلاح و بہبود پر ہی معنے ترکیبی بیت
اس شبستان کی کشادگی مین مجکو اُمید خلد کی ہوئی اس سبب سے کہ اسکے
ابواب کا ختم بہشت کی طرح ہشت پر ہوا کیونکہ فواید متفرقہ اسکے بحیثیت
تفرق اور انوار معانی کے مثل ثوابت فلک ہشتم کے پر انوار ہین فلک تو فقط
محل انوار ثوابت ہی ہی مگر یہ باب بوجہ اندراج اُنھین اپنے فواید متفرقہ کے
کشاینده در بہشت ہشتم ہی کسواسطے کہ پابندی و کاربندی اسکے مضامین کی
مومن کامل و صالح بنانے والی ہی بخلاف فلک ہشتم کے اور مومنین صالحین
ہی کے واسطے اللہ پاک نے فرمایا ہی اِن الذین آمنوا و عملوا الصٰلحٰت
کانت لہم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا یعنے جو لوگ ایمان
لائے اور اُنھون نے کام کیے نیک اُنھین کے واسطے جنت فردوس ہی رہینگے
وہ اُسمین ہمیشہ۔ اب بطور خاتمہ ابواب و کتاب کے فرماتے ہین کہ ختم اس
شبستان کا مطابق عدد حا کے آٹھ باب پر ہوا اس سبب سے مجکو اُمید ہی
کہ میری حیات حاے فلاح و نجاح پر ہوا ور جب حیات فلاح و نجاح پر ہوئی
تو ضرور ہی کہ خاتمہ حیات کا اسی پر ہوگا پس نتیجہ اُمید یہ ہی کہ میری حیات اور
خاتمہ حیات کا دونون فلاح و نجاح پر ہونگے اور یہی بہبودی دارین ہی اور
اسی کا نام خاتمہ بالخیر ہی لطف یہ کہ یہ دونون لفظ خود مختتم حرف حا پر ہین جسکے
عدد آٹھ ہین اور انحصار بہشت کا بھی آٹھ ہی پر ہی پس یہ سب مطابق ہین

اور یہ مطابقت مصنف کے واسطے ایک فال مبارک ہی بنا بر حصول بہشت
کے جسکی اُمید رکھتے تھے حاصل معنی بیت یہ کہ تصنیف و تحریر مین اس
شبستان کے مجکو اُمید خلد کی ہوئی اسواسطے کہ اصول اسکے مبنی احکام شرعیہ
اور مسائل فقہیہ اور اُمور دینیہ اور کار صوفیہ اور فوائد بہیہ پر ہین اور اس قسم
کی تصنیفات موجب رضامندی خدا ورسول کے ہوتی ہین جو ذریعہ حصول
بہشت کی ہین معنے معمائی بہشت کی ب اگر دور کرو تو ہشت ہوگا یعنے یہ
ہشت باب ہی کی ہی جو بہشت مین ہی جس سے کچھ مغایرت بہشت اور
ہشت باب مین نہین ہی محسنات کلام ثامن ثمن اور حرف ہا اور ہشت
بہ مناسبت باب ہشتم کے ہین اور فلک ثامن اور ثوابت و درکشایندہ
شبستان و بہشت متناسب اور بہشت و بہشت مین تصحیف اور بہشت و
ہشت مین صنعت اشتقاق ہی۔

نگفتہ اُمید بہ فضل افاضل وکرم اکارم آنکہ از عین رضا چشم بر میم مکارم دارند
تا عمیم کارم نیکو شود و از میم جرم این شبستان عین عفو دور ندارند تا حرا
ومعفو گردد و قلم سیاح را الف وار بر سر صلاح بکشند تا اصلاح یابد مثنوی
در نم کلکم چو کشند آن الف + بخت مرا نام شود موتلف + چشم کشادہ دلم از قلب
وا + تا رسدش از دل پاکان دعا + از پئے جذب و کششِ مرج بال + نقش خیال
سخنم بین حبال + ہست درین راے گذار اقرار + تا ز دلش خلق بر دیا دگار
اللغات رضا بالکسر خوشنودی وبفتح و مد خوشنود شدن مکارم بالفتح میم و
کسر راے مہلہ نوازشہا و بزرگواریہا جمع مکرمت کی ہی عمیم تمام و ہمہ را فرا گیرندہ
حر بالضم و تشدید آزاد ضد غلام سیاح بالفتح و تشدید بسیار سیر کنندہ صلاح
بالفتح نیکی ضد فساد و بکسر آشتی و مصالحہ موتلف خو گرفتہ شوندہ و ساز دار آیندہ
وا بمعنی در د مرج بفتحتین و جیم تازی آشفتگی و تباہی و فساد بال بمعنی دل
خیال بفتح پندار و صورتیکہ در خواب دیدہ شود یا در بیداری تصور کردہ آید

یا در آب و آئینہ دیدہ شود حبال بالکسر جمع حبل کی بمعنی رسن و مجازاً استحکام و مستحکم معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ مجکو فاضلون اور بزرگون کے فضل وکرم سے یہ اُمید ہی کہ عین رضا اور خوشی سے نظر و چشم مہر مکارم اور لوازشات اپنی پر رکھین تو عام و تمام کام میرے نیک اور بہتر ہو جائین اور میرے جرم اس شبستان کی سے عین عفو کو دور نرکھین تو یہ شبستان اپنے نقص و قصور سے آزاد اور معاف کی گئی ہو یعنے جو جرم و خطا اور سہو کہ مجھسے اس شبستان مین واقع ہوئی ہو اُس سے وہ پاک وصاف ہو جاے اور وہی بزرگ اپنے قلم سیاہ درولان تیر کو سر پر صلاح کے الف کے مانند لائین تو وہ اصلاح پائے معنے ترکیبی مثنوی تم یعنے میرے قلم کے نوشتہ مین وہ بزرگ اگر ایک حرف الف ہی اپنی صلاح و سداد کی روسے کھینچین یعنے اُس سے قباحت رفع کردین تو وہی الف اصلاح کا ہو جائیگا میرے نوشتہ کی خوبی و صلاح پر۔ اور میرے بخت و نصیب کا نام موتلف ہو جائیگا اور مین جانونگا کہ میرا بخت میرے ساتھ خوگر اور سازدار اور الفت پذیر ہو گیا۔ میرا دل بسبب درد و پریشانی اپنی کے چشم کشادہ اور منتظر اس بات کا ہی کہ پاکون کے دل سے اُسکو دعا پہونچے واسطے جذب و کشش منافع اور دفعہ آشفتگی و تباہی دل کے نقش خیال سخن میرے کو حبال دیکھ ای مخاطب یعنے سخن میرا جو مثل خیال و خواب کے ہی بے اصل و بے بنیاد ہے۔ ای مہربان تو اپنی نظر عنایت سے اُسکو حبال یعنے مضبوط اور مستحکم جان اور دیکھ اور کوئی چیز بھی تاکہ اُسکی بے بنیادی و بے اصلی کے باعث سے جو میرے دل مین ایک آشفتگی و پریشانی ہی وہ سب جاتی رہے اور اطمینان و تسکین خاطر ہو جو تھے بیت آخر مین ایک مدعاے خاص کا اظہار ہی یہ کہ مصنف رح عجز و انکسار کی روسے اپنے آپکو گدا قرار دیکر فرماتے ہین کہ اب اس گدا کو سکون و قرار اس راے مین ہی کہ اپنے دل سے مخلوق کی یادگار فراموش اور محو کرے اور اللہ کے ذکر کو اُس مین جگہ دے

معنے معمائے شرچشم کی مرادف عین حرفی کو میم اول مکارم اسمی سے ملائین تو عمیم ہوگا اور اسمی میم کے جدا کرنے سے کارم ہوگا اور عفو کو جرم کی میم سے ملائین تو معفو ہوگا اور باقی نقش جرم رہ جائیگا اور الف حرفی کو سر پر صلاح کے لانے سے اصلاح ہوگا معنے معمائے مثنوی نم کے اندر الف حرفی لاؤ تو نام ہوگا اور چشم کے مرادف عین حرفی کو رد کے مرادف دا مین لانے سے دعا ہوتا ہے اور خیال وحبال ہم نقش ہین یادگار کو معکوس کرکے دیکھو تو راے ہین گدا کو قرار گیر پاؤگے محسنات کلام امید و فضل و کرم متناسب ہین عین و چشم مرادف جرم اور شبستان اور حرا اور معفو متناسب اور عفو و معفو اور صلاح و اصلاح اور بال وحبال مین اشتقاق اور خیال وحبال ہین تجنیس خطی اور تصحیف ہے نم اور نام مین اشتقاق اور دا اور دعا مین اشتقاق۔

الباب الاول فی الایمان والاسلام وفیہ فصول

فصل فی میامن الایمان وسلامت الاسلام

نکتہ الف اول ایمان تیر کشتی نجات ست بر سر ایمان یعنے دو دریاے غیب وشہادت والف ثانی تیغ توحید ست در وادی ایمن سعادت فرد بر سر ایمان الف زان میکشد تیغ زبان تا کند زین دار قطع ماسوا از مین آن + اللغات ایمان بالفتح سوگندہا و دستہا راست و قوتہا و بکسر گرویدن و امان دادن تیر بالکسر چوب راست سقف و کشتی و طاقت و قوت و عطارد و بمعنی معروف غیب بالفتح پوشیدہ شہادت ظاہر ہونا اور گواہی دینا وحدانیت خداے تعالی پر اور رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر شجرہ بالفتح درخت و نسب نامہ مشایخان شعبہ بالضم طائفہ از ہر چیز و شاخ درخت اور وہ نغمہ جو اور نغموں سے نکالا گیا ہو وادی ایمن حبابت ہی آتش جنگل سے کہ حضرت موسیٰ کو اول معراج وہان ہوئی اور تجلی

نور آلہی کی ایک درخت پر دیکھی اور یہ وادی کوہ طور سے جانب دست راست کے واقع
ہی اسیواسطے وادی ایمن کہتے ہین یہان ایک ملک ہی مشہور داہنی طرف کعبہ کے
تیغ وہان کی مشہور ہی ماسوا یکسین جملہ جو کچھ سوا ذات حق تعالے کے ہی کہ وہ سب
مخلوقات وموجودات ہی یمن بالضم خجستہ ومبارک معنے ترکیبی شر مصرعہ نے
نکتہ صفت ایمان مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو لفظ ایمان کا ہی گویا تیر
کشتی نجات کا ہی جس سے مضبوطی اور استحکام کشتی کا ہوتا ہی اور یہ الف سرپہ
یہان یعنے دو دریا کے واقع ہی اور وہ دو دریا غیب وشہادت ہین مطلب یہ کہ جو
امور غیب مین ہین اور پوشیدہ انکو بھی بدل ماننا اور جو شہادت مین ہین اور
ظاہر انکو بھی حق جاننے مثلاً غیب مین ذات پاک خداے تعالی کی ہی اور فرشتے
اور قیامت اور دوزخ بہشت وغیرہم اور انبیاے سابق اور انکی کتب جو انپر
نازل ہوئین اور شہادت مین جو اپنے زمانہ کا نبی ہو اور اسکی کتاب اور احکام
شریعت اور سوا انکے چنانچہ سورۂ بقر کے آغاز مین یومنون بالغیب سے
یوقنون تک یہ سب مراتب مذکور ہین اور انکے ساتھ ہی بشارت ہدایت و
فلاح کی ہی یعنے اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون
اوراسی کے مطابق مصرعہ فرماتے ہین کہ دوسرا الف جو لفظ ایمان کا ہی وہ ایک
درخت وشاخ ہی وادی ایمن مین جسپر انوار تجلیات آلہی جلوہ فرماتھے اور
حضرت موسیٰ نے سعادت دیدار آلہی اور اسکی برکت سے مشرف ہو کر جیسا کچھ
رتبہ پایا سب جانتے ہین اور غیب وشہادت کے ضمن مین اشارہ اقرار لسانی
اور تصدیق قلب کا بھی ہی معنے ترکیبی شعر مصرعہ فرماتے ہین کچھ جانتے ہو
ایمان کے اول جو الف ہی یہ کیا بات ہی یہ ایک تیغ یمانی کشیدہ ہی تا اس تیغ
یمانی سے اس دار ناپایدار مین قطع تعلق ماسوا کا کرے جو جملہ موجودات ومخلوقات
ہی اور یکسوئی کے ساتھ اسکی طرف رجوع لاوے تب ایمان کامل ہووے اور
جب یہ اسکا یعنے خدا کا ہو جائیگا تو پھر ماسوا کیا چیز ہی جیسا کہ فرمایا ہی

رع چون از وکشتی ہمہ چیز از تو گشت **معنے معمائی** نثر جب الف یمان کے سر آئیگا
ایمان ہو جائیگا اور امین کے درمیان مین الف آنے سے بھی ایمان حاصل ہوتا ہی
معنے معمائی شعر یمن مین ان کا لفظ ملانے اور یمین کا نون قطع کرنے سے
جو اشارہ قطع ماسوا کا ہی یمان حاصل ہوتا ہی اور پھر یمان کے سر پہ الف آنیسے
وہی ایمان حاصل ہو جائیگا اور مغائرت دونون مین یہ ہوگی کہ پہلا یمان بمعنی دیم
کے ہی اور دوسرا یمان بمعنی ایک ملک کے جو یمن مین ہی بس دونون مین
فرق بین ہی اور معما جدا جدا **محسنات کلام** تیر مین ایہام ہی کہ بمعنی کشتی کے
بھی ہی ایمان یمان امین یمن سب مین اشتقاق یمان اول اور یمان مصرعہ ثانی
مین تجنیس شعبہ مناسب شجرہ اور شجرہ برعایت وادی امین غیب و شہادت
متضاد تیغ ودار و قطع سب مناسب یکدیگر وقس علی ہذا **الاختلاف** شارحؔ نے
اول تو وادی امین اور حضرت موسیٰؑ کے قصہ سے ایک ورق سیاہ کیا ہی بعد کو
شعر کے معنے مین لکھا کہ یمان مین احتمال ہی کہ ترکی ہو بمعنی بد کے کہ مصرحہ کبھی
لفظ ترکی بھی لاتے ہین اور صفت تیغ کی بدی کے ساتھ کنایہ اسکی خوبی سے
ہی جیسا کہ یہ طریقہ مشہور ہی اور کہتے ہین کہ فلان بدکیسست یا آنکہ بدست بطوریکہ
جو کچھ اسکے مشرب مین بد ہی ہمارے مذاق مین خوب ہی اور شعر کے معما مین صرف
اسیقدر کہ یمن مین اجزا ایمان سے ہین فقط کیا کہنا ہی ان قیاسون کا اور ان احتمالون
اور ان اختصارون کا ع فلک گرچہ شد پیر تا ہم ندید +
نکتہ حروف خمسہ اسلام کہ بنی الاسلام علی خمس مبین آنست الف اول
اشارت ست بانگشت شہادت کہ از الف اشہد ان لا الہ الا اللہ خبر میدہد
وسین کہ مقدمہ سلام ست از اداے صلوۃ صلا میزند و لام کہ جامع و مقلوب
مال ست در بیان زکوۃ لن تنالوا البر میخواند و الف ثانی از سر استطاعت طریق
حج راہ راست مینماید و دائرہ میم دہن بستہ و در سپر الصوم جنۃ می آراید
مثنوی جز و مومن بہ ست شش در دین + حرف او نیز شش بنونہ ببین +

میم مالک ملک تعالیٰ دان + مبدع ما مہیمن منان + واو وحی کتب زواہب گیر+
باز میم از ملک نشان ونظیر+ نون نشان از نبوت رسل ست + بے زبعث
حساب جزو وکل ست + ہے ہمہ چیز دانی از تقدیر+ خیرہ شرو ببین بضمیر+
اللغات خمسہ پنج مرد او رخمس پنج زن و پنج انگشت بنی الاسلام علی
خمس بنا کیا گیا اسلام پانچ بنا پر مبین ظاہر کرنے والا اور بیان کرنے والا انگشت
شہادت سبابہ اشہد ان لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے اللہ
کے کوئی معبود نہین ہی مقدمہ پیش روندہ یا کوئی مطلب جو پہلے کہین واسطے
سہل سمجھ مین آجانے دوسرے مطلب کے سلام بفتح مطیع ہونا سلام کرنا اور
تحیت وگزیدگی و پاکی از عیبہا صلوۃ دعا و رحمت و آمرزش خواستن و نماز صلوۃ
جمع صلاۃ واز طعام و انعام زکوٰۃ ایک حصہ مال سے جو راہ خدائے تعالیٰ مین دین
لن تنالوا البر ہرگز پناہ نہ پاؤگے تم نیکی و خوبی کو لام زرہ ہا لامہ واحد جامع اسکو
اس سبب سے کہا کہ اسمین معنی جمع کے ہین استطاعت قدرت ومقدور و دسترس
حج بالفتح وتشدید جیم کسی چیز کا قصد کرنا اور قصد طواف کعبہ بہ نیت عبادت اور
بجالانا اسکا الصوم جنۃ روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ کا مومن بہ یعنے جو ایمان لانے
کی چیزین ہین اور اونپر ایمان لانا فرض ہی مبدع نئی طرح شعر کہنے والا اور نئی بات
پیدا کرنے والا مہیمن گواہ و رقیب و نگہبان و مہربان منان بفتح وتشدید نون بصیغہ
مبالغہ انعام کنندہ ومنت نہندہ واہب بخشندہ بعث بالفتح برانگیختن اور پیدا کرنا
اور لشکر خیرہ وشرہ یعنے خیر بھی اوسی کی ہی اور شر بھی اوسی کی ہی جس سے مراد تقدیر
الٰہی ہی معنے ترکیبی نثر یہ نکتہ مصرح نے تعریف اسلام مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ
حروف خمسہ اسلام کے جیسے کہ لفظ اسلام سے ظاہر ہی کہ پانچ حرف رکھتا ہی
موافق بنی الاسلام علی خمس کے اس بات کے مبین ہین کہ جیسے لفظ اسلام
کے پانچ حرف ہین ایسے ہی پانچ بنا بھی اسلام کی ہین کہ وہ کلمہ شہادت ہی
اور نماز و زکوۃ اور حج اور روزہ اور ہر حرف اسلام سے مصرح نے ہر پنج بنا کو

پیدا کیا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی یہ اشارت ہی طرف انگشت شہادت کے کہ الف اشہد ان لا الہ الا اللہ سے خبر دیتا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ وقت تشہد کے نماز مین انگشت شہادت اٹھاتے ہین اور اشارت کرتے ہین دوسری بنا اسلام کی صلوۃ ہی اور اسلام کا دوسرا حرف سین کہ مقدمہ سلام کا ہی کہ یہ ادائے صلوۃ کی صلا کرتا ہی کہ آؤ اور برگزیدگی و پاکی حاصل کرو اور بخلوص وحضور قلب نماز ادا کرو اسواسطے کہ سلام ختم نماز کے وقت ہوتا ہی جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تیسری بنا اسلام کی زکوۃ ہی اور اسلام کا تیسرا حرف لام کہ جامع ہی اور مقلوب مال کا جو بیان زکوۃ مین لن تنالوا البر پڑھتا ہی کہ درصورت جمع ہونے مال کے اگر زکوۃ نہ دوگے تو ہرگز نیکی نہ پاؤگے چوتھی بنا اسلام کی حج ہی اور اسلام کا چوتھا حرف الف ثانی کہ یہ الف سر استطاعت سے یعنے مقدور والیکو سیدھی راہ حج کی بتاتا ہی کہ اگر مقدور راہ کا رکھتا ہی تو حج کرے پانچوین بنا اسلام کی روزہ ہی اور پانچوان حرف میم کہ دائرہ دہن بستہ روزہ دار سے دور سپر الصوم جنۃ کو آراستہ کرتا ہی اور سنوارتا ہی دہن کی تشبیہ اکثر میم سے کرتے ہین اور کبھی میم دہن بستہ بھی لکھا جاتا ہی اور دور سپر بھی مشابہ بدور میم یعنے دہن بستہ روزہ دار کا ہی سپر آتش دوزخ کی ہی کہ روزہ سے اپنے بچاؤ کے لیے درست کرے معنے ترکیبی مثنوی اب مصرح ان چیزون کا بیان فرماتے ہین جو دین مین مومن بہ ہین یعنے جنپر ایمان لانا واجب ولازم ہی اور وہ چھ چیزین ہین اور چھ حرف مومن بہ کے بھی ہین کہ یہ نمونہ اُسکے ہین اور چھون حرفون مین جز ان اشیا مومن بہ کا موجود اول میم سے تو مالک ملک تعالی کو جان اور اُس پر ایمان لا کہ وہ مبدع ہمارا ہی اور مہیمن ومنان ہی یعنے پیدا کرنے والا ہمارا اور بڑا مہربان اور احسان کرنیوالا ہی دوسرا حرف واو ہی اس سے اسکی وحی اور کتابون کو جو نبیون پر نازل کی ہین مان اور گرویدہ ہو کہ اُسی واہب کی عطا کی ہوئی ہین دوسرا میم جو ہی اُس سے نشان ملک کا اور نظیر اُنکی جو کروبی اور

حور وغلمان ہین قبول کر اور اُنکو بھی مان اور حق جان اور نون جو اُسمین ہی یہ نشان
نبوت رسولون کا ہی اور بے علامت بعث کی کہ بعد مرجانے کے قیامت سے دن
پھر اُٹھائے جائینگے اور حساب جزو کل کا ہوگا یہ دونون چیزین ہین انپر بھی ایمان
لانا ضرور و واجب اب رہی ہے اس سے اشارہ یہ ہی کہ ہر چیز کو تقدیر سے جانے
اور اپنے دل مین بیقین کامل سمجھے رہے کہ خیر و شر دونون اُسکی تقدیر سے
ہین ان سب باتون پر ایمان لانا بتصدیق قلبی و اقرار لسانی فرض و واجب
ہی گویا یہ مراتب مستنبط امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ و الیوم الاخر
والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت سے ہین
معنے معمائی نثر اس نثر مین معما یہی کہ الف اشہد اور سین سلام اور لام
لن تنالوا اور الف ثانی استطاعت اور میم صوم سب سے ملکر اسلام حاصل
ہوتا ہی معنے معمائی مثنوی میم مالک واو وحی میم ملک نون نبوت بے
بعث ہے ہمہ چیز سب کے جمع ہونے سے مومن بہ ہوجائیگا محسنات کلام
حروف خمسہ اسلام اور بنائے خمس اسلام مین مصنف رح نے کیا ہی عمدہ بات
نکالی ہی کیسے ہی تشبیہ الف کی انگشت شہادت سے جو بصورت الف کے ہی
اور اسکے ساتھ اشارت اور الف اشہد کیا ہی خوب ہی اور سلام جس پر
خاتمہ نماز کا بھی ہی اور بعد نماز سلام رخصت بھی ہوتا ہی لام کے واسطے اختیار
آیہ لن تنالوا کہ دونون لفظون مین لام ہی اور پھر الف ثانی کہ استطاعت کے
سر پر ہی الف ہی راہ راست بمناسبت الف کے کیسا الطف ہی کہ خود بھی الف
رکھتی ہی اور دہن صایم کی تشبیہ میم دہن بستہ سے کہ اکثر بے چشمہ بھی لکھا جاتا ہی
صلوۃ وصلا مین تجنیس زائد اور سر کلمہ صاد ایسے ہی مبدع ماتھمین منان مین میم
وحی واہب مین واو اور ہے ہمہ اور خیرہ شرہ کی ہا ضمیر کی رعایت سے لفظ
ضمیر کیسا الطف ہی الاختلاف شارح نے لکھا ہی کہ مصنف رح سے یہ بیتین جو اس
نکتہ مین مذکور ہوئین اگر ذکر ایمان کے ذیل مین ہوتین تو بہتر ہوتا انتہی میری

دانست مین یہین بہتر ہین اسواسطے کہ اس نکتہ مین ذکر اسلام کا ہی اور اسلام بدون
ایمان ان امور مومن بہ کے صحیح نہین ہوتا صرف اسلام کی تعریف سے کیا ہوتا
بیان ملزومات کا بھی ضرور لازم تھا متن مطبوعہ بین مقدمہ سلام کو مقدمہ اسلام
لکھا ہی اور صلوۃ کے بعد صلا نہین لکھا اور میزند کی جگہ میزند سپر کو سر بے کو
پے غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہاے دو چشمہ شہادت دو دیدہ ایست کہ بدان دو عالم را مشاہدہ نمایند
و الف صورت زبانیکہ براستی توحید بکشایند ہر کراہا و الف شہادت بدرستی و
راستی گواہی ندہد بواسطہ آنکہ ہا و الف براے گرفتاری موضوع ست درمیان
شدت گرفتار ماند شعر صدق الشہادت قد یھدی الی الجمع + لو لا
توسطہا فمنہا الشت + اللغات شہادت خبر درست و گواہی راست
مشاہدہ دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا توحید ایک جاننا خداے عزوجل
کا ہاے ہمزہ بمعنی بگیر شدت بالکسر و تشدید دال سختی اور ایک بار حملہ لیجانا صدق
بالکسر راستی خلاف کذب جمع بالفتح ہمہ و گروہ مردم و نخل بسیار بار توسط بیانچی گری
یا و ہدایت کنندہ شت بالفتح و تشدید پراگندہ ہونا معنے ترکیبی نثر مفوزح
کہتے ہین شہادت مین جو ہا ہی یا نہین ہی بلکہ دو دیدے ہین اور ایسے دیدے
جنسے دو عالم کا مشاہدہ کرین یہ جو دیدے ہین اسنے تو پورا پورا ایک عالم بھی
نہین دیکھ سکتے اور الف جو شہادت مین صورت زبان کے ہی چاہیے کہ اسکو
راستی توحید کے ساتھ کھولین اور سچا سچا اقرار خداے عزوجل کے واحد مطلق ہونیکا
کرین بس ہا و الف اگر راستی و درستی کی شہادت ندین تو اس سبب سے کہ ہا
واسطے گرفتاری کے بھی موضوع ہی شدت ہی مین گرفتار رہیگا نجات نہین
پائیگا معنے ترکیبی شعر یعنے جو شخص صدق کے ساتھ شہادت بجا لاے گا
صدق ہی اسکا ہادی یعنے رہنما ہوگا طرف جمع کے جو بمعنی نخل بسیار بار کے ہی یعنے
بہت ہی بہت بیشمار اسکا پھل پائیگا اور اگر اُسکے توسط مین یہ رہنما نہوگا تو اُسے

شہادت سے نسبت و پریشانی بیحد اٹھائیگا اور جمعیت کو نہ پہونچیگا معنے معمائی شعر مصورح نے لفظ شہادت مین دو صورت پر تصرف کیا ہی ایک یہ کہ ہا کو دیدہ الف کو زبان ٹھہرایا بس اگر یہ ہا مع الف اسمین براستی و درستی نہو تو شدت رہیگا دوسرے یہ کہ شہادت کا اول آخر شدت ہی اور میان مین اسکے ہا جو بمعنی گیر کے ہی یعنے شہادت مین درصورت ناراستی نادرستی شدت کے سوا گرفتاری بھی بھری ہی معنے معمائی شعر شہادت مین شین وتا سے شت حاصل ہوتا ہی اور بیچ مین اسکے ہا وہی بمعنی رہنما **محسنات کلام** دوچشمہ دو عالم دو دیدہ کیا خوب ہی اور دیدہ کے واسطے چشمہ شت وجمع متضاد یہدی سے اشارہ ہا دکا کیا ہی لطیف ہی **الاختلاف** دوسرا مصرعہ شعر کا اصل کتاب مین یون لکھا ہی لولا توسطہا فمنہا شدۃ اور لولا وجمعہا الشت بہ نسخہ حاشیہ یہ ہی میری دانست مین یہ نسخہ ہی صحیح ہی مگر بجاے جمعہا فمنہا ہونا چاہیئے اسواسطے کہ جب شہادت سے ہا ذکل جائیگا تو شت باقی رہیگا نہ شدۃ اور شدۃ کا معما تو مین نکال چکے ہین پھر مکرر کیون لاتے کہ شان مصورح سے بعید ہی شارح نے لکھا ہی کہ مصورح نے جو ہا دوچشمہ کہا ہی یہ ایک امر مبتذل ہی سب ایسے ہی کہتے آئے ہین کوئی نئی بات کہنا چاہیئے تھی اور لکھا کہ مصورح کا یہ کلام کہ بواسطہ آنکہ ہا و الف برائے گرفتاری موضوع ست معلوم نہین ہوتا اس سے کیا قصد کیا ہی اس سے یہی قصد ہی کہ الف اور ہا جدا جدا مقصود ہی جسکا مجموع ہا ہی بمعنی بگیر یعنے الف جو مراد زبان سے ہی اور ہا دوچشمی اگر گواہی ناراست دینگے تو وہ ہا ہی جو بگیر کے معنے مین ہی خارج سے لانا نہین پڑیگی ورنہ ہا تو شہادت مین بھی موجود ہی جدا جدا لانے کی کیا ضرورت ہوتی اور پہلی بات کہ ہا کو دوچشمی کہنا مبتذل بتاتے ہین کوئی لفظ اپنا بھی اسکی جگہ نہین لکھدیا تا محترم مبتذل سے معلوم ہو جاتا اور ہا کو دوچشمہ ٹھہرانا تو کوئی مبتذل بات نہین اسکے سوا اور کچھ اپنی منطق صرف کرکے لکھا ہی کہ یون کہنا چاہیئے تھا بجاے گرفتاری موضوع ست کے سبب خلاصی از شدت شدہ است

اسکو آپ ہی سمجھین ہم کچھ نہین فرماتے اور متن مطبوعہ مین جو بجائے دو چشمہ کے
دو چشم اور گواہی نذہد کے ندیدہ لکھا ہی غلط معلوم ہوتا ہی۔
نکتہ اے درویش ہر چہ رائے ترا از آخرت منع کند کفر ست در لفظ کفر بنگر کہ کف منع ست
بر روی رای آخرت و ہر چہ دست دلت را بہ تیغ تجرید از علایق کوتاہ کند دین الہ
در کلمہ دین بنگر کہ دست دلت بنون یعنے تیغ منقطع یافتہ رباعی در مذہب عاشقان
غم جان کفر ست + وز نعمت وصل دوست کفران کفر ست + از تفرقہ فکر خویشتن
را باز آر + کز روی لغت فکر پریشان کفر ست + اللغات منع بالفتح باز رکھنا
کفر بالضم ناگزیدن و ناسپاسی و بالفتح پوشیدگی و کوزہ و بزرگ تجرید برہنہ کرنا
کسی چیز کو زوائد سے جو اسمین ہون اور آراستہ کرنا کفران بالضم ناسپاسی
معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین اے درویش جو چیز تیری رائے کو فکر آخرت
سے روکے جان لے کہ یہی کفر ہی دیکھ تو کفر مین لفظ کف جو بمعنی منع کے ہی رائے آخرت
رو بہ ہی پاتا ہین اور جو چیز تیرے دل کے ہاتھ کو علائق دنیا کے فضول وزوائد سے
بہ تیغ تجرید کوتاہ کرے اسی کو جان لے کہ یہی دین خدا کا ہی غور کر کلمہ دین کو کیسے
تیرے دست دل نے نون سے تیغ منقطع پائی ہی اور نون بمعنی تیغ کے ہے
معنے ترکیبی رباعی عاشقون کا مذہب تو یہ ہی کہ جو کوئی غم اپنی جان کا کرے
اور جان بچائے وہ کافر ہی اسواسطے کہ جان جانے مین تو بڑی نعمت عظمے
وصل دوست کی حاصل ہوتی ہی بس اسکو چھوڑ کے جان کا خیال کرنا
کفران نعمت ہی اور یہ کفر تو دنیا کے علائق سے اور انکے تفرقون اور پریشانیون
سے آپ کو بچا کے یکسوئی حاصل کر دیکھ تو از روے اصل کے کہ اگر فکر کو پریشان
کریگا کفر پائیگا معنے معمائی نثر را پر لفظ کف آنے سے کفر ہو جاتا ہی اور لفظ
دین مین جو دی ہی اسکا دل یدا اور یہ ید ظاہر نون پر جو بمعنی تیغ کے ہی رکھا
ہوا ہی بس لفظ دین حاصل معنے معمائی رباعی رباعی مین صرف
ایک ہی معما ہی یعنے فکر کو پریشان کرنے سے کفر ہو جاتا ہی محسنات کلام

فکر پریشان کیا خوب واقع ہوا کہ صفت کی صفت اور معما کا معما ایسے ہی دست دل
کہ مضاف مضاف الیہ بھی اور معما بھی اور سوا اسکے الاختلاف شارح نے اس نکتہ
مین کفر حقیقی و اصطلاحی کی بہت بحث لکھی ہی ہو میری دانست مین تو یہ نکتہ مصنف
نے موافق مذاق عاشقون کے لکھا ہی اسی واسطے لفظ درویش سے مصدر کیا
اور اسی کے مناسب الفاظ جیسے تجرید علایق اور مذہب عاشقان اور وصل
اور دوست وغیرہم ایراد فرمائے اور ان لوگون کا مذاق اور مشرب اور
ہی اہل شریعت کا مذہب اور چنانچہ سعدی رح نے فرمایا شعر اگر یارے از
خویشتن دم مزن + کہ کفر ست با یار و با خویشتن + شریعت والے بھلا خدا یتعالی
کو یار کہہ سکتے ہین۔

نکتہ اے درویش یکتائے کلمۂ توحید از الف زبان و پنج نوبت نماز بحضور پنج حس
جنان و سی روزہ ماہ رمضان با تلاوت سی سیپارہ قرآن مغتنم دان تا در زمرۂ
اہل اللہ داخل گردی در حروف اہل اللہ بچشم انتباہ نگاہ کن تا در عدد یکی
و پنج و سی مشتمل یابی قطعہ یک شہادت با صلوٰۃ خمس و سی روز صیام +
در زکوٰۃ زر ادا و بیست مثقال نصاب + ہر کرا جمع این عدد ہا نیست گر فرزند
نبیست + نیست آید در خطابش لیس من اہلک خطاب + اللغات حضور
حاضر ہونا ضد غیبت کی اور نیز کلمۂ تعظیم کہ ذات مخدومونپر
اطلاق کرتے ہین جنان بفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت زمرہ بالضم گروہ مردم
انتباہ آگاہ کرنا اور خبردار ہونا اور آگاہی مثقال بالکسر نام وزن کہ ساڑھے چار
ماشے ہوتا ہی نصاب بکسر نون اُسقدر مال جسپر زکوٰۃ واجب ہوکہ اقل اُسکا
چاندی سے دو سو درم ہو اور سونے سے بیس مثقال اور اکثر کی کچھ حد مقرر
نہین ہی غرض چالیسوان حصہ مال کا زکوٰۃ ہی بعد سال بھر کے اور مال و زر
اور سرمایہ کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی لیس من اہلک یعنے نہین ہی وہ
تیرے اہل و اولاد سے خطاب بکسر کسی سے روبرو بات کہنا اور لقب جیسے
نہین وہ

اور صد غیبت اور بھی عتاب نیز معنے ترکیبی نثر مصر کہتے ہین یہ امور جو ذیل مین بیان
کرتا ہون انکے بجا لانے کو غنیمت جان اور کما حقہ بجا لاتب تو اہل اللہ مین داخل
ہوگا اور جب اس گروہ باشکوہ مین داخل ہوا تو کچھ خوف و خطر تیرے واسطے نہین
ہی چنانچہ انمین سے کلمہ توحید ہی یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسکو الف
زبان سے ادا کرے مع تصدیق اسکی یکتائی و وحدانیت کے اور نماز پنجگانہ ہی
کہ وہ بھی بحضور قلب و خلوص دل پانچون حواس دل کے جمع کرکے بجا لائے اور
تیس روزے ماہ رمضان کے مع تلاوت سی سیپارہ قرآن کے بس اس صورت
مین تو اہل اللہ سے شمار کیا جاویگا اور ان مین داخل ہوگا ذرا چشم آگاہی سے
نظر کرتا تجکو معلوم ہو کہ خود لفظ اہل اللہ ایک اور پانچ اور تیس عدد کو مشتمل ہی
بس یہی اسکی تصدیق ہی معنے ترکیبی قطعہ پھر بتاکید و تائید کلام مصدر سے
فرماتے ہین کہ ایک شہادت اور پانچ وقت کی نماز اور تیس روزے ماہ رمضان
کے اور بیس مثقال زر سے زکوٰۃ اگر اس شہادت کے ساتھ یہ سب عدد جمع نہین
ہین تو بالفرض گو فرزند حضرت نوح ع کا ہی اور پیغمبر زادہ اسکے خطاب مین بھی لیس
من اھلک کا خطاب آئیگا اور اس اہل سے خارج کیا جائیگا ایسے ہی یہ زمرہ اہل اللہ
سے خارج کیا جائیگا مخفی نرہے جب کنعان بیٹا حضرت نوح م کا ڈوبنے لگا آپ نے
اسکی نجات چاہی اور کہا رب ان ابنی من اھلی خطاب ہوا لیس من اھلک
انہ عمل غیر صالح معنے معمائے نثر الف اور ہے اور لام سے اہل ہوتا ہی
جسکا اشارہ مصدر رح نے ایک اور پانچ اور تیس کے ساتھ کیا ہی کہ یہی انکے عدد ہین
معنے معمائے قطعہ اسمین مادہ معما کا اہلک موافق نثر کے کہ الف اور ہا
اور لام اور کاف جمع ہونے سے اہلک ہوتا ہی جیسا کہ ایک اور خمس اور سی اور
بست کے ساتھ اشارت کی کہ انکے یہی عدد ہین اور جو اس قطعہ مین نثر سے زیادہ
زکوٰۃ اور بڑھائی ہی اسو اسطے ایسا لفظ مذکور کیا جسمین کاف بھی بیس عدد والا
شامل ہی محسنات کلام لفظ اہل اللہ کے ساتھ اللہ کا لفظ کیسا پاکیزہ لائے ہین

کہ لفظ اہل جسمین موجود ہی بقلب ایسے ہی اہلک کا لفظ کہ کیسے تلاش عالی مصرح
ہماوی ہی اور نثر وقطعہ دونون مشتمل بر سیاقۃ الاعداد اور جو کچھ خوبیان عبارت کی ہین خو
نماہو ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + الاختلاف شارح نے اللہ کے
لفظ مین بھی قلب بعض کر کے اہل کا لفظ نکالا ہی اور ایک لام کو بحوالہ قاعدہ معما
کے معتبر نہین رکھا پھر لکھا رمضان کے تیس روزے اُسکے ساتھ تلاوت تیس
سیپارون کی تو دوسے ہونا چاہیین اس صورت مین دونون لام محسوب ہونگے
پھر بھی ایک الف اللہ کا اور رہا کہ اہل مین ایک ہی درکار اور اللہ مین دو اسکی
نسبت لکھا کہ صورت کتابی اللہ کی ایک الف کے ساتھ ہی ایسے ہی اہلک سے
ہلاک بطریقہ قلب بعض جو کہ مصرح کی جانب سے ان باتون کا کوئی ایما واشارہ نہین
ہی میرے نزدیک سب پایہ اعتبار سے ساقط ہین اور مصرح کے معما کی روسے اپر نظر
نہین ہان خوبی ایراد ایسے الفاظ مین کلام نہین گویا القاے غیبی ہی اسکے سوا شارح
نے اتنی کتاب لکھی یہ ابتک نہ جانا کہ مصرح نثر ونظم دونون مین ملحوظ رکھتے ہین
کہ جن قاعدون سے ایک فقرہ مین معما نکالتے ہین اُسی قاعدہ سے دوسرے
فقرہ مین ایسے ہی نظم کی ابیات مین نہ یہ کہ یک اور پنج اور سی کے ساتھ قلب
بعض اور قلب کل اور کسی حرف سے اعراض اور کسی کا اختیار ایسے شش پنج
مین پڑ ین طریق اُستادون کامل کا نہین البتہ ہم سے کچے پکے لوگ ضرور بھٹکتے بھٹکتے
پھرتے ہین اس سے اُنکو کیا غرض اگر اُنکی راہ پر نہ چلے تو وہ کیا کرین وہی مثل ہی
ع چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +
نکتہ ایدرویش حرف نفی در اسم خود کش کہ اسلام حقیقی آنست وبناے امانی را
برہم زن کہ ایمانرا این نشان ست **مثنوی** پا بنہ در عدت راہ فنا + از عبادت
گر ہمی جوئی سنا + چشم برپاے اخلای الہ + داراگر میجواہی از اخلاص جاہ +
اللغات حرف نفی حرف لا امانی بفتحہ اول وکسر نون وتشدید تحتانی بمعنی آرزوہا
جمع امنیہ بالضم بمعنی آرزو عدت بروزن مدت طیاری وآمادگی کسی چیز کی اور

ساخت اور ساز رفع حاجات سنا بفتح روشنی اخلا بفتح اور کسر خاے معجمہ ولام مشدد جمع
خلیل بمعنی دوست صادق معنے ترکیبی نثر مصرع فرماتے ہین اے درویش اپنے
نام مین حرف نفی کا لگادے اور آپکو ذات مطلق مین فنا کردے کہ اسلام حقیقی یہی
ہی نہ یہ اسلام ظاہری اور بنیاد امانی کو لوٹ پوٹ کردے کہ نشان ایمان کا یہ ہی
یعنے ہواے نفسانی اور مستلذات جسمانی سب کی بنیاد خراب وتباہ کردے معنے
ترکیبی مثنوی یعنے راہ فنا کا جو ساز وسامان ہی اسکی طیاری وآمادگی کی راہ مین
چل یعنے قبل فنا ہونے کے آپکو فنا کر تب اپنی عبادت سے سنا وبہا ڈھونڈھ
بدون اسکے اسمین سنا وروشنی نہ پائے گا دوسری بات یہ ہی کہ جو اللہ تعالی کے
خلیل ودوست صادق ہین انکے قدمون پر آنکھین رکھے رہ تو تجکو جاہ اخلاص کا
حاصل ہو جبس اخلاص کی صفت مین کہا ہی شعر عبادت باخلاص نیت نکوست
وگرنہ چہ آید زبے مغز پوست + معنے معماے نثر لفظ اسم مین حرف لالانے سے
اسلام ہوجاتا ہی اور امانی کو برہم کرنے سے ایان کا نشان ملتا ہی معنے معماے
مثنوی عدت مین پار کھنے سے جو با ہی اور قاعدہ معماے مین پا وبا ایک ہین
عبادت حاصل ہوتا ہی چشم سے ارادہ صاد اخلاص کا ہی جب صاد کو اخلا
کے پانون پر رکھینگے اخلاص ہوجائے گا محسنات کلام اسم واسلام
امانی ایمان آن این سب کا سرکلمہ الف ایسے ہی اخلا الہ اگر اخلاص
اور سوا انکے۔

نکتہ اے درویش الف اسلام اشارت ست بذات حضرت احدی وسین
عبارت ست از سیادت سرمدی سدہ محمدی ولام کہ از روے لغت جامع ست
دلیل ست برجبرئیل کہ رسانندہ جوامع کلم فیض وحی خدائیست بہ میم دہان مبارک
مصطفے والف ومیم آخر بر معنی ہر دو شعر ست میم متابعت حضرت محمدی راسلمان
صفت تاج فرق سرفرازی رادان تا مسلمان باشی رباعی چون عزو کون دین
پیغمبر راست + کارہمہ شد زدین پیغمبر راست + پیدا شدہ روی راستی از قدمش +

زین روی قدم در اسم پیغمبر راست + اللغات سیادت بکسر بزرگی و سرداری سرمدی ہمیشہ و دایم شدہ بضم و تشدید دال آستانہ جوامع الکلم بفتح کاف و کسر لام قرآن مجید اور چند احادیث کہ ہر ایک عبارت و الفاظ مختصر مین مطالب کثیر کو شامل ہین سلمان نام ایک صحابی کا کہ انکو سلمان فارسی کہتے ہین اور نیز نام شاعر کا اسکو سلمان ساوجی کہتے ہین معنے ترکیبی نثر مصرع لفظ اسلام مین دوسری طرح تصرف کرکے فرماتے ہین ایدرویش لفظ اسلام کی یہ کیفیت ہی کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی اس سے تو اشارہ ہی طرف ذات پاک احدی کے بدین مناسبت کہ الف خود بھی فرد ہی نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب اور اسکا عدد بھی ایک اور خدائے تعالے کی ذات بھی واحد احد اور سین سے ایما ہی جانب سرداری و بزرگی آستانہ محمدیؐ کے جسکی سیادت دایم و سرمدی ہی یعنے اس آستانہ پر سر رکھے رہے اور اطاعت کرے اور لام کہ یہ جامع ہی یعنے زرہ ہا کے دلیل ہی حضرت جبرئیلؑ پر کہ جوامع الکلم جو قرآن مجید ہی کہ تھوڑی لفظون عبارت مین بہت سے معنے بھرے ہین بقول شاعر
شعر جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنہ افہام الرجال +
کے اس جوامع کلم کو میم دہن مصطفےٰ مین پہونچانے والے ہین اور وہ بھی فیض وحی سے جیسے کچھ خدائے تعالے کی طرف سے ہوے تانہ گمان ہو کہ اپنی طرف سے انکے منہ مین پہونچائے اب رہا الف و میم تانہ شبہ ہو کہ لام کے ذکر مین پورا لام لے لیا تھا بس الف شعر اسی معنے پر ہی کہ وہ جوامع الکلم خدائے تعالی کی طرف سے تھے اور میم دہن آنحضرت مین پہونچائے گئے یا میم سے میم متابعت آنحضرت مقصود ہی کہ سلمان کیطرح اسکو تاج سرفرازی کا جانے زہ تب تو مسلمان ہوگا معنے ترکیبی رباعی پہلا را بمعنے برای کے ہی یعنے دونون جہان کی عزت و بزرگی خاص واسطے دین پیغمبرؐ کے ہی کہ دین راست و حق یہی ہی موافق اکملت لکم دینکم کے اور اسی دین پیغمبرؐ سے سب کے کام راست و درست ہوگئے اور سابق جو کج روی و گمراہی پھیلی ہوئی تھی سب نیست و نابود ہوگئی

اور اُنکے قدم مبارک سے صورت راستی کی پیدا ہوئی اسی سبب سے اسم پیغمبرؐ کا قدم
راہی یعنے راست و سیدھا ہی کہ راستی اُنکے قدم پر مُنھ رکھے ہوے ہی اور اُنکے
قدمون سے لگی ہی معنے معمائے نثر اس نکتہ مین بھی الف احد اور سین سدہ
اور لام دلیل اور میم دہن سے اسلام کا لفظ حاصل ہوتا ہی اور میم متابعت تاج
سر سلمان ہونے سے مسلمان ہوجاتا ہی معنے معمائے رباعی اس رباعی مین تین
جگہ لفظ راست آیا ہی جنکا روجو راہی پیغمبرؐ کا قدم ہی کہ وہ بھی راہی ایسے ہی راستی
کا رو را اور پیغمبرؐ کا قدم را محسنات کلام الف اسلام اشارت احدی اور سین
سیادت سرمدی سدہ اور لام دلیل جبریل اور میم مبارک مصطفےٰ معنے مشعر
متابعت محمدؐی سب مین حرف مناسب یکدگر اور سر کلمہ سلمان مسلمان تجنیس زائد
راست راست جو تین جگہ ہی تجنیس تام لیکن پچھلے مصرعہ مین کیسی خوبی کے ساتھ
ہی غور کرنا چاہیئے الاختلاف شارح کی تقریر خوب صاف صاف نہین سمجھ مین آتی
نکتہ ملحد میخواہد کہ بکلک شرک رقم نفی در کلام حضرت احدی کشد بنگر کہ در الحاد
حرف نفی یعنے لا در کلمہ احد کشیدہ و فلسفی میکوشد کہ بہ قلب عقل خود رخنہ در حدو د
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ سیف اللہ دست آورد ببین کہ در لفظ فلسفہ فل
کہ رخنہ کردنست بر سفہ نہادہ است قطعہ ملحد آوردہ است مل در پیش از
مستے وجہل + حی نہ بیند حدت حد شریعت از قفا + فلسفے را فلسے از عقل ست
پس بر حرف ظرف + خلق را راندیدان از گنج شرع مصطفا + اللغات ملحد بضم
میم وکسر حا راہ حق سے پھر نیوالا اور فاسق و بیدین الحاد بالکسر اسکا مصدر فلسفی
حکیم فلاسفہ جمع اسکی حد بالفتح والتشدید سزائے شرعی جیسے جلد و قطع وغیرہ حدود
جمع سیف بالفتح شمشیر بران فل کے معنے خود مصنف رح نے لکھدیے سفہ بفتحتین و ہای
ملفوظ سبکی عقل و نادانی مل بضم میم شراب حدت بکسر اول و فتح ثانی تیزی و
تندی اور تنہا ہونا فلس بالفتح ہندی پیسہ حرف ظرف فے اور معنے اسکے سوائے
ظرفیت کے سایہ بعد از زوال اور زوال یعنے دوپہر سے قبل ظل اور خراج وغنیمت

وبازگذشتن وجماع مگر ظرفیت کے معنے مین بکسر ہی اور معنے مین بفتح یہان فے سے ظرف
ہی مقصود ہی معنے ترکیبی شر ملحد چاہتا ہی کہ کلک شرک سے رقم نفی کی جولا ہی کلام
احدیت مین کھینچے اور الحاد و بیدینی سے اُسکو نیست و باطل کرے اسلیے کہ صفت الحاد
کی جو رکھتا ہی وہ خود مقتضی اسی بات کی ہی دیکھو الحاد مین حرف نفی یعنے لا کلمہ احد
مین کھنچا ہوا ہی اور فلسفی کوشش کرتا ہی کہ اپنی عقل کی کھوٹا ئی و نقص سے دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود مین کہ وہ دین بحال خود ایک ننگی شمشیر قاطع اور بران
ہی جسکے سامنے اسکی عقل ناقص ٹھہر نہین سکتی رخنہ لاوے اور پیدا کرے اسواسطے
کہ اُسکی سفاہت و حماقت اصلی اسی بات پر آمادہ کرتی ہی چنانچہ ذرا غور تو کرکے دیکھو
کیسا لفظ فل جو مفید معنے رخنہ کا ہی لفظ سفہ پر رکھا ہوا ہی جسکے معنے بیوقوفی و نادانی
ہین معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین ذرا ملحد کو تو دیکھو کیسا مستی و جہالت کے
سبب سے مل اپنے سامنے رکھے ہوے ہی اور ہر وقت اُسکے نشہ اور مستی مین سرشار
اور یہ اُسکو نہین سوجھتا کہ کیسی تیزی و تندی حدت حد شریعت کی اُسکے پیچھے ہر وقت
لگی ہوئی ہی اور فلسفی کہ ایک فلس یعنے پیسہ بھر عقل رکھتا ہی سو بھی نہایت اقل ظرف
پر جو فے سے ارادہ کیا ہی بس حاصل یہ کہ عقل و ظرف دونون اُسکی نہایت ہی اقل
و کمتر ہین اور اس عقل و ظرف سے چاہتا ہی کہ خلق کو گنج شریعت مصطفے سے بہکا دون
بہرہ یاب ہونے دون بھلا کہان گنج شرع اور کہان اسکے پیسہ بھر عقل کیسا بیوقوف
و کمظرف ہی کہ پیسہ بھر عقل کے بھی سمائی نہوئی جو گنج بے پایان سے بھڑتا ہی معنے معمای
شر احد کے درمیان مین لا لانے سے الحاد ہوتا ہی اور فل کو سفہ پر رکھنے سے فلسفہ
ہوتا ہی جو بمعنی حکیم و دانشمند کے ہی معنے معمای قطعہ ملحد کے سامنے مل موجود
اور پیچھے اُسکے حد لگی ہوئی ظاہر فلسفے کا پہلا جز فلس ہی اور دوسرا فے حرف ظرف
محسنات کلام لفظ کلام کیسا خوب ہی کہ اسمین بھی لا موجود کلک رقم کلام حرف
نفی کلمہ سب مناسب باہم حدت مین حد نفی مین بھی فی موجود اور علی ہذا القیاس
الاختلاف شارح نے بڑی بڑی توجیہین نکالی ہین افسوس انکو صفائی کے ساتھ

لکھہ دیتے کہ قریب الفہم کسی کے ہوتین۔

نکتہ گبر را خاصیت اعتقاد ثنویہ چنان درظاہر اثر کردہ کہ اثنینیت در مراتب حروف نامش ظاہر ست **شعر** شد از توحید حق غافل مجوسی + چو داری یک خدا ای دل مجوسی + **اللغات** گبر بالفتح آتش پرست ثنویہ دو ہونا علی ہذا اثنینیت مراتب اعداد کے چار ہین احاد عشرات مآت الوف توحید ایک جاننا خدائے عزوجل کا مجوسی منسوب بہ مجوس بمعنی آتش پرست کہ آتش اور ماہ اور آفتاب کو پوجتے ہین اور نیز مجوسی معرب منجگوش یعنے خورد گوش جو واضع دین مجوس کا مرد خورد گوش تھا اسواسطے یہ کہا ہی **معنے ترکیبی نثر** یعنے گبر کو جو اعتقاد دو خدا ہونیکا ہی ایک یزدان فاعل خیر ایک اہرمن فاعل شر اس دو ہونے کی خاصیت اسکے نام کے جو حروف ہین اُنکے مراتب تک پہونچی ہی اُسنسے بھی اثنینیت ظاہر ہی چنانچہ معماین یہ بات کھل جائیگی **معنے ترکیبی شعر** توحید حق سے مجوسی غافل ہوا کبھی ماہ و آفتاب کو معبود ٹھہرایا کہین آتش کو اور سوا انکے کہ سب کفر و شرک ہی لہذا اپنے دل سے مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ اے دل تو ایک ہی خدا رکھتا ہی تو بہت سے خدا مت ڈھونڈھ کہ سرمایہ کفر و ضلالت ہی **معنے معمائے نثر** گبر مین کاف کے بیس عدد ہین کہ عشرات مین دو ہین اور با کے دو کہ درجہ احاد کا ہی اور را کے دو سو کہ مرتبہ مات کا ہی جسکے ازروے ہندسہ کے یہ صورت ہی ۲۲۲ **معنے معمائے شعر** لفظ سی پر جب لفظ مجو آئیگا مجوسی ہو جائیگا **محسنات کلام** مجوسی مجوسی تجنیس تام اور کس اداکے ساتھ **الاختلاف** شارح نے ایک راہ یہ پیدا کی ہی کہ گبر کا لفظ اسکو یون کہین کہ کاف بار یعنے کاف کو را سے مقارن کرین تو کافر حاصل ہوتا ہی لیکن مصرع سے اسکا کچھ اشارہ نہین سوا اسکے کافر ایک لفظ عام ہی اور گبر خاص کہ جسکی ثنویت کا بیان فرمایا ہی یہ عبارت کسکی گریبان گیر ہوگی **حکایت** والی بود کہ بر اہل ذمہ چون میم ذمہ بہ تشدید و زجر دہان کشادی و اہل کتاب را چون حروف کتاب زیر شکنجہ کاف خطاب تاب دادی گفتندش

ازین ملاعین کہ دربعین مذلت مدام چشم بر قدم ملای ملت اسلام دارند چہ حاجت کہ جزیہ بضرب حربہ ستانی گفت معین ست کہ تا جہود را دو چشم از سر برنہ کنی صورت جود ننمایند و ترسا تا حدیکہ تیغ از قفا نہ بیند ترسان نشود قطعہ بیگانہ را چو خانہ تیر ست ہاے چشم + پیکان تو نیز از زخ بیگانہ وا مگیر + ترسا سپر بر و کشد از ترس پیش تیغ + بر ہم کشد جہود مژ از سہم پیش تیر + اللغات والی حاکم اہل ذمہ اہل کتاب جیسے یہود نصاری کہ عہد امان کے ساتھ دار اسلام مین داخل ہون ذمہ بکسر و تشدید میم عہد و امان تشدید استوار کرنا اور حرف کو مشدد کرنا اور کسی پر سختی کرنا زجر بالفتح باز رکھنا کتاب بکسر نوشتہ و نامہ اور آزاد کرنا غلام و کنیزک کا عوض مال لیکے شکنجہ عذاب و نوعی از تعذیب و آلہ جلد گران تاب دادن امیٹھنا ملاعین بفتح میم و کسر عین جمع ملعون ملا بفتح میم و در آخر الف آشکارا و عبارت از انجمن و در آخر ہمزہ گروہ مردم اشراف و بزرگ جزیہ بالکسر جو کچھ ذمی کفار کے ذمہ سال بھر مین مقرر کرین حربہ بالفتح آلہ حرب وچوبدستی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کیا ہوا ترسا بالفتح نصاری و آتش پرست بیگانہ غیر و نا آشنا و نادر نیز ترس بالضم سپر سہم تیر کمان سے چھوٹا ہوا فارسی مین بمعنی بیم و خوف جہود بمعنی یہود معنے ترکیبی نثر ایک حاکم تھا کہ اہل ذمہ پر یعنے جو کافر ذمی جزیہ گذار تھے مثل میم ذمہ کے تشدید و زجر کے ساتھ دہن کھولتا تھا مطلب یہ کہ بڑی سختی کرتا تھا اور جب منہ کھولتا تھا گھر کی جھڑکی کرتا تھا اور اہل کتاب کو کہ وہ بھی یہود و نصاری تھے مثل حروف کتاب کے شکنجہ عذاب کے نیچے کاف خطاب کیطرح کہ اکثر معکوس اینٹھا ہوا بھی لکھا جاتا ہی تاب دیتا تھا اور اینٹھتا تھا غرض جزیہ کے وقت بڑی ایذا و تکلیف دیتا تھا لوگون نے اُس سے کہا کہ یہ ملاعین تو مین ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ چشم شرفا اور ملاء ملت اسلام کے پاؤن پہ رکھی رہتی ہین اور نہایت عجز و اطاعت بجا لاتے ہین پھر کیا حاجت ہی کہ تو جزیہ لئے ضرب حرب سے لیتا ہی اور زد و کوب کرتا ہی کہا کہ معین اور معمولی بات ہی

کہ جہود کے سر سے جبتک دونون آنکھین نہین نکالی جاتی ہین صورت جود کی نظر نہین
آتی ہرگز بے تنبیہ سخت کے نہین دیتا آیسے ہی ترسا جبتک اپنے پیچھے تیغ نہین دیکھتا
ترسان نہین ہوتا معنے ترکیبی قطعہ ہا کی صورت آنکھ کی ہی اور نیز ہار قم برج سنبلہ
کے جو خانہ عطارد کا ہی جسکو تیر کہتے ہین پس مصرع کہتے ہین کہ جب ہا خانہ تیر کا ہی
اور بیگانہ جو اپنے دین سے غیر ہی اُسکے ہی آنکھ کی بھی خانہ تیر ہی یعنے اپنے غیرون
کی طرف جب دیکھتا ہی تو ایسی نگاہ سے دیکھتا ہی گویا تیر ہا رانس تو بھی اسکے مُنھ پر تیر
برسائے جاروکے مت وارندے کہ وہ تجھپر تیر لگا سکے اور ترسا تلوار کے سامنے خوف و
ترس سے سپر مُنھ پر لگاتا ہی اور جہود تیر کے سامنے ڈر سے مُنھ بگاڑتا ہی ورنہ دل سے یہ
کیا مانتے ہین اور کب سمجھتے ہین معنے معماے نثر ذمہ ذمہ دونون تجنیس تام
اور کیسی تشبیہ کامل ہی لفظ کتاب مین بعد کاف کے لفظ تاب موجود جسوقت عین
زیر قدم ملاکے آئیگا ملاعین ہو جائیگا جہود کی دو آنکھین دو چشمے ہاے جب یہ
آنکھین اُسکے سر سے نکال لینگے جو درہ جائیگا ترسا کے پیچھے نون لگانے سے جو بمعنی
تیغ کے ہی ترسان ہو جاتا ہی معنے معماے قطعہ لفظ خانہ سے اشارہ ہی کہ خا نہین
باقی ماندہ پر پیکان آنے سے پیکانہ حاصل ہوگا ترسا مین الف بصورت تیغ کے
ہی اور اسکے مُنھ پر ترس بمعنی سپر جہود کا مُنھ بگڑنے سے وجہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے
سامنے تیر جو دال ہی رقم عطارد کی موجود محسنات کلام میم کے لیے دہان کشادن
کیسا خوب آیسے ہی میم ذمہ اور تشدید شکنجہ اور کاف خطاب کہ واقعی خطاب کیواسطے
ہوتا ہی اور خطاب بمعنی عتاب کے بھی ہی اور شکنجہ کی رعایت سے وہ کاف جو معکوس
اینٹھا ہوا لکھتے ہین کیسا مناسب محل کے ہی جزیہ حربہ تصحیف ایسے ہی پیکانہ پیکان
مبہم مین ایہام ترس ترس تجنیس تام ترسا تجنیس زائد عین کہ بمعنی نہایت اور
چشم کے ہی اور نیز لفظ چشم مرادف اُسکا کیسا خوب ہی اور سوا اُسکے خوبیان
بہت ہین مین نے اتنی بنظر اشتغال جستجو شائقین کے لکھدی ہین الاختلاف
شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ مذمت کے حاصل ہونے مین کلمہ ذمہ کا مشدد

درکار ہوتا تھا لفظ تشدید بھی معنے معمائے مین مفید تھا لیکن وہ جو ضروری ہی میم
مخفف ہی انتہی اصل کتاب مین مذمت کو نسخہ کرکے لکھا ہی میری دانست مین
بجاے مذمت کے ذمت صحیح ہی مشتمل بر تجنیس تام متن مطبوعہ مین بجاے چہ حاجت
کہ حاجت اور جود کی جگہ خود اور قفا کے بجاے قفاات کیسی غلطیان ہین واے بر مطبع
و مصحح۔

حکایت یکے از اہل تسلیم با جمعے از اہل اسلام احرام غزا بستہ بود وچون لفظ
اسلام بزیر الف حسام سلام نخود دانستہ از قضا چون فاے کفرہ درگرہ کمند ایشان
اسیر گشت وچون قاف قید با صد سختی دستگیر واسیر شد یکے از دونان تیغ چون الف
اسر بر سر او بر افراشت واو چون سین اسلام درمیان آلام دندان ابتسام
کشادہ داشت یکے از سایلان ہمدم چون الف دران سیلان دم زبان کشیدہ
وخندہ راسبب پرسیدہ گفت ندانستہ کہ ثبات شہادت مومن آن باشد
کہ چون شمع منیر پیش تیغ تقدیر خندان باشد وآنیعنی در لفظ مومن روشن افتادہ
کہ شمعے ست درحد تیغ نہادہ **قطعہ** از سر شادی دل مشرک اگر خندان شود + ہیچو
شین بیند ز حرف مرگ درگردش نشان + در دل مومن ز حمل جود بینی کشتہ مو +
من حق بیند محیط خویشتن از ہر گران + **اللغات** تسلیم سپرد کرنا اور سلام کرنا
اور گردن رکھنا احرام قصد و نیت اور احرام باندھنا غزا بفتح دشمن دین سے
لڑنا حسام بضم شمشیر سلام گردن نہادن اور سلام کردن اوبے عیبی اور بے گزندگی
کفرہ بفتحتین جمع کافر دستگیر بمعنی گرفتار آلام جمع الم دکھ ورنج ابتسام اندک
خندہ کرنا سیلان بالفتح تام جزیرہ اور جاری ہونا آب وخون کا دم بالفتح خون
فارسی مین بمعنی نفس وسخن وتیزی شمشیر وہنگام ووقت من بہ تشدید نون نعمت دینا
اور احسان کرنا اور ترنجبین معنے ترکیبی نثر مص کہتے ہین کہ ایک شخص نے کہ
اہل تسلیم سے تھا یعنے رضاے الٰہی پر گردن نہاد ایک گروہ اہل اسلام کے ساتھ
احرام غزا کا باندھا تھا مطلب یہ کہ قصد غزا کا کیا تھا اور الف اسلام کیطرح الف حسام

کے نیچے سلام اپنا جاتا ہی بے عیبی اور بے گزندگی کہ اگر شہید ہونگا ہر وبال وعذاب
سے پاک ہوجاؤنگا اتفاقا فی کفرہ کی طرح کمند کفار کی گرہ مین اسیر ہو یعنے کفار
نے اُسکو گرفتار کرلیا اور مانند قاف قید کے سوسختی کے ساتھ دستگیر ومقید ہوگیا
ایک نے دونون یعنے کفار سے تیغ مثل الف اسر کے اُسکے سر پر اُٹھائی اُسنے
سین اسلام کی طرح درمیان آلام کے دانت ابتسام کے کھولے یعنے مسکرایا
ہر چند صد درجہ رنج وآلام کا وقت تھا کہ جان جاتی تھی ایک نے سایلون ہمدم سے
مثل الف کے اُس سیلان دم مین زبان کھینچکے سبب خندہ کا پوچھا کہ اب کوئی
دم مین خون بہایا جاتا ہی پھر تو ہنستا کیون ہی کہا تو نہین جانتا کہ مومن کا شہادت
مین ثبات واستقلال یہ ہی کہ سامنے تیغ تقدیر کے شمع روشن کیطرح خندان رہے
چنانچہ یہ بات لفظ مومن سے روشن ہی کہ ایک شمع ہی حد تیغ مین رکھی ہوئی
مطلب یہ کہ مومن مثل شمع خندان کے ہی اور تیغ اُسکے ساتھ لگی ہوئی کہ تیغ
سے زیادہ روشن ہوے جیسے شمع تیغ سے زیادہ روشن ہوتی ہی معنے ترکیبی قطعہ
اگر سر شادی سے دل مشرک کا خندان ہوئے تو کیا ہوتا ہی کسو اسطے کہ یہ شین جو
سر شادی کا دل مین مشرک کے ہی اسکو تو حرف مرگ کے ادھر اُدھر سے گھیرے ہوے ہین
اور اُسکی مرگ کا نشان بتاتے ہین پھر خوشی کیسی آور اگر دل مومن کا جور اُٹھاتے اُٹھاتے
زار ونحیف مثل مو کے ہوجاے تو کیا غم اسواسطے کہ یہ اپنے ہر کنارہ سے من حق
کو محیط دیکھیگا بس اسکو کیا پروا معنے معماے نثر اسلام کا الف بصورت
تیغ ظاہر اور اسکے نیچے لفظ سلام موجود کفرہ کی فے ظاہر کرہ مین ہی کہ کرہ مین
فے لانے سے کفرہ ہوتا ہی قید کی لفظ سے دو امر نکالے ہین ایک قاف جسکے سو
عدد ہین دوسرے ید بمعنی دست جنکا اشارہ بصد سختی ودستگیری ہی سر پر
تیغ الف کے لانے سے اسر حاصل ہوتا ہی جو جمع اسیر کی ہی اسلام مین سین
بمنزلہ دندان کے ہی اور درمیان آلام کے واقع سیلان مین الف کھینچنے سے
سایلان ہوتا ہی لفظ مومن کے اول موم جو بمعنے شمع کے ہی موجود اور اسکے

سامنے نون رکھا ہوا ہی اور نون بمعنی شمشیر معنے معماے قطعہ لفظ مشرک مین
سر شادی کا شین ہی باقی حرف نون سے لفظ مرگ کا حاصل ہوتا ہی جو اس شین کو گھیرے ہی
لفظ مومن کا دل مو ہی بقلب یعنے دوسرا میم اور واو اور اول آخر سے مومن کے من
حاصل ہوتا ہی جو مومن پر محیط ہی محسنات کلام اسلام احرام حسام سلام
آلام ابتسام کیسے ہموزن لفظ ہین اور منجملہ انھین کے تسلیم از قضا کا لفظ اس موقع
موت پر کیسا برمحل ہی علی ہذا دستگیر برعایت بد اور اسیر مناسب قید سایلان ہدم
مین ہدم کہ سب کے خون بہانے کا قصد تھا اور آپسمین دوست بھی تھے دم زبان
شمع منیر تیغ خندان روشن موم سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا نشان اس سبب
سے کہا ہی کہ مشرک سے لفظ مرگ بکاف عربی نکلتا ہی اور چاہیئے بکاف فارسی
الاختلاف اصل کتاب اور نیز شارح نے چون الف اسیر بر سر الخ لکھا ہی بلکہ شارح
نے جو معنی لغت کے لکھے ہین یہی اسیر بمعنی اسیر کردن کے لکھا ہی اور معما جو نکالا ہی
اسمین بھی لکھا کہ لفظ اسیر کہ الف ہمرنگ شمشیر ست بر بالاے کلمہ سر واقع شدہ
انتہی اب یہ بتائین کہ بالاے سر واقع ہوا یا بالاے سیر پھر معما کیسے ہوا مین نے
تو اس اسیر کو اسر بضمتین جمع اسیر کے بنا دیا جیسے رغف جمع رغیف کی اور نذر جمع
نذیر کی اور قدر جمع قدیر کی تا معما سر کا بھی صحیح نکلے اور معنے مین بھی مناسب ہو
کہ وہ اسیر بھی ایک جماعت تھی اور متن مطبوعہ مین بھی اسیر ہی لکھا ہی۔

فصل فی الصلوۃ وماینا سبہا

نکتہ۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نماز را
بجوے آب تشبیہ فرمودہ اند وفیض این معنی در لفظ نماز پیدا است کہ در اطرافش
ترو میانش ماست شعر نماز آتش حرص و ہوا نشاند باز + ازان نماز نم آمد بلفظ
بر سر آز + اللغات نز بالفتح وتشدید زا تروتازگی وجوی آب ما بمعنے آب آز بالمد
وزاے معجمہ بمعنی حرص معنے ترکیبی نثر یعنے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم
نے نماز کو جوے آب سے تشبیہ فرمایا ہی کیسا راست درست ہی کہ انکے فرمانے
کے فیض نے لفظ نماز مین اثر کیا اور یہ فیض اس سے ظاہر ہی دیکھو لفظ نماز کو نز

یعنے تروتازگی ادہر ادھر سے گھیرے ہی اور درمیان مین بھی اسکے ما جو معنی آب کے ہی
معنے ترکیبی شعر نماز وہ چیز ہی کہ آتش حرص وہوا کو بالکل دبا بجھا دیتی ہی دیکھو
لفظ نماز کو کہ آز کے سر پر ہر وقت نم رکھا ہوا ہی جو اُسکو گلاتا رہتا ہی معنے معماے
نثر نماز کے اول آخر سے نم حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اُسکے ما موجود ہے معنے
معماے شعر نماز کے دو جز ہین پہلا نم دوسرا آز جسکا مجموع نماز ہی متن مطبوعہ
مین بجاے دراطراف نثر کے تر اور شعر مین بلفظ وبر بعطف غلط لکھا ہی۔
نکتہ شستن وپاک کردن رو در وضو موجب دیدن نور وتازہ روے دو عالم
ست دریاب کہ چون رو از وضو پاک کنی ضو یابی وخلال لحیہ را تخلیل خالی ساختن
سبب یافتن تراوت رش سحاب مغفرت ست بنگر کہ چون ریش را خالی سازی
رش یابی شعر معا کریۃ الملتقی سن مشطہ + ومن ثم تدعو اللحی بالمحاسن +
اللغات وضو بضمتین مصدر ہی منھ دھونا مجازاً منھ اور ہاتھ پانون دھونا نماز
کے واسطے بفتح اول وہ پانی جس سے وضو کرین ضو بالفتح روشنی آفتاب خلال
بکسر درمیان وفاصلہ دو چیز اور وہ لکڑی جس سے دانت کریدتے ہین داڑھی
کا خلال انگلیان کہ داڑھی مین وضو کے وقت کرتے ہین رش بفتح وتشدید شین
چکیدگی آب واشک اور چھڑکنا اور باران اندک محا صیغہ ماضی کا ہی محا محو سے
محو بالفتح مٹا دینا کسی چیز کا اور چھیلڈالنا حرف ونقش کا تختی وغیرہ سے کریت بالضم
اندوہ ملتقی صاحب لحیہ یعنے داڑھی والا سن بکسر وتشدید نون دندان مشط بالضم
وبالکسر شانہ جسکو بالون وغیرہ مین کرتے ہین من ثم بنا برین تدعو اصیغہ مضارع کا
دعا یدعو سے بمعنے میخواند لحی بمعنی ریش وعلے ہذا محاسن ریش مردان وبمعنی نکوئیہا
جمع حسن خلاف قیاس معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ وضو مین جو منھ
دھوتے پاک کرتے ہین اسکا نتیجہ نور وتازہ روی دونون عالم کا دیکھنا ہی سچ ہے
مین تجکو بتاؤن کہ جب رو وضو سے پاک کرے گا ضو دیکھیگا کہ یہان بھی روشن
پائیگا اور وہان بھی مثل آفتاب کے چمکتا نظر آئیگا اور خلال ریش کا تخلیل سے

خالی کرنا یہ سبب اسی امر کا ہی کہ تجکو طراوت چکیدگی ابر مغفرت سے حاصل ہو یعنے مغفرت
تجھپر سے دیکھ لے اگر ریش کو خالی کرے گا رش پائیگا مغنے ترکیبی شعر مٹا دیتی ہین
داڑھی والے کے اندوہ کو اسکی کنگھی کی دانتی یعنے جیسے کنگھی سے داڑھی کھل جاتی ہی
ایسے ہی اسکا دل کھل جاتا ہی اسی سبب سے داڑھی کو محاسن کہتے ہین جو بمعنی
تکوئیون کے بھی ہی مغنے معماے نثر اس نثر کی معما خود مصرح نے جتا دی ہین
کہ وضو کا منھ پاک کرنے سے جو واہی ضو رہتا ہی اور ریش کو خالی کرنے سے رش
رہتا ہی مغنے معماے شعر محاسن کے دو جز ہین ایک محا دوسرا سن دونون
کے جمع ہونے سے محاسن ہوتا ہی محسنات کلام پاک کردن رو در وضو کیسا
پاک وشستہ ہی کہ وضو کا رو واہی تازہ روے دو عالم کے بھی ظاہر کہ وضو سے
منھ تازہ ہو ہی جاتا ہی اور گویا خشک منھ لوٹ کے تازہ ہو جاتا ہی محا ملتحی لحی محاسن سبب
مین جاے حطی خلال تخلیل خالی ان سب مین خاسن و مشط و محاسن سب مناسب
یکدیگر متن مطبوعہ مین محاکرت کی جگہ محاکرتہ اور من ثم کے بجاے من نم ہی پھر پتہ
معنے کا کیسے چلے۔

نکتہ سنائے بایکی از شعران ماوراالنہر ماجرا سیکرد کہ بروایت ینابیع و محیط چراکبود
ده در ده کز گران دارد حکم آب دریا بران جریان دارد گفت غور این معنے آشنای
هر جو پائیست کہ داند کہ ده در ده از روی شمر دریاست قطعہ بوزن دوصد و
پنجہ من آب استاده + چو طرف جو شمر پاک شافعی در دہے + دلیل پاکی گفتار او بجو
وبیاب + شمار دوصد و پنجاه از کنارہ نہر + اللغات منجر مرد بسیار علم ماوراالنہر
مخفف ماوراالنہر وه چیز جو اس پار نہر کے ہو جو ملک توران کا ایران سے
اس پار نہر جیحون کے ہی اسواسطے ملک توران کو ایرانی عربی دان ماوراالنہر
کہتے ہین ینابیع جمع ینبوع چشمہاے بزرگ و فراخ محیط نام کتاب از امام محمد
در فقہ حنفیہ بالکسر حوض آب گران بفتح اول کنارہ چیز و انتہای چیز جریان بفتحتین
روان شدن آب وغیرہ غور بالفتح عمق و قعر ہر چیز و فرو رفتن و فایدہ رسانیدن

شمر بفتحتین حوض کوچک و تالاب و سرشیر آب استادہ جو جاری نہو ن معنے ترکیبی نثر
ایک سایل ماور النہر کے علما سے ایک عالم متبحر سے کہتا تھا کہ ینابیع اور محیط کی روایت
مین کہ مراد اس سے بند پانی اور بہتا پانی ہی اُس برکہ پر جو دہ در دہ گز کنارہ رکھتا ہی
حکم آب دریا کا کیون جاری کیا ہی کہا اُس بات مین غور و فکر اُس جوینده کی آشنا
ہی جو جانتا ہی کہ وہ دہ در دہ از روے تالاب کے دریا ہی دس عدد یا کے ہین جب
در دہ دریا کہا جائیگا یعنے در حرف یا خود دریا ہی ہوگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے
دو سو پچاس من جو عربی مین سیر کو کہتے ہین اگر بند پانی ہو تو اُسکو شافعی مثل
کنارہ نہر جاری کے پاک کہتے ہین جہان کہین زمانہ مین ہو اور اس گفتار پاکیزہ
کی دلیل مین تجکو بتاؤن تو اُسکو ڈھونڈھا اور لے وہ یہ ہی کہ کنارہ نہر سے دو سو
پچاس گن لے موجود ہین معنے معماے نثر نثر مین وہی معما دہ در دہ کا ہی یعنے
دہ کو در دہ کر مطلب یہ کہ یا کو دہ سمجھ اور جب در دہ کہا جائیگا ای دریا خود دریا حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ نہر کا ایک کنارہ نون ہی جسکے پچاس عدد ہین اور ایک
کنارہ را جسکے دو سو ہین پس دو سو پچاس ہوگئے نہی یا نہر کی اُس سے کچھ غرض
نہین اسلیے کہ مصرعہ نے کنارہ نہر کہا ہی نہ لفظ نہر محسنات کلام کیسے اس نکتہ
مین برعایت ذکر مسئلہ آب کے لطایف و صنایع بھرے ہین اول سایل کہ بمعنے
جاری ہونے والے کے ہی پھر متبحر جسمین لفظ بحر کا ہی اور ماورالنہر کہ ما بمعنی آب کے
بھی ہی اور نہر خود نہر ہیسے ہی ماجرا کہ آب اور جریان کے معنے مین بھی ہی اور ینابیع
و محیط اور برکہ اور دہ در دہ اور کران اور دریا اور غور اور آشنا جویا مین لفظ جو
اور شمر اور پاک اور بجو مین جو اور دریاب مین آب اور شمار و شمر کہ امر شمر دن کا بھی ہی
اور انکے سوا کوئی لفظ بیکار نہین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین آبرا برکہ کہ
دہ در دہ گز کران دارد حکم آنتی عبارت نہین ہی افسوس مصحح کیا ہوے۔

نکتہ یعنے از دست نشینان چون بعزم آبدست سر بیدبشویند چہار فرض
وضو بر نیت بجویند این نکتہ را از دست مدہ کہ چون سر بید بشوئے دال بجا زر کہ

دلیل چار ست و بعضی کہ چون از سر دست باز دارند فرایض وضو شش شمارند
این دستاویز بدست آر کہ اگر سر دست بشوی ست ماند کہ شش در شمار ست
قطعہ گفت نعمان فرض امرد چار را اندر وضو + لاجرم ترکیب لفظ امرد از امر ست و چار
شافعی شش فرض گفت و شش جہت را نور داد + در وضو با شش حروف وضو
تو ہنگر آشکار + اللغات دست معروف و مسند و صدر آبدست بمعنی وضو و استنجا
از دست دادن چھوڑ دینا کسی چیز کا بدست آوردن حاصل کرنا کسی چیز کا ست بکسر
سین و تا مشدد و شش نعمان بالضم نام امام اعظم ابو حنیفہ رح امرد بالفتح بے ریش
و سادہ رخ وضو بفتح اول روشنی آفتاب معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ بعض
صدر نشین یعنے علماے ذیشان بقصد آبدست کے جو وضو ہی سر ید کو دہوتے ہین
وضوے چار فرض اپنے ارادہ اور نیت مین سمجھتے ہین تو بھی اس نکتہ کو ترک مت کر
کہ جب سر ید کا دھوئیگا دال رہیگی کہ دلیل و رہنما چار کی ہی اور بعض جو سر دست
سے ہاتھ باز رکھتے ہین وہ فرض وضو کے چھ گنتے ہین تجکو بھی یہ دستاویز حاصل ہی
کہ سر دست دھونے سے ست رہتا ہی جو گنتی مین چھ ہی معنے ترکیبی قطعہ حضرت
نعمان رحنے جو امام ابو حنیفہ رح ہین وضو مین بے ریش وامرد کے واسطے چار فرض
فرمائے ہین اسی سبب سے امرد کی ترکیب امر اور چار سے ہی یعنے دال جسکے چار عدد
ہین حضرت شافعی رحنے چھ فرض بتائے اور شش جہت کو روشن کیا کہ وضو مین چھ
کے ساتھ حروف وضو کے ظاہر ہین اور لگے ہوے معنے معماے نثر ید کا سر دھونے
سے دال رہتی ہی جسکے چار عدد ہین اور دست کے سر سے دست باز رکھنے مین
ست رہتا ہی جو چھ کے معنے مین ہی معنے معماے قطعہ امرد کے اول لفظ امر کا
ہی اور امر کے بعد دال جو چار عدد والی ہی وضو کے اول واو ہی جسکے چھ عدد ہین اور
اسکے ساتھ حروف وضو کے ملحق ہین محسنات کلام اس نکتہ مین برعایت لفظ دست
کے جو دست نشینان کہا ہی ایسے لفظ ایک قسم کے جمع کیے ہین جیسے آبدست اور
از دست مدہ سر دست اور دست باز دارند دستاویز بدست آر آبدست مین اب

اور بجویند میں جو اور انکے سوا بہت باتین ہین ا لااختلاف اصل کتاب مین بعزم آبدست سر دست بشویند لکھا ہی اور معاینہ کا بیان کیا ہی لہذا بجاے دست کے ید صحیح معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ غین پوشش ست وغشیان ولام شخص انسان وسین غسل ارد کہ پوشش وحجاب جنابت از جناب مقدس حضرت رحمان بآن از بدن انسان منقطع ومرتفع می شود

قطعہ خواہی کہ خبث زجنابت شود عیان + ریز آب بہر غسل بر اعضاے خود روان + ور آب نیست کاتش عصیان بدان کشی + در قلب بین زخاک تیمم ممیت آن +

اللغات غین بالفتح ابر اور وہ ابر کہ آسمان کو چھپالے وتشنگی وتیرگی غشیان بالکسر جماع کرنا اور بیہوشی اور بیہوش ہونا جنابت دوری مجازاً بمعنی حالت غسل کہ اسمین بھی دوری طہارت سے ہوتی ہی منقطع بریدہ شدہ مرتفع برداشتہ شدہ ممیت بروزن مجیب کشندہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بیان غسل کا ہی چنانچہ فرمایا کہ غین غسل کی ایک پوشش وغشیان ہی کہ اس سے بھی مراد پوشش ہی اسواسطے کہ بیہوشی مین بھی آدمی پر پردہ پڑجاتا ہی جملہ محسوسات غیر محسوس ہوجاتے ہین اور غسل والا بھی ظاہر باتون سے چھپتا اور پوشیدہ ہوتا ہی مثلاً نماز و مسجد کا جانا اور طواف کعبہ وغیرہ اور لام غسل کا شخص انسان ہی یعنے وجود انسان کہ مشابہ بصورت لام کے ہی کہ جسپر یہ پوشش وغشیان عارض ہوتا ہی اسیواسطے لام کو غین سے قریب کر دیا ہی اور ذکر سین کا بعد کو فرمایا ہی کہ سین غسل کا ایک آرہ ہی باعتبار دندانون سین کے کہ اس پوشش وحجاب جنابت کو جو اسکو حضور مین جناب مقدس حضرت رحمن کے عارض و مانع ہو رہا ہی بذریعہ اس آرہ کے بدن انسان سے بریدہ اور برداشتہ کردے اور اسکو قابل حضور بارگاہ تقدس کا بنادے معنے ترکیبی قطعہ اگر چاہتا ہی کہ جنابت سے جنت تجھپر ظاہر ہوجاے تو آب کو غسل کے واسطے فوراً اپنے اعضا پر بہا اور دھو کہ قابل پاک مقدس جگھون کے ہوجائیگا اور بر تقدیر اگر آب نہین ہی کہ جس سے آگ عصیان کی بجھائی جائے تو نہ نہیں

لازم آئیگی تو تیمم کر خاک سے کہ خاک بھی کشندہ اُس آتش کی ہی اور ضرور خاک سے
بھی آگ بجھ جاتی ہی اور تیمم سے ہر ناجائز جائز ہو جاتا ہی دیکھ لے قلب تیمم کا میت
ہی بمعنی کشندہ معنے معماے نثر اس نثر مین سواے محسنات کلام کے کوئی معما
معلوم نہین ہوتا اور جو لفظ غسل کا غین اور لام اور سین سے حاصل ہوتا ہی خود
عبارت سے ظاہر معنے معماے قطعہ جنابت مین لفظ آب کا موجود ہی جب یہ
بہایا جائیگا جنت رہ جائیگا اور تیمم کا قلب میت ظاہر محسنات کلام غین و غشیان
مین سر کلمہ غین اور نیز غشیان بمعنی جماع جس سے جنابت عارض ہوتی ہی حجاب و
جنابت جناب و جنت آب اور روان و آتش و خاک وغیرہم سب باہم مناسب
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ غشیان عطف تفسیری ہی اگر پوشش پر اسکا ذکر
مصر مقدم کرتے اور پوشش کو عطف تفسیری غشیان کا کرتے تو الیق ہوتا اسواسطے
کہ معنے غشیان کے متعدد ہین اور غیر مشہور اور معنے پوشش کے واحد اور مشہور انتہی
یہ اصلاح شارح کی مصرع کے کلام مین ٹھیک نہین ہی اسواسطے کہ پوشش کے
دو معنے تو ویسے ہی ظاہر پہننا چھپانا اور انواع پوشش کے دونون معنے کی رو
سے بہت اور غشیان کے اول تو پوشش کے خاص معنے نہین جماع اور بیہوش
ہونے کے ہین باعتبار بیہوشی مجازی معنی پوشش کے لیتے ہین پھر تقدیم تاخیر
کرنے کی کونسی بات ہی ایسے فضول کے بھروسہ مصرع کب ہین متن مطبوعہ مین غین
اور غسل دونون بے نقط لکھے ہین مصحح کی عین بے التفاتی ہی۔
نکتہ آید درویش تیمم معنوی آنست کہ عاشق وار دست رد بر خاکدان دنی زدہ
پنجہ اختیار از غبار ظلمت نفسانی افشاندہ پے بسر چشمۂ محیط حقیقت بری دریاب
کہ تیمم عاشق ست پی بلب محیط بردہ قطعہ لاتخش نقصان ماء الغسل فی البرّ
اذ کنت فی سفر شقت مراحلہ + فاختر صعیدہ و تمم فی تیممہ + ان التیمم
یوم تم ساحلہ + اللغات دنی بفتح و تشدید یا ناکس و پست فطرت و سفلہ
تیمم بالفتح ہندہ لاتخش صیغہ نہی کا ہی خشیتہ سے برگ جمع برکہ شقت صیغہ مونث شقت سے

۱۸/۱

مراحل بالفتح میم وکسر حا منزلہا جمع مرحلہ فاختر صیغہ امر کا ہی اختیار سے صعید خاک
وروے زمین تمم امر ہی تیمم سے یم بالفتح دریا ساحل کنارہ معنے ترکیبی نثر
مصرح نے تیمم کو دو قسم کیا ہی معنوی اور ظاہری معنوی کو اس نثر مین ادا فرمایا ہی
اور ظاہری کو قطعہ مین چنانچہ فرمایا کہ ایدرویش تیمم معنوی وہ ہی کہ عاشق کیطرح
ہاتھ رد کا اس خاکدان ناچیز پہ مارکے اور پنجہ اختیار کا غبار ظلمت نفسانی سے جھاڑ
کے طرف سرچشمہ محیط حقیقت کے سراغ لیجاے اور اُسکا کھوج لگاے چنانچہ یہ امور
تیمم ظاہری مین بھی ہوتے ہین کہ خاک پہ ہاتھ مار کر ہاتھونکو جھاڑتے بھی ہین اور
حکم شریعت کیطرف رجوع کرتے ہین اب تو اس بات کو معلوم کر کہ تیمم عاشق ہی جو
کنارہ محیط پر سراغ پہونچاے ہوے ہی معنے ترکیبی قطعہ مت خوف کر اس بات کا
کہ پانی غسل کے واسطے بر کون مین کم ہی جسوقت کہ تو سفر مین ہو اور منزلون کی
مشقتین تجہپر گذرین اس صورت مین خاک کو اختیار کر اور اُسکو اپنے تیمم مین
پورا سمجھ بیشک تیمم یم ہی اور تم اُسکا کنارہ ہی معنے معماے نثر تیمم مین لفظ تیمم
کنارہ محیط پر جو میم ہی پے بردہ ہو رہا ہی اور قدم رکھے ہوے معنے معماے قطعہ
تیمم مین دونون کنارون سے تم حاصل ہوتا ہی بیچ مین اسکے یم ہی محسنات کلام
دست پنجہ پے سرلب محیط ما برکم یم سب مین مراعات یکدیگر اور اور بھی ہین غور
فرمائین مثلاً تیمم تیمم تتیمم یم تم دیکھو کیسے لفظ جمع ہین کہ صفحہ کی رونق ہوجاتی ہی
الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر مسافر راہ مین بند پانی پاے اور مسافر بحال جنب ہو
اور ڈرے کہ تھوڑا پانی غسل مین صرف کرونگا تو بر کہ کے پانی مین نقصان ہوگا پس وہ
نہ ڈرے اور خاک سے تیمم کرے کہ ضرورت مین خاک خلف آب کی ہی انتہی شارح
کے پہلے مصرعہ مین جو قول مصرح کا ہی نقصان ماء الغسل اس نقصان آب کو
اسپر حمل کیا ہی کہ پانی خرچ کرنے سے کم ہوجائیگا اور مین کہتا ہون کہ پانی بر کہ مین حد
طہارت سے کم ہی ورنہ موافق قول شارح کے پانیکے ہوتے تیمم درست کب ہوگا
اور صرف کرنا کیا معنے اگر حد طہارت کے موافق ہی تو اسمین گھس کے کیون نہ غسل کرے

کہ وہ حکم دریا کا رکھتا ہی جانے شارح نے یہ مسئلہ اسطور پر کیسے حل کر دیا متن مطبوعہ مین بجاے تیم عاشق ست کے نیم عاشق لکھا ہی مصحح کی بے توجہی سے یہ نیم رہ گیا ٹھیک نہوا۔

نکتہ رفع یدین بندہ در تکبیر اول نماز اشارت بدو الف اللہ و اکبر از دستیاری دو الف ایمان موید و مکبر **قطعہ** زان بندہ بر آورد بہ تکبیر نماز + دست از تک بیر غفلت و شہوت و آز + کز ہر دو جہان دست تہی آمدہ ام + دستم یا رب بذکر خود عالی ساز + **اللغات** رفع یدین اٹھانا دونون ہاتھون کا تکبیر اولے مین اور سوا اُسکے دستیاری مددگاری و صلاحکاری مکبر بزرگی یافتہ شدہ تک بفتح کاف فارسی قعر وعمق بیر بالکسر چاہ معنے ترکیبی نثر بندہ جو نماز مین تکبیر اولی کے وقت دونون ہاتھ اٹھاتا ہی گویا دونون ہاتھون سے اشارت طرف دو الف یعنے الف اللہ اور الف اکبر کے کرتا ہی تا ان دونون الفون کی دستیاری سے دو الف ایمان کو مدد ملے اور بزرگی حاصل ہوے معنے ترکیبی قطعہ یعنے بندہ تک بیر غفلت و شہوت و آز سے اُس سبب سے تکبیر نماز مین ہاتھ اٹھاتا ہی کہ دونون جہان سے مین ہاتھ خالی آیا ہون اے رب میرے میرے ہاتھ کو اپنی یاد مین علو و بلندی عطا فرما معنے معماے نثر اس نثر مین صرف یہی معما کہ دست مرادف ید کا ہی اور موید مین ید موجود معنے معماے قطعہ تکبیر کا اول جز تک ہی اور دوسرا بیر جسکے مجموع سے تکبیر حاصل ہوتا ہی محسنات کلام چھوٹا سا نکتہ جو کچھ خوبیان ہین ظاہر ہین زیادہ تر مراعات برعایت رفع یدین دست اور لفظ دو کے ہی۔

نکتہ صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ است مشعر بر آن ست کہ در نماز چشم صدق بیش پاے خود باید داشت و لات خیالات فاسدہ را از قفا باید گذاشت و عین رکوع نیز کہ در پایان واقع شدہ دلیل روشن ست کہ در حالت رکوع چشم بر قدم باید گماشت **مثنوی** ہر کہ آمد چون الف اندر قیام + شد ز دین قیمتش عالی مقام + در رکوع آنگونہ ببیند پشت پا + بستہ بر چشمش رکوجہل و عما + **اللغات** لات نام بت کا کہ حضرت شعیب

کی قوم اُسکو پوجتی تھی قیام بکسر قاف کھڑا ہونا قیم بفتح قاف وتشدید یاے مکسور برپا
دارندہ جہل بالفتح نادانی عما بالفتح کوری وگمراہی معنے ترکیبی نثر لفظ صلوۃ مین صاد
سب حرفون پر جو مقدم ہوا ہی اس بات کی خبر دیتا ہی کہ نماز مین چشم صدق کی پیش
رکھنا چاہیئے اور بعد صاد کے جو لات ہی یعنے غیر خدا کا اُسکو پیچھے چھوڑنا چاہیئے جیسا کہ
لفظ صلوۃ کا بتاتا ہی اور عین رکوع کی بھی جو اخیر مین واقع ہوئی دلیل روشن ہی کہ
حالت رکوع مین چشم قدم پر جمانا چاہیئے کیونکہ رکوع کا پانون عین ہی معنے ترکیبی مثنوی
جو کوئی قیام نماز مین الف کی طرح ماسواے مجرد ہوکے داخل نماز ہوا وہ دین قیم سے
عالی مقام ہوا اور اُسنے دین مین رتبہ عالی پایا اور جو کوئی رکوع مین اپنے پشت پا
کو نہین دیکھتا اُسکی آنکھون کو رکو سے جہل وعما نے باندھ دیا ہی گویا پٹی باندھ دی
ہی اور رکو رکوہ رکوک بفتحتین لتہ وجامہ کہنہ ومطلق کرپاس اورچادر ایک پاٹ
کی معنے معماے نثر صلوۃ مین جو سر صاد کا ہی یہی سر صدق کا ہی اور اس سبکے بعد
جو بصورت الف بابت کے ہی وہی اسکا پا ہی جسکو مصرع نے چشم پیش پا باید داشت
کہا ہی پھر صاد کے پیچھے لفظ لات کا ظاہر ہی رکوع کا قدم مین خود عیان معنے معماے
قطعہ قیم مین الف داخل ہونے سے قیام ہوجائیگا رکو آنکھ پر باندھنے سے رکوع
حاصل ہوتا ہی محسنات کلام صاد صلوۃ صدق سر کلمہ صاد خیالات مین بھی لفظ
لات موجود قیام قیم مقام صنعت اشتقاق مقدم پیش پا قفا پایان قدم پشت پا
رکو جہل وعما سب مناسب یکدیگر ونیز متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین
بھی بہت تاویلین کی ہین لیکن رکو کے معنے صریح نہین لکھے اور کچھ ضمناً لکھے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حسب قیام قرینہ لگتے لگالیے ہین تحقیق لغت کے موافق
نہین ہین متن مطبوعہ مین لکھا ہی ع صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ مشعر بر انست بدانکہ
در نماز م مشعر بر انست اور بدانکہ یہ دونون لفظ کیسے باہم ٹھیک پڑینگے یہ بات
بیشک بے توجہی یا بے ملاحظگی مصحح پر مشعر ہی۔
نکتہ سر از سجود بر داشتن وبہ قعود نشستن متضمن یافتن فیض نعمت وجود حضرت

واجب الوجود ست بنگر کہ چون سر از سجود بر داری جود یابی واز قعود سر فرو آوردن
وباز بسجود رفتن عود ورجوع ست بمحل قرب ورحمت معبود دریاب کہ چون از قعود
سر نہی عود بینی قطعہ بندہ چون سر بر آرد از سجدہ + جدۃ خلعت سری یابد + باز
چون سر نہاد از قعدہ + عدۃ راہ سروری یابد + اللغات سجدہ بالفتح ایک بار
سر زمین پر رکھنا سجود بضمتین جمع اور نیز سجدہ کرنا قعود بضمتین مطلق بیٹھنا اور
بیٹھنا بعد خواب کے حضرت واجب الوجود خداے تعالی عود بالفتح باز گشتن وشتر
پیر جدۃ بالکسر وتشدید دال نو شدن ونوی وتازگی قعدہ بالفتح ایک دفعہ بیٹھنا وکبسر
نوعے از نشست عدۃ بروزن مدت بمعنے تیاری وآمادگی کسی چیز کی وساخت
وساز رفع حاجات معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ جو مصلی سر سجود سے
اٹھاتا ہی اور قعود مین بیٹھتا ہی جسکو جلسہ کہتے ہین یہ سر اٹھانا اور بیٹھنا اسکا متضمن
فیض پانے نعمت جود حضرت واجب الوجود کا ہی دیکھ بدیہی ہی کہ سجود سے سر اٹھائیگا
جود پائیگا اور قعود کے بعد سر جھکانا اور پھر سجدہ مین جانا عود ورجوع ہی طرف
محل قربت ورحمت معبود کے دیکھو اگر قعود سے سر رکھیگا عود دیکھیگا معنے ترکیبی قطعہ
بندہ جسوقت سجدہ سے سر اٹھائے جدت خلعت سرداری کی پائے یعنے اسنے جو
کمال عجز سے سر اپنا مالک حقیقی کے سامنے رکھا ہی اسکے انعام مین اسکو تازہ بتازہ
نو بنو خلعت تازگی ونوی کا عطا ہوتا ہی کہ وہ سری وسرداری نو اور تازہ ہی اور
پھر قعدہ کرکے دوبارہ جو سر رکھتا ہی تو عدت راہ سروری کی پاتا ہی یعنے سارے
ساز وسامان راہ سروری کے اسکو مل جاتے ہین معنے معماے نثر سجود سے
سر اٹھانے کا جو اشارہ ہی سین دور کرنے کا ہی کہ سین دور کرنے سے جود رہتا ہی
ایسے ہی قعود کے سر رکھ دینے سے عود حاصل ہوتا ہی معنے معماے قطعہ
سجدہ کا سر سین ہی اسکے اٹھانے سے جدہ رہتا ہی اور قعدہ کا سر قاف اسکے
رکھ دینے سے عدہ رہتا ہی رسم خط ان تا کا مدور بصورت ہا کے ہی البتہ جدت
وعدت بتاے مستطیل بھی دیکھنے مین آئی محسنات کلام سر سجود سر فرو آوردن

سرنہادن سری سروری سب مین لفظ سر وسر کلمہ سین حضرت واجب الوجود مین جوڈ اور معبود سے بھی عود نکلتا ہی اور اکثر اسمین الفاظ متضاد بھی ہین کہ غور سے سب معلوم ہو سکتے ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین مخفی نرہے کہ سجود سے سر اُٹھانا بحسب ظاہری ترک سجود ہی پھر ترک سجود مین کیسے جود کا پانا مترتب ہوسکتا ہی اور پھر اسکا جواب لکھا جانے انسے ان معنے کے واسطے کہ سجود سے سر اُٹھانا ترک سجود کرنا ہی کہا ہی کسنے ہی اور کون ان معنے کو سنے گا یہان انسے غرض ہی کیا ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم + متن مطبوعہ مین حدہ خلعت سرے یابد لکھا ہی جانے کیا سمجھے۔

نکتہ ایدرویش مبداء احرام نماز کلمہ اللہ ست یعنے اللہ اکبر و ملجاء اختتام ہم لفظ اللہ ست یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ در ابتدا بعد از ذکر اللہ لفظ اکبر گوی ودر انتہا پیش از کلمہ اللہ توسل برحمت جوی دریاب کہ چون از ابتدا تا انتہای نماز دل را حاضر وناظر حضرت بے نیاز بہ نیاز گردانی و مبداء و معاد حضرت مقدس اورا دانی عاقبت از آنحضرت رحمتی استقبال تو نماید کہ در مقابلہ عظمت و کبریا لائق جلالت وبہای او باشد **مثنوی** نماز اول الف آخر بود ہا + الف یک ہا بود پنج از عددہا + بدان حد نماز از وے در ایام + کہ بس یک قبلہ ات در پنج ہنگام + الف با ہا بود آہ اے نکوخواہ + ہمیدانی تو سر این بیان آہ + کہ ہر آہی کہ از صدق و نیاز ست + بدین درگاہ شامل بر نماز ست + سراغ راہ پاکان آہ جانست + دل طاہر ہمہ بر آہ از انست + **اللغات** مبدء بالفتح صیغہ ظرف جگہ شروع کرنے کی اور جگہ آشکارا ہونے کی ملجاء بالفتح جاے پناہ ماخوذ لجا سے بمعنے پناہ گرفتن معاد بفتح جاے عود وجاے بازگشت جلالت بفتح بزرگ ہونا **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ ایدرویش مبدء احرام وقصد نماز کا کلمہ اللہ اکبر کا ہی جیسا کہ بعد نیت نماز کے اللہ اکبر کہتے ہین اور ملجاء اختتام کا بھی لفظ اللہ ہی یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسواسطے کہ انتہا مین پہلے کلمہ اللہ سے توسل اُسکی رحمت سے ڈھونڈھ

بس جان لے کہ ابتداے نماز سے انتہا تک دل کو حاضر ناظر حضرت بے نیاز کیطرف
نہایت عجز و نیاز سے کرے اور مبدا و معاد اُسی کی ذات مقدس کو جانے آخر
اُسکی درگاہ پاک سے کیسی بڑی رحمت تیرا استقبال کریگی جو مقابلہ مین اُسکی
عظمت و بزرگی کے لائق اُسکی بزرگی اور بہا کے ہوگی **معنے ترکیبی مثنوی** نماز
کہ اول الف ہی جسکا ایک عدد ہی جیسے الف اللہ اکبر کا اور آخر نماز کے ہا ہی جسکے
پانچ عدد ہین اور وہ ہا ورحمۃ اللہ کی ہی بس اس سے تو توحد نماز کی جان کہ پانچ
وقت کی نماز مین ایک ہی ذات مطلق کو اپنا قبلہ جان اور اُسکی طرف رجوع ہو
بموجب انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا پھر دوسری طرح
مصورح اسی الف و ہا کو تعبیر کرتے ہین کہ الف و ہا ملکے آہ بھی ہوتا ہی اور تو ای
مخاطب اس بیان کا بھید نہین جانتا اور وہ بھید یہ ہی کہ جو آہ صدق و نیاز کے
ساتھ کسی کے دل سے اسکے شوق مین نکلتی ہی وہ اُسکی درگاہ والا مین شامل
بہ نماز ہوتی ہی ظاہر ہی کہ نماز مین بھی خلوص اخلاص شرط ہی اور یہ آہ بھی خلوص
سے ہی اور یہی آہ سراغ ہی پاکون کی راہ کی کہ اُنکا پتہ بتا دیتی ہی اور نیز اُنکی راہ
کا کہ پاک لوگون ہی کی جان سے آہ نکلتی ہی دیکھ لے جو دل ظاہر ہین بالکل آہ
سے بھرے ہوے ہین **معنے معماے نثر** نثر مین جو کچھ معما تھے مصورح نے روشن
کردیے کچھ حاجت بیان کی نہین ہی **معنے معماے مثنوی** الف و ہا ملنے سے آہ
ہوتا ہی ظاہر کے اول طا ہی اور آخر را اور دل مین اسکے آہ بھری ہی **محسنات کلام**
مبدا ملجا اختتام ابتدا انتہا مبدا معاد باہم متضاد ایسے ہی بے نیاز و بہ نیاز
آہ نکو خواہ درگاہ واہ سب مین ہا مدور ـ

نکتہ قلب صلوۃ کلمہ لا واقع شدہ کہ علامت نیستی و فناست لاجرم مصلے را باید
کہ درمیان صلوۃ فقر و فنای خود را حاضر و حضرت لم یزل را ناظر داند تا بمعنے لاصلوۃ
الا بحضور القلب رسیدن تواند **قطعہ** لای صلوۃ را کہ بوا و آمدت بچشم + دانی
چہ را ابھی شود اندر گہ بیان + یعنے نخست نفی کن از شش جہت نظر + وانگہ بذکر ایزد یکتا

کشاف زبان + اللغات قلب بالفتح میانہ ہر چیز کا فنا بفتح نیست ہونا اور صوفیون کے نزدیک جاتا رہنا تفرقہ اور تمیز کا حدوث و قدم سے مصلے نمازی لم یزل ہمیشہ و پایندہ معنے حدیث نہین نیک ہی نماز مگر ساتھ حضور دل کے ایزد ایک نام ہی خدای تعالی کا اور جو اس نام مین چار حروف ہین لہذا اسکی ترکیب کو ایسا کہا ہی کہ مدار عالم کا طالع اول اور عاشر اور سابع اور رابع یہ ہی کہ انکو اوتاد اربعہ کہتے ہین بس یہ نام بلحاظ اعداد مذکور کے اسطور پر ترکیب کیا گیا کہ الف کا ایک عدد ہی اور یا کے دس اور زا کے سات دال کے چار کہ حاوی ہی مدار عالم کو معنے ترکیبی نثر صلوۃ کے قلب مین کلمہ لا کا واقع ہوا کہ علامت نیستی و فنا کی ہی بس مصلے کو ضرور چاہیے کہ نماز مین اپنی فقر و فنا کو حاضر اور حضرت لم یزل کو اپنے حال کا ناظر جانے تو لاصلوۃ الا بحضور القلب کے معنے کو پہونچ سکے اور پوری پوری نماز بجا لائے معنے ترکیبی قطعہ یعنے صلوۃ کی لا واو کے ساتھ تو تیری آنکھ مین آتی ہی اور بیان کے وقت وہ الف ہو جاتی ہی کچھ جانتا ہی اسکا کیا سبب ہی یہ سبب ہی کہ پہلے تو شش جہت سے کہ واو کے چھ عدد ہین اپنی نظر کی نفی کر یعنے اس شش جہت سے نظر کو اٹھا لے پھر ایزد دیکھتا کے ذکر مین زبان کھول یہ اشارہ ہی معنے معماے نثر اس نثر مین بھی سوا اسکے جسکو مصرحہ نے واضح کردیا اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا معنے معماے قطعہ صلوۃ کے الف کا رسم خط واو کے ساتھ ہی اور واو کے چھ عدد ہین اور قلب صلوۃ مین لا اور الف کا ایک عدد ہی

محسنات کلام اول تو واو مین قطعہ کے جو کہا ہی بدا و آمدت بچشم کیسی خوبی پیدا کی ہی کہ للہ درّ المصنف اور پھر لا و نیستی و فنا اور فقر اور لم یزل مین لم اور لاجرم مین لا اور لاصلوۃ مین لاے نفی یہ سب مناسب یکدیگر متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین بدا و مدت بچشم لکھا ہی آمدت کا الف رہ گیا۔

تکلفہ ما موم کہ از براے آبرو در یا بمسجد رود چون آبرویش نماند در آتش ندامت و خجالت موم شود و امام کہ بطمع دنیا امامت کند چون جماعت پریشان شود جماعت بینند قطعہ گوشۂ دیوار چو شد منہدم از حرص + نقش نماید خراب خانہ تمکین + عاقبۃ

المقتدین حسبتہ دین + حظهم المقت حیثما فسد الدین + شعر
گوشہ محراب چو دید انہدام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم
امام کردہ شدہ یعنے مقتدی آمام بکسر پیشوا ورشتہ معماران جماعت گرسنگی منہدم
بضم میم وکسر دال ویران شوندہ اور عمارت اُفتادہ از ہم ریختہ انہدام مصدر اسکا
تمکین جگہ دینا اور کسی جگہ قدم رکھنا وبمعنی قدر ووقع مقتدین جمع مقتدی حسبتہ
مصدر بمعنی پنداشتن وحساب وشمار حظ بالفتح وتشدید ظاہرہ وحصہ مقت بالفتح
دشمنی حیثما بالفتح وضم تاے مثلثہ بمعنے ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شد معنے
ترکیبی نثر یعنے وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کے کہ لوگ مجکو
دیکھین اور اچھا جانین مسجد مین جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی
پس جب آبرو اُسکی نہین رہتی تو آتش ندامت وخجالت مین موم ہو جاتا ہی اور
پگھلتا رہتا ہی اور جو امام بطمع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی
ہی مجاعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم وامام ریاکار اور طامع دونون کا
انجام یہان بھی بد ہی وہان بھی بد ہی معنے قطعہ جب گوشہ دیوار خانہ دل کا
شرمسے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت وتمکین کا ہی یعنے محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب
وویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ مین
عداوت ودشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ فساد دین مین اُٹھاتے ہین اگرچہ ان دونون
شعرون کے معنے مین نے لکھدیے اور کتاب مین بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک
اچھے طور پر ٹھیک نہین ہین مصرع کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشہ محراب چو دید الخ
اور قطعہ کے پہلے مصرعہ اور اسمین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی بامعنے ومعما چنانچہ فرمایا
کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشہ
منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سواے خراب کے اور کیا رہیگا معنے معماے
نثر یا ماموم کے اول ما ہی بمعنے آب اور بعد اُسکے موم جسکا مجموع ماموم ہوا جماعت
پریشان ہونے یعنے میم کو جیم پر لانے سے مجاعت حاصل ہوتا ہی معنے معماے شعر

المقتدین حسبتہ دین + حظہو المقت حیثما فسد الدین + شعر
گوشہ محراب چو دید انہدام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم
امام کردہ شدہ یعنے مقتدی آمام بکسر پیشوا و رشتہ معماران جماعت گرسنگی منہدم
بضم میم وکسر دال ویران شوندہ اور عمارت اُفتادہ از ہم ریختہ انہدام مصدر اسکا
تمکین جگہ دینا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقع مقتدین جمع مقتدی حسبتہ
مصدر بمعنی پنداشتن وحساب وشمار حظ بالفتح وتشدید ظاہرہ وحصہ مقت بالفتح
دشمنی حیثما بالفتح وضم تاے مثلثہ بمعنے ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شد معنے
ترکیبی نثر یعنے وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کے کہ لوگ مجکو
دیکھین اور اچھا جانین مسجد مین جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی
پس جب آبرو اُسکی نہین رہتی تو آتش ندامت وخجالت مین موم ہو جاتا ہی اور
پگھلتا رہتا ہی اور جو امام بطمع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی
ہی مجاعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم و امام ریاکار اور طامع دونون کا
انجام یہان بھی بد ہی وہان بھی بد ہی معنے قطعہ جب گوشہ دیوار خانہ دل کا
شرم سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت وتمکین کا ہی یعنے محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب
و ویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ مین
عداوت و دشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ فساد دین مین اُٹھاتے ہین اگرچہ ان دونون
شعرون کے معنے مین نے لکھدیے اور کتاب مین بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک
اچھے طور پر ٹھیک نہین ہین مصرع کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشہ محراب چو دید الخ
اور قطعہ کے پہلے مصرعہ اور اسمین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی با معنے و معما چنانچہ فرمایا
کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشہ
منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سواے خراب کے اور کیا رہیگا معنے معماے
نثر ماموم کے اول ما ہی بمعنے آب اور بعد اسکے موم جسکا مجموع ماموم ہوا جماعت
پریشان ہونے یعنے میم کو جیم پر لانے سے مجاعت حاصل ہوتا ہی معنے معماے شعر

یعنے اذان اُسپر نہو تو منار ایک مار ہی کہ سوا پیچ پیچ کے اُس سے کچھ حاصل نہین اور منار
مین پیچ پیچ ہوتے بھی ہین معنے ترکیبی قطعہ منار راست تو ایسا ہی جیسے الف اور
مسجد کے دروازہ کا حلقہ مثل میم کے اور وہ طاق جو محراب مین ہوتا ہی حلقہ نون کا ہی
جسکے ان تینون حرف سے امور دین کے بصلاح وصواب ہوتے ہین وہی اہل ایمان
سے ہی اور اُسی کو لشکر بلا سے امن و امان حاصل معنے معماے نثر سوت مین لام
لانے سے صلوۃ حاصل ہوتا ہی اذن مین الف لانے سے اذان ہوتا ہی شغب مین
غین تصحیف عین جس سے ارادہ دیدہ کا کیا ہی جب یہ دیدہ دل شب مین نسوئیگا
شب رہیگا اور غین کے ہزار عدد ہین اسیواسطے ہزار کہا ہی منار مین میم مشابہ
بدہان اور بعد میم کے لفظ نار یعنے آتش لفظ منار کو جو نون سے خالی کرینگے مار
رہ جائیگا معنے معماے قطعہ مصرح نے منار کو الف ٹھہرایا ہی اور در مسجد کے حلقہ
کو میم اور طاق محراب کو نون کہ مجموع انکا امن ہوا جیسے کہا ہی امن اہل ایمانرا
محسنات کلام چون تیر در اذن نشستی کس خوبی کی اداکے ساتھ ادا کیا بالا
وزیر یعنے بالاے منارہ سے نیچے والون کو آگ بٹوتا ہی کہ نار زیر میم ہی بھی میم
دہن کشادہ کرنے سے اُسکا فتح بھی منظور ہی اور زیر برعایت اسکے پیچ پیچ کا لفظ
مار و منار کیواسطے کیسا خوب ہی اور اسی کا ہموزن ہیچ اور بہت خوبیان ہین
الاختلاف مصرح نے صرف یہ کہا ہی در وقت بانگ نماز چون اجزاے اوکرر
گفتی الخ شارح اس فقرہ کے معنے مین لکھتے ہین چند نوبت اذان کی تکرار کرتا تھا اور
اذان سے پہلے آہنگ غزل خوانی کا کرتا تھا انتہی مین تو مصرح کے قول سے
زیادہ کچھ نہین کہہ سکتا نہ بار بار اذان نہ غزل خوانی متن مطبوعہ مین و در دل شب
بعطف غلط ہی اور بعد پیچ کے بصورت واو اجانے کیا لکھدیا ہی۔

فصل فی الزکوۃ و ما ینا سبہا نکتہ در لفظ صدقہ اجزاے صدق بر حرف ہا
کہ پنج ست واقع شدہ یعنے صدق دعوی ارکان خمسہ اسلام باداے صدقہ مسلم ست
شعر صاد صدقت بر سر وقت دگر است + چشمے کہ دقیقہاے دین زان پیداست +

اللغات صدقہ بفتحات جو کچھ راہ خدا مین فقیرونکو دین بسکون دال خطا ہی صدق بالکسر راستی خلاف کذب اور راستی و راست گفتن وغیرہ راست مسلم بضم میم وفتح سین وتشدید لام باور داشتہ شدہ وسلامت داشتہ شدہ وسپردہ شدہ معنے ترکیبی نثر یعنے لفظ صدقہ مین ظاہر ہی کہ اجزا صدق کے حرف ہے ہی جسکے پانچ عدد ہین واقع ہوے ہین اس سے انتباہ یہ ہی کہ جو کوئی دعوی ارکان خمسہ اسلام کا کرے تو وہ ادائے صدقہ بھی بجا لائے تو دعوی اُسکا صدق کے ساتھ مسلم ٹھہرے والا فلا معنے ترکیبی شعر صاد صدقت کا جو سر دقت پر ہی دل کے واسطے ایک ایسی آنکھ ہی کہ جس سے دقیقے دین کے ظاہر ہین مگر وقت بھی اختیار کرے معنے معمائے نثر صدقہ مین پہلا جز صدق ہی اور دوسرا جز ہا پانچ عدد والی جب ہا پر لفظ صدق کا لائینگے صدقہ ہو جائیگا معنے معمائے شعر صدقت مین دقت کے سر پر صاد ہی جسکو چشم قرار دیا ہی محسنات کلام برعایت ہے کے ارکان خمسہ اسلام کیسا خوب واقع ہوا الاختلاف نسخہ مطبوعہ مین کہ بر حرف ہے واقع ہوا یہ کاف فضول لکھا ہی۔

نکتہ نصاب زکوۃ زر کہ بربست نہادہ انداز روی لفظ تبرک ست یعنے تبر زر ست وکاف بست ہر کہ درین تبرک قلبے کند کربت بیند شعر التبر یتب المرء لولا داع رفد فی الاثر والنصر لولا وجہ کان لہ فی البدء وضر + اللغات نصاب اُسقدر مال جسپر زکوۃ واجب ہو اقل درجہ اُسکا چاندی سے دوسو درم اور سونے سے بیس مثقال ہی تبرک برکت سے رکھنا اور مبارک پکڑنا اور اسم مفعول کے معنے مین بھی آتا ہی ای متبرک تبر بالکسر طلا قلب بالفتح واژگون وبرگردانیدہ اور سیم وزر کھوٹا کربت بالضم اندوہ تب بالفتح وتشدید ہلاکت وزیاں کاری تمر بالفتح مرد رفد بالکسر وبالفتح کاسہ بزرگ وبخشش اثر بفتحتین نشان پا ونشان زخم ومطلق نشان وسنت رسول مقبول نضر بالفتح زر وتازہ روے بدو بالفتح ظاہر ہونا وبیابان وصحرا ضر بالفتح والضم گزند وسختی وبدحالی ولاغری وزیان ونقصان معنے ترکیبی نثر نصاب زکوۃ زر کی جو بیس پر یعنے بیس مثقال زر پر مقرر کی ہی اندوے لفظ

تبرک کے ہی یعنے تبر زر ہی اور کاف بیس ہی بس جو کوئی اس تبرک مین قلب اور کھوٹائی
کریگا کربت دیکھیگا **معنے ترکیبی شعر** یعنے تبر جو زر ہی تب و ہلاکی آدمی کے واسطے ہی
اگر ای رفد و بخشش کی اسکے اثر و نشان قدم مین نہین ہی مطلب یہ کہ اگر بخشش
و بذل کو اپنی رائے مین نہین رکھتا ہی تو ہلاک ہوگا اور نضر بھی زر ہی یہی حال اُسکا ہی
جو وجہ نجلان کی ابتدا مین اُسکے ساتھ نہین ہی تو وہ زر خاص ضرر ہی اور گزند وسختی
معنے معمائے شعر تبرک مین تبر بمعنے زر اور کاف جسکے بیس عدد ہین موجود
چنانچہ مصرع نے بیان فرمادیا اور تبرک جو قلب کیا جائیگا تو کربت ہو جائیگا
معنے معمائے شعر تبر جو بمعنی زر کے ہی اگر رائے رفد کی اسکے ساتھ نہوگی تب
رہ جائیگا یعنے ہلاکی اور نضر بھی زر ہی اگر اسکی وجہ اور رو داری نون نجلان یعنے
فراخ چشمی سے نہوگی ضر جو بمعنی ضرر کے ہی رہیگا **محسنات کلام** تبرک مین کیسا نکتہ پیدا
کیا ہی اور نیز اسکے قلب مین نصاب زکوۃ زر تبر قلب وغیرہ سب باہم مناسب
از روے ہی تبرک کیسا لطیف ہی کہ تبرک کا رو بھی تبر ہی **الاختلاف** شارح نے تب
جو بیائی موحدہ ہی بمعنی ہلاکی کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو تپ جو بجا رسے
ارادہ کرتے ہین ٹھہرایا ہی لغات کے جو معنے لکھے ہین وہان بھی اور معنے ترکیبی شعر کے جو
لکھے ہین اُسمین بھی مگر وہ شعر عربی کا ہی جسمین یہ لفظ واقع ہی اب آگے وہ جانین
اور سمجھنے والے متن مطبوعہ مین بجائے تبر زر ست تیر اور البتر تب المرد کے الزینت
غلط لکھا ہی میری غرض فقط اس سے یہ ہی کہ کوئی شائق پڑھنے والا خلجان
مین نہ پڑے متنبہ ہو جائے۔
نکتہ حد نصاب زکوۃ نقرہ کہ از دو صد یک پنجست صدقہ است مقبول و
موافق و لفظ صدقہ بران عدد دلیل ست صادق کہ صاد و دال مرکب صدست
و قاف مفرد صد و یا پنج در عدد **قطعہ** اگر نگاہ نداری دل فقیر بسیم + نگاہ کن کہ سرایاے
سیم سم بینی + گذر کن از سر سیم ذخیرہ چون معدن + کہ بر اثر زعطاے خداے یم بینی +
اللغات نقرہ بالضم سیم گداختہ فقیر درویش کہ قوت چند روزہ عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ

جو کچھ نہ رکھتا ہو سم بالفتح وتشدید میم زہر یم بالفتح وتشدید وتخفیف میم دریا معنے ترکیبی نثر مصرحہ فرماتے ہین کہ چاندی کے نصاب کی حد دو صد مین پنج ہی گویا ڈھائی روپے سیکڑا اور یہ صدقہ مقبول وموافق ہی اسواسطے کہ اس دوصد وپنج پر لفظ صدقہ ہی کا دلیل صادق ہی کہ صاد ودال ملکے صد ہوتا ہی یعنے صد توصد ہی ہی اور قاف مفرد اصد اور ہے کے پانچ عدد ہین بس دوسو کے ساتھ پنجہ زکوۃ کا لگا ہوا ہی معنے ترکیبی قطعہ یعنے اگر خدا نے تجکو سیم عطا کی اور تو فقیر کے دل کا اُس سے خیال نرکھیگا تو خوب غور کے ساتھ دیکھ لے کہ سراپا یہ سیم سم ہی تجکو نظر آئیگا اور وہ سیم سم ہوجائیگی بس لازم ہی کہ سر سیم سے معدن کی طرح گذر جا جیسے معدن چھوڑ بیٹھتی ہی جسکا جی چاہتا ہی لے آتا ہی کسی کو مانع نہین ہوتی توبھی اُنھین نشان قدمون پر اپنے قدم رکھ خداے تعالی کی عطا قایم دیکھے گا معنے معماے نثر اس نثر کے معما کوبھی مصرحہ نے خود بیان کردیا ہی کہ صاد ودال مرکب صد اور قاف کہ صد عدد رکھتا ہی مفرد صد بس دوصد ہوے اور ہے کے پانچ عدد جو مجموع صاد ودال وقاف وہا کا صدقہ ہوا معنے معماے قطعہ اول اخیر سیم کا سم ہی جب دل فقیر کے جو حرف یا ہی اسمین نگہداشت کیجائیگی سیم ہوگا اور سیم کا سر یعین جب اسکے سر سے گذر جائینگے یم رہ جائیگا جو اسکے پیچھے لگا ہوا ہی محسنات کلام فقیر کے دل کی یا جو سیم کا دل بھی یا ہی کیا لطف لطیفہ ہی گویا فقیر کا دل سیم مین گھسا ہوا ہی جیسا کہ ہوتا ہی اور فقیر کے دلکی خواہش پہلے ہی سے سیم مین رکھ دی ہی اور اسکے سوا جو اور ہین ذہن سلیم پر پوشیدہ نہین ہین الاختلاف شارح نے دل فقیر کا کچھ ذکر نہین کیا فقط سیم وسم پر معنے کو ختم کیا کیسی عمدہ بات چھوڑ دی حالانکہ داخل معما تھی متن مطبوعہ مین دوصد وپنج سنت بواو عطف غلط لکھا ہی بلا عطف صحیح ہی۔

نکتہ عین عشر سپر زنیست در پیش لشکر شر والف خراج تیر یست در قلب خرج بہر دفع فتنہ وضرر قطعہ پادشہ می برد از مال رعیت دہ یک + دہ بودیا والف

یک بعد دنیک بدان + یا کمان ست الف تیر که ازوی بکشد + تا کند شہ زسر خلق بدان دفع بدان + اللغات عشر بالفتح دسوان حصہ کسی سے لینا و بالضم دسوان حصہ کسی چیز کا بفتحتین عدد معروف شر بفتح و تشدید را بدی خراج بفتح اول محصول زمین و باغ اور جو کچھ پادشاہ وحاکم رعایا سے لے اس معنے مین کسرہ کے ساتھ خطا ہی بقول بعض جو کچھ مزروعات ملک سے حاصل ہو خراج ہی اور جو سود اگرون سے لیا جاے باج ہی خرج بالفتح وجیم عربی باہر آنا اور باہر جانا مند دخل فارسی والے اُس مال کو کہتے ہین جسکو خرچ کرسکے بجیم فارسی غلطی ہی مگر کثرت استعمال سے چھپ گئی دہ یک وہی دسوان حصہ یا ی کمان تیراندازی یہ ترکی ہی معنے ترکیبی نثر یعنے عین عشر کا جو دہ یک ہی کہ پادشاہ رعایا سے لیتا ہی ایک سپر زرین ہی سامنے لشکر شر کے جس سے شر دشمن کو اپنی ذات اور حال رعایا سے ٹالتا ہی اور الف خراج کا جو ملک سے پاتا ہی ایک تیر ہی قلب خرج مین واسطے دفع فتنہ اور مزر کے کہ اُسی خراج کو خرچ کرکے فتنہ اور فساد کا مُنھ پھیرے رہتا ہی معنے ترکیبی قطعہ بادشاہ جو مال رعیت سے دہ یک لیتا ہی درحقیقت حقیقت دہ یک کی یہ ہی کہ لفظ دہ جو دہ یک مین ہی وہ تو یا ہی اور یک الف ہی اسواسطے کہ یا کے دس عدد ہین اور الف کا ایک بس اسکو خوب جان لے کہ وہ یا کمان ہی جیسا کہ ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور الف تیر کہ پادشاہ اس کمان سے یہ تیر کھینچے اور سر مخلوق سے اس تیر وکمان کے ساتھ بدی والون کو دور و دفع کرتا رہے اور امن وآرام مین رکھے معنے معماے نثر عین جسکو سپر زرین کہا ہی عشر مین اسکے سامنے لفظ شر کا موجود کہ دونون کی ترکیب سے عشر حاصل ہوتا ہی لفظ خرج مین الف کو داخل کرنے سے خراج ہوتا ہی معنے معماے قطعہ دہ یک مین دہ تو یا ہی جسکے دس عدد ہین بمعنی کمان حسب لغات ترکی اور یک الف کہ ایک عدد والا ہی تیر کہ دونون کمان وتیر کی ہم صورت ہین جیسے کہ یاے معکوس یا عربی کی یا کہ نون وغیرہ کی طرح کھینچ دیتے ہین مصنف نے اُس سے کمان وتیر نکالا ہے محسنات کلام لفظ بدان جو قطعہ مین تین جگہ واقع ہوا تجنیس تام ہی کہ صورت

ایک مغنے جدا جدا پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا معنے بسبب آن تیسرا جمع بد نشکر کے لفظ سے بھی شر نکلتا ہی الاختلاف شارح نے دوسرے فقرہ مین جو لفظ خرج کا ہی بجیم تازی اسکو بجیم فارسی ٹھرا کے معنے مین چرخ کے لکھا ہی کہ در دل چرخ ستمگر رسیدہ یہ تو معنے ترکیبی ہین اور معنے معماے مین لکھا کہ قلب چرخ کا خرج ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہی سے در قلب خرج کو در قلب چرخ جانا ہی میری دانست مین تو خرج ہی کہ جسکے قلب مین الف لانے سے سیدھا اخراج حاصل ہوتا ہی نہ چرخ جسکو قلب کر کے خرج بنائین اول تو خرج غلط دوسرے الف کا خرج مین ٹھکانا بتانیوالا کون ہی جہان الف کو خرج مین قایم کرین اپنا قرینہ اور ہی ایماے معمای اور ہی تیسرے خراج رعیت سے پادشاہ لیتا ہی اور نیک و بد اور نفع و ضرر رعیت مین خرج کرتا ہی پھر فلک کے دل پر تیر لگنے کی وجہ کیا اگر رعیت کے دل پر لگے تو مضایقہ نہین کہ اسنے لیا اور خرج نہ کیا جو وہ فتنہ اور ضرر سے محفوظ رہتی کہان معاملات فلکی کہان مہمات ملکی لیکن شارح کیا کرین جب انکی فکر فلک فرسا بھی مانے۔

حکایت گداے بود کہ در تملق کردن چون کاف گردن کج کردی و چون دال قامت را خم دادی و بر عصا چون الف تکیہ زدی گاہ سوال دندان بر سر والی شہر فرو بردی و وقت التماس براے دیناری روی دنیا بر ہم زدی زر او از جیب عجیب بودی کہ بر کنار او فتادی و در نام او نادر بودی کہ درمے خرج کردی قضا را چون راے بد در شب شراب افتاد و زر یکہ بصورت حسرت حاصل کردہ بود چون عین عشرت در سر شرب کرد گفتندش چگونہ بود کہ اول از طمع بر زر طم یعنے افزونی درم میخواستی واکنون از جو جوی با سر دستت پیوند نمیگیرد گفت مگر این حرف نخواندہ آید کہ مستحق کہ حق خود بہرہ پاشد باید کہ جز مست نبودہ باشد **قطعہ** ذات مسکین چون کہ شد بے عاقبت + چون سگے افتادہ در پی بنگرش + ار مل ارمل آشکارا میکشد + ارہ میباید کشیدن بر سرش + **اللغات** تملق مکر و خوشامد دندان بچیزی فرو بردن در پے حصول کسی چیز

کے ہونا شب شراب وہ جسمین شراب پئین عسرت بالضم دشواری عشرت بالکسر بمعنی خوشحالی اور خوش زندگانی کرنا شرت بکسر و تشدید حرص التماس چاہنا برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا طم بالفتح و تشدید میم بہت ہونا پانی کا اور بہت ہونا کسی چیز کا اور پر ہونا برتن کا ہمزہ بالفتح پوشیدہ ارمل بر وزن افضل بے توشہ و مسکین و مرد بے زن و سال کم باران دوسرا ارمل ارمخفف اگر و مل بضم شراب معنے ترکیبی شراب ایک گدا تھا کہ وقت سوال کے جو تملق و چاپلوسی کرتا تھا تو کاف کی طرح گردن کج اور مثل دال کے قامت خم کرتا تھا اور مثل عصا کے الف پر تکیہ لگاتا تھا یعنے گردن ٹیڑھی کر کے اور قامت جھکا کے اور لاٹھی ٹیک کے کھڑا ہوتا تھا اور اس ادا سے مانگتا تھا اور ایسا مانگنے والا کہ اگر والی شہر ہوتا تو اسکے سر پر بھی دانت سوال کے جماتا غرض ایسا اڑ جاتا کہ بے لیے نہ ٹلتا اور وقت درخواست دینار کے روے دنیا کو پریشان کرتا کنجوس منحوس ایسا کہ بڑی عجیب بات تھی کہ زر اسکا جیب سے نکل کے کنار مین آئے پھر خرچ کرنا کیسا اور اسکے نام مین نادر بات تھی کہ کہین ایک درم کا خرچ نکل آئے اتفاقاً مثل رالے بد کے شراب کی شب مین پڑا یعنے رات کو میخواری کرنے لگا اور اس اندیشہ بد سے جو زر کہ صورت عسرت و سختی سے حاصل کیا تھا عین عشرت سے خیال شرت شرب یعنے ہوس مینوشی مین لگایا لوگون نے اس سے کہا کہ وہ کیا بات تھی کہ تو ایسی طمع زر پر رکھتا تھا کہ ہر وقت اسکا طم ہی چاہتا تھا اور اب کیا حال ہی کہ شدت جود سے ایک جو تیرے سر دست سے پیوند نہین پکڑتا یعنے ہاتھ مین نہین ٹھہرتا جو ہوتا ہی فوراً خرچ کر ڈالتا ہی کہا کیا تمنے یہ حرف نہین پڑھا کہ مستحق جب اپنے حق یعنے جمع کردہ کو بیہودہ پریشان کرے تو سوا اسکے اور کچھ نہ کرے کہ ہمیشہ مست رہا کرے کہ اسکے نام کے مقتضیات سے ہی بس اسم بامسمی ہو جاے معنے ترکیبی قطعہ یعنے ذات مسکین کی جب بے عاقبت ہوئی اور عاقبت کا اسکو اندیشہ اور تردد نرہا تو اسکو ایسا جان لے کہ ایک گتہ ہی شراب مین پڑا ہوا

ای مخبس در مخبس اور ارمل ای بے توشہ و محتاج اگر میکشی آشکارا کرتا ہی تو اسکے سر پر آرہ رکھنا چاہیئے کہ باوصف بے توشگی کے ایسی بیہودگی کرتا ہی **معنے معمائے شتر** کاف گردن دال قامت الف عصا تینون حرفون سے گدا حاصل ہوتا ہی دالی کا مخفف وال بھی ہی کہ قرآن شریف مین آیا ہی مثل واق و باق و ہادو تعال و متعال کے بس جب سین کہ مانند دندان کے ہی دال کے سر پر دانت جمائیگا سوال ہوجائیگا دنیا کا رودن ہی اسکو برہم کرنے سے دنیا حاصل ہوا اور جب باشارہ برائے دینار سیکے را اسکے آخر مین لائینگے دینار ہوجائیگا عین زر کو بھی کہتے ہین جب لفظ عجیب سے عین کنارہ پر پڑیگا جیب رہ جائیگا لفظ نام مین جب نا کی جگہ در آئیگا درم ہوجائیگا جیساکہ اشارہ ہی نادر سے یعنے نادر ہی شب مین جو حرف را واقع ہوگا شراب ہوجائیگا روے عسرت عین ہی اور جب عین لفظ شرت پر آئیگا عشرت حاصل ہوگا طمع مین زر عین جب عین کے واسطے طم چاہینگے طمع ہوگا سر دست دال ہی جو جو اس سے پیوند پکڑیگا جود ہوجائیگا مستحق کا دوسرا جزحق ہی اگر یہ پاشیدہ ہوجائیگا مست رہ جائیگا **معنے معمائے قطعہ** مسکین بے عاقبت کہ عاقبت نون ہی مسکی ہی اور مسکی کے اول آخر سے اور بیچ مین اسکے سک اُفتادہ موجود کاف فارسی عربی معما مین ایک ہی کلمہ ارمل مین ار مخفف ارہ کا مل بمعنی شراب جب یہ ارہ سر پر مل کے آئیگا ارمل ہوجائیگا **محسنات کلام** گردن کردن تجنیس تام گدا کردن کاف کردن کج کردی سب مین سر کلمہ کاف کا ف کی کجی دال کا خم الف اور عصا کی راستی اور عصا مین الف کا ہونا کیسا خوب ہی برائے دیناری کہ حرف را بھی مراد ہی اور اصل معنے بھی جیب وکنار با ہم مناسب نادر بودی یہ اشارہ کیسا الطف کیا ہی کہ نام مین نادر ہی یعنے نا کو لفظ در جانو شرت شرب تصحیف ارمل ارمل تجنیس اور علی ہذا القیاس کہ غور کرنیوالے پر مخفی نرہینگے **الاختلاف** شارح نے اس معما کو بر سروالی والی پر سین بڑھاکے سوالی نکالا ہی مین نے دال کو مخفف والی ٹھہراکے

وال پر سین پڑھا کے سوال نکالا ہی اور دیناری کو لکھا کہ خاکہ امالہ دینارا کا ہی جب دینارا کو برہم کرینگے دیناری امالہ کے ساتھ ہوگا یہ دینارا مین امالہ کرکے دیناری مع یا نکالتے ہین مین نے دیناری کی یا کو یاے وحدت جانا ہی اور را کو علامت مفعول اور فقط دینار نکالا ہی براے کے اشارہ سے را ایلی ہی جیسا کہ مرقوم ہوا تا امالہ کا ما مصرع سے ہی نا مین نے را کو معما مین ملایا تا امالہ کیا شارح نے لکھا کہ در لفظ نام ہرگاہ کہ لفظ نا کہ اکثر اجزاے اوست متبدل بلفظ در شود درم بحصول حی انجامد انتہی مین نے حسب ایما اسکے کہ نا در ہی نا کو در ٹھرایا ہی اور سوال سے اکثر معنے مین انکی تقریر جو ہی سو ہی متن مطبوعہ مین دو سرشرت پر نسخہ بہشت کا اور جز بہست کی جگہ جزمت متن مین اور جز نیست حاشیہ پر نسخہ لکھا ہی۔

فصل فی الحج والعمرۃ وما یناسبھا

نکتہ سرو پاے حاجی بحیات طیبات آنگاہ زندہ شود کہ در دل جا را قلب سازد یعنے دل از مہر خان و مان بگرداند و چون حا و لام راحلہ در راہ حل نزول کند شعر من کان فی عطش الی المیقات ساق راحلہ + واللہ فی میقات یوم الحشر ساق راحلہ + اللغات حج بالفتح و تشدید جیم قصد طواف کعبہ کا بہ نیت عبادت اور بجالانا اسکا اور کسی چیز کا قصد کرنا عمرہ بالضم ایک عبادت ہی حاجیون کے واسطے کہ احرام باندھ کے موضع تنعیم کو کہ مکہ سے تین کوس ہی جاتے ہین اور وہان نفل ادا کرکے پھر آکے طواف خانہ کعبہ کا کرتے ہین خان و مان خان مخفف خانہ و مان بمعنی رخت راحلہ ستور بارکش و شتر سواری حل بالکسر و تشدید لام روان ہونا احرام سے نکلنا و بالفتح کھولنا اترنا عطش بفتحتین تشنہ ہونا اور تشنگی میقات بالکسر وہ جگہ جہان سے احرام حج کا باندھین اور وقت اور ہنگام اور وعدہ گاہ اور وہ جگہ جہان حق تعالی نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اسی سے میقات موسیٰ مراد ہی اور احرام باندھنے کی پانچ جگہ ہین ذوالحلیفہ وذات عرق و جحفہ و قرن

ویلیم ساق بصیغہ ماضی سیاق سے بمعنی ہانکا چلایا شاق اسم فاعل ہی سخت سختی اٹھانیوالا ساق یہ بھی اسم فاعل ہی ای ساقی آب وشراب پلانے والا راح شاد ہونا اور شراب معنے ترکیبی نثر حاجی گو سراپا حی ہی ای زندہ مگر زندگی حیات طیبات سے اُسوقت زندہ ہوگا بمصداق حیوۃ طیبہ کے کہ اپنے دل مین اپنی جگہ اور جا کو الٹ ڈالے یعنے محبت گھر بار سے دل کو پھیر دے اور اپنی راحلہ کیطرح راہ حلال مین حل کرے یعنے روان ہوئے اور نزول کرے مطلب یہ کہ جو امور حلال وغیر ممنوع ہین اُنکو اختیار کرے اور حرام وممنوع سے بچے معنے ترکیبی نثر جو کوئی حالت تشنگی وعطش مین میقات کیطرف چلا اور اپنی راحلہ کو ہانکا اور سختیان اُٹھائین تو خدا کی قسم ہی کہ میقات حشر مین حشر کے دن اُس آفتاب محشر اور تشنگی کے حال مین اُسکے واسطے ساقی ہی کہ اُسکو سیراب کریگا یا شراب طہور پلائے گا معنے معمائے نثر حاجی کا سر حا ہی اور پانون یا جسکا مرکب حی ہو یعنے زندہ اور جب جا کو قلب کرکے کہ اج ہوا دل مین جگہ دیگا حاجی ہوگا ایسے ہی راحلہ کے اول آخر سے راہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے قلب مین حل کو لانے سے راحلہ ہوجاتا ہی کہ اسی سے اشارہ درراہ حل نزول کند ہی معنے معمائے شعر راحلہ جو پہلے مصرعہ مین ہی اسی کا محلل راح لہ ہی محسنات کلام دردل قلب سازد کیسا جید فرمایا ہی کہ رعایت قلب کی دل کے ساتھ بھی ہی اور واژون کرنا بھی پہلے فقرہ مین برعایت حیات زندہ شود دوسرے مین برعایت قلب بگرداند کیا ہی خوب ہی اگر پہلے ساقی کی جگہ شاق بمعنی مشقت کے کہین ممکن ہی اس صورت مین شاق وساق تصحیف یکدیگر اور درصورت ساق ساق تجنیس تام کہ ایک ماضی ہی دوسرا اسم فاعل ۔

نکتہ حاجی کہ از روے حاجت چون قاف برسر قافلہ تمکین تمکن ورزد وبروح وراح راحلہ چون باد از سر بادیہ بگذرد وبحرم رسد شک نیست کہ از حطیم مقبول و از حجر حطکناہ وفضول واز صفا صف ملک رحمت واز منی من حق ونعمت واز

عرفات عرف رافت وعطا وآن مزدلفہ مزدولف الفاے الفت پیشبازش آید قطعہ
برسر قافلہ وراحلہ و بادیہ بین + اثر قرب خداوندجہان روے نما + مطلع مسجد وطوفش
نگر ومن حجر + مطلع نور نظر ہای آلہی زصفا + اللغات قافلہ بکسر فا وہ گروہ جو سفر سے اوٹین
ماخوذ ہی قفول سے بمعنے از سفر باز گشتن اور تفول کی راہ سے جانیوالون کو بھی کہتے ہین
تمکین قایم کرنا کسی کو تمکن جا گرفتن روح بالفتح آسایش ونسیم ورحمت راح شادی
اورشراب بادیہ صحرا حرہ بالفتح وتشدید گرما وگرم وزمین سنگلاخ حطیم بروزن نسیم شکستہ
وسنگ کعبہ ما بین رکن وزمزم ودیوار بیرون خانہ کعبہ جانب مغرب کہ وہان ناودان
کعبہ کا ہی حجر بفتحتین سنگ ودیوار شمالی خانہ کعبہ صفا پاک وبیغش اور نام کوہچہ در
مکہ معظمہ اور ایک اور کوہچہ ہی کہ مروہ اسکو کہتے ہین دونون مین تخمیناً دوسو قدم
کی مسافت ہی حاجی لوگ یہان دوڑتے ہین منی بکسر نام مقام در مکہ کہ وہان بازار
ہوتا ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین عرفات بفتحتین نام ایک جگہ کا کہ حاجی وہان
کھڑے ہوتے ہین بروز عرفہ کہ روز حج ہی اور وہ ایک صحرا فراخ ہی نو کوس پر مکہ
سے کہ حاجی وہان لبیک کہتے ہین دعائین پڑھتے ہین اور نماز ظہر وعصر کی وہان
ادا کرکے مکہ کو لوٹتے ہین عرف بالفتح بوی خوش وبالضم شناختگی ونکوئی واحسان
مزدلفہ بالضم وبفتح دال ولام مفتوح نام جاے بمکہ معظمہ لف بالفتح وتشدید فادر
پیچیدن ومجتمع وفراہم آمدہ وجاے انبوہ کسیاے مردم آلفا بکسر وبہ فا یا فتن پیشباز
وپیشواز ہر دو بمعنی استقبال اور سامنے آنا مس بالفتح وتشدید ہاتھ سے ملنا
اور چھونا کسی چیز کا مطلع جاے بلند داشتن نظر وجاے افتادن شعنے ترکیبی
نثر مصرح فرماتے ہین کہ حاجی کہ از روے حاجت یعنے درحالت حاجت تاقت
کی طرح قافلہ تمکین کے سر پر قرار وتمکن پکڑے اور ڈگمگ ہونے نہ مانگے
نہ سوال کرے اور روح وراح اپنی راحلہ کے ساتھ مثل باد تیز وتند کے سر بادیہ
سے گذر کے حرحرم مین پہونچے یعنے خوش خوش بلا اضطراب واضطرار حیت وچالاک
سنگلاخ حرم مین فائز ہو مطلب یہ کہ جب ان صفات سے موصوف ہو گا تو

شک نہین ہی کہ حطیم مقبول و حجر سے حط کہ بمعنی صیقل اور صاف کرنے کے ہی گناہ و
فضول کا اور صفا سے صف ملک رحمت کے اور منی سے من حق و نعمت اور عرفات
سے عرف یعنے خوشبو رافت دعطا کی اور مزدلفہ سے مزد اور لف الفا الفت کا
یعنے فراہم ہونا اور حصول ان فوائد کا اسکے سامنے آئے اور اسکی پیشوائی کرے
ایسی حرمت و عزت پائے **معنے ترکیبی قطعہ** مصورح کہتے ہین کہ قافلہ اور راحلہ
اور بادیہ ذرا انکی طرف غور تو کر کہ سب کے سر پر نشان قرب خداوند جہان کا رونما
ہی اور راہ مین یہی تین چیزین ہوتی ہین جنسے حاجیون کو کام پڑتا ہی پھر وہان
ہو نکلکر مطلع مسجد اور اُسکے طوف اور مس حجر اسود کو خیال کر کہ کیسی مطلع نور نظرون
آلہی کی ہو رہی ہین بسبب صفا کے جنمین وہ نور جھلک رہے ہین **معنے معمائے**
نثر اس نثر مین مصورح نے برعایت حاجی اور از روے حاجت کے کہ دونون کا
روحا ہی رو و سر کلمات سے معمے نکالے ہین مثلاً قاف قافلہ سے اولاح راحلہ اور
با د بادیہ و حر حرم اور حط حطیم اور صف صفا اور من منا اور عرف عرفات اور
مزد مزدلفہ سے اور نیز الف الفت کہ یہ سب رو الفاظ مذکورہ کے ہین **معنے**
معمائے قطعہ قافلہ کے قاف راحلہ کی را بادیہ کی با کہ تینون سر کلمہ ہین
مرکب کرنے سے قرب حاصل ہوتا ہی ایسے ہی مسجد کا میم اور طوف کی طا
اور مس کا میم اور حجر کی حا جمع کرنے سے مطمح ہو جاتا ہی **محسنات کلام**
تمکین تمکن تجنیس زائد نعمت مین بھی من اور عرفات مین رافت اور مزدلفہ مین
مزد اور لف اور اُلفت مین بھی لف موجود سرور و نور و صفا وغیرہم سب
مناسب یکدیگر ایسے ہی رحمت کہ نام پہاڑ کا بھی ہی **الاختلاف** شارح نے
صف ملک رحمت کی جو بضم میم ہی ترجمہ مین صف ملائکہ رحمت لکھا ہی شاید
ملک بالضم کو ملک بفتحتین سمجھے ہین ملک کو ملائک کے معنے مین لینا کیسے
صحیح ہوگا اگر مصورح کو یہ منظور ہوتا کہ ملائک ہی نہ کہتے نظم بھی تو نہین جو مفرد ت
ہی جنس ہی تصور کر لین بس ملک ہی بالضم ٹھیک ہوتا ہی فافھم و انصف

متن مطبوعہ مین بجاے روح راح کے اوج راح اور بجاے حر حریم کے بجرم حریم
اور حط گناہ کی جگہ خط گناہ اور صفا صف کے ٹھکانے صفات صفت اور منی
کے بجاے منان اور الفا کے بجاے ایفا لکھا ہی کہ اکثر الفاظ غلط معلوم
ہوتے ہین۔

نکتہ ہر کہ خواہد کہ احرام گیرد اول باید کہ چون الف مجرد وعریان از حرام
کنارہ گرفتہ بر حر ہواے حرم ثابت وصابر باشد و مس مسجد از روے جد نماید
و چون الف احرام بعد از بوسیدن سر و پاے حجر میم حلقہ کعبہ گیرد **شعر الفہاے**
احرام در دین ستونہا ست + وارکان حج جاے حجاج از وراست + **اللغات**
احرام بالکسر حرام کرلینا اپنے اوپر بعض حلال ومباح چیزون کا چند روز قبل
زیارت خانہ کعبہ سے کہ اُسکی جگہین مقرر ہین ان روزون مین حاجی جامہ دوختہ
اور استعمال خوشبو اور اصلاح ریش وبروت اور مجامعت سب اپنے اوپر
حرام جانتے ہین بس دو چادر نادوختہ سے ایک کو بجاے تہ بند کے باندھتے
ہین اور ایک اوڑھتے ہین حر بالفتح وتشدید را گرمی وگرم شدن حرم احاطہ
گرداگرد خانہ کعبہ جسمین آدمی اور حیوانات کو قتل کرنا حرام ہی جد بالکسر و
تشدید کوشش حجر ای حجر اسود حجاج بضم حا وتشدید جیم جمع حاج بمعنی حج کنندہ
معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جو کوئی احرام اختیار کرنا چاہے تو لازم ہی
کہ اول تو مثل الف کے کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ مجرد وعریان ہو کے حرام
سے کنارہ اختیار کرے جیسا کہ الف نے کنارہ کیا ہی اور حرام کے حرفون سے
علیحدہ ہی کسی کے ساتھ ملا نہین ہی کتابت مین اور اس صفت کے ساتھ حر
ہواے حرم پر ثابت وصابر ہوئے اور مس مسجد کا از روے جد وخلوص کے
بجالائے اور پھر مانند الف احرام کے سر و پاے حجر کو چوم کے حلقہ در کعبہ کو
جو بصورت میم کے ہی پکڑے اور یہ سب یعنے احرام باندھنا اور مس مسجد
اور حجر کا چومنا اور حلقہ در خانہ کعبہ کا پکڑنا مناسک حج سے ہین جب انکو اس طور سے

ادا کریگا تب حج ہوگا الف لفظ حجر کے پانون پر کہ بمعنی گرمی کے ہی روے مسجد مس ہی اور بعد اسکے جد دونون کی ترکیب سے مسجد ہوتا ہی لفظ حجر کا سر جا ہی اور پانون راجب الف اس حا اور را کا سر پانون چوے گا احرا ہوگا اور جب یہ میم حلقہ در کعبہ کو پکڑے گا احرام حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** احرام مین دونون الف ایسے ہین جیسے ستون اور انھین دو ستون مین حرم ہی حجاج کے اول آخر سے حج حاصل ہوتا ہی اور حج کے بیچ مین جا لانے سے جیسا کہ اشارہ ہی بجاے حجاج حجاج ہوتا ہی **محسنات کلام** الف کی تشبیہ احرام مین حرام سے کنارہ پکڑنے اور حجر کے پانون پر ہونے مین کیسی خوب ہی ایسے ہی از روے جد ارکان اور احرام کہ دونون مین دو دو الف ہین کیسے خوب الفاظ ہین اور انکے علاوہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے میم حلقہ کعبہ کے حلقہ میم کہ غلط و بے معنی ہی۔

نکتہ میقات خمسہ کہ حروف میقات بران دلیل ست حاجی باید کہ چون بوی رسد حواس خمسہ راجمع آورد و از تفرقہ قیامت اندیشد **شعر** گر بمیقات رسی وبودت آن یارا + ہست میقات تو مرقات معالی یارا + **اللغات** میقات کے معنے اور وہ پانچ جگہین جو میقات کی ہین کہ حاجی وہان سے احرام باندھتے ہین اوپر لکھی گئین اور حواس خمسہ بھی پہلے مذکور ہو چکے ہین ظاہری بھی باطنی بھی یہان باطنی مقصود ہین کہ وہ حس مشترک اور حافظہ اور متصرفہ اور خیال و وہم ہین تفرقہ بروزن تذکرہ دو چیز مین فرق کرنا بفتح فا و سکون را خطا ہی مرقات بالکسر نردبان وزینہ اس لفظ کو تا مدورسے بھی لکھتے ہین معالی بفتح بلند یہان جمع معلی بفتح میم و سکون عین مصدر میمے **معنے ترکیبی نثر** میقات خمسہ جن پر حروف خمسہ میقات کے دلیل ہین یعنے جیسے میقات کے پانچ مقام ہین لفظ میقات کے بھی پانچ حروف ہین بس حاجی کو بھی چاہیے کہ جب وہان پہونچے جیسے انکے حروف و معانی مین اتحاد ہی حاجی بھی اپنی ذات و حواس خمسہ مین اتحاد پیدا کرے

ما لا ینبغی رکھے پریشان نہونے دے اور ڈرے کہ قیامت کے دن جو بی ہر یک بد
مین جدائی و تفرقہ ہوجائیگا گو دنیا مین چھپالے توکیا **معنے ترکیبی شعر** اگر میقات
مین تو پہونچے اور حال یہ کہ تجکو وہ قوت و قدرت جو بیان کی گئی یعنے یکسوئی دل
کی اور عدم پریشانی حواس کی حاصل ہی تو وہ میقات تیرے حق مین ای یار مرقات
و نردبان بڑے بڑے عالی درجون کی ہی جانے کہان تجکو پہونچائیگی **معنے معمائے نثر**
لفظ میقات مین تفرقہ ڈالنے سے قیامت اور قیامت کے تفرقہ سے میقات حاصل
ہوتا ہی **معنے ترکیبی شعر** میقات کی یا اگر حسب ایماے یارا کے یعنے یارا ہی
راہ ہو گی تو مرقات ہو جائیگا **محسنات کلام** میقات خمسہ اور حروف خمسہ میقات
اور حواس خمسہ کیسے مناسب یکدیگر ہین اور جمع اور تفرقہ ایسے ہی یارا یا رہ ا
کیسی الطف تجنیس تام ہی کہ اول بمعنی قوت و قدرت دوم موافق معنے
ترکیبی کے ای یار و یا بمائے معمائے یہ کہ یارا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ کے
پہلے مصرعہ مین بجاے یارا کے پارا اور بجاے مرقات کے مرفات غلط ہی
ایسے ہی عالی کی جگہ معالی۔

نکتہ ہر کہ در حرم احرام بست و بہ حرم محترم کعبہ پیوست اگر بوسیلہ قربان بقرب
حضرت رحمن نشتابد ازان حریم غیر از حرمان چیزی نیابد آین نکتہ دریاب کہ حاصل
حریم نحر ہست در حساب **قطعہ** ہر کہ قربان کرد از روی حساب + خوان جشن
خلد رو بیند برار + ور بہ این برہان طلب داری ببین + اینکہ قربان جشن باشد
در شمار + **اللغات** محترم بالضم و فتح تا حرمت داشتہ شدہ قربان وہ چیز
کہ راہ خدا سے تعالی مین تصدق کی جاے اور اسکو وسیلہ نجات کا جانین اور
قرب خدا سے تعالی کا ڈھونڈھین حرمان بالکسر نومیدی نحر بالفتح شتر کشتن جشن
بالفتح نوروز و مجلس شادی و خوشی و کامرانی **معنے ترکیبی نثر** جس نے حرم
مین احرام باندھا اور حرم محترم کعبہ کو پہونچا اگر بوسیلہ جلیلہ قربان کی طرف قرب
حضرت رحمن کے نہ دوڑیگا درگاہ رحمن سے سواے حرمان کے اور کیا پائیگا

اسمین ایک نکتہ ہی اُسکو سمجھو کہ حریم اور نحر حساب جمل مین ایک ہی ہین یعنے دونون کے عدد برابر **معنے ترکیبی قطعہ** جشنے ازروے حساب کے جیسا کہ شرعًا مقرر ہے قربان کیا وہ ایضا اخوان جشن خلد کو پائیگا یعنے جشن خلد گھوم گھما کے اُسی کے پاس رہیگا الگ نہوگا اور جو تو اسبات پر طالب برہان وحجت کا ہی تو دیکھ لے قربان اور جشن دونون ایک شمار مین ہین ای بعدد **معنے معماے نثر** حریم اور نحر دونون ہم عدد ہین یعنے ہر ایک کے دوسو اٹھاون **معنے معماے قطعہ** قربان اور جشن ہم عدد ہین یعنے تین سو تریپن **محسنات کلام** حریم احرام حرم محترم سب مناسب یکدیگر و نیز آخر حرف میم قربان مین قرب رحمن مین حرمان اور نحر سب موجود شمار وحساب مرادف باہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے اگر بوسیلہ کے ا ا بولیہ یہ شکل لکھدی ہی گو خوبی کاتب کی ہو مگر تصحیح پہ تو بٹہ لگے گا اور رحمن کو اس صورت سے کہ رحمان کہ مسیلمہ کذاب کا نام بھی رحمان تھا اُسکی صورت رسم خط مین ایسی مقرر کی ہی بس غلط اور خطا ہے **نکتہ** اجزاے ترکیبہ حاجی را دلیل بر آنست کہ چون بارای نیکوکاری بسر ہوش وبرگرد ولقاے رب بنید و ارکان حرم مشعر ست بدانکہ چون حرحرم بمیم مطاف رساند و عود کند مرح عید یابد **قطعہ** گرمی عشق بود در دل محرم کہ زراہ + باز چون گشت مرحم شد و مغفور بدان + ہست از غیر حق آزاد دلش ور شد شاد + از سر جہل بیک نقطہ تواش مجرم خوان **اللغات** بر بالفتح و تشدید بیابان و زمین خشک ونام حق تعالی و بالکسر و التشدید نکوکاری لقا بکسر دیدار مشعر بالضم خبر دہندہ بالفتح جاے قربانی حج و جاے حجامت سر حاجیان مطاف بفتح میم طواف کرنا اور جگہ گرد گھومنے کی مرح بفتحتین سخت شاد ہونا اور تکبر کرنا عید بالکسر روز جشن مسلمانان اس سبب سے کہ ہر سال لوٹ کے آتی ہی محرم بالفتح واقف کار اور وہ کہ حرم مین داخل ہو مرحم بروزن مکرم رحم کردہ شدہ مجرم بالضم گنہگار **معنے ترکیبی نثر** اجزا مین خشک اور بیابان کعبہ کے یہ بات حاجی کو بتاتے ہین

اور دلیل ہین اسبات پر کہ جب نکوکاری کی راہ سے اسکو بسر لیجائیگا اور لوٹیگا لقاے رب دیکھیگا
اور ارکان حرم مشعر اس امر کے ہین کہ جب حرحرم کو میم مطاف تک پہونچائیگا یعنے حرو حرارت عشق کو
گوارا کرکے مطاف کو پہونچائے اور عود کرے تو مرح عید کی پائے ای نہایت شادان ہوئے معنے ترکیبی
قطعہ یعنے جو محرم عشق آلہی کا ہی اسکے دل مین گرمی عشق کی ہوتی ہی وہ گرمی ذوق
شوق کے ساتھ اسکو لیجاتی ہی اور راہ کے صعوبات اُٹھواتی ہی اور جب اُس
راہ سے لوٹتا ہی تو ایسا ہی شخص مرحم مغفور ہو کے لوٹتا ہی اور یہ اُسی صورت
مین ہی کہ غیر حق سے دل اسکا آزاد ہوا اور اگر جہل کی راہ سے شاد ہوا اور جہل و
نادانی کی راہ مین چلا ہی اور حج کر لینے پر خوش ہی تو کس کام کا ایک ہی نقطہ مین وہی
محرم مجرم ہوتا ہی وہی نقطہ جہل کا اسکو یہ کرشمہ دکھائیگا معنے معماے نثر
راکے سر پر باآنے سے بر ہوتا ہی جیسا کہ ایما بارلے بسر برد کا ہی اور بر جب لوٹیگا
رب ہوگا اور جب حرمیم مطاف کو پہونچیگا اور عود کرے گا مرح ہوگا معنے معماے
قطعہ محرم اگر لوٹیگا مرحم ہوگا اور اگر نقطہ جہل کا اُسپر لگایا جائیگا تو محرم مجرم ہوجائیگا
اور محرم کا دل حر ہی بمعنی آزاد یا حر بمعنی گرمی برعایت عشق محسنات کلام بار اے
نکوکاری بسر برد کیا ہی لطیف ہی کہ اُس بر کو نکوکاری سے بسر کرے اور اشارہ معما
کا یہ کہ با کو را کے سر پر لیجاے تا بر ہوجاے اور اس سے بڑھ کے بر گردیعنے پھر جاے
اور بر ہوجاے مشعر بضم ہم صورت مشعر بفتح میم کا بھی ہی کہ ارکان حج سے ہی عود
وعید باہم مرادف تبر بالفتح مین ایہام کہ بالکسر بمعنی نکوکاری کے ہی اور اسکے سوا
اطلب وادرک متن مطبوعہ مین بجاے بار ای نکوکاری بارہ نکوکاری اور ارکان حرم
کی جگہ ارکان غلط ہی۔

نکتہ ای درویش در درون بیت کعبہ سہ ستون الف پیکر مکنون ست کہ سطح مبارک
آن بدان برپاست و در لفظ بیت نیز سہ ستون الف مضمر و مخزون ست کہ الف
با یا تا ست و در اسم قلب کہ بیت اللہ است نیز سہ الف مضمون ست
کہ الف قاف ولام و باست پس بحکم الظاہر عنوان الباطن باید کہ قضای

قلب مومن نیز بسہ الف ایمان و اسلام و احسان مؤلف و مامور باشد تا باتباع سہ الف اقوال و افعال و احوال متقوم بنیان بیوت و استقامت دعائم شریعت و طریقت وحقیقت حاصل کند رباعی دانستن علم دین شریعت باشد + ور در عمل آوری طریقت باشد + ور جمع کنی علم و عمل با اخلاص + در راہ رضائے حق حقیقت باشد + مثنوی بیت کل در کعبہ تمثال دل ست + بت بود بیتے کہ از دل عاطل ست + یا بود حرف ندا از حق بدان + بیت دلہا را از ان معمور دان + بیت دل زان یا اگر گردد تہی + تب بود بینے ہلاک و گمرہی + سینہ ات کعبہ ست و دل ازمین و شر + باسواد و سختی اندر وی حجر + گر رسد برمین تو زان یا ضیا + یا بدان سنگ ازمین اللہ صفا اللغات مکنون پوشیدہ و نہان سطح بالفتح بام خانہ و بالاے ہر چیز مضمر پنہان کردہ شدہ مخزون در خزانہ نہادہ شدہ قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز قلب اس سبب سے کہ سینہ مین واژون لٹکا ہوا ہی مضمون معانی و بچہاے شتران و اسپان اور سوا انکے جو پشت پدر مین ہون اور جب شکم مادر مین آجاتے ہین تو ملاقیح کہتے ہین عنوان و عنیان بالضم والکسر دیباچہ کتاب و نشان اور وہ چیز جس سے دوسری چیز سمجھی جاے جیسے سرنامہ خط کا جس سے مکتوب الیہ اور کاتب معلوم ہوجاتے ہین فضا بفتح فراخی مکان و زمین اور ایک موضع ہی مدینہ مین مؤلف الفت کردہ شدہ معمور آباد مقوم بالفتح راست دارندہ و قیمت کنندہ و عائم ستونہا شریعت راہ ظاہر و راست اور راہ رکھی ہوئی خدا تعالےٰ کی بندون مین طریقت روش و مذہب و نحل بسیار بلند حقیقت اصل شی تمثال بالفتح مثال لانا و بکسر پیکر نگاشتہ تماثیل جمع عاطل خالی از پیرایہ تب بالفتح والتشدید ہلاکی و گمراہی مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن یمین دست راست و طرف راست و سوگند و منزلت و قوت و توانائی معنے ترکیبی نثر مصنف رح فرماتے ہین ایدرویش اندرون بیت کعبہ کے تین ستون الف پیکر یعنے سیدھے پوشیدہ ہین حریر سیاہ سے منڈھے ہوے کہ سطح مبارک لے بام بیت کعبہ کی اُسپر قایم و برپا ہی ایسے ہی تین

ستون الف کے بیت مین پوشیدہ اور خزانہ کی طرح رکھے ہین جیسے با یا تا اور قلب
مین بھی کہ بموجب قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ کے بیت اللہ ہی تین الف
پنہان ہین کہ وہ الف قاف ولام اور یا کے ہین بس بموجب الظاہر عنوان
الباطن کے یعنے ظاہر سے حال باطن کا معلوم ہوتا ہی فضا قلب مومن کا بھی
تین الف سے الفت یافتہ اور آباد ہوا اور وہ الف ایمان و اسلام و احسان کے
ہین تا ان تینون الفون کے اتباع سے اقوال و افعال و احوال اسکی راستی و
قوت بنیان بیوت اور استقامت ستون شریعت و طریقت و حقیقت کی حاصل
کرے معنے ترکیبی رباعی و مثنوی جاننا علم دین کا تو شریعت ہی اور
علم کو عمل مین لانا طریقت ہی اور جب علم و عمل کو راہ رضاے خدا مین اخلاص
کے ساتھ جمع کیا تو حقیقت ہی معنے مثنوی کے یعنے وہ بیت کلی جو کعبہ مین ہی اسکی
اور دل کی ایک مثال ہی بس جس بیت مین کہ دل نہو چاہیے بیت دل چاہیے
بیت کعبہ وہ بیت بت ہی اور وہ دل یا ہی جسکے نہونے سے بت رہتا ہی اور
یہ با وہ یا ہی جو ندا کے واسطے موضوع ہی بمعنی طلب یعنے اگر یا سے جو بمعنی طلب کے
خدا کی جانب سے ہی تو اُن بیت دلون کو معمور و آباد جان کہ جو چیز اس بیت مین
مقصود تھی اُس سے بھرا ہوا ہی اور اگر بیت دل کو اُس یا سے خالی دیکھے تو جان لے
کہ وہ بیت نہین ہی بُت واژگون ہی جو تب ہے بمعنی گمراہی و ہلاکی سینہ
تیرا کعبہ اور دل اسمین اگر مین و دروغ اور شر و شرور سے ہی تو ایسا ہی جیسے کعبہ مین
حجر اسود سیاہ و سخت جو صفت سنگ کی ہی پھر اگر اُسی یا سے جسکو او پر ندا کا حرف
ٹھہرایا ہی اسپر ضیا پہونچ گئی تو یہ پتھر یمین اللہ سے صفا پا کر ایک لعل بے بہا پر بہا
ہو جائیگا معنے معماے نثر نثر مین مصورح نے برعایت سہ ستون الف پیکر
بیت کعبہ کے جو کچھ بطور معما الفاظ لکھے ہین خود ہی ظاہر و بیان کر دیے ہین حاجت
اعادہ کی نہین ہی ایسے ہی رباعی مین بھی کوئی خفا نہین صاف و ظاہر ہی نہ کوئی معما
البتہ مثنوی مین ہی اُسکو لکھتا ہون معنے معماے مثنوی دل لفظ بیت کا

یا ہی اگر بیت یا سے خالی ہوگا بت رہیگا پھر یا کو حرف ندا ٹھہرا کے اشارہ کیا کہ جس بیت
مین یا ہوگی وہ آباد و معمور ہوگا اب کہتے ہین اگر بیت کو خالی کروگے بُت رہیگا اور
بت کا قلب تب بمعنی ہلاکی پھر مین کے سر پر اگر یہی یا ضیا پہونچانیگی یہین ہوجائیگا
محسنات کلام برعایت تین ستون بیت کعبہ کے جنکو الف پیکر کہا ہی ایسے الفاظ
جمع کیے ہین کہ سب مین الف ہین جیسے بیت مین با یا تا قلب مین قاف لام یا
ایسے ہی ایمان اسلام احسان ہین اور اقوال افعال احوال اور مناسب اسکے
شریعت طریقت حقیقت کہ یہ بھی تین مراتب ہین اور درون بیت کعبہ کی مراعات
سے مکنون مضمر مخزون مضمون کہ سب پوشیدہ کے معنے مین ہی اور درونی چیز بھی
پوشیدہ ہوتی ہی بت اور تب تصحیف یکدیگر تھے عاطل معمور متضاد نور ضیا صفا
اور علی ہذا القیاس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پیکر بکبر اور مضمر کی جگہ محضر
و تا با تباع بواو عطف یہ سب غلط ہین و نیز بت بجاے تب۔

نکتہ ایدرویش الف و دو لام اللہ نمود از سہ ستون کعبۂ حاجات ست و حلقہ ہا ہئیت
حلقہ در وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو **مثنوی** بیت دلت اے مقیم
درگاہ + معمور کن از حروف اللہ + تا بر تو کشاید از نظر ہا + ہاے ہیت فتوح درہا + **اللغات**
نمود علامت و نشان کسی چیز کا اور ظاہر بمعنی رونق و خوبی ظاہری کی و بمعنی وجود
نیز ہیئت صورت اور ساختہ ہونا مفاتح بفتح جمع مفتاح کلید ہا ہیت بکسر یا و فتح با
بخشا فتوح بضمتین کشایشہا **معنے ترکیبی نثر** یعنے ایدرویش لفظ اللہ مین جو ایک
الف اور دو لام ہین یہ نمود و نشان تین ستون کعبہ حاجات کے ہین راست و مستقیم
یہی ہی اللہ کی سویہ ہیئت حلقہ در کے ہی اور عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو یعنے اُسی کے پاس کنجیان چھپی چیزون کی ہین کہ اُسکے سوا اُنکو کوئی نہین
جانتا مطلب یہ کہ بست و کشاد جملہ حاجات کی اُسیکے قبضہ قدرت مین ہی پھر
جو کچھ چاہیے اُسی سے چاہ دوسرے کو اُسمین اصلا اختیار نہین اور اسیواسطے
مصور رحمۃ نے ہا کو ہیئت حلقہ کے کہکے آیت شریف کو چسپان کردیا ہی یعنے کیفیت یہ ہی

کہ اُس حلقہ ورکی کنجیان بھی اُسی کے پاس ہین جیساکہ دوسری جگہ فرمایا واللہ یقبض
ویبسط والیہ ترجعون **مضنے ترکیبی مثنوی** مصرح کہتے ہین کہ ای درویش
اگر تو مقیم درگاہ کا ہی لے بیت کعبہ کا تو اپنے بیت دل کو حروف اللہ سے معمور کر
کسواسطے کہ وہ درگاہ بیت اللہ کہلاتی ہی تو بھی اپنے بیت دل کو بیت اللہ بنا تو وہ
اپنی مہربانیون اور نظرون سے ہارے ہیبت کو جو ذات بخشش ہی تجپر کھول دے
جس سے فتوح درہا تجکو حاصل ہو یعنے ہر باب مین فتوح وکشود پائے اورکوئی
کام بند نرہے **مضنے معماے نثر** اللہ مین تین ستون اور ہے کا بصورت حلقہ در
کے ہوناظاہر ہی **مضنے معماے مثنوی** لفظ بیت کو جب اللہ سے آباد کرینگے تو
قریب بیت کے ہوگا بیت اللہ ہوجائیگا بیت کا قلب بعض ہیبت ہی جب ہا اسپر
یعنے یا پر نظر کھولیگی ہیبت حاصل ہوگا **محسنات کلام** برعایت حرف ہا کے جسکو
حلقہ در کہا ہی ایراد آیت شریف جسمین عندہ اور مفاتح ویعلمہا اور ہو سب مین ہا
ہین کیسا خوب ہی ایسے ہی درگاہ اور حروف اور اللہ اور نظر ہا اور ہیبت اور فتوح
اور درہا کہ درہا جمع در اور بمعنی ہا مین کیسا الطف ہی **الاختلاف** شارح نے ہیبت
کے مضنے بیداری کے لکھے مجکو تو لغت مین اس لفظ کے یہ مضنے ملے نہین شارح نے
کہین دیکھے ہون اور کئی جگہ اپنے مضنے مین عقدہ کا لفظ لائے ہین مگر نکتہ مین کہین
عقدہ کا لفظ نہین ہی البتہ اصل کتاب مین وعقدہ مفاتح الغیب لکھا ہی جسکو مین نے
وعندہ مفاتح الغیب موافق قرآن شریف کے بنادیا ہی اور غور کیا جاے تو
عقدہ مفاتح الغیب کا کچھ پتہ سابق لاحق سے بھی نہین چلتا نہ کسی سے مربوط
ہوتا ہی آگے اپنی راے ہی متن مطبوعہ مین بجاے نمود از سہ ستون کے مودہ وعندہ عقدہ
لایعلمہا کی جگہ لایعلم وبجاے ہیبت ہیئت غلط ہی۔

حکایت دو حاجی در اقصاے حرم میم محبت را بہ باے بغض بدل کردہ بودند
وحرب انگیختہ از سہم سرسنان بر روے ہم میکشیدند و از صدم صدقہ صد مشت
بر دہن ہم میزدند کاطے از ان فضیحت برآشفت و از کمال نصیحت گفت الف نیو

درمیان حرم مکشید کہ حرام ست یا از میقات بیرون روید کہ نہ محل مقت و انتقام ست
مثنوی مروہ دان نقش مروہ مرد را + درصفا سعی صفا چو درصف آ + از تکبر یا مگو تکبیر را +
یا مکن صوت منی را در منی + **اللغات** اقصا بالفتح کنارہا جمع قصوی بالضم بمعنے
طرف حرب بالفتح کارزار و دشمن جنگی سہم بالفتح تیر و حصہ و نصیب فارسی مین بمعنی
ترس و خوف صدم بالفتح کوفتن و زدن و چیزی سخت بہ چیزی رسیدن فضیحت رسوائی
مقت بالفتح دشمنی و بیحیائی انتقام کسی سے کینہ نکالنا اور بدلا لینا مروہ اور صفا دو
پہاڑ خورد ہین مکہ مین حاجی لوگ وہان دوڑتے ہین صوت بالفتح آواز و آواز کرنا
منا بالکسر ایک جگہ مکہ مین ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین اور سر مونڈلتے ہین
و مخفف منازل اس صورت مین بفتح ہوگا **معنے ترکیبی نثر** دو حاجیون نے
اطراف حرم مین میم محبت کو بائے بغض سے بدل کے حرب اٹھائے تھے اور
بسبب سہم یعنے حصے بجزے صدقہ کے جیسا کہ دوسرے فقرہ مین ہی سر سنان کا
ایک دوسرے پر تانتے تھے اور صدقہ کے صدم و کوفت سے مشت با ہمدگر
منھ پہ مارتے تھے ایک کامل یہ رسوائی انکی دیکھکر آشفتہ ہوا اور بکمال نصیحت
سے کہا کہ الف نیزہ کا حرم مین مت تانو کہ حرام ہی یا میقات سے نکل جاؤ کہ یہ
محل مقت و انتقام کا نہین ہی **معنے ترکیبی مثنوی** مروہ کہ مقام محبت ہی
ہر مرد کو باہم مروۃ کرنا لازم ہی اسلیے کہ مروہ اور مروۃ دونون ہم نقش ہین اور
ایک صورت اور جو صفا مین جاے تو صفا کی تلاش مین سعی کرے پھر اہل صفا
کی صف مین داخل ہوئے اور اگر تکبر دل مین بھرا ہی اور اپنی بزرگی جتاتا ہی تو اس
حال مین تکبیر مت کہ بموجب مصرع ع نمیگنجد اللہ خداے خودی + یا منا مین کہ محل
تکبیر اور اظہار بزرگی خداے تعالی کا ہی صوت و آواز منی کی منھ سے مت نکال اور
بکمال خضوع و خشوع اللہ کی بزرگی و کبریائی کو یاد کر تب اللہ اکبر کہنے کا نتیجہ پائیگا
معنے معماے نثر اقصا کلمہ حرم کا میم ہی اور محبت کا سر میم اور بغض کا سر
باجب میم حرم کو باے بغض سے بدلینگے حرب ہوگا اور جب سر سنان کا کہ سین ہی

لفظ ہم پر کھینچینگے سہم ہوگا میم کو دہن سے تشبیہ کرتے ہین جب میم پر لفظ صد کا آئیگا
صدم حاصل ہوگا صدقہ کے لفظ مین صد موجود اور قاف مشابہ بہ مشت دہن ہم کا
ہا ہی باعتبار تدویر پس صد اور قاف اور ہا جمع ہونے سے صدقہ حاصل ہوتا ہی کا دل
کے آشفتہ ہونے سے کمال ہوتا ہی اگر الف نیزہ کا حرم مین کھینچا جائیگا حرام ہوگا میقات
سے جب یا کو نکال لینگے مقت رہ جائیگا معنے معماے مثنوی مردہ مردۃ دونون
نقش یکدیگر صفا اور درصف آ تحلیل تکبیر مین اگر یا نکھی جائیگی جسکا اشارہ ہی یا
مکرر تکبیر رہیگا منا عند الامالہ منی ہم صورت منی کا بیاے معروف ہوگا اور عرب اکثر
امالہ کرتے ہین محسنات کلام حرم کی میم کو جو محبت کا سر ہی باے بغض سے
بدل کے حرب کرنا کیسا خوب ہی کہ یہی محبت بغض سے بدل گے منشاے فساد
ہوئی سہم سر سنان تینون مین سر کلمہ سین صدم صدقہ صد تینون مین لفظ صد
اسکے سوا صدقہ کے قاف کے سو عدد صدم سو ہی حصہ کو بھی کہتے ہین جسکا ہم صورت
صدم بالفتح ہی یہ دہن ہم منیر دند کیسا لطف رکھتا ہی کہ یکدیگر کے معنے مین بھی ہی
اور نیز باے اشارہ بد ہین ایسے ہی مشت کا لفظ برعایت دہن کہ میم کو تشبیہ
دہن سے کرتے ہین یا از میقات کیسا باریک اشارہ ہی کہ حرف تردید بھی اور
یا نکالنے کا اشارہ بھی مردہ مردۃ مرد صفا سعی صف تکبیر منی بیاے معروف و منی بیاے مجہول
امالہ مناسب یکدیگر اور سر کلمہ وہی حرف یا ہم مخرج صوت سے مینے مین منکر کیا خوب
ہی یعنے مقام منا مین خودی کی آواز مت ملاے اور بہت خوبیان ہین کوئی لفظ
خالی نہین ہی الاختلاف شارح نے قطع نظر اپنی تقریر غیر ضروری کے صفا مروہ
کی نسبت جو پہلے شعر مین ہی معنے معمائی مین کچھ نہین لکھا اور جگہ تو اس قسم کے
معما لکھدیئے ہین متن مطبوعہ مین بباے بغض کی جگہ بیا اور بجاے صدم صد قت
صدم صد مت اور حرام ست کے بجاے درمیان حرام ست بجاے مردہ مردہ اور
صوت منے کو صوت منا۔

فصل فی الصوم وما یناسبہ

نکتہ اسم مبارک رمضان رضاے حق سیت بامن او برآمیختہ در روزہ روزی بیغایت ست بہاے ہیبت او پیوستہ قطعہ باشد حرف روزہ مقطع ز دوی لفظ + یعنے کہ روزہ قطع نظر شدز ماسوا + آمد بہاے روزہ بہاے ہیبت حق + زین روی روز روزہ شود منتہی بہا + اللغات رمضان بفتحات ماخوذ رمض سے ہی بمعنے سوختن چو رمضان گناہون کو جلاتا ہی اسواسطے یہ نام رکھا یا رمض بمعنی سوختہ شدن پا از گرمی زمین اور ماہ صیام بہی موجب سوختگی و تکلیف کا ہی اور رمضان بمعنی سنگ گرم کے بہی ہی اور سنگ گرم سے پانون جلتا ہی شاید وقت وضع اس نام کے ایسا ہی موسم ہو من بالفتح و تشدید احسان رکہنا ہیبت بکسر ہا و فتح با بخشیدن و بالفتح والتشدید روان ہونا شمشیر وغیرہ کا مضروب مین اور ساعت اور بعض زمانہ سے و بکسر و فتح با و مشددہ پارہ جامہ ہبیب آنا اور کسی کام پر کھڑا ہونا اور یہی معنے ہبوب بالضم کے ہین مع وزیدن باد و بفتح با و گرد انگیز بہا قیمت و روشنی و خوبی معنے ترکیبی انثر یعنے رمضان ایسا متبرک مہینہ ہی جسکے اسم مبارک ہی مین رضا خداوند تعالے کی مع من و احسان کے آمیختہ اور سرشتہ ہی اور روزہ کہ روزی بیغایت ہی اسکے ساتھ ہا ہیبت خداے تعالی کی پیوستہ اور ملی ہوئی ہی یعنے رمضان اور روزہ دونون کے ساتھ رضا و من اور ہیبت خداوند کریم کی آمیختہ اور پیوستہ ہین گویا لازم ملزوم معنے ترکیبی قطعہ خیال کرکہ حروف روزہ کے سب مقطع ہین ای جداجدا کسی سے ملے نہین جیساکہ لفظ روزہ سے ظاہر اس سے یہ اشارہ ہی کہ روزہ مین سواے خدا کے جملہ ماسوا کو اپنے خیال دھیان سے الگ کردے بہ تن اُسی کے ساتھ مشغول رہے اور ہر عضو کو اُسی کی طرف متوجہ رکھے تب روزہ ہوگا اور بہا روزہ کی خواہ قیمت خواہ خوبی و روشنی خوب جان لے کہ ہاے ہیبت

حق پہ ہو یعنے موافق حکم خدا کے اس کام پر کمر ا ہو لے اور مستعد ہو لے اس سبب سے
کہ روز روزہ کا ہا پر تمام ہوتا ہی معنے معمائے نشر ظاہر ہی کہ رمضان مین لفظ رضا
کا اور من کا دونون موجود ہین جنکا مجموع رمضان ہی روزے کی غایت یا ہی بغایت
کرنے سے روز رہیگا جب ہا ہیبت کی اس سے پیوستہ ہوگی روزہ ہو جائیگا
معنے معمائے قطعہ روزہ کے چار حرف ہین چارون الگ الگ روز
مین جب ہا ہیبت لگائینگے روزہ ہو جائیگا محسنات کلام آمیختہ پیوستہ
دونون فقرون مین کیسے برمحل ہین کہ دونون مین دونون صفتین اپنی اپنی لفظون
کے ساتھ ظاہر روزی بغایت کیسا خوب کہا ہی کہ روزہ مین روزی وسیع اور
نعمت فراخ ہو ہی جاتی ہی اور معنے معمائی بھی اور از ین روے اور روز اور روزہ
تینون مین سر کلمہ رو بہا بہا تجنیس تام ایسے ہی منتہی بہا جسکے معنے یہ بھی ہو سکتے
ہین کہ روزہ ایک امر منتہی بہا ہی جسکی بہا حد بھر ہی اور سوا اسکے جد جدالاختلاف
اول تو یہ معلوم نہین ہوتا کہ شارح نے بہاے ہیبت لکھا ہی یا کیا لکھا ہی اصل کتاب
مین بصورت ہیبت کے لکھا ہی کہ اسکے معنے مناسب محل کے نہین اور شارح نے
معنے لکھے از گناہ گذشتن و روان شدن شمشیر و نیزہ از تن و راست شدن یہ معنے
منتخب مین ہبت کے لکھے ہین مگر لفظ گناہ کا نہین ہی فقط بخشیدن ہی مین اس لفظ
کو ہبت سمجھتا ہون اور معنے بخشیدن کے بلا قید گناہ جو ہبہ کرکے مشہور ہی منتہی بہا
اس ہا کو لکھا کہ ہا اسم الٰہی ست جل ذکرہ انتہی ہوگا مصرح کا کلام وسیع شارح
کا بیان وسیع مین نے تو لغت اور بعض کتب مین یہ پایا کہ اللہ اسم ذات ہی اور
اپنی اصل پہ ہی کوئی تغیر اسمین نہین جیسے اسکی ذات مین نہین ہی یہ قول
امام اعظم رح کا ہی اور سیبویہ کے دو قول ہین الالہ ہمزہ کو بقاعدہ تسہیل کے حذف
کیا اور لام کو لام مین ادغام کیا دوسرا قول یہ کہ دراصل لاہ تھا ہمزہ خلاف قیاس
حذف کے لاہ رہا الف لام عوض مین لاکر ادغام کیا اللہ ہوا اور یہی سیبویہ کے
نزدیک لاہ تھا الیہ بالفتح سے بمعنے پوشیدن و در پردہ رفتن کے پھر لاہ پہ الف لام

لازم خیر عوض داخل کرکے ادغام کیا اللہ ہو اخاص یا صرف کہین نہین معلوم ہوا البتہ یہ
تو ہی ع معلوم نشد کہ یار مشغول بکیست + متن مطبوعہ مین بھی بہاے ہیبت او
لکھا ہی مین نے اسکو ہبت لکھا ہی اور تیسرے مصرعہ مین بہا ی ہیئت اور نسخہ ع
بہا ی کہ ہیبت حق + اور مین نے اس موقع پر بہاے ہبیب دیکھیے کون صحیح
ٹھہرے۔

نکتہ صاد صیام صورت چشمست و اسم یا صورت پا و مسماے او اول ید و الف ہیئت
قامت و میم بشکل مداخل و مخارج بدن یعنے روزہ دار باید کہ تمامی اعضا روزہ دار
تا بصورت و معنے صیام رسیدہ باشد قطعہ حزوالی مساک من الشرب کالالف
زامساک روزہ گر بودت ابروہوا + کز حکم عید چون شود امساک منقلب + عین ہلال
بر تو دہد عوض کاس ما + اللغات صیام بکسر اول جمع صوام بمعنے روزہ ید دست
داخل جمع مدخل گھسنا اور جگہ گھسنے کی مخارج جمع مخرج نکلنا اور جگہ نکلنے کی حزوا صیغہ
جمع مذکر امر حاضر کا ہی حز بجاے حطی مفتوح وزاے معجمہ مشدد سے بمعنے بریدن و
افزودن شدن مساک بفتح بخیل ہونا اور جگہ پانی کے ٹھہرنے کی شرب بہ سہ حرکت
خوردن آب و مانند آن و بالکسر آب بقول بعض بالفتح مصدر و بالضم والکسر اسم
مصدر یعنے خوردنی و آشامیدنی امساک ٹھہر جانا باز رکھنا نگاہ رکھنا چنگل ما پنا
آبرو ہوا یعنے ہولے آبرو منقلب بروزن منفعل پھرنے والا و بفتح لام پھرنیکی جگہ
اور پھرا ہوا کاس بہمزہ شراب و جام شراب و مطلق جام کئوس جمع ما آب بمعنے
ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین کہ لفظ صیام مین صاد بصورت چشم کے ہی اور یا اسمی یا
اور یہی یا مسماے سر ید بمعنے دست آور پھر الف بہیئت قامت اور میم بشکل
مداخل و مخارج بدن جو دہن و فرج ہین بلکہ ناک زبان بھی داخل کہ روزہ مین انھین
سب کی بندش ہی بس حاصل یہ کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ تمامی اعضا جو آنکھ اور
پا و دست اور قامت اور دہن و فرج ہین ان سب اعضا کے ساتھ روزہ
رکھے تب معنًا اور صورۃً صیام کو پہونچے اور صورت صیام کی معنی بنجاے

معنے ترکیبی قطعہ پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ شرط ہی پہلا جزا یعنے اگر امساک روزہ سے
ہوا آپکو خوردنی اور نوشیدنی وغیرہ سے باز رکھتا ہی ہوس آبرو کی ہی کہ میدان قیامت
مین میری آبرو رہے تو ہر شرب سے طرف مساک کے جو بخیل ہوتا ہی افزونی کر تو
مثل الف کے تو ہوگا یعنے سر بلند ہوگا کسواسطے کہ جب حکم عید سے امساک منقلب
ہوجائیگا تو عین ہلال عید تیرے سامنے کاس ما یعنے پیالے پانی کے عوض کریگا
اور تجکو سیرابی بخشیگا معنے معمائے نثر نثر مین جو امور بطور معما کے تھے مصنف رحمہ
نے خود بیان کردیے حاجت دوبارہ لکھنے کی کیا ہی البتہ یا وپا مین تصحیف ہی
معنے معمائے قطعہ مساک مین الف بڑھانے سے امساک حاصل ہوتا ہی
امساک منقلب کاس ما ہی محسنات کلام پہلا مصرعہ عربی کا محتوی بصنعت
طبع ہی صاد صیام صورت مین سر کلمہ صاد صورت ہیئت شکل سب مرادف
مداخل مخارج متضاد چشم بد پا قامت مداخل مخارج اعضا بدن مراعات یکدیگر عید
و منقلب کیسے الطف ہین کہ عید کے معنے بھی پھرنے کے ہین اور عین ہلال کہ عین کے
اکثر معنے بیان ہین الاختلاف شارح نے الفاظ مصرعہ عربی کی کچھ تصریح نہین کی
کلیہ لکھا نہ معلوم پہلی لفظ مصرعہ کو کیا سمجھے ہین بجا یا بجا یا بخا اور برا یا بڑا معنے چہ
برہنہ کرنے کے لکھے ہین کہین لغت مین نہین ملے مین نے سب حلیون کے ساتھ
ڈھونڈھا مجکو جو بعض معنے کی رو سے مناسب معلوم ہوا وہ مین نے لکھا اور
نہ معلوم معنے مین میل کا لفظ کس لفظ سے اخذ کیا ہی مساک کا لفظ تو بدستور
موجود متن مطبوعہ مین صاد صیام کی جگہ صیاد و میم و شکل بعطف اور مخارج کی جگہ
مدارج اور ابتدا مصرعہ مین حذوانی اور کہ حکم عید بجائے کز حکم عید صحیح
نہین معلوم ہوتا۔

نکتہ صاد مانع ست و آمیم مار یعنے صایم آنست کہ بہ صاد صبر مار شہوت راسر کوفتہ
و ممنوع دارد شعر یا صائماً عن خوف القلب من دنس + الصوم فی القلب
موبس عن دذائلہ + اللغات صاد و آمیم کے معنے خود مصنف رحمہ نے لکھدیے

شہوت بالفتح آرزو و شوق نفس بطرف لذت و منفعت بقول بعض مطلق آرزو خواہ آرزوے طعام خواہ آرزوے جماع ممنوع باز داشتہ شدہ نق صیغہ امر حاضر واحد مذکر کا باب تفعیل سے پاک صاف کرنا اور پاکی جوف بالفتح زمین پست و شکم اور اندرون کسی چیز کا دنس بفتح دال و نون و سین مہملہ در آخر چرک اور چرکناک ہونا اور نجس موص بالضم نصیحت و وصیت کنندہ رذائل جمع رذیلہ ناکس و فرومایہ و زبون و بد از بد معنی ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین صایم مین صاد بمعنی مانع کے ہی اور آیم مار ہی بس صایم وہ ہی کہ صاد صبر سے سر مار شہوت کا خواہ طعام کی ہو خواہ جماع کی کچلتا رہے اور آپسے اُسکو بچائے رہے ورنہ صایم کب ہوگا معنے ترکیبی شعر یعنے اے صایم اپنے درون یعنی دل کو دنس سے کہ بمعنے چرک کے ہی پاک کر کسواسطے کہ خود تیرا صوم ہی تیرے قلب مین موص یعنے ناصح اور واعظ ہی کہ تجکو رذائل سے بچائے رہے معنے معماے نثر آیم کا الف ممدودہ ہی جب صاد اسپر لائینگے اور اسکے سر کو جو مد ہی کچل دین گے صایم ہو جائیگا معنے معماے شعر لفظ صوم کو قلب کرنے سے موص حاصل ہوتا ہی محسنات کلام صاد صایم صبر صوم سب کا سر کلمہ صاد قلب قلب تجنیس تام وغیر ذلک الاختلاف شارح نے جھگڑا منادی کا جو یا صایما ہی کچھ لکھا ہی سید ھی بات یہ ہی کہ جو منادی نکرہ ہوگا منصوب ہوگا جیسے یا رجلا خذ بیدی بعینہٖ یہی کلام مصرح کا ہی یا صایما نق جوف القلب پھر اسکے جھگڑے سے کیا حاصل متن مطبوعہ مین یا صائما لق بجاے نق اور دلس بجاے دنس اور زدائلہ رذائلہ کی جگہ لکھا ہی حیف ہی مصحح سے۔

نکتہ اے درویش قلب یعنے کہ در شعبان شیعان نشینند از رمضان جز تفرقہ مرضان نہ بیند شعر سر کہ در شعبان شعبان شد چشم بازاز شوق دوست + صوم اگر کوسے بود در زیر چشمش گشتہ موست + اللغات شعبان ماہ شب برات جو اس مہینہ مین خیر کثیر اور رزق بندہ دن کے منشعب ہوتے ہین اور تمام امور مقدرہ علیحدہ کیے جاتے ہین لہذا یہ نام رکھا گیا شعبان بالفتح پیر شکم مرضان مصدر ہی مریض ہونا

جیسے نزوان ولیان شبان جمع شب جیسے روزان حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ بروزان وشبان
این بود کارش + معنے ترکیبی نثر مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین اے درویش قلب بعض کا جو شعبان
مین شبعان اور پر شکم ہوکے بیٹھتا ہی اور آمد رمضان کا خیال نکرکے عادت کم خوری
ونوشی کی نہین کرتا رمضان مین دفعتہً تفرقہ آب وطعام سے مرضان ای مریض ہو جاتا
ہی معنے ترکیبی شعر جسنے شبان شعبان مین شوق دوست سے چشم باز رکھی
اور شب بیداری کی صوم اگرچہ کیسا ہی بھاری مثل پہاڑ کے ہوا اسکی آنکھ
کے تل مثل ہوکے ہوگیا جسکا بوجھ آنکھون پہ کچھ نہین ہی معنے معمائے نثر
شعبان کا قلب بعض شبعان ہی اور رمضان مین تفرقہ پڑنے سے مرضان
ہوتا ہی معنے معمائے شعر شبان شعبان مین موجود ہی جب عین جو بمعنی
چشم کے ہی شبان مین آنکھ کھولیگا شعبان ہو جائیگا صوم مین صاد مشابہ بچشم ہی
اور صاد کے نیچے واو اور میم جب ان دونون کو قلب کرینگے مو حاصل ہوگا محسنات
کلام شعبان شبعان رمضان مرضان شبان پانچون ہموزن ہین دوسرے
مصرعہ مین کشتہ مو کیسا خوب لائے ہین کہ روزہ بال سا ہلکا ہو جاتا ہی اور نیز
برگشتہ ہوکے مو بنجاتا ہی الاختلاف شارح نے مرضان تثنیہ مرض کا لکھا ہی
اور یہ شعر اس دعوے کی سند مین للئے ہین شعر رمضان را مرضان گویم ازان +
روز بیمار م وشب پاے گران + آیسے کلام رندانہ قابل وثوق نہین ہوتے
شاعر ہر قسم کی بات کہہ گذرتے ہین مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقصود نہین نہ انکی طرف سے
کوئی ایما وصراحۃً نہ کوئی بیان اوندمرضون کا صرف مرضان کہا ہی جو مصدر ہی نہ تثنیہ
مرض اور یہ بھی بنظر ہدایت کہ شعبان ہی سے عادت ڈالے تا یکبارگی عادت
بدلنے سے رمضان مین مریض ہوکے روزہ رمضان کی برکتون سے محروم نہ جاے
کہ بعد مین پھر یہ حسن وثواب کہان –

نکتہ سحور خوردن در دنیا موجب شرف وآبروے ونزد السنت ودر آخرت
وصال حور جنان شعر ہرکہ اوندان کشاید در سحر + بود در روزہ وامین زخطر +

اللغات سَحور بفتح وہ کہانا جو رمضان مین آخر شب کو کہاتے ہین علیے ہذا سحر بھی
حُر بالضم و تشدید را مرد آزاد و بندہ آزاد شدہ و برگزیدہ و بالفتح و التشدید گرمی اور
گرم ہونا و زمین سنگلاخ معنے ترکیبی نثر سحور کہانا دنیا مین تو موجب شرف
اور آبروے دندان کا ہی اور آخرت مین وصال حور جنان کا دندان تو برعایت سین
سحور کے کہا ہی غرض سحور کہانیوالا ہی اور شرف و آبرو بدینوجہ کہ سحور سنت ہی
پھر بجا آوری سنت کی کیسے شرف نہوگی اور آبروے اسوجہ سے کہ آنحضرت اگر
کچھ کہانا نہین ہوتا تہا تو پانی ضرور پی لیتے تھے اسوقت کو خالی نہین چھوڑتے تھے
معنے ترکیبی شعر جو کوئی سحر مین دانت کشادہ کرے یعنے سحر کہاوے تو وہ
حُر و برگزیدہ ہی ہی اور حَر یعنے گرمی قیامت و دوزخ سے امین بھی ہی اسواسطے
کہ غرض سحر کہانے سے روزہ رکھنا ہی اور روزہ کی نسبت فرمایا جُنّۃ من النار
یعنے سپر دوزخ معنے معماے نثر اول سحور کے سین ہی مشابہ بدندان اور
آخر اسکے لفظ حور کہ دونون مل کے سحور ہوتا ہی معنے معماے شعر لفظ سحر
مین بھی سین دندان ہی جب یہ کشادہ ہونگے حر ہیگا کہ بالضم اور بالفتح
دونون صورت پر ہو سکتا ہی اور اپنے اپنے معنے محسنات کلام حر حر
تجنیس تام مصنف رح نے برعایت دندان کے نثر مین شرف کہا ہی اور شعر مین
کشاید کہ دونون مین حرف دندانہ دار ہین اور دندان سے مشابہ اور مناسب
الاختلاف شارح لکہتے ہین کہ قلیل طعام جو دانتون کے نیچے اور دانتون
کی جڑ مین رہ جاتا ہی اسکی بو خداے تعالی کے نزدیک مشک و زعفران سے
بموجب حدیث کے بہتر افضل ہی اس سبب سے امام شافعی رح دہن دھونیکو
مکروہ جانتے ہین انتہی میری دانست مین وہ بو جو مشک و زعفران سے افضل
فرمائی ہی وہ بو ہی جو روزہ مین گرمی خشکی سے ہو جاتی ہی نہ یہ کہ ریزہ طعام سحر کا
زیر دندان اور بن دندان مین ہو اسکو تو خلال اور مضمضہ غرغرہ سے صاف
کرنیکا حکم ہی تا کوئی ریزہ ریشہ حلق سے نہ اوتر جاے اور روزہ خراب ہو

اور شافعی رح کے نزدیک تو مسواک بعد زوال کے ممنوع ہی بنکلی دہن کی
حکایت کودکی را دیدند کہ روز عید چون عین عید چشم بر یدیعنے نعمت دیگران
کشادہ و چون طاے فطر درمیان فرر فاہت توانگران شکم خالی ماندہ گاہ
روے ملالت بر سر زانوے تحسر نہادی و تلخ نشستی وگاہ پاے تالم در دامن
فراخ تفرغ کشیدی و غمین ایستادی کسی گفتش تو باکی تاکے کہ دیگران بازی و
بازی اندگفت ندانستہ کہ جمعیت عید آنکس بکف آرد کہ زر بر دست دارد **شعر**
عید را گرچہ سراپای بود عد نعم + عی بود گر نبود دال دلیلش بدرم + **اللغات**
عید بالکسر روز جشن مسلمانان اور عید اس سبب سے کہ اسمین فرح اور شادی
ہر سال عود کرتی ہی اور جو چیز لوٹ لوٹ کے آئے ید بالفتح وتخفیف دال ہاتھ اور
نعمت و دولت و نیکی و ملک و قدرت و قوت و خواری فطر بالکسر روزہ کشائی و روزہ
کشایندگان مفرد و جمع ہر دو و بالفتح روزہ کھولنا فر بالفتح شان و شوکت و نور و پرتو و
زیبا رفاہت بفتح تن آسانی اور فراخ عیش ہونا رفاہیت بہ تخفیف و تشدید
تحتانی بھی آیا ہی تحسر حسرت کھانا تالم درد پانا تفزع ڈرنا اور رونا باکی رونیوالا
کی دلغ و کلمہ استفہام زمانیہ بازی معروف و در عربی باز و فریب و دغا بازی
بالکسر والتشدید لباس و جامہ عد بالفتح والتشدید شمردن عی بالکسر و تشدید یا
درماندگی کسی کام مین اور سخن مین درماندہ ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایک
ایک لڑکے کو دیکھا عید کے دن مثل عین عید کے حالت تہیدستی مین عین یعنی
آنکھ اورون کی ید و نعمت پر کھولے مطلب یہ کہ اورون کے نازو نعم کو دیکھا اور
اپنا یہ حال پایا کہ مانند طاے فطر کے خالی شکم تھا اور مقدور والے فر و رفاہت
مین تھے غرض یہ طاے فطر تھا اور وہ فر فطر اس غم سے کبھی منھ ملالت کا حسرت
کے زانو پر رکھتا تھا اور تلخ بیٹھتا تھا یعنے ناخوش اور کبھی پانون تالم کا تفزع
کے دامن مین پھیلاتا تھا کہ دامن تفزع کا بہت فراخ ہو رہا تھا یعنے نہایت
روتا تھا اور غمگین کھڑا ہوتا تھا ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو کب تک روتا رہیگا

یاداغ حسرت کھائیگا عید کا دن ہی دیکھ تو اور لوگ کیسی بازی وخوشی مین ہین اور
لباس پہنے ہین لڑکے نے کہا تو نے یہ بات نہین جانی ہی کہ عید اُس شخص کو حاصل
ہوتی ہی جو زر ہاتھ پر رکھتا ہی معنے ترکیبی شعر عید کا اگرچہ سراپا عدو شمار نعمتون کا ہی
مگر جبھی کہ دال درم کی اسکی دلیل ہو نہین تو عی ہی یعنے درماندگی معنے معمائے
شعر عین جب ید پر آئیگی عید ہوگا اور فرکے درمیان مین طا آنے سے جو شکم خالی ہی
فطر حاصل ہوتا ہی رو ملالت کا میم ہی اور سر زانو کا زے جب زے کے سر پر میم آئیگا
مر ہوگا جسکا اشارہ لفظ تلخ ہی اسواسطے کہ زے اور الف معما مین ایک ہین باقی
تالم کا میم ہی اور دامن تفزع کا عین اور عین سے مقصود عین مسمائے جب عین مین
میم کھنچ جائیگا عمین ہوگا اور عین غین بھی معما مین ایک ہی باکی تاکی تصحیف یکدیگر
ایسے ہی بازی وبازی تجنیس باہم عید مین عین بمعنی زر کے ہی جب عین ید پر
آئیگا عید حاصل ہو جائیگا معنے معمائے شعر اول آخر کلمہ عید کا عد ہی اور اگر عید
مین دال درم کی نہو تو عی رہتا ہی محسنات کلام برعایت ید کے ویدند مین
بھی لفظ ید موجود ہی طاے فطر کو خالی شکم کہنا کیا خوب ہی کہ خالی بھی ہوتی ہی صورۃ
اور نقطہ بھی نہین رکھتی باکی تاکی بازی بازی یہ چارون لفظ کیسے الطف ذوالوجوہ
ہین کہ دونون سے بتغیر تبدل چند صورتین پیدا ہوسکتی ہین کف ید دست سرپا
سب مناسب یکدیگر اور سوا انکے بہت صنایع بھرے ہین اور قابل غور وتامل
الاختلاف اصل کتاب مین دامن فراغ تفزع لکھا ہی اور شارح نے بھی لغت
کے معنے اور نیز معنے ترکیبی مین فراغ ہی اخذ کیا ہی شاید معما غمین کی غین کا لحاظ کیا
لیکن مصرع دوسرے کے معما مین زانو کی زا سے را ارادہ کرکے مر نکالا ہی
مطابق اُسی کے تفزع کی عین سے عین ارادہ کرکے عمین نکلا ہی سوا اسکے فراغ
کے معنے تو تحنتی وبیغمی کے ہین اُس لڑکے کو رونے سے بے غمی کب تھی جو فراغ
تفزع صحیح ہوگا بلکہ دامن فراخ تفزع ایسی جگہ نہایت مناسب ہی اور شارح
نے معنے باکی تاکی بازی وبازی کو معنے معمائے مین شامل نہین کیا شعر باکی

بیاسے معروف اور یا کی بکاف مفتوح کے تصریح کی کہ مرجح کون ہی مگر مین تو دونون کی کو بفتح کاف مرجح پاتا ہون اور باحرف جار علحدہ اور تا زمانیہ علحدہ مع اون صورتون کے جو بعض نسخون مطبوعہ مین بجاے تفرغ تفرع و بجاے غمین غنین غلط ہی ایسے ہی باقی کے بجاے بیاکجی۔

الباب الثانی فی ذکر الملوک واعوانہم

وفیہ فصول

فصل فی العدل والریاسۃ والظلم والسیاسۃ

تمامی عدل پادشاہ آن بود کہ چشم بر دل درویشان دارد و ظلم او آنکہ سایہ چتری بر سر مسکینان اندازد و نداند کہ چون حضور دل درویش رخت بربندد و ریش رفعت شمشیر گشادہ باشد کہ در ان در الف دار جہان را مشاہدہ نماید و مسکین چون از ترک سرگشتگی مسکین و قتش درمیان باشد کہ بدان سررشتہ علائق قطع کند تا لائق حق شود + شعر + شہ بظلم از سر گدا ببرد + حاصل ترک خویش وا بیند وان غنی کز غنا نیش نبود + حال روی غنا غنا بیند + اللغات تاب درواز و نام کتاب اعوان بالفتح یاران و مددگاران فصول جمع فصل بالفتح ایک حصہ کلام سے اور جدا کرنا عدل بالفتح داد دینا اور برابر کرنا و داد و انصاف و دادگری ظلم بالضم ستم اور کسی چیز کو غیر محل رکھنا اور تاریکی اور تاریک ہونا رخت بستن سفر کرنا دار جہان خانہ جنت مسکین بکسر و کسر کاف مشدد کا ردغنا بکسر توانگری و بے نیازی و دولتمندی عنا بالفتح رنج معنے ترکیبی نثر عدل بادشاہ کا وہ ہی کہ آنکھ درویشون کی دل پر رکھی ہی اور ظلم اسکا یہ ہی کہ مسکینون کے سر پر سایہ چتری کا ڈالے اور اس بات کو نہ جانے کہ جب حضور دل درویش کا

سفر کرتا ہی یعنے بحضور قلب خداے تعالی کیطرف رجوع کرتا ہی تو اسکے ظلم سے کچھ نقصان اپنا نہین پاتا بلکہ نہایت فائدہ کہ ایک دروازہ فتوح غیب سے اُسکے واسطے کھل جاتا ہی کہ اُس دروازہ سے الف دار جنان کو دیکھتا ہی اور مسکین جب سر سے درگذرتا ہی سکین اُسکے وقت کے درمیان مین رہ جاتی ہی جبسے قطع سر رشتہ علائق کا کرتا ہی تا لائق حق کے ہوجاسے یعنے پادشاہ سے مایوس ہوکے اور قطع علائق کرکے حق کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور لائق حق کے ہوجاتا ہی اور بڑے فائدے اُٹھاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بادشاہ ظلم سے اگر سر فقیر کا کاٹیگا تو حاصل اس سپہگری کا واے درد دیکھیگا یعنے انجام کار درد و رنج مین پڑیگا اور جس غنی کی روسے غنا پر خال اُسکی عنایت کا ہوگا عنا ہی دیکھیگا یعنے غنا سے عنایت عنا ہوجائیگی اور بحکم البخیل عدو اللہ کے دشمنان خدا مین داخل ہوگا **معنے معماے نثر** مین یعنے چشم کے ہی جب چشم دل پر رکھی جائیگی عدل ہوگا سایہ ترجمہ ظل کا ہی اور سر مسکین کا میم جب ظل میم پر سایہ ڈالیگا ظلم حاصل ہوگا دل درویش کا واو ہی جب داو سفر کرجائیگی دریش رہیگا اور اس در مین جب الف جنان کا مشاہدہ کریگا دار ہوگا مسکین کا سر ترک کرنے سے سکین رہتا ہی اور یہ سکین جب سر رشتہ علائق کو کہ عین ہی قطع کریگی لائق رہیگا **معنے معماے قطعہ** گدا کا سر کاٹنے سے دار ہتا ہی یعنے در دغنا کا روغین ہی خال نقطہ جب یہ خال اسکے منھ پہ ہوگا عنا ہوجائیگا **محسنات کلام** ظلم کے معنے تاریکی کے بھی ہین پھر اسکے ساتھ بہیری کیا ہی خوب ہی کہ تاریکی بہیری مین ہوتی ہی یعنے غیر موجودی مہر مین عنایت مین بھی لفظ عنا کا موجود ہی غنی اور غنا اور عنایت و عنا سب مناسب یکدیگر اور انکے سوا شائق کے غور پر چھوڑتا ہون **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے دریش وریش اور الف دار جنان کی جگہ الف دار دار جنان اور بجاے سکین سنگین اور ارسر گدا از سر گدا اور وابیند کا رابیند اور روان کا دان لکھا ہی فافہم۔

نکتہ بادشاہ راکہ باد غرور بر سر باشد و آہ مظلوم در عقب او درمیان ہمچو شین جز سر شین نباشد **قطعہ** کشد چون خسروی درخیے بد سر + بشکل آن خسروی خست بروی

کے آمد شہ اگر سوز ددلے را+ مخوان شاہش کہ باشد داغ آن کے + اللغات باد بمعنی غرور شین زشتی و عیب مندرین سر کشیدن ظہور کرنا خسر بالضم زیان اور فارسی مین پدر زن و پدر شوہر ہندی سسر کی شہنشاہ بلند قدر و بمعنی داغ و کلمہ استفہام زمانیہ معنے ترکیبی نثر یعنے اگر ایسا بادشاہ ہی کہ باد غرور کی اُسکے سر پہ ہی اور آہ مظلوم کی پیچھے تو وہ اُنکے بیچ مین سوائے اسکے کہ مثل شین سر شین کے جو زشتی و عیب ہی اور کیا ہی یعنے ہمہ تن زشتی و برائی ہی اور بالکل عیب معنے ترکیبی قطعہ جب کوئی خسرو خوے بد سے سر نکالے اور بدخوئی اُس سے ظہور مین آئے تو وہ خسروی اُسپر خسر نقصان ہی کے بادشاہ کو کہتے ہین اور داغ کو بھی اگر یہ بادشاہ لوگون کے دل جلاتا ہی تو اس کے کو شاہ مت کہ بلکہ داغ کہ کہ یہ کے داغ ہی معنے معماے نثر بادشاہ کے تین جز ہین اول باد دوسرا شین تیسرا آہ کہ سب کا مجموع بادشاہ ہوا معنے معماے قطعہ خسرو کے اول آخر سے خو حاصل ہوتا ہی جب لفظ سر کا اس محصول سے سر نکالیگا خسرو ہوگا خسروی مین لفظ خسر کا اور بدوے کا وے جب خسر سے ملیگا خسروی ہوگا کہ کامعا خود بیان کردیا محسنات کلام باد و غرور مرادف اور انکے واسطے لفظ سر کیسا مناسب ہی خسروی کی وی کیواسطے بدوے کیسا خوب ایراد فرمایا ہی اور علی ھذا القیاس عند التامل الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین فقر کی نصیحت و تقید بادشاہ کو فرمائی ہی معنے ترکیبی مین مصرح کی جانب سے کوئی لفظ و فقرہ وغیرہ مشعر نفقر و فنا نہین ہی بادشاہ مغرور و ظالم کا بیان ہی متن مطبوعہ مین بجاے خسر ست کے خر ست غلط ہی

نکتہ یکے بادشاہ باشد و قلب او یک اشارتست بدانکہ بادشاہ باید کہ یک دل باشد تا عدوی ذودل را باوی مجال دوچار شدن نباشد شعر نبود دل شاہ چنیکے وزیکے ماہ + چون شد دل شاہ دو شبہہ شاہ ست نہ شاہ + اللغات عدو بفتح و بہ تخفیف و تشدید واو دشمن دوچار شدن روبرو ہونا شبہہ بکسر اول و سکون موحدہ و نیز بفتح موحدہ مانند و نظیر معنے ترکیبی نثر کے بادشاہ کو کہتے ہین باد قلب کے کا یک اس سے

اشارہ یہ ہی کہ پادشاہ یک دل ہو تو عدو دودل والا اُس سے مجال دوچار ہونے کی نہ پائے **معنے ترکیبی شعر** ظاہر شاہ کا دل کہ الف ہی ایک ہی ہی اور اگر جاہ کے واسطے دودل ہوا یعنے اپنے دل مین فرق ڈالا اور دو ہو گیا تو وہ شبہہ شاہ کا ہی نہ شاہ یعنے مثل و نظیر شاہ کا نہ خاص شاہ **معنے معمائے نثر** پادشاہ کا دل الف ہی جسکا ایک عدد ہی عدو کے آخر سے لفظ دو حاصل ہوتا ہی اسواسطے اُسکو دودل کہا اور دل عدو کا دال ہی جسکے چار عدد ہین بس اُس دو کے جو عدو کے آخر ہین لفظاً اور ان چار کے ملنے سے جو دال سے حاصل ہوے دوچار ہو جائیگا **معنے معمائے شعر** شاہ کا دل الف ہی جسکا ایک عدد ہی اور جب یہ دودل ہو گا تو الف کی جگہ با آے گی جسکے دو عدد ہین بس شاہ کا دل جو با کو کرینگے شبہہ ہو جائیگا جسکا اول آخر شہ ہی **محسنات کلام** یک دل اور دودل اور دوچار ہونا اور لفظ عدو سے دو بھی اور چار بھی نکالنا مصرعہ کا حصہ ہی اور اسی پر کیا موقوف سارے نکتے اور ساری کتاب مخزن خوبیون کی ہی اللھم اغفرلہ **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ دل کلمہ عدو کا دال ہی اور وہ کسی حساب سے دو نہین ہی لیکن اضافۃً کرکے عدوے دودل کہا ہی اس سے حرف یا آخر لفظ عدو مین آجاتا ہی اب کہتے ہین کہ عدو کے واو مخفف و مشدد مستعمل ہوتی ہی الغرض ایسے ہی طول مقال کیا ہی اور دال کے چار عدد کا کچھ ذکر نہین نہ دوچار کا ٹھکانا واو کی تشدید تخفیف کی بڑی فکر مین سے نے کچھ کچھ بیان لکھدیا آگے اُنکی شرح موجود ہی ـ

شکنتہ امیر راکہ می در درون باشد شک نیست کہ رائے او در ضبط اطراف واژگونہ شود و ملک راکہ خلل در سر باشد یقین ہست کہ دامن مُلکش از کاف کفایت محجوب شود **قطعہ** سر نہ بیند عسکرش را پادشاہ + چون بپوشد دیدہ اش سکر شراب + وانکہ او مل خورد و برکت تکیہ کرد + بسکہ جوید ملکت خود را بہ خواب + **اللغات** کفایت بکسر بس ہوتا اور کافی ہونا اور فائدہ اُٹھانا سکر بالضم مستی و نشہ مل بالضم شراب گت بالفتح ہندی ہی یعنی چار پائے اسمین تفریس کی ہی ملکت بالضم پادشاہی

معنے ترکیبی نثر جس امیر کے درونہ مین شراب ہوگی ذرا شک نہین ہی ضرور رائے اسکی منضبط اطراف ملک مین اُکٹی ہوگی اور جس ملک کے سر مین مل ہوگی یقین ہی کہ دامن اسکے ملک کا کاف کفایت سے محجوب ہوجاے یعنے فائدہ جاتا رہے معنے ترکیبی قطعہ جب بادشاہ شراب مین مشغول ہوا اور سکر مستی و نشہ سے آنکھین اسکی مچ گئین تو اسکو عین مستی سے سر عسکر کا کیسے نظر آئیگا اور کب خیال ہوگا کہ نشا کہان ہی اور جسنے شراب پیکر گھاٹ پر جسکا مفرس کت ہی تکیہ لگایا اور غافل ہوکے سویا اکثر ایسا ہوا کہ مملکت اسکی جاتی رہی اور بیداری مین اسکو نہ پاکر خواب مین اسکا جویا اور متلاشی ہوا اسلیے کہ گئی ہی باتون کو بھی کبھی کبھی آدمی خواب مین دیکھ لیتا ہی معنے معماے نثر لفظ امیر کے درونمین لفظ می موجود اور اطراف سے راے داشرون حاصل ہوتا ہی جب اس راے واشرون مین سے داخل ہوگا امیر ہوجائیگا ملک کا سر مل ہی جب مل کے ساتھ کاف کفایت کا لگائیگا ملک ہوجائیگا اور یہ کاف جو محجوب ہوجائیگا مل رہیگا معنے معماے شعر عسکر مین عین دیدہ ہی جب یہ دیدہ مچ جائیگا سکر رہ جائیگا اور اسی سکر کے اول آخر سے سر بھی نکلتا ہی مل جب کت پر تکیہ کرے گا ملکت ہوگا محسنات کلام درون راے سر دیدہ خواب سب مناسب یکدیگر شک و یقین متضاد می مل شراب سکر مرادف الاختلاف بجاے خواب کے خراب بھی قطعہ کے اخیر مصرعہ مین نسخہ پایا گیا اور متن مطبوعہ مین بھی ہی لیکن جوید کے ساتھ اچھے معنے ترکیبی نہین ہوسکتے گو رعایت الفاظ شعر مین دونون یکسان ہین۔

نکتہ مردم بدخصال دوست دال الف واو ملوک تیغ بست کہ میان دو را دو نیم میکند و تربیت از دال ستم ست و تاے ستم رشتہ ایست یکتا کہ اجزاے سم را ہم می پیوندد

قطعہ میان دا و الف را دہست دان بہ بہشت + دو دال دولت و دین رہنما نشت از دو طرفہا + چو پاسہ باغی را حق شود بگمراہی + کسیکہ راستی این الف ببادا ز کف +

الغات دشہ بفتح دال چارپایہ درندہ تربیت تعلیم و پرورش تا بعربی خاک نرم

معنیے وہ جیسے یکتا دونا باغی نافرمان و بے اطاعت بفتح و تشدید یا گمراہی **معنے ترکیبی** نثر مصنف کہتے ہین کہ مردم بدخصلت انسان نہین ہین بلکہ حیوان وہ بھی درندے جیسے شیر و گرگ و سگ وغیرہ بس بادشاہ کے انصاف کا الف جو مثل تیغ کے ہی اس دو کے درمیان مین ضرور ہونا چاہیئے کہ انکی کمر کو دو ٹکڑے کرے اور اراذل کی پرورش ستم ہی ہی دیکھو ستم مین جو تا ہی یہ کیسا ایک رشتہ یکتا ہی کہ اجزاے سم کو ایک دوسرے سے پیوند کیے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف فرماتے ہین خوب جان لے داد کا الف سیدھی راہ بہشت کی ہی اور ادھر ادھر جو دو دال ہین داد مین دو نون دولت و دین کے رہنما ہین کہ دولت و دین کو پہونچاتے ہین اور وہ بارے باغی کیطرح رجوع بگمراہی رہا جسنے اس داد کے الف کے راستے چھوڑ دیے الغرض دادگر تو سیدھا بہشت کو جائیگا اور باغی گمراہی مین رجوع رہیگا **معنے معماے نثر** لفظ دو مین الف داخل ہونے سے داد ہوتا ہی کلمہ سم مین جب رشتہ تا کا درمیان مین آئیگا ستم ہو جائیگا **معنے معماے قطعہ** داد مین الف راہ راست کا ہی اور ادھر ادھر اُسکے دین و دولت کی دو دالین موجود باغی مین لفظ با متوجہ بغی و گمراہی کا ہو ہی رہا ہی **محسنات کلام** بد دد داد دونیم تیغ تار رشتہ یکتا پیوند سم ستم اور انکے سوا سب محسنات سے ہین **الاختلاف** اس نکتہ کے متن مطبوعہ مین دوست اور الف داد ملوک سب بصورت واو کے لکھے ہین اور ہین دال تنبیہاً گذارش کی۔

نکتہ پادشاہ را از خود حساب جمعیت اسباب پادشاہی وقتی مسلم میگردد کہ امر سپاہ مرتب و منتظم دارد درباب کہ چون پادشاہ را بحساب داری حاصل او تمام جیش شماری **قطعہ** پادشاہ ار آورد ملک سلیمانی بدست + بے سپہ چون مور گردد پائمال از دست زور + ور دلیلی باید ت بنگر بلفظ پادشاہ + کمتر از وے شد سپہ باقی نماند غیر مور + **اللغات** جمعیت بفتح جیم و سکون و کسر عین و تحتانی مشدد فراہم آنا اور گروہ مردم مسلم بضم میم و تشدید لام یقین کیا گیا اور سلامت داشتہ شدہ اور سپرد کیا ہوا جیش بالفتح لشکر و سپاہ **معنے ترکیبی نثر** مصنف کہتے ہین کہ پادشاہ

کو چاہیئے کہ اپنی ذات سے حساب جمعیت اسباب پادشاہی کا اُسوقت مسلم اور یقینی جانے کہ امراُسکی سپاہ کا مرتب و منتظم ہو آئی شاہ وسپاہ دونون ایک حساب مین ہون یعنے سب کا ایک حال زر اسپاہ اور پادشاہ کو خیال تو کرو دونون ایک ہی حساب مین ہین یعنے جیش و پادشاہ ہم عدد ہین **معنے ترکیبی قطعہ** پادشاہ بالفرض ملک سلیمان ہی کا پائے اور ایسی سلطنت اُسکو مل جاے اگر سپاہ نہین ہوگی تو مور کیطرح کسی ہاتھ کے زور سے پائمال ہی ہوگا اور جو تجکو اسپر دلیل کی حاجت ہی تو پادشاہ کے لفظ کو دیکھ کہ جب پادشاہ مین سے سپہ کم کی جائیگی تو سوا مور کے کچھ نہین رہیگا **معنے معماے نثر** حساب کی روسے پادشاہ کے تین سو تیرہ ۳۱۳ عدد ہین اور جیش کے بھی تین سو تیرہ ۳۱۳ **معنے معماے قطعہ** پادشاہ کے تو وہی تین سو تیرہ ۳۱۳ عدد ہین اور مور کے دوسو چھیالیس ۲۴۶ اور سپہ کے سڑسٹھ ۶۷ جب پادشاہ کے عدد سے سڑسٹھ کم کردینگے تو وہی دوسو چھیالیس ۲۴۶ عدد مور کے رہ جائینگے گویا پادشاہ کیا مور ہوجائیگا **محسنات شعر** دست زور اور پائمال کیسا پسندیدہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پادشاہ ار آ ورد کے پادشاہ را آورد ہی میری سمجھ مین تو غلط ہی۔

نکتہ در لفظ سیاست یاس کہ نومیدیست درمیان سین و تا کہ بر شش دلالت میکند واقع شدہ یعنے چون پادشاہ در سیاست یک جہت باشد در شش جہت قاصدان مملکت راز و نومیدی حاصل آید **فرد** سرازشر بدان نبرد ہیچ کس مگر شمشیر شہ کشتہ مشتے **لغت** درمیان شر + **اللغات** سیاست نگہبانی رکھنا ملک کی اور رعیت پر دباؤ سے حکم چلانا اور ڈرانا لوگون کا ست بالکسر و تشدید تا شش مشتے بالفتح چلنا نرمی کے ساتھ **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین زرا خیال کرو کہ لفظ سیاست مین کلمہ یاس کا کہ نومیدی ہی درمیان سین و تے کے جو دلالت چھ پر کرتے ہین واقع ہوا اُس سے یہ مراد ہی کہ جب بادشاہ یک جہت ہی اور دل سے رعیت کی صلاح حال کا خواہان تو اس یک جہت ہونے کے سبب سے شش جہت

ہین اُسکی مملکت کے قصد کرنیوالے اُس سے نومید ہوجاوینگے اور کوئی ارادہ اُسکے
ملک کا نکریگا معنے ترکیبی شعر بدون کی شر سے کوئی شخص سر نہین لیجا تا یعنے
بچ نہین سکتا سوائے تلوار پادشاہ کے درآنحالیکہ شریر دن مین آہستہ آہستہ
چلتی ہی رہے معنے معمائے نثر لفظ سیاست کے اول آخر سے ست جو بمعنی
شش کے ہی حاصل اور درمیان مین اسکے پاس ہی الف گویا یک جہت معنے معمائے
شعر شمشیر کے اول شین آخر ے ہی کہ شر ہوا اور بیچ مین مشی جسکا مجموع شمشیر ہوا
نکتہ سخط پادشاہ گرم خو آفتاب ست برخط استوائے مملکت کہ روز روشن
رائے عادل وشب ظالم تیرہ دل دربیش او یکسان ست شعر غضب الملوک
نظیر غضب الصادم + فی قلب بضع من جواھر حرفہ + اللغات سخط بالضم
وبضمتین وفتحتین غصہ اور ناخوش ہونا خط استوا بالکسر وفوقانی نیز مکسور ایک
خط ہی موہوم مشرق سے مغرب تک استوا اس سبب سے کہتے ہین کہ جب سیر
آفتاب کی اسکے محاوی ہوتی ہی رات دن برابر ہوتا ہی عادل برابر کرنے والا
اور داد دینے والا اور ضد فاسق جسکی گواہی شرع مین معتبر ہو غضب بالفتح بمعنی
قطع وبمعنی تیغ صارم برندہ وتیغ بضع بالکسر تین سے نو تک جو عدد ہو اُسکو بضع کہتے
ہین معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین صفت غضب پادشاہ کی ہی چنانچہ فرمایا بضع
کہتے ہین گرمخو کا ایک خط استوا ہی مملکت کا کہ جب آفتاب محاذی اس خط کے
آتا ہی رات دن برابر ہوتا ہی ایسے ہی اس گرمخو کے آگے روز روشن رائے صالح
کا اور شب تیرہ دل ظالم کے دونون یکسان ہین نہ اسمین کچھ بیشی نہ اسمین کچھ کمی
نہ اسمین کچھ بیشی نہ اُسمین کمی دونون برابر معنے ترکیبی شعر غضب پادشاہون
کا ایسا ہی جیسے غضب یعنے کاٹ تیز تلوار کا کہ دو ٹکڑے کرتی ہی دیکھو لفظ بضع کے جواہر
حرف کو کہ قلب کرنے سے کیا ہوتا ہی معنے معمائے نثر سخط مین اول سین ہی جو
تنجیم مین علامت آفتاب کی ہی اور لفظ خط کے مقابل لیس ظاہر کہ جب سین خط
کے محاذی ہوگا سخط ہوجائیگا معنے معمائے شعر بضع کو قلب کرنے سے عضب ہوتی ہی

غضب عضب مین تصحیف بھی ہی **محسنات کلام** آفتاب ادرخط استوا اور گرم خو کیا ہی خوب ہی عضب صارم بضغ مناسب یکدیگر بھی **الاختلاف** مین مطبوعہ مین شعر مین دونون جگہ عضب عضب لکھا ہی بلکہ پہلا غضب دوسرا عضب ہی۔

نکتہ دو الف پادشاہی اشارت ست بہ تیغ وقلم کہ آن تیغ بدرا بدو نیم کند وآن قلم درمیان شہی یعنے آرزوی بردہ نغم توسط نماید **شعر** ہست کار پادشاہی زین الفہا مؤلفہ بدشہی باشد کہ شد محروم زین ہر دو الف + **اللغات** شہی فارسی پادشاہی ودااماد وہر چیز شیرین ومرغوب اور عربی مین وہ چیز جو آرزو پیدا کرے ہاد بالمد معنی بنجش وبدہ توسط میانہ روی واعتدال اور واسطہ کرنا مؤتلف بروزن مختلف باہم گرامیزندہ **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ پادشاہی جو یہ لفظ مشہور ہی اوراسمین دو الف ہین ایک تو ایسا ہی جیسے تیغ اس سے تو پادشاہ کو چاہیے کہ بدونکو بدو نیم کرتا رہے یعنے دوٹکڑے اور دوسرا وہ ایسا ہی جیسے قلم اور اسکو شہی کے درمیان مین توسط کرے جو آرزو کی پیدا کرنیوالی شی ہی اور توسط بھی ایسا کہ دس نعمتون پر جس سے مراد کثرت ہی مطلب یہ کہ تیغ تو بدون مین جاری رکھے اور قلم نیکون کے معاملہ مین کہ اچھی طرح اُسنے احسان ونیکی سے پیش آئے تب پادشاہ ہی اور اُسکی پادشاہی **معنے ترکیبی شعر** خوب جان لے کہ سارا کام پادشاہی کا انھین دونون الف کے ساتھ آمیزش یافتہ اور آمیزندہ ہی اور جو ان دو الف سے محروم ہی وہ پادشاہی نہین ہی بدشہی ہی چنانچہ ظاہر **معنے معماے نثر** لفظ بدکو تیغ الف سے اگر دونیم کرینگے باد حاصل ہوگا اور شہی مین جو الف قلم کا بیچ مین پڑے گا شا ہوگا اور ہے اور یے دس نعمتون پر اسطور سے کہ ہا بمعنے نعمت کے ہی اور یا کے دس عدد جسمین ہا متوسط ہوگا بس باد اور شا اور ہا اور یا سب کے ملنے سے بادشاہی ہوگا **معنے معماے شعر** پادشاہی مین سے اگر دونون الف نکال ڈالے جائینگے بدشہی رہ جائیگا **محسنات کلام** دو الف بدا ور بدو نیم کہ اسمین لفظ بد موجود ہی اور تیغ وقلم یہ سب اور سوا انکے سب مراعات ومناسبات ہین **الاختلاف** شارح نے متن مین شہی یعنے

آرزوی پردہ نعم توسط مینماید یہ فقرہ قایم توکیا لیکن اسکی تشریح کچھ نہین کی کہ پردہ نعم توسط اسکا مطلب کیا ہی حالانکہ لکھنے کی بات تھی متن مطبوعہ مین بجاے بدرآید ونیم کند کے بدرآید ونیم میکند غلط ہی۔

نکتہ الف اول امرا اشارت ست بہ تیغ سرکشی وجباری وتجبر ریاست والف آخر بہ تیغ مراعات حدود سیاست اگر تیغ الف اول بیفگند مرا بماند کہ بر مروت دلالت میکند واگر الف آخر بیند ازد امر ایشان راہیچ اصلی نماند واگر ہر دو نباشد لفظ مر کہ بر تلخی عیش دلیل ست بایشان بماند **مثنوی** تیغ شاہست بر سر امرا + در عقب تیراہ از فقرا + عیش مرشد نصیب آن معشر + کہ میان دو تیغ دارد مر + **اللغات** جباری عظمت وبزرگی تجبر بروزن تکبر گردنکشی کرنا مرؤ بالفتح مرد مجازا مروت ومردمی مر بالضم وتشدید راعربی مین بمعنے تلخ کے ہی وبالفتح گذشتن ورفتن ولفظ حصر وتحسین کلام معشر بالفتح صیغہ ظرف از عشرت برفق زندگانی کرنا اسی سبب سے دوستون اور خویشون کو کہتے ہین **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح فرماتے ہین امرا مین دو الف ہین اول الف تو اشارہ ہی سرکشی اور جباری کا اور تجبر ریاست کا جیسے کہ امرا مین ہوتی ہی اور آخر کا الف ایسا ہی تیغ مراعات حدود اور سیاست کا کہ دونون باتین امرا مین ہو نا ضرور ہین بس اگر پہلے الف کے تیغ کو گرا دین تو مرا رہیگا جو مروت پر دلالت کرتا ہی یعنے مروت ہی مروت رہیگا اور اگر الف آخر کا گرا دینگے تو امر رہیگا اور اسکی کچھ اصل نہین رہیگی بدون تجبر کے کون مانے گا اور اگر دونون نہونگے تو بس لفظ مر جو تلخی عیش پر دلیل ہی ہی انکے پاس رہیگا **معنے ترکیبی شعر** الف جو امرا کے سر پر ہی پہلا تو تیغ بادشاہ کی ہی اور جو عقب مین اسکے ایک الف ہی یہ تیر آہ فقرا کا ہی اسکے پیچھے گویا سر سے پا تک معرض ہلاک مین ہی بس ایسے گروہ کو عیش مر اہی زندگی تلخ ہی نصیب ہی جو دو تیغون کے درمیان مین گذر کرتے ہین **معنے معماے نثر** مصنف رح نے نثر مین امرا کی لفظ کو معما ٹھرایا ہی اور خود تشریح کردی ہی کہ پہلا الف نہونے سے مرا رہتا ہی دوسرا نہونے سے امر اور دونون

نہونے سے مر معنے معماے شعر امراامین لفظ مر یہ تیغ الف کی اور آخر مین الف
تیر آہ فقرا کے لانے سے امر احاصل ہوتا ہی محسنات کلام امر اایشا نزا اصلی نماند کیسا نازک
لطیف ہی ایک یہ کہ امر کی انکی اصل نہ ہے دوسرے یہ کہ امراامین اصل امر کے الف ہی
بھی جو گرا یا جاے مراعات مین مرا در مروت مین مرا در معشر مین اول آخر سے مر
اور درمیان سے عش جو صیغہ امر حاضر عیش کا ہو سکتا ہی سب موجود ہین لفظ بیان
کا تیغ کے لیے کیسا خوب ہی اور انکے سوا فتامل الاختلاف متن مطبوعہ مین اول
تو بیفگنند کی جگہ بیفگند لکھا ہی کہ خلاف بنید ازند کے ہی کہ جمع ہی اور بجاے لفظ مر
کے مرگ خلاف معنا۔

نکتہ الف آہ تیرست ودائرہ ہا دور سپر آن تیر در مقابلہ سپر ہاے دل ہاے
ظالمان ست واین سپر در برابر تیر دیدہ سھگین این کمان شعر آہ دلہا آمدو
براخذ ہا شد مشتمل + یعنے اہل ظلم را آخر بگیرد آہ دل + اللغات سھگین تیرسناک
کمان مرا د ابرو سے آخذ بالفتح گرفتن ہاے ہمزہ اسم فعل ہی بمعنے بگیر اور کلمہ تنبیہ
وہمزہ بکسر ہمزہ بمعنے بخشش وبدہ معنے ترکیبی نثر مظلوم کی آہ کا الف تو تیر ہی اور
ہا مدور اسکی سپر گویا تیر وسپر دونون موجود اور دونون اسکے کام مین تیر تو وہ جو
مقابلہ مین سپر دل ظالمون کے ہی کہ اسکے پار ہوتا ہی اور سپر وہ جو برابر دیدہ ڈرونی
اس کمان کے ہی یعنے جو کوئی انکو ڈرونی دیدہ کے کمان سے دیکھے اور تیر نگاہ خشمگین انپر
ڈالے اسکی سپر یہ ہا مدور ہی بس مظلوم ہر طرح محفوظ ہی معنے ترکیبی شعر
مظلومون کے دلونسے جو آہین نکلتی ہین وہ لفظ ہا کو اخذ کیے ہوے ہین جسکے
معنے بگیر ہین بس جو اہل ظلم ہین آخر انکے لیے بگیر ہی یعنے ضرور ہی پکڑے
جاوینگے معنے معماے نثر مصرع رحرنے نثر مین لفظ آہ کو معما مین اخذ کیا ہی
اور خود اسکو بیان بھی کر دیا کہ الف تیر ہی اور ہا مدور سپر چنانچہ دونون کی صورت
سے ظاہر ہی اور کمان سے ارادہ مد الف آہ معنے معماے شعر آہ دل اسکا ہا ہوا دہی
خذ اور بگیر کے معنے مین محسنات کلام بہ اخذ ہا شد مشتمل کیسا برجستہ ہے

ایک تو اخذ ہا جمع دوسرے اخذ کلمہ ہا اور مراعات و مناسبات قابل غور و انصاف ہین الاختلاف شارح نے سپرہاے دلہاے ظالمان کی جگہ ایک بدل اسں عبارت کا یہ لکھا ہی کہ نشر ہاے دلہاے ثابت ہوا ہی اور اکثر شارح مدار سخن کا اسی بدل پر رکھتے ہین اور معما کی یہ صورت کہ جب ہا نشر ہوگی آہ ہوگی انتہی شارح ایسی ناحق اُلجھنون مین پڑین سیدھی بات تو یہ ہی کہ آہ سپرہاے دلہا قلب کرنیکو کافی ہی نشر کی کیا حاجت کل جمع مین دو تو حروف آہ یا ہا انمین کیا نشر اور کیا جمع مین تو اس بدل کو پسند نہین کرتا۔

نکتہ اے درویش الف آہ رسنست و ہا حلقہ چنبر تا بدان رسن و چنبر جانہاے ظالمان را در چنبر حلق بستہ کنند و با پشتوارہ گناہ فی جیدھا حبل من مسد از رسن موے صراط در حلقہ چاہ ویل انگنند قطعہ از الف یک بین و زہی نقش صفر دہ ز قلب او بیابی در شمر + یعنے از یک آہ کان ظاہر شود + چون ز قلب آید نماید دہ اثر + اللغات چنبر محیط و دائرہ دف و حلقہ و طوق و بمعنی کمند پشتوارہ اسقدر بوجھ جو آدمی پشت پہ اُٹھا سکے جید بالکسر گردن حبل بالفتح رسن درگ جیسے حبل الورید رگ گردن مسد بفتحتین رسی لیف خرما کی اور پشم شتر کی صراط راہ راست اور نام ایک پل کا سر دوزخ پہ ہی بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز صفر بالکسر تھے اور دائرہ چھوٹا اس صورت کا ٥ کہ اہل حساب واسطے حفظ مراتب عدد کے لکھتے ہین اب بجاے اسکے نقطہ مگر ہندوی مین بدستور ہی ویل بالفتح عربی مین بمعنی واے کہ کلمہ افسوس کا ہی و ہلاک و نام وادی دوزخ بعض کا قول ہی کہ اصل مین واے تھا بمعنے حزن حرف لام کو زیادہ کرکے پھر اصل کلمہ جان لیا معنے ترکیبی نثر اے درویش الف آہ کا ایک رسی ہی اور ہے اسکی حلقہ چنبر یعنے کمند کا اور یہ رسی و چنبر اسواسطے ہی کہ ظالمون کی جانین چنبر حلق مین باندھین اور مع پشتوارہ گناہ فی جیدھا حبل من مسد کے یعنے اسکی گردن مین رسی لیف خرما سے ہی رسن پل صراط سے کہ مثل بال کے باریک ہی حلقہ چاہ ویل مین ڈالین

فاعل دونون کے قضا وقدر سے معنے ترکیبی قطعہ آہ مین جو الف ہی اسکو تو ایک کا عدد سمجھا اور ہے جو اسکے بعد ہی اسکو نقش صفر جان اور جو آہ قلب کے ساتھ ہوگی تو برابر اس الف اور صفر کو دس شمار کرلے اس سے یہ غرض ہی کہ ایک آہ جو ظاہر ہوگی اگر قلب سے ہی تو دس اثر دکھلائیگی معنے معماے نثر اس نثر مین بھی آہ کے معما کا بیان تھا سو مصر رحم نے خود بیان کردیا معنے معماے قطعہ آہ کے الف کو ایک کا عدد ٹھرایا اور ہا جو الف کے بعد ہی نقش صفر بھر ز قلب او کہکے ایما اسکے قلب کا کیا ہی بعد قلب کے ہا مدور آہ کے جو الف کے بائین طرف تھی داہنی طرف گئی تو وہ الف آہ کا جو ایک تھا دس ہوگیا اس سبب سے کہ یہ ہا بمنزلہ صفر کے ہوگئی ہکذا صورتہ ا ہ۔
محسنات کلام حلق کو چنبر کہنا کیسا بدیع ہی کہ گویا صورت باندھی ہی اس سبب سے کہ حلق آدمی کا مدور مثل حلقہ کمند کے ہی اور سانس مثل رسن کمند کے اور ضرور ہی کہ مرنے کے وقت سانس گلے مین گھٹتی ہی جسکو کہا ہی بستہ کنند ایسے ہی قلب کہ دل اور واژگون کرنے دونون کا فائدہ دیتا ہی الاختلاف شارح نے کچھ تصریح قلب ہا کی جسکو صفر ٹھرایا ہی نہین کی متن مطبوعہ مین بجاے بدان کے بدامان غلط لکھا ہی اور افگنند کی جگہ افگند۔
حکایت یکے از ملوک را عادت آن بود کہ چون از اغنیا یکی پیش او آمدی ہزار درم رعایت نمودی و این را بر تعاقب اعادہ فرمودی و اگر درویشی پیش وے آمدے چیزے ناقص در دامن او افشاندی یکے از ندما گفتش معدلت آن باشد کہ روے مسکینان را بر عین اعیان پیش دلت تقدم درجان باشد گفت نشناختہ کہ عادل آن بود کہ ضمیر ش الف وار عمود میزان عدل و احسان باشد یعنے از یک جانب دل و حوصلہ ہر کس در کفہ امتحان می نہد و از دیگر جانب زر در مقابلہ آن میدہد
شعر دعی العادل حد کل احاد + فلو لم یصن حدہ فہو عاد +
اللغات تعاقب بھاگے ہوے کا پیچھا کرنا اعادہ بکسر لوٹانا اور لوٹ کی بات کہنا اعیان بالفتح بزرگان و چشمہا و اشیا و ذوات موجودات در خارج

رجحان بالضم وثانی حاسے حملہ غالب ہونا ترازو کا اور مثل اسکا ایکطرف پڑا در پڑھتے ہونا اور زیادتی و فوقیت نیز عمود بفتح اول وضم ثانی شاہین ترازو وخیمہ دچوب وگرز رعی صیغہ ماضی کا ہی رعایت سے آحاد بالمد جمع احد بمعنی یک لم یقین صیغہ مضارع کا صیانت سے بمعنے نگاہداشتن عاد نام قوم ہود علیہ السلام کہ طوفان باد سے ہلاک ہوئی عادی وہ چیز جو کسی کی عادت ہو اور دشمن اور حد سے گذرنے والا اور ظالم معنے ترکیبی نثر پادشاہون سے ایک پادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب اغنیا یعنے مالدارون سے جو کوئی شخص اسکے سامنے آتا تھا ہزار درہم دیتا تھا اور اسکو بھی تعاقب پر اعادہ کرتا تھا کہ پھر آیئو پھر دینگے اور اگر کوئی درویش اسکے سامنے آتا تھا ناقص شی اسکے دامن مین ڈالدیتا تھا یہ حال دیکھکے اسکے ایک مصاحب نے کہا کہ معدلت تو یہ ہی کہ مسکینون کے روکو عین اعیان یعنے بزرگون کی ذات پر سامنے تیرے دل کے بیشی و فوقیت ہو کہا تو نے اس بات کو نہین پہچانا ہی عادل وہ ہی کہ الف کی طرح شاہین میزان عدل واحسان کی ہو اسواسطے عادل ایک طرف سے دل اور حوصلہ ہر کسی کا پلہ امتحان مین رکھتا ہی اور دوسری طرف سے زر اسی کے مقابلہ مین دیتا ہی معنے ترکیبی شعر نگاہ رکھتا ہی اور رعایت کرتا ہی عادل حد کل آحاد کی یعنے فرد فرد کی کہ اپنی حد سے متجاوز نہو اور جو حد کی صیانت ونگہبانی نہین کرتا وہی عادی ہی یعنے حد سے گذرا ہوا اور ظالم معنے معماے نثر یکے سے قصد الف کا ہی کسواسطے کہ ایک عدد رکھتا ہی اور ہزار سے مقصود غین پس الف اور غین مل کے اغ اور این کے تعاقب سے مراد اسکا قلب ہی جو نیا ہوا پھر اغ اور نیا مل کے اغنیا حاصل ہوا اور در کو سامنے دی کے کرنے سے دردی جیسا کہ ابجا کیا ہی درپیش وے اور چیز ترجمہ شی کا ہی اور شی کو ناقص کرنے سے فقط ش رہیگا جب اس شین کو دامن دردی مین ڈالینگے درویش حاصل ہوگا رو مسکین کا میم عین اعیان پر لانے سے مع ہوا اور اس مع کو دولت کے سامنے کرنے سے معدلت ہوا عدل مین عمود میزان یعنے شاہین الف لانے سے عادل ہوتا ہی یا دل رکے

دو جانب ہین ایک طرف دل ہی جسکا اشارہ دل وحوصلہ الخ ہی دوسرا عاکو جیسے باتا
یا عین جو بمعنی زر کے ہین جسکا ایما ہی زر بمقابلہ بس عا اور دل کا مجموع عادل ہوا معنے
معمائے شعر مذکور کی لام ہی اور عادل مین بھی لام بس عادل اگر رعایت اس حد
کی نہ کرے گا عادہو جائیگا محسنات کلام چیزے ناقص در دامن افشاندی کیسی
خوبی رکھتا ہی کہ چیز ناقص بمعنی شئی ناقص کے ہی اول تو صفت شئی کی باین ہمہ خود بصورت
ناقص کے بھی اگرچہ در اصل ناقص نہین ہی بلکہ اجوف ومہموز لام ہی لیکن شاعرا دنی
مشابہت اور ملابست دیکھتے ہین اور بالفعل استعمال اسکا فارسی مین شئے کے
ساتھ ہی بدون ہمزہ اور اسکے سوا بہت خوبیان الاختلاف شارح معمادرویش
کے چکر مین ایسے پڑے کہ نہ کچھ اسمین حسن وخوبی نکالی نہ معما بلکہ سیدھی راہ چھوڑ کے
جیسے کہ مین نے لکھا ہی اور عبارت مصرح مین دیکھنے والے دیکھ ہی لینگے ناحق
اینچ پیچ مین پڑ گئے اور وہ ٹھیک نہ نکل سکا نہ اور جو تھی وہ انکو سوجھی جیسے معما معدلت
کا اور عدل کا اور عادل کا جو میری تحریر مین موجود ہین اور انکی تحریر مین پتہ
نہین ہی متن مطبوعہ مین بجائے کفہ کف اور لم یعین لم یغن غلط ہی۔

فصل فی ذکر الوزرای والعمال

نکتہ وزرا آرزوی دل اند اما بعضے کہ خیال زر در دل دارند وزر بر سر قلم ایشان میرود
قطعہ وزارت ست ترازوی قلب ازان معنی + کہ ہست مشترک ذلہا محل رای وزیر
وزیر بارخ ورد ازوجاہت ست ولیک + زنیش نالہ مظلوم زیر پا پیش زیر +
اللغات وزیر کسی کا بوجھ اٹھانے مین جو کوئی شریک ہو وزرا جمع وزارت مصدر
وزر بالکسر گرانی وبار وپشتوارہ وگنا وسلاح جمع اسکی اوزار وجاہت روشناس ہونا
خوبصورت ہونا وخداوند وبزرگی زیر بیائے معروف آواز باریک مقابل بم معنے
ترکیبی نثر وزرا آرزو دل کی ہین ای نہایت عزیز لوگ لیکن بعضے کہ خیال زر کا
دل مین رکھتے ہین یہ وزر انکے قلم کے سر پر ہی یعنے بار وگناہ معنے ترکیبی قطعہ

وزارت کیا ایک ترازو ے قلب ہی یعنے وزارت کو لوٹنے سے ترازو ہوتا ہی اور اس بات
سے ہی کہ لوگون کے جو مشرق دلون کے ہین محل راے وزیر کے ہین کہ وزارت کی
ترازو سے نپی تولی باتین دلون مین اُنکے بھرتا رہتا ہی اور اُنکے نور کا ظہور انکے مشرق
دل سے ہوتا ہی یعنے اُسپر کاربند ہوتے ہین اور نیز وزیر کا وجاہت وخوبصورتی سے
گو رخ ورد یعنے گلاب کا سا پھول ہو رہا ہی لیکن اگر ظالم ہی تو نیش نالہ مظلوم سے
بھی نہین خود اسی کے پانون تلے زیر ہی یعنے ہر گھڑی مظلوم اسکی جان کو اگر روتے
ہین تو ضرور یہ بھی زیر وزرا مین پڑے گا معنے معماے نثر وزرا کا قلب آرزو ہی اور
اسکے دل مین زر بھی موجود چنانچہ ادھر واو ہی اُدھر الف بیچ مین لفظ زر اور وزرا کے آخر
الف بمنزلہ قلم ہی راست اور اسکے سر پر وزر موجود معنے معماے قطعہ وزارت
کا قلب ترازو ہی ورد وجاہت کا رُخ واو وزیر کا رُخ بھی وا واور زیر اسکے زیر پا موجود کہ
واو اور زیر مل کے وزیر ہوتا ہی محسنات کلام آرزوی دل اندکیا لطف سے
ایراد فرمایا ہی قلم وزرا الف سے کیسا مناسب صادر کیا ہی زیر زیر وزیر وجاہت ورد
سب مین سر کلمہ حرف واحد مناسب لفظ کے اور انکے سوا الاختلاف شارح نے
پھر معما زر کا جسکا اشارہ خیال زر در دل دارند ہی نہین لکھا چاہیئے تھا اور معما بھی کیسا
کہ ضرور جتایا ہوا مصرع کا۔
نکتہ الف صورت قلم دارد و نون دوات را گویند مردم دیوانے باید کہ باخلاق ملکی
آراستہ باشد و گرنہ دیوے باشد الف و نون برکنار نہادہ مثنوی ہست دیوان
دین و دانش درمیان + ہر کہ دین بگذاشت بیند واے زان + حرف علت در وزارت
صدر بین + کا خراز علت کند زارت یقین + در وزارت از الف چون کلک راست +
گر نباشد آن الف وزرت بجاست + اللغات دیوان بالکسر معرب دیوان بیاے
مجہول جسگہ لوگون کی جمع ہونے کی مجازاً دفتر محاسبہ وکچہری و دار العدالت و مکان
اجلاس ملوک و صاحب عدالت و صاحب مسند و داد فریاد و ماجرا دیوانی منسوب
بدان حرف علت واے زار ضعیف جیسا کہ زار و نزار کہتے ہین وزارت وزر کے معنے

دوپہی کے نکتہ میں لکھے گئے معنے ترکیبی نثر مقصود رہ کہتے ہیں دیوان میں الف تو مثل قلم کے ہی اور نون دوات کو کہتے ہیں بس چاہیئے مردم دیوانی کو جو نون و قلم کہ سورت قرآنی بھی ہیں لیے بیٹھا ہی صفات ملکی سے آراستہ ہونہیں تو ایک دیو ہی جیسے کہ الف و نون کنارہ پر رکھا ہوا ہی یعنے جب الف و نون سے جو مقصود ہی وہ بجا نہیں لاتا تو گویا انکو ایک کنارہ رکھے بیٹھا ہی معنے ترکیبی مثنوی دیوان کے درمیان میں واقع نے دین و دانش بھی رکھا ہی کہ موافق اُسکے دیوانے کو بجالائے بس جسنے اسمین دین چھوڑ دیا وہ اسی سے واے دیکھیگا وزارت کی لفظ میں حرف علت صدر میں واقع ہوا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آخر کسی علت سے تجکو زار زار ضرور ہی کریگا خوب یقین سے جان لے وزارت میں الف جو مثل کلک کے راست ہی اسکا راست ہی ہونا چاہئے اگر راست نہوگا تو وزرت یعنے گناہ تیرے بہی قایم و برجا ہی اسکو بھی خوب سوچ لے معنے معمائے نثر دیوان میں الف کو قلم نون کو دوات ٹھہرایا ہی اور یہ قلم دوات ظاہر دیو کے سامنے رکھی ہوئی ہی بس مجموعہ دیو اور الف نون کا دیوان ہوتا ہی معنے معمائے مثنوی دیوان کے لفظ میں لفظ دین رکھا ہوا ہی اور وا بھی موجود چنانچہ دال یے نون ملانے سے دین ہوتا ہی اور وا بیچ میں لانے سے دیوان وزارت کے صدر میں وا و حرف علت کا ظاہر اور وزارت دوسرے مصرعہ کا جب وا و اسکے صدر میں آئے گا وزارت ہو جائیگا وزارت میں اگر الف نہوگا وزرت رہیگا محسنات کلام دیوانی و ملکی میں تضاد ہی اور نیز دیو کا لفظ مناسب ملک کے نون والقلم ایک سورۃ قرآن شریف کی بھی ہی بس نون قلم قلم دوات بھی اور وہ سورۃ بھی جسکے ساتھ نون کے پاس ہی قلم کا لفظ ہی نسخہ مطبوعہ کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ مین یقین کی جگہ مین مجھ نسخہ لکھا ہی محض لغو قافیہ کیسے ہوگا۔

نکتہ کلک در جمال ... کہ ہفتاد دست دمین نیز ہفتاد اشارت است بدانکہ محاسب ... بین بر کلک گما ردو بواسطہ او ذخیرہ حاصل کند ... دیدہ وبنید خلق از و + روشن حساب عالم چون بین سیاہی

اللغات کلک بالکسر پھر نی میان خالی عموماً و نی قلم خصوصاً ذخیرہ وہ چیز کہ وقت پر کام آنے کے واسطے بچائی جاے عین چشمہ وذات شی و آفتاب وابر کہ قبلہ سے اٹھے وزر معنے ترکیبی نثر کلک کے حساب جمل مین ستر عدد ہین اور عین کے بھی ستر گویا کلک حساب کا عین مین ہی اس سے یہ اشارہ ہی کہ محاسب کو چاہیئے کہ نرگس کیطرح دیدہ خوردہ بین کو کلک پر یقین کرے اور اسکے واسطہ سے ذخیرہ حاصل کرے اسلیے کہ کلک اور عین دونون کا ایک حساب ہی اور عین یہان بمعنی زر کے ہی معنے ترکیبی شعر کلک عین دیدہ ہی ای خود ذات دیدہ جس سے مخلوق سارے عالم کا حساب عین کے مثل سیاہی مین روشن دیکھتی اور پاتی ہین اس مین عین آنکھ کے معنے مین ہی کہ آنکھ کو بھی سارا جہان سیاہی مین روشن ہی اور دیکھتی ہی اور کلک کو بھی سیاہی مین اسکی سیاہی یہی حروف و نقوش معنے معماے نثر مصنف رح نے خود توضیح کردی ہی اور عین کو بمعنے زر کے ٹھہرایا ہی معنے معماے شعر نثر کی طرح اسکو بھی واضح کر دیا ہی اور اسمین عین دیدہ سے مقصود ہی محسنات کلام وہی ایک لفظ عین ہی اور کیسی دو خوبیان اور سیاہیان ثابت کی ہین نکتہ اصحاب دیوان اگر از مفرد سر کشند از عمل فرو مانند بلکہ ہر کرت کہ ایشان را در محاسبہ مفرد کشند ایشان را دران کشیدن کہ مدت فری دیگر در دل پیدا میشود قطعہ اگرچہ شد از سہم مفرد بہ چرخ + نہان تیر افلاک زیر مفر + ولے آنکہ تشویش مفرد ندید + مرفد نشد نزد اہل نظر + اللغات مفرد بالضم بمعنی تنہا اور اہل دفتر کی اصطلاح مین جمع کو کہتے ہین اس سبب سے کہ قرینہ نہین رکھتی ہی مد بالفتح کشش وافزونی اور خط دراز جو حساب مین کھینچتے ہین مرفد بالکسر کیسہ بزرگ وبخشش وبروزن مقدر نیز ہمین معنی سہم بمعنی ترس وخوف تیر معروف وعطارد مفر اسم ظرف جاے گریختن معنے ترکیبی نثر اصحاب دیوان اگر حساب مفرد سے کہ نہایت سخت ومشکل ہی سر نکالین اور جان بچائین تو اپنے کام وعمل سے فرو ہو جائین ای جدا و معزول بلکہ انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ جس دفعہ کہ انکو

محاسبہ مفرد مین ڈالین تو انکو یہ معلوم ہو کہ اُسمین مد ہی دوسری قسم کی فر دل مین
پیدا ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصرع کہتے ہین اگرچہ یہ مفرد ایسی مشکل چیز ہی
کہ اسکے خوف سے عطارد دبیر فلک چرخ پر نیچے مفر کے بھاگ کے چھپا ہی لیکن ہی
یہی کہ جسنے تشویش مفرد کی نہ دیکھی اہل نظر و فکر کے نزدیک وہ مرفد ہرگز نہین ہوا
ای قابل عطا و بخشش **معنے معماے نثر** جب کلمہ مفرد کا سرکہ میم ہی کھینچ لینگے
فرد رہیگا مفرد کا اول آخر مد ہی ہرگاہ مد کے دل مین فر پیدا ہوگا مفرد حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ علامت عطارد کی دال ہی جب یہ مفر کے نیچے چھپیگا مفرد
ہوگا اور ہرگاہ لفظ مفرد مشوش ہوگا یعنے قلب غیر مستوی مرفد ہو جائیگا **محسنات
کلام** سہم مین ایہام ہی کہ بمعنی تیر کے ہی اور مرادف تیر مناسب اسکے چرخ و افلاک
اور مفرد امفرد مرفد سب مین سر کلمہ میم **الاختلاف** شارح نے مفرد کے معنے
بہت تفصیل سے لکھے ہین مگر مین نے تو جو لغت مین پائے وہ لکھدیے اُنکو کسی لغت
سے معلوم ہوے ہون یا سینہ بسینہ گوش بگوش کا حساب ہو۔

نکتہ عملدار کو کہ از نام خود پند بردار کہ اولش عمل ست و آخرش دار قولہ
تعالی انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبت الدار + شعر
عامل مسکین کہ دایم چشم دارد بہ عمل + بیند اول زر و لے آخر ملول ست از عمل +
اللغات عملدار صاحب کام و صاحب عہدہ ایسے ہی عامل دار عربی مین خانہ محل
وسرائے اور فارسی مین مطلق چوب و درخت اور سولی پھانسی کی لکڑی ترجمہ
آیت بیشک مین عامل ہون پس جلدی جانوگے تم کون ہی جسکے واسطے دار
آخرت ہی **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین عملدار کہان ہی آئے اور اپنے
نام سے اب پند حاصل کرے کہ اُسکے اول مین عمل ہی اور آخر مین دار ہی کہ
یہان سولی کے معنے مین ہی اور ایراد آیت شریف کا بنظر مناسبات لفظی کے ہی
کہ آیت شریف فقرہ مصرع سے بہت مناسب ہی مثلاً عامل اور عاقبت اور
دار معنے سے کچھ غرض نہین تا نہ کہا جائے کہ عربی مین دار بمعنے خانہ کے ہی نہ سولی کے

اوریہان مقصود سولی سے ہی معنے ترکیبی شعر عامل مسکین کہ ہمیشہ چشم امل
پر رکھتا ہی اور امید لگائے رہتا ہی اول تو زر دیکھتا ہی لیکن آخر مین اسی عمل سے
اپنے ملول ہوتا ہی اور رنج دیکھتا ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت ناگہانی آپڑتی ہی
معنے معماے نثر عملدار مین ظاہر عملدار کے اول عمل اور آخر مین دار ہی
معنے معماے شعر عامل مین اول عین ہی بمعنی زر اور عین کے بعد لفظ
امل بمعنی امید گویا امل پر یہ چشم رکھے ہوے ہی الاختلاف شارح نے لکھا مل
سیر ہونا کسی چیز سے اور اندوہ پانا کہ ملال سے ماخوذ ہی مجکو تو مل شراب کے معنے
مین ملانہ ملال سے ماخوذ اور جب مل فارسی ہی تو مشدد ہو نہین سکتا پھر ملال
کے دولام کہان سے آئینگے اور جو معما عامل کا نکال کے لکھدیا ہی در آخر عامل مل
واقع شد کہ مشتق ملال سے ہی انتہی شارح تو چاہتے ہین کہ تا امکان مل کی لفظ سے
ملال پیدا کرون اور معماہی کے کام مین لاؤن کہ بار بار اسکی فکر ہی لیکن اگر ملال
سے مل ماخوذ ہوتا اور مصرحہ کو یہ بات مد نظر ہوتی کہ دیکھو عین کے بعد مل ہی
یعنے زر کے بعد ملال تو مصرحہ مصرعہ مین ملول نہ کہتے ملال کہتے بلکہ صرف یہی غرض ہی
کہ آخر مین وہ عمل سے ملول ہوگا چنانچہ اکثر عہدہ دار اور کام والے بلا مین پھنستے دیکھے گئے
نہ یہ کہ اسکے آخر مین ملول ہی۔

نکتہ عمال چشم بر مال دارند نمی بینند کہ اول ایشان عما و عاقبت نادید نست
و عاقبت لام کہ مبین علت ست شعر قرب عمل اگرچہ بود در نظر شگرف + در
قلب لمع برق نماید بگاہ حرف + اللغات عمال بالضم وتشدید میم جمع عامل
عما بفتح وتخفیف کوری و گمراہی مبین بضم میم وکسر موحدہ ظاہر کرنیوالا او ظاہر
شدہ شگرف بکسر شین وفتح کاف فارسی زیبا و فرخ لمع روشنی و درخشندگی
و درخشیدن معنے ترکیبی نثر عمال مال پر تو چشم لگائے ہوے ہین مگر اپنا انداپن
نہین دیکھتے کہ اول انکا خود عما و کوری ہی اور انجام کار کو نہ دیکھنا اور آخر مین لام
ہی علت ظاہر کرنیوالا کہ سبب و علت کے واسطے مستعمل ہوتا ہی معنے ترکیبی شعر

قرب عمل کا اگرچہ نظر مین زیبا وشگرف معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ عمل قرب لوٹتا اور
بدلتا ہی تو لمع برق معلوم ہوتا ہی وقت حرف و تلفظ کے اور لمع برق کے خاصیت
معلوم معنے معماے نثر مال پر جو آنکھ رکھی جائیگی کہ مراد عین سے ہی عمال ہوجائیگا
اور عمال کے اول عما اور آخر مین لام بھی ظاہر معنے معماے شعر قرب عمل
کو اگر لوٹینگے لمع برق ہوگا یعنے عمل کا قلب لمع اور قرب کا برق اور بنظر حصول
معنے ترکیبی کے دونون مین تقدیم تاخیر کردی ہی محسنات کلام عمال عما عاقبت
علت عمل سر کلمہ سب کا عین عاقبت عاقبت تجنیس تام چشم اور بینند اور عما اور نادیدن
سب باہم مرادف ومناسب ایسے ہی نظر و نماید۔

نکتہ الف ساعی تیرآہ خلقت بر عین سعی او تا عین او رابہ یاد و بیاس دلش مبتلا
گرداند شعر غماز کز غم حسد آمد زبان دراز + نبود عجب کہ پیشہ او از غم ست و آز +
اللغات ساعی کوشندہ ودوندہ وبدگوئی کنندہ سعی اسکا مصدر واسم مصدر غماز
بروزن قہار چغل خور معنے ترکیبی نثر ساعی کہ بدگو ہی دیکھو الف تیرآہ مخلوق کا
اسکی عین یعنے آنکھ پر رکھا ہوا ہی اور اس تاک مین ہی کہ اسکی عین کو تو لیجاؤن
اور اسکو ہمیشہ یاس دل مین چھوڑ دون یعنے آنکھین پھوڑ کے نومیدی مین ڈالدون
معنے ترکیبی شعر یعنے غماز کہ حسد کے غم مین مبتلا ہی جسکو دیکھتا ہی جلتا ہی
اسی سبب سے زبان اسکی بڑھی ہوئی ہی تو یہ بات کچھ تعجب کی نہین کسواسطے
کہ یہ پیشہ بدگوئی کا اُس سے بسبب غم و آز کے ہی معنے معماے نثر ساعی
مین الف جو بصورت تیرآہ کے ہی عین پر رکھا ہی اور جب عین نہین رہیگا
یہ تیر اڑا دیگا تو ساای رہیگا جسکا دل یاس ہی معنے معماے شعر
غماز کا اول جز غم ہی دوسرا آز اور دونون کا مجموع غماز محسنات کلام
[illegible] سعی کیا خوب لائے ہین کہ سعی مین عین بھی ہی اور نیز ذات و نہایت سعی
[illegible] ظرافت شارح نے ایسے سیدھے صاف نکتہ مین جانے کیا کیا تراش
[illegible] نکالے ہین۔

نکتہ مقر چاہ مکر میکند وخود می افتد میم نامش حلقہ آنچاہ است کہ رائے اول
در تہ چاہ مقر دارد شعر مقر میم ورایش قاف وری دل عیان دارد + کہ در تلخی لفظش
سردی عملش نہان دارد + اللغات مقر بضم میم وکسر رائے تقریر کرنے والا جسکو
عرض بیگی بھی کہتے ہین جو سوال وحاجتین لوگونکی بادشاہ تک پہونچاتا ہی مقر بفتح
اسم ظرف جائے قرار گرفتن عیان ظاہر نہان پوشیدہ معنے ترکیبی نثر یعنے مقر یہ
کہ چاہ مکر کا کھودتا ہی اور آپ ہی اسمین گرتا ہی اسکے نام مین جو میم ہی وہی چاہ مکر
کا حلقہ ہی کہ رائے مقر کا اس چاہ کی تہ مین مقر ہی اور ٹھکانا معنے ترکیبی شعر
مقر کی میم ورے کہ مر ہی قاف ورے کو ظاہر کر رہی ہی جو اسکے دل مین ہی یعنے
قر بمعنے سردی کہ یہ تلخ گوئی مین سردی عمل کی نہان رکھتا ہی غرض تلخی و سردی
اسکے ظاہر وباطن مین بھری ہوئی ہی معنے معماے نثر مقر کی میم کو چاہ کہا ہی
وہ مقر مین موجود گویا مقر بذات خود اس چاہ مین ہی اور رائے مقر کا تہ چاہ
مین مقر ہونا یون کہ پہلے را کو رائے ٹھرایا تو مقر کے نیچے پہلے را ہیگی معنے معماے شعر
خلاصہ یہ کہ مقر مین دو صورتین ہین اول تو میم ورے سے مر حاصل ہوتا ہی دوسرے
قاف ورے سے قر کہ بمعنی سردی کے ہی اور مر بمعنے تلخی کے محسنات کلام
عیان نہان سردی تلخی کہ اکثر زہر بھی سرد ہوتے ہین اور سوا اسکے الاختلاف
بجائے عملش عیشش بھی نسخہ ہی لیکن اس صورت مین عیشش نہان صفت موصوف
تو ہوگا مگر معنے ترکیبی ٹھیک نہین ہونگے متن مطبوعہ مین بجائے مقر کے مقر صدر نکتہ
مین غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در فن رقوم رنج برد صفائے عیش مروق را بہم برآورد چون ورق توم
برگرداند موقر گردد شعر بتلخی کا دل تا مشں بت وآخر بھی آید + بسوے راستی
پیوندا وجستن نمی شاید + اللغات مروق بضم میم وتشدید واو صاف کردہ شدہ
و مصفا و شراب موقر توقیر یافتہ شدہ بتلخی نویسندہ ترکی ہی معنے ترکیبی نثر
جسنے فن رقوم مین رنج اٹھایا اپنی زندگی صاف مروق کو گاڑ بڑ کر دیا اور جو وق توم

کو لوٹائے وہ موقر ہوئے **معنے ترکیبی شعر** یہ تکلی وہ شخص ہی جسکی برائی اُسکے نام سے
ظاہر ہے یہ اول اُسکے بت ہی سرمایہ کفر اور آخر اسکے کچی بس ایسے شخص مین یہ ڈھونڈھنا
کہ کچھ اسکا راستی سے بھی پیوند و ملاؤ ہی یا نہین ہرگز نہین چاہیئے **معنے معمائے نثر**
رقوم کے گڈبڈ ہونے سے مروق بنجاتا ہی اور رقوم کو سیدھا پھیرنے سے موقر بھی
ہوتا ہی **معنے معمائے شعر** اسکا معما یہ تکلی ہی سو دونون جز اُسکے بت اور کچی
مصرع نے بیان کردیئے **محسنات کلام** ہم مین لفظ ہم برعایت رنج کیسا اچھا ہی
رقوم سے بھی ورق نکلتا ہی بقلب۔

حکایت یکے از عمال را گفتند کہ تا چند بسودائے تراش معاش با خلق چون قلمت
تملق دل نمائے و تا کے بجانہ سیاہ کردن دہان دوات چون میم مرکب جمع ورق پریشان
کشائے و از خرج مفرد اندیشہ نمائے گفت مگر این دفتر نخواندۂ کہ سین مستوفی
دندان طمع اوست کہ بدان زندگانی میکند چون آن دندان از وے جدا گردد متوفی
شود **شعر** مستوفیست از طمع خام سر نشین + سودای خامش از سر خامہ نشان ببین **منتخب
اللغات** تراش بالفتح افتخار و آرایش و نفع و طمع و توقع و تملق و چاپلوسی و خوشامد
مرکب بضم میم بروزن منور سیاہی لکھنے کی ورق بفتح و کسر را درم نقرہ و سیم مسکوک
مستوفی بالضم و تاے فوقانی بکسر تمام را فرا گیرندہ و سر دفتر اہل دیوان کہ از دیگر
محاسبان حساب گیرد متوفی وفات یافتہ شدہ **معنے ترکیبی نثر** ایک کو عاملون
سے کہا کہ کب تک اُمید و طمع معاش مین مخلوق کے ساتھ اپنے قلم کی طرح
تملق دل کا ظاہر کریگا اور کب تک اپنا گھر کالا کر نیکو دہن دوات کا جو مثل میم مرکب
یعنے سیاہی کے تنگ و سیاہ ہی واسطے جمع کرنے ورق پریشان کے کھولے گا
ورق درم مسکوک پریشان اسواسطے کہا کہ ورق کے حروف پریشان ہین
اور نیز درم بھی پریشان گھر گھر بس انکے جمع کرنے مین کمال حرص بھی اُسکی نکلتی ہی
اور کہا کہ خرچ مفرد سے اندیشہ نہین کرتا کہ تیرے پیچھے لگا ہی یعنے محاسبہ ایسی جمع کا کہ
کہاں سے آیا کہان خرچ کیا کہا شاید یہ دفتر تمنے نہین پڑھا کہ مستوفی مین جو سین ہی

یہ اُسکی طمع کے دانت ہین انھین سے وہ زندگی کرتا ہی جب یہ دندان اُس سے جدا ہونگے متوفی ہو جائیگا **معنے ترکیبی شعر** مستوفی جو خام طبعی سے چاہتا ہی کہ مین سر نشین و بالانشین ہون آور یہ طمع اُسکو اپنے خامہ کے سبب سے ہی تو جان لے کہ یہ سودا اُسکا خام ہی اور نشان خام ہونیکا موجود کہ اُسکے خامہ کے سر پر لفظ خام رکھا ہوا ہی جس سے یہ طمع پیدا ہوئی ہی **معنے معمائے نثر** قلمت کا دل تملق ہی ورق پریشان رتو جب یہ میم مرکب سے مرکب ہوگا تو م حاصل ہوگا مستوفی مین سین نہونے سے متوفی رہتا ہی **معنے معمائے شعر** خامہ کے سر پر خام موجود **محسنات کلام** سودا سیاہ دوات مرکب باہم مناسب جمع اور شرح و پریشان متضاد ورق بھی برعایت اسکے دل دہان دندان یہ بھی مناسب یکدیگر اور کچھ انھین پر حصر نہین انکے سوا اور بھی۔

فصل سوم فی ذکر المجندة والاعونة

نکتہ لام لباس لشکر اسلام لازال منصورا علی الخصام زرہیست بر بالاے پاس و شکر نغمت دا ور و رآسے رایت عالی او ماہیست بہ سر آیت فتح و ظفر **شعر**
علم الامیر مسارع بالفتح من قلب الوغا + فانظر الی علم لہ فی القلب لمع یا فتیٰ

اللغات لام زرہ ہا جمع لامہ لازال منصورا الخ ہمیشہ منصور و مظفر رہین دشمنون پر مسارع شتاب کنندہ قلب میانہ لشکر وغا بالفتح جنگ و شور و غوغا فتا بالفتح مردجوان اور بمعنی شجاع و سخی کے بھی آیا ہی **معنے ترکیبی نثر** لام لباس لشکر اسلام کا کہ ہمیشہ وہ دشمنون پر منصور و مظفر رہے ایک زرہ ہی کہ پاس و شکر نغمت داور کے بالا او رسر پر اور را اُسکی رایت عالی کی ایک ماہ ہی اور ماہ اس سبب سے کہ علامت قمر کی ہی سر پر آیت فتح و ظفر کے **معنے ترکیبی شعر** علم امیر کا قلب لشکر جنگ گاہ سے شتابی فتح کی مچا رہا ہی اب دیکھ تو ای جوانمرد اُسکے علم کیطرف کہ کیسا لمع اُسکے قلب مین ہی **معنے معمائے نثر** پاس کے سر پر لام ہونے سے

لباس اور شکر کے سر پر لام ہونے سے لشکر ہوتا ہی آیت کے سر پر را آنے سے رایت
بنجائیگا **معنے معماے شعر** علم کا قلب لمع ظاہر ہی **محسنات کلام** لام لباس
لشکر اسلام لازال بالا بعد رایت لام کے سب مین لام اور راے رایت نیز سر کلمہ
را قلب قلب دونون تجنیس تام۔

نکتہ سنان دشمنان بزیر تیغ خونخوارہ پادشاہ زمان گوے نانیست درزیر نیش
دندان آبدار کہ خوردہ میگردد و دہان پردلان بچنتہ کہ درجنگ نعرہ میزنند گوے
دن یعنے خمیست کہ از میانش ہا ظاہر میشود **شعر** از تیغ شاہ حلہ بخت ست گل
مثال + اقبال را از ان سرو پاے قباست آل + **اللغات** مجندہ بضم میم و
فتح جیم ونون مشدد جمع کیا گیا اور جگہ جمع ہونے کی تجنید سے یعنے جگہ لشکر جمع
کرنیکی مجازاً پامال آعونہ بالفتح وکسر واو یاری کنندگان جمع عائن خلاف قیاس نون
حرف معروف و تیغ خوردہ ریزہ ہر چیز و نکتہ وعیب پردل بہادر و دلیر حلہ بالضم و
تشدید لام بمعنی بردیمنی جامہ و ازار ورداآل درفارسی رنگ سرخ **معنے
ترکیبی نثر** یعنے دشمنون کی سنان پادشاہ زمان کی تیغ خونخوار کے نیچے ایسی
ہی جیسے ایک نان کہ اس تیغ نیش دندان آبدار کے نیچے ریزہ ریزہ ہوجاتی ہی
اور تیغ دندان دار بھی ہوتی ہی اور دہان پردلون بچنتہ کے کہ لڑائی مین نعرے
مارتے ہین گویا ایک دن ہین یعنے خم جن مین سے ہا ظاہر ہوتی ہی اور ہا و
نیز ہویہ دو کلمے ہین کہ وقت حملہ کے کہتے ہین **معنے ترکیبی شعر** پادشاہ غازی
کی تیغ سے لباس بخت کا مثل گل کے سرخ رنگ ہی اسی سبب سے سروپا
اقبال کی قبا کا آل ہی اور پادشاہ سرخ کپڑے ہنگام قصد خونریزی کے پہنتے
ہین بس پادشاہ کی تیغ خونریز دیکھکر بخت بھی باتباع اُسکے سرخ پوش ہوتا ہی
معنے معماے نثر لفظ سنان مین سین دندان ہین اور دندان کے نیچے
نان موجود وہان کا اول آخر دن ہی اور ہا اس سے ظاہر ہورہی ہی **معنے
معماے شعر** اقبال کا سروپا آل ہی اور اس آل مین قبا ہی **محسنات کلام**

سروپا بمعنی خلعت اور قبا اور حلہ اور بخت واقبال اور کل وآل کیسے باہم یکم
مناسب ہین دشمنان مین بھی ناز موجود نان اور دندان اور نیش وخونخوار و
آبدار اور علی ہذا سب برعایت باہم کیسے خوب ہین۔
نکتہ الف صورت تیر دارد و نون ہیئت کمان پہلوان آنست کہ پہلو ازین الف
ونون باز نگیرد قطعہ صورت تیر وکمان در دل خود دارد نقش + ہر کہ چون ساحت
چرخش دل خرم باشد + آسمان راکہ بود تیر وکمانی در زیر + اسم او بر سر آن ارفع واعظم
باشد + الف ونون کمان ہم صفت تیر وکمان + کانکہ با این الف ونون نبود کم باشد
اللغات پہلو باز گرفتن کنارہ کرنا پہلو مرد شجاع ودلاور وصاحب جاہ وہر دو
طرف سینہ وشکم ونفع وفائدہ خرم تازہ وسیراب ومجازاً شادان ارفع بلند تر
اعظم بزرگ تر معنے ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین الف تیر کی صورت ہی اور نون ہیئت
کمان پس پہلوان وہ ہی کہ پہلو اس الف ونون سے نہ پھیرے اور اپنے پہلو مین جگہ
دے معنے ترکیبی قطعہ صورت تیر وکمان کی اپنے دل مین وہ نقش کرتا ہی
جسکا دل مثل ساحت چرخ کے خرم وتازہ ہی یعنے جنگی بڑے بڑے دل وسیع ہین
جیسے کہ شجاعون کے ہوتے ہین وہ تیر وکمان کو نقش خاطر کرتے ہین دیکھو آسمان کو
اُسکے تحت مین بھی تیر وکمان ہی اس سبب سے اسم آسمان کا تیر وکمان پر
ارفع اور اعظم ہو رہا ہی یعنے بلند وبزرگ اور کمان مین جو الف ونون ہی یہ بھی
ہم صفت تیر وکمان کا ہی بس جو کوئی یہ الف ونون نہین رکھتا وہ کم ہی یعنے
ناچیز وحقیر معنے معماے نثر الف بصورت تیر ظاہر اور کمان نون اس
اعتبار سے کہ عربی مین نون قوسی بھی ہوتا ہی پہلوان مین لفظ پہلو اور ان
موجود دونون کے ملنے سے پہلوان حاصل ہوتا ہی معنے معماے شعر
لفظ آسمان مین اسم بالاے تیر وکمان جو الف ونون مین بلند ہو رہا ہی کمان
سے جو الف ونون ندارد ہوگا کم رہیگا محسنات کلام صورت نقش دل پہلو
پہلوان اور برعایت آسمان تیر عطارد وکمان قوس ونیز لفظ چرخ اور اسم وآسمان

مین اشتقاق۔
نکتہ کمان ہیئت نون و تیر نشان الف و زہگیر صورت الف اشارت بدانکہ ہر کہ با ملازمت تیر و کمان ہمدم ست نام پہلوانی و نشان امن و امانی زندگانی او را مسلم ست قطعہ سین شست و ہے دو دیدہ و قبضہ ست شکل میم + بر حروف لفظ او غرض معنیش گواست + یعنے بہ تیر سہم کسے دردل افگند + کو را نظر میانہ شست ست و قبضہ راست + **اللغات** زہگیر وہ چیز کہ بصورت انگوٹھی کے ہوتی ہی خواہ سینگ کی ہو یا ہڈی کی اور تیراندازی کے وقت انگوٹھے مین پہنتے ہین ملازمت بفتح زاے معجمہ ہمیشہ ہونا کہین یا کسی کے پاس بذال معجمہ غلط اور بیجا ہی قبضہ بالفتح وہ چیز جو مٹھی مین لین اور موٹھ ہر شی کی جیسے تلوار اور کمان کی سہم تیر و ترس میانہ بیچا بیچ کسی چیز کا شست چٹکی جس سے سوفار تیر کا تیراندازی کے وقت پکڑتے ہین و گرفت سوفار تیر اور مچھلی کے شکار کا کانٹا و نشتر حجام راست سیدھی چیز اور ٹھیک
معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین کمان بہ ہیئت نون کے ہی اور تیر نشان الف کا اور میم صورت زہگیر کے ان سب سے اشارت یہ ہی کہ جو کوئی ہمیشہ تیر و کمان سے ہمدم ہی نام پہلوانی اور نشان امن و امانی زندگانی کا اُسی کو مسلم اور مانا ہوا ہی
معنے ترکیبی قطعہ سین شست ہی اور ہے دو آنکھین اور قبضہ شکل میم جسکے لفظ کے حرف پر غرض و معنے گواہ ہین یعنے تیر سے وہ شخص دلون مین خوف و ترس ڈال سکتا ہی جسکی نظر درمیان شست اور قبضہ کے سیدھی اور راست ہی یعنے شست باز اور تیرانداز کامل ہی **معنے معماے نثر** نون کمان اور الف تیر اور میم زہگیر سب کا مجموع نام ہوا **معنے معماے قطعہ** سین شست اور ہے دو دیدہ اور میم تینون مل کے سہم ہوتا ہی **محسنات کلام** سے دو دیدہ دو چشمی کہ لفظ سہم کے بیچ مین ہی اور تیر بھی لگاتے وقت دو دیدہ کے درمیان مین ہوتا ہی امن کی لفظ مین بھی نام کا لفظ نکلتا ہی۔
نکتہ لاف شجاعت آنرا مسلم ست کہ از سرزنش گرز گران رو نہ پیچد

وازسہم تیر درمعرکہ دیدہ نپوشد این معنی درنام شجاع ظاہرست کہ شج یعنے شکستگی
درروی دارد والف کہ ہیئت تیرست درپیش چشم **قطعہ** باسل آن باشد کہ بر روی
زرہ + پاس دارد باس را درروز کین + بال باشد در دل او نیش سیف + قلب
باسل زان عسل لساب بین + **اللغات** شجاعت بفتح صحیح ہی بضم غلط ایک
قوت ہی درمیان جبن وتہور کے سرزنش سرماردینا وملامت روپیچیدن منہ پھیرنا
باسل بکسر سین دلیر وبہادر باس خوف وعذاب وسختی وقوت جنگ بال شہد و
دل وجان وبازوی مرغان اور ایک مچھلی لساب لیسندہ **معنے ترکیبی نثر** شیخی شجاعت
کی مارنا اسکا کام اور اسکو زیبا ہی کہ گرز گران کے سر جھاڑ دینے سے منہ نہ پھیرے
اور تیر کے خوف سے معرکہ جنگ مین آنکھ نہ جھپکالے چنانچہ یہ معنے خود نام
شجاع سے ظاہر ہی کہ شج جو بمعنی شکستگی کے ہی یہ تو اسکے منہ ہی پر رکھی ہوئی
ہی اور الف جو بہیئت تیر کے ہی سامنے آنکھ کے موجود بس جو اس شکست
وتیر کو گوارا کرے وہ شجاعت مین دم مارے **معنے ترکیبی قطعہ** باسل یعنے
بہادر ودلیر وہ شخص ہی کہ لڑائی کے دن روے زرہ پر ذرا بھی خوف وترس کو نہ آنے
دے خوب اسکا پاس ولحاظ رکھے گو باسل مین لفظ باس ہی یہ اسکو پاس
جانے رہے جو کہ خوف وترس صورت سے ظاہر ہوتا ہی اسواسطے روے زرہ
کہا ہی اور نیش سیف کا اسکے دل مین بال یعنے شہد شیرین ہوجاے اسی
سبب سے قلب باسل کا عسل لساب ہی یعنے چاٹنے والا شہد کا الغرض
خوب مزے لے لے کے تلوارین کھائے **معنے معماے نثر** شجاع کے اول مین
شج ہی اور الف بصورت تیر عین کے سامنے جو بمعنی چشم کے ہی ظاہر رکھا ہوا ہی
معنے معماے قطعہ زرہ سے مراد لام ہی اسکی رو پر پاس کا لفظ آنے سے
باسل ہوتا ہی بال کے درمیان مین نیش سیف کا جو باریک باریک دندانے
سین کے ہین لانے سے باسل ہوتا ہی باسل کا قلب لساب بھی ہوتا ہی
محسنات کلام سرزنش گرز کیسی خوب ہی کہ گرز مین صورت سر کی بھی عیان

اور سر پہ مارتے بھی ہین اور سر گرا دینے کو بھی کہتے ہین سر اور روے اور دیدہ مراعات
یکدیگر پاس و پاس تصحیف اور علاوہ برین اور صنایع الاختلاف شارح نے
اس قطعہ مین فقط ایک لساب کو لکھا نہ معلوم اور کیون چھوڑ دیے متن مطبوعہ
مین بجاے شجاع شجاعت غلط ہی۔

نکتہ دلیری نمودن بے پوشیدن روی راے تجاہل میسر نمیشود و در لفظ دلیری
بنگر کہ ولیست رایش را پوشیدہ و بطولت یعنے شجاعت بے احتمال روی جراحت
جمعیت راحت متصور نمیگردد و در لفظ بطل تامل کن کہ اول بط یعنے شگافتن جراحت
و آلام ست و آخر لام یعنے التیام **مثنوی** کسے تا نام یابد در بسالت + بباید
خوردنش اول بسالت + بطل را گزر سہم تیر در دل + خیالی راہ یابد ہست باطل +
اللغات تجاہل جان کے انجان بننا احتمال بالکسر و کسر فوقانی اُٹھانا اور کمان لیجانا
آلام جمع الم بمعنی دکھ و درد لام زرہ ہا و مشبہ بہ زلف و کلاہ نمدین فقرا التیام بالکسر
ایک دوسرے سے ملجانا اور جمع ہونا اور اچھا ہونا زخم کا بسالت بفتح شجاعت
و دلیری **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی دلیری دکھانا چاہے تو اُسکو ضرور ہی کہ منھ
راے تجاہل کا چھپائے بدون اسکے چھپائے دلیری میسر نہوگی اور راے تجاہل کی
کیا ہی اندیشے اور وسواس ہر قسم کے ہنگام حرب و ضرب تجاہل اس سبب سے کہا
کہ جان بوجھ کے اُسنے انجان بنتا ہی یعنے خوب جانتا ہی کہ موت یا کوئی صدمہ زخم
و ضرب کا بدون تقدیر الٰہی پہونچ نہین سکتا تاہم ڈرتا بچتا ہی اور دلیری جب تک
دل ہلاک پر نہ رکھے گا کبھی ممکن نہین دیکھو تو لفظ دلیری کو کہ ایک دل ہی اُسکی راے
کو چھپائے بطولت یعنے شجاعت کہ بدون متحمل ہونے روی جراحت کے جمعیت راحت
کے خیال مین نہین گذرتی نہ صورت پکڑتی ہی غور کرو لفظ بطل کو جسکے اول بط ہی
بمعنی شگافتن جراحت اور آلام اور ثانی لام بمعنی التیام مطلب یہ کہ جب تک
روے جراحت کو نہ دیکھے گا جمعیت راحت کی نہ پائیگا **معنے ترکیبی مثنوی**
جو کوئی چاہے کہ بسالت مین نام حاصل کرے تو اُسکو پہلے بہت سی لاتین کھانا چاہئین

تا زدو ضرب سے خوب پختہ اور مضبوط ہو جاے اور بطل کے دل مین اگر خوف تیر سے
کچھ بھی خیال دخل پاے تو وہ بطل نہین ہی باطل ہی ای بیہودہ معنے معماے تیر
دلیری مین دلے ست جو مصرح نے کہا ہی اسکے موافق دلے جسنے دلیری کی رے
کو چھپایا ہی رے پر آنے سے دلیری ہوتا ہی روی جراحت جیم ہی جب یہ روے
راحت بنیے گا جراحت حاصل ہوگا بطل کے اول ظاہر بط ہوا اور آخر لام شئے
معماے مثنوی بسالت اور بسالت کہ دوسرا بسا اور لعت ہی جسنع
ہو کر دونون تجنیس تام تیر سے الف مراد ہی اگر بطل کے دل مین الف آئے گا
باطل ہوگا محسنات کلام نمودن پوشیدن متضا دروے جراحت
جمعیت راحت کیسے مناسب لفظ ہین ایسے ہی آلام ولام والتیام تیر دردل کی رعایت
سے جو الف کو ٹھرایا ہی خیال راہ باطل سب کے درمیان مین الف ادرقس علی ہذا
الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین بھی معما لکھنے سے کوتاہی کی ہی متن مطبوعہ مین
بے کی جگہ دونون مقام پر پے لکھا ہی غلط۔
نکتہ زوغ مکر باشد و داروغہ کہ دلش بمکر و فریفتن رعایا داہی نباشد واہی باشد
وال عہد و صفا را گویند والی کہ عہد و صفا در دل ندارد وی را جزوی تابع نباشد
قطعہ چو باشد شحنہ را پیشوا انجل + نہ بینی از قفا ورا متابع + مگر والی ندارد لام
اصلاح + شود زرو در ولایت واے واقع + اللغات روغ کے معنے خود مصرح
نے لکھدیے داہی بدال دانا و بزرگ داہ کنیزک آل بالکسر عہد و پیمان و سوگند
متابع پیروی کرنے والے خادم وغیرہ تبع بالضم والتشدید بخیلی و ممسکے والی دوست
و حاکم و مالک و خویش و قریب واے کلمہ افسوس و اشارت با واویلا معنے
ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جس داروغہ کا دل مکر اور فریفتہ کر لینے رعایا مین داہی
یعنے دانا اور چالاک نہین ہی وہ ایک کنیز ناچیز بے تمیز ہی اور جو والی کہ عہد و صفا
دل مین نہین رکھتا بد عہد و بد قول ہی اسکا سوا اسکے کوئی تابع نہوگا یعنے کوئی
اسکی اطاعت نہین کریگا معنے ترکیبی قطعہ اگر کسی شحنہ نے بخل کو اپنا پیشوا بنایا

اور یہ اُسکا تابع ہو ابس اسکا متابع کوئی نہین ہوگا ای مطیع و تابعدار اور اگر والی مین لام اصلاح کا نہوگا تو ساری ولایت مین اُس سے وا ے وا ے پڑ جائیگا **معنے معما ے** شر داروغہ کے اول مین دا ہی اور آخر مین ہے اور ہے سے مکتوبی مقصود ہی نہ ملفوظی تابع یا کی ہو تو دونون کا مجموع داہی ہوا اور داہی کے دل مین روغ لانے سے داروغہ ہو جائیگا اور اگر داروغہ سے روغ نکلجائیگا داہ رہجائیگا والی کے اول واو اور آخر یا ہی جسکا مجموع وی اس وی مین ال کو لانے سے والی حاصل ہوتا ہی اور ال نہونے سے وی رہتا ہی جو ضمیر غائب کی ہی **معنے معما ے قطعہ** جو موافق اشارہ پیشوا اجل کے جو شیخ ہی لفظ نہ کا جسکا ایمانہ بینی ہی شیخ کو پیشوا کرینگے شحنہ حاصل ہوگا اور والی سے اگر لام دور کرینگے و ا ے رہیگا **محسنات کلام** وی را جزوی تابع نباشد کیسا خوب ہی کہ والی کے ال گر جانے سے سوا ے وی کے کوئی حرف ہی نہین رہتا بس آپ ہی آپ رہے شحنہ مین نہ کا لفظ جو حرف نفی ہی یعنے کوئی تابع نہوگا اور لفظ مین بھی اسکے بعد کوئی حرف نہین لیسے ہی نہ بینی یعنے نہ دیکھیگا جو حرف نفی ہی اور نیز کسی کو نہ دیکھے گا کہ پہلا مفید معنے معمائی کا ہی دوسرا معنے ترکیبی کا و ا ے واقع یعنے بلا شک اور ٹھیک ٹھیک اور واقع بمعنی اُفتادنیز اور پیشوا کی رعایت سے قفا و متابع اور لام کی مناسبت سے اصلاح و ولایت کہ انمین بھی لام ہی اور ولایت مین بھی والی اور واقع مین بھی وا موجود **الاختلاف** شارح نے داہی کو بدال حطی والف وہا اور یا ے نسبت بمعنی دانا استواری کے لکھا ہی حالانکہ یہ معنے داہی بواو کے ہین نہ بہ دال کے اور دال کے ساتھ معنے دانا و بزرگ کے اور لکھا لام مرد صالح را گویند یہ معنے بھی لام کے لغت مین نہین ملے اسکے سوا اور توجیہین شارح نے لکھی ہین کہین اُنکو نہین سمجھا اور بڑی بڑی سمجھ والون پر چھوڑ دیا اُنکی شرح مین دیکھین اور سمجھین مین تو سب تاویلون تسویلون سے نفس مطلب کو اصل مقصود جانتا ہون متن مطبوعہ مین بھی واہی وا ہی دونون ایک صورت لکھے ہین اور بحقیقت پہلا بدال

دوسرا بوا وہی۔

نکتہ اے درویش مبارز آنست کہ میم دہان را از حشو بارزنگاہدارد و قائد آنکہ الف زبان را در قید آرد در **رباعی** سرہنگ کہ نام او سرآمد با ہنگ + وز بازوے زور رہ کند در دل سنگ + رہن ار نشود دلش بمہر ضعفا + باشد سروپاے او سگ از کینہ و جنگ + **اللغات** مبارز بضم و تقدیم رابرزا وہ سپاہی کہ لڑائیکو نکلے مبارزت سے بمعنی جنگ کو نکلنا حشو بالفتح بمعنی آگندن اور بھرتی قسم پنبہ اور پشم سے بارز ظاہر اور پیدا ہونیوالا اور آشکار قائد کورکش اور لشکرکش سرہنگ سردار و پیشرو لشکر و نقیب و چوبدار و پہلوان وکوتوال وجہ تسمیہ کی یہ کہ سر بمعنے سردار و ہنگ بمعنی سپاہ **معنے ترکیبی نثر** یعنے مبارز اور مرد جنگی وہ شخص ہی کہ میم دہان کو بھرتی یعنے کلمات بد ولایعنی اور لاف وگزاف سے روکے رہے اور قائد وہ شخص ہی کہ الف زبان کو اپنی قید مین رکھے بیہودہ نہ پھرنے دے **معنے ترکیبی رباعی** سرہنگ جسکے نام کے دو جز ہین سر اور ہنگ اور ایسا زور آور فرقہ ہی کہ اپنے زور بازو سے پتھر کے دل مین راہ بنائے اگر دل اسکا ضعیفون کی محبت مین رہن نہو تو سروپا اُسکا بسبب محض کینہ و جنگ کے ایک سنگ ہی نجس ناپاک **معنے معماے نثر** مبارز کا دہن میم ہی اگر حشو سے کھلیگا بارز رہیگا قائد مین الف مثل زبان کے ہی اور قید مین قید بھی ہی **معنے معماے رباعی** سرہنگ مین سر اور ہنگ جمع ہونے سے سرہنگ ہوتا ہی اور سرہنگ مین سین اور نون وکاف لینے سے سنگ ہوگا اور سنگ مین رہ داخل کرنے سے سرہنگ ہوجاتا ہی اور سرہنگ مین سے جو لفظ رہن کا کہ اسمین ہی نکال ڈالاجاے تو سگ رہتا ہی **محسنات کلام** نگہداشت اور قید و رہن مرادف اور سرہنگ اور ہنگ سنگ جنگ سب اخذ شدہ سرہنگ سے اور جنگ وکینہ. برعایت نام سرہنگ۔

حکایت سردارے از رؤساے لشکر دستار بے سروپاے بر بودہ آن

سرگردان چون سر دستار دست بدعاے بدو نفرین بکشود یکے از اہل عمایم بشنود وگفت سپاہی کہ دستار سر بزرگی بستم بر سر آرد از آہ دہ دامنگیر در عقب باک ندارد **قطعہ** لفظ سپاہ سب بود و آہ در پیش + یعنے ز خلق در پے دشنام اوست آہ + از نقطہ زیادہ سپاہی سپاہی ست + کز یک زیادتی کند او عالمی سیاہ +
اللغات رؤسا بضم اول وفتح ہمزہ جو بشکل واو کے ہی سرداران جمع رئیس نفرین بالکسر دعاے بد عمایم بفتح جمع عمامہ بکسر دستار عالم سیاہ کردن عالم خراب کرنا اور اجاڑنا **معنے ترکیبی نثر** ایک سردار رؤساے لشکر سے دستار ایک بیسروپا یعنے غریب محتاج کی چھین لے گیا اور اُس سرگردان نے مانند سر دستار کے دست دعاے بد اور نفرین مین پھیلایا ایک نے اہل عمایم یعنے علما سے سنا اور کہا سپاہی کہ دستار کسی سر بزرگ کی ظلم وستم کے ساتھ سر پر لالے وہ دس آہ دامنگیر سے جو اُسکے پیچھے لگی ہین ڈرتا نہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے لفظ سپاہ سب ہی کہ بفتح وتشدید دشنام کے معنے مین ہی اور پیچھے ہی اسکے آہ ہی یہ اسپر اشارہ ہی کہ سپاہی کے حق مین مخلوق سے دشنام اور آہ ہی پہلے گالیان دیتے ہین پھر آہین کرتے ہین سپاہی سپاہی دونون ایک صورت ہین مگر سپاہی مین جو ایک نقطہ زیادہ ہی اُسی زیادتی سے ایک عالم کو سیاہ وخراب کرتا ہی **معنے معماے نثر** سر دستار دست ہی سپاہی مین اول تو سب ہی بکسر جو بمعنی دستار کے ہی سپاہی کے سر پر رکھی ہوئی پھر اسکے بعد لفظ آہ اور اُسکے بعد یا دس عدد والی جسکا اشارہ دہ دامنگیر ہی بس سب اور آہ اور یا سب کا مجموع سپاہی ہوا **معنے معماے قطعہ** لفظ سپاہ سب مین ہی اسلیے کہ معما مین پے اور بے یکسان ہین اور آہ اسکے سامنے بس سب و آہ مل کے سپاہ ہوگا یہ سب بکسر سین ہی سپاہی سپاہی تصحیف یکدیگر **محسنات کلام** برعایت ذکر دستار کے مصرح نے اس نکتہ مین دستار اور سر اور عمایم سردار رؤسا بیسروپا سرگردان سر دستار سر بزرگی بر سر آرد سب اور سپاہ اور آہ اور دشنام وغیرہ کے لفظ

ایراد فرمائے ہین اور باقی ان سے قابل غور و تامل متامل الاختلاف متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین بجائے سب کے شب غلط ہی۔

الباب الثالث فی العلم وفیہ فصول

فصل الاول فی تعلیم العلوم وتفضیل الفضائل

نکتہ اجزاے علم وعمل از سہ حرف عین ولام ومیم مرکب ست علامت آنست کہ علم بے عمل وجود ندارد وعمل بے علم سود نہ وعلم دیدہ خوردہ بین در پاے عمل دارد وعمل سر بالانشینی درپاے علم شعر علم وعمل کہ در قدم ہم نہند سر + زایشان ست پایداری وسرداری بشر + اللغات تعلیم اسکھانا سکھنا علوم جمع علم سود فائدہ ونفع خوردہ بالضم نکتہ در نیزہ ہر چیز وعیب ہم معنی یکدیگر معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ اجزا علم وعمل کے کہ تین حرف عین ولام ومیم سے مرکب ہین گویا اصل مین دونون متحد ہین اس بات پر علامت ہین کہ علم بے عمل کے بے وجود ہی ہونا نہونا برابر اور عمل بے علم کے بے سود اسکا کرنا نہ کرنا یکسان اور دونون کی یہ کیفیت ہی کہ علم تو چشم خوردہ بین عمل کے پانون پر جو لام ہی رکھے ہی اور عمل سر بالانشینی کا پانون علم مین کہ حصول وفائدہ ایک دوسرے کا بے وجود ایک دوسرے کے کالعدم ومفقود معنے ترکیبی شعر علم وعمل کہ ایک دوسرے کے پانون پر سر رکھے ہین انھین سے پائداری اور سرداری بشر کی ہی جیسا کہ کہا ہی ع بنی آدم از علم یابد کمال معنے معماے نثر دیدہ کلمہ علم کا عین ہی اور پانون عمل کا لام بس دیدہ علم کا پانون عمل پر ہی اور سر کلمہ عمل کا عین اور پانون علم کا میم بس سر عمل کا پانون علم پر ہی معنے معماے شعر شعر مین سوا اسکے کچھ اور نہین ہی کہ باعتبار اسکے کہ دونون کا سر حرف واحد ہی سرداری کہا اور دونون جو ایک دوسرے کے پانون پر سر رکھے ہین پائداری فرمایا ہی

محسنات کلام اجزاو مرکب و وجود و دیدہ و سرو پا و قدم و پائداری و سرداری
سب باہمدگر مناسب اور کس خوبی کے ساتھ علم وعمل دونون مین ایکدوسرے
کا سر ایک دوسرے کے پانون پر رکھا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین تر سر لفظ
تر زیادہ ہی۔

نکتہ عین علم بر لام و میم کہ بر اصلاح دلیل ست واقع شدہ یعنے چی باید کہ در
علم چشم بر اصلاح عمل دارند و عین عمل بمیم ولام کہ بر خیاطت مشتمل ست
پیوند یافتہ یعنے عین عمل باید کہ بسر رشتہ علم از مناہی بر دوختہ باشد **شعر** لام
مصلح بود اندر لغت ای معنے دان + عالمی کش دل مصلح نبود عامی خوان + **اللغات**
لم بالفتح وتشدید جمع کرنا اور نیک واصلاح کرنا مل بالفتح وتشدید لام جامہ دوختن
خیاطت بکہ سینا مصلح بضم میم و سکون صاد و کسر لام صلاح و نیکوئی کنندہ یعنی اصلاح والا
اصلاح مصدر اسکا مناہی وہ افعال جو شرع مین ممنوع ہوں جمع منہی کی باز داشتہ شدہ
عامی اصل مین بہ تشدید میم ہی فارسی والے اکثر مشدد کو مخفف کر لیتے
ہین **معنے ترکیبی نثر** علم وعمل دونون مین عین ہی مگر علم کی عین تو لام و میم پر
ہی جو لم ہی کہ اصلاح کیطرف رہنما ہی یعنے کہتا ہی کہ اگر علم حاصل ہو تو چشم اصلاح
عمل پر رکھنا چاہیئے کہ پورا پورا حاصل ہو اور عمل کی عین میم ولام پر کہ مل ہوا
جسکے معنے سینے کے ہین یعنے عین ای چشم عمل کو چاہیئے کہ سر رشتہ علم کے ساتھ
منہیات سے دوختہ اور سیا رکھے **معنے ترکیبی شعر** مصرع کہتے ہین ای معنی دان
لغت مین لام کے معنے مصلح کے لکھے ہین بس جسکی عالم مین لام اصلاح کا نہوئے
تو اسکو تو عالم مت کہ بلکہ عامی کہ وہ عالم نہین ہی **معنے معمائے نثر** لام و
میم سے لم ہوا لم پر عین لانے سے علم ہوگا ایسے ہی میم ولام کا مجموع مل ہی مل
پر عین آنے سے عمل ہوگا **معنے معمائے شعر** عالم مین لام نہونے سے
عامی رہتا ہی **محسنات کلام** عین چشم بر دوختہ مناسب خیاطت پیوند
رشتہ مراعات یکدیگر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے کہ بر اصلاح و کہ بر

غلط ہی۔

نکتہ پیکر علم علم لشکر اسلام ست وعین در شکل مثل ہلال علم دان ولام ہیئت رمح آن ومیم صورت سنان ابیات عین ہلال علم علم بین + درتہ او جمعیت داد و دین + کسر ہوا جو زسر علم کار + تا دہد آن علم ترا فتح کار + اللغات عین ہلال خط نسخ مین عین کا سر ہلالی لکھا جاتا ہی جمعیت بالفتح وعین مفتوح ویاے مخفف معروف کسر بالفتح شکستن وشکستگی وحرکت زیر اسواسطے کہ لب زیر ین کے انکسار سے اسکا تلفظ ہی معنے ترکیبی نثر پیکر علم کے علم لشکر اسلام کی ہی مثلاً عین کو تو شکل مین ہلال کیطرح جانو جیساکہ ماہچہ علم مین ہوتا ہی اور لام کو ہیئت رمح کی جونیزہ ہی اور میم صورت سنان کی بس وہ علم تو جگر شگاف کفار نا ہنجار کا ہی اور علم علم کا کافر نفس بدکیش کا سینہ گداز معنے ترکیبی ابیات عین ہلال علم علم کو تو دیکھ کہ اسکی تہ مین جمعیت داد و دین کی ہی کسر ہوا یعنے ہوا و ہوس کی شکست اول علم سے ڈھونڈھ تا فتح کار اور کشود ہر مشکل کی تجکو حاصل ہو معنے معماے نثر علم علم تجنیس تام اور عین اور لام ومیم سے علم حاصل ہوتا ہی معنے معماے ابیات علم مین بعد عین کے لم ہی کہ جسکا اشارہ کیا ہی درتہ او جمعیت اور وہ لم بمعنی جمع کے ہی کسر ہوا جو سے اشارہ کسر عین علم کا ہی اور فتح کار سے ایما فتح کا جیساکہ علم مین عین مکسور ہی اور علم مین مفتوح محسنات کلام علم علم لشکر اسلام شکل مثل ہلال لام یہ سب ایسے لفظ ذکر فرمائے ہین کہ برعایت لام علم کے سب مین لام ہی کسر وفتح بھی مناسب یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین مصرعہ آخر یون ہی ع تا دہد آن عین علم فتح بار + اور ایک نسخہ یہ ہی۔ کسر ہوا جوے زعلم کتاب + تا دہد آن عین عمل فتح باب + نکتہ عین حشمت والف صورت قلم ولام ومیم بر جمعیت علم عالم باید کہ ہر چہ در لفظ ملاحظہ دارد بواسطہ قلم جمع آرد تا مضبوط ماند رباعی درصورت قم لام قلم ہست لسان + این لام بود جامع اسباب بیان + کار قلم اثبات معانی آمد + ملق آمد ومحو از وچو برگشت ازان

اللغات لام و میم وہے لم ہی یعنے جمعیت علم ملاحظہ بضم میم و فتح حا گوشہ چشم سے دیکھنا فم بالفتح دہان ملق بالفتح محو کرنا دوست رکھنا **معنے ترکیبی** نثر عین چشم ہی اور الف بصورت قلم اور لام و میم لم جمعیت علم بس عالم کو چاہیئے کہ جو کچھ بذریعہ چشم کے جمعیت علم سے ملاحظہ مین لائے بواسطہ الف قلم کے اسکو جمع کرے یہ سب حروف مذکور اسکی بات کو جتاتے ہین تا وہ بخوبی ضبط مین رہین **معنے ترکیبی** رباعی لام قلم کا صورت فم مین ایک لسان ہی یعنے ایسا جیسے منھ مین زبان پس یہ لام جامع اسباب بیان کا ہی یعنے جمع کرنے والا تا بیان کے وقت بیان کرے اور قلم کا کام ثابت رکھنا معانی کا ہی جو کوئی اُس سے پھر ابس سہو محو اُس سے ہی یعنے بھول جانا مٹ جانا اور جسنے لکھ لیا وہ محو و سہو سے محفوظ ہوگیا **معنے** معماے نثر عین والف اور لام میم جمع ہونے سے جیسا کہ لفظ جمع آ رد سے ایما ہی عالم ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** قلم کے اول آخر سے نقش فم کا نکلتا ہی جب لام لسان کا فم مین لایا جائیگا قلم ہوجائیگا اور جب قلم کو پھیرا جائیگا ملق ہوگا **محسنات کلام** کیسا عین چشم کی رعایت سے ملاحظہ کا لفظ اور قلم کے لیے واسطہ کہ واسطے قلم ہوتا ہی اور لام کے واسطے جمعیت ایراد فرمایا ہی علی ہذا صورت فم ورنہ فم نکلتا ہی اور لسان و بیان و معانی کہ دونون علم بھی ہین اور ہم مناسب زبان اور لام قلم سے اور لسان سے کیسا مناسب کہ دونون مین موجود ہی اور ایسے ہی قابل غور **الاختلاف** متن کے پہلے مصرعہ مین صورت فم بجاے خم کے لکھا ہی غلط ہی۔

نکلتہ طالب علم را چون از مدارست و مدارست گوناگون استکثار فضل و فنون باشد از ان بوے غیر از وظیفہ وقف باقی نمی ماند و اگر نظر مطالعہ و مناظرہ بہ عین عبادت حضرت بیچون دارد بعزت روز افزون ملاقی گردد در یاب کہ از فنون وقف حاصل ست و از عبادت عزت و اصل **قطعہ** چو در حفظ خواہی بقاے علوم + بتکرار او سعی دایم نماے + نہ بینی کہ از علم چون سعی را + کنی ترک چیزی نماند بجاے +

اللغات مدارست بضم میم وفتح راے مہملہ کوشش کرنا ڈھونڈھنا تجربہ کرنا محنت اٹھانا کسی کام مین مدارست باہم درس خواندن استکثار بسیار شدن وظیفہ وہ چیز جو روز کسی کے واسطے مقرر ہوئی ہو وقف بالفتح وہ چیز جو کسی کی ملک ہو خدا کی راہ مین چھوڑ دی ہو مطالعہ بضم میم وفتح لام کسی چیز کو دیکھنا تا اسپر وقوف حاصل ہو مناظرہ باہم نظر کرنا یعنے فکر کرنا کسی شی کی حقیقت و ماہیت مین اور باہم بحث کرنا معنے ترکیبی نثر طالب علم کو جو بہت کوشش اور پڑھنے پڑھانے سے فضل و فنون گوناگون حاصل ہو جائین تو زیادہ اس سے نہین ہی کہ وظیفہ مال وقف سے اُسکے پاس باقی رہ جائے اور اگر نظر اور غور مین عبادت حضرت بیچون پہ رکھے تو عزت روز افزون اُسکے سامنے آئے اسکی دلیل یہ ہے لو کہ فنون سے وقف حاصل ہی اور عبادت سے عزت یعنے دونون ایک عدد ایک حساب مین ہین ذرا فرق نہین معنے ترکیبی قطعہ اگر تو چاہتا ہی کہ میرے حفظ اور قوت حافظہ مین علم باقی رہے جانے نپائے تو اسکی تکرار مین کوشش اور خوب سعی کر اور بار بار پڑھ کیا یہ نہین جانتا کہ علم سے جب سعی جاتی رہتی ہی تو کچھ بھی نہین رہتا اس سبب سے کہ علم اور سعی ایک حساب مین ہین بس جب علم مین سعی نہین ہی تو علم بھی نہین ہی معنے معماے نثر فنون اور وقف دونون عدد مین برابر ہین یعنے دونون کے ایکسو چھیاسی عدد ہین ایسے ہی عبادت اور عزت کہ دونون کے چارسو ستتر عدد ہین معنے معماے قطعہ سعی اور علم عدد مین یکسان ہین یعنے دونون کے ایک سو چالیس محسنات کلام عین عبادت کیسا لطیف ہی کہ عبادت مین عین ہی ہی مصرعۂ اخیر کیا ہی خوب ہی کہ علم و سعی کو ہمعدد کر کے دونون کو لازم و ملزوم کر دیا ہی کہ قیام ایک دوسرے کا ایک دوسرے پر ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین سنکسار بجاے استکثار روز افزون کی جگہ روز افزونی ٹھیک نہین ہی۔

نکتہ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خواب عالم عبادت ست

دریاب در لفظ ہجعت کہ خواب ست چون یکی از عالم در عبادت باشد ہجعت او
در حساب عبادت آید میم و تا بر کشیدن و توسل دلالت میکند یعنے متعلم باید کہ سر
از تمام علایق بکشد آنگاہ بعلم توسل جوید شعر متعلما مت اسمک جزؤ تتعلم +
اعن من الهوی ورع مُت تعلم + **اللغات** ہجعت بالفتح وعین مفتوح خواب
وخفتن توسل وسیلہ ڈھونڈھنا متعلم بکسر لام مشدد تعلیم گیرندہ یعنے شاگرد مت
بصیغۂ امر حاضر مات یموت موتا سے مثل قل کے بمعنی بمیر اسم نام کاف براے
خطاب اعن بھی امر ہی بمعنی توجہ کن ہوی آرزو و اشتیاق ورع بھی امر ہی ورع یرع
سے تعلم بھی امر ہی علم یعلم تعلیما سے **معنے ترکیبی نثر** حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب عالم کی عبادت ہی یعنے ہرگاہ کہ ایک شخص عالم سے عبادت
مین ہوگا ہجعت اُسکی حساب عبادت مین ہوگی میم و تا کشیدن اور توسل پر دلالت
کرتے ہین یعنے متعلم کو چاہیئے کہ پہلے تو قید جملہ علایق سے سر اپنا نکالے پھر علم کیطرف
وسیلہ ڈھونڈھے **معنے ترکیبی شعر** متعلما منادی ہی بحذف حرف ندا یعنے ای
متعلم مُت جو بمعنی بمیر کے ہی تیرے اسم و علم کا جزء ہی ظاہر اسکو سیکھ لے یہ مُت
یہ کہتا ہی کہ شوق و آرزو اور پرہیزگاری سے معلم کیطرف توجہ کر جب تک تو زندہ
رہے اس سے علیحدہ مت ہو کسی وقت **معنے معماے نثر** عبادت کے چار سو ستتر
عدد ہین اور ہجعت کے چار سو اٹھتر تو ایک عدد عبادت مین کم ہوا لیکن وہ ایک
عالم ہی بس اس سبب سے دونون ہمعدد ہین جیسا کہ اپنا مصارح کا ہی چون یکے
از عالم در عبادت باشد متعلم کا سر میم ہی اسکو کھینچ لینے سے تعلم رہیگا اور علم مین تا سے
توسل ڈھونڈھنے مین تعلم ہوگا **معنے معماے شعر** متعلم کے دو جزو ہین مت اور
علم یعنے اسم جسکا اشارہ ہی مت اسمک جزء بس دونون کے جمع ہونے سے
متعلم ہوتا ہی **محسنات کلام** چون یکے از عالم کہکر عالم کو بجاے ایک عدد کے
عبادت مین شامل کرکے کیسا دونون کے عدد کو پورا کیا ہی **الاختلاف**
اصل کتاب مین مت اسمک حرف لکھا ہی اور شارح کا کچھ ٹھیک حال نہین

حرف بھی اپنے معنے مین اخذ کیا جزو بھی قطعی ایک بات نہین ایسے ہی مت کے معنے
مین کبھی موت کبھی بیوندا اور اسکے سوا کبھی موت حقیقی کبھی اختیاری ایسے ہی اضطراری
باتین اور تقریر غیر مستقل جیسے انکی ہی لکھی ہین مگر مین نے تو حرف کی جگہ جز کا اختیار
کیا کہ معنے ترکیبی و معمائی دونون سے ربط رکھتا ہی و لاف الخیار متن مطبوعہ مین
بجاے جزو کے حرف و بجاے رع کے رعی لکھا ہی فتامل۔

نکتہ سبق را چون برگردانی قبس شود کہ شعلۂ آتش ست ہر کہ در سبق گرمی دل
و روشنائی ادراک نیابد از درس جز دل سرد حاصل نکند **قطعہ** دال درس ست
آبکش از چاہ فیض + یافتہ طلاب ازوے طل داب + درس آن کش راے طینت
نیست صاف + کان دس الماء فی جوف التراب + **اللغات** سبق بفتحتین
کسی قدر کتاب جو روز پڑھین ادراک بالکسر معلوم کرنا اشیا غیر محسوس کا طلاب
بالضم و تشدید لام جمع طالب بمعنی جوینده طینت بالکسر اندکے از گل و سرشت
و خو دس بمعنی ہلاکی اور ہلاک کرنا جوف بالفتح شکم و اندرون ہر چیز اور خالی جگہ جو کسی
چیز مین ہو تراب بالضم خاک خشک **معنے ترکیبی نثر** سبق کو لوٹانے سے قبس
ہوتا ہی جو شعلہ آتش کو کہتے ہین بس جو کوئی سبق مین گرمی دل کی جو مراد آتش
شوق سے ہی اور روشنی ادراک کی نپائے درس سے سواے دل سرد کے کچھ حاصل
نکرے **معنے ترکیبی قطعہ** درس کی دال ایک آبکش ہی کہ چاہ فیض سے پانی
نکالتی ہی جس سے طلاب ای طالب علم طل و آب پاتے ہین اور سیراب و ریان
ہوتے ہین مگر جس شخص کی کہ راے طینت کی صاف نہین ہی تیرہ اور آلودہ ہی
اسکو درس ایسا ہی جیسے دس پانی کا جوف تراب مین یعنے جیسے مٹی خشک
پانی کو کھینچ کے نام و نشان نہین چھوڑتی **معنے معماے نثر** سبق کا قلب
قبس ظاہر درس کا دل سرد **معنے معماے قطعہ** طلاب مین طل و آب
موجود ہی درس مین سے جب را کو صاف کر دینگے دس رہجائیگا **محسنات
کلام** سبق کے لیے برگردانی کا لفظ کیسا برمحل ہی کہ سبق کی بھی گردان کرتے ہین

قبس شعلہ آتش گرمی روشنائی اور گرمی کی ضد سرد سب سے مراعات ظاہر ایسے ہی آبکش چاہ فیض ظل آب صاف دس و تراب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین لفظ چون گردانی کے قبل نہین ہی تیسرے مصرعہ مین بجاے نیست نیت غلط ہی۔

نکتہ میم مدرس بشکل دہانست وسین صورت دندان یعنے مدرس باید کہ ازحسن بیان دُر درمیان لب و دندان دارد تا دامن صدر را چون کنارۂ دریا پر دُر کند و دل دُر یابندہ باب آشنائی تازہ گرداند **قطعہ** ہست زیر دہان معلم را+ عین علمی کہ گوہر اندازد+ گر دل مستفید درماند+ زودش از عین مستعد سازد+ **اللغات** مدرس بضم میم و تشدید دال درس گوینده و درس دہندہ صدر بالفتح سینہ و اول و بالاے ہر چیز و بیش گاہ خانہ عین علم چشمۂ علم مستفید بالضم فائدہ یابندہ الا مستعد ساختگی و آمادگی کسی چیز کی **معنے ترکیبی نثر** میم مدرس کا بشکل دہان کے ہی اور سین بصورت دندان کے بس مدرس ایسا چاہیئے کہ اپنے حسن بیان سے لب و دہان مین دُر رکھتا ہو تو دامن صدر کو مانند کنارہ دریا نے پر دُر کردے یعنے اپنے بیان سے ایسی دُر افشانی کرے کہ دامن صدر کنارہ دریا کا ہو جائے جیسے موج سمندر سے دُر نکال کے کنارہ پر ڈال دیتی ہی اور اپنے بیان سے دل دُر یابندہ کو آب سے آشنا تازہ کردے یا شناور تازہ کردے یعنے تازہ فیض اسکو حاصل ہو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے زیر دہن معلم کے وہ میم کہ اول ہی ایسا ایک عین یعنے چشمہ علم کا ہی جس سے وہ گوہر بکھیرتا ہی اگر دل مستفید کا درماندہ اور عاجز ہو جائے تو معلم جھٹ پٹ اُس عین سے اُسکو مستعد کردے اور استعداد بخشے **معنے معماے نثر** مدرس کی میم کو دہان اور سین کو دندان کہا ہی اور انھین دہان و دندان مین دُر بھرنے سے مدرس ہوتا ہی اور دامن صدر مین بھی دُر ہی اور کنارہ دریا پر بھی دُر **معنے معماے قطعہ** معلم کا دہن میم اور اسکے نیچے عین چشمہ علم کا موجود کہ میم اور علم سے معلم ہوتا ہی

مستفید کا دل فی ہی جسکا ترجمہ در ہی اگر فی اس سے رہجائے اور فی کی جگہ عین لائی جائے مستعد ہو جائیگا **محسنات کلام** برعایت در کے مدرس درمیان صدر دریا پر در دریا بندہ ایسے لفظ ایراد کیے جنسے در نکلتا ہی اور دہان دندان صورت میم سین شکل لب صدر کنارہ آب آشنا تازہ یہ سب مراعاۃ النظیر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے کردل کردن غلط ہی مصرعہ سوم مین۔

نکتہ مفتی کہ لب او دامنش بی آلودہ شود در دلش جز آفت فت و تفرقہ نباشد **شعر** گران خوش نباشد سر مفتی از می + جوانمرد شد کر گذشت از سر وی **اللغات** فت بالفتح پریشانی تفرقہ جدا ہونا سرگران مست فتا بالفتح مرد جوان و بمعنی شجاع و سخی سے **معنے ترکیبی نثر** جبں مفتی کے لب و دامن می آلودہ ہوئے ہین اسکے دل مین سواے آفت فت و تفرقہ کے اور کچھ نہین ہوتا **معنے ترکیبی شعر** مفتی کا سرگران یعنے شراب سے مست ہونا اچھا نہین ہوتا مفتی جوانمرد وہی ہی جو سر شراب سے گذرا اور کنارہ کیا **معنے معماے نثر** مفتی کا لب میم اور دامن یا ہی جسکا مجموع مے ہوا اور مے کے دل مین فت لانے سے مفتی ہوتا ہی **معنے معماے شعر** مفتی کا سر میم اور می کا سر بھی میم جب می کے سر سے گذریگا فتی رہیگا جو بمعنی جوانمرد کے ہی **محسنات کلام** آفت فت تجنیس زائد مفتی کا سر میم اور مے کا سر بھی میم اور اسکلیے جو ضمیر وی کی مذکور فرمائی ہی کیسی ابلغ ہی اور گران کا لفظ مع سر بمعنی مست اور سرگرانی مفتی کی میم سے کیا ہی باریک ہی اور علی ہذا۔

حکایت مدرسے را دیدند کہ دلش بر حلقہ درس چون میم تنگ و از سیر مدرسہ پاے سیر تنش لنگ گفتند چرا چون میم مدرس بر در درس مسمار زدہٴ و چون عین معبد چشم از میدیعنے خرامیدن بجانب مدرسہ بر بستہ گفت ندانستہٴ و نشنیدہ کہ عالم و سامع را چون جیب و دامن از وظیفہ خالی ماند عالم را جز الم و سامع را

جز سام یعنے مرگ از تحصیل علم حاصل نشود قطعه کند مدرس ما عمر صرف بر تعطیل +
نہ از وظیفہ اُمیدی نہ از کشش تر سیست + بگفتمش کہ چرا در جہت یکدرسست +
بناے مدرسہ گفتا کہ درہی درسیست + اللغات سَیر بالفتح رفتن سِیرت بالکسر
عادت وطریقہ مسمار بالکسر میخ آہنی مَعید بضم و یاے معروف اعادہ کرنیوالا
اور بار بار لوٹنے والا تعطیل بیکاری وظیفہ وہ چیز کہ روز کسی کے واسطے مقرر
ہو معنے ترکیبی نثر ایک مدرس کو دیکھا کہ اُسکا دل حلقہ درس پہ جیسا کہ ہمیشہ
طلبہ کا ہی کہ حلقہ باندہ کے پڑھتے ہین مانند میم کے تنگ تھا اور سیر مدرسہ سے
پانون اُسکی سیرت کا لنگڑا لوگون نے کہا کیا سبب جو تونے میم مدرس کے مانند
دروازہ درس کو بند کردیا ہی اور میخ ماردی ہی اور کیون عین معید کے مانند چشم
مید یعنے مدرسہ کی جانب جانے سے بند کرلی ہی اور مدرسہ کو بار بار آمدورفت
نہین کرتا کہا معلوم ہوتا ہی یہ بات ہر گز تم نے نہ جانی نہ سنی کہ عالم اور سامع
دونون کا جب جیب و دامن وظیفہ سے خالی رہتا ہی عالم کو سوائے الم کے اور
سامع کو سوائے سام کے جو مرگ کے معنے مین ہی اُس تحصیل علم سے کچھ اور
حاصل نہین ہوتا معنے ترکیبی قطعہ کیے مدرس ہمارا ساری عمر صرف
بیکاری مین اسواسطے کہ نہ وظیفہ کی اُمید ہی نہ کسی کا اُسکو ڈر ہی مین نے جو پوچھا
کہ کیا سبب ہی کہ مہینہ مین تو ایک درس کرتا ہی تو کہا دیکھتے نہین ہو خود بنا مدرسہ
کی اسی بات پہ ہی کہ ایک مہینہ مین ایک درس اسلیے کہ مہ درس ہی اسکی بنیاد
ہی معنے معماے نثر درس کے اول مین میم لانے سے مدرس ہوجائیگا
سیرت کا پانون تا ہی جب لنگڑا ہوجائیگا سیر رہیگا درس کے اول مین لفظ در
ہو جو جب مسمار میم کے اسپر لگائی جائیگی مدرس ہوجائیگا مید کے درمیان مین
عین آنے سے معید ہوگا اور ظاہر عین معید کا بند ہوتا ہی چشمہ دار نہین ہوتا
عالم کی جیب عین ہی اور سامع کا دامن عین جب جیب و دامن انکے خالی
ہونگے عالم سے الم اور سامع سے سام رہیگا معنے معماے قطعہ مدرسہ کے

اول و آخر سے مہ حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے لفظ درس کا موجود بس
ہی درست ست اسی سے اشارہ ہی **محسنات کلام** مدرس کی رعایت
سے دید ندد لش درس سب مین دال حلقہ کے پاس ہی لفظ درس کا ہی جسمین
لفظ در مناسب حلقہ و نیز حلقہ طلبہ تا کی تشبیہ پا سے کیا خوب ہی اول تو سیرت
کا آخر حرف دوسرے مستطیل بشکل پا کے ہی مسمار میم کو کہنا اور درس مین
لفظ در کا ہونا کیا ہی خوب ہی اور بہر بن قیاس **الاختلاف** شارح نے اسمین
بھی اپنے احتمالات و خیالات لکھے ہین شاید ضروری ہون جسکا بھید وہی جانے
متن مطبوعہ مین بجاے از تحصیل علم کے عالم غلط لکھا ہی۔

فصل دوم فی ذکر القضاۃ و مایناسبہا

نکتہ سین سجل قاضی اسلام شرفہ تاجیست بر سر جل یعنے معظم امور دین
و حاے حکم او طراز حیات ست بر سر آستین خلعت شریعت متین **قطعہ**
ہست تاج سروری حکم قضا + کم شود ہر کس کہ از وے سر کشد + شرع آمد
نور چشم ہمگنان + ہر کہ پوشد چشم از وے سر کشد **اللغات** قضات بضم جمع
قاضی سجل بکسر تین و تشدید لام چک یا جہر و نامہ کہ جہر و دستخط قاضی سے درست
ہوئے و حکمنامہ قاضی شرفہ بالضم کنگرہ عمارت طراز بکسر نقش و نگار رہ حیز و
سنجاف متین بفتح استوار و محکم اور نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
معنے ترکیبی نثر سین سجل قاضی اسلام کا کنگرہ ایک تاج کا ہی ای بالاتر
از بالاتر سر جل یعنے بڑے بڑے بزرگ امور دین پہ اور حا اُسکے حکم کی گویا
زیب و آرایش حیات کی ہی سر آستین خلعت شریعت متین پر قید آستین
کی اس سبب سے کہ اکثر آستین پہ نقش و نگار بناتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ**
حکم دار القضا کا تاج سروری کا ہی بس لازم کہ ہر شخص اُسکو اپنے سر کا تاج
کرے اور وہ شخص کہ اس تاج سے سرکشی کرے وہ نہایت ہی کم اور ناچیز

آدمی ہی شرع سب کی آنکھ کا نور ہی بس جو کوئی اُس سے آنکھ چھپائیگا شر اُٹھائے گا
معنے معماے نثر سین سجل کا ظاہر بصورت شرفہ کے جل کے سر پر رکھا
ہوا ہی کم بمعنی آستین کے ہی جب حاکم کی اسپر آئیگی حکم ہوگا **معنے معماے**
قطعہ حکم کا سر جا ہی اگر اس سے سر کھینچیگا کم رہجائیگا شرع مین چشم عین ہی اگر
اسکے نور سے آنکھ چھپائیگا پھر سواے شر کے اور کیا اُٹھائیگا **محسنات**
کلام شرفہ باعتبار دندانون سین کے کہا ہی کہ مشابہ ہین سرجل مین بھی
سجل موجود ہی طراز آستین خلعت باہم مناسب سرکشد کیسا خوب ہی
معنی ترکیبی و معنے معمائی دونون کے حق مین عین نور چشم چشم پوشد سب
باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے حاے حکم کے حار حکم اور
بجاے شر کشد سرکشد غلط ہی۔

نکتہ دال درہ قاضی عادل خوش دلیلیست برسر دین و محکمہ او محک عدل
ست منزلش برمہ از سر نگین **قطعہ** ہر کو نہد بناے قضا بر خلاف عدل +
پایان آن قضا نبود غیر انقضا + قض سفتن در والف الماس فکر تست +
تا سلک شرع نظم دہد صاحب قضا + **اللغات** درہ بالکسر و راے مہملہ
مشدد وہ دوال چرمی جس سے محتسب حد مارتا ہی محکمہ بالفتح جاے
حکم کردن قاضی محک بفتحتین و بکسر میم و فتح حاے مہملہ نیز سنگ زرکش کہ
سیاہ ہوتا ہی زر اُسپر آزماتے ہین انقضا بالکسر گذر جانا مدت کا منزل مطلق
خانہ و مکان اور جگہ اُترنے مسافرون کی **معنے ترکیبی** نثر دال درہ قاضی
عادل کی اچھی ایک دلیل ہی سر دین پر جو دین کی راہ بتاتی ہی اور محکمہ اُسکا
کسوٹی عدل کی ہی جہان کھرا کھوٹا ظاہر ہوتا ہی کہ بلندرتبگی اور تمکین سے
اُسکی جگہ ماہ کے سر پر ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو قاضی کہ بنیاد حکم کی
عدل کے خلاف پر رکھے انتہا اُسکی قضا کی انقضا پر ہوتی ہی یعنے چند ہی مدت
مین وہ قضا نہین رہتی دیکھو لفظ قضا کو کہ قض موتی پرونے کے معنے مین ہی

اور الف جو اسمین ہی گویا الماس نکلا ہی تا صاحب قضا اس قض اور الماس سے سلک نظم شرع کے پروئے اور منتظم کرے **معنے معمائے** نثر دره کے سر پر بھی دال ہی اور دین کے سر پر بھی محکمہ کے دو جز ہین ایک محک دوسرا مہ اور محک مہ کے سر پر رکھا ہوا **معنے معمائے قطعہ** انقضا آنقضا تجنیس تام قضا کے بھی دو جز ہین ایک قض دوسرا الف کہ دونون کا مجموع قضا ہی **محسنات کلام** پہلے فقرہ مین دره کی رعایت سے دال عادل دلیل دین سب دال والے لفظ ایراد کیے ہین ایسے ہی محکمہ محک منزل مہ تمکین سب میم والے لفظ ہین لفظ انقضا مع تکرار لفظ قضا کے کیا ہی خوب ہی **اختلاف** متن مطبوعہ مین بعد ... الف رہگیا یعنے الف الماس ۔

نکتہ قاضی را کہ بار تشیا اشتراے دل کنند سجل او سجلی بود کہ جز ریختن ابروی جاه چاه از وے نکشد **قطعہ** قاضی چو بے گواه بنا حق نمود حکم + کو آه خلق بین کہ بطلان گواه اوست + توقیع او گر از زر رشوت جدا بود + از چشم زخم عزل توقی جاه اوست + **اللغات** ارتشا بالکسر رشوت دینا اشترا خریدنا سجل بالفتح دلو بزرگ پر آب و بکسر تین حکمنامہ قاضی بطلان بالضم ناچیز وضایع ہونا توقیع نشان کرنا بادشاه کا نامہ اور فرمان پر و بمعنی دستخط توقی بتشدید قاف مکسور از باب تفعل نگہبانی چشم زخم آزار و نقصان کہ نظر بد سے پہونچے **معنے ترکیبی نثر** قاضی کے دل کو اگر ارتشا سے اشترا کرین یعنے رشوت سے خرید لین اور راضی و تابعدار کرلین تو سجل اسکا اسکے حق مین سجل ہوگا ای دلو بزرگ جو اسکی چاه جاه سے آبرو اسکی اولیچے گا اور بہائیگا اور جاه کو چاه بھی باعتبار پستی کے کہا ہی **نظر نشا دوم** **معنے ترکیبی قطعہ** جب قاضی بے گواه کے کسی معاملہ مین ناحق پر حکم کرے تو اس سے کہدو کہ دیکھ آه خلق کی تیرے حکم کے بطلان کی گواه ہی کہ پیچھے اسکے لگی ہوئی ہی اور جو اسکا فرمان اور دستخط راست راست آمیزیا رشوت سے جدا ہی تو وہی توقیع اسکے چشم زخم معزولی سے توقی ای نگہبان و محافظ ہی

کوئی صدمہ نہین پہونچیگا **معنے معماے نثر** ارتشا کا دل اشترا ہی سجل سجل تجنیس تام
چاہ چاہ تصحیف یکدیگر **معنے معماے قطعہ** کو اہ مین کو کے بعد آہ ظاہر موجود
توقیع سے اگر عین جو بمعنی زر کے ہی جدا ہوگی تو توقی رہیگا **محسنات کلام**
اشترلے دل کیا ہی عمدہ ہی کہ قلب ودل دونو نکو شامل ہی ایسے ہی سجل مین
سجل کیسا نکالا ہی اور اسکی رعایت سے ابرو اور زر اور چاہ ایراد فرمائے
توقیع کی عین کو کیسا زر اور حرف کے معنے مین لائے ہین اور اسی کے مناسب
چشم زخم عزل وچاہ تضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے آشترکا اشترار
غلط ہی —

گفتہ الف قلم در اصل خط قاضی آوردن اندیشہ خطاست وجک را قلب نوشتن
فکر کج ست **شعر** ہر کہ بر تعلیق قاضی نکتہ افزودہ کرد + خویش را تغلیق باب
دولت بیہودہ کرد + **اللغات** جک بالفتح وکاف عربی قبالہ ودر جد کسی چیزکی
اور زمین وباغ تعلیق لٹکانا کسی چیز کو اور متعلق کرنا ونام خطا ز ہفت خطوط
مخترع ابن مقلہ تغلیق بغین معجمہ دروازہ بند کرنا **معنے ترکیبی نثر** یعنے جو کچھ قاضی
کا لکھا ہوا ہی اسکی اصل لکھی ہوئی مین الف قلم کا لانا بڑے اندیشہ خطا کی بات
ہی اور جک جو اسکا لکھا ہی اسکو قلب لکھنا نہایت ہی کج فکری ہی **معنے
ترکیبی شعر** جسنے تعلیق قاضی پر ایک نقطہ بھی اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً تعلیق
کا تغلیق کردیا تو اسنے اپنے ہی آپ اپنے اوپر بیہودہ دروازہ دولت کا بند
کرلیا ہر گز دولت کی صورت نہ دیکھے گا نہ کبھی سودمند ہو — **معنے معماے نثر**
خط مین الف لانے سے خطا اور جک کو قلب لکھنے سے کج ہوتا ہی **معنے معماے
شعر** تعلیق تغلیق تصحیف ہی مگر کہ ایک کے معنے دروازہ بند کرنا اور ایک بمعنے
خط قاضی **محسنات کلام** خط خطا اندیشہ قلب فکر کج بیہودہ کیسا خوب ہی
کہ دولت کے خیال سے کمی بیشی کی تھی اسکا دروازہ خود ہی بند کردیا **الاختلاف**
شارح لکھتے ہین کہ مصراع ثانی اگر ایسے ہو ع خویش را تعلیق باب دولت او بیہودہ کرد

تو معنے پیدا کرتا ہی نہین تو لازم آتا ہی کہ دولت کو بیہودہ کہا اور یہ مین نے کسی
کتاب مین نہین دیکھا انتہی شارح نے او کا لفظ بڑھا کے کیا ہو وہ کیا محض
بیکار و عبث معلوم ہوتا ہی اور دولت کو بیہودہ کہنے سے جا نے شارح نے
کیون برا مانا شاعر تو دولت اور اقبال و نصیب سب کو اپنے اپنے موقع
پر ہر نیک و بد سے موصوف کرتے آئے ہین مصرح کا مصرعہ لفظ او کو کسطرح
نکالے پھینکے دیتا ہی کہ گویا لفظت النواۃ اسی کے حال پر کہا ہی البتہ بجاے
او کے آن ضرور ہونا چاہیئے اسلیے کہ اگر خویش را تعلیق الخ بعین کہا جاے
تو معنے ترکیبی بیشک ہو جائینگے مگر مصرح نے جو نقطہ افزودہ کرد کہکے تعلیق
بغین معجمہ جتایا ہی وہ بیفائدہ ہو جائیگا کہین مستعمل نہوا اور جو تعلیق بغین معجمہ
کہین تو معنے اچھے نہین ہونگے یعنے اگر باب دولت بیہودہ کا بند کردیا تو کیا
برا کیا لاجرم اضافت دولت کی صحیح نہوگی پس ضرور ہی کہ آن حرف اشارہ
بعد دولت کے ہو جسکا موصول لفظ ہر کہ کا مشار الیہ ہی تفسیر او کہ محل ضمیر کا نہین
ہی اسلیے کہ او بیہودہ ٹھیک نہین ہی فافہم و تامل۔

نکتہ وکیل را کہ کیل یعنے پیمانہ امل در زیر بغل باشد اگر کاف کفاف دلش را
مانع نشود حاصلش جز ویل نباشد شعر وکیل مال خلایق بحیلہ می سوزد +
ولی دلش بجز از داغ غم کے اندوزد + اللغات وکیل جسکے سپرد کار و بار
کردین امل امید کفاف بفتح اندازہ اور اسقدر معاش کہ کفایت کرے
اور خرچ روزمرہ کف بالفتح ہتھیلی اور روک دینا اور بند کردینا ویل عربی مین
بمعنے واے کہ کلمہ افسوس کا ہی کے بالفتح داغ معنے ترکیبی نثر یعنے وکیل کہ کیل
امل یعنے پیمانہ امید کا بغل کے نیچے دبائے ہوئے ہی اگر کاف کفاف کا کہ جو روزمرہ
حاصل کرلیتا ہی اسکے دل کو منع نہ کرے اور باز نہ رکھے تو حاصل اسکا ویل
ہوا یعنی افسوس ہی افسوس سوا افسوس کے کچھ نہین معنے ترکیبی شعر
وکیل گو مال مخلوق کا مکر و حیلہ سے پھونکتا جلاتا ہی لیکن دل اسکا سوا داغ غم کے

اور کیا جمع کرتا ہی بہت بڑے غم کے فراہم کرنے مین ہمہ تن مصروف ہو رہا ہی
معنے معمائے نثر ظاہر لفظ وکیل کی بغل مین لفظ کیل دبا ہوا ہی اور اگر کاف
کفاف وکیل کے دل مین نہو تو حاصل اسکا ویل ہی ہوگا **معنے معمائے شعر**
وکیل کے دل مین لفظ کے موجود جو بمعنے داغ کے ہی **محسنات کلام** کفاف
مین بھی کاف اور کفا بمعنی منع اور اف بر عایت ویل موجود وکیل اور کیل
تجنیس زائد کیل پیمانہ مرادف ہین اور بغل پیمانہ کے مناسب کے ہین
ایہام ہی بمعنے داغ وحرف استقبال زمانیہ و نیز تجنیس تام۔
نکتہ میم وحا و تا بر محتی دلالت میکند و سین و بے بر دشنام یعنے محتسب باید
کہ امور دین را بر دے سخت پیش بر د و از دشنام خلق در قفا غم نکند **قطعہ**
محبت شد پریشان محتسب را + چو دندان طمع آمد رسیلیش + نماند مست آشفتہ
نامش + اگر در دل نباشد حب دینش + **اللغات** محت بالضم سختی سب
بالکسر و تشدید باد شنام دشنام بمعنی نام بد اسواسطے کہ دش بمعنی بد و زشت
کے ہی یعنی نام بد ایسے ہی دشمن کے لفظ مین دش بمعنی بد و من بمعنے دل بد دل
معنے ترکیبی نثر محتسب مین میم وحا و تا ایسے محت ہوتا ہی اور سین و بے
سے سب بمعنی دشنام جو کہ بد نام محتسب کا محت ہی لہذا اسکو چاہیئے
کہ موافق ترکیب اپنے نام کے سخت روی سے امور دین کو پیش لیجائے
اور روبراہ کرے اور جو دوسرا یعنے پچھلا جزو سب ہی اسلیے اسکا غم نکرے
کہ پیچھے مخلوق گالیان دیگی اور برا کہیگی **معنے ترکیبی قطعہ** محتسب گو محبت
دین کی رکھتا ہی لیکن سین جو دندان طمع کی محبت مین دکھاتا ہی فوراً وہ محبت
پریشان ہوجاتی ہی یکسو نہین رہتی طمع کیطرف جھکاتی ہی اور اگر محتسب کے
دل مین حب دین کی ہی تو اسکی ہیبت شوکت کی یہ کیفیت ہی کہ کیسا ہی
مست آشفتہ نشہ مین بگڑا پڑا ہو محتسب کا نام لیتے ہی ہوش مین آجائے
اور آشفتگی سے مجموع ہو جائے **معنے معمائے نثر** محتسب مین میم حا تا

سے محت اور سین بے سے سب ہوا جب سب کی رو پر محت لائینگے محتسب ہوجائیگا
معنے معماے شعر محتسب مین محبت کا لفظ بھی موجود ہی جب سین لائے اور محبت
پریشان ہوئی محتسب ہوا محتسب مین حب بھی ہی اور میم تا سین سے
مست آشفتہ حاصل ہوتا ہی بس اگر حب نہ ہیگی مست آشفتہ رہجائیگا
محسنات کلام کیسا رو وقفا محت اور سب کے لیے پیدا کیا ہی اور ایسی رو
کی رعایت سے پیش برد و در قفا غم نکند کہا ہی **فتامل** غیر ذلک **الاختلاف**
شارح نے دوسرے شعر مین نہ معلوم یہ کیا لکھا ہی کہ اپنے نام سے محتسب مست و آشفتہ ہوتا ہی
اس سبب سے کہ معنی محتسب کے چشم دارندہ ثواب اخروی کے ہین اور ثواب جب دین حاصل ہوتا ہی کہ
اس کام کو خالصًا لوجہ اللہ ادا کرے اور بعد طمع کے جانتا ہی کہ مستحق ثواب کا
نہین ہوا اور اجزا اسم کے اسپر منتفی ہوتے ہین اس سبب سے مست آشفتہ
اپنے نام سے ہوتا ہی کہ اسکو محتسب کہتے ہین حالانکہ وہ محتسب نہین ہی انتہی یہ
تقریر اسکی مین نے سب لکھدی مصرع کے دوسرے مصرعہ کے الفاظ سے ملائین
اور پھر دیکھین کیا گل کھلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے محتی کے
محی غلط ہی۔
حکایت محتسبے بود کہ خرقہ خلقان پوشیدی و لقمۂ خلقان نیوشیدے
باالف عصا عصاۃ را از پا در آوردی و از سر فضیحت فساق را در ساق دربند
کردی یکے را روزی از رندان دستار در پاکشان گرفتہ بود و بہ رندان میبرد
ہوشیاری آن حالت بدید و گفت محتسب مانع آنسیت کہ بامیح یعنے جامہ
کہنہ خود بسازد تا تواند کہ دستار دیگرے را در پا انداز **قطعہ** ہر منع کز برای
خدا نیست صورتش + میغے بود کز و نچکد جز نم ندم + میغے کہ من ز خلق درو
آیدت بچشم + آن منع نیست غیر پریشانی نعم + **اللغات** خرقہ بالکسر
جامہ پارینہ اور پرانا ٹکڑے سیا ہوا خلقان بالضم بمعنے کہنہ و جمع خلق بفتحتین
عصاۃ بضم اول جمع عاصی از پا در آوردن گرا دینا فساق بضم و تشدیدین

جمع فاسق قانع بس کنندہ مع کی تفسیر خود مصرع نے کر دی منع بالفتح باز رکھنا
من نعمت و احسان نعم جمع نعمت معنے ترکیبی نثر ایک محتسب تھا کہ کپڑے
خلقان یعنے پھٹے پرانے پہنتا تھا اور مخلوق کے نقمے نوش نہین کرتا الغرض
بے طمع اور بے غرض تھا اپنے عصا کے الف سے عصاۃ یعنے عاصیونکو گراتا
خوار کرتا تھا اور فساق کو فضیحت کی رو سے ساق دریعنے کواڑ کی چول مین بند
کرتا تھا ایک دن ایک شخص کو زندون سے پکڑا تھا اور اسکی پگڑی اسکے پانون
مین باندھے زندان کو لیے جاتا تھا یہ حالت ایک ہوشیار نے دیکھی اور کہا
محتسب مانع وہ ہی کہ پرانے کپڑون سے موافقت کرے تو دوسرے کی پگڑی
اسکے پانون مین ڈال کے بے عزت کر سکے معنے ترکیبی قطعہ جو بات کہ منع
کی جاتی ہی اور صورت اسکی خدا کے واسطے نہین ہی تو وہ منع نہین ہی
ایک مبغ وا بہ ہی جس سے خاص نم ندامت کی ٹپکتی ہی اور جو منع کہ اسمین
من مخلوق سے چشمداشت احسان کی ہو وہ منع سوائے پریشانی نعم کے
نہین ہی وہ نعمت کو پریشان کرتا ہی منع نہین کرتا معنے معمائے نثر
خلقان خلقان تجنیس عصاۃ کا پانون تے ہی جب تے گر جائیگی عصا رہجائیگا
فساق کا سوفا ہی جب بند کیا جائیگا ساق رہیگا زندان وزندان تصحیف محتسب
مین محتسب کا ربع مع ہی سب بمعنی دستار اسکا پانون کہ مجموع محتسب ہوا
معنے معمائے قطعہ منع مبغ دونون ایک صورت ہین اور منع سے
اول من ہی جب عین اسیر رکھی جائیگی منع ہوگا منع پریشان نعم ہی محسنات
کلام خرقہ لقمہ پوشیدی نوشیدی کیسے فصیح ہین از پا او راز سر کیسے خوب
ہین ہوشیار کا لفظ ایسے موقع پر کیا ہی مناسب ہی ندم نم سر کلمہ نون اول
ندم کے اول آخر بھی نم نکلتا ہی الاختلاف اصل کتاب شرح اور متن
مطبوعہ اور تشریح شارح سب مین محتسب قانع لکھا ہی مگر میرا دل کہتا ہی
کہ یہ مانع ہی اسواسطے کہ خاص مقصود یہان اسکے منع سے ہی نہ قناعت سے

اور یہ قول دوسرے شخص کا ہی نہ مصنف کا مصرح تو اسکی صفت پہلے کر چکے
اور قطعہ مین بھی لفظ منع کئی جگہ لائے ہین مگر یہ موقع قانع کے ساتھ صفت کرنے کا
ابتداء غیر شخص کی نسبت ٹھیک نہین معلوم ہوتا آئندہ راے ناظرین جو پسند
کرے مین نے تو اپنی کتاب مین بنا لیا کتابون کی غلطی کا حال تو اسی کتاب
سے ظاہر ولک الخیار ۔

فصل فی ذکر الحافظ والواعظ والجلساء والندماء

نکتہ مفسر یکہ دہان دلش سر قرآن را از نا اہل نپوشد مفسر نیست و مذکر یکہ
میم دہانش از ذکر خدا غافل شود مذکر نباشد قطعہ در لفظ وعظ عین دل آمد دلیل
آنکہ + وعظ از درون صافی و روشن ضیا دہد + ہر ناصحے کہ روی نصایح بخود
نداشت + بیہودہ صائحیست کہ تصدیع ما دہد + اللغات مفسر تفسیر کنندہ
معانی قرآن مذکر بضم میم و فتح دال وکاف مشدد یاد دہندہ و بفتح کاف مرد و نہ
وواعظ صائح بانگ و فریاد و فغان کرنیوالا معنے ترکیبی نثر جس مفسر کا دہان
دل بھید قرآن کا نا اہل سے نہ چھپائے وہ مفسر نہین ہی اور جو مذکر کہ میم
اسکے دہن کا ذکر خدا سے غافل ہو وہ مذکر نہین ہی معنے ترکیبی قطعہ
لفظ وعظ مین جو حرف عین اسکا دل ہی یہ اس بات کو بتاتا ہی کہ وعظ اگر دل
روشن اور درون صافی سے ہوگا تو ضیا بخشیگا والا فلا اور جو ناصح اورون کا
بنا ہی اپنا ناصح نہین ہی نصائح اسکے کچھ موثر نہونگے وہ ایک بیہودہ چلانے
والا ہی جو بکتا ہی اور سب کو تصدیع دیتا ہی معنے معماے نثر مفسر کا
اول جز مف ہی بعدہ سر بمعنے راز اور جو دہان دل کہا ارادہ قلب کا کیا ہی کہ
مف کا قلب فم ہی بس مف و سر جمع ہونے سے مفسر ہوا اگر ذکر کے لفظ کا میم

دہن بنیگا نہ ہوگا معنے شعرا سے قطع وعظ کے لفظ مین حرف عین کا دل ہونا
ظاہر کہ بمعنی آفتاب کے بھی ہے تو صانع کا رونون ہی اگر نون نہوگا صانع ہوگا محسنات
کلام پہلے فقرہ مین کیہ سمجھ کہا ہی کہ مف یعنے فم مقلوب جبتک سر کو نچھپائیگا
مفسر نہین ہوگا نہ درحقیقت نہ از روے لفظ مفسر عین کی رعایت سے جو یہان
آفتاب کے معنے مین ہے دَرون صافی اور روشن کیسا پر نور ہے آور
علی ہذا القیاس ضیا وغیر ذالک الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ چہارم مین
بجاے صانع صالح غلط ہی۔

نکتہ مستمع کہ با مستی شہوت در سر چشم بمیم دہان واعظ بکشاید از میان میم
و عین او را جز ستم حاصل نشود شعر من بروے منبر و بر بین بزیرش کز اثر +
سامعہ باید بر دار ثمرت تذکیر + اللغات مستمع کسیکی بات سننے والا من بفتح میم
نعمت دینا اور انگبین اور ترنجبین اور ہر رطوبت شیرین بر بالفتح ثمر و میوہ
درخت و بتشدید رائے نکوکار و بالکسر و تشدید نیکی و بخشش و حرف استعلا
تذکیر ذکر کرنا یاد دلانا معنے ترکیبی نثر مستمع کہ مستی شہوت کے ساتھ جو سر
میں رکھتا ہی چشم میم دہان واعظ پر کھولیگا اور اسکے منھ کو تکیگا آخر میم و
عین کے بیچ مین ستم کے سوا اسکو کچھ حاصل نہوگا معنے ترکیبی شعر
منبر کے منھ پہ تو من رکھا ہوا ہی یعنے شہد اور اسکے نیچے بر ہی بمعنے ثمر وغیرہ کہ
بہ سبب من و بر اثر نصیحت کا ہی اب سننے والا چاہیئے کہ اس نصیحت کی
نعمت سے بر حاصل کرے اور اثر پذیر ہو کر عمل مین لائے معنے معماے
نثر مستمع کے لفظ مین مصرح تصرف کر کے کہتے ہین مستی شہوت در سر سو
لفظ مست کا سر مستمع پہ ہی اور پھر سر چشم کہا ہی کہ چشم عین ہی اور پھر چشم
دوسرا میم جسکو دہان واعظ کہا ہی اور مستمع کے اول میم ہی آخر عین اور
بیچ مین اسکے ستم موجود جیسا کہ لفظ مستمع سے جملہ امور عیان ہین معنے معماے
شعر منبر مین لفظ من رو منبر کا ہی اور بر اسکے نیچے جو من اور بر مجموعہ منبر ہی

محسنات کلام شعر مین برعایت لفظ منبر کیسے بز جمع کیے ہین بہ دو سے بز بہ دونون تصحیف بردعلے ہذا اثر مین بر دمین۔
نکتہ ادیب کہ رعایت اطفال بطمع سلب قوت کند ذیبی باشد کہ چوبی چون الف پیش نہادہ **قطعہ** ادیب قلب بیدا ئیست از جہل + کہ رشد علم از و نایاب باشد + وگر افسردہ طبع و تازہ روئیست + خنک مانند وی درآب باشد + **اللغات** آدیب ادب دہندہ سلب بالفتح ربودن ونیست کردن ذیب بالکسر گرگ درندہ اور بجاے یا کے ہمزہ بھی آیا ہی بیدا بالفتح بیابان ودشت دے بالفتح نام ماہ سرما ہندی ماگھ کبھی خود سرما کے معنے مین لیتے ہین **معنے ترکیبی نثر** یعنے ادیب کہ تعلیم وتنبیہ اطفال مین رعایت کرے اس لالچ سے کہ میرا قوت نہ سلب ہو جاے جیسا کہ بعض مردم زود مزب اپنے اطفال سے ناخوش ہوتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے ایک بھیڑیہ درندہ جسکے سامنے چھڑی رکھی ہی گویا ایک حیوان ہی شکم بندہ **معنے ترکیبی قطعہ** ادیب قلب یعنے کھونٹا ایک بیدا اور جنگل ہی جہالت سے کہ اُس سے رہنمائی علم کی نایاب ہی اور جو ٹھٹھری طبع والا ہی اور تازہ رو ہی تو ایسا ہی جیسے دے درآب یعنے ایک تو دی خود ہی نہایت سرد دوسرے درآب اے در بارش آب **معنے معماے نثر** ادیب لالچی ذیب ہی جسکے سامنے الف کی چھڑی رکھی ہی دیب وذیب تصحیف **معنے معماے قطعہ** ادیب کا قلب بیدا ہی اور ادیب کے اول آخر آب ہی درمیان مین دے آب کے درمیان مین دی ہونے سے ادیب ہوتا ہی **محسنات کلام** ادیب قلب کیسا جید واقع ہوا کہ غیر جید اور لوٹنے لفظ دونون کو بتاتا ہی جہل علم متضاد ایسے ہی افسردہ طبع تازہ رو اسی کی رعایت سے خنک اور دے اور آب سب ایراد فرمائے ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین سلب بکسر سین ولام دراز وراہ پا بندہ وسبک وانداختہ شدہ در پایندہ نیز اور بعد اسکے یہ کہ نہ معلوم اس لغت غیر مانوس کے لکھنے سے مصرح نے کیا فائدہ سمجھا انتہی اول شارح نے جو حلیہ لکھا ہی ان معنی کے لیے نہ یہ حلیہ اس لغت کا ہی نہ معنے سواے ربودن کے

سو بھی بالفتح و بفتحتین اور غیر مانوس تو ایسا ہی کہ منطق کی کتابون مین سالبہ کلیہ
اور سالبہ جزئیہ سیکڑون جگہ آیا ہوگا اور شارح تو منطقی بھی ہین پھر غیر مانوس کیا معنے
متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد غلط ہی۔

نکتہ صبیا نرا صاد چشم مشفقی اگر مانع از لہو ولعب نشود بلاغت بیان نرسند و
اطفال را کہ جز بالطاف پرورش ندہند موجب پریشانی ایشان باشد **قطعہ** میم
مکتب کہ بشکل درم آمد دورش + ہر کہ نگذشت از و بر کتبش نیست گذر + مک
مکیدن بود و سوز و ہلاک آمد تب + ہست زان خوردن خون مکتب سوزاک جگر +

اللغات صبی بفتح و یاے مشدد وہ لڑکا جسکا دودھ چھوٹ گیا ہو صبیان جمع کتب
جمع کتاب **معنے ترکیبی نثر** صبیان یعنے بچون کو اگر صاد چشم کسی مشفق کا مانع
لہو ولعب سے نہو ہرگز بلاغت بیان کو نہ پہونچین اور اطفال کو جب سوا الطاف
کے اور کسی محنت و دقت مین پرورش ندین تو موجب انکی پریشانی کا ہو جاے
معنے ترکیبی قطعہ میم مکتب کا کہ بشکل درم کے دور اسکا ہی جو کوئی ادھر
ہو کے نہین نکلا اور گذر مکتب پر نہین پڑا اسکا گذر کتابون پر بھی نہین پڑا کورا اور
جاہل ہی اور میم کو درم کہنے سے سوا مدور ہونے کے رعایت خرج درم کی بھی ہی
کہ خرچ بھی کرے مکتب مین مک مکیدن کے معنے مین ہی اسکے بعد پھر تب ہی
جو سوز و ہلاک ہی اسی سبب سے مکتب خونخواری اور سوزناکی جگر کا مقام ہی یعنے
بڑی محنت مشقت کی جگہ **معنے معماے نثر** صبیان مین بعد صاد کے بیان
موجود ہی جسکا اشارہ بلاغت بیان ہی اور اطفال پریشان الطاف ہی **معنے
معماے قطعہ** میم مکتب کا مدور ہی اور اسکے نیچے کتب رکھی ہوئی ہین پھر کہتے ہین
مکتب دو جز سے مرکب ہی یعنے مک و تب دونون کو مجموع کرنے سے مکتب ہو جائیگا
محسنات کلام صبیان اور صاد چشم مشفقی کی فا و قاف کیسے حروف چشمہ دار
برعایت صاد صبیان کے لائے ہین سوز و ہلاک و تب و خون خوردن و سوزاک
و جگر جسمین سے تعلق خون کا ہی سب باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین

نمک کی جگہ صاف ایک لکھا ہی۔
نکتہ معرف راز پردہان عرف ادا باید کرد وگرنہ دہان ودیدہ بر رف یعنے امتصاص نفع خویش دارد وخطیب راز زیر لب طیب نغمات باید تا پریشانی خبطی در ترکیبش ظاہر نشود **شعر** تا خطیب زشت خوان در دل کند طی بیان + حاضران مجلسش گویند خب از ہر کران + **اللغات** معرف بروزن مودب پہچوانے والا اور وہ شخص کہ مجلس امرا مین لوگون کو اپنے موقع پر بٹھائے اور پادشاہ کے سامنے مجہول الحال کی تعریف کرے عرف بالفتح بوے خوش و بالضم شناختگی ونکوئی واحسان امتصاص مکیدن خطیب مرد زن خواہندہ وخطاب کنندہ طیب بالکسر بوی خوش و بالفتح لذیذ و پاک ہونا طی بالفتح وتشدید لپیٹنا اور لپیٹ ونیت خب بالفتح والکسر وتشدید مرد فریبندہ وگر بز وفریفتن وگربزی کرنا **معنے ترکیبی نثر** معرف کو چاہیے کہ اپنے دہن کے نیچے عرف ادا کرے یعنے جسکا بیان کرے نیکی واحسان سے کرے اور اگر یہ صفت اسمین نہین ہی تو دہن اور دیدہ دونون رف یعنے امتصاص نفع پر رکھتا ہی اور اپنا نفع چوستا ہی جو مبالغہ بشدت حاصل کرنے سے ہی اور خطیب کے زیر لب طیب نغمات کی چاہیئے کہ سب کو خوش آیند ہون تو پریشانی خطبے کی اسکی ترکیب مین ظاہر ہو **معنے ترکیبی شعر** جب خطیب بدآواز بدخوان دل ہی دل مین بیان کو طے کرلے اور لپیٹ جاے تو ضرور ہی کہ حاضران مجلس ہر کنارہ سے اسکو خب بتائینگے یعنے مکار و گربز کہینگے **معنے معماے نثر** لفظ معرف مین میم دہان ہی اور اسکے نیچے عرف موجود ٹھہرکتے ہین اگر عرف نہین ہی تو دہن جو میم ہی اور دیدہ عین رف پر رکھا ہوا ہی خطیب مین خا سے ارادہ لب کا ہی اور اس لب کے نیچے طیب بر ملا رکھی ہوئی ہی اور جو خطیب پریشان ہوگا خبطی ہوجائیگا **معنے معماے شعر** خطیب کا دل طے ہی اور دونون کنارونسے اسکے خب حاصل **محسنات کلام** معرف سے عرف اور مقابل اسکے خطیب سے طیب کیسی نکالی ہی اور لب ودہن بھی ٹھہرایا زشت خوان طی بیان حاضران از ہر کران

کیسے لفظ ہموزن جمع فرمائے ہین خب از ہر کران کیسا ابلغ ہی معنے ترکیبی و معانی
دونون کے واسطے ۔
نکتہ قرائے سبعہ کہ ہریک با دورا ے مبین سبع المثانی اندو کوکب سبعہ
آسمان دین اند بہ چہاردہ ساعت لیلہ سواد قران پرتو انداختہ چنانچہ
چہاررکن حروف قرات بنور نام ایشان منورست آلف کہ رقم نافع ست
یگانہ الیست و اسطہ نفع روایت راو دال ابن کثیر دلیل ست کثرت ہدایت
راوحاے ابوعمرو سرچشمہ حیاتیست اعمار پدرمات راو کاف ابن عامر کافی بنائے
عمارت ونیست انبائے دولت راو نون عاصم کشتی عصمت ست طوفان بدعت
راو فاے حمزہ سرخوشیست فی دعوت خانقاہ شریعت راو رائے کسائے رافع
رائے التنباس ست اہل کسوت طاعت راشعر تقوم بالقراء و قات دینا +
ومن اجل ہذا اسمی الوقت قاریا + اللغات قرا جمع قاری بمعنی قرآن خوانان
وعبادت کنندہ و پارسا اس معنے مین مفرد ہی مبین آشکارو آشکار اکنندہ
سبع المثانی بفتح اول و فتح میم کنایہ سورۂ فاتحہ سے کہ بسم اللہ سمیت سات آیتین
ہین مثانی جمع مثنی اس سبب سے کہ دودفعہ نازل ہوئی مدنی بھی ہی مکی بھی ہی
اور ہر نماز مین باربار پڑھی جاتی ہی اس وجہ سے سبع المثانی نام رکھا اور نیز
عبارت تمام قرآن سے کوکب سبعہ قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل
چہاردہ ساعت لیلہ سواد قرآن سے بھی کل قرآن مراد ہی اسلیے کہ سارے
قرآن مین چودہ سجدے ہین واسطہ درمیانی فی سایہ ہر شی کا بعد زوال سے
اور اول روز کا ظل کہلاتا ہی و بمعنے خراج وغنیمت و بازگذشتن معنے ترکیبی نشر
مصرح کہتے ہین کہ جملہ سات قاری ہین اور ہرایک کے ساتھ ساتون سے
دو دو راوی روشن اور آشکار اور لگی ہوئی ہین کہ وہ دو دو راوی ہرایک کے ہین
کہ ان دو دو راویون کے ساتھ مین یہ ایسے حرمت وعزت والے ہین گویا سبع المثانی
کہ یہ لفظ سورہ فاتحہ اور سارے قرآن کو شامل ہی بنظر تکرار اور بار بار پڑھی جانی کے

کہ داخل جمعیت ہی سبع المثانی انکو کہا اور سات ستارے ہین آسمان دین کے کہ
اُن چودہ پر جو لیلہ سواد قرآن کی چودہ ساعت ہین یہ ساتون پر تو ڈالے ہوئے ہین
اور وہ ان ساتون سے مستفیض ہین چنانچہ چار رکن قرأت کے اُنکے نام کے نور
سے منور ہین اول الف رقم نافع کے اور ایسی رقم کہ یگانہ و یکتا ہی نفع رسانی واسطہ
روایت مین اور دال ابن کثیر کی دلیل ہی کثرت ہدایت کی اور ابو عمرو کی حا ایک
سرچشمہ حیات کی ہی واسطے عمرون اور زندگانیون پدر ملت کے اور کاف ابن عامر کا
یہ تو کافی بنا عمارت دین کی ہی واسطے ابنائے دولت کے اور نون عاصم کا کشتی
عصمت کی ہی طوفان بدعت سے بچنے کو اور فا حمزہ کی ایک مست ہی حاصل
دعوت خانقاہ شریعت کی اور راے کسائی کی رافع اور دور کرنیوالی راے التباس
کی ہی اہل کسوت طاعت کی معنے ترکیبی شعر مظبوط ہوتی ہین بسبب قاریون
کے اوقات ہمارے دین کی یعنے دین کی خوبی و خوشی انکی قرأت سے حاصل ہوتی
ہی اسی سبب سے وقت کا نام قاری رکھا گیا معنے معماے نثر نفع مین جو الف
واسطہ ہو گا نافع ہو جائیگا اور الف کا یگانہ ہونا ظاہر دال و دلیل باہم مرادف
اور کثرت ہدایت برعایت کثیر کہ اُنکا نام ہی چشمہ حیات کا سر حا ہی جو رقم ابو عمر
کی ہی چشمہ حیات اس سبب سے کہ یہ باعتبار معنے اپنے نام کے یعنے ابو باپ
عمر کے ہین اور اسی واسطے انکی عمر کو اعمار اور انکو پدر ملت کہا ہی کاف مشتق کفایت
سے مناسب کافی اور علامت ابن عامر کی جو کہ اسمین لفظ ابن کا ہی لہذا ابنائے دولت
کہا ہی نون عربی مین جو قوسی لکھا جاتا ہی بصورت کشتی کے ہوتا ہی اور نون کشتی
کو بھی کہتے ہین عصمت بلحاظ عاصم کہ دونون مشتق و مشتق منہ ہین فا اور سرے
ایک ہین خانقاہ کا سر بھی خا ہی خوش کا بھی خا ہی رے اور را اور راے اور رافع
مین راسب برعایت علامت را کسائی کے ہین اور کسوت بمناسبت کسائی ایسے
ہی لفظ التباس معنے معماے شعر شعر مین حسب ایماسمی الوقت قاریا کے
صرف ہی معما کہ لفظ تقوم کے جز اول سے جو تقو مے بقلب مستوی وقت اور قرا سے

بقلب غیر مستوی قاری بتبدیل ہمزہ بیا بسبب کسرہ ماقبل کے نکل سکتا ہی الاختلاف
شارح نے تو اسکو لکھا نہین مگر مین نے لکھا ہی اگر ناظرین پسند کرین بہتر متن مطبوعہ
مین بجاے اعمار پدر ملت جو برعایت لفظ ابو کے ہی ضمن ابو عمر مین مدملت لکھا ہی
اور شعر مین بجاے قرا کے قرایت کہ صحیح قرات ہی لکھا ہی اسواسطے کہ یہ لفظ مہموز
لام ہی نہ ناقص فتامل۔

حکایت مصدر حفاظی را دیدند چون صاد صدر چشم بر در نہادہ تا چہ در آید و سفرہ
چون حروف دراز ہم کشادہ تا کہ رسد واقفی گفتش کہ از صلہ وقف چیزی چون
حروف مدغم ذخیرہ کن کہ ارہ تشدید شدائد دور بر سر ست گفت آیت این زوات
بخوان کہ ترکیب مصدر سینہ است و دہان **قطعہ** آن مصدر کہ در اداے حروف +
در دل می برد بلچہ راست + چون الف زان گرفت صدر کلام + کہ مجرد ز خوردہ
دنیاست + **اللغات** مصدر بضم و فتح دال مشدد مقدم رکھا گیا حفاظ بالضم
و تشدید فا جمع حافظ بس مصدر حفاظ وہ شخص جو حافظون مین مقدم ہو
صدر بالفتح سینہ و مسند و بالانشین واقف ایستادہ اور جاننے والا کسی چیز کا
صلہ پیوستن اور عطا دینا اور پیوند و خویشی وقف وہ چیز جو کسی کی ملک نہو مدغم
بالضم و فتح غین وہ حرف جو اپنے حرف ہمجنس مین داخل ہوا ہو اور بمعنی پوشیدہ
معنے ترکیبی نثر ایک مصدر حفاظ کو دیکھا یعنے وہ شخص جو سب حافظون مین
مقدم تھا مانند صاد صدر کے چشم در پر رکھے کہ کوئی آجاے اور سفرہ مثل حروف
در کے از ہم کشادہ تا کوئی آ پہونچے ایک واقف نے اُس سے کہا کہ شی وقف
سے جو عطا پاتا ہی اُسمین سے مثل حروف مدغم کے جمع ہونا بھی ضرور چاہیئے
جیسے ایک حرف دوسرے حرف کو مدغم مین ذخیرہ اور پوشیدہ کر رکھتا ہی
اسلیے کہ آرہ تشدید شدائد دور کا سر پہ ہی یعنے زمانہ کے شدائد اور تکلیفین
ہر شخص کے سر پر لگی ہوئی ہین کہا اس روایت کی آیت پڑھ اور اسکو جان
نہ ترکیب مصدر کے سواے دہن اور سینہ کے اور کیا ہی کہ دونون محل کھانیکے ہین

معنے ترکیبی قطعہ جو مصدر موصوف بدین صفت ہی کہ اداے حروف مین درد دل کا اپنے لہجہ راست سے کھو دیتا ہی اُسنے الف کیطرح صدر کلام اسوجہ سے پایا ہی کہ خوردہ دنیا یعنے ناچیز چیزون سے اسکے مجرد و معرا ہی اور نہ اعراب نہ نقطہ پاک صاف **معنے معماے نثر** صاد صدر مین مثل چشم کے ہی جب یہ چشم در پر رکھینگے صدر حاصل ہوگا حرف در کے ظاہر علیحدہ علیحدہ ہین کوئی کسی سے ملا ہوا نہین ہی مدغم مین بھی داخل و چھپا ہونا ایک حرف کا خود عیان مصدر مین میم دہان ہی اور صدر سینہ **معنے معماے قطعہ** مصدر کا الف کی طرح ہونا ایک یہ کہ دونون بے نقط ہین نیز صدارت کلام کے مصدر سے ایسے ہی ابجد کے الف سے اور حسب ایما درد دل میبر دردر اداے حروف کے لفظ اداسے ادکو منقلب کیا تو دا بمعنی درد کے ہوا اور مطابق بلہجہ راست پھر دال کو منقلب کیا تو ادہوا جب یہ الف کے ساتھ ہوگا ادا ہوجائیگا **محسنات کلام** تاچہ درآید برعایت اسی در صدر کے ہی واقف اور وقف دونون بلحاظ معنے جاننے اور نیز وقف قرآنی کے بلحاظ حفاظ کیسے بلیغ ہین حرف مدغم کو ذخیرہ کہنا تشدید کو ارہ ٹھہرانا اور دور و سر بنظر گردش ارہ اور سر باعتبار صورت ارہ کے سب مراعات و مناسبات سے ہین روایت مین بھی ایت موجود ہی اور علی ہذا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے در کے ادالکھا ہی لیکن در بہتر ہی کہ در کے دو ہی حرف ہین اور ہوتا بھی دو لخت ہی بخلاف ادا کو مناسب اداے حروف کے ہی۔

فصل فی ذکر الاطباء والمنجمین والشعراء

نکتہ طبیب را کہ صورت طیب اخلاق در طینت نباشد از طب او جز بطب یعنے شگافتن دل نتوان یافتن **قطعہ** بحرے یا بد حکیم دیدہ + ز آب ہنرش حروف یم حک + ور فخر طبیب را بریشست + لبس بز باشد بزشک بیشک **اللغات** طبیب وہ شخص کہ دوا جان و بدن کی کرے و ماہر و استاد در کار طیب بالکسر

بوے خوش طب بہرسہ حرکت بچشکی بط کی تفسیر مصرع نے کردی پزشک بکسر تین حرف ثانی زا معجمہ و سکون شین معجمہ وکاف عربی بمعنی طبیب **معنے ترکیبی نثر** جس طبیب کی طینت مین صورت طیب اخلاق کی نہو یعنے خوش خلق نہو اُس کی طب سے سوائے بط یعنے شگاف دل کے اور کچھ نہین پائیگا گویا وہ طبیب دل کا زخم ہی نہ دل کا مرہم **معنے ترکیبی قطعہ** حکیم ایسا بحر ہنر دیکھا ہوا ہو جسکے آب بحر سے حرف نم کے مٹ جائین اور حک ہوجائین ایسے کا شاگرد اور مطب دیدہ ہو اور جو طبیب علم و تجربہ سے بے بہرہ ہی صرف اپنی ریش پر فخر و ناز کرتا ہی تو وہ پزشک پزشک نہین بیشک بز ہی **معنے معماے نثر** طبیب و طینت تصحیف طبیب ہین طیب موجود اور اول آخر سے طب حاصل ہوتا ہی اور مقلوب طب کا بط ہی **معنے معماے قطعہ** لفظ حکیم کے دو جز ہین حک و یم جب حک کو سر یم کے واسطے حک کرنے حروف یم لائینگے حکیم ہوگا ایسے ہی پزشک بز ہی اور شک جب پز و شک مجموع ہونگے پزشک ہوجائیگا اور جو پزشک بیشک ہوگا بز رہیگا **محسنات کلام** طبیب طیب طینت طب کیسے عمدہ الفاظ جمع کیے ہین بحر اور آب و یم مناسب یکدیگر طبیب پر ریش بس بز پزشک بیشک پزشک سے شک نکال نے پھر اسکو بیشک ٹھہرانا کیسا خوب ہی و مثل ہذا۔

نثر منجم کہ چشمہ میم دو دیدہ بر اطراف مشرق و مغرب می گمار دنمی بیند کہ جن دل کہ اخفا و پوشش در درون دار دو کاہن کہ سر و پایش بلباس جہل پوشیدگی دارد نمی داند کہ بہ کاف نگونساری کذب آہن سرد میکوبد **رباعی**
دریاے قضا عمیق نوی دارد + کشتی نم و انجم جوی دارد + تو نیست درین بحر جود کاہن + کز خجلت حق چو کاہ روی دارد + **اللغات** منجم بضم و تشدید جیم مکسور ستارہ شناس و حکم بنجوم کنندہ کاہن فال گو اور شگون بتانے والا کن بالکسر و التشدید پوشش اکنان جمع آہن سرد کوفتن بیہودہ کام کرنا نوی دوری منزل کاہ گیاہ خشک زرد شدہ **معنے ترکیبی نثر** منجم کہ چشمہ میم کی

دو آنکھین جو اطراف مشرق و مغرب مین لگائے رکھتا ہی یہ نہین دیکھتا کہ جن دل جسکے معنے اخفا و پوشش کے ہین خود اسکے درون دل مین بھرا ہی پھر آنکھین تعین کرکے کیا کریگا اور کاہن جو سر و پا اپنا لباس جہل و پوشیدگی کا رکھتا ہی نہین جانتا کہ کاف نگونساری کذب سے آہن سر کو ٹتا ہی کہ آخر جھوٹ سے نگونساری دین و دنیا مین ہوگی **معنے ترکیبی قطعہ** دریا قضا و قدر کا نہایت ہی گہری تھاہ رکھتا ہی اور ایسا ژرف و عمیق ہی جسکے ایک نم سے نجوم کو جو ئین حاصل ہوئی ہین اور اس دریا مین وجود کاہن کا مثل ایک نون کے ہی یعنے مچھلی اور خجالت حق یعنے خدا سے یا حق کو کذب کرکے ظاہر کیا ہی اسکی شرم سے کاہ سے منھ رکھتا ہی جس سے مراد زرد روئی ہی **معنے معماے نثر** منجم کے اول آخر دو میم ہین ہی دو دیدے اسکے ہین اور بیچ مین اسکے نج جسکا قلب جن ہی موجود اور کاہن اسکا سر و پا کن ہی یعنے پوشیدگی اور جب یہ کاف کذب کا نگونسار ہوگا آہن رہجائیگا جسکو کہا ہی آہن سر دمیگوید **معنے معماے قطعہ** نجوم کے اول آخر نم ہی درمیان مین جو ای نہر کا ہن کا وجود اس بحر مین نون ہی اور کاہ کو جب اسکا رو کرینگے کاہن ہوگا **محسنات کلام** دو میم کو دو دیدہ کہنے کی رعایت سے مشرق و مغرب بھی ذکر کئے ہین جنکے اول میم ہی سر و پا ولباس و جہل و پوشیدگی سب باہم مناسب ایسے ہی دریا عمیق نونے نم جو بحر اور مثل انکے۔

نکتہ ای درویش سر متابعت از قدم تقویم بردار کہ تقوی آن نیست و رای رمال رانگذار کہ مآل ہمہ بحکم رحمن ست اگر منجم ورق تقویم را پریشان کند متوقی و متقوی بجمعیت شود و اگر رمال دل راست در پیش آرد خویش را ارل و بحال بیند **قطعہ** رمال رای خویش کند صرف جمع مال + در حرف نامش از نگری نیست جز رمال + مستخرج ست از طبعش مست خرج خویش + بر قلب چنخ از ستم آشفتہ خستہ حال + **اللغات** تقویم قیمت کرنا اور سیدھا کرنا اور حساب یک سالہ نجومیون کا اور وہ چند ورق ہوتے ہین جن مین حرکات اور احوال

ستارون کا لکھا ہوتا ہی تقوی بفتح اول وثانی فارسیون کے استعمال مین بکسر و او بھی ہی
ڈرنا اور پرہیز گاری متوقی نگاہداشتہ شدہ متقوی قوت یافتہ شدہ رمل نام علم وریگ
اور ریگ جو ہوا سے کھان مین پڑجاے رمال بکسر ریگہا جمع رمل مستخرج بکسر را باہر
لانیوالا وبفتح را باہر لایا ہوا استخراج سے جسکے معنے ہین انخود کوئی چیز نکالنا معنے ترکیبی شعر
مصرحکے یہ ہین یہ دل پریشان سر متابعت کا قدم تقویم سے اٹھالے یعنے پیروی واتباع تقویم
کی مت کر بس یہی تقوی اور پرہیزگاری ہی اور راے رمال کی چھوڑدے اسکا معتقد
مت ہو کسواسطے کہ انجام جملہ کامون کا حکم رحمن پر ہی نجومی تقویم کے خبط مین گرفتار
ہی اگر تقویم کو پریشان کرے تو دو فائدون سے خالی نہین ہی یا متوقی ہوگا یا متقوی پس
اپنی جمعیت مین پریشان حالی سے محفوظ رہیگا اور اگر رمال دل راست خیر کچھ حاصل
کرے اور ایسے دل کو حاضر کرکے دیکھے تو آپکو رمل وبیحاصل دیکھے یعنے ناچیز وناکارہ کہ
مفت عمر اسمین ضایع کی معنے ترکیبی قطعہ رمال ہمیشہ اپنی راے کو جمع مال مین
صرف کرتا ہی اور رمال یہ کہ اگر اسکے نام کو دیکھو تو اسکے حرف سواے رمال کے نہین
ہین جو ریگ تودون کے معنے مین ہی اور مستخرج اپنی طبیعت سے مست اپنی
خرج کا ہی یعنے یہ طبیعت مین جما ہی کہ مین اپنا خرج اپنی راے سے نکالتا ہون اور
آسمان جب اس خرج کو قلب کر دیتا ہی یعنے الٹا تو پھر دیکھو اسکے ظلم سے کیسا پریشان
اور خستہ حال ہوجاتا ہی بس چرخ کے قلب کا کچھ علاج نہین جانتا معنے معماے
شعر سر متابعت کا میم ہی اور قدم تقویم کا بھی میم جب اس سر کو اس قدم سے اٹھالینگے
تقوی رہیگا اور رمال کی را کو جب چھوڑدینگے مال رہیگا تقویم کو پریشان کرنے سے
متوقی یا متقوی حاصل ہوتا ہی رمال کا دل الف ہی اسیواسطے راست بھی کہا ہی
اگر رمال الف کو اپنے سامنے لائے ارمل ہولے جو تفضیل رمال کی ہی معنے معماے
قطعہ رمال تبشدید ورمال بکسر را تجنیس تام مستخرج کے دو جز ہین مست
وخرج اور قلب خرج کا چرخ ستم آشفتہ مست ہی محسنات کلام سر
اور قدم پریشان وجمعیت متضاد دل راست درپیش آرد کیسا لطف ہلکی

کہ وہ دل الف ہی جو راست ہوتا ہی پیش آوردسے یہ مراد کہ دل کو حاضر کرکے متوجہ ہو الاختلاف متن مطبوعہ مین خویش را رمل بجاے ارمل خلاف معما کے لکھا ہی۔

تکلمنہ اے درویش از راے رقم پریشان قمر دل خالی کن کہ قم یعنے روفتن گرد غم از سراچہ سینہ یابی و دلیل دال عطارد را متابعت مکن کہ بر سر راہ حق عطاے کبرے وکامل بینی و بہاے زہرہ منگر تا صفا شگوفہ انوار دلت روشن ساز دو بوستان مہر از سین شمس پرداز کہ شم واردات خاطرت گلشن گرداند و خاے مریخ را بدندان آہن خاے توکل درہم خاے تا مری طویت ترا حلاوت بخشد و یاے مشتری یعنے تو سخنانہ او را درہم شکن تا میم محافظت حق قبہ صورت سر سپر اسیر تو گردد و دامن لام احکام زحل را از پا درافگن تا رخ یعنے دوری از عتاب و عذاب بخشد قلم از قدم ثوابت بردار تا سر فرازی خط ثوابت دہند مثنوی زان رقم صفر شد ز برج حمل + کہ ازو بر نشد انا ے امل + زان منجم الف ز ثور نگاشت + کہ بیک نقطہ اختیار نداشت + ازدو پیکر علامت آمد با + کہ نشد از دو دل یقین یکتا + جیم کج وا نمود ت از سرطان + کہ ز کجرو مجوی راست نشان + زیر تقدیر قد شیر خم ست + از اسد حرف دال ازان رقم ست + سنبلہ خوشہ چین زواس قضاست + حرف تنبیہ آن ترا از ہاست + تا بمیزانت راست ناید زیب + چشمہ و او زوست علت و عیب + در رقم زان نشان زعقرب زاست + کہ نشانش بحکم عقرب زاست + عوض قوس حاست زانکہ بہشت + قوس گردون رسد بہشت بہشت + حکم نہ چرخ لغو و برباز یست + زان زطا جدی را رقم سازیست + دلو شد یاز حکم اختر کوی + کہ یریزدہ آبروازوی + حوت دان صید حکم ایزدی + یا الف شکل شست بین با وی + اللغات

قم بالفتح جاروب کردن خانہ انوار بالفتح روشنی ہا و شگوفہا بر تقدیر اول جمع نور بالضم و بر تقدیر ثانی جمع نور بالفتح شم بالفتح و التشدید سونگھنا مری بالضم و ہمزہ در آخر بر وزن مقیم سر معدہ جو حلق سے لگا ہوا ہی مجراے طعام و بروزن امیر

نیز و بالفتح گوار اطویت بفتح و تشدید ضمیر و نیت و چاه یا ی ترکی مین کمان قبہ بالضم و التشدید بنای مدور جیسے گنبد اور کلس عماری وسپر اور مانند اسکے زح بالفتح و تشدید چادور کرنا انا بکسر ظرف و برتن داس ورانتی حی بالفتح و تشدید زندہ معنے ترکیبی نثر مصرحہ نے اس نثر مین سیارات سبعہ اور انکی علامتون کا جو تنجیم مین مقرر ہوے ہین برعایت حرف آخر سیارہ کے ذکر کیا اور معنے ترکیبی و معمائی بھی خود ہی ہر ایک سیارہ کے ساتھ ادا کر دیے اگرچہ حاجت کچھ اور لکھنے کی نہین لیکن بطور اختصار ضرورۃً کچھ لکھون چنانچہ اول قمر سے جو سیارہ فلک اول کا ہی شروع کیا ہی اور علامت اسکی را ہی کہ قمر کا حرف آخر ہی بس مصرحہ کہتے ہین اسکے رقم کی راے پریشان سے دل کو خالی کر تو سراچہ سینہ کا اپنی گرد غم سے جھاڑا بہارا پائیگا پریشان بدینوجہ کہ اور حرفون سے الگ ہی دوسرے فلک پر عطارد ہی اسکی علامت دال اور دال و دلیل کے ایک ہی معنے ہین راہ بتانیوالا بس فرماتے ہین کہ عطارد کی دال کا جو دلیل ہی اسکی راہ بتانے پر مت چلے اور راہ حق پر چل جسکے سر راہ پر عطاے کبری اور کامل پائیگا ظاہر ہی جب عطارد کی دال سے اعراض کیا تو را ہی جسکے سر پر عطا رکھی ہوئی ہی اسی را کو مصرحہ نے راہ حق ٹھہرایا ہی بلحاظ را کے جو راہ مین ہی تیسرے فلک پر زہرہ ہی علامت اسکی ہا تو اسکی ہا کیطرف مت دیکھ تو نور کے شگوفے تیرے دل کو روشن کر دین جب زہرہ کی ہا سے چشم پوشی کی جائے گی زہرہ بمعنے شگوفہ کے رہ جائیگا کہ اسکی ہا دوچشمی سے صورت کلی کی عیان ہی چوتھے فلک پر شمس ہی اسکی علامت سین لیکن تو اس سین سے بھی اپنے بوستان محبت و مہر کو خالی کر تو شم رہ جاے جو واردات آلہی سے ہین جنسے خاطر تیری گلشن ہو جاے پانچوین فلک پر مریخ ہی اسکی رقم خا بس اس خا کو دندان آہن خا توکل سے چاب ڈال تب تیری نیت کی مری کو لذت و حلاوت ملے اور ظاہر کہ بعد چاب لینے خا مریخ کے مری رہیگا چھٹے فلک پر مشتری ہی اسکی رقم یا اور کمان کو بھی یا کہتے ہین اور اسکا خانہ بھی

کمان ہی بس مضارح کہتے ہین قوس جو اسکا خانہ ہی یعنے یا اسکو خوب توڑ دے تو میم
محافظت حق کا قبہ کی صورت جیسے سر سپر پر ہوتا ہی تیر اسیر ہو جاے صورت
اسکی یہ ہی کہ جب یاکو کہ خانہ اصلی اسکا ہی توڑ ڈالا تو مشتر رہا جسکے سر پر میم محافظت
حق کا قبہ کی صورت رکھا ہی اور میم کے بعد شین تے رے بصورت سپر کے ظاہر ہی
ساتوین فلک پر زحل ہی علامت اسکی لام بصورت دامن بس اس دامن کو اسکے
پانون سے جو سیدھا سر لام کا ہی گرادے تو زح رہ جائیگا جو دوری عتاب و عذاب
سے بخشتا ہی اب سیارے تو ہو گئے رہ گئے ثوابت جو فلک ہشتم پر ہین انکے قدم
سے بھی قلم اٹھالے یعنے انکی چال گردش سے بھی کنارہ کر تو تجکو سرفرازی حصہ
ثواب کی حاصل ہو اسکی صورت یہ ہی کہ ثوابت ثوابت اول بکسر با دوم بفتح
با بس ثوابت کی تا نفس کلمہ کی ہی اور ثوابت مین تاے خطاب جسکو سرفرازی
ثواب سے حاصل ہی یہ سب بیان سیارات سبعہ کا تھا کہ انکی گردش و حرکت
کا مقید و معتقد نہو ہر شی کو مالک الملک سے سمجھے رہ تو فوز عظیم کو پہونچے اور
معنے معانی معنے ترکیبی کے ساتھ بیان ہوتے گئے ہین ناظرین خیال فرماکے سمجھ لین
معنے ترکیبی مثنوی اس نظم مین بارہ برجون کا بیان ہی مع انکے رقوم
کے اور انکے رقوم بحساب ابجد کے ہین یعنے ابجد سے حطی تک چنانچہ فرمایا
کہ برج حمل کی علامت جو صفر و نقطہ مقرر ہوا ہی اس بات کو جتاتا ہی کہ اس سے
کسی کا اتاے امل پر نہین ہوا ہی کوئی اس سے متوقع کامیابی کا نہو اور ثور کی علامت
مین نجومیون نے الف لکھا کہ اسکو ایک نقطہ کا بھی اختیار نہین ہی جیسے الف ایک نقطہ
نہین رکھتا اور دو پیکر کی علامت با ٹھرائی ہی تا جان جائین کہ یہ دو دل ہی اس سے
یقین نہین کہ یکتا ہو سرطان کی علامت جیم مقرر کرکے ظاہر کر دیا ہی کہ یہ کج ہی اس
کجرو سے راستی کا نشان مت ڈھونڈھے اور سرطان اگلے پچھلے پانون دونو ںسے
دونون طرح آگے پیچھے کو چلتا ہی اس سبب سے کجرو کہا ہی دیکھو برج اسد
کہ سب مین غالب و زبردست ہی اسکی علامت دال مقرر کی ہی تا سمجھ لین

کہ قد شیر کا حکم تقدیر کے پیچھے دال سا خمیدہ اور دوتا ہو رہا ہی بس بدون حکم تقدیر
کے کیا کر سکتا ہی معمول ہی کہ کھیت کاٹنے والونکے ہاتھ سے بالیان گر جاتی ہین اُنکو
خوشہ چین بین لیتے ہین سنبلہ بھی خوشہ چین داس قضا کا ہی اسیلیے رقم اسکی ہا
ٹھرائی جو بمعنے بگیر کے ہی پھر اسکا کیا مقدور اور کیا دستگاہ ہی جو کسی کو کچھ دے سکے
بلکہ یہ باتیں ہی تنبیہ کے واسطے ہی کہ تو آگاہ ہو جاے اب میزان کی کیفیت سنیئے
کہ اسکی رقم واو ہی جو حرف علت وعیب سے ہی سو یہ اسیواسطے کہ تیرے میزان
مین اسکی علت وعیب کے معاملہ مین ریب وشک نہ آنے پائے راستی سے اُسکی
زیب ہو جاے عقرب کا نشان سنیئے زا ہی یہ زا اس توجیہ کو سُجھاتا ہی کہ یہ عقرب
کی زا عقرب زا ہی ہی ہمیشہ دکھ اور مصیبت ہی اس سے پیدا ہوتے ہین عوض قوس
کا حا ہی یہ حا کہہ رہا ہی جسنے قوس گردون کو چھوڑا وہ ہشت بہشت کو پہنچا ہشت
بہشت برعایت حا کہ آٹھ عدد والی ہی اور قوس گردون متعلق اول مصرعہ سے اور
جدی کی رقم جو طا قرار دی ہی جسکے نو عدد ہین یہ طا پکار رہی ہی کہ احکام جملہ نو آسمانون
کے لغو و بازی پر بنا کیے گئے ہین دلو کی علامت اُس شخص نے جو اختر کے حکم بیان
کرتا ہی یا مقرر کی کہ اسکے عدد دس ہین اس خیال سے کہ یہ دس ابرو نکو آبرو والون
کی رو سے بٹو ئیگا اور دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد مقرری اب فقط برج حوت رہ گیا
اُسکی علامت یا مع الف ہی جسکے عدد گیارہ ہوے یہ تو خود شکار حکم ایزدی کا ہی اور
اسکے پاس یہی یا مع الف بصورت کانٹے ما ہی کے موجود اب سب بارہ برجون کا
بیان ہو گیا منجملہ اُنکے ایک کی علامت صفر اور دس کی علامت ابجد کی الف سے
یاے حطی تک تو یہ سب گیارہ علامتین ہوئین بارھوین یا مع الف ان نثر و نظم کے
معنے ترکیبی و معانی سب بیان ہو گئے سوا انکے اور کوئی معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم
بالصواب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے زہرہ کی جگہ بہارا ور زح کے بجاے
زخ اور رقم صفر کے ٹھکانے زخم آ دیا کی جگہ یا اور حرف دال کے بجاے رقم دال
داس مین داش عقرب زاست کو عقرب راست حاست کا خاست نشان

قوس مین دلو شد کی جگہ دیو شد سب غلط ہین کاتب تو اکثر غلط نویس ہوتے ہین مگر مصحح اگر مصحح ہون تو صحت کہان ــ

نکتہ شعراے روزگار نقد عین شعر آبدار در شراے آبکار نہادہ اند و از صلت جزلت غدلت پیش چشم ایشان نمی آید دبیران فلک مقدار از بسکہ عطارد سایہ مہر از سر ایشان برگرفتہ الف و نون قلم و دوات بطرف افگندہ اند و از جفاے چرخ پیر شدہ اند قطعہ شد مزلزل میان بیم و امید + دل شاعر از ان بود عاش + ہست دالی دبیر را بر سر + تا بر آردنمی ز چاہ معاش + اللغات شعرا جمع شاعر شرا خرید فروخت آبکار بالفتح جمع بکر زن بکر او سخن ناگفتہ صلت بکسر عطا و انعام و پیوند دبیر بالفتح صاحب نظم و نثر برگرفتن اٹھا لینا رعاش صاحب رعشہ معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین کہ شعرا کا یہ حال ہی کہ نقد عین یعنے شعر آبدار کو شراے ابکار مین رکھا ہی یعنے کیسے کیسے نقد جید عمدہ عمدہ فکرون کے خرید مین دیئے ہین غرض ایک کو چھوڑا دوسرے کو اختیار کیا ایسے ہی بار بار عمدہ سے عمدہ کے خریدار ہوئے ہین اور صلت کا یہ حال کہ سواے لت مذلت کے اور کچھ سامنے انکے نہین آتا ہی اور دبیر فلک مقدار از بسکہ سایہ مہر و محبت کا عطارد نے انکے سر سے اٹھا لیا الف و نون قلم و دوات کو ایک کنارہ ڈالے ہوے ہین اور جفاے چرخ سے پیر ہوگئے یہ حال زمانہ کے شاعرون اور دبیرون کا ہی معنے ترکیبی قطعہ ایسا وقت ہی کہ شاعرون کا دل نہایت رعشہ مین پڑا ہوا ہی اور رعاش ہی بسبب بیم و امید کے اور دبیر کے سر پر جو ایک دال رکھی ہی دال نہین ہی گویا ایک دلو ہی کہ اپنی چاہ معاش سے کچھ نم نکالے معاش کو اسکی چاہ بنظر نہایت پستی و تنگی کے کہا ہی معنے معماے نثر شعرا مین حرف عین درمیان شرا کے واقع ہی اور کلمہ صلت مین لت ہی جو صاد کے سامنے پڑی جسکو چشم تعبیر کی ہی دبیران مین حرف دال رقم عطارد کی ہی جب یہ سایہ اپنا اٹھا لیگا بیران رہیگا پھر الف نون اسکا جو مثل قلم دوات کے ہی بطرف افگندہ ہوگا بیر رہیگا

بصورت پیر سے معنے معماے قطعہ شاعر کا دل رعاش ہی دال دبیر مراد دلو سے ہی
اور اسکے بعد بیر بمعنی چاہ محسنات کلام نقدعین شعر آبدار کیسا ابلغ ہی صلت
لت مذلت سب مین لت لکلتا ہی دبیر فلک عطارد سایہ مہر سب مراعات
سایہ کے لیے باوصف صفت خاص اُفتادگی کی برگرفتن کیا ہی خوب ہی اور
ایسی ہی اور خوبیان الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے ابکار آب کا راور
صلت کا وصلت جزلت کی جگہ خیرات دبیران کے بجاے پیر فلک قطعہ مین مزلزل کا
مزازل دال دبیروالی کی جگہ سب غلط ہین۔

حکایت یکے ازباریک بینان لغزی چون نقش زلف خوبان نقش بستہ بود و قلم مشکینش
بدانگونہ درصفت موی ازروی بتان چین چہرہ کشادہ کہ خامہ مانی ازشرح آن چون
موی سمور درسر می آمد شاعری تیززبان چون شانہ پردہ ازنشانہ آن عقد بکشاد
وہزارلاف پریشان آغاز نہاد یکی ازروسا بشنود وگفت شاعرکہ ازنام خود بلاقد
بہ تیغ زبان چون الف موی شگافد قطعہ شعر آن شد ززمرۂ شعرا + کہ نہد بر فراز
شعرش پا + لیک زآشفتگی شعرگزاف + بسکہ سر ہار سد بعرش زلاف + اللغات
لغز چیستان وسوراخ موش کلان مانی نام نقاش معروف سمور بفتح اول وتخفیف
میم نام ایک جانور کا ہی قسم روباہ کی کہ اسکے پوست سے پوستین بناتے ہین
اور اُس پوستین کو بھی کہتے ہین عقد بالفتح گرہ دینا گزاف بکسر اول بروزن
غلاف بیہودہ وہرزہ وبیحد وبیحساب وبضم اول نیز معنے ترکیبی نثر ایک نے
باریک بینون سے ایک چیستان مثل نقش زلف خوبون کی لکھی تھی زلف خوبان
سے تشبیہ مشکل اور پیچ درپیچ ہونے مین ہی اور وہ چیستان تھی بھی زلف کے
نام سے چنانچہ فرمایا کہ اُسکے قلم مشکین نے بالون کی صفت مین مُنھ بتان چین
سے چہرہ کھولا یعنے صفت کیا کی تصویرین بتان چین کی بنائین اور ایسی کہ مانی
کے قلم اُسکی شرح سے مثل موے سمور کے سر مین آتی تھی یعنے سر ٹیک دیتے تھے
ایک شاعر تیز زبان نے شانہ کیطرح پردہ نشانہ اُس گرہ سے کھول دیا یعنے

جیسے شانہ سے گرہ بالون کی سلجھ کے کھل جاتی ہی اس تیز زبان نے بھی اُسکو کھول دیا
اور ہزارون شیخیان بے فائدہ شروع کین ایک نے رئیسون سے سنا اور کہا کہ شاعر جو
اپنے نام سے لاف زنی کرے تیغ زبان سے چاہیئے کہ الف کیطرح بال کو چیرے تو
لاف زنی اُسکی بڑھکے ہوئی معنے ترکیبی قطعہ یعنے زمرہ شعرا مین اشعر سب
سے بڑھکے شاعر وہ ہی کہ اپنے شعر کے سر پر پانون رکھے یعنے پامال و بے اعتبار
سمجھے لیکن ہوتا یہ ہی کہ شعر گزاف کی آشفتگی سے بہتون کے سر عرش پر پہنچے ہین
یعنے لوگ اُنکے لاف و گزاف کی بیہودگی کا خیال کرکے ہر قسم رعایت مرعی کرتے ہین
اور یہی رتبہ پاجاتے ہین معنے معماے نثر نقش نقش تجنیس سمور کا اول آخر
سر اور مو اسکے بیچ مین واقع نشانہ مین پردہ نون ہی جب کھل جائیگا شانہ رہیگا
لاف پریشان بھی الف ہی یعنی ہزار شعر یعنی مو کے ہی جب الف تیغ زبان کا اس مین آئیگا
اور موشگافی کریگا تو شاعر ہوگا معنے معماے قطعہ شعرا کا الف پانون ہی جب
شعر کے سر پر رکھا جائیگا اشعر ہوگا اور شعر آشفتہ عرش ہی محسنات کلام جو کہ
یہ حکایت ایک لغز کی صفت مین لکھی ہی اور اُسمین بیان زلف کا اسلیے پہلے ہی سے
باریک بینان کے ساتھ شروع کی نقش بستن نقش جمانا اور تصویر بنانا دو نون
معنے کے واسطے کیسا لطیف ہی ایسے ہی قلم مشکین برعایت زلف اور نیز صفت
قلم اور شانہ اور تیز زبان اور تیغ اور ہزار و لاف کہ قلب اسکا بھی الف ہی اور سوا
اُسکے بہت خوبیان ہین الاختلاف شارح نے معما لاف کا نہین لکھا متن مطبوعہ مین
دوسری آمد کے بجاے می آید موشگافد کی جگہ می شگافد صحیح نہین ہی —

الباب الرابع فی الزهد وفیہ فصول

الفصل الاول فی العبادت والفسق ومایناسبہا

نکتہ مطیع ہر جا کہ نزول کند بار گیر اور اازعزت بر دیدہ جاے دہند در لفظ مطیع بنگر

کہ مطی ست بربالاے عین و متمرد عاصی ہر کار کہ با تمام رسباندہ خلق درعقب او باشد
و لفظ متمرد متم این معنی ست کہ متم ست وردد رپے او نظم دل صالح آمد الف دار
راست + از انش ہر جا کہ شد صلح خاست + تبہ کار خالی ز فرہی ست + تباہے اگر
باز دانی تہی ست + اللغات مطیع فرمانبرداری وطاقت کرنے والا بار گیر
اسپ و شتروگا و مطی بفتح میم سواری و مرکب متمرد بضم بروزن متولد سرکش و
یلغی و نافرمان متم بضم میم وکسر میم ثانی تمام کنندہ وکامل کنندہ بہی بفتح و یاے معروف
نکوئی و بہتری و صحت معنے ترکیبی نثر یعنے مطیع جس جگہ جاتا ہی اُسکا تو کچھ کہنا ہی
نہین سواری وغیرہ جو اُسکے آرام کی چیزین ہوتی ہین بڑی عزت سے اُنکو آنکھو نپر
جگہ دیتے ہین دیکھ لے لفظ مطیع کو کہ مطی بالاے عین واقع ہوا اور نافرمان گنہگار کوئی
کام پورا کرے اُسکے پیچھے رو خلایق لگا ہی رہتا ہی خود لفظ متمرد متم اس قول کا ہی کہ متم
ہی اور رد اسکے پیچھے معنے ترکیبی نظم دل صالح کا ایسا ہی جیسے الف سیدھا بے بل
بے کج اسی سبب سے جہان وہ جاتا ہی اُس سے صلح و ملت ہی پیدا ہوتی ہی اور
جو تبہ کار ہی فربہتری و نکوئی سے خالی ہی اصل یہ ہی کہ تباہی کو اگر جانے اور خیال
کرے تو وہ خود تہی ہی معنے معماے نثر مطیع مین لفظ مطی کہ سواری کے معنے مین
ہی عین پر کہ چشم ہی رکھا ہوا ہی اور متمرد مین اول متم ہی اور پیچھے اسکے رد لگا ہوا
معنے معماے نظم صالح کا دل الف ہی جو راست ہی باقی صلح جو الف کو گھیرے ہی
اور تباہی تہی ہی اسطرح سے کہ تے با ہے یعنے تے ہے کے ساتھ ہی محسنات کلام
مطیع و متمرد دونون فقرون مین دونون کا بیان داخل صنعت تضاد ہی متمرد کے
مناسب الفاظ متم اور اتمام کیا ہی خوب ایراد کیے ہین کہ صنعت اشتقاق
پر شامل ہین—

نکتہ عت از روے لغت تکرار و الحاح ست در مسالت غرض آنکہ عبادت
کہ اول و آخرش بتکرار ذکر و الحاح دعا کہ کمال خضوعست آراستہ نباشد
بادو ہوا باشد شعر عین الیقین چراغ راہ عبادت آمد + این عین اگر نداری در دست باد ستانا

اللغات عت کے معنے مصور رحہ نے لکھدیے الحاح بالکسر بار بار کسی بات کو کہنا سالت بالفتح و فتح ہمزہ ولام مانگنا و سوال کرنا خضوع بضمتین فروتنی کرنا یقین کے تین درجے ہین علم الیقین وہ کہ کسی شی کو بیقین جانتا ہی عین الیقین جیسا جانتا تھا آنکھ سے بھی دیکھ لیا حق الیقین کہ خود اپنے ہی اوپر گذر جاے **معنے ترکیبی** نثر مصور رحہ کہتے ہین خوشامد اور گڑگڑانے کو جو کسی شی کے سوال و مانگنے مین کیجاے عت کہتے ہین اس سے ہماری یہ غرض ہی کہ عبادت اگر اول اور آخر اُسکا تکرار ذکرا ور الحاح دعا کے ساتھ کہ نہایت عجز و فروتنی ہی آراستہ نہو وہ عبادت کچھ چیز نہین محض بادہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** عین الیقین چراغ راہ عبادت کا ہی یعنے عبادت کا مشغول ہونا جب ٹھیک ہی کہ عین الیقین اسکا ہو کہ گویا معبود حقیقی کو دیکھتا ہی اور وہ حاضر ناظر ہی اور اگر یہ عین عبادت مین نہین رکھتا تو سواے بادت کے اور کیا پائیگا جسکے معنے ہین ہوا تیرے واسطے ہی **معنے معماے نثر** عبادت کے اول و آخر سے عت نکلتا ہی کہ عجز و الحاح کے معنے مین ہی پس اگر عبادت مین عت نہو تو پھر بادہی باد ہی اور محض بیہودہ **معنے معماے شعر** عبادت کی عین چراغ راہ عبادت کی نہو گی تو بادت رہیگا اور تاے خطاب بمعنی باد ترا ای باد برلے **تو محسنات کلام** تکرار و الحاح مسالت دعا خضوع سب مناسب یکدیگر۔

نکتہ عباد باید کہ چشم برداب دل یعنے جد و تعب نفس دارد چہ اگر عابد عین عجب برقدم وروش خود دارد ہر روز ابعد باشد **نظم** عین عابد شد مشرف برابد + زانکہ از نور یقین دارد مدد + راستی چو درمیان چشم و دل + کز الف شد عبد عابد ای مقل +

اللغات عباد بالضم جمع عابد داب دستور و قاعدہ جد بالکسر کوشش و درشتی تعب بفتحتین رنج و ماندگی عجب بالضم خویشتن بینی مقل بضم اول و کسر ثانی درویش اور اندک کنندہ اور بردارندہ کسی چیز کا **معنے ترکیبی نثر** عابدون کو چاہیے کہ چشم داب دل یعنے کوشش و رنج نفس پر رکھین مطلب یہ کہ موافق دستور و قاعدہ کے نفس کشی مین دریغ نہ کرین اسلیئے کہ اگر عابد عین عجب کو

اپنے قدم اور روش پر رکھیگا اور چال و دستور کو اچھا سمجھے گا جیسا کہ صورت اول
مین قرب حاصل ہوتا ہی اس صورت مین ویسے ہی ہر روز ابد ہوا چلا جائے گا
معنے ترکیبی قطعہ دیکھو عین عابد کو جو نور یقین کی مدد سے ابد پر مشرف ہوئی ہی
یعنے یہ آفتاب تو سال بھر مین ایک دفعہ مشرف بشرف ہوتا ہی یہ عین ہر وقت
مشرف بابد ہی پس اے درویش تو اپنی چشم و دل کے درمیان مین راستی ڈھونڈھ اور
ٹٹول دیکھ لے عبد مین الف آنے سے عابد ہوا جسکے وصف تجکو معلوم ہوے **معنے**
معماے نثر عباد مین عین جسکو چشم کہا ہی باد پر ہی اور باد کا دل دا ب تو گویا چشم
کا داب پر ہونا چاہیئے اور جو اس عین کو عابد اپنی روش کے قدم پر رکھیگا ابد
ہوگا **معنے معماے قطعہ** عابد کی عین کے بعد لفظ ابد موجود عبد کی عین و دل
مین الف آنے سے عابد حاصل ہوگا چشم عبد کی عین اور دل اسکا بے جو بیچ کا
حرف ہی **محسنات کلام** بمناسبت عباد کے باید سے باد نکل سکتا ہی اور داب
تو مقلوب ہی باد کا ہی چشم بر دل نفس عین قدم روش سب مراعات عین کے
لفظ مین کیسا ایہام ہی برعایت لفظ شرف کے آفتاب سے اور لفظ روز کا بھی
یہی حال ہی آفتاب سے اور انکے سوا اگر طالب ہو ملاحظہ فرماؤ کہ سب عیان
ہین یہ جو کہا ہی عین عجب بر قدم و روش خود دارد کیا ہی ابلغ ہی کہ قدم خود کا دال
ہی اور عابد کا قدم بھی دال۔

نکتہ مستور اگرچہ بظاہر مست دلی نماید اما روے دلش در آخرت باشد و ناسک
اگرچہ درویش بہردم باشد اما دامن از ایشان بکاف کلائت و حراست دریدہ
باشد **نظم** باز گردید ست ناسک از کسان + در دلش بنگر کزین یابی نشان
طبع صالح دم ازان عالم زدست + حاصل دنیا ازان برہم زدست + **اللغات**
مستور پوشیدہ شدہ و پوشانندہ کما قال اللہ تعالی حجابا مستورا ای ساتر
ناسک عبادت کرنیوالا اور راہ خدا مین قربانی کرنے والا کلائت بروزن
ومعنی حراست بمعنی نگہبانی برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصراع

کہتے ہین ایک فرقہ مستورون کا ہی کہ وہ آپکو دوسرے رنگ مین چھپائے ہوئے ہوتے ہین
کہ بظاہر مست دلی ظاہر کرتے ہین یعنے ایسا اظہار کرتے ہین کہ کوئی دیکھے تو کہے کسی
نشہ مین مست ہین اور وہ نشہ مین عشق کے مست کہ جسکے چھپانے کو یہ اختیار
کیا ہی بس مست دلی تو ظاہر ہی لیکن رو دل اُنکا آخرت کیطرف ہوتا ہی لہذا
مستور کو ایسا ہونا چاہیے دوسرا فرقہ ناسکون کا یعنے عابدون کا جنکو سالک
کہتے ہین انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ روا انکا تو مخلوق مین ہو لیکن دامن انکا کاف
کلائت وحراست کے ساتھ سمٹا ہوا ہو یعنے لوگون سے تو ملین لیکن دامن اپنے
سمیٹے ہی رہین کہ لوث دنیا مین بھرنے نپائے غرض مست وسالک دونون
کی کیفیت بیان فرمادی معنے ترکیبی نظم ناسک اگرچہ لوگون مین ملا ہوا ہی
لیکن اپنے پھرا ہوا ہی تو اُسکے دل کو دیکھ ضرور اسکا نشان اور پتہ پائے گا اور
صالح کی طبیعت اُس عالم سے دم مارتی ہی یعنے اُسکے شوق مین ہی اس سبب
سے اُسنے حاصل دنیا کو برہم کیا ہی معنے معمائے نثر مستور کا اول جز مست
ہی یہ دنیا کی طرف ہی دوسرا ور کہ اسکا دل رو جو آخر مین ہی اسی واسطے رو
در آخرت فرمایا ہی ناسک کا رو لفظ ناس ہی بمعنے مردم اور کاف اسکا دامن جسکے
معنے منع اور باز داشتن کے ہین اسی لیے درچیدہ باشد کہا ہی معنے معمائے نظم
قلب ناسک کا کسان ہی صالح کا قلب برہم زدہ حاصل محسنات کلام
روے دل مستور کا کس خوبی کے ساتھ آخرت مین کیا ہی بنظر آخر مین واقع ہونے
کے ایسے ہی دوسرے فقرہ مین دامن ناسک کا کاف سے سمیٹا ہی جو بمعنی بازداشتن
کے ہی۔

نکتہ زاے زاہد روے پوش ست بزہ یعنے بناے نفس وہوا و تاے تقوے
لجگی ست بر سر طبع قوی پیل آسا قطعہ زاہد ز دست دردلش آہ نہ سوز عشق
بالنقش زہد تار ہد از نار عاقبت + دل را کہ از نحیفی فسق ست دال ولام + آمد
دلیل تقویت او ز تقویت + اللغات بہ بالفتح وتشدید شکستن اور

ویران کردن کجک آنکس پیل بانان تقویت بالفتح قوت دینا تقویت تقوی بالفتح پرہیزگاری اور تا اسمین مصدری ہی معنے ترکیبی نثر زاز اہد کی ہدکو اندر چھپائے ہوے ہی یعنے پوشیدہ پوشیدہ بنیاد نفس و ہوا ڈھاتی اور ویران کرتی ہی اور ظاہر ہی کہ زہد ایک پوشیدہ چیز ہی جسقدر زہد بڑھیگا بنیاد نفس و ہوا کی گھٹےگی اور تا تقوی کی ایک کجک ہی سرپر طبع قوی پیل آساکے کہ یہ کجک اسکو بس مین کرتی ہی معنے ترکیبی قطعہ زاہد سوز عشق سے اپنے دل مین ایک آہ لگاتا ہی تو نقش زہد کے ساتھ کہ ہم صورت زہد کا ہی نار عاقبت یعنے دوزخ سے بچ جاوے اور دل کے واسطے کہ فسق کی نحیفی سے دال و لام ای خمیدہ ہورہا ہی اور اسکی تقویت کی دلیل تقویت یعنے تقوی مین سے معلوم ہوئی ہی کہ تقوی سے تقویت حاصل ہوتی ہی کررہا ہی اسلیے کہ تقوی اور تقویت دونون ایک ہی قالب مین ہین معنے معماے نثر لفظ زاہد مین زا ہد پر واقع ہوئی اُسکو چھپائے ہی اور تقوی مین تا بصورت کجک لفظ قوی پر جو صفت طبع پیل آساکے ٹھہرائی ہی موجود معنے معماے قطعہ زاہد کے اول آخر سے زد حاصل ہی اور جب زد مین آہ آئیگا زاہد ہو جائیگا زہد رہا ہم نقش دال و لام اس کا مجموع دل اور تقویت تقویت دونون تجنیس تام دال و لام اس سبب سے دل کو کہا ہی کہ یہ دونون حرف ضعیف و نحیف ہین لام سے معلول مراد ہی اسلیے کہ لام واسطے تعلیل کے موضوع ہی دال باعتبار خمیدگی اور لام بلحاظ باریک پڑھے جانے کے جملہ قرا کے نزدیک سوائے لفظ اللہ کے محسنات کلام زا زاہد کو پوشش ٹھہرانا خالی باریکی سے نہین ہی اسواسطے کہ زا امالہ کرنے سے زے ہو جاتی ہی اور زے بمعنی لباس و جامہ کے ایسے ہی تقوی کی تا کو بصورت کجک ٹھہرانا بدیہی ہی لفظ بر سر قوی کیا خوب ہی کہ کجک سر پر پیل کے ہوتی ہی اور تا بھی سر پر طبع قوی کے اور جو کوئی ڈھونڈھینگے بہت ملینگے مین نے تو ہر جگہ یاد دلانیکو تھوڑا تھوڑا لکھدیا ہی تا ناظرین ضرور دیکھین تامل فرمائین۔

حکایت یکی از صلحا را گفتند که فلان مفسد که شجرہ وجودش بابیخ سست پیوند بریدن درخت در باغی شد و با آہن دل بیخ نہال نہاد خودمی برید قضا را تبر بپایش آمد یعنی تب که ہلاکت است از پاے در افتادہ گفت نظر بر چمن سامی اسامی افگنید که فاسق که از اصل طینت بر آمدہ است بفکر فاسد تبر بہ پاے خود خوردہ است

رباعی مفسد که نہادہ اندازہ پایش + از خون دل سست غرق ازان اعضایش + چون کردن او از سر فک دور شود + بینی مسدی زحبل غم بر تایش + اللغات

باغی خواہندہ وستم کنندہ باغی ای یک باغ نہاد اصل وذات تبر ہندی بسولہ سامی بلند اسامی جمع الجمع اسما که جمع اسم کی ہی فاس تبر نای گلو وحلقوم معنے ترکیبی نثر ایک صالح کو کہا که فلان مفسد جسکے شجر وجود کا باغی وظالم ہی درخت اسنے ایک باغ مین گھسا اور آہن دل سے جڑ نہال نہاد کی کاٹتا تھا جو که یہ شخص خود ہلاک ہوا ہی اسواسطے اسطور پر کہا که آہن دلی سے درخت کیا کاٹتا گویا اپنے نہال نہاد کی جڑ کاٹتا تھا اتفاقاً تبر اُسکے پانون پر آیا تبر کھاکے گر پڑا وہ تبر اسکے حق مین تب یعنے ہلاکت تھا صالح نے کہا که تم جو یہ بیان کرتے ہو ذرا نظر وغور چمن بلند اسامی پر ڈالو اور فکر کرو یعنے الاسماء ینزل من السماء یہ تو جیسا جو کوئی ہی اور جس صفت کے ساتھ وہ ویسا ہی اپنا نام چمن اسما سے رکھاکے لایا ہی وہی گل اُس سے کھلتا ہی مثلاً فاسق که یہ اپنی اصل طینت و سرشت سے نکلا ہوا ہی بسبب فکر فاسد کے پہلے ہی سے تبر اپنے پانون پر کھائے ہوے ہی کچھ آج نہین کھایا ہی معنے ترکیبی رباعی یعنے مفسد کے پانونپر تو قضا وقدر نے پہلے ہی سے آرہ رکھدیا ہی پھر اعضا اُسکے خون دل مین کیسے غرق نہون اور جب گردن اُسکی جو مبہم ہی سر فک سے که وہ فا ہی دور ہو جاے تو اسوقت مین ایک رسی لیف خرما سے جسکو مسد کہتے ہین غم کی اُسکے حلقوم مین پڑے دیکھیگا اس شعر مین اقتباس ہی آیت کریمہ فی جیدھا حبل من مسد سے معنے معماے نثر باغی بیاے معروف و باغے بیاے وحدت تجنیس آہن کا دل

نہا ہوا اور مقصود اس سے نہاد ہی بس دال مذکور نہین کی اس سبب سے کہ وہ جڑ تھی جو
کٹ گئی تبر کے دو جز ہین تب الگ پر الگ جو حرف استعلا ہی سامی اسامی تجنیس
زائد فاسق کی اصل قاف ہی جب اس سے نکل جائیگا فاس رہیگا فاسد کا پانون
دال ہی اور فاس اسکے پانون پر رکھی ہوئی یعنے تبر خوردہ ہی **معنے معمائے**
رباعی اس رباعی مین مفسد کے حرف حرف مین تصرف کیا ہی چنانچہ فرمایا مفسد
پانون اسکا دال ہی اور سین اسکا ارہ جو پانون پر رکھا ہی اور مفسد کے اول
آخر سے مد حاصل ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دم یعنے خون کردن مفسد کی فا
ہی جو سر فلک کا ہی جب گردن دور ہوگی مسد رہیگا **محسنات کلام** آہن سے
قلب کر کے نہا لکالا ہی وہی نہا نہال و نہاد مین بھی موجود بلکہ کیسا نفیس ایما ہی
بہ آہن دل بیخ نہال نہاد خود می برید تا جان لیا جاے کہ نہا کے ساتھ دال جو جڑ
نہاد کی ہی وہ بھی لگی ہوئی ہی بر پایش آمد کیا ہی ابلغ ہی ایک یہ کہ تبر اُسکے
پانون پہ پڑا ایک یہ کہ پانون پر لگا اور بہت ہین شایق خود غور فرمالینگے
الاختلاف شارح نے رباعی مین جو مفسد کا معما ہی ایک نہین لکھا اسامی کو
جمع اسم کی لکھا ہی حالانکہ جمع اسم کی اسما ہی اسکی جمع اسامی اور پہلے باغی کی یا کو
یاے نسبت قرار دیا ہی اور وہ مع یا صیغہ اسم فاعل کا بغی یبغی سے ہی اور لکھا کہ
آہن دل اسکا دل نہاد ہوتا ہی نہ معلوم دال کس سے لے لی اگر دل سے تو لام
کو کہان پھینکا مخفی نرہے کہ اصل کتاب مین تبر بر پایش آمد لکھا ہی اور مصرع اسکی
تفسیر کرتے ہین یعنے تب کہ ہلاکت ست از پاے در اُفتاد پھر تبر بر پایش کیسے
ہوسکے گا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مثل زید عدل کے اُسی تبر کو جو پانون پہ
لگا ہی بنظر اُسکی شومی کے تب سے تفسیر کی ہی جو ہلاکت کے معنے مین ہی اور پہلا
مصرعہ رباعی کا یون تھا ع مفسد کہ نہادہ بر پایش + اول تو یہ مصرعہ چھوٹا معلوم
ہوتا ہی دوسرے نہاد کا فاعل نہین معلوم ہوتا نہ ضمیر کا ٹھیک ٹھکانا اُس
سبب سے مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اصل مصرعہ ویسا ہی جو مین نے لکھدیا ہی

اسلیے کہ اُسمین فاعل قضاو قدر ہوتے ہین جو مناسب موقع اور محل کے ہی ایسے ہی اول و آخر کے مصرعون مین پاپیش پاپیش دونون جگہ تھا اول تو قافیہ نہین ہوتا دوسرے بے معنے مین نے ایک جگہ پاپیش بمناسبت آرہ کے دوسری جگہ نالیش برعایت مسند کے لکھا کہ مسند بھی اُسکے گلے کی پھانسی ہو گئی تھی آئندہ ناظرین کو بمقتضاے انصاف تسلیم وغیر تسلیم کا اختیار ہی اور متن مطبوعہ مین نہاد کی جگہ نہادہ اور فاسق کے بعد شد اور بجاے سر فلک سر فلک غلط ہی۔

فصل فی السلوک والمعرفۃ وما یتعلق بہا

نکتہ طالب کہ سر و پا پیش بطلب یعنے علم آراستہ نباشد زود از پریشانی جہل نامش بطال شود و سالک کہ فیض نام حق یعنے ال در دل ندارد از بیدلے نقش سگے باشد قطعہ الف سالک ست مثقب صدق + زو شدہ سلک راہ حق زیبا + در رہ جستجو تن طالب + طل و آب ست ممتزج ز صفا + اللغات بطال بفتح و تشدید طا نہایت بیکار و نہایت دلیر آل بالکسر و التشدید نام خدا ایتعاو پیمان و امان مثقب بالکسر برمہ نجاران ممتزج بالضم آمیختہ معنے ترکیبی نثر طالب کہ سر و پا اُسکا طب یعنے علم سے آراستہ نہو جاہل مطلق ہو تو بہت جلدی پریشانی جہل سے نام اُسکا بطال ہوجاتا ہی اور سالک کہ فیض نام حق یعنے ال کا دل مین نہین رکھتا ہی بسبب بیدلی کے نقش سگ کا ہوگا ای ہم صورت سگ معنے ترکیبی قطعہ الف سالک کا گویا برمہ صدق کا ہی جس سے سلک راہ حق کی زیبا ہوتی ہی اور انتظام پاتی ہی اور راہ جستجو مین تن طالب صادق کا ایسا ہی کہ طل و آب جو دونون صاف و صافی نہاد ہین اُنسے آمیختہ ہی یعنے صدق و صفا سے آراستہ ہی بلکہ خود صفا ہو رہا ہی معنے معماے نثر اول و آخر طالب سے طب حاصل ہوتا ہی اور طالب پریشان از جہل بطال کلمہ سالک مین اگر لفظ ال نہے اور اُس سے بیدل ہو تو نقش سگ کی صورت

سنگ رہ جائیگا معنے معماے قطعہ سالک کے ادھر ادھر سلک ہی جب الف بیچ مین آئیگا تو گویا راہ حق کی سلک پیدا ہوگی اور صورت الف کی برمہ کی طرح ظاہر طالب کا تن یہی لفظ طالب ہی جو بر ملا طل و آب سے ممتزج ہی محسنات کلام سالک کی لفظ مین ال کو دل ٹھرایا ہی اور پھر اسکو بیدل کس خوبی سے بنایا ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین ال بکسر کی جگہ آل اور نقش کے بجاے نفس غلط لکھا ہی۔

نکتہ مرید تا کمان کجی مراز دست ننہد مرد نشود و خادم تا دلیل دم و نفس ہمگنان بدل قبول نکند خام باشد قطعہ سر مرید بہ پیش ست از حیا و ادب + ز زیر اگر زبر بشد سرش مرید بود + الف میان خدم بین و خادم اور ادان + کہ راستیش میان خدم پدید بود + اللغات مر بضم و تشدید را تلخ ید بالفتح دست مرید بالضم کسی چیز کا ارادہ کرنیوالا اور بفتح نہایت سرکش و متمرد ونا فرمان خدم بفتحتین جمع خادم معنے ترکیبی نثر مرید جب تک کمان کجی تلخی کی ہاتھ سے نرکھ دیگا مرد نہوگا اور وہ کمان کجی تلخی کی یا ہی مرید مین کہ ترکی مین کمان کو کہتے ہین اور خادم جب تک دلیل دم و نفس سبھون کی نہ مانیگا خام ہی رہیگا یعنے ہرکسی کی ہدایت و رہنمائی کو ماننے اور قبول کرے معنے ترکیبی قطعہ یعنے سر مرید کا خود بہ پیش ہی یعنے حیا و ادب سے جھکا ہوا اور بزیر بھی بلحاظ اسی بہ پیش کے پس اگر بزیر ہی تو ضرور وہ سر مرید ہوگا یعنے متمرد و سرکش نہ مرید اور اگرچہ الف خادم کا خدم کے درمیان مین ہی لیکن تو خادم اسی کو جان جسکے سب خادمون مین راستی ظاہر ہو اور یون تو جسمین الف لگایا جائیگا خدم سے وہ خادم ہو گا معنے معماے نثر لفظ مرید مین ید بمعنی دست اور کمان یا جو ید مین ہی اور مر بھی موجود جب تک اس کمان کو ہاتھ سے نرکھدیگا یعنے یا کو ید سے مرد نہوگا اور خادم وال دلیل سب کے دم کی نمانیگا خام رہیگا معنے معماے قطعہ مرید کا سر میم ہی اور مضموم اگر ضمہ کو فتحہ سے بدل دین مرید ہو جائیگا

پس مُرید مَرید باہم تجنیس بھی ہی محسنات کلام سر مُرید بہ پیش ست کیسا خوب کہا ہی کہ اُسکا پیش ہی بھی اور سر بہ پیش شرمگین ہوتا بھی ہی اور اسی کی رعایت سے زیر و زبر ایراد کیے ہین اور بہ پیش اور بزیر مین کیسی جدا جدا بات نکالی ہی ورنہ سر بہ پیش اور سر بزیر مآل دونون کا ایک ہی۔

نکتہ خاے خرقت پردہ ایست برروے رقت دل و میم مزوجہ بشکل تکمہ ایست وزی صورت ترک زیر این تکمہ و ترک کہ صوفی را مشاہدہ وجہ باقی نماید **قطعہ** دلق را روی دل آمد کہ نماید درو + عارفان روی دل خود چہ بخلق وچہ بہ حق + لام آن دلق کہ از بہر طمع می پوشند + از پئے تیر ملامت زرہے دان از دق +

اللغات خرقہ بالکسر ہندی گودڑی رقتہ بالکسر و تشدید قاف تُنک ہونا کسی چیز کا اور مہربان مزوجہ کسی چیز کو کسی چیز سے جفت و قرین کرنا اور خرقہ مزوجہ وہ خرقہ کہ جسمین ٹکڑے تلے اوپر لگے ہون تکمہ بالضم ہندی گھنڈی نہ تکمہ جو مشہور ہی زہے بکسر انداز و حد و طرف و نزدیک وہ بالفتح حیات و زندگی مخفف زیست و بالکسر و تشدید بالباس و جامہ ترک بالفتح چھوڑ دینا اور خود آہنی بالضم نام قوم مشاہدہ بضم دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا وجہ بالفتح رو وچہرہ و طریقہ و ذات و حقیقت شی باقی ہمیشہ رہنے والا اور نام خداے تعالے کا لام زرہ دق بفتح و تشدید قاف کوٹنا اور آہستا کرنا **معنے ترکیبی نثر** یعنے خا خرقہ کی ایک پردہ ہی روی رقت پر یعنے خرقہ پوش کا دل رقیق و نرم ہونا چاہیے اور مزوجہ کا میم بشکل گھنڈی کے ہی جو مزوجہ مین ہوتی ہی اور زے مزوجہ کی ترک یعنے کلاہ فقیری اب باقی رہا لفظ وجہ پس صوفی وہ ہی کہ جسکا دل اس خرقہ اور مزوجہ مین بعد اس سامان کے ذات پاک حضرت باقی لایزال کا مشاہدہ کرائے نہ وہ کہ خرقہ اور مزوجہ پہن کے ظاہر صورت بنائے باطن مین کچھ بھی نہین **معنے ترکیبی قطعہ** مصرع کہتے ہین کہ دلق کا رو تو دل ہی کہ عارف لوگ حال گدڑی مین اپنے روے دل کو دکھاتے ہین خواہ مخلوق ہو خواہ حق تعالے

سکو برا برنہ ادھر کی بیشی نہ اُدھر اور جو طمع کے لیے دلق پہنے ہی اُنکے لیے لام دلق کا
زرہ ہی جس سے وہ تیر ملامت کو بچاتے ہین اور اُسکی ضرب و کوفت سے بچے رہتے ہین
کہ فقیر جان سکے کوئی چیز نہین کہتا **معنے معمائے نثر** خرقت مین خا کے نیچے رقت ظاہر موجود
گویا بطور پردہ اُسکو چھپائے ہی مروجہ مین بعد میم وزا کے وجہ ظاہر **معنے معمائے**
قطعہ دلق کا رو دل ہی اور دلق سے جو لام نکل جائیگا دق رہیگا ملامت مین بھی
لام ہی اور تیر اسکا الف جسکا اشارہ ہی از پئے تیر ملامت **محسنات کلام**
دلق کا رو دل کو ٹھہرا کر اُسمین روے دل عارفون کا کیسا نمایان کیا ہی جہ تخلق و جہ
تخلق تکرار جہ کی واسطے مساوات کے ہی کہ صوفی خدا و مخلوق کے ساتھ یکسان ہی
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے مزوجہ مروجہ غلط ہی —
نکتہ مرد ضعیف بتنیہ چون عصا در دست گیرد قوت بنیادش باشد این معنی از
دست مدہ کہ الف شکل عصا دارد چون بر دست تہی آید شود کہ قوت ست و
درویش قوی نسبت چون عصا در دست آرد از دستگیری الف اللہ یادش آید
این معنی یاد دار کہ چون الف در ید آید یاد میشود **قطعہ** عصا بر قلب آب نیل
زرق ایدل بیکرنگی + بی موسیٰ زن کہ از دیوان فرعونی ابا بینی + دم خود را غنیمت
دان بزیر حکم حق ورنہ + چو آدم از الف در اہبطوا بر سر عصا بینی + **اللغات** بنیہ
بکسر و بضم اول و سکون نون بنیاد و نہاد و آفرینش و وجود آز دست دادن
چھوڑ دینا کھو دینا اید بالفتح سخت ہونا اور قوت دار ہونا اہبطوا یعنے اُترجاؤ تم
عصا چوبدست اور صیغہ ماضی کا عصیان سے یعنے نافرمانی کرنا **معنے ترکیبی نثر**
مرد ضعیف جو عصا ہاتھ مین لیتا ہی اُسکی بنیاد کو قوت ہو جاتی ہی تو بھی اسبات کو
جو مین تجکو بتاؤن ہاتھ سے مت کھو کہ الف بشکل عصا کے ہی جب ہاتھ پر اسکو
رکھوگے اید ہوگا جو بمعنی قوت کے ہی اور درویش قوی نسبت جو عصا ہاتھ مین
لیتا ہی اُسکو الف اللہ کی یاد آتی ہی اس بات کو بھی تو یاد رکھ کہ جب الف
ید مین آئیگا اید ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ایدل آب نیل زرق و مکر کے

قلب پر موسیٰ کیطرح عصا یکرنگی کے ساتھ مارا ور اُسکا سینہ پھاڑکے کنارۂ امن پر
نکل جا اسواسطے کہ دیوان فرعونی سے ابا و سرکشی دیکھیگا اور جو دم تیرا حکم حق کی
اطاعت مین گذرے غنیمت جان نہین تو آدم کیطرح مثل الف ورا اہبطوا کے
اپنے سر پر عصا دیکھیگا اے ضرب و تادیب **معنے معمائے** نثر عربی مین سنت
کے معنے مین ید ہی جب الف جو بصورت عصا کے ہی ید پر رکھا جائیگا آید ہوگا اور
جب الف ید مین آئیگا یاد ہو جائیگا **معنے معمائے قطعہ** عصا جو مراد الف
سے ہی جسکا اشارہ یکرنگی ہی قلب آب پہ مارنے سے ابا ہوتا ہی دم کے سر پر
الف آنے سے آدم ہو جاتا ہی اور یہ بات کہ ابا مین الف قلب آب مین کہان
ہی زیر آب ہی جو کہ خاصیت عصا کی زیر آب ہی ہو جاتا ہی گویا وہی اُسکا قلب ہی
محسنات کلام اس قطعہ کے دونون شعرون مین تلمیح ہی اول مین ذکر موسیٰ
علیہ السلام کا کہ تعاقب فرعون کے وقت جب نیل پر آئے حکم الٰہی سے عصا
نیل پر مارا بارہ راہین پانی پھٹکے پیدا ہو گئین یہ مع بارہ اسباط بنی اسرائیل
کے محفوظ و مصون کنارہ پر پہونچ گئے اور فرعون و فرعونی سب ڈوب گئے
دوسرے شعر مین بذکر حضرت آدمؑ کہ جب شیطان نے دھوکا دیکر گندم انکو
کھلا دیا عتاب سے حکم ہوا اہبطوا منہا جمیعا یعنے نکل جاؤ جنت سے تم سب
کہ وہ حضرت آدمؑ اور حوا اور شیطان اور طاؤس و مار تھے اور جو دوسرے
شعر مین عصا کہا ہی اسمین ایہام ہی کہ بصیغہ ماضی بمعنے نافرمانی کے ہی
جیسا کہ فرمایا ہی عصیٰ آدم ربہ اور عصا عصا تجنیس تام الاختلاف **متن**
مطبوعہ مین چون درید آید اسی پر فقرہ ختم کر دیا ہی یاد میشود نہین لکھا حالانکہ ضرور چاہیے
تھا اور بجائے ورنہ ارند غلط ہی—

نکتہ الف سواک مسواکیست کہ دندان طمع را بآن جلای تجرد دہند ہرگاہ
کہ آن الف دور دارند سوگ یعنے مصیبت و آلایش معصیت بینند **شعر** من
فالشفاء فی المسواک عمّا سوا + ابدال الاّمک جلا دی النقا +

اللغات سواک بالکسر مسواک جلا روشنی وصفائی سوگ کے معنے مصرح نے لکھدیے
تک بفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو ایک دوسرے مین گھسی ہون مک بالفتح
وتشدید کاف مکیدن معنے ترکیبی نثر الف سواک یعنے مسواک کا ایسی چیز ہی
کہ دندان طمع کو جس سے جلا تجرد کی دیتے ہین اسلیے الف مین بھی تجرد ہی اور جو
اس الف کو دور رکھینگے سوگ دیکھینگے یعنے مصیبت اور آلودگی معصیت کی
جیسی کہ تعلق مین ہوتی ہی پس تجرد اختیار کرے معنے ترکیبی شعر جو کوئی
مسواک مین ماسوا سے جدا ہوا ہمیشہ اُسکے واسطے چوسنا جلادی پاکیزہ کا ہی
یعنے خرما یا شیر کا الغرض حصول ناز ونعم ہر قسم کا معنے معمائے نثر سواک
سے اگر الف دور رہیگا ماہر سوگ ہوگا معنے معمائے شعر مسواک مین ما بھی
موجود ہی اور سوا بھی اور جب سوا اسمین سے نکل جائیگا مک رہیگا محسنات
کلام سواک مسواک تجنیس زائد جو کہ مسواک وسواک مین لفظ سوا کا ہی
مصرح نے کس خوبی سے اُسمین مضمون ترک ماسوا کا نکالا ہی کہ اکثر مشائخ و
فقرا مسواک وشانہ وغیرہ پاس رکھتے ہین اور عمل مین لاتے ہین جیسا کہ کہا ہی
شعر شانہ ؤ مسواک وتسبیح ریا + جبہ ؤ دستار وقلب بے صفا + الاختلاف
متن مطبوعہ مین بجاے مک کے یک وجلادی کے خلادی غلط ہی۔
نکتہ مرتلخی ست وقاف کوہ وعین چشم اشارت ست بآنکہ ہر کہ مرقع در پوشد
اگر از تلخی عیش کوہہا پیش چشمش آید دیدہ نپوشد رباعی حلقہ میم مرقع ہست
روی وود جیب + تا بزیر او بپوشی لرقع یعنے ہجو وعیب + تا سر و پاے مرقع را بود رق
درمیان + تا لباس بندگی در وی بپوشد مرد غیب + اللغات مرقع بضم و
تشدید تصویرون کی کتاب اور خرقہ اور دلق رق بالکسر وتشدید قاف بندگی
وچیزے تنک معنے ترکیبی نثر مصرح لفظ مرقع کا بیان فرماتے ہین کہ مُر
اسمین تلخی ہی اور قاف پہاڑ اور عین چشم ہی پس مرقع پوش وہ شخص ہی کہ اگر
پہاڑ کے پہاڑ تلخ عیشیون کے اُسکی آنکھ کے سامنے آجاتے ہین تو آنکھ نہ چھپائے

معنے ترکیبی رباعی مرقع مین جو حلقہ میم کا ہی رو دو رجیب کا ہی یعنے حلقہ بھی اور بصورت دور جیب بھی اور اسکے نیچے لفظ رقع کا رکھا ہی جو بمعنی ہجو و عیب کے ہی پس مرقع پوش کو چاہیئے کہ مرقع پوشی مین عیب پوشی کرے اور کسی کی ہجو و مذمت بھی نکرے تو مرقع کے سراپا مین رق و بندگی پیدا ہوئے اور مرد غیب لباس بندگی کو اسمین چھپائے **معنے معمائے نثر** مُرا اور قاف اور عین سب مل کے مرقع ہوتا ہی پوشد نپوشد تجنیس زائد **معنے معمائے قطعہ** مرقع مین میم دورجیب ہی اور لفظ رقع اس جیب مین رکھا ہوا ہی مرقع کا سراپا میم و عین ہی اسکے درمیان مین رق آنے سے مرقع ہوجاتا ہی جیب غیب تجنیس تام **محسنات کلام** پوشد نپوشد متضاد حلقہ دورجیب لباس سراپا رق بندگی سب مراعات ہین **الاختلاف** نسخ مطبوعہ مین بجائے رقع یعنے ہجو و عیب کے مرقع ہجو و عیب غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش درسدۂ کعبۂ اہل تسلیم جاکن کہ این سجادہ راہ روان ست چون الف مجرد و عریان لباس ردلق دربرگیر کہ داے راہبران ست وچشم برلباس بسیر و پایان دار کہ عبائے فقر عبارت ازان ست لباس خرق عادت ورسم درپوش کہ خرقہ کوتاہ دامن نیکوست **مثنوی** سجادہ نشین شد انکہ چون اہل برجادۂ حق طلب نہد چہر + وانکو بہ پناہ رائے دروست + درزیر ردا نہ وانے دروست + ردست ردا چو رفق شدیار + عب ست عبا چو عجب شد کار + چون میم ملمع ای دوئی سوز + از لمع سراب دیدہ بردوز + **اللغات** سدہ بالضم و تشدید درگاہ و در سرا سجادہ بتشدید جیم جانماز و نشان سجدہ در پیشانی و سپرہ در زمین عبا بالفتح والمد پوشش پشمی کہ عرب پہنتے ہین عبارت بکسر بیان کرنا اور خواب کی تعبیر کرنا خرق عادت کنایہ کرامات اولیا سے کہ خلاف عادت ہوتی ہی ملمع روشن اور درخشان کیا ہوا اور وہ چیز جسکو سونا چاندی چڑھا کے روشن کیا ہو **معنے ترکیبی نثر** یعنے ایدرویش سدہ ای آستانہ خانہ کعبہ تسلیم و رضا مین تو ہی اپنا ٹھکانا کر کہ سجادہ سالکان طریقت کا یہی ہی اور جائے امن طمان بھی یہی

اور الف کی طرح مجرد و عریان ہو کہ نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب لباس رد مخلوق کا پہن لے اور بہ خلائق ہو جا کہ ہی ردا راہبروں کی ہی اور ہمیشہ چشم لباس بے سروپا لوگون پر رکھنا چاہیے کہ عبا سے فقر اسی کا نام ہی اور اسی سے عبارت اور لباس چوخرق عادت اور رسم فقر کی ہی یعنے خلاف عادت و رسم فقرا کے اسکو پہن کہ خرقہ کوتاہ دامن ہی اچھا ہوتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے جسنے کہ راہ طلب حق مین اپنا چہرہ رکھدیا وہی سجادہ نشین مثل مہر کے ہوا ای روشن اور منور اور سجادہ نشین وہ شخص کہ جانشین اور قائم مقام بزرگون کا ہوئے اور جو شخص کہ ہر وقت راے درد کی پناہ مین ہی اور اس راے کو دل سے جانے نہین دیتا وہ یہی ردا دنیا والون کی بسبب درد کے ہی یعنے دنیا والون مین ملکر اپنے درد کو چھپائے ہی ہان وہ درد کہ جسکی نرمی و ملائمی یار ہوا اور اس سے عیش و آرام کی مدد ڈھونڈھین وہ درد مردود ہی اور وہ عبا جسکا نام عجب ہی یعنے عجب پیدا کرتی ہی عب ہی ای یہ رنج و عنا تجکو لازم ہی کہ دوئی کو مثل نسیم لمع کے جلا دے اور یہ لمعہ اور چمک سراب کی جو دھوکا دے رہی ہی اس سے چشم بند کرلے **معنے معماے نثر** سدہ کے درمیان مین جا آنے سے سجادہ ہوتا ہی حرف الف جو لفظ رد کو بر مین لیگا ردا ہوگا لباس کا سر لام اوپر پا سین ہی جب بسیر و پا ہوگا بار ہیگا اور با پر عین رکھنے سے عبا خرقہ کا دامن کوتاہ کرنیکو حرف آخر اسکا گہ ہا ہی ساقط ہونے سے خرق رہیگا **معنے معماے مثنوی** جادہ کے لفظ پر سین آنے سے جو رقم مہر کی ہی اور جسکا اشارہ نہد چہر سجادہ ہوتا ہی کلمہ ردا کے نیچے درد ہی اور وہ لفظ دا ہی ردا مین لفظ رد موجود ایسے ہی عبا مین عب اور عجب کا اول آخر بھی عب ہی لمع پر میم لانے سے ملمع ہوتا ہی اور جو یہ میم چشمہ دار نہین ہوتا اسلیے چشم بر دوز لکھا ہی **محسنات کلام** رد خلق در بر دونون حرف کیسے موافق وارد ہوے ہین اور رد کا رد در اور در کا رد رد عبا سے فقر عبارت و عبادت مین بھی عبا موجود مہر کا چہرہ رکھنا کیا ہی ابلغ ہی کہ ہمہ تن بصورت چہرہ کے ہی اس مصرعہ مین کیسے اچھے لفظ

ع درز پیرد ابرائے درد ست + جمع ہین ملمع مین دو میم کا ہونا بر عایت دوئی کے
کیسا خوب ہی اور پھر دوئی سوز کہکے ایک میم گراکر لمع رکھنا الاختلاف مخفی نرہے
کہ تیسرے شعر مین ع عناب عبا چو عجب شد کار + اصل کتاب مین یہ مصرعہ اسطور
پر لکھا ہی شرح سے کچھ معلوم نہین ہوتا شارح نے فقط یہ لکھدیا ہی واگر نعوذ باللہ از
پوشیدن عجب و تکبر در ضمیر تو راہ یافت عبا کہ در بر کردہ عبا نیست عناست انتہی
اول تو عبا عنا کا معما اوپر بھی مصرع نکال چکے ہین کیا یہ نہین جانتے ہونگے ع کہ
حلوا چو یکبار خوردند و بس + دوسرے سر مصرعہ نہ عبا موزون ہوتا ہی نہ عنا بلکہ تشدید
کے ساتھ خواہ عنا ہو خواہ عبا اور مشدد ہونا دونون سے ایک کا ثابت نہین لہذا
مین نے پہلے مصرع کے مقابلہ مین جو درست ردا ہی اسکو عب سب عبا سمجھا ہی
اسلیے کہ ردا مین سے مصرع نے رد لیلیا ہی الف چھوڑ دیا ہی یہی حال عبا کا ہو کہ
عب لیلیا جاے اور عجب مین بھی عب موجود ہی آیندہ اپنی اپنی راے ہان کسی صحیح
کتاب مین صحیح نسخہ مناسب محل مل جاے تو ضرور قابل تسلیم ہوگا الاختلاف
فی مطبوعہ مین تیسرے شعر مین عناب عبا بجاے عب ست عبا کے اور چون میم
طمع میم ملمع کی جگہ غلط ہی ایسے ہی الف مجردہ بجاے مجرد۔
نکتہ پنج نقطہ لفظ تسبیح کہ موافق پنج حروف اوست پنج مہرہ ایست در سلک
اوقات خمسہ عبادت کہ بمدد پنج انگشت حواس خمسہ را از پنجہ پنج حرف شیطان
امان دہد شعر در سبحہ ہست طرفہ کمانی زجا + در چلہ زو گوشہ گیر کردہ بدیوان
غزا + اللغات تسبیح معروف وسبحان اللہ گفتن وکلمہ تمجید مہرہ دانہ تسبیح اوقات خمسہ
پنج وقت نماز حواس خمسہ کا بیان اوپر کئی جگہ ہو چکا جا علامت برج قوس کی دیوان
جمع دیوا ای شیطان غزا جنگ با دشمن دین معنے ترکیبی نثر پانچ نقطے جو لفظ تسبیح مین
مثل پانچ حروف لفظ تسبیح کے ہین پانچ مہرے ہین اوقات خمسہ عبادت کی لڑی
مین جو بمدد پنج انگشت حواس خمسہ کے کہ مراد حضور قلب سے ہی پنجہ پنج حروف
شیطان سے امان دیتے ہین یعنے ذات شیطان سے معنے ترکیبی نثر

سبحہ کی سیاہ مین کہ اُسکے دانے ہین عجیب ایک گمان ہی کہ وہ جا ہی علامت برج قوس
کی جسکے چلہ مین گوشہ گیر شیاطین پر غزا کرتے ہین اور طرفہ کہنے کی وجہ یہی کہ گوشہ مین
غزا کرتے ہین اور اسی کلمہ مین لاحول ولا قوۃ بھی ہی جس سے شیطان کور ہوکے
بھاگتا ہی **معنے معماے نثر** سواے تلازم پنج کے اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا
معنے معماے شعر سبحہ کی لفظ مین جو جا ہی جب گوشہ گیر ہوگی سیہ رہے گا
اور جا علامت برج قوس کی **محسنات کلام** نثر کے کیسے لفظ پنج مع مناسبات اُنکے
مذکور فرمائے ہین اور نظم مین کمان کی رعایت سے جو جا ہی چلہ اور گوشہ ایراد فرمایا ہی
الاختلاف امنے ہی کسے نکتہ مین تین مطبوعہ مین لکھا ہی وزچلہ زد گوشہ گیر بجاے
وزچلہ زو گوشہ گیر کے یہ نکتہ میری کتاب مین نہین تھا متن مطبوعہ سے لکھا آگے نکتہ
سروپاے ذکر ہی الخ —

نکتہ سروپاے ذکر ذر یعنے پاشیدن تخم دعاست اول و آخر ورد و یعنے دوستی
خداست **نظم** ذکر گوی بگذر از نفرین وشر + ذکر آمد از پریشانی گذر + ورد خوانی دل
بروب از تخم کین + ورد قلب آمد رواے پاک دین + **اللغات** ذر کے معنے
خود مصرح نے لکھدیے ایسے ہی ورد کے نفرین بالکسر بددعا وبدگوئی **معنے ترکیبی نثر**
دونون فقرون کے معنے مصرح نے لکھدیے ہین اور لکھنے کی کیا حاجت ہی **معنے**
ترکیبی نظم اگر خداے تعالے کا ذکر کہتا ہی اور اُسمین مشغول ہی تو نفرین وشر سے
الگ ہوا اسلیے کہ خود ذکر اس پریشانی سے گذر کرنے اور الگ ہونے کو بتا رہا ہی
اور اگر ورد پڑھتا ہی تو دل کو کینہ سے صاف کر ڈال اسواسطے کہ ورد کا قلب
درو ہی جسکے معنے ہین اُسمین یعنے دل مین کین وعداوت مت رکھ **معنے معماے**
نثر مثل معنے ترکیبی کے معمائی معنے بھی نثر کے ظاہر ہین کہ ذکر سے ذرا اور ورد سے
ود نکالا ہی دونون کا سروپا لے لیا ہی **معنے معماے نظم** ذکر پریشان گذر ہی ورد
کا قلب درو ہی **محسنات کلام** از پریشانی گذر کیسا ابلیغ ہی ایک یہ کہ ذکر کو
پریشان کرنے سے گذر ہو جاتا ہی دوسرے یہ کہ ذکر کے وقت پریشانی سے

محترز رہے۔

حکایت یکے از کرم روان دوران را از اجازت سماع پرسیدند گفت سماع راہرو یرا مسلم ست کہ در دور چرخ آسمان وار قدم بر سر دائرہ آفتاب زند وا یعنے روشن ست از لفظ سماع دریاب کہ سماع بر سر آفتاب ست

شعر خورشید را اگرچہ قدم بر سر سماست + وقت سماع بین کہ سرش زیر پای ماست +

اللغات سماع بفتح شنودن و رقص و سرود و وجد مجاز از دور چرخ رقص و وجد سین علامت شمس کی ہی نجوم مین عین آفتاب

معنے ترکیبی نثر ایک کو کرم روان عشق خدا سے اجازت سماع سے پوچھا کہ شرعًا اسکی اجازت ہی یا نہین کہا سماع اُس سالک طریق عشق کو مسلم ہی کہ دور چرخ یعنے رقص مین آسمان کی طرح قدم دائرۂ آفتاب پر رکھے ایسا کرم رو اور صاحب علو ہو اسواسطے کہ لفظ سماع سے یہ بات روشن ہی دیکھ لے کہ سماع سر پر آفتاب کے ہی

معنے ترکیبی شعر خورشید کا اگرچہ قدم سما کے سر پر ہی لیکن سماع کے وقت تو دیکھو کہ اُسکا سر نیچے ہمارے پاؤن کے ہی کہ ما کے نیچے عین ہی بمعنی آفتاب

معنے معماے نثر سماع مین سما آسمان ظاہر الف سما کا پاے آسمان اور اسکے قدم کے نیچے آفتاب جو عین ہی موجود **معنے معماے شعر** سما مین خورشید کا قدم سر سما پر ہی اور وہ سین ہی جو رقم شمس کی ہی اور وقت سماع کے دیکھ کہ سر آفتاب کا ہمارے قدم کے پیچھے ہی اور وہ لفظ ما ضمیر متکلم کی ہی جسکے نیچے عین ہی کہ بمعنی آفتاب کے ہی **محسنات کلام** دوران دور چرخ آسمان دائرہ لفظ روشن بلفظ آفتاب مناسب کرم روان کے دو معنے ایک کرم رو در راہ خدا کا دوسرے کرم جان والا حرارت عشق سے۔

فصل فی ذکر الفقر و الارشاد

نکتہ فا در عربیت راجع را گویند و قاف تابع را و را بیندہ و مطلع را صاحب فقر

کسے باشد کہ اولا از بدعت و ہوا باز گردد و بمتابعت شریعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سرفراز گردد تا عاقبت بسعادت دیدار حق از غیر بے نیاز گردد **قطعہ** در لغت مخرج آبست فقیر آمد از ان + مخرج چشمہ حکمت دہن فاے فقیر + ہر کرا پشت شکست ست فقیرش خوانند زان برای رہ حق پشت فقیرست کسیر **اللغات** فقیر معروف و مرد پشت شکستہ واب راہ کاریز و جوے گرد اگرد نہال کسیر شکستہ مطالع جمع مطلع نکلنا ستارہ وغیرہ کا اور جگہ نکلنے کی و نام کتاب در منطق **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ کی نثر مین مصرح نے فقر کے حرفون مین تصرف کرکے بعبارت سہل و آسان خود ہی تشریح و تفسیر کردی ہی کہ محتاج اور بیان کی نہین نہ کسی معما کھولنے کی **معنے ترکیبی قطعہ** لغت مین فقیر مخرج آب کو کہتے ہین اس سبب سے دہن فا فقیر کا مخرج چشمہ حکمت کا ٹھرایا ہی اور اسکے سوا پشت شکستہ کو بھی فقیر کہتے ہین یہ صفت بھی اسمین ہی کہ اسمین را راہ حق کی ہی اسکے سبب سے اسکی پشت کسیر ہی ای شکستہ اور شکستہ اس سبب سے کہ را خط نسخ مین کبڑی لکھی جاتی ہی بکذا صورتہ ر اور کوئی معنے ترکیبی و معمائی اسمین بھی نہین ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کسیر ہونا پشت فقیر کا یہ کہ قاف فقیر کا مکسور ہی اور اس لفظ مین واقع گویا اسکا ایک عضو ہی انتہی شارح نے کسرہ قاف کا لحاظ کرکے فقیر کو پشت شکستہ کیا یہ نہ خیال کیا کہ مصرعہ مصرح مین زان برائے رہ حق الخ وارد ہی یعنے مصرح تو رائے راہ حق سے پشت فقیر کو کسیر کہتے ہین اور صریح نہ کسرہ وغیرہ سے۔

نکتہ فقیر را گاہے فقر فخر شود کہ قاف قساوت قلب او بجای دندان خوف وخشوع منکسر و منعدم شود **شعر** دل درویش بود آئنہ لطف خدا + رونما آمدہ خورشید دل او بصفا + **اللغات** قساوت بفتح سخت دلی اور سیاہ دل ہونا خشوع بضمتین عجز و فروتنی و خوف و منکسر بالضم و کسر سین شکنندہ و منعدم نیست شوندہ **معنے ترکیبی نثر** فقیر کو بھی فقر فخر ہو جاتا ہی مگر جبکہ قساوت قلب کا قاف دندان خاے خشوع سے شکستہ اور معدوم ہو جاے یعنے سخت دلی مثل عجز و فروتنی

اُسمین پیدا ہوجاوے معنے ترکیبی شعر دل درویش کا ایک آئینہ لطف خدا کا ہی آور
ایسا صاف کہ خورشید جیسا اُسکے دل کا رونما ہی جاندک شی ہوتی ہی معنے معماے
نثر فقیر کا قلب قاف ہی جب یہ قاف دندان خاے خشوع سے شکستہ و معدوم
ہوجائے گا فخر حاصل ہوگا دندان خاے خشوع باعتبار دندان شین خشوع سے معنے
معماے شعر شعر مین خورشید مذکور ہی لیکن مقصود شید سے ہی کہ وہ بھی بمعنی
آفتاب کے ہی اور دل شید کا دلیش جب کلمہ رو کا اس سے رونما ہوگا درویش
ہوجائیگا محسنات کلام فقیر فقر مین باہم اشتقاق قساوت قاف قلب
تینو نمین سر کلمہ قاف ایسے ہی خا خوف خشوع مین سر کلمہ خا۔
نکتہ فقر سواد الوجہ فی الدارین ست از روی لفظ نظر کن کہ چون روے فقیر
رابکشای قیر یابی کہ بر سیاہی دلیل ست و در کتابت چون پردہ دال درویش
راازپیش برداری سواد درویش بینی رباعی مسکین کہ رخش بچون دل مشکین ست+
بنگر کہ سواد وجہ فقرش این ست + دردلش زشر دیو آشفتہ شود + نیک ست
کہ حاصل دلش تسکین ست اللغات قیر بالکسر نام روغن سیاہ تبدیو سواد
سیاہی دیو شیطان آشفتہ پریشان معنے ترکیبی نثر حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہی اور یہ بھی فرمایا الفقر سواد
الوجہ فی الدارین فقر روسیاہی ہی دونون جہان مین چنانچہ تصدیق اس قول
کی اسکے لفظ سے ہی یعنے لفظ فقیر کی طرف نظر کر کہ جو منھ اسکا کھولے گا قیر پائیگا
جو سیاہی پر دلیل ہی اور سیاہی کو جتاتی ہی یہ بات تو ازروے لفظ کے ہی اور
ازروے کتابت کے یہ کہ جب درویش کے منھ پر پردہ جو دال ہی اور اُسکے
سامنے پڑا ہی اُٹھائیگا سواد اُسکے رو کی دیکھیگا یعنے رویش سیاہی کا لکھا ہوا نظر
آئیگا معنے ترکیبی قطعہ مسکین کو دیکھ کیسا منھ اسکا مشکین ہی بس یہ سیاہی
بھی اُسکی فقر کی ہی ہی اور جو درویش کہ شر دیو سے آشفتہ ہوئے وہ نیک ہی اسواسطے
کہ اُسکا حاصل تسکین دل ہی معنے معماے نثر یعنے رو فقیر کا اگر کھولیگا جو فاہی

توقیر پائیگا اور درویش کے روکا پردہ ڈال ہی جب اسکو اٹھا دیگا روسیاہ دیکھیگا اور
واقعی لفظ روسیاہی کا لکھا ہوا سیاہ ضرور ہی ہوگا **معنے معمائے قطعہ** مسکین کا ئرخ
مسک ہی جو سیاہ ہوتا ہی مسکین مشکین تصحیف درویش آشفتہ شہ دیدہ ہی نیک ست
کا مقلوب تسکین **محسنات کلام** مسکین مین مشکین مسکین دونون مسکین مسکین
بھی ہوسکتے ہین ایک بمعنی فقیر اور دوسرا منسوب بمسک ہیچو منسوب بمشک
الاختلاف متن مطبوعہ مین رخش نجون بجائے بجون غلط ہی۔

نکتہ نشان یکرنگی از اجزاے لفظ صوفی پیداست اول او صاد ست کہ بر نود
دلالت میکند و آخر او فا و یا کہ ہمان نود ست و اسم واو نیز کہ الف وحدت درمیان
دارد اطرافش از یک جنس نشان دارد **قطعہ** اہل صفا را زرہ اتحاد + اسم بسے
لیک مسمی یکی ست + ہست یکی چل بحساب جمل + خود مثل ست اینکہ چہل یا یکی
ست + **اللغات** صوفی پشمینہ پوش اسواسطے کہ صوف پشم کو کہتے ہین اور
صوفی وہ ہی جو غیر حق سے اپنے دل کو صاف ونگاہ رکھے اتحاد بالکسر ایک ہونا
اور یکے نگاہ رکھنا جمل بضم جیم وتشدید وتخفیف میم حساب اعداد حروف ابجد
معنے ترکیبی نثر اجزاے لفظ صوفی سے نشان یکرنگی صوفی کے ظاہر ہین اور
وہ یہ کہ پہلا جز اسکا صاد ہی جسکے نوّے عدد ہین اور آخر مین فا و یا کہ انکے بھی
نوے ہین رہی واو اسکے درمیان الف وحدت کا ہی اور ادہر ادہر الف کے
ایک جنس کے دو حرف کہ وہ دو واو ہین لبس سب اجزا ایک صفت رکھتے
ہین **معنے ترکیبی شعر** جو اہل صفا ہین انمین ایسا اتحاد ہوتا ہی کہ گو اسم مختلف
اور متعدد ہون لیکن مسمی سب کا ایک ہوتا ہی دیکھو حساب جمل مین چل یکی ہی
اور یکے چل ہی اگرچہ نام بدل گئے مگر مال ایک ہی رہا جیسے کہ یہ بات خود مثل اور
مشہور ہو رہی ہی کہ چہل یا یکی ہی **معنے معمائے نثر** اس نثر کے معما کی بھی مصرح
نے تشریح کردی ہی زیادہ کی کچھ حاجت نہین **معنے معمائے قطعہ** چل اور
یکے کہ اسکے عدد بھی چل ہین دونون ایک ہین **محسنات کلام** صوفی کی

صفت کو جو یکرنگی ہی مصرح نے کیسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہی خصوصًا واو مین جو اتحاد نکالا ہی کیسا خوب ہی اسم ہسے مسمی یکے کیسے متضاد ہین اور صاف شستہ لفظ **الاختلاف** شارح نے اکثر خارجی باتین نقل کی ہین مجکو اُنسے کیا اُنکی رائے۔

تکلنہ مرید ازمیم دہان مرشد آنگاہ رشد یابد کہ در مد نظرش مد درش نور طاعت حق بیند **قطعہ** لازال وجہ المرشدین مخدشا + من سجدہ اللہ جل ثناءہ + فانظر الی اجزای لفظ المرشد + مرش علی وجہ الدلیل بناءہ + **اللغات** مرشد بالفتح وکسر شین راہ راست بتانے والا ارشد مصدر مجرد اسی کا مد بالفتح کشش وآب خیز وآب سیل وبسیاری وافزونی آب رش بالفتح وشین مشدد چکیدن اور چکیدگی لازال ای ہمیشہ مخدش بالضم میم وکسر دال خراش یا بندہ و بفتح دال خراش یافتہ **معنے ترکیبی نثر** مرید میم دہان مرشد سے اسوقت رشد پائیگا کہ اسکی مد نظر مین مد اور رش نور طاعت حق کا دیکھے ای افزونی اور چکیدگی یعنے یہ سمجھے رہے کہ اسکی مد نظر سے نور طاعت حق کا ٹپکتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ہمیشہ رو وپیشانی مرشدون کی خراش یافتہ ہی اللہ جل ثناءہ کے سجدون سے آپ تو دیکھ تو اجزا لفظ مرشد کی طرف کیسا مرش صورت دلیل پہ جو انکی بنا ہی کہ وہ دال ہی رکھا ہوا ہی اور مرش کے معنے خراشیدن ہین مطلب یہ کہ یہ خراش وجی خلقی وجبلی ہی نہ کسبی **معنے معماے نثر** مرشد کا میم گویا دہن ہی اور دہن کے نیچے ہی رشد رکھا ہوا ہی اور مرشد کے اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے رش ہی **معنے معماے قطعہ** مرشد کے لفظ مین مرش دال پہ جو اس لفظ کی بنیاد ہی رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** مد نظرش کیسا ابلغ مذکور فرمایا ہی جسمین معنے ترکیبی بھی ہین اور مد اور رش اس سے بھی نکلتا ہی وجہ الدلیل کیا ہی خوب ہی کہ دال دلیل ہی اصل بنا لفظ مرشد کی اُسکی ذات پر مرش رکھا ہوا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد لکھا ہی شاید کاتب نقطے بھول گیا ہو لیکن مین نے قطعہ مین تبدیل کیا ہی یعنے پہلے مصرعہ کے بعد

چوتھا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور بنا قافیہ کی ثنا د ہ اور بنا دہ ناظر سلیم طبع پر نقص
بے ترتیبی مصاریع کا الفاظ قطعہ سے مخفی نہین رہیگا فافہم وتطابق۔
نکتہ مشایخ راکہ مشی بطریق سنت نباشد در متابعت ایشان خلق را جز اخ و
نالہ حسرت حاصل نشود و مرشد کہ قلبی کند راہ نماے بود کہ از پیروی جز وی شرم
روی نہ نماید قطعہ پیشوا را جز ازوای نباشد زعقب + پیش بینی علوم ار نبود
درویش + شیخ بے علم کہ باز ہد خنک جو یصدر + جاے آن ست کہ خوانی یخ بالا
نشینش + اللغات مشی بالفتح چلنا اخ بتشدید خا و فتح اول کلمہ افسوس و پلیدی
قلبی ناراستی واے بھی کلمہ حسرت و افسوس کا ہی یخ برف جو ولایت مین برستا ہی
معنے ترکیبی نثر یعنے وہ مشایخ کہ جنکی مشی ای چال چلن طریقہ سنت پر نہین ہی
اُنکی پیروی مین خلق کو سوا اخ اور نالہ حسرت کے کچھ حاصل نہین ہوگا اور جو مرشد
کہ قلبی کرتا ہی یعنے کھوٹا اور مکار ہی وہ ایک ایسا رہنما ہی کہ اُسکی متابعت سے
سواے شرم و خجالت کے اور کوئی صورت نظر نہین آتی معنے ترکیبی قطعہ جو
شخص پیشوا ہی اور اپنے دین کے علوم کی پیش بینی نہین رکھتا تو انجام اُسے اُس
واے سے جو اُسکے پیچھے لگی ہوئی ہی کام پڑے گا اور جو شیخ جاہل بے علم ہی زہد خنک
کے ساتھ بالا نشینی ڈھونڈھتا ہی وہ ایسا ہے کہ اُسکی نسبت تو کہے کہ یہ ایک یخ
ہی اور اسکے اوپر شین ہی یعنے عیب و زشتی معنے معماے نثر مشایخ مین مشی
بھی موجود ہی اور اخ بھی موجود مرشد کی دال رہنما ہی اور اسکے پیچھے شرم لگی ہوئی
جو قلب مرش کا ہی کہ مرشد کا جز ہی معنے معماے قطعہ پیشوا کے اول مین
اگر لفظ پیش نہوگا جسکا اشارہ پیش بینی علوم ار نبود ہی تو واے رہے گا
اور شیخ مین لفظ یخ اسکے اوپر شین موجود بس یہ شیخ وہ یخ ہی کہ جسکے اوپر شین
یعنے عیب و زشتی ہی محسنات کلام پیروی آوردی اور روے مین بھی
صورت دے کی ہی کیسے مناسب یکدیگر ہین یخ بالا نشین اگرچہ یہ سب
مرکب لفظ ہین لیکن ایسے مذکور ہوے ہین کہ سب مفرد سے معلوم ہوتے ہین

جیسے یاخی بالاشین۔
نکتہ ایدرویش پردہ جمال توحید یکتاست ووحید آن باشد کہ آن پردہ را نگاہدارد
قطعہ ازچہ آمد سر موحد مو+ بازپاپانش ازچہ آمد حد+ کہ موحد شد آنکہ یک سرمو+
پای ازحد خود برون نہ نہد+ اللغات توحید ایک ٹھہرانا اور خدا عزوجل کو ایک
جاننا یکتا اکہرا اور ایک تار موحد صاحب توحید معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین
ایدرویش پردہ جمال توحید کا نہایت ہی نازک وباریک ہی ذرا مین کفر عائد
ہوتا ہی بس موحد وہی شخص ہی کہ اس پردہ کی نگہداشت کرے اور سررشتہ
ادب کو ہاتھ سے نہ دے معنے ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہین کچھ جانتے ہو کہ سر
موحد کا مو کیون ہی اور پھر اسکی انتہا حد پر کس سبب سے ٹھہری یہ وجہ ہی کہ تا معلوم
کرلین کہ موحد وہی ہی جو سر مو اپنی حد سے پانون باہر نہ نکالے معنے معماے
نثر توحید مین پردہ تا کا وحید پڑتا ہوا ہی معنے معماے قطعہ پھر موافق کلام
سابق کے فرماتے ہین کہ یہ سمجھتے ہو کہ موحد کے سر پر لفظ مو کیون ہی اور اسکے
آخر مین حد کیون ہی یہ اشعار ہی اس بات پر کہ موحد وہی ہی کہ بال بھر اپنی حد
سے پانون باہر نہ نکالے اور تجاوز نہ کرے محسنات کلام یکتا کیسا ابلغ ہی کہ
بمعنی یگانہ کے بھی ہی اور درحقیقت توحید مین ایک ہی تا ہی بھی۔
نکتہ حرف اول شریعت وطریقت وحقیقت شطح واقع شدہ یعنے شطح کسی را
مسلم ست کہ بتاج شریعت وطریقت وحقیقت سرفرازی وپیشوائی حاصل
کردہ باشد شعر الشطح بحر فوق حای الحل تبدی شطہ+ والشرع عن طغیانہ
بالشرع یحمی الساحل+ اللغات شطح بیجیائی کرنا اور صوفیون کی اصطلاح مین
مخالف ظاہر شرع کی باتین کہنا حل بالفتح والتشدید حلال ہونا اور واجب ہونا
شط بالفتح وتشدید طا دور ہونا اور کرانہ کو ہان شتر کا طغیان بالضم حد سے گذرجانا
مشرع بہرسہ حرکت وتشدید جا ومشہور بالضم حرص وبخل یحمی حمایت سے بمعنی
نگہداشتن معنے ترکیبی نثر شریعت اور طریقت اور حقیقت تینون کا پہلا

حروف شطح واقع ہوا ہی یعنے ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پہلا حرف اگر ان تینون کا لیلو تو شطح ہوجاتا ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سطح اسکو مسلم ہی جس نے تاج شریعت اور طریقت اور حقیقت سے سرفرازی و پیشوائی حاصل کی ہو یعنے ان تینون مراتب کی حد کو پہونچ گیا ہو تو البتہ شطح اسکو جائز ہوگا نہ کہ جیسے فقیر بے ادب ذرا مین خلاف شرع بکنے لگتے ہین بدون وصول اس مقام کے اور اسکو توحید ٹھہراتے ہین معنے ترکیبی شعر شطح ایک دریا ہی او پرجاے حل کے کہ ظاہر کرتا ہی اپنے شط یعنے دوری کو اور خود جتاتا ہی کہ مجھسے دور ہی رہ اور شرع اسکی طغیان اور حد سے گذرجانیکی نگہداشت کرتا ہی کنارہ کے مطلب یہ کہ شرع اس دریا کے طغیان سے کنارہ کرنے اور بچنے کو کہتا ہی کہ خلاف شرع ہی معنے معماے نثر اس نثر مین بس یہی کہ شریعت کی شین اور طریقت کی طا اور حقیقت کی حا جمع کرنے سے شطح حاصل ہوتا ہی اور معما نہین ہی معنے معماے شعر لفظ شط کا حا پرا لینے سے شطح ہوجاتا ہی **محسنات کلام** بحر اور شط اور شرع اور شریعت کہ نہر بزرگ کے معنے مین ہی اور طغیان اور ساحل بسبب مراعات و مناسبات الاختلاف نسخہ مطبوعہ مین بجاے والشرع کے والترع یہ صورت لکھی ہی اور ایسا حلا باوصف الف ولام کے کہ بعد مین پھر الف تنوین کا کیسا۔

حکایت ثامداری را پرسیدند کہ منصور باوجود چندان من فضل وخرد کہ در سر داشت چرا بصور قصور فکر صداے نام خود در عالم افگند و چون الف انا الحق تیغ را برناے خود روا داشت گفت الحق نشناختہ آید کہ عارف چون ثابت قدم نباشد عار بیند و صوفی تا ترک سر نکند وفی نبود **قطعہ** عارف آنکہ زرہ مرتبہ ارفع گردد گو سر خود بنہد زیر قدم بے اکراہ + صوفی آنگاہ شود صافی و یکدل کہ شود منشعب از دل او یک جہت از وجہ اکہ + **اللغات** منصور نام ایک اولیا مشہور کا ہی من بالفتح والتشدید شیرینی اور ترنجبین وغیرہ صور شاخ حیوان جسکو بجاتے ہین اور وہ جو اسرافیل حشر کے دن پھونکین گے صدا افگندن مشہور کرنا حلقوم وفی

تمام ہونا بہت ہونا دِصہ بالفتح روداول روز وطور وطریقہ و برابر معنے ترکیبی نثر
ایک شخص نے نامدار نامور سے خواہ عالم ہو خواہ عارف پوچھا کیا وجہ ہی کہ منصور کو
تو من فضل کے بہت حاصل تھے اور اُسکے سر مین بھری تھی پھر کیون ایسا صور قصور
فکر کا بجا کے شہرت اور صدا اپنے نام کی جہان مین ڈالی اور مانند الف انا الحق کے
اپنی گلے پہ تیغ روا رکھی کہا حق تو یہ ہی کہ تم نے اس بات کو نہین پہچانا کہ عارف
جو ثابت قدم نہین ہوتا عار دیکھتا ہی اور صوفی جب تک ترک سر کا نہین کرتا
وفی نہین ہوتا یعنے پورا اور کامل معنے ترکیبی قطعہ عارف جب مرتبہ کی رو سے
ارفع اور اعلے سب مین ہوگا کہ سر اپنا قدم کے نیچے بے اکراہ اور بلا اجبار کے
رکھدے اور صوفی اُسوقت صافی اور یکدل ہوگا کہ شش جہت اُسکے دل سے
ایک جہت ہوجاے اور اُسمین صورت خدا کی دیکھے یعنے ہر طرف معائنہ وجہ اللہ کا
کرے جیسا کہ فرمایا ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ جدھر مُنھ کروگے تم اُدھر ہی
ہی وجہ اللہ کی معنے معماے نثر برعایت منصور کے لفظ نامدار کا ایراد فرمایا ہی
جو مشتمل وار ہی سر کلمہ منصور کا من ہی اور بعد اُسکے صور اسی واسطے من فضل
اور صور قصور فکر فرمایا ہی انا مین الف لفظ ناپر واقع ہی قدم عارف کا نفی ہی
جب ثابت نرہیگی عار رہ جائیگا اور صوفی کا سر صاد جب ترک سر کریگا وفی
باقی رہیگا معنے معماے قطعہ عارف کا سر عین ہی اور یا فا جب سر کو نیچے
پانون کے رکھدیگا ارفع ہوگا صوفی کا دل واو ہی شش عدد والی اسی لئے
شش جہت کہا ہی اور وجہ اللہ کا الف جب یہ شش جہت صوفی کے دل سے
یک جہت ہوجائینگے یعنے الف وجہ اللہ کا واو کی جگہ آئیگا تو صوفی صافی اور
یک دل ہوجائیگا بلحاظ الف جسکا ایک عدد ہی محسنات کلام قصور مین
بھی صور کا لفظ موجود اور صور و قصور اور صدا تینون مین صاد انا الحق کی مناسبت
سے الحق اور عارف کی رعایت سے نشناختہ ترک مین ایہام ہی کہ کلاہ کے معنے
مین بھی ہی برعایت سر شش جہت یک جہت اور سوا انکے الاختلاف شارح

نے لفظ نامدار کی نسبت کچھ نہیں لکھا نہ یکدل کی نسبت تعجب مطبوعہ مین بجاے چون کے خود غلط ہی

الباب الخامس فی اطباق الاخلاق واقیاس الانفاس وفیہ فصول

فصل فی ذکر الشریف والدنی

نکتہ لفظ شریف ودنی دلالت میکند که از مردم شریف اگر در ابتدا شری آید بسبب فا که راجع ست ازان رجوع نماید و با مردم دنی ہر چند که دال یعنے دلیل وعدہ خیر پیش آرد در عقب بجہت نون ویا جز خامی وتاخیر ندارد **قطعہ**

حف الشریف بشف نحوظاھرہ + لکن فی قلبہ ریا من النعم +

وجہ الوضیع وضی وا وجہ لکن + قصاء ایداہ ضیع الندم +

اللغات دنی ناکس شریف مرد بزرگ قدر اطباق بالکسر مطابق اور موافق کرنا وبالفتح جمع طبق اخلاق جمع خلق بمعنی خو اقیاس قیاس کرنا اور گھیرنا اور پیروی کرنا انفاس جمع نفس حف صیغہ ماضی کا ہی حف سے بمعنی خشک شدن گیاہ شف بالفتح والکسر وتشدید فا لاغر کردینا غم کا تن کو اور جامہ تنگ و سود ونقصان نحو بالفتح طرف وراہ ومانند وقصد وآہنگ ونام علم ری بالفتح والکسر وتشدید یا سیراب ہونا قصا بضم پایان ونہایت کسی چیز کی ضیع ضایع وخراب ندم پشیمانی اور پشیمان ہونا ضی بالفتح وتشدید یا روشنی **معنے ترکیبی نثر** لفظ شریف ودنی دونون دلالت کرتے ہین اپنے اپنے حال پر یعنے شریف آدمی سے ابتدا مین کوئی شر بھی ظہور مین آئے تو حرف فا جو اسمین ہی بمعنی راجع کے بہت جلدی اُس سے رجوع کرتا ہی اور ٹوٹ پڑتا ہی اور جو لوگ دنی ہین ہر چند کہ دال یعنے دلیل وہ بھا وعدہ خیر کا سامنے لاوے اسکے پیچھے جو نون ویا

کانی لگا ہوا ہی بمعنی خام وناپختہ کے اس سے وہی خامی وناپختگی اور تاخیر ظاہر ہوگی
معنے ترکیبی قطعہ لکھا ہی شریف کو شف ای نزاری نے مثل اسکے ظاہر لفظ کے
کہ شف گھیرے ہوے ہی لیکن قلب مین اسکے پھر بھی ری وسیرابی ہی نعماے الٰہی
سے اور ضیع کی صورت وضعی کی ہی بمعنی روشنی اور اوجہ لیکن اسکے کنارہ پہ سامنے
اسکے ضیع رکھا ہی مع ندامت کے انجام وضیع کا ضیع وندامت ہی **معنے معماے**
شر لفظ شریف کے اول شر ہی جو بمعنے معمائی کی رو سے جز شریف کا ہی مع یا اور
معنے ترکیبی کی رو سے شر الگ ہی اور یا تنکیر کی علیحدہ اسواسطے کہ معما مین صورت
سے غرض ہوتی ہی اور آخر اسکے فا بمعنی راجع ظاہر دنی کے اول دال دلیل وعدہ خیر
کی اور پیچھے اسکے نی لگا ہی جسکے معنے خامی وناپختگی ہین **معنے معماے قطعہ شریف**
کے اول شین ہی آخر فا جسکا مجموع شف اور یہ شف سرپانو نیسے اسکو گھیرے ہی
لیکن قلب مین اسکے ری بھی ہی جس سے شریف ریان وسیراب ہی وضیع کی صورت
وضعی یعنے اوجہ لیکن اسکے سامنے ضیع مع ندم رکھا ہی **محسنات کلام** شریف و دنی
دونون سے کیسے مادے شر رجوع اور دلیل وخامی کے نکالے ہین **الاختلاف** ملون
مطبوعہ مین حف الشریف بجاے حف الشریف اور ریا کی جگہ ریا ک قصاید کے بجاے
قصاریداہ کے ٹھکانے نداہ ضیع کے بجاے اضیع سب خلاف معنے ترکیبی و
ومعمائی کے ہین۔
نکتہ خسیس اگر سی شمار از دل خود برگیرد ہمان خس باشد ونفیس را کہ سایہ سین
سرے آفتاب وار در اصل ست اگر وجاہتش نفی شود ودر انقلاب ماہیش برگردد
ہنوز سی فن او بجا ماند **قطعہ** لو کان محتشم بالاصل مفتقرا + تدعو کافی
الانعام محتش انعام + وذو الخطارة اذا وجہ خطار + للبرت فی اصلہم
یدعی باکرام + **اللغات** خسیس فرومایہ وناکس خس بالفتح وتشدید سین
ترہ کا ہوا اور کم کرنا خسیس ہونا نفیس مال بسیار اور چیز قیمتی وگرانمایہ وجاہت
خوبصورت اور روشناس ہونا اور صاحب جاہ وبزرگوار ہونا محتشم صاحب خدم

وحشم وخداوند شرم مفتقر فقیر ومحتاج رت بالفتح والتشدید بہتر وخوک انعام بالکسر
نعمت دینا و بالفتح چارپایان محتشم احتشام سے جمع کرنا وجستن گیاه ذوالخطار ه
صاحب قدر و بزرگی وحشمت معنے ترکیبی نثر خسیس اپنے دل سے اگر نفیس شمار
کہ مراد کثرت سے ہی نہ عدد معین اٹھائے اور اپنے فخر کی وجہ ہین سمجھے تب بھی خس ہی
اور نفیس کہ سایہ سین سروری کا آفتاب کی طرح اصل مین رکھتا ہی اگر وجاہت
اسکی نفی بھی ہوجاے اور انقلاب زمانہ سے ماہیت اسکی بدلجاے جب بھی سی فن
اے بسیار فن وہنر اسکے قایم رہینگے معنے ترکیبی قطعہ اگر کوئی شخص مفتقر اصل
محتشم ہوجاے گا تو اسکو بلایگا تو انعام کے وقت مین واسطے ڈھونڈھنے گھاس
چارپایون کے اور جو صاحب قدر و بزرگی کے ہین اس سبب سے کہ وجہ بزرگی کی
انکی اصل بہتری اور سرداری مین ہی تو بلائے جائینگے واسطے عزت واکرام کے
معنے معماے نثر خسیس کے دل مین سی ہی جسکو سی شمار کیا ہی اگر اس سی کو
اٹھالیگا خس رہیگا نفیس کی اصل سین ہی اور رقم آفتاب کی بھی سین اور
اسکے اول لفظ نفی کا موجود اگر نفیس انقلاب زمانہ سے وجاہت اسکی نفی و
منقلب ہوجائیگی تو سی فن قایم رہینگے چنانچہ نفیس کا قلب یہی ہی سے معنے
معماے قطعہ محتشم کو جو انعام انعام مین بلائینگے محتشم ہوگا انعام انعام تجنیس تام
الاختلاف متن مطبوعہ کے قطعہ عربیہ مین بجاے انعام اول کے انام اور ادما
کی جگہ ادنا غلط لکھا ہی۔

نکتہ رذل راچون راے وجاہتش نماند زلی کہ دربنیاد دارد ظاہر شود ونشیب
راچون نون انحناے قامت دولت واقع شود سیب وکرم اصلی جلوہ نماید
قطعہ چو مایہ نماند فرومایہ را + فروماند از محنت روزگار + دراز دست دوران
درآید زپاے + نجیبی بزودی شود رستگار + اللغات رذل ناکس وفرومایہ
وبد از ہر چیز زل ڈگنا پانون کا اور زبان کا نشیب صاحب نسب اور غزل کہنا
نسیب بالفتح بخشش واحسان نجیب شتر گزیدہ نجائب جمع ومرد اصل

معنے ترکیبی نثر رذل کی جوراو جاہت کی جاتی رہیگی تو وہ ذل رہیگا اور لغزشین
جو اسکی بنیاد مین ہین اُس سے ظاہر ہونگی اور نسیب کو جو نون کیطرح انحنا قامت
دولت کا واقع ہو یعنے دولت برگشتہ ہو جاے جھک جھک کے سلام نکرے سیب
وکرم اصلی اُس سے تب بھی جلوہ کریگا معنے ترکیبی قطعہ جب فرومایہ کے پاس مایہ
نہین رہتا تو محنت زمانہ سے عاجز اور فرو ہو جاتا ہی اور اگر کوئی نجیب زمانہ کے ہاتھ
سے گر پڑتا ہی اور پانون اسکا ڈگ جاتا ہی تو نجیب بہت جلدی رستگار ہو جاتا ہی
معنے معماے نثر رذل کی را گر جانے سے ذل رہیگا کہ ذال وزا معما مین یکسان ہین
اور نسیب کا نون جو منحنی ہوگا سیب رہیگا معنے معماے قطعہ فرومایہ مین جب
مایہ نہین رہیگا فرو رہیگا نجیب کا پانون با ہی جب با نرہیگی نجی رہیگا جو بمعنی رستگار شد
کے ہی محسنات کلام وست دوران درآید و بعنایت دست پا ایسے ہی فرومایہ
فرو ماند اور اسکے سوا الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ کلمہ نجیبی اگر از پا افتد کہ حرف
پاست نجیب می ماند کہ بمعنی رستگار یست انتہی مین اسکو کیسے مان لون اسی سبب
سے کہ نجیبی مین جو یا تنکیر کی ہی معنے ترکیبی کے واسطے ہی معنے معمائی کو کیا دخل
معنے معمائی تو خاص لفظ مین ہونا چاہیے نہ سوا مین اور وہ لفظ خاص نجیب ہی کہ یا
گرنے سے نجی رہتا ہی اور نجیب کے معنے رستگاری کے کہان ہین مجکو تو لغت مین
ملے نہین البتہ نجی کے ہین اور معما مین نجی نجی دونون کی صورت معتبر ہی جیسے اسی
نکتہ کی نثر مین رذل لکھا ہی اور صحیح بھی بذال معجمہ ہی اور را کو گرا کے زل بزاے معجمہ
کے معنے لغزش کے لکھے ہین اور نکلتا ہی ذل بذال معجمہ بمعنی ذلت بس زا اور ذال
کو یکسان جانکر بجاے ذل کے زل نکالا ہی اور ٹھہرایا ہی متن مطبوعہ مین بجاے
سیب کے سبب اور نجیبی کی جگہ نجبی غلط ہی۔

نکتہ ندانہ سین سیادت کلید یست کہ از فتوحات حدیث انا مدینۃ العلوم
علی بابہا یادت آید و سر و پاے نقابت دو و صلہ ایست کہ از شعار نقاد طہارت
بت یعنے طیلسان ستر و عصمت آل عبا نقابت کشاید نظم سین سادات ہست

بے مثال + شرفی بر سرادات کمال + دردل زندہ حسینی سین + میدہد عرض عترت یسین +
اللغات سیادت بالکسر بزرگی وسرداری مدینہ ہر شہر و شہر معروف نقابت بکسر ستودن
وستودگی وصلہ پارہ جامہ وکاغذ وغیرہ شعار بکسر وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو جیسے قبا ازار
کلاہ نقا بضم میم پاکیزگی بت کی تفسیر خود مصورع نے کردی طیلسان بالفتح ولام بہر سہ
حرکت معرب تالسان ایک قسم ردا اور فوطہ کہ عرب اور خطیب اور قاضی کندھون پہ
ڈالتے ہین آل عبا باضافت وفتح عین مہلہ عبارت ہی حضرت فاطمہ رضؓ اور علی رضؓ اور حسنین
رضوان اللہ عنہم سے ردات بالفتح آلہ حصول کسی چیز کا یاسین ایک سورت ہی قرآن مجید
کی اور نام آنحضرتؐ کہ جسکے معنے مین یاسین ای یا سید بھی لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر**
زندانے سین سیادت کے ایک کنجی ہین کہ کشایشون حدیث انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا کے ہین مین علم کا شہر ہون اور علی رضؓ اسکا دروازہ ہین تجکو یاد دلائی یعنے
سارے فتوحات وکشایشین بدون انتساب خاندان سیادت کے جو علی مرتضیؓ
سے ہی ممکن نہین اور سرو پا نقابت کا کہ نقا اور بت دو ٹکڑے ہین کہ شعار نقا د
پاکیزگی وطہارت سے بت یعنے طیلسان ستر وعصمت آل عبا سے نقاب تیرے دیدہ کا
کھول دیتا ہی دو وصلی مراد حسنین رضؓ سے ہی جن سے سلسلہ سیادت کا جاری ہوا ہی
معنے ترکیبی نظم سین سادات کا مثل کنگرہ کے ہی جو ادات کمال پر رکھا ہوا ہی
جسکے بغیر حصول کمال کا ممکن نہین جیسے بدون اداۃ کے حصول کسی شی کا متعذر
اور جو شخص حسینی ہی یعنے سید اُسکے دل زندہ مین جو سین ہی زندہ اس سبب سے
کہ جو حسینی دل مردہ ہی وہ اس صفت سے معرا ہی بس وہ سین اس بات کو
توضیح دیتا ہی کہ عترت یعنے اہل بیت یاسین سے ہی واضح ہو اگر بقول بعض
یاسین مین حرف یا ندا کا ٹھہرائین اور سین نام مبارک آنحضرتؐ جب تو توحد
اس سین کا سین حسینی سے خود ظاہر ہی اور اگر نام مبارک مع یا کے تب بھی
اسمین سین ہی جس سے نسبت سین حسینی کی لگی ہوئی ہی **معنے معمائے نثر**
سیادت مین سین دندانہ دار بطور کلید کے یادت پر رکھا ہوا ہی نقابت کا سر

نقا ہی اور پا بت جو دو وصلہ سے ایا ہی معنے معمائے قطعہ سادات مین سین مثل کنگرہ کے ظاہر سرادات پر واقع ہوا حسینی کے اول آخر حی ہی یعنی زندہ اور اس حی مین سین جو عترت یسین کو پیش کر رہا ہی اور جتا تا ہی محسنات کلام نقابت اور یادت دونون کیا ہی خوب واقع ہوے ہین کہ یا دالگ اور تا ضمیر کی الگ لیسے ہی نقاب علیہ اور تا علیہ اور معنی معما کی رو سے یادت اور نقا او بت اور سوا اسکے اور متامل پر چھپے نہین رہینگے الاختلاف اول تو شارح نے لکھا آل عبا فرزندان حضرت فاطمہ رض یہ تخصیص کیسے ہو سکتی ہی آل عبا مین حضرت علی رضا اور حضرت عباس رض اور انکی اولاد بھی تو داخل ہین دوسرے شارح نے لکھا کہ نقابت کا سر نون ہی اور پاتا ہی حالانکہ یہ یون نہین ہی بلکہ پورا نقا ایک جزا اور بت ایک جزد و نون سرو پاے نقابت ہین پھر اسکی کچھ تشریح نہین کہ وہ نت کیا ہوا اور جو قاف بجا وہ کیا ہوا مجکو بڑا شک ہی کہ مصرح نے جو بت یعنے طیلسان آلخ کہا ہی اس بت کو یہ کیا سمجھے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نت جانکہ نقابت سے نون تا اخذ کر کے نت بنالیا ہی جسکے کچھ معنے معنے وہ نہین اور مصرح نے بڑی تصریح دی ہی دو وصلی نقا طہارت و بت وستر و عصمت دو دو لفظ لکھدیے ہین اگر یہاں ہی وہ مثل ہو تو مصرح کیا کرین شعر لبسے شمع روشن کہ دودی نداشت + نود م بدانرا سودے نداشت متن مطبوعہ مین پائین اس صورت پر پیس غلط لکھا ہی یہ مخصوص برسم خط قرآن ہی-

نکتہ سین صدر سید متعبد آفتابیست کہ بالاے دست ہمگنان مکان دارد شرف نشین شریف عفیف سر نشینی مست کہ درمیانہ اوریف یعنے کشتہاے امن و امان اہل ایمان رونق جنان دارد رباعی ایمان برسالت آنکہ کامل دارد + از آل بدل نجات حاصل دارد + این نکتہ ہم از لفظ رسالت بنگر + رست آنکہ حروف آل در دل دارد + اللغات صدر سینہ و بالاے ہر چیز متعبد بروزن متفکر عبادت کنندہ اور بہت عبادت کنندہ اور بتکلف عبادت کنندہ عفیف مرد پارسا و پرہیزگار از حرام جنان بکسر جنت معنے ترکیبی نثر سین جو صدر مین سید متعبد کے واقع ہی ایک

آفتاب ہی کہ سبھون کے ہاتھون پر اسکا ٹھکانا ہی یعنے سب تعظیم و تکریم کرتے ہین جیسے سعدی نے فرمایا ع ہر کجا پای نہد دست بدارند ش پیش + اور شرفہ شین شریف عفیف کا ایک سر نشین ہی کہ اسکے بیچ مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان کی باغ جنت کی سے رونق پا رہی ہین قید متعبد و عفیف موافق حدیث شریف کے ہی من سلک علی طریقی فھو الی معنے معمائے رباعی جو شخص کہ رسالت پیغمبر پر ایمان کامل رکھتا ہی وہ آل سے دل مین نجات حاصل رکھتا ہی یعنے اسکو نجات حاصل ہی اور میری اس بات کو نہ مانو تو لفظ رسالت ہی کو دیکھو کہ وہی اس نکتہ کو بتا رہا ہی کہ جو شخص حرف آل کی دل مین رکھتا ہی وہ رستہ اور نجات یافتہ ہو گیا معنے معمائے نثر سین رقم آفتاب کی ہی جو سید مین صدر لفظ پہ ہی اور اس سین کے نیچے لفظ ید جسپر سین رکھا ہی بموجب اشارہ کہ بالائے دست ہمگنان الخ کے اور شین شریف کا ایک کنگرہ سر نشین ہی جسکے درمیان مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان جنت کی سی رونق رکھتے ہین معنے معمائے رباعی رسالت کے اول آخر رست ہی اور دل مین اسکے لفظ آل موجود محسنات کلام سین صدر سید شین شرفہ شریف امن امان ایمان جنان یہ سب لفظ ہموزن اور سر کلمہ بحرف واحد وارد فرمائے ہین اور نثر اکتین جو کچھ ہین پوشیدہ نہین ہین الاختلاف بجائے کشتہا کے کشتمان بھی نسخہ ہی لیکن شارح نے جو معنے اسکے لکھے ہین لغت مین نہین ملے نہ یہ لفظ ملا شارح نے دیکھا ہوگا متن مطبوعہ مین بجائے میانہ اور یف کے سایہ او خلاف و مخل معنی معما کا ہی:-

حکایت یکے از ظرفا گفتہ است کہ از صد سید روزگار کہ دعوی سیادت کنندہ صادق اند بدلیل آنکہ لفظ سید دہ است در میان سد شعر چون بندانست سین سید طامع ز بد حالی + چون دندان طمع بر کند ماند دست او خالی + اللغات ظرفا بضم اول و فتح ثانی جمع ظریف بمعنی دانشمند و خوش طبع سد بالفتح و التشدید

عیب جیسے کنگی اور کری اور سوا انکے اور حائل و مانع میان دو چیز کہ لوگون نے
بنایا ہو معنے ترکیبی نثر ایک نے ظریفون سے کہا ہی کہ زمانہ کے سو سیدون سے جو
دعوی سیادت کا کرتے ہین دس سچے اور صادق ہین اس دلیل سے کہ سید دس
کے درمیان مین سد ہی یعنے سو مین دس ہین معنے ترکیبی شعر سید طامع کا
سین بسبب بدحالی کے مثل دندان کے ہی اور جب دندان طمع کے اکھڑیگا
تو ہاتھ اسکا خالی رہیگا معنے معماے نثر سید کے اول آخر سے سد حاصل ہوتا ہی
اور اسکے درمیان مین یا دس عدد والی ہی جو سد مین دہ ہی اور جو لفظ سد بہ صاد
مستعمل ہی اور سید مین نکلا سد سین کے ساتھ اسکا کچھ مضایقہ نہین اول تو معما
مین صاد و سین ایک ہین دوسرے اصل مین صد بھی سد ہی اسلیے کہ صاد حرف
فارسی کا نہین ہی لیکن بنظر التباس سد کے جو حائل کے معنے مین ہی رسم خط
اسکا صاد سے ہو گیا ہی جیساکہ شصت کا حال ہی معنے معماے شعر سید کا
سین دندانہ دار مثل دندان کے ہی اور نیچے اسکے لفظ ید بمعنی دست جب دندان
سین کے توڑ ڈالینگے ید خالی دست رہ جائیگا **محسنات کلام** خالی و حالی دونون
مین تصحیف ہی اور اس نقل کی نسبت ظرفا سے بنظر نہ کلیہ ہونے کے گئی ہی اسواسطے
کہ انکا اور شعرا کا ایک حال ہوتا ہی جب کوئی لطیفہ انکے خیال مین گذرتا ہی پھر بلا تکلف
و توقف بدون کہے نہین رہتے **الاختلاف** شارح لکھتے ہین لفظ سید کے درمیان
مین اگر یا نہو تو سد رہتا ہی بس حرف یا نے کہ دس ہی میانجی گری کرکے کلمہ سد کو سید
بنادیا انتہی آگے اور بحث صد اور سد کی لکھی ہی مع اور باتون کے کہ وہ بھی جیسی
ہین ویسی ہین مین تو اس معنے پر حیران ہون کہ یا نے میانجی گری کرکے سد کو
سید بنادیا اسکا کیا مطلب ہی اور کیا غرض ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ بس اتنی بات ہی
کہ سو سیدون مین دس صادق ہین اور کاذب اور وہ صادق مین ایک یہ بات
بھی معلوم ہوتی ہی کہ بارہ امام مشہور ہین لیکن بعض فریق ان بارہ سے بعض کے
قائل نہین ہین بس کیا عجب کہ یہ ظریف بھی دو کا قائل نہو دس کا قائل ہو اس رعایت

سے کہدیا ہو کہ صادق دس امام ہین اور صادق کا لفظ امام کے لیے کیسا مناسب ہو
کہ ایک امام جعفر صادق بھی ہین اور امام باقر بھی صادق کہلاتے ہین۔

فصل فی ذکر الکریم و البخیل

نکتہ عین عطا آفتابی ست در شرف بالاے افلاک تسعہ تافتہ و ندندے
برپائیست از علا بر عقول عشرہ تفوق یافتہ نظم سخے بخت جدوے چوافگندپے +
شود تاجی از بخت بر فرق وی + بود نخلہ نخلی کہ از روای ہوش + دہد دشمن و دوست
رانیش و نوش اللغات آفلاک تسعہ نہ فلک ند بالفتح و تشدید دال ایک قسم
خوشبو بالکسر ہمتا و مانند ایسے ہی ندید ندی بفتحتین بخشش عقول عشرہ دس فرشتے کہ
حکما کے نزدیک کل یہی دس ہین کہ سواے عقل اول کے ہر ایک نے ایک کو مع
ایک آسمان کے پیدا کیا تفوق فوقیت پانا بخت بالضم شتران قوی بزرگ کہ خراسان
مین ہوتے ہین بختی مفرد اسکا جد بالکسر و تشدید دال درستی و کوشش در کارے
و بالفتح بہرہ و بخت و کنار جود بے نیازی و عظمت نخلہ بالکسر دادن چیزی کہ عوض
آن ستانیدہ باشند و قرض حسنہ و بخشش بے عوض نخل بالکسر مگس انگبین و بالضم
عطیہ معنے ترکیبی نثر عین عطا کا جو عطا ہی ہی ایک آفتاب در شرف ہی کہ افلاک
تسعہ پر چمک رہا ہی اور افلاک تسعہ طا ہی جسکے نو عدد ہین یعنے یہ آفتاب نو چوتھے
آسمان پر چمکتا ہی عطا کا آفتاب نوین آسمان پر دمکتا ہی اور وہ آفتاب عین عطا
کا ہی اور ندندے کی وہ پایہ ہی علا سے جو عقول عشرہ پر فوقیت پائے ہوے ہی معنے
ترکیبی نظم سخی جب شتر قوی اسکی جد کا پے افگندہ ہوتا ہی یعنے ڈگمگا جاتا ہی تو
اسکے بخت کے سے ایک تاج اسکے سر پہ ہوتا ہی اور نخلہ یعنے بخشش ایک نخل ہی
کہ از روے ہوش کے دشمن کو نیش اور دوست کو نوش بخشے دشمن کو نیش اسواسطے
کہ وہ دیکھے گا اور پیچ و تاب کھائیگا معنے معماے نثر عطا کا عین آفتاب ہی کہ فلک تسعہ
پر جو طا نو عدد والی ہی چمک رہا ہی اور ندندی کا پایہ جسکے دس عدد ہین جو عقول عشرہ

پر فائق ہی معنے معمائے نظم بخت بخت تجنیس تام روے ہوش ہا ہی جب نخل مین ٹرھائی گئی نخلہ ہوا محسنات کلام تافتہ یافتہ تصحیف افلاک تسعہ عقول عشرہ مناسب یکدیگر کہ حکما کے نزدیک افلاک تسعہ انھین کے پیدا کیے ہین اور نیز شرف وا فلاک برعایت آفتاب دشمن دوست نیش نوش باہم متضادیہ مناسب بنخل الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے ندندی ندیدی وبہ پائے ست کی جگہ بہ پا یلی ست از علا کے ٹھکانے از علما نخلہ کی جگہ نخلہ غلط اور خلاف معما و بے معنی ہی۔

نکتہ کاف ومیم کریم استثنی ست کہ اگر ملک رے بہ بخشند ہنوز کم ست والف جواد استقامتی وارد در جود کہ اگر قدم بر سر دنی زند پیشش جوی باشد قطعہ

المال بحر الندی والکف ساحلہ + واسم الکریم لہ کر علی الیم +
جیم الجواد علی جو الھوی سحب + تجری بوادلہ غسل من الغم +

اللغات کم بالضم وتشدید آستین رے بالفتح نام شہر ندی بفتحتین بخشش کف بالفتح والتشدید پنجہ اور رکجانا اور روکنا اور جھاگ دریا وغیرہ کے کر بالضم ایک پیمانہ ہی کہ بارہ وسق ہوتا ہی اور ہر وسق ساٹھ صاع اور سات ہزار اور سو رطل کو بھی کر کہتے ہین جو بالفتح وتشدید واو میان زمین وآسمان اور ہوا اسکے درمیان کی ہوا آرزو کرنا وخواہش نفس اور ایک عنصر عناصر اربعہ سے نیچے کرہ نار کے سحب بضمتین جمع سحاب بمعنی ابر وادی جا ہی کشادہ میان کوہستان اور تودے اور پشتے جلسے پانی جاری ہو غسل بالفتح دھونا اور کسی کو مارنا وبالضم شست وشو تمام بدن کی۔

معنے ترکیبی نثر مصر کہتے ہین کہ کاف ومیم کریم کا جسکا مجموع کم ہوا بمعنے آستین یہ ایک ایسی آستین ہی کہ اگر ملک رے بخشدے جو نہایت وسیع وخوش آب وہوا ہی تب بھی اسکو کم ہی جانے اور الف جواد کا ایسی استقامت جود مین رکھتا ہی کہ اگر قدم اپنا دنی کے سر پہ مارے تو اسکے سامنے ایک جو ہی دنی مراد دنیا سے معنے ترکیبی قطعہ مال دریا بخشش کا ہی یعنے پیدا بخشش کے واسطے

اور رہا تھا اُسکا کنارہ جیسے کنارہ کے سبب دریا سے مستفیض ہوتے ہین ایسے ہی دست
وہش کے طفیل مال سے فیض پاتے ہین اور نام کریم کا اُسکے حق مین ایک کرہی یم
پر کہ بقدر کرو کرور کے ایسے پیمانہ بزرگ سے اُس مال کو دیتا ہی اور جیم جواد کا ایسا ہی
جیسے زمین و آسمان کے درمیان مین بادل ہوتے ہین لیکن یہ بادل آرزو و
خواہشون کے جوف پر چھائے ہوے ہین وہ تو جنگلون مین جاری ہوتے ہین یہ ان
خواہشون پر جاری ہو کے غم سے اُنکے منھ دھو دیتے ہین معنے معماے نثر کریم
کے اول آخر کم ہی اور بیچ مین رے موجود جو مین الف آنے سے جواد ہوتا ہی اور
یہی الف قدم جواد کا ہی جسکا قدم دال پر ہی اور دال سے مراد دنیاے دنی اور
اسی الف کے سامنے جو ہی معنے معماے قطعہ کریم کے دو جز ہین ایک کر دوسرا
یم مجموع دونون کا کریم اور او پر جیم آنے سے جواد ہوتا ہی اور جواد مین لفظ جو بھی
داخل ہی محسنات کلام ہنوز کم ست کیسا لطف ہی یعنے تھوڑا پایا آستین بر قدم
جواد کا دنیا کے سر پر کیسا صریح ہی بحر و کف و ساحل اور یم برعایت بحر جیم جواد جو سب
مین سر کلمہ جیم قدم سر مناسب اُسکے الاختلاف شارح نے کر بضم کو بمعنی ماہی اور جو
کو بمعنی کاواکی کے لکھا ہی مجکو لغت مین یہ معنے کسی کے نہین ملے یہ جانے لغت سے
لکھتے ہین یا اپنے اندازا ورا ٹکل سے جلتے ملتے لگتے لگا دیتے ہین اور سوا اسکے اصل
کتاب کے حاشیہ پر کف کی جگہ فلک اور ساحلہ کی جگہ منعمہ یہ دو نسخے اور بھی
ہین کہ شارح نے انھین کو اپنے معنی مین اخذ کیا ہی میری دانست مین کف و
ساحل سے بڑھکے نہین ہین نہ لفظاً نہ معناً چنانچہ شارح نے منعم کے معنے بخشیدن
کے لکھے لکھا ہی کہ مال دنیا دریا ہی اور کشتی اس دریا کی ایک موضع ہی کہ وہان
احسان واقع ہوتا ہی انتہی اب ناظرین کو نیک و بد کے تفرقہ اور تمیز کا اختیار
ہی وما علینا الا البلاغ متن مطبوعہ مین المال وبحر بعطف غلط ہی اور نہین معلوم
کہ غل لکھا ہی یا غسل مگر صورت تو غل کیسی ہی۔
نکتہ سم در لغت زہر ست وحت شنا بندہ در سیر اشارت ست بدانکہ ہر کہ

درسماحت چون الف علم شو دزہر ترک مال دردنیا بنوشد ودر آخرت درشتافتن بجانب
مغفرت وجنت بکوشد قطعہ سین آفتاب وما بود اندر سماحت آب +حت نیز از برای
تراشیدن نسبت فاش + یعنے چو مہر برہمہ کس تاب تازہ روی +چون آب باش تاکنی از
فیض خود تراش + اللغات حت کے معنے خود مصرحؒ نے تحریر فرمادئے سماحت
بالفتح جوانمردی علم شدن مشہور ہونا فاش ای ظاہر تراش طمع وامید معنے ترکیبی
نثر مصرحؒ فرماتے ہین کہ سماحت جو جوانمردی ہی اسکا ایک جز تو سم ہی بمعنی زہر اور
ایک حت بمعنی شتافتن بس اس بات سے یہ اشارہ ہی کہ جو کوئی الف کی طرح
سماحت مین مشہور ہونا چاہے تو وہ زہر ترک مال کا دنیا مین پئے جب اس ناگوار
کو نوشگوار کریگا تو آخرت مین جانب مغفرت اور جنت کے دوڑنے مین کوشش
کریگا واذلیس فلیس معنے ترکیبی قطعہ پھر مصرحؒ فرماتے ہین کہ سماحت مین
سین تو آفتاب کہ اسکی رقم ہی اور ما آب رہا حت یہ ظاہر تراشیدن کے معنے مین
ہی بس ان تینون اجزا سے یہ امر ظاہر وروشن ہی کہ آفتاب کی طرح ہر دم ہر کسی پر
تازہ روئی کے ساتھ پرتو ڈالے اور پانی کے مثل نرم ومرطوب ہوکے رہے پھر اپنے
فیض سے تراش یعنے توقع اور طمع فائدہ کی رکھے یعنے سماحت وہی ہی جو من واذی
سے خالی ہی اور موافق حال اس شخص کے جسکی صفت مین سعدیؒ نے فرمایا ہی
شعر بدیدار مسکین آشفتہ حال +چنان شاد بودی کہ مسکین بمال معنے
معمائے نثر اسمین معما سماحت کا ہی وہ خود ظاہر ہی معنے معمائے قطعہ سین
اور لفظ ما اور حت مل کے سماحت ہوتا ہی محسنات کلام الف کی تشبیہ علم سے
بے نقاطی وراستی مین ہی کہ علم بھی بے نقط ہی الف بھی بے نقط قطعہ مین لفظ سماحت
سے کیسی خوبیان نکالی ہین فتامل الاختلاف متن مطبوعہ مین درسیر کی جگہ
درسر اور بنوشد اور بکوشد مثبت کی جگہ دونون صیغ منفی لکھے ہین جانے معنے
کیسے کرینگے ۔
نکتہ نہایت بذل اگرچہ بذل افلاس میکشد اماچون درہیئت مجموع او نظر کنی

بذ غلبہ کردنست و لام زرہ یعنے غلبہ کردن بر خصمان بے سلاح بذل واحسان میسر نمی شود
قطعہ در رد دشمنان الف راو نیزہ ایست + کز طعن شان بدار رساند بانقلاب +
باذل چو گشت بیمزہ از تشنگی فقر + بخشش ز انصراف رساندش لذ آب + **اللغات** بذل
بالفتح دادن و در باختن ذل بالضم و تشدید لام خواری و خوار ہونا رد بالفتح و تشدید
دال لوٹانا راد جوانمرد و سخی انصراف باز گشتن انقلاب بدل جانا **معنے ترکیبی**
نثر اگرچہ بہت سا دینا اور خرچ کرنا ذلت و خواری مفلسی کو پہونچاتا ہی لیکن جب
بذل کی ہیئت مجموع پر نظر و غور کرو تو بذ کے معنے غلبہ کرنے کے ہین اور لام زرہ ہی
بس اس کیفیت سے اس لفظ کے یہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمنون پر غلبہ کرنا بے سلاح
بذل واحسان کے ممکن نہین اور ہرگز میسر نہین ہوتا **معنے ترکیبی قطعہ** دشمنون
کے منھ پھیر دینے کو الف جو راد مین ہی یہی ایک نیزہ ہی جسکی طعن و ضرب سے
اُنکو منقلب کرکے دار انقلاب کو پہونچا ئینگے اور جو باذل کہ تشنگی فقر سے بے مزہ
ہوگیا اُسکا نصیب لوٹ کر اُسکو لذ آب کو پہونچا ئےگا **معنے معمائے نثر** بذل و
بذل تجنیس بذل کے دو جز کرکے بذ کو لام سے ملایا جاے تو بذل ہو جائیگا **معنے**
معمائے قطعہ رد مین الف بڑھانے سے راد ہوا اور راد کا مقلوب دار باذل جو
منصرف ہوگا لذ آب ہوگا **محسنات کلام** الف راد کو نیزہ کہنا کہ سیدھا مثل نیزہ
کے ہی اور نیز یہ کہ راد دشمنون کے رنج و ایذا سے محفوظ رہیگا **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے رد کے روے اور راد کے زاد اور طعن شان کے
طعنشان غلط ہی ــ

نکتہ ممسک شکست دو میم کہ بر سر دارد و چشم تنگ اوست تا ہر کہ میم دہان
بدور مائدہ اش بکشاید چون سگ دامنش گیرد **قطعہ** گر نہد ممسک بزیر جیب
مسک + بر دل کس زان نبہ بند د طرف بوی + وز حرام آن کو سماحت میکند +
میکند پوشیدہ در سحت آبروی + **اللغات** ممسک بخیل مسک بالکسر معروف
مشک ظرف بمعنے حصہ و فائدہ سحت بالضم و ضمتین حرام و کسب بد کہ موجب

تنگ وعار ہو جیسے کنا سے سودخواری ورشوت معنے ترکیبی نثر ممسک سک ہی اور دو میم جو اسکے سر پر رکھے ہوے ہین دو آنکھین تنگ اسکی ہین اسواسطے کہ اگر کوئی میم دہان کو اسکے دور مائدہ پر کھولے سگ کی طرح فوراً دامن اسکا پکڑلے جیسے عادت سگ کی ہی کہ اپنے رکھے رکھائے کھانے پر کسی کو بھٹکنے نہین دیتا معنے ترکیبی قطعہ اگر ممسک اپنی جیب کے نیچے مسک رکھتا ہی تو نہین چاہتا کہ اسکے بو کسی یار یا رفیق یا مرد شریف کو پہونچے ہر چند اسمین کچھ نقصان نہین اور اگر کسب بد اور پیشہ حرام سے کوئی سخاوت وجوانمردی کرتا ہی وہ سحت مین چھپے چھپے اپنی آبرو کرتا ہی یعنے جب کسب اسکا بد ہی ہر کوئی اسکو ناچیز حقیر سمجھیگا بس وہ سماحت مین حصول آبرو اور رفع سحت کا جانتا ہی معنے معماے نثر ممسک مرکب ہی دو میم اور لفظ سک سے جو میمون کے دامن مین ہی معنے معماے قطعہ ممسک مین پہلا میم جیب ہی جسکے نیچے مسک رکھا ہی یعنی مقلوب سگ کا اور جو طرف بو کہا ہی بو سے ارادہ ہی شیم کا جسکا طرف میم ہی جب میم کو سگ پر رکھینگے مسک ہوگا سماحت مین لفظ ماتحت سحت مین واقع ہی محسنات کلام صفت دوچشم کی تنگ کے ساتھ نہایت ہی خوب ہی اور یہ ایسا بھی کہ بعض کتون کی آنکھون پر دو نشان اور بصورت آنکھ کے ہوتے ہین ممسک مین دو میم ہین مناسب اسکے دو میم ایک میم دہان دوسرا دور مائدہ کا کیسا چسپان واقع ہوا ہی چون سگ دامنش گیرد کیسا ابلغ ہی کہ ظاہر ممسک کا دامن سگ پکڑے ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین وچشم تنگ دوچشم کی جگہ غلطی سے لکھا ہی یا واو سہو سے رہ گیا۔

نکتہ بخیل را چون سر بقا از بدن برداشتہ شود خیل او از برکات ترکات او ظاہر ومعروف شوند وشیحح را چون سر وپاے تحبش بفنا فرسودہ گردد حی یعنے قبیلہ او از برگ مرگ او زندہ گردد قطعہ اذا قطعت نبض اللتی ممسک + یری القوم من متروکہ ممسک قنطار + ولو فی المنایا غیب الشئی وجہہ + تری مہ ثوب منہ عاد عن العار + نظم چو ممسک را نماند جامجاہ + مس قلبش

شود پیدا بہر راہ + وگر گرد مساحم بسیر و پاے + زر خالص شود نقد بش بہر جاے + اللغات
ترکات جمع ترنہ کی زکوۃ دینا صدقہ دینا پاکی حاصل کرنا و ترکات جمع ترکہ شحیح بتقدیم حا بر جیم بخیل و حریص
ہبرک سامان قنطار یک پوست گاو پر زر منا یا بالفتح مرگہا جمع منیہ شحیح بہر سہ حرکت و
تشدید حا و مشہور بضم حرص و بخل شح بالفتح و تشدید حا جامہ کہنہ و کہنہ شدن جامہ
ثوب جامہ اثیاب جمع عار ننگ وعیب معنے ترکیبی نثر بخیل کے بدن سے جو
سر بقا کا اٹھالیا جاے یعنے بقا اسکی ہوچکے تو اسکے خویش وخیل صدقون اور
زکاتون کی برکتون سے یا ترکہ پانے سے گو چھپے چھپائے گمنام سے پڑے ہوتے ہین
سب ظاہر اور مشہور ہو جاتے ہین اور شحیح یعنے بخیل جب سر و پا اسکے بخت کا
فنا سے گھس جاتا ہی اور دانہ اسکے نصیب کا عالم ہستی مین نہین رہتا حی یعنے
کنبہ والے اسکے سامان مرگ سے زندہ ہو جاتے ہین معنے ترکیبی قطعہ عربی
و فارسی جسوقت کٹ جائیگی وہ بنض کہ ممسک ہی یعنے چنگ زندہ بدنہین دیکھیگا
تو قوم کو متروک ممسک سے قنطار بنض ممسک اور قوم قنطار مثل زید عدل کے
اور اگرچہ موت و مرنیسے چھپنا حرص و بخل کا ہی اسکی صورت سے مگر دیکھیگا تو پرانے
کپڑے اُس سے ایسے جنسے عار سے عار آوے ای عار برابر معنے قطعہ فارسی کے
جب جامہ جاہ ممسک کا نہین رہتا یعنے اپنے جاہ سے جاتا رہتا ہی تو ہر راہ سے مس
قلب ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی اور زہر ہی اُگلتا ہی اور مساحم یعنے جوانمرد جو بسیر و پا
ہوتا ہی تو زر خالص ہی اُس سے ہر جگہ نقد و موجود دیکھنے مین آتا ہی معنے معمائے نثر
بخیل کا سر بے ہی جب یہ سر اُٹھالیا جائیگا خیل رہیگا اور شحیح کا سر و پا شح ہی یعنے
سر شکستن ہر گاہ کہ اسکا سر توڑا جائیگا حی رہیگا یعنے کنبہ برگ مرگ تصحیف یکدگر
ایسے ہی اوپر کے فقرہ مین برکات ترکات معنے معمائے ہر دو قطعہ ممسک
ممسک تجنیس تام اول بمعنے چنگ زندہ دوسرا بمعنی بخیل شح مح اور عار عار
تجنیس ممسک کا قلب مس ہی جب اسکو لوٹینگے سم ہوگا جامہ جاہ تجنیس
زائد جاہ کا لفظ جامہ مین بھی موجود مساحم کا سر و پا مح ہی اور زر جید اسکا سام

جو اسکے قلب مین ہی محسنات کلام بخیل کی بے کی رعایت سے بدن اور بقا
اور بر داشتہ برکات سب ایسے لفظ ہین جن مین بے ہی سر بقا از بدن بر داشتہ شود
بقا کا سر جو بدن پر رکھا ہوا ہی اٹھا لیا جاے اور امر واقعی ہی کہ وقت مرگ بقا کا سر
بدن کے سر سے اٹھا لینے مین سر اور بدن اور بر مناسب ہیدیگر الاختلاف
شارح نے اس نکتہ کو معرا چھوڑا کچھ شرح نہین کی متن مطبوعہ مین شجیج کی جگہ شجیع اور
شجش کا نجلش متروک کو متروکہ غلط ہی۔

حکایت بیداری معن زائدہ را بخواب دید ہمچو الف در میان خواب لباس
خوب در بر و چون عین معن در میان من حق تازہ رو و منور گفتش ای معدن کرم
چون از سر دنیا گذشتی و از گوشہ برزخیان براے رویت رب برگشتی پاداش دل
شاداب چہ یافتی گفت کنہ این معنی ندانستہ کہ معن چون برگرد جز نعم بہ بیند **نظم** شد
پریشان جمعیت برمک + لیک جمع ست نام شان بکرم + خشک شد زیر خاک وہتاج
ست + بسحاب کرم دل حاتم + **اللغات** معن روان شدن آب اور نام ہی ایک
مرد کریم کا برزخ حائل و واقع میان دو چیز زمانہ مرگ سے زمانہ قیامت تک نعم جمع
نعمت برمک بالفتح ایک شخص آتش پرست تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا خالد نام اسکا
بیٹا دولت عباسیہ مین وزیر ہوا بعد خالد کے یحیی اسکے بعد فضیل اسکا بیٹا بعد
فضیل کے جعفر اسکا بھائی اعلی مرتبہ کو پہونچا اور دولت برامکہ اسی پر تمام
ہوئی متاح بروزن فتاح آب کشندہ **معنے ترکیبی نثر** برعایت خواب کے لفظ
بیدار سے اس حکایت کو مصدر کیا ہی کہ ایک بیدار نے معن کو جو بڑا سخی تھا خواب
مین دیکھا الف کی طرح یعنے جیسے الف خواب مین لباس خوب کے درمیان مین
ہی اسکو بھی لباس خوب پہنے دیکھا اور جیسے عین معن کے درمیان من کے ہی
ایسے ہی من حق سے اسکو تازہ اور منور پایا کہا اس سے کہ ای معدن کرم
جب تو سر دنیا سے گذرا اور گوشہ برزخیون سے واسطے رویت رب کے لوٹا تو اپنے
دل شاداب کا پاداش کیا پایا کہا تم نے کنہ اسکا نہین جانا ہی کہ معن جب لوٹیگا

نعم ہوگا معنے ترکیبی نظم مصرحہ کہتے ہین خیال کرو صدیان گذر گئین کہ جماعت برمک
کی پریشان ہو گئی لیکن انمین جو اہل کرم گذرے ہین انکا نام انکے کرم سے جمع ہی
اور حاتم اگرچہ خاک کے نیچے خشک ہوگیا یعنے خاک ہوگیا لیکن دل اسکا بسبب ابر
بخشش کے جو ایک وقت مین برسایا ہی ویسے ہی آب کشندہ ای تازہ و پرنم ہی
معنے معماے نثر خوب مین الف آنے سے خواب ہوتا ہی اور معن کی عین ظاہر
من کے درمیان عین ہی معدن مین دال سر دنیا ہی جب اس سے گذریگا وہی معن
رہیگا پاداش کا دل شاداب ہی معن کو لوٹنے سے نعم ہوتا ہی معنے ترکیبی قطعہ
برمک کے پریشان ہونے سے بکرم ہوتا ہی اور حاتم کا دل متاح ہی محسنات
کلام لفظ بیدار کا ذکر خواب مین کیسا خوب ہی براے رویت رب برگشتی کیدستین
انمین جمع ہین عین معن کیسا ابلغ ہی یعنی ذات و عین معن جمعت اور جمعست
دونون مین لفظ جمع الاختلاف شارح نے اس حکایت کی بھی کچھ شرح نہین کی
متن مطبوعہ مین برزخیان کا برحیان برمک کی جگہ ہر یک غلط ہی۔

فصل فی الحریص والطامع والمنزوی والقانع

نکتہ قانع کہ از دست تفرقہ چون عنقا قدم در پس قاف قناعت نہادہ اگر قناع
آن قاف از پیش رو بردارد بعناے دل مبتلا گردد و منزوی کہ از روے عزلت
عز دولت یافتہ اگر آن عز ضایع کند جز لت ملالت روزگار نہ بیند نظم قناعت
قناتیست از آبرو + صفاے روان دیدہ عین اندرو + بعشق از قناعت دلت
راہ جوست + چو برگشت بیند تعانق زدوست + بعزلت برافراز سر ہمچو لام +
کہ در عزت آیے رفیع المقام + وگر گردن از تاج عزلت کشی + نہ بینی بجز علت وناخوشی +
اللغات قناع بالکسر پردہ و پوشش کہ مقنع کے اوپر ہوتا ہی منزوی بروزن منحنی
گوشہ نشین تعانق بغلگیر ہونا عزلت بالضم جدا ہونا زن و فرزند سے اور بیکاری
قناعت بالفتح کاریز معنے ترکیبی نثر قانع نے کہ بسبب پریشانی اور تفرقہ کے

عنقا کی طرح قدم پیچھے قاف قناعت کے رکھا ہی اگر قناع یعنے پردہ اُس قاف کا سامنے
سے اُٹھا دے عناے دل مین مبتلا ہوا اور گوشہ نشین نے جسکو منزوی کہا ہی عزلت کی
رو سے جو عز دولت کی پائی ہی اگر اُس عز کو ضایع کرے سواے لت ملالت زمانہ کے اور
کیا دیکھے معنے ترکیبی نظم قناعت ایک قنات یعنے کا ریزہ ہی بلکہ کاریز مین تو یہی
پانی عرفی ہوتا ہی اُسمین آبرو بھری ہی جسمین صفائی جان اور روان نے عین دیکھی ہی
یعنے ذات وحقیقت صفا کی اور عشق کہ جس سے معشوق حقیقی تک پہونچتا ہی بدولت
اسی قناعت کے تیرا دل اُس عشق کی راہ پاتا ہی اور جو اس قناعت کو لوٹو تو یہی
قناعت تعانق ہی جو دوست سے بغلگیر ہوتا اور وصل پاتا ہی اور عزلت مین لام
کی طرح سربلندی حاصل کرے جیسے سب حرفون مین عزلت کے لام کا سر اونچا
ہو رہا ہی تا عزت مین تو رفیع المقام ٹھہرے اور اگر گردن تاج عزلت سے نکال لیگا
سواے علت و ناخوشی کے اور کچھ نہین دیکھیگا معنے معماے نثر قانع کا تفرقہ عنقا ہی
اور عنقا کا قدم الف جو بعد قاف کے ہی اور قانع جو پردہ قاف کا سامنے سے اُٹھا
ڈالیگا عنا مقلوب رہیگا ایسے ہی قناع کا حال ہی اور قناع و قانع بھی مقلوب ہو کے
مثل ایک دوسرے کے ہو جاتے ہین یعنے قناع سے قانع قانع سے قناع عزلت
کے دو جز ہین عز اور لت اگر منزوی اس عز کو ضایع کریگا لت پائیگا معنے معماے نظم
قناعت کا جزاول قنا ہی اور حرف آخر تا دونون کی ترکیب سے قنات ہوا جب اسکے
درمیان مین عین دیکھا جائیگا قناعت ہو جائیگا قناعت کا دل تعانق ظاہر ہی عزت
مین لام آنے سے عزلت ہو جاتا ہی عزلت کا تاج عین ہی اور گردن اسکی زا جب
گردن اس سے نکالینگے علت رہ جائیگا محسنات کلام تفرقہ عنقا قدم قاف
قناعت قناع یہ سب لفظ قاف دار برعایت قانع کے ہین اور دست قدم
پس پیش رو دل سب مناسب یکدیگر عزلت اور دولت ملالت تینون مین
لت موجود قناعت کے لیے آب جو آبرو مین ہی اور آب کے واسطے صفا و روان
غرض حرف حرف صنایع سے خالی نہین عین اندرو کیا ہی لطف رکھتا ہی قابل غور ہی

الاختلاف شارح نے اسکو بھی اپنے بیان سے محروم رکھا متن مطبوعہ مین بجاے قفا نیست فنا ئیست اور نہ بینی کے بجاے بہ بینی غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش قطب دوران کسی ست کہ روی دل بطب وعلاج نفس آورده چون قاف از خلایق کنارہ گیرد و خلاے خلوت با حق حاصل کند و مرد راہ آنست کہ دامن از مردم چیدہ از سر مستی بیرون کند تا رد خلایق و قبول حق بہ بیند **شعر**

آنرا کہ جاے در دل مردم بود رواست + ہر بندہ کہ نیست سر عزلتش بدست +

اللغات رو آوردن توجہ کرنا خلا بالفتح والمد آبدست خانہ وجاے خالی خلوت خالی ہونا اور تنہا ہونا اور جگہ خالی دامن چیدن کنارہ کش ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اپنے وقت کا قطب وہ شخص ہی کہ نفس کے طب وعلاج کی طرف متوجہ ہوکر قاف کی طرح خلایق سے کنارہ پکڑے اور خلا اور تنہائی حق سے حاصل کرے اور مرد راہ کا وہ ہی کہ دامن لوگون سے سمیٹ کر سر سے مستی نکال ڈالے تا رد خلایق اور قبول حق کو دیکھے **معنے ترکیبی شعر** مصرح کہتے ہین جسکی جگہ لوگون کے دل مین ہو اور نہایت خلا ملا سے اُنکے دل کا عزیز ہو وہ آدمی رد ہی اور جس بندہ کے سر مین سر عزلت کا نہین ہی بد ہی سر عزلت مین کہ بد پر آنے سے عبید ہوتا ہی **معنے معماے نثر** خلایق مین قاف ظاہر کنارہ پر ہی خلایق مین اول و آخر سے حق بھی حاصل ہوتا ہی اور خلا بھی موجود بس جملہ دعوی مصرح کے صحیح ہین مردم کا دامن میم ہی چیدہ ہونے سے مرد رہتا ہی ایسے ہی قطب کا قاف کنارہ کرنے سے طب **معنے معماے شعر** مردم کا دل ظاہر رد ہی ادھر اُدھر میم ہین بندہ کی ہا کنارہ پر بمنزلہ عزلت کے ہی جب اسکی طرف خیال نہوگا بند رہیگا اور بند کے اول آخر سے بد حاصل ہوتا ہی جسکو مصرح نے بدست کہا ہی **محسنات کلام** مشہور ایسا ہی کہ قطب متحرک نہین ہی مصرح نے کس خوبی سے قطب دوران کہ کے دور اسمین نکالا ہی جیسے مردم سے رد نکالا ہی دردل سے بھی رد نکالا ہی کہ ادھر اُدھر دل دال ہی بیچ مین رد **الاختلاف** شارح کا اس نکتہ مین بھی سکوت ہی ہی۔

نکتہ خرسند آن ست کہ دندان شرہ را در لباس خرد پوشیدہ دارد حریص آنکہ رایش در حیص یعنے گردیدن ہر زمان بجاے میل کند **قطعہ** یا صادقا فی حرصہ عادۃ + الحرص شبیہ الحرض للعادی + للحرص حرالوجہ فی رونق + لکن بدنہ الطمو بالصاد + **اللغات** خرسند ای راضی برضا شرہ بفتحتین غالب ہونا حرص کا حیص ایک طرف ہونا راہ سے حرص بالکسر سخت آرزومند ہونا و بالفتح تنگا فتن حرض بفتحتین بیماری وفساد عقل وکنارو طرہ عادی یعنے چیز قدیم اور وہ جو عادت ہو صادروے ومس یا نوعی از ان اور ایک رگ ہی درمیان دونون چشم شتر کے کہ اس سے اسکو بیماری عارض ہوتی ہی طمو بالفتح دراز ہونا گیاہ کا اور نکلنا نہر کا اور بھرنا آب دریا کا **معنے** ترکیبی **نثر** خورسند وہ شخص ہی کہ دندان شرہ کے لباس خرد مین پوشیدہ رکھے ظاہر نہونے دے اور حریص وہ ہی کہ راے اسکی حیص یعنے ہر وقت پھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین میل ورغبت کرے غرض یہ کہ خورسند تو بمقتضاے خرد دندان حرص ظاہر نہین ہونے دیتا اور حریص قرار سے نہین بیٹھتا **معنے** ترکیبی **قطعہ** ای صادق اپنے حرص مین از روے عادت کے حرص شبیہ حرض کی ہی عادی کے واسطے یعنے جسکو عادت حرص کی ہی اسکو وہ عادت ایک بیماری ہو جاتی ہی کہ بدون اسکے اسکو چین نہین پڑتا حرص کی صورت تو حر ہی یعنے آگ بارونق و فروغ لیکن بدن اسکا بہ صاد ہی جسکا انسا ہی یا تانبہ مطلب یہ کہ حرص صورت کی تو بہت ہی اچھی ہی پُررونق جب سامنے آتی ہی کیسی کیسی خوبیان نظر مین آتی ہین لیکن درحقیقت ہین ہم مثل تانبہ کانسہ کے کھوٹے کم قیمت **معنے** معماے **نثر** مصرح نے سر نکتہ مین خرسند کا لفظ کہا ہی اور اسمین دندان شرہ کہ وہ لفظ سن کا اسکے درمیان مین ہی یعنے دندان اور لباس خرد سے ایما کیا ہی اور خرسند کے اول خر ہی اور آخر مین دال جو خرد ہوا اسی مین یہ سن چھپا ہوا ہی دوسرے فقرہ مین لفظ حریص کہ اسکی راحیص مین داخل ہوئی ہی جو بمعنی ہر زمان گردیدن کے ہی **معنے** معماے **قطعہ**

حرص حرص تصحیف عاد عادۃ تجنیس زائد حرص کی صورت حرص ہی بدل سکا صاد کہ مجموع دونون کا
حرص ہی **محسنات کلام** دندان شرہ اور لباس خر دیکیسے الطف ادعا ہین
الاختلاف شارح نے اس نکتہ کے معنے لکھنے سے بھی اعراض کیا ہی اور مجکو بھی
بسبب غلطی کتاب کے اسکے اشعار مین شبہہ رہ گیا۔
نکتہ اول شرہ شر ہست کہ عاقبتش ہاے ہاویہ است وطم طمع بر عین انباشتن
غبن عاقبت ست **قطعہ** شرہ کہ صورت شین ست بر سر رہ حق + شہ ست آنکہ
زدل راے او برون آرد + فراز عین طمع طم نشان دہد کہ فلک + بخاک دیدہ اہل
طمع بانبارد + **اللغات** ہاویہ جہنم طم بالفتح ناپید ہونا راہ کا بفتحتین ناگوار ہونا
اور گرد و غبار و قبیلہ عاد و تاریکی غبن بالفتح فریفتہ کرنا اور نقصان پہونچانا اور خرید
و فروخت مین نقصان لانا انباشتن پاٹنا **معنے ترکیبی** نثر شرہ کا اول جز شر ہی
جسکی عاقبت ہاے ہاویہ ہی یعنے انجام شرہ والے کا دوزخ اسلیے کہ شرہ کے غلبہ سے
لحاظ حرام حلال کا نہین رہتا اور گرد و غبار یعنے طم طمع کا آنکہہ مین پاٹ لینا غبن عاقبت
کا ہی اور عاقبت کو بڑا نقصان پہونچانا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** شرہ کہ صورت
شین کی ہی رہ حق پر اور شین بمعنی عیب و زشت پس ایسی شی خسیس کا ایسی
شی نفیس پر ہونا محض بے محل و بے موقع لہذا وہ شخص شاہ وقت کا ہی جو شرہ کی
راکو دل سے نکال ڈالے اور عین طمع کی اوپر جو طم رکھا ہوا ہی یہ جتاتا ہی کہ فلک دیدہ
اہل طمع کو خاک سے پاٹیگا **معنے معماے** نثر شرہ کے اول شر اور اسکی عاقبت
مین ہاموجود جسکا ادعا ہاے ہاویہ سے کیا ہی عین طمع پر طم رکھا ہے ہی اور عین و غین
تصحیف **شعنے معماے قطعہ** شرہ مین شین ہی بمعنی غیبت کے لفظ رہ پر جسکو
راہ حق کہا ہی شرہ مین سے را الگ کر لینے سے شہ رہتا ہی طمع کی عین پر لفظ طم ہی
محسنات کلام ہاے ہاویہ اور طم طمع زدل راے او برون آورد کیسا خوب
ہی کہ را شرہ کا دل بھی ہی **الاختلاف** اسکی شرح مین بھی شارح نے قلم ہلایا ہین
متن مطبوعہ مین شر کی جگہ شرز غلط ہی۔

حکایت اشعث طماع را پرسیدند کہ از صحابہ کرام کدام را دوست تر داری گفت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ را گفتند از فضایل و مناقب آنحضرت چہ معلوم کردہ گفت ہمین قدر دانم کہ اول نامش عین ست کہ بر زکوٰۃ ست اور آخرش لی کہ معنے اُسکے مراست ہین **قطعہ** چو بر حریص کشی تیر از تبرع و طوع + چو تیر صورت تبر ست دیدہ دارد پیش + بسوے زر کہ بود عین نام او چہ عجب + کہ چشم خود بکند طامع محال اندیش + **اللغات** اشعث بالفتح آشفتہ مو و گرد آلودہ مو و نام شخصے عین بمعنی زر لی کے معنے مصرع ہی نے لکھدیے ہین تبرع کوئی چیز بخشنا اور کوئی کام کرنا جو واجب نہو طوع بالفتح فرمان ماننا و فراخی علف در چراگاہ تبر بالکسر زر **معنے ترکیبی نثر** اشعث طماع سے پوچھا کہ تو صحابہ میں سے زیادہ دوست کسکو رکھتا ہی کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو کہا اُنکی فضیلتون اور صفات سے کیا تونے معلوم کیا ہی جو اُنکا محب زیادہ ہی کہا مین تو اتنا ہی جانتا ہون کہ اُنکے نام مین اول عین ہی بمعنی زر کہ مبنی بر زکوٰۃ ہی اور آخر مین لی ہی جسکے معنے مراست ہین یعنے اُنکے پاس عین ہی اور عین پر زکوٰۃ اور وہ بھی خاص میرے واسطے **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو حریص پر تیر لگائے اور تیر بصورت تبر کے ہی یعنے زر کے لہذا وہ حریص بڑی خوشی و طوع سے اُسکے سامنے آنکھ رکھ دیگا اور آنکھ مین اُسکو جگہ دیگا اور اس اُمید پر کہ جیسے عین آنکھ کو کہتے ہین زر کو بھی عین کہتے ہین اس لالچ مین سے زر کو اپنی آنکھ بنالے تو اُسکی محال اندیشی سے تعجب ہی کیا ہی اور محال اندیش اس سبب سے کہا کہ زر کو بجاے آنکھ کے سمجھا ہی **معنے معماے نثر** نثر مین سواے معماے علی رضہ کے جسکا بیان بھی ہو چکا اور کوئی معما نہین ہی **معنے معماے قطعہ** تبرع مین تبر کے آگے عین رکھی ہوئی ہی تیر تبر تصحیف طامع کی آنکھ عین عیان ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین لی کی جگہ صرف ی لکھی ہی اور پیش کے بجاے نیش غلط ہی۔

فصل فی الصدق والکذب والغیبۃ

نکتہ در لفظ صدق صاد مانع ست از دق کو فتن یعنے تلفظ بصدق مانع کوفتگی بلیات ست

وکاف کذب برسر ذب مانع آن منع ست یعنے کاف مانع ست وذب منع **شعر** سین سداد
ار سرداد ای سرے + شرفہ تاج آمدہ درسروری + **شعر** لوھدم الصادق سدا السداد
اصبح بالاد کسیر الفواد + **اللغات** صاد کے معنے خود مصرح نے لکھدیئے
دق بالفتح وتشدید قاف کوٹنا اور آلہ کرنا و بالکسر باریک وانذک ذب کے معنے بھی
مصرح نے لکھدیے سداد بالفتح درستی وراستی کردار وگفتار اور وہ چیز جس سے رخنہ شیشہ
کا بند کریں اور اُسنی چیز جس سے حاجت رفع ہو اور بکسر ودال مشدد گران ضد سبک
ہدم بالفتح ویران کرنا اور گرجانا وابر بسیار بارندہ دیوار اصبح اصباح سے ایک حال سے
دوسرے حال پر ہونا اور صبح کو چلنا کسیر شکستہ فواد بالضم ومد ہمزہ دل افئدہ جمع **معنے**
ترکیبی نثر مصرح صدق وکذب کی صفت مین کہتے ہین کہ صدق تو ایسی چیز ہی کہ صاد
اسکا مانع ہی آفت وکوفت کو فتن سے یعنے سچ بولنا مانع کوفت بلیات کا ہی کہ کوئی بلا سچے کو
کوفت نہین پہونچا سکتی اور کذب کا کاف اسکا یہ حال کہ ذب کے سر پر ہی جو خود منع کے
معنے مین ہی یعنے کاف مانع ہی اور ذب منع ہی غرض مانع اور منع دونون موجود لاجرم
احتراز اس سے واجب ولازم اور اختیار صدق جو کو فتون سے بچاتا ہی ضرور والزم
معنے ترکیبی شعر فارسی یعنے ای سرے سداد کا سین جو داد کے سر پر ہی جانتا ہی
یہ کیا ہی ایک شرفہ تاج سرے کا ہی سرے کو عزت دینے والا اور سروری کو رونق بخشنے والا
بس سری اور سروری والے کو سب سے زیادہ ضرور ہی اور ظاہر کہ سچے کو ہر کس وناکس
نہایت اچھا جانتا ہی اور یہ حال ہوتا ہی کہ اگر صادق کی دیوار رفع ما یحتاج کی جس سے
حاجت روائی کرسکے منہدم ہو جائے تو وہ دیوار اُس حال مین صبح کرتی ہی کہ اُسکے ساتھ
بھاری دل شکستیان ہوتے ہین اور لوگ روادار نہین ہوتے کہ یہ دیوار اسکی شکست
وریخت مین صبح کرے قبل از صبح درست نہو جائے یعنے سب مل کے اُسکی شکستگی کی
درستی کر دیتے ہین **معنے معمائے نثر** صدق کی لفظ مین صاد دق کے سر پر ہی اور کذب
مین کاف ذب پر **معنے معمائے شعر** سرے سر ورے مرادف سین داد کے سر کا
جو شرفہ ہوگا سداد ہو جائیگا سداد کا الف گر جانے سے سدر ہتا ہی سدا د سے جو

سد گر جائیگا اِدّ رہیگا جو بمعنی بھاری کے ہی **محسنات کلام** صدق وصادق اور منع و مانع باہم اشتقاق رکھتے ہین سین سد اد سرسرے سد سب مین سر کلمہ سین اور علی ہذا اور خوبیان **الاختلاف** شارح نے جانے کیون باگ سست کردی ہی نہ کچھ اس مین لکھا نہ اوپر کے نکتہ مین متن مطبوعہ مین اصبح بالا د کی جگہ بالا وکسیر کی صورت لکھا ہی

نکتہ مردم راست چون الف راستگاری وسرفرازی دارد ومردم کج چون حروف کجی تمام اجزائیش برکجی دلالت میکند **مثنوی** شرف راستی بین کہ زجاہ + شد الف حرف اول اللہ + الف راہ صدر ایمان دید + کاف شرک از کجی بقعر رسید + قلب راگرمی وفا نبود + آتش قلب جز شتا نبود + صفت قلب نیک بین باشد + وجہ او ہجو دادو دین باشد قلب راکوہ قاف برلب نہ + کہنان زیر کوہ مغزش بہ + شد بلق قلب قلب در گفتار + جز دورنگی ازو اُمید مدار + **اللغات** زجاہ ای بسبب جاہ صدر بالا نشین وجہ رو وچہرہ وطور وطریقہ وذات وحقیقت **معنے ترکیبی نثر** جو شخص کہ راست اور سیدھا ہوتا ہی وہ الف کیطرح راستگاری وسرفرازی بھی رکھتا ہی یعنے سب کے سر پر اُسکی جگہ ہوتی ہی اور جملہ کام اُسکے راست ہوتے ہین اور جو لوگ کج ہین اُنکے تمام اجزا مثل حروف کجی کے کجی پر دلالت کرتے ہین **معنے ترکیبی مثنوی** مصرع کہتے ہین دیکھ تو راستی کا شرف کہ الف نے کیسا مرتبہ پایا کہ اول لفظ اللہ کا بنا اور دیکھو یہی الف بوجہ راستی کے صدر ایمان کا ہوا ہی اور کاف شرک کا بسبب کجی کے قعر کو پہونچا اور جو شخص قلب اور کھوٹا ہی اُسمین گرمی وفا کی نہین ہوتی دیکھو آتش کا قلب شتا ہوتا ہی جو جاڑا اور سردی ہی شعر آیندہ مین استفہام ہی کہ بھلا قلب بھی کہین نیک بین ہو سکتا ہی جسکی لفظ کے معنے اُلٹے ہین بلکہ اسی وجہ سے وجہ اور طور طریقہ قلب کا ہجو دادو دین کی ہی یہ قلب ایسی بری چیز ہی کہ اگر قابو پائیے تو کوہ قاف اسکے لب پر رکھدے کہ ایسے کھوٹے کا مغز پہاڑ ہی کے نیچے دبا اچھا قلب کا قلب بلق ہی یعنے دورنگی پھر تو قلب سے اُمید یکرنگی کی کیسی رکھتا ہی **معنے معماے نثر** مین کوئی معما ایسا کہ قابل زیادہ لکھنے کے ہو نہین ہی **معنے معماے مثنوی** پہلے شعر مین

الف اول لفظ اللہ کے موجود ہی ایسے ہی الف ایمان کے صدر مین اور کاف شرک کے
قعر مین جو انتہا لفظ شرک کے ہی آتش کا قلب شتا خود مصور رح نے لکھدیا ہی وجہ کا قلب
ہجو قلب کے لب پر کوہ قاف رکھا ہوا ہی مغز ش ہر سے یہ ایما ہی کہ لب بالفتح ہی اور
لب بالضم جو بمعنی مغز بادام کے ہی اور خالص ہر چیز کو کہتے ہین یہی مغز جو اس لب کے
نیچے نہان ہی قلب کا قلب بلق بمعنی دورنگی **محسنات کلام** راستی الف کی نہان
نہین اور کجی حروف کجی کی خود ظاہر اور زیر راستگاری وسرفرازی نہان زیر کوہ مغز آلخ
وہی لب بالضم زیر قاف کیسا باریک اشارہ ہی **الاختلاف** شارح نے تو اسکی شرح
سے بھی گریز کی ہی سوائے ناظرین شایقین کے کس سے پوچھون کہ دوسرے شعر کا دوسرا
مصرعہ اصل کتاب مین یون لکھا ہی ع قعر شرک از کجی بکاف رسید + مگر مین اسکو یون
اچھا جانتا ہون ع کاف شرک از کجی بکاف رسید + تا اوپر کے مصرعہ سے لفظ و معنی
مین برابر ہو جاے۔

نکتہ یا میان بین نشان دہ دلیل ست کہ درمیان من جدائی می افگند و الف
افک تیغے ست کہ فک قائل را از سر جدا میسازد **شعر** من لم یقلب وجہ نحو
المعاصی والجفا + عن رحمۃ من ربہ فالافک فی القلب کفا + **اللغات**
مین بالفتح دروغ گفتن مَن بالفتح نعمت خدا و احسان آفک پھیر دینا اور لوٹا دینا
کسی چیز سے بالکسر دروغ گفتن و دروغ فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو
ایک دوسرے مین گھسے ہوے ہون و فک اعلی و فک اسفل دونون جابڑے
تلے اوپر کے کفا بالکسر و المد کافی اور مانند ایک دوسرے کے ہونا و بے مد بالفتح
برروے درافگندن **معنے ترکیبی نثر** مین کے درمیان مین جو یا ہی یہ نشان دس
دلی کی ہی کہ دس دل سے من خدا مین جدائی ڈالتی ہی اور الف افک کا ایک تیغ ہی
کہ فک قائل کو سر سے جدا کرتا ہی فک وہی جابڑے **معنے ترکیبی شعر** جنہین پھیرا ہی
اپنا منھ معاصی و جفا کیطرف اپنے پروردگار کی رحمت سے بس افک کا قلب کفا ہی
معنے معماے نثر مین مین ادھر میم ہی ادھر نون جو مرکب ہو کے من ہو اور بیچ مین۔

یادس عدد والی فاصل ہی افک مین الف کے تیغ فک کے سر پہ موجود یعنے معمائے شعر افک کا قلب کفا ہی یعنی کافی الاختلاف شارح نے اس نکتہ کیطرف باگ نہ پھیری متن مطبوعہ مین مین کو بین لکھا ہی۔

نکتہ کلمہ دروغ داغیست کہ چون دل را میسوز دروے دل رامی پوشد ولفظ افترا زور قلبیست کہ زور قائل را بر میگرداند قطعہ معنی افترا بدان کہ بلفظ + افترائیست خیر آفت را + زافترا ہر کہ قصہ پردازست + فت بود درمیانہ آرا + اللغات افترا کسی پر جھوٹ لگانا زور بالضم دروغ وشرک اور سوا خدا کے جسکی پرستش کرین معنے ترکیبی شعر کلمہ دروغ ایک داغ ہی کہ جیسے داغ شی کو جلاتا ہی ایسے ہی یہ دلکو جلاتا ہی اور جب دلکو جلاتا ہی تو روے دل کو چھپاتا ہی اور لفظ افترا ایک زور قلب ہی کہ روز قائل کو پھیر دیتا ہی یعنے اچھے دن برے کر دیتا ہی معنے ترکیبی قطعہ معنے افترا کے جو از روے مرکب لفظ کے ہین وہ تو یہ ہین کہ افترا سواے آفت کے اور کچھ نہین ہی جو کوئی افترا سے قصہ پرداز ہو یعنے افترا کا ذکر کرے تو اس سے کہدو کہ فت ہی درمیان آرا کے اور فت بمعنے ریزہ ریزہ کرنے کے ہین اور آرا یعنے سب کی فکرون مین معنے معمائے شعر زور کا قلب روز معنے معمائے قطعہ افترا کے دو جز کیے ایک آفت دوسرا را جسکا مجموع افترا ہی یعنے خاص واسطے آفت کے اور جو کوئی افترا کی حقیقت پوچھے کہ افترا کیا چیز ہی تو اس سے کہدے کہ فت ہی درمیان آرا کے یعنے درمیان رایون کے محسنات کلام دروغ داغ دل را میسوز دروے دل رامی پوشد کیسا خوب ہی الاختلاف شارح کے خامہ نے اسپر بھی سایہ سعادت کا نہ ڈالا متن مطبوعہ مین زور قلبے کو زور قلبی لکھدیا ہی یہ قلب کب ہوا بلکہ قلب روز ہی۔

نکتہ اول غیبت غیبت کہ گمراہیست و آخرش بت یعنے قطع از رحمت آلہی قطعہ من علی صوتہ لعیب اخیہ + حط مرقاۃ ذروۃ العجب + فاجتنبہا لان فی التصحیف غیبتہ العجب غیبتہ العجب + اللغات حط بالفتح وتشدید طا فرود آوردن بہ نشیب وفرود آمدن بمنزل مرقاۃ بالکسر نردبان وزینہ ذروہ بالضم و بالکسر بلندی کوہ وبلندی

ہر چند و بالاے ہر شی اجتنب اجتناب پرہیز کردن سے غیبت بالکسر بدگوئی و بفتح تگ چاہ جیسا کہ فرمایا ہی فی غیابۃ الجب معنے ترکیبی نثر غیبت کی لفظ مین اول غی اور آخر بت دونون موجود کہ گمراہی اور قطع رحمت آلہی دونون کا مایہ غیبت ہی معنے ترکیبی قطعہ جس شخص کی آواز پر عیب اپنے مسلمان بھائی کا ہی بس جان لو کہ وہ سیڑھی جس سے بلندی محبت کو پہونچتا ہی وہ جھکا دے اور لچا دے تجکو لازم ہی کہ اس سے آپ کو بچا اسواسطے کہ تصحیف کی روسے غیبت بالفتح اور غیبت بالکسر کہ بمعنی بدگوئی کے ہی ایک ہین ایسے ہی حب بالضم و تشدید بمعنی دوستی و جب بمعنی چاہ بسیار آب و عمیق بس غیبت الحب و غیبت الجب دونون تصحیف مین یکسان ہین یعنے جو غیبت دوست کی کرتا ہی حاصل الحاصل غیبت چاہ مین گرتا ہی معنے معماے نثر غیبت کو غی اور بت سے تحلیل کیا ہی جس سے غیبت موجود ہوا معنے معماے قطعہ بس یہی کہ غیبۃ الحب اور غیبت الجب دونون تصحیف ہمدگر الاختلاف اس نکتہ کو بھی شارح نے اپنے معنے سے رونق نہین بخشی متن مطبوعہ مین دونون لفظ حب کر کے لکھے ہین اور غیبۃ کا نہین معلوم کیا سمجھے۔

حکایت یکے از شعراے روزگار ہیچ الف شعرا باوجود استقامت طبع از شعر کنار گرفتہ بود چون غین بلغا درمیان بلاے خلا وانزوا ہزار فراغت حاصل کردہ یکے از دوستان شامی برکنارہ احتشامی دیدش دہان چون عین جوع بلقمہ جو بستہ میگردد ریش دل را بشربت شیر دوا میساخت گفتش چرا بالبان فصیح بالبان فضیح ساختہ و دال را از میم مدیح یکسان پرداختہ گفت ندانستہ کہ ہر کہ دروغ را رالیش پرداز دشاید کہ با دوغ سازد قطعہ دلیل بر سر مکر ست دروغ دال دروغ + ہمین ز لفظ دروغ آمدست معنے راست + خرد چو آخر لفظ دروغ بیند غین + بداند اینکہ در و عاقبت ہزار بلاست + اللغات شعرا صیغہ جمع شاعر اشعر اسمی کی تفضیل خلا آبدست خانہ وجاے خالی انزوا گوشہ گیر ہونا مخلوق سے احتشام بالفتح چاکران و غلامان لبان جمع لب و بالکسر شیر فضیح رسوا و آنکہ مال خود را خوب نگاہ دارد مدیح بالفتح دینا مانگنا اور ٹھلنا

اور سفارش کرنا کسی کی سامنے پادشاہ کے روغ شکار کا اٹھنا اور پوشیدہ جانا روباہ کا کسی چیز کی طرف اور اٹھنا شکار کا معنے ترکیبی نثر ایک نے شعراے زمانہ سے مانند الف شعرا کے باوجود استقامت طبع کے شعر سے کنارہ پکڑا تھا یعنے ہرچند طبیعت اسکی شاعر کیا بلکہ اشعر تھی اور طبیعت کی استقامت مین کچھ تزلزل نہ تھا لیکن اسنے خود ہی شعر گوئی سے کنارہ کیا تھا اور مانند غین بلغا کے درمیان بلا خلا و انزوا کے ہزار قسم کی فراغت حاصل کی تھی یعنے جیسے شاہ تخلیہ اور گوشہ مین فکر شعر کے بیٹھکے بلا اور رنج اٹھاتے ہین اسکو اس سے ہزارون فراغتین حاصل تھین ایک نے دوستون سے ایک شام کو کنارہ ایک احتشام کے دیکھا کہ دہن کو عین جوع کیطرح لقمہ جو سے بند کرتا تھا یعنے جو کے لقمے کھاتا تھا اور ریش دل کی شربت شیر سے دوا کرتا تھا اسنے اس سے کہا کہ تیرے یہ لبان فصیح اور ان لبون فصیح کے لیے یہ لبان فضیح کیسے تونے اس سے موافقت کی ہی اور پسند کیا ہی اور دال دل کو میم مدیح لوگون سے خالی کیا ہی یعنے کیون نہین مدیح لوگون کی کرتا کہ وہ تیرے سفارشی امرا کے سامنے ہوا اور فائدہ تجکو حاصل ہو کہا تونے اس بات کو نہین جانا کہ جو کوئی دروغ سے رلے دروغ کی خالی کرے یعنے دروغ گوئی جو مراد شعر شاعری سے ہی چھوڑی تو اسکو بھی چاہیئے کہ دوغ سے موافقت کرے کہ بعد نکل جانے اس را کے دوغ ہی رہیگا معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین ای مخاطب اس بات کو خوب جان لے کہ دروغ کی دال دلیل مکر دروغ کی ہی کہ دال کے پیچھے ہی لگی ہین خود اس بات کو لفظ دروغ کا ٹھیک کررہا ہی کہ خرد کا تو یہ حال ہی کہ لفظ دروغ کے آخر جو غین دیکھتی ہی جسکے ہزار عدد ہین تو بے تامل کہتی ہی کہ خوب جان لو انجام کار اسمین ہزار بلائین ہین معنے معماے نثر شعرا کا الف کنارہ پر ظاہر ایسے ہی اسنے شعر سے کنارہ پکڑا تھا بلغا کی غین بلا کے درمیان مین ہی یعنے ایک طرف بل اور ایک طرف احتشام کے کنارہ الف لانے سے احتشام ہوتا ہی اور شام احتشام مین بھی موجود ہی جوع اٹھی عین بصورت دہن کے عیان اور عین کے سامنے جو جو مشابہ جو کے ہی رکھا ہوا ہی شیر کا

دل ریش لبان لبان تجنیس تصحیف تصحیف فضیح تصحیف مدیح سے دال خالی کرنے مین میح رہتا ہی
دروغ سے جو رے نکال لی جائیگی دوغ رہیگا مغنے معمائے قطعہ دروغ کی دال روغ
پر رکھی ہی کہ اُسکی دلیل ہی دروغ کے آخر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین محسنات کلام
شعر اشعر باہم اشتقاق بلغا بلا خلا اترو اسب ہموزن ریش بشربت شیر سب مین
شین شربت دو اکی رعایت سے بھی ہی عاقبت ہزار بلاست غین کے بیان مین
کیسا خوب ہی کسواسطے کہ آخر مین دروغ کے غین ہی ہی اور انجام دروغ کا ہزارون
بلا بھی ہی الاختلاف شارح ہین اور یہی ع زبان بریده بکنجے نشسته صم وبکم +
متن مطبوعہ مین مسیح کو میح غلط لکھا ہی اور بستہ کے بعد ایک مے زیادہ شیر کے بجاے
شبر ایش کی جگہ ریش۔

فصل فی ذکر الاعداء والاحباب والحساد

نکتہ شرط دوستی آنست کہ ہر قاعدہ کہ با دوست مرعی داشتہ اند یک نقطہ
نقصان بوے راہ ندہند تا آفت وحشت نکند بنگر کہ اگر در لفظ صداقت از قاف
کہ تاج ست یک نقطہ کم کنی صد آفت شود و قاعدہ مودت آنست کہ ہر قول
ووعدہ کہ با دوست درمیان آوردہ اند و قرار کردہ بیک نقطہ آنرا زیر و بالا نکنند
تا بمحنت وعتاب نزاع مبتلا نشوند دریاب کہ اگر در لفظ محبت نقطہ باراکہ مقر تست
از زیر بالا بری آن محبت محنت شود قطعہ لفظ الصداقت قت قبلہا صدا +
وفی ضمنہا خیر للناصح العام + یعنی مزایا بالصفات و نغمات بالصدا +
لوکان فی نیلہا تلبیس التمام + اللغات وحشت خالی واندوہ وتنہائی
ورمندگی مودت بفتح میم ودال مشدد دوست داشتن مقر بالفتح جاے قرار
قت بالفتح وتشدید تا سخن چینی کرنا اور دروغ کہنا اور خوشبو کرنا روغن ریحان
سے صدا بفتحتین مرد لطیف جسم مزایا افزونیہا نغمات جمع نغمہ بالفتح بخشیدن تلبیس
ملنا اور چھپانا مکر وعیب کسی سے تمام درست اور درست ہونا تمام بالضم ایک

گیاہ ہی خرد **معنے ترکیبی نثر** شرط دوستی کی یہ ہی کہ جو قاعدہ کہ دوست کے ساتھ رعایت
کیا گیا ہی اور جو برتاؤ اختیار کیا ہی ایک نقطہ کمی اسمین نہونے دے تو یہ کمی آفت وحشت
کی نہ کرے کہ اسکو رمیدگی ہوجاے دیکھو لفظ صداقت مین قاف سے کہ تاج ہی
اگر ایک نقطہ کم کریگا صد آفت ہوجائیگا اور قاعدہ دوستی کا یہ ہی کہ جو قول وعدہ
جسکا دوست سے درمیان مین کیا ہی اور اقرار ایک نقطہ کے اُس مین اونچ نیچ نکرین
تورنج وعتاب نزاع مین مبتلا نہوجائین جان لو کہ اگر لفظ محبت مین نقطہ با کا کہ اسکا
جاے قرار تہ ہی نیچے سے اوپر کو لیجائینگے وہ محبت محنت ہوجائیگی **معنے ترکیبی قطعہ**
لفظ صداقت کا ایسا ہی کہ اسمین قت ہی اور قت کے ماقبل صدا یعنے سخن چنیان اور
صدا کو جو کوہ یا چاہ وگنبد کی آواز ہی کہ جیسی کہو ویسی سُنو اور اسکے ضمن مین خیر ہی
واسطے نیک اندیش کے عام یعنے افزونیان اور زیادتیان بالصفات جیسی کہ
چاہئین اور خوشبوئین بالصدا ہین اگرچہ ہے اسکے دامن مین مکر وعیب سے پورا
چھپاؤ **معنے معماے نثر** معنے نثر کے ظاہر ہین کہ صداقت ایک نقطہ کم کرنے سے
صد آفت ہوجاتا ہی اور محبت کا نقطہ با کا جو اسکی تہ مین ہی اوپر لگا دینے سے محنت
ہوجاتا ہی **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بھی صداقت کا لفظ کہ قت کے ماقبل
صدا ہی اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا **محسنات کلام** صداقت کے قاف کو
تاج اور محبت کی با کا مقر اسکو تہ کہنا بنظر اسکے ہی کہ قاف مثل تاج کے ظاہر اور
بہر ملا سر پر ہی اور با کا نقطہ تحت مین کہ غور محبت پر دلیل ہو سوا اسکے لفظ محبت
محبۃ اس صورت پر بھی لکھا جاتا ہی جس سے تہ کا لفظ ظاہر اور مقر با کا بھی یہی تہ ہی
اور اکیلی بے کی بھی یہی صورت ہی رسم خط مین مثل نون اور کاف کے یعنے نہ و کہ
الاختلاف شارح نہ معلوم کیا سبب کچھ بولتے ہی نہین۔

نکتہ در عقب لفظ عدو دو واقع شدہ و در روے صدیق صد حاصل آنست کہ از
دو دشمن در عقب اندیشہ نکند و بعد دوست در پیش رو غرہ نشود **قطعہ** اگرچہ
دوست بظاہر بود و نمود بہ بین + بسین وتاش کہ دینارے از وفا باشد + وگر نمود

عدد عین مردمی اول + نگاہ کن کہ بآخر ہمان دوتا باشد + **اللغات** عدو بالفتح وضم دال مشدد دشمن جمع مفرد دونون ہی اور مذکر مؤنث بھی یکسان صدیق دوست و دوستان و بالکسر والتشدید بسیار راست گو غرہ بالفتح فریفتگی اور کار نا آزمودگی دوتا خمیدہ اور کبڑا دوتہ والا **معنے ترکیبی نثر** لفظ عدو کے پیچھے لفظ دو واقع ہوا چنانچہ بعد عین کے دو کا لفظ ظاہر موجود ہی اگرچہ ایک کتاب مین ہی دو واو واقع شدہ مگر صد کے مقابلہ مین دو ہی صحیح ہی اور صدیق کی روپہ صد ہی حاصل یہ کہ دو دشمن در عقب سے نہ ڈرے اور سو دوست دربیش روپہ غرہ نہ کرے اور فریفتہ نہو اسواسطے کہ نہ کچھ اُن دشمنون ہی کا اعتبار رہی نہ کچھ ان دوستون کا **معنے ترکیبی قطعہ** اگرچہ دوست نے بظاہر دورود کھائے لیکن تو اُسکے سین وتے کی طرف غور و تامل کر کہ ایک دینار وفا کا ہو کھرا اور جیدا اور اگر عدو نے اول مین عین مردمی کی ظاہر کی تو کیا ہوتا ہی آخر تو ہی وہی دوتا ہی باعتبار دوواو کے **معنے معماے نثر** لفظ عدو کے عقب مین دو موجود ہی اور صدیق کی رو مین صد کا لفظ **معنے معماے قطعہ** دوست کی لفظ کے ساتھ جو مصرح نے دور و نمود کا ایما کیا ہی وہ دونون لفظ دو اور رو ہین کہ ایک کا رو دال ہی ایک کا رو رے مجموع اسکا درجب سین وتا اس سے ملائینگے درست ہوگا جیسا کہ دینار وفا کا اشارہ ہی اور عدو اگرچہ اول مین عین مردمی دکھائے مگر آخر اسکی تو وہی دو ہین ای دو واو مدغم مدغم فیہ جبس سے دوتا ہی **محسنات کلام** عقب روے دوست دشمن اندیشہ غرہ سب متضاد عین مردمی کا مذاق جو جانے وہ جانے انکے سوا ایک بات یہ بھی ہی کہ مصرح نے لفظ عدو مین دوتا کیلئے تصریح دو واو کی کی ہی تا دوتا ہونا ثابت ہو والا عدو کا لفظ ایسا ہی کہ لفظ دو ویسے بھی آخر اسکے موجود ہی جیسا کہ اوپر گذرا نثر مین لیکن یہ دو دوتا نہین ہو سکتا کہ ایک کا ہمتا دوسرا حرف نہین ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ عدو مین دو طرح تصرف کیا ہی نثر مین فقط بلفظ دو اور نظم مین باعتبار دو واو کہ ضمن لفظ عدو مین ہین جو اصل مین عدو بتشدید واو ہی **الاختلاف** شارح کا حال بموجب مصرعہ ع ہست مطرب بران ترانہ ہنوز + متن مطبوعہ مین بجاے حاصل فاعل غلط ہی —

نکتہ اصدقارا کہ دردل صدق دارند برروا گرہمچو الف اظہار اتحاد کنند درقفاجز ہمان نشان راستی واستقامت شان نباشد واعادی اگرچہ یکبار دررو اظہار یگانگی کنند در قفا از بیگانگی ہمان ظالم وعادی باشند **قطعہ** دل اخدان بطلب از سر اخلاص ونیاز تاداران صورت انوار خدا را بینی + پردہ ہم از رخ دشمن بکشا تا زیرش + شمن تبکدہ ونفس وہوا را بینی **اللغات** اصدقا بالفتح وکسردال جمع صدیق اعادی بفتح دشمنان عادی دشمن اور حد سے گذرنیوالا اخدان بالفتح دوستان شمن بت پرست **معنے ترکیبی نثر** اصدقا کہ جنکے دل مین صدق بھرا ہی اگر الف کیطرح روبرو اظہار اتحاد کا کرین تو پیچھے بھی وہی نشان انکی راستی واستقامت کا ہوگا اور اعادی اگرچہ ایک دفعہ برروا ظہار اتحاد کا کرین لیکن پیچھے بیگانگی سے ویسے ہی ظالم اور عادی ہونگے **معنے ترکیبی قطعہ** دل اخدان یعنے دوستون کا ڈھونڈھ تو اسمین صورت انوار خدا کی دیکھیگا اور دشمن کے منھ سے بھی ذرا پردہ اٹھا کے دیکھ لے کہ اس پردہ کے نیچے شمن یعنے بت پرست تبخانہ نفس وہوا کو دیکھیگا **معنے معماے نثر** اصدقا کے اول آخر الف ہین بیچ مین اسکے دل اسکا صدق ہی الف جو روبرو صدق کے ہی اظہار اتحاد کا کرتا ہی اور یہی الف آخر مین ہی کہ وہی نشان راستی واستقامت کا ہی جو روبرو تھا اعادی کے روبرو بھی الف ہی جس سے ایک دفعہ اظہار یگانگی درروکا کرتے ہین لیکن پیچھے بدستور وہی عادی ونظالم **معنے معماے قطعہ** لفظ اخدان مین حسب اشارات مصرحہ کے جو الف سر اخلاص اور نون سر نیاز لینگے ان ہوگا اور اس ان مین جو لفظ خدا کا لائینگے اخدان ہوگا دشمن کے منھ کا پردہ دال ہی جب اسکو اٹھا دینگے شمن رہیگا **محسنات کلام** اصدقا کے پہلے الف کو کیا خوب اتحاد سے تاویل کیا ہی کہ اتحاد کے معنے ایک ہونے کے ہین دوسرے الف سے یکرنگی ثابت کی ہی اول آخر حضور وغیبت مین اور اعادی کے الف کی یگانگی کہ ایک عدد رکھتا ہی عادی کیا خوب ہی کہ عادت والے کے معنے مین بھی ہی اور یہان بھی اس معنی مین ہو سکتا ہی **الاختلاف** شاہ کا مال ابھی بدستور ہی ۔

نکتہ حاسد بشیر بیسرہستا ازروی غضب وکین وشفیق بے بنیا دشفی ست در دنیا و دین
قطعہ دشمن ار یابد من نعمت زتو + افگند در پا و آرد در قفا + ور برد یک حب احسانت حبیب + پیش رودارد مقیمش از وفا + **اللغات** شفیق مہربان شفی شفا دینے والا اور صحت بخشنے والا امرا د دوست دلی سے من نعمت واحسان حب بالفتح دانہ مقیم اے قایم وحاضر **معنے ترکیبی نثر** حاسد غضب اور کینہ کی راہ سے ایک شیر بے سر ہی اور شفیق بے بنیا د ایک شفی ہی دنیا و دین مین **معنے ترکیبی قطعہ** دشمن اگر احسان کے ساتھ نعمت تجھسے پائیگا تب بھی اسکو پامال ہی کریگا اور پیچھے ڈالدیگا اور ایسا بھلادیگا کہ گویا کچھ کیا ہی نہ تھا اور حبیب اگر ایک حب یعنے ایک دانہ تیرے احسان سے لیجائیگا تو اسکو بمقتضاے وفا اپنے منہہ کے سامنے ہی قایم وحاضر رکھیگا ہرگز نہین بھولے گا **معنے معماے نثر** حاسد کا سرحا ہی جب اسکو بیسر کرینگے اسد یعنی شیر کے رہیگا اور شفیق کی بنیا د قاف ہی بے بنیا د ہوتے سے شفی رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** دشمن کے لفظین من کا لفظ اسکے پانون پر ہی اور پیچھے اور حب حبیب کے منہہ کے سامنے رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** نعمت سے نبھی لفظ من حاصل ہوتا ہی غضب وکین بمناسبت شیر پا و قفا پیش رو برعایت یکدیگر **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ کتنی کتاب ہوگئی اور ہم نے ایک حرف نہین لکھا متن مطبوعہ مین بجاے حاسد بے سر کے پیر وغلط ہی اور بنیا د کو بنیا شفی کو شقی اور حب کو حبہ کو معنے ہو سکین لیکن خلاف معما کے ہی کہ حبیب سے حب حاصل ہوتا ہی نہ حبہ۔

حکایت یکی از خلفا بکشتن مخالفی کہ علاوہ سیرتش در حد حسد معروف بود دو مرد ہی دلش در حقد از حق محجوب اشارت کرد آن شخص ہجو الف القابجہت بقاے خود زبان تیز کرد وگفت اگر خلیفہ از سر قصد من بگذرد مملکت را صد سود آید در دیلک گفت ندانستہ کہ سر سود بباید برید تا از دو سود توان دید **قطعہ** چونالہ بر سر ناز و نعم خلق کند + از ان بود بسر دال نام حاسد حاس + زبسکہ عین بہ مردم نمیتواند دید +

بماندہ شب ہمہ شب چشم او جدا ز نعاس + اللغات خلفا جمع خلیفہ کسی کا قایم مقام
اور کسی کے بعد ہونیوالا حقد بکسر کینہ بالفتح کینہ دل مین جمانا ابقا باقی رکھنا بقا زندگی
حسود حسد کنندہ اور حسد کردہ شدہ حاس دریابندہ بقوت حواس اور دل تنگ
کرنا کسی پر نعاس بالضم سوجانا اور اونگھنا معنے ترکیبی نثر ایک خلیفہ نے
خلیفون سے واسطے مارڈالنے ایک مخالف کے کہ علاوہ اپنی سیرت کے حد حسد مین
بھی معروف تھا اور روے دل اسکا حقد مین حق سے محجوب تھا اشارت کیا اس شخص
نے مانند الف ابقا کے اپنی بقا کے واسطے زبان تیز کی کہ اگر خلیفہ میرے سر قصد سے
گذرے مملکت کے حق مین سو سود حاصل کرے بادشاہ نے کہا تو نے نہین جانا
کہ سر حسود کا کاٹنا چاہیئے تو سود اس سے دیکھنے مین آئے معنے ترکیبی قطعہ
حاسد جو مخلوق کو ناز و نعم مین دیکھکر نالہ حسد سے کرتا ہی اسیواسطے دال کے سر پر
نام حسد کا حاس ہی اور یہ حاسد عین یعنے زر لوگون کے پاس نہین دیکھ سکتا اسی سبب
سے رات کو تمام رات سونا کس کا آنکھ اسکی نعاس و اونگھ سے بھی تو جدا ہی رہتی ہی
حسد کے خیال مین سوتا نہین معنے معماے نثر حسد مین سے جو سین سیرت کا
علحدہ کیا جائیگا حد رہیگا روے دل دال ہی جب لفظ حق دال پر آئیگا حقد ہوگا
ابقا مین الف بصورت تیغ و زبان کے ہی اور نیچے ہی اس الف زبان کے بقا ہی
قصد کا سر قاف ہی اور اسکے بعد صد حسود کا سر حا ہی اور اس سر کے دور کرتے ہی
سود سامنے ہوگا معنے معماے قطعہ حاسد مین لفظ حاس دال کے سر پر رکھا
ہی جسکے معنے ہین کسی پر تنگدلی کرنے والا نعاس سے جو عین جدا ہوگی ناس رہیگا
یعنے مردم جیسا کہ اشارہ ہی چشم او جدا ز نعاس محسنات کلام سر قصد کیسا
الطف ہی واسطے معنے معمائی و ترکیبی کے کہ قصد کے معنے مارڈالنے کے بھی ہین نالہ
کی رعایت سے لفظ ناز و نام مین اور عین اور مردم اور چشم اور نعاس سب
مراعات یکدیگر الاختلاف شارحین نے ابھی تک آنکھ نہین کھولی متن مطبوعہ مین حاس
کی جگہ حاش غلط ہی ایسے ہی نعاس کے بجاے نعاش۔

فصل فی ذکر الاقارب والاجانب

نکتہ اجانب کہ بصدق وسداد الف اُلفت پیش گیرند جانب نگاہ دارند و آقارب بدل سردے قارکہ دردرون دارند جانب صلہ احباب را آب دہند **قطعہ** یگانگیست زبیگانگی نماید روی + زپیش دیدہ چو حرف دوئی فگند نقاب + وگراساس قرابت زپا فتد بینی + حسام قطع الف اتحاد و بقراب + **اللغات** اجانب جمع اجنبی بفتح اول وکسر نون بیگانگان آقارب بفتح نزدیکان وخویشان دل سردی بیمہری قار برائے مہلہ ترکی مین برف کو کہتے ہین صلہ پیوستن وپیوند وخویشی باب دادن برباد کردن ارو نمودن سامنے آنا حسام بالضم شمشیر تیز اور تیزی اوردھار شمشیر کی الف بفتحتین خوگر ہونا اور دوستی پکڑنا شمشیر بالکسر بایکدیگر نزدیک ہونا اور نیام شمشیر یا وہ شی کہ تلوار مع نیام اُس مین رکھین **معنے ترکیبی نثر** اجانب یعنے اجنبی اور غیر کہ صدق سداد کے ساتھ الف اُلفت کا سامنے رکھتے ہین اور اُلفت اختیار کرتے ہین وہ نگہداشت اُسکے جانب کی کرتے ہین کہ اسمین خلل نہ آنے پائے اور اقارب یعنے اپنے اور نزدیک والے جنکے دل ایسے سرد ہین کہ گویا برف اُنکے دل مین بھرا ہی جانب پیوند وخویشی احباب کو آب دیتے ہین یعنے سب پانی مین بہا دیتے ہین مطلق پاس خویشی کا نہین کرتے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ہرچند بیگانگی ہو اُسی بیگانگی سے یگانگی پیدا ہوجاتی ہی جسوقت کہ آنکھون کے سامنے سے حروف دوئی کا نقاب اٹھ جاتا ہی اور اگر بنیاد قرابت کی از پا افگندہ ہوگئی تو حسام قطع اُلفت کی دیکھیگا اور اُسکا اتحاد قراب یعنے قرب ونزدیکی کے ساتھ یعنے اُنکے درمیان مین تلوار ہی رہیگی اخیر مصرعہ مین الف بصورت رعایت تیغ کے ہی اور معنا بمعنی محبت ودوستی کے ایسے ہی قراب مین رعایت حسام کی اور معنے نزدیکی وقرابت کے **معنے معماے نثر** اجانب مین الف اُلفت کا سامنے جانب کے موجود ہی اقارب کے دل مین قار اور اِدھر اُدھر سے آب حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** حرف دوئی بیگانگی مین بے دو عدد والی ہی

جب نقاب اس بے کا جاتا رہیگا یگانگی ہوجائیگی قرابت کی بنیاد تا ہی جب از پا
افگندہ ہوگی قراب رہیگا اور قراب مین الف قرب کو قطع کیے ہوے مثل تیغ کے ہی
محسنات کلام الفت سے بھی الف حاصل ہوتا ہی دل سردی اور قادر کیسے
مناسب یکدیگر ہین احباب کے اول آخر بھی آب ہی اور بموافقت بہ آب کے
بہ آب بھی موجود از پا افتادن کیسا الطف ہی اور علی ہذا الاختلاف شارح کا قلم
تو ابھی قلمدان ہی مین ہی مگر محجوب اصل کتاب مین دوسرے فقرہ بدل سردے قادر
ملا جس سے نہ معنے ترکیبی ٹھیک ہوتے تھے نہ معنے معمائی مین سنے بعد تامل اور تفحص
کے قادر کو قار بنایا ہی متاملین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین کاتبون کی یہ غلطی تھی۔
نکتہ اب صورت آب دارد ام نیز قلب ماست و ولد کہ درمیان دو آب
پرورده شده دل او دلو بیست کہ ازین دو آب ترطیب و ترشیح دارد و آن خلف
آنست کہ پیوستہ چون نون سر بر قدم این آب دارد تا در دنیا آبرو یابد و
و در آخرت بساحل تجارت رسد **قطعہ** پاے اب بے نگر د لفظ پسر پے بر سر +
پسر ست آنکہ تہ پاے پدر سر دارد + دال ورے دامن مادر شده دختر آنست +
کہ لباس سر و پا دامن مادر دارد + **اللغات** آب بالفتح پدر آم بالضم اصل ہر چیز
و مادر ولد بفتحتین پسر ترطیب ترکرنا اور رطب کھلانا ترشیح تھوڑا تھوڑا دودھ پلانا
مان کا بچہ کو اول مین تو قوت چوسنے کی پاے خلف بفتحتین فرزند صالح و بسکون
پسر طالح **معنے ترکیبی نثر** اب صورت آب کی ہی اور ام بھی قلب ما کا یعنے اب
اور ولد کہ درمیان ان دو آب کے پرورش ہوا دل اسکا ایک دلو ہی کہ ان دونون
آب سے تری و تازگی رکھتا ہی اور رفتہ رفتہ قوت پاتا ہی پس وہ ابن خلف اور
صالح ہی کہ پیوستہ نون کی طرح سر قدم پر اس آب کے رکھے رہے تو دنیا مین آبرو
پائے اور آخرت مین ساحل نجات کو پہونچے **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین
دیکھو پانون اب کا بے ہی اور پسر کے سر پہ پے بس پسر وہی ہی کہ پاے پدر
کے نیچے سر رکھے رہے مادر کا دامن دال ورے ہی دختر کو چاہیئے کہ اپنا لباس

سروپا دامن مادر سے رکھے **مغنے معماے** شراب ظاہر بصورت آب کے ہی اور بام کا قلب ما کہ وہ بھی آب ہی دلد کا قلب دلو ابن مین نون آب کے قدم پر رکھا ہی ابن کا رو اب جسکا ایما آبرو ہی اور نون ابن کا نون نجات **مغنے معماے قطعہ** اب کا پانون بے ہی اور پسر کا سر پے اور پے بے اور محدودہ و غیر محدودہ معما مین یکسان ہی مادر کا دامن دال وے ہی اور دختر کا سراپا دال رے **محسنات کلام** قلب ما ست مین لفظ ما کا موافق محاورہ ہندی کے کیسا خوب ہی دلو مین بھی دل کا لفظ ہی بیتو کا لفظ نون ابن کے واسطے جواب سے ملا ہوا ہی کیسا چسپان ہی ایسے ہی سر کا لفظ پسر مین پے کے بعد لباس و سروپا اور دامن سب مراعات اب کی رعایت سے آب اور ما اور دلو اور ترطیب و ترشیح اور آبرو اور ساحل کیسے باہم کر مناسب ایراد فرمائے ہین **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ مصرح کیا موتی پروتے ہین متن مطبوعہ مین اب کو آب اور ابن کو این ایسے ہی پہلے مصرعہ مین اب کو آب غلط لکھا ہی۔

نکتہ در لفظ بعل بل مباح را گو نید و عین چشم را یعنے بعل کہ شوہر ست باید کہ چشم خود را ابند در مباح نگشاید تا چشم وروی عروس از دندان طمع نامحرمان در قفا جدا ماند **مثنوی**
چو برگشت بعل از طریق ہوا + بود لعب او با حلالش روا + بپوش از سر زہد و زوجہ گو
کہ بریان شود شومی از شکل او + گراز چشم بد ورگرد د عروس + ز سوزش بشوہر نبینی
فسوس + چو داماد درداد دید آبروی + دل زن ز ترسش بود تازہ خوی + خسر را
ز داماد چون دل رمید + کشد خسر از وچون دلش جرم دید + بود خوش بداماد خوشدل
ازان + چو برگشت شد شوخ در چشم جان + خوش آنکس کہ پیوند خویشان ز پیش +
ندارد بکل یا بہ برد ز خویش + مجرد ز خویشان چو برداشت خوی + شود شان او فارغ
از گفتگوی + بمعنی ہلاکت بود آن تبار + تباری از عاقبت ہست بار + **اللغات**
بعل نام بت و شوہر بل کے **مغنے** خود مصرح نے لکھدیے حلال بفتح مباح چیز ین
شوی بالضم شوہر و بالکسر بریان تر با الفتح طراوت خسر بالضم عربی مین زیان اور

فارسی مین پدر زن و پدر شوہر **معنے ترکیبی نثر** لفظ بعل مین جو بل نکلتا ہی بمعنی مباح
کے ہی اور عین چشم کو کہتے ہین اُس سے مطلب یہ ہی کہ بعل جو شوہر ہی اپنی آنکھ سوا مباح
کے غیر مباح مین نہ کھولے تو چشم ورد اسکے عروس کا اسکے پیچھے دندان طمع نامحرمو نسے
جدا رہے اور ناموس اسکا محفوظ ورنہ کردی خویش آمدی پیش کا مضمون ہوگا **معنے
ترکیبی مثنوی** جب بعل طریق ہوا یعنے خواہش نفسانی سے بدل کیا تو لعب و بازی
اُسکو حلال کے ساتھ روا ہی حرام کے ساتھ محض ناروا قید بعل کی اس سبب سے ہی کہ غیر مباح
چیزین ویسے بھی ممنوع ہین اور جب کسی کا شوہر ہوا تو جملہ باتین اور لعب اسکی حق زوجہ کا
ہی سوا زوجہ کے قطعاً حرام و ممنوع اور زوجہ سے یہ کہدو کہ تو اپنے مُنھ کو سر زہد سے چھپا تو شو
اُسکے رو کی محبت مین بسیان ہو اگر چشم بد سے عروس دور رہے اور اُسکی محبت سے شوہر
کے دل مین سوز پیدا ہو تو کچھ افسوس کی بات نہین ہی او جو داماد بیٹے داد مین آبرو
دیکھی یعنے عدل اختیار کیا اور ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگری ہم مپسند کا مصداق بنا
تو اُسکے ترس و خوف سے عورت کا دل تازہ خو ہوتا ہی یعنے ہر روز اُسکی عادت تازہ
ہوتی جاتی ہی اور اچھے خسر کا داماد سے جب دل بھاگا اور بیزار ہوا تو وہ داماد
اُس خسر سے زیان و خسر اُٹھائیگا بسبب اُس جرم کے جو اُس سے دیکھا ہی داماد
خوش دل سے خسر خوش ہوتا ہی اور جب داماد خوشدلی سے پھرا تو اسکے چشم جان
مین شوخ نظر آتا ہی اب مصرع کہتے ہین کہ یہ تو سب کچھ ہوا کہ کوئی خوش ہوتا ہی
کوئی ناخوش مگر خوش وہی شخص ہی کہ پیوند خویشون کا یا تو پہلے ہی سے بالکل نہین رکھتا
فقط بنقد خود ہی یا اگر رکھتا ہی تو خود اُسکو قطع کرکے سب سے الگ ہوگیا ہی اسلئے کہ تجرد
جب اُسنے اپنی خو خویشون سے اُٹھالی اور تجرید اختیار کی اُسکی شان ہر کسی کی گفتگو
سے فارغ و بخت ہوجاتی ہی تبار کے معنے کنبہ کے ہین اور ہلاکت کے بھی لیکن وہ
تبار کہ انجام کار تباری اور کنبہ داری اُس سے بار ہوجاوے وہ تبار ہلاکت ہی ہی
معنے معماے نثر بعل کے اول آخر بل اور بیچ مین عین عیان ہی بل مباح اور
عین چشم اشعار یہ کہ واضع نے اسکی آنکھ مباح مین رکھی ہی عروس مین عین چشم

بعد اسکے لفظ رو اور اسکے پیچھے ہی سین دندان طمع نامحرمون کے لگے ہوئے ہین معنے
معماے مثنوی بعل کا قلب لعب ہی زوجہ کا روزے ہی اور زہد کا روبھی زے
اور زوجہ مین زے کے نیچے وجہ بمعنی رو کے پوشیدہ شوے مین دونون معنے شوہر
اور بریان کے رکھے ہین عروس مین عین بمعنی چشم بعد اسکے روس جو قلب کرنے سے
نقش سوز کا ہی داماد کا اول آخر داد ہی اور درمیان مین لفظ ما بمعنی اب جسکا ایما ابرو
ہی خسر بمعنی سسر اور خسر بمعنی زیان دونون تجنیس تام داماد سے جو دل کہ ماہی
رمیدہ ہوگا داد ہی دادرہیگا خوش کا قلب شوخ ہی خویش سے جو یا قطع کرینگے خویش
ہوگا خویشان سے جو خوے اٹھالیجائیگی شان رہ جائیگا تبار کے آخر مین بارہ ہی محسنات
کلام قفا کا لفظ در قفا جدا ماند مین کیسا معنی دہ ہی کہ سین عروس کے پیچھے بھی ہی اور عیب
شوہر کو بھی جتاتا ہی شوے کا لفظ معنے معمائی و ترکیبی دونون مین مفید ہی کہ رعایت
زوجہ اور بریان دونون کی رکھتا ہی داماد داد دیدہ دل سب مین سر کلمہ دال اور او
بہت ہین فتعق الاختلاف اصل کتاب مین ع ندارد لیک تا بہ بر ز خویش +بتاے
فوقانی تھا کہ نہ معنے معمائی بنتے تھے نہ ترکیبی مین نے تاکی جگہ یا حرف تردید کا لکھا ہی کتاب
غلط ہی اکثر احتمال غلطی کاتب کا ہوتا ہی ایسے ہی بجاے بکل کے بگل متن مطبوعہ مین
اور ترسش کی جگہ ترس۔

نکتہ برادر کہ دراخی کوی دل را دار دازوی درحیات بر توان یافت و اگر بر
سوختن دل اخوان مولع باشد آن برادر بہ آذر باشید و خواہر کہ دلش بر محبت برادر
میسوزد آہ اور درخور باشد و الا دل او جزرہ اوخ نماید قطعہ چو مادر بگرید بنفرین و
سوز+ نماد در نماد دم آور بود+ وگر گشت رای برادر حسود+ برادر برادر بر آذر بود+
اللغات راد سخی و جوانمرد مولع حریص آذر آتش خور اور درخور اور درخورد
تینون ایک معنے مین ہین یعنے لائق آوخ بفتح واو و خاے معجمہ آہ و افسوس و
کلمہ تعجب و بمعنی نصیب نیز حسود بفتح حسد کنندہ معنے ترکیبی نثر جو بھائی کہ
بھائی والی راہ مین دل را دیعنے سخی اور جوانمرد کا سا رکھتا ہی اُس سے اپنی عمر مین متمتع

ہو سکتا ہی اور جو بھائیون کے دل جلانے پر حریص ہی وہ برادر نہین ہی پر آذر ہی
اور خواہر جسکا دل برادر کی محبت مین جلتا ہی البتہ آہ اُسکی لایق ہی نہین تو دل
اُسکا سوا ے رہ آوخ کے اور کچھ نہین بتاتا یعنے افسوس و تعجب مین ڈالتا ہی
معنے ترکیبی قطعہ اور اگر مادر نفرین و سوز سے روئے اور شاکی بیٹے کی ہوئے
وہ مادر مادر نہین ہی نم آور ہی یعنے رُلانے والی اور اگر راے برادر کی حسود ہوگئی
اور برادر برادر پر حسد کرنیلگے جیسے برادران حضرت یوسُفؑ تو برادر برادر نہین ہی برادر
ہی بر حرف استعلا اور آدر بدال مہلہ آتش کہ دال مہلہ اور ذال معجمہ دونون سے
ساتھ آیا ہی **معنے معماے نثر** برادر مین لفظ راد موجود ہی اور بر بھی اور یہی برادر
تصحیف بر آذر کا بھی خواہر مین دل اس لفظ کا آہ ہی اور اول آخر سے اسکے خور حاصل
ہوتا ہی اور نیز خواہر مین رے اور ہے کو قلب کرنے سے رہ ا ور لفظ خوا کے قلب
سے آوخ پیدا ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** نمادر نمادر صنعت تکرار نم آور اسکا
تحلیل و تصحیف ایسے ہی برادر برادر صنعت تکرار اور برادر تجنیس تام مع تحلیل یعنے
بر آتش **محسنات کلام** اس نکتہ کے قطعہ مین کیسے خوب حسن تکرار و تحلیل و
تجنیس جمع فرمائین ہین **الاختلاف** اصل نسخہ مین بجاے حیات کے جہات و
اگر بر سوختن کی جگہ واگر نہ بر سوختن اور اخیر مصرعہ مین قطعہ کے بر آذر بجاے برادر
کے لکھا ہی دونون غلطیان اوپکی تو ایسی کہ مخل معنے ترکیبی کی تھین اور پچھلی غلطی
مخل خوبی کلام مصرحہ کہ ایک جگہ تو معما مین بر آذر کہ چکے تھے دوبارہ اسکو لوٹ
کے کیسے کہتے اور اس صورت مین تین لفظ برادر ایک قسم کے جمع ہوے کہ
آخر سے تجنیس تام حاصل ہوئی اور دو سے حسن تکرار ناظرین سے اُمید
انصاف کی ہی –

نکتہ پدریکہ پسر ندارد دری بود بے پشتیبان و پسریکہ پدر ندارد ماہیست از
تصور آب برگران پدریکہ روی بہر دارد ترکیبش از راے روشن بدریست و پدر
کم ہمت در حیات وقیمت ندری و مادر کہ بہر فرزند آشفتہ بود مدار دولتست و مادر کہ

سر اعطاف ندارد در زنده راه محنت وجدیکه شفقت دارد بمعنی بخت جاوید ست وجد بے
صلت بصورت خد یعنے قطع امید و خال باخلت بصورت خال جمال امال ست
و خال بد خلال بمعنی خال یعنے ازمنافع منال وعم باکرم نشان نعم بیکران ست
وعم بے قدم عین عیب وعوار **قطعہ** عم مخور فتاحی آنکہ پس زخویش + ازجہان خویش
وتبارت کم شود + خال یا عم یا عم فزایدت لبسے + خال بر عم چون فزاے غم شود +
اللغات ندر بالفتح جدا ہونا اور تنہا وغریب ہونا جد بالفتح و تشدید پدر پدر و پدر
مادر و بہرہ وبخت خلال بکسر دوستی کرنا کسی سے اور سخت لپٹنا وخصلتہا وعاد تہا
خال برادر مادر و ابر بے باران و برق منال محل حصول شی اور جگہ پانے کسی چیز کی
جیسے اراضی ملک جاگیر وغیرہ عوار بہر سہ حرکت عیب وشگاف ودریدگی جامہ تبار
بفتح ہلاک اور وہ تبار جو اولاد اور کنبے کے معنے مین ہی فارسی ہی **معنے ترکیبی** شر
جو پدر کہ پسر نہین رکھتا ایک درد ازد بے پشتیبان کا ہی جسکو کچھ استواری نہین
جب گر گیا بے نام و نشان ہو گیا ایسے ہی جو پسر کہ باپ نہین رکھتا ایک ماہی
بے آب ہی کہ پانی کیا پانی کے تصور سے بھی برکران ہی اور جو باپ کہ توجہ مہر و
محبت پسر رکھتا ہی ترکیب اُسکی راے روشن سے بدری ہی گویا چودھوین رات
کا چاند اور پدر کم ہمت ہیئت اور قدر مین ندری جو غربت اور جدائی وتنہائی
سے منسوب ہی مادر کہ محبت فرزند مین آشفتہ ہوے مدار دولت ہی کہ دولت
اُسی کے گرد گھومتی ہی اور جو مادر کہ سر اعطاف نہین رکھتی جو جمع عطوفت کی ہی در زندہ
راہ محنت کی ہی اسواسطے کہ اعطاف بالف کہ سر اعطاف کا ہی جمع عطوفت کی ہی
اور اعطاف بے الف بمعنی شمشیر اور نام ایک کتہ کا اور جد باشفقت بخت جاوید
ہی اسلئے کہ جد کے معنے بہرہ اور نصیب کے بھی ہین اور جد بے صلت بصورت
خد یعنے قطع امید کہ وہ صلہ رحم کے برخلاف قطع رحم کرتا ہی خال باخلت بصورت
خال جمال آمال کی ہی یعنے حسن آمال و امید کی خوبی وزیبایش اور خال بدخلال
ای بدعادت وبدخصال ایسا جیسے خال یعنے ابر بے باران و برق کہ نہ برستا ہی

جس سے فائدہ پہونچے نہ چمکتا ہی جس سے روشنی ہی ہوئے مفت کی ظلمت وتاریکی
بس منافع منال مین یہ بھی ایسا ہی ہی غم باکرم نشان نعم بیکران کا ہی اور غم بے قدم
عین عیب وعوار **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف رح کہتے ہین اے فتاحی اسکا اصلا غم مت
کرے کہ بعد تیرے خویش وتبار تیرے گم ہو جائین جہان مین نہ رہین تجکو کیا کرنا ہی
اگر خال وغم ہوے توکیا سب غم بڑھانے والے ہین تو ہی اگر غم پر ایک نقطہ بڑھا دے
غم کا غم ہو جائیگا پھر ایسون کے ہونے نہونیسے کیا نفع اور کیا نقصان **معنے معمائے نثر**
پدر کے لفظ مین در کا لفظ ہی بے پشتیبان کہنے سے اشارہ ہے کے الگ کر دینے کا ہی
پسر کو پشتیبان اس مناسبت سے کہا کہ دونون مین سر کلمہ پے ہی ماہی مین لفظ
ما جو بمعنے آب کے ہی کنارہ پہ واقع ہوا پدرا اور بدر دونوں کی ترکیب ایک سی ہی ایسے
ہی ہیئت ندر کی ایک ہی ہی تینوں مین تصحیف یا در آشفتہ مدار ہی اعطاف عطاف با
سر جو الف ہی اور بے سر بے الف تجنیس زائد جدا و ریخت مرادف یکدیگر جد و خد
مین بھی تصحیف خال حال چارون جگہ تجنیس تام خلال تجنیس زائد نعم کا گران نون
اور بیکران غم ہی نشان نعم باعتبار نون نشان ونعم کے غم کا قدم میم ہی اور بیقدم
عین کہ برعایت عین عیب وعوار فرمایا ہی کہ دونون کا کلمہ عین ہی بمعنی ذات وحقیقت
شی **معنے معمائے قطعہ** خویش خویشتن تجنیس تام غم پر خال بڑھانے سے غم
ہوتا ہی **محسنات کلام** اس نکتہ مین مصنف رح نے سوائے اور صنایع کے اکثر دو دو
فقرے صنعت متضاد مین لکھے ہین خال جمال امال خلال منال سب ہموزن
اور تین لفظون سے لفظ مال بھی نکلتا ہی عین عیب وعوار کیا خوب کہا ہی کہ ذات و
حرف دونون کو شامل ہی ع خال برغم گر فزائے غم شود + یعنے خال کا جو حال ہی
تو جانتا ہی اگر اس خال کو غم پہ بڑھائے تو وہ بھی غم ہوا جاتا ہی بس دونون غم ہین دوسرے
معنے وہی کہ نقطہ لگانے سے غم غم ہوتا ہی اور بڑھانے سے مراد محسوب کرنا شمار مین لانا
الاختلاف اصل نسخہ مین اس نکتہ مین چند غلطیان کاتب کی معلوم ہوئین ہین
انکو اپنی راے ناقص کے موافق درست کیا ہی تا ناظرین بنظر غور وانصاف ملاحظہ

فرمائین چنانچہ اصل نسخہ مین درے بود بے کشتیبان مین نے اسکو پشتیبان بنایا ہی
اسلیے کہ کشتیبان کے مناسب کوئی لفظ نہ تھا اور پشتیبان کے لیے در موجود روشن
پیوستہ بہ بائے فارسی بجائے اسکے بدرسے بہائے عربی سراعطاف ندارد و پدر راہ محنت
اسمین در زندہ راہ محنت پہلا مصرعہ یون تھا ع غم مخور فتاحی پس خویش + جونا موزون ہی
مین نے اسکو لکھا ع غم مخور فتاحی آنکہ پس زخویش + متن مطبوعہ مین خال باخلت کی جگہ
ماخلت بے قدم کے بجائے پے قدم۔

حکایت یکے از صلحا کہ فرد بود خیال زن در دلش از برائے فرزند پیدا شد باکریمہ از
عفاف عقد زفاف بست بعد از انقضائے مدت حمل قضا را بدان زن پسری بصورت
بسری پیوستہ پدر در تربیت فرزند برای حلق مادر از وجہ حل صورت قوت حاصل
کردی وآن زن بسبب ضعفی کہ داشت گاہ گاہ آن پسر بشیر بشر یکے از جوارے
بے اصل نہ در جوار او بود تمتع جدا دادی و پدر ازان صورت بمنع مشغول شدے القصہ
چون پسر بزرگ شد روزی والی شہر او را بعلت آنکہ آب در شیر کردہ است فرمود
کہ چون نفظ شیرازہ بر فرقش نہند و چون آب تنش دو نیمہ سازند پدر چون بشنید
گفت اگر فرزندم الا بگناہ خود آزردہ است اما چون در اصل ترکیب بنگری مادر آب
در شیر کردہ است **قطعہ** پسر کہ پرورشِ ہیأتش بشر باشد + بہیمہ بسر خویش بے بسر باشد
وگر زوال خرد طفل خورد را در پے + دلیل راہ نباشد ہمیشہ خر باشد + **اللغات**
عفاف بالفتح پارسائی زفاف بالکسر عروس کو شوہر کے گھر بھیجنا بسر بالضم خرما ناپختہ
اور ہر چیز تازہ وآب باران تازہ حلق بالفتح نائے گلو حل حلال ہونا جواری کنیزان
وکشتیہا جوار ہمسایہ تمتع برخورداری دادن و برخورداری یافتن بہیمہ چارپا اگرچہ
بحری باشد یا ذی حیات کہ تمیز وعقل نداشتہ باشد **معنے ترکیبی نثر** ایک صالحون
سے کہ فرد تھا خیال زن کا اسکے دل مین واسطے فرزند کے پیدا ہوا کہ زن کرون تا فرزند
حاصل ہو آخر ایک عورت کریمہ پاک دامن کے ساتھ عقد زفاف کا باندھا وہ حاملہ
ہوئی اور بعد انقضائے مدت حمل کے اتفاقاً ایک پسر بصورت بسر یعنے خرما تازہ ناپختہ

کے ملا باپ ہمیشہ پرورش فرزند کی خاطر کیواسطے حلق اُسکی ماکے وجہ حلال سے
صورت قوت کی حاصل کرتا تھا تا شیر وجہ حلال کا اُسکو ملے لیکن وہ عورت ناتوان ہوہی
تھی اس سبب سے کبھی کبھی اُس پسر کو شیر بشر ایک چھوکری بے اصل ہمسایہ سے
تمتع اور برخورداری علیحدہ پہونچاتی تھی یعنے اُسکا دودھ جدا پلواتی تھی باپ اس بات
کو منع کرتا تھا قصہ مختصر جب لڑکا بڑا ہوا ایک دن حاکم شہر نے اُس لڑکے کے معاملہ
مین بعلت اسکے کہ پانی دودھ مین ملایا ہی حکم دیا کہ لفظ شیر کی صورت آرہ اُسکے
سر پر رکھین اور آب کیطرح اسکے تن کو دو ٹکڑے کر ڈالین باپ نے جو یہ بات سنی
کہا اگرچہ فرزند بالفعل اپنے گناہ مین آزردہ ہی لیکن اصل ترکیب آب و شیر مین
جو غور کرو تو مانے پانی دودھ مین ملایا ہی کہ اسکو شیر وجہ حرام کا پلایا اُسی کا یہ اثر ظاہر
ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جس پسر کی صورت کہ بشر پرورش پائیگی وہ ایک بہیم
بسر خویش ہی یعنے چارپا بذات خود اور ہمیشہ اُسکے سر پرے ای لکڑ کو بی رہیگی اور اگر طفل
خرد کے پیچھے خرد کی دال دلیل راہ نہو گی تو ہمیشہ خر ہی رہیگا **معنے معماے** نثر فرزند
کے اول آخر فرد ہی اور دل اسکا زن عفاف زفاف ایک قسم تجنیس قصنا و انقضا
تجنیس زائد پسر بسر تصحیف حل کا لفظ اور صورت قوت کی ملانے سے حلق حاصل ہی
پسر بشر تصحیف اور بشیر و بشر تجنیس زائد جواری بے اصل جو پایا ہی جوار جو لفظ جوار کے
ساتھ تجنیس ہی تمتع اور بمنع بھی تصحیف یکدیگر لفظ شیر ہم صورت آرہ ظاہر اور
ایسے ہی لفظ آب کا کہ دو جزو رکھتا ہی دو ٹکڑے ہونا خود عیان لفظ آزردہ مین آر بھی
موجود اور ردہ بھی بمعنی خوردہ ای آرہ خوردہ **معنے معماے قطعہ** پسر بشر بسر
تینون مین تصحیف لفظ خرد مین دال دلیل ہی اگر دال نہو گا خر رہیگا **محسنات
کلام** کریمہ از عفاف سے یہ مراد کہ خاندان عفاف سے وہ کریمہ تھی شیر مین صورت
آرہ کی سر نشین کشش دارسے بھی ظاہر اور دندانون دار سے بھی عیان اور ایسے
ہی متامل پر مخفی نہین **الاختلاف** شارح کروٹ ہی نہین لیتے اصل کتاب
مین از وجہ حل کے بعد صغدہ اس صورت کا لفظ لکھا ہی مین نے اسکو صوت سمجھا ہی

کہ غلطی کاتب سے صورت اسکی بدل گئی بقرینہ لفظ قوت کہ اسکی صورت قاف ہی
جو معما حلق مین کارآمد ہی متن مطبوعہ مین بجاے حلق خلق اور جدا کا خدا فرمودمع و او
عطف ایسے ہی وگفت بجاے گفت —

فصل فی ذکر جمیع مکارم الاخلاق

نکتہ در لفظ ہمت تا ہیئت روی صفحہ ترتیب غبر است و میم دائرہ گنبد سما و
ہا بشکل دو چشم بینا صاحب ہمت آنست کہ دیدہ ہاے ہدایت از میم مدار
افلاک و تاے ترتیب تختہ خاک بالاتر دارد شعر بہ ہمت ست نشان کشش زمیم و
وتا + کہ سوی اوج معالی کشد زمام ہوا + اللغات ہمت بالکسر و تشدید میم قصد
و آہنگ + وزن پیر ترتیب ٹھیک کرنا درجہ ہر چیز کا اور ہر چیز کو اپنے رتبہ پر رکھنا
غبرا بالفتح زمین و زمین بسیار درخت و کبک مادہ مدار جاے دور و گردش معالی بلند ہیا
و بزرگیہا و بدیہا اس صورت مین جمع معالاۃ کی ہی معنے ترکیبی نثر لفظ ہمت مین
تا تو ایسی ہی جیسے روصفحہ ترتیب غبرا کا کہ ہر شی اپنے موقع اور محل پر ہی جسمین کسی کو
مجال حرف زدن نہین اور میم ایسا ہی جیسے دائرہ گنبد سما کا اور ہے ایسی جیسے
دو چشم بینا بس صاحب ہمت وہ شخص ہی کہ اپنے دیدے ہدایت کے جہاں سے
دور فلک شروع ہی اس ترتیب خاک تک سب سے بالاتر رکھے اور ان مین
سے کسی شی پر نظر نہ ڈالے سب کو ہیچ پوچ سمجھے معنے ترکیبی شعر مصرح کہتے ہین
اے مخاطب تو غور تو کر لفظ ہمت ہی مین نشان کشش کے موجود ہین کہ وہ میم و تا
ہین جو بتاتے ہین کہ آدمی اپنے شوق و ہوا کے زمام اوج معالی کو کھینچے اس
زمین و آسمان ہی کی چیزون پر نہ لٹک رہے معنے معماے نثر نثر مین تو مصرح
نے تشریح کردی اور بیان کی کچھ حاجت نہین معنے معماے شعر ہمت کا اوج ہا
ہی میم و تا کشش کی اوج ہوا کی بھی ہے ہی محسنات کلام لفظ ہمت کی رعایت
سے ایسے الفاظ فقرہ مین جمع کیے ہین کہ اکثر مین تا ہی جیسے ہیئت ترتیب ہدایت

تخمہ بالا تر اور علی ہذا الاختلاف شارح خبر نہین ہوتے متن مطبوعہ مین عبر اکو غیر معانی کا
معانی ترتیب کو تربیت غلط لکھا ہی۔
نکتہ کاف سرکش تکبر نگونساری دہندہ ایست در میان تبر کہ زرست و نا بے تجبر پردہ
ایست بہ روی جبر کہ تدارک نقصان و ضرر ست مثنوی کبر کہ کب بر سر را ایست
راست + نقش نگونساری رای از ہوا است + ہست تکبر چہ تظلم ہوان + بر اپایانک
او نہان + کبر تباہی ست بہر روی ورہ + صورت برست ازان رو بتہ + اللغات
تکبر بزرگی جتانا اور گردن کشی کرنا تجبر گردن کشی کرنا اور جمنا گھاس کا بعد کھا لینے کے
اور سبز ہونا اور تپی آنا درخت مین اور اچھا ہونا حال بیمار کا کب بالفتح و التشدید
اوندھا کرنا جبر بالفتح شکستہ را بستن اور اچھا کر دینا حال کسی کا کبر بزرگی اور بزرگ
ہونا تظلم فریاد کرنا اور رونا کسی کی بیداد سے ہوان بالفتح آرام و آہستگی کرنا او رسبک
ہونا و بالضم خواری و بیعزتی بر بالکسر و تشدید را نیکی و بخشش اور ماباپ کی رضامندی
سے زندگانی کرنا بر ایا خلق جمع بر تہ تک بالفتح قعر چاہ و تہ و پائین و بن چاہ و عمق اور یہ
لفظ کاف عربی و فارسی دونون کے ساتھ ہی ہشتے ترکیبی نثر سرکشی کاف کی ظاہر ہی
لہذا مصرع کہتے ہین کہ کاف سرکش تکبر کا جو تبر بمعنی زر کے درمیان مین ہی سخت نگونساری
دینے والا ہی اور بو نامنھ کے بل گرانے والا اور تا تجبر کی ایک پردہ ہی جبکے متمم پس
جسکے معنے ہین اچھا کر دینا حال کسی کا اور تدارک ضرر و نقصان کا تصرف گردن کشی
بس چاہیے کہ گردن کشی چھوڑ کے انکے درمیان و پردہ مین جو باتین چھپی ہین انپر عمل
کیے معنے ترکیبی مثنوی کبر کی رای پر جو لفظ کب رکھا گیا ہی یہ اس بات کا نشان
ہی کہ جسکی رائے قسم ہوا یعنے نفس کے چاہ سے ہی اسکے لیے یہ کب و نگونساری ہی
اور تکبر کیا ہی تظلم و ہوان ہی یعنے داد بیداد و خواری و بیعزتی لیکن نیکی و بخشش بھی
اسکی تک مین پوشیدہ ہی کہ اسکی طرف غور و نظر کرے خوب جان لے کہ کبر بہر صورت
اور بہر راہ تباہی ہی تباہی ہی اسی سبب سے صورت بر کی اس سے تہ مین ہی اور
پوشیدہ معنے معماے نثر کاف تکبر کا ظاہر تبر کے درمیان مین ہی اور تا تجبر کی جبر

کے منہ پر معنے معماے مثنوی کبر مین کب راے کے سر پر رکھا ہوا ہی اور تکبر مین
اول لفظ تک کا ہی اور اسکے تک مین بھی ہ پھر کہتے ہین کبر تیا ہی ہی اسی سبب سے صورت
بکی اس سے بنہ ہی محسنات کلام کاف کا سرکش ہونا باعتبار مرکز اور مصیر بلندی
کاف کے ظاہر تا کا پردہ ٹھہرانا کیسا لطیف و باریک ہی جیسے دو تا و یکتا الاعتراف
شارح ابھی تک آنکھ نہین کھولتے متن مطبوعہ مین تجبر کا تجبرا ور جبر کا جبر اور
بنہ کاتبہ غلط لکھا ہی—

نکتہ میم حلم عقدہ مشکلات ست حا و لام حل آن مشکل ورا ے صبر اندیشہ رویت
محبوب ست وصب یعنے عاشق بدان واصل شعر المیم اول منزل فی سیر
منہاج المنی + والحلم یجعل للفتی حلا علینا فی العنا + اللغات حلم بالکسر آہستگی
و بردباری اور دیر غضب ہونا اور آہستگی کرنا کسی کی عقوبت مین صبر بالفتح شکیبائی
کرنا اور بند کرنا کسی کو اور کچھ چیز کسی کو نہ دینا جبتک کہ مرے منہاج راہ راست
منی بالضم امید یا جمع منیۃ فتا جوان حل حلال ہونا عنا بالفتح رنج و تعب
ترکیبی نثر میم حلم کا عقدہ مشکلات کا ہی اور حا اور لام حل اس مشکل کا اور را
اندیشہ رویت محبوب کا ہی اور صب یعنے عاشق اسکو واصل
میم اول منزل راہ راست سیر امیدونکی ہی اور حلم جوان حلیم کا وقت رنج و عنا کے
ہم پر حل کر دیتا ہی یعنے کیسا ہی عنا و تعب ہو جوان حلیم کے سبب سے
رنج و تعب بالکل جاتا رہتا ہی معنے معماے نثر حلم مین جو میم عقدہ ہی
ہی حا و لام جنکا مرکب حل ہوا لگا ہوا ہی یعنے اس عقدہ ہی پر لفظ حل رکھدیا ہی
صبر مین را اور صب رکھا ہی جو عاشق مراد کو فایز بمراد کرتا ہی معنے معماے
حل کے ساتھ میم جو منزل کا اول حرف ہی لانے سے حلم حاصل ہوتا ہی محسنات
کلام میم کی رعایت سے منزل منہاج منی تینون مین سر کلمہ میم الاعتراف
اس نکتہ سے شارح بھی چونکے ہین اور وہی اپنی تقریر طول طویل متن مطبوعہ مین
بجاے فی العنا کے غنا لکھا ہی—

نکتہ حلیم اگر سر بردباری از پیش بردارد لئیم وردباری شود و صبور اگر روی صبر از مقدمہ
بلا درکشد یعنے فاسد و ہالک شود قطعہ کہ در شب بلا بود ارذال را شکیب +
در شوق وصل دیدہ ہم از عشق دوختن + کہ داغ و شب فروختن آنشست زان +
باشد شکیب داغ دل شب فروختن + اللغات لئیم ناکس و بخیل صبور بالفتح
بسیار بردباری کہ بتعجیل در عقوبت نکند او شکیبا و در نام خدا ہے تعالی ارذال مردم
فرومایہ و ناکس کے داغ اور داغ کرنا اور تیز دیکھنا معنے ترکیبی نثر حلیم وہ ہی کہ بلا خطر
ناخوش اور پیش آمد ناگوار کے سر در پیش رہے اگر سر بردباری اور در پیش ہونے
سے اٹھائیگا لئیم اور ردباری ہوگا اور صبور اگر مقدمہ بلا سے منھ کھینچ لگاڑیگا تو ہوگا
ہلاک اور فاسد کہونا ہی غرض بلا سے گھبرانا اور ناخوش سے ناگواری ظاہر کرنا
صفت حلیم و صبور سے بہت ہی دور ہی معنے ترکیبی قطعہ یعنے ناچیز و ناکسونکو
شب بلا مین شکیب کب ہوتا ہی یہ تو شوق وصل مین ہمیشہ ہی رہتے ہین اور
مطلب خاص انکا یہی ہوتا ہی لیکن جب ذرا ابتلا و آزمایش اُنپر پڑتی ہی تو خود
عشق ہی چھوڑ دیتے ہین اور ہی یہ کہ کے بمعنی داغ کے ہی اور شب بمعنی افروختن
ہو تش کے پس شکیب کی اصل یہی ہی کہ داغ دل شب مین روشن کرنا نہ یہ کہ
بے صبر و ناشکیبا ہونا معنے معما ے نثر حلیم کا پیش حا ہی اور بردباری کا رو
اگر ان دونون کا سر اُٹھایا جائیگا حلیم لئیم رہیگا بردباری ردباری صبور کا رو صاد ہی
اگر یہ رو کھینچیگا بور رہیگا معنے معما ے قطعہ کی اور کی دونون تجنیس تام شکیب
کے لفظ مین اول آخر شب ہی اور دل اسکے بمعنی داغ تحسینات کلام از
پیش بردارد و درکشید دونون معنے معمائی و ترکیبی مین کیسے چسپان ہین کہ ان حرفون
کا الگ کرنا بھی اور بے تحملی و بیصبری بھی ظاہر ہوتی ہی اور انکے سوا کم خیال کیا جا
الاختلاف ردباری کو متن مطبوعہ مین ردیاری غلط لکھا ہی۔
نکتہ عین تواضع در اصل وضع بر قدم افتادہ یعنے تواضع آنست کہ چشم در تہ پای
وضیع و رفیع نہد و عین عجب پیش روی جب واقع شدہ یعنے پیش چشم پیدا

گفتہ بر عین عجب جب بالفتح چاہ ہست کہ مردم عین بر و در جب می افتند قطعہ لا تعجبن
العوامل الاموال [illegible] کالحجب [illegible] الجب + من یتصل بالعین من عجبہ +
تقطع العجب [illegible] الجب [illegible] تواضع فروتنی کرنا وضیع فرومایہ و ناکس
رفیع بلند و بلند قدر عجب بالضم خود پسندی جب بالضم و التشدید چاہ حر بالضم و التشدید
آزاد حلال بالفتح و تشدید لام کشادہ [illegible] سحب بضمتین ابر ہا معنی ترکیبی نثر مطرح
فرماتے ہین کہ واضع نے لفظ تواضع کو ایسی وضع پر وضع کیا ہی کہ عین اسکا قدم سے
پڑا ہی بس مطلب یہ کہ تواضع وہ ہی کہ آنکھ ہر ادنی اعلی کے قدم کے نیچے رکھے گویا
اُسکے واسطے آنکھین بچھائے اور عجب کا عین جو تواضع کی ضد ہی سامنے صورت
جب کے کہ بمعنی چاہ کے ہی واقع ہوا لہذا ہر وقت اس بات کو پیش چشم رکھنا چاہیے
کہ عین عجب کی نیچے جب [illegible] ہی کہ مردم باوصف اسکے کہ آنکھین منہ پر رکھتے ہین اور
کوئے مین گرتے ہین معنی ترکیبی قطعہ عجب وغرور مین نہین ڈالتے آزاد مرد کو اسکے
اموال اسواسطے کہ مال [illegible] کیطرح نہایت کھولنے والا بادلون کا ہی اور مال یہان
بمعنی صاحب مال [illegible] آزاد [illegible] مال کے حق مین ایسا ہی چاہیے
بادلون کیسے [illegible] بجلی کہ [illegible] ہر متفرق اور پریشان ہوجاتے ہین اور
جو شخص اپنی آنکھ سے عجب کو متصل کرتا ہی نہایت برا کرتا ہی اسواسطے کہ ٹکڑا
عجب کا جب ہی اور جب [illegible] ہی معنی معمائے نثر تواضع مین عین اسکا
اسکے قدم پر ظاہر اور عین عجب کا پیش رو جب کے واقع معنی معمائے قطعہ
عین عجب کا قطع کرنے سے جب رہتا ہی اور جب الجب حسن تکرار الف لام واسطے استغراق
یا عہد خارجی کے ہی محسنات کلام بپاس لفظ عین تواضع کے تواضع وضع وضیع رفیع
سب مین عین لائے ہین ایسے ہی عجب کی رعایت سے تکرار جب کی لا تعجبن مین
بھی عجب موجود ہی اور سحب مین نقش جب الاختلاف شارح لکھتے ہین اس
فقرہ کے معنے مین کہ مردم عین بر رود رجب می افتند از جملہ آنہا خواہد شد کہ راہ را
گذاشتہ بچاہ می افتند انتہی بھلا یہ معنے مردم عین بر رو الخ کے کہان ہین اور راہ را

گذاشتہ کلام مصرح مین کہان ہی بس معنے یہی ہین جو مین نے معنے ترکیبی نثر مین لکھے ہین ایسے ہی معنے قطعہ کے گذ بد بعید انفہم ہین متن مطبوعہ مین یعنے چشم خود بجاے پیش چشم او خلال بجاے حلال اور حب سحب کی جگہ غلط معلوم ہوتا ہی۔
ناشنا اید روپش ابدیدہ عزت وحرمت درہمہ کس نظر کن کہ کرم حق ہر کرا درباطن سیرتی کرامت کردہ اورا اما نی ودواعی درخوردان مقرر کردہ ولایق آن از ششں جہت روزے بدے میرساند چون لفظ شش کہ متضمن معنی شش ست وششں دندان دارد وبشش نقطہ مشرف ست قطعہ ہر کرا یعنی بظاہر اصلاح + وانکہ صد چندان بمعنی بخرد ست + لفظ ششتو یعنی ششں بدلالت سیکند + لیک از روی حقیقت ششں صد ست +
اللغات آمانی جمع امنیتہ بالضم وتشدید یا بمعنی آرزو وامید دواعی خواہشہا وباعثہا مشرف بضم میم وفتح شین ورا سے مشدد وشرف دادہ شدہ معنے ترکیبی نثر ایدرویش ہر کسی مین دیدہ عزت وحرمت سے نظر کرا اور کسی کو چشم حقارت سے مت دیکھ کسواسطے کہ حق تعالی نے اپنے کرم سے جسکے باطن مین کوئی سیرت کرامت فرمائی ہی اُسکے لیے آرزوئین اور خواہشین اور باعث بھی اُسی سیرت کے لایق مقرر کیے ہین اور اُسی کے لایق ششں جہت سے اُسکو روزی پہونچاتا ہی بس اُس بے اختیار کو چشم حقارت سے دیکھنا کیا معنے دور کیون جاؤ دیکھو لفظ شش کو جسکے ضمن مین ششں ہی اور ششں دندان رکھتا ہی کہ وہ اُسکے دندانے ہین اور ششں ہی نقطون سے مشرف ہی گویا ششں دندان ہین تو ششں نقطے بمنزلہ لقمون کے ساتھ ہی لگے ہوے ہین معنے ترکیبی قطعہ یعنے تجکو یہ چاہیئے کہ بظاہر جسکو صلاح و فلاح سے آراستہ پائے تو جان لے کہ سو حصہ زیادہ اُس سے معنے مین خردوالا اور عقلمند ہی تو دیکھتا نہین لفظ شش کو کہ ششں یعنے چھ پر دلالت کرتا ہی لیکن از روے حقیقت کے وہ ششں صد ہی اسواسطے کہ دونون سینون کے تین تین سو ملکے چھ سو ہو گئے معنے معماے نثر نثر مین جو کچھ مصرح نے لفظ ششں مین بیان و واضح کردیا ہی وہی معنے معمائی مین کافی ہی معنے معماے قطعہ قطعہ مین بھی

لفظ سش کا تھا جسمین شستصد نکالا ہی وہ بھی مشرح کردیا محسنات کلام خود ظاہر
نکتہ ہر کہ درکار ہا عجلت ورزد اول تبفرقہ و وحشت اشت مبتلا بیند و آخر باب چشم و
ندامت مبتلا گردد این معنی از لفظ شتاب دریاب کہ اولش شست بود و آخرش آب
قطعہ چون حک شود بہ تیر اجل عین از عجل + بیند عجول از رو عبر کور سی اجل اجل
روس چیدن از کثرت شدہ + برجل چو عین عجل نہد صاحب عجل + المنقات
عجلت بالکسر شتاب تفرقہ بالفتح جدائی وحشت خالی واندوہ و تنہائی و رمندگی
شست بالفتح و تشدید تا و شتات بفتح پراگندہ ہونا حک بالفتح کسی چیز کو کسی چیز سے
رگڑانا اور چھیلنا کسی چیز کا دل مین عجل بفتحتین سرعیب و شتاب و بفتح و کسر و ضم
جیم سنا کنندہ و بالکسر گوسالہ عجول بفتح نیک شتابندہ اجل بالفتح و التشدید
وہی معنے جو مصنف رح نے لکھدیے ای سرگین چیدن شدہ بفتحتین حرص معنے ترکیبی
جو شخص کامون مین جلدی و شتابی کرتا ہی اسکا یہ حال ہوتا ہی اول تو تفرقہ اور وحشت
شست و پریشانی اور آخر آب چشم و ندامت مین مبتلا ہوتا ہی اس بات کو لفظ
شتاب ہی سے دریافت کرلو کہ اول اسکا شست ہی اور آخر اسکا آب ہی معنے
ترکیبی قطعہ جب تیر اجل یعنے وقت سے کہ بحکم کل امر مرھون باوقاتہا
کے ہر کام وقت پر موقوف اور آدمی بقولے خلق الانسان من عجل کے مستعجل
اور عجول عین عجل کی حک ہوجائیگی یعنے یہ کیسی ہی جلدی کرے وہ اپنے وقت
ہی پر ہوگا جیسا کچھ مشیت ایزدی مین ہی تب یہ ضرر اجل اپنے کورو کے کریگا
دیکھیگا اسوقت تو بنظر حصول مامول کے کورو کر ہو رہا ہی اور جو اسوقت مین
جلدی کرتا ہی اور جل پر جو گوبر بینتا ہی عین عجل کی رکھتا ہی اور شتاب زدگی کرتا ہی
بعد مٹ جانے عین عجل کے یہی جل ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یہ کہ عجلت سے سوائے
ذلت و خواری کے کچھ حاصل نہین کام اپنی اجل موعود ہی پر ہوتا ہی معنے
معمائے نثر شتاب کی لفظ مین اول شست ہی یعنے پریشانی اور آخر آب کہ وہ
آب گریہ ہی اور اشک ندامت معنے معمائے قطعہ عجل کی عین جو تیر اجل سے

حک ہوگی اجل ہو جائیگا اور جل پر عین رکھنے سے عجل ہوتا ہی اجل اول بفتحتین و تخفیف
لام بمعنی وقت و اجل دوم بصیغہ تفضیل بمعنی بزرگتر تجنیس ایسے ہی عجل اول بفتحتین
اور عجل ثانی بالکسر اور عجل ثالث نیز بفتحتین تجنیس اور جل تجنیس ناقص محسنات
کلام اجل عجل عجول جل غل کیسے الفاظ جمع کیے ہین اور عجل کی عین حک کرنیسے
ایک فائدہ یعنے جل نکالا ہی اور جل پر عین رکھنے سے دوسرا نتیجہ

حکایت یکے از عجائین مجلس ظرفا در آمد و مؤدب بہ نشست و ہمچو جائے از
ہمہ جہت میم دہان چون نون در بست گفتندش چون دل ندما را بآمدن خود خوش
کردی چون لفظ ندما چرا در نایت دم خود بستی گفت ندانید کہ تمکین و ادب آبیست
کہ در جبلت ابدال مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال یابند قطعہ فریاد
چون سگان صفت قلب ناکس ست + رسم سکوت گیر کہ گردد دل تو کس + میم
دہان ببین زخموشی کہ در خوش ست + بر عشق نون ببین کہ سخن کشتہ است خمس +

اللغات عجائین جمع مجنون ظرفا بفتح وضم راز یرکان جانی گنہگار و چنندہ میوہ
نون ماہی و دوات ندما جمع ندیم بمعنی ہمنشین نائے حلقوم تمکین کسی کی جگہ قائم ہونا
جبلت بکسر جیم و با و لام مشدد خلقت و طبیعت ابدال جمع بدل اور نیز نام چند
لوگون کا بندگان خاص خدا سے عمق بالضم ژرف و عمیق و بالفتح بمعنی نظر کرنا کسی
چیز مین معنے ترکیبی نثر ایک مجنونون سے مجلس ظریفون مین داخل ہوا اور
مودب بیٹھا اور مانند جانی یعنے گنہگار کے سب طرف سے میم دہن مانند نون
کے جو ماہی ہی بند کیا یعنے خاموش تھا سب نے اُس سے کہا کہ دل ندما کو تو نے آنے
سے تو خوش کیا لیکن ندما کیطرح اپنے نائے حلق مین دم کو کیون روکا ہی اور اُس سے
کچھ نہین نکالتا کہا تم نہین جانتے تمکین و ادب ایک آب ہی کہ جبلت ابدال مین
ایسا ہی جیسے تیز زبانی اور گرمی کی ایک آگ طبیعت ارذال مین پاتے ہین معنے
ترکیبی قطعہ جسکا قلب ناکس ہی وہ سگون کی طرح فریاد کرتا ہی تو رسم سکوت
کی اختیار کر تو دل تیرا کس ہو جائے میم دہن کو دیکھ کہ خموشی سے کیسا خوشی مین ہی

اور عمق نون پر دیکھو کہ سخن خس کشتہ ہی **معنے معماے** نثر کلمہ جانی کو ادھر اُدھر سے جو میم و
نون پیوستہ ہونگے مجانین ہوگا قلب ندما کا آمدن جسکا اشارہ دل ندما ہی اور لفظ ندما
مین کلمہ دم درمیان نا کے واقع ہوا کہ دونون طرف سے دم کو گھیرے ہی لفظ ابدال کی
جبلت مین آب موجود ہی اسی لیے اشارہ آبیست کا ہی اور ارذال کی طبیعت
مین آتش اسی واسطے آتشی فرمایا ہی دریا بند جو کہا ہی ایجاد اسکا یہ کہ آب بند آتش
کو ابدال و ارذال مین معلوم کر لین وجہ یہ کہ ارذال مین ارذ کو قلب کرنے سے آذر
ہوگا جو ابدال مین آب کھولا ہوا ہی ارذال مین بھی اسکے مقابل مین وہ بند کر دھر لین
معنے معماے قطعہ قلب ناکس کا سکان اور قلب سکوت تو کس خوشی مین
جو حرف میم دہن ہی درمیان خوشی کے واقع ہوا سخن جو عمق نون پر ہی کشتہ ہوگا
خس ہوگا **محسنات کلام** دم کی رعایت سے ندما اور آمدن ایراد فرمائے ہین لفظ
لفظ نون کہ بمعنی ماہی کے بھی ہی اور یہ بھی دم بستہ ہوتی ہی نا سکے واسطے دم کا نہ باندھنا
کیسا خوب ہی کہ اسکا دم ہی سرور آور ہی او علی ہذا القیاس الاختلاف اس فقرہ
کے معنے کہ تمکین وادب آبیست تا یا بند انتہی شارح نے جو لکھے ہین وہ بھی دیکھے
جائین اور مین نے جو لکھے وہ بھی کس کے معنے ترکیبی اچھے ہین اور معنے معمائی کے
مطابق اور کس کے برخلاف اسکے اول تو یہ کہ اصل کتاب مین تمکین وادب آلنست
لکھا ہی اسکو مین نے بمقابلہ دوسرے فقرہ کے کہ اسمین آتشی ہی آبیست لکھا ہی
کہ یہ بات شارح کی تقریر سے کچھ نہین کھلتی کہ آبدیست سمجھے ہین یا آلنست مگر
زیادہ احتمال آلنست کا ہی اور جو شارح نے لفظ ابدال مین معما نکالا ہی اسطور
پر کہ ابدال کو دو جز پر تحلیل کر کے آب الگ اور دال الگ کیا ہی اور دال سے مراد
دال معمائی لیکر آب کے درمیان مین داخل کر کے ادب بنایا ہی گو ہو مگر مقابل اسکے
دوسرے فقرہ مین بھی جو مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال یا بند ہی
اسمین بھی ہونا چاہیئے اور جو نہین ہی تو خلاف داب مصنف غیر صحیح ہی اور مین نے دونون فقرو
مین آب و آذر نکالا ہی مگر آذر قلب کرنیسے ہوتا ہی موافق اشارہ آتشے در طبیعت ارذال یا بند کے

اور جو شارح نے قطعہ کے آخر مصرع مین بجاے برعمق نون بین کے عمق عین یہ نسخہ اختیار کیا ہی اور اسی کے موافق معنے لکھے اور معما نکالا لیکن اسمین بھی عین کا عمق نون لفظ عین کا ٹھرایا ہی بس عمق نون کہنے مین کیا قباحت ہی جو عین کہین اور پھر وہی نون عین کا لین اور لفظ نون کو جو خالی اس تکلف سے ہی چھوڑ دین متن مطبوعہ مین بجاے جانی جانی ندما کی جگہ اندما نایت کو نابت آبیست کے بجاے تست جبلت کے ٹھکانے حیلت چھپا بدال مانند لکھکے چھوڑ دیا ہی باقی عبارت نہین لکھی۔

نکتہ ہر کہ بر تزکیہ و تنقیہ احوال خود مشورت کند زود بربت یعنے بدولت ریاست برسد واین اشارت در عبارت مشورت ظاہر ست کہ مش بر تنقیہ دلیل ست و رت بر رئیس دلیل قطعہ چون بہ بینی بکار خود شر و شور + خاصہ در فرصتی کہ بے قوت ست مشورت کن کہ زندگی یابی + شر کہ بے مشورت بود موت ست + **اللغات** تزکیہ زکوۃ دینا پاک کرنا سراہنا تنقیہ پاک کرنا رت کی تفسیر خود مصرح نے فرمادی مش کے معنے بھی مصرح فرما چکے اور رت کے بھی فرصت بالضم باری کسی چیز کی و نوبت آب **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی اپنے احوال کے پاک صاف کرنے مین مشورت کریگا بہت جلدی رت یعنے دولت ریاست کو پہونچیگا اسلیے کہ خداے تعالی کا حکم بھی مشورت کے واسطے ہی جیساکہ فرمایا وشاورھم فی الامر اور یہ اشارہ کہ جلدی دولت ریاست کو پہونچیگا خود عبارت مشورت سے ظاہر ہی اسواسطے کہ مش تنقیہ کی راہ بتاتا ہی اور رت رئیس جلیل پر رہنما **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے جب تو اپنے کسی کام مین شر و شور دیکھے خصوص ایسے وقت مین کہ فرصت ہی اور وقت مشورت کا قوت نہین ہوا تو ضرور مشورت کر کہ مشورت موجب زندگی ہی ظاہر دیکھو شر بے مشورت موت ہی **معنے معماے نثر** مشورت مین ظاہر مش ہی اور رت کہ مش کو دلیل تنقیہ کہا ہی اور رت کو رئیس جلیل **معنے معماے قطعہ** مشورت کی لفظ سے شر کا لفظ بھی نکلتا ہی اور موت کا بھی **محسنات کلام** ناظرین صاحب افہام خود سمجھ لینگے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین تنقیہ کی جگہ تنخیہ اور بجاے ریاست ربات اور معہ الفظ رت ندارد

جسکی تفسیر ریاست ہی ظاہرست کے بجاے ظاہرات اور فوت کی جگہ قوت لکھا ہی کیسا
اس نکتہ کو مسخ کیا ہی سقم انکے ذہن سلیم پر مخفی نرہینگے۔
نکتہ سر خلق مفتوح آمدہ وروے خلق مضموم اشارت بدانکہ سر خلق ارباب ریاست
آنگاہ مفتوح شود کہ با خلق پسندیدہ مضموم گردد شعر ہر کہ در خلق الف راستیش پیدا
ہست + رسد از الفت خلقان بقبول خلاق اللغات خلق بالفتح اندازہ کرنا
پہلے اسطرنے سے اور پیدا کرنا اور آفریدہ ہونا ورآفریدگان وبالضم وضمتین خود
عادت ومروت ودین اخلاق وخلقان بالضم جمع خلاق ایک نام ہی خداے تعالے
کے نامون سے بمعنی بہت پیدا کرنے والا معنے ترکیبی نثر دیکھو سر خلق کا مفتوح ہی
اور روخلق کا مضموم یہ اس بات کا اشارہ ہی کہ سر خلقت ارباب ریاست کا اسوقت
مفتوح اور بالا ہوگا کہ خلق پسندیدہ سے مضموم ہو یعنے ضم کردہ شدہ جسکے معنے ہین
جمع کرنا کسی چیز کا کسی چیز سے معنے ترکیبی شعر جسکی خلق یعنے پیدایش مین الف
راستی کا ظاہر ہی وہی اُلفت مخلوق سے قبول خلاق کو پہونچیگا یعنے جسکی خلقت مین
راستی ہی وہی مقبول خدا کا ہوگا معنے معماے نثر نثر مین سواے تجنیس تام خلق
وخلق کے اور کچھ نہین ہین معنے معماے شعر اسمین فقط یہی کہ خلق مین الف
لانے سے خلاق ہوتا ہی محسنات کلام مفتوح مضموم کیسے خوب ہین کہ بمعنی
بالا کردہ شدہ اور فراہم کردہ شدہ کے اور نیز فتح دادہ شدہ اور ضم دادہ شدہ
کے بھی ہی خلق خلقان خلاق تینون مین صنعت اشتقاق اور نیز سر کلمۂ خا اُلفت
مین بھی الف نکلتا ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے خلق ارباب ریاست کے
سر خلق را ابواب ریاست غلط لکھا ہی۔
نکتہ جاے مردم خوشخو بہشت ست و در میان بہشت بنگر کہ ہش ہینی و ترشروئی
کہ تیغ جفا در میان دارد دوزخ محض ست بنگر کہ جہنم را نون کہ تیغ ست چون در میان
باشد جہنم بود شعر مرد و دکہ روکشادہ باشد مد دست + ور عبد بود چو رو گرفتست
بد ست + اللغات ہش بالفتح وتشدید شین مرد کشادہ رو جیسے رجل

ہشن بشن شادمان وسبک روح جہم بالفتح روے ترش کردن برکسے و مرد ترش رو جہنم نام طبقہ دوزخ نون شمشیر مردود سرکش ورانده شده روکشاده شگفتہ رو عبد بندہ و انسان خواه آزاد ہو خواه بندہ روگرفتہ جو منھ سیٹے ہو **معنے ترکیبی نثر** جو لوگ خوشخو ہین انکی جگہ بہشت مین ہی تو ذرا لفظ بہشت کو تو غور کر کہ جسمین لفظ ہشن کا دیکھیگا اور ترشرو کہ تیغ جفا کی کمر سے لگائی ہی کہ وہی رے ہی جو بعد تاے ترش کے ہی دوزخ محض ہی دیکھ تو لفظ جہم کو جو معنی ترشرو کے ہی جب اسمین نون کہ تیغ ہی لائینگے جہنم ہوگا **معنے ترکیبی شعر** اگر مردود ہی اور ہی روکشادہ ای شگفتہ رو تو وہ تیرے خاطر کے لیے مد ہی اور اگر عبد ہی اور ہی روگرفتہ تو وہ بد ہی کہ تجکو بیوجہ بھی ناگوار ہوگا معنے معماے نثر بہشت مین لفظ ہشن موجود اور جہم مین نون لانے سے جہنم ہو جائیگا **معنے معماے شعر** مردود مین لفظ رو پوشیدہ ہی اگر کشادہ رو ہو جائیگا یعنے کلمہ سے نکل جائیگا مد رہیگا اور عبد جو روگرفتہ ہوگا کہ وہ عین ہی تو بد رہیگا **محسنات کلام** خوشخو ترشرو بہشت دوزخ ہشن جہم جہنم روکشادہ روگرفتہ کیسے متضاد لفظ ذکر فرمائے ہین تیغ درمیان کیسا خوب ہی تیغ کے واسطے **الاختلاف** شارح نے یہان لکھا کہ نون کہ مشابہ خمیده پشت کے ہی انتہی اسکی کیا ضرورت نون تو لغت مین صاف شمشیر کے معنے مین ہی اور وہ خمیدہ پشت بھی ہوتی ہی متن مطبوعہ مین پہلا جہنم بجاے جہم غلط ہی —

حکایت پادشاہی غلامی بدیع الخلق شنیع الخلق داشت وپیوستہ بمیلے کہ در قفاے ترکیب جمیل اوداشت باظہار شعار ذیل کرم رذائل اورا بپوشیدی ونگذاشتی آخر بعد از کمال مدارا بفرمود تا داری چون الف آخر مدارا بر زدند و آنمدار عیش خود را برباد کرد وزیرے گفت بعد از احتمال بیحد پادشاہ را احتما از جمال او عجب کہ میسر شد گفت ندانستہ کہ چون مدارا بیحد و کنار شود نتیجہ او دار بود **رباعی** ہر کس کہ بود تاج سرش میم مدارا + در سایۂ آن تاج بود مسند دارا + لیکن چو زحد رفت مدارا الف تیغ + بر دار دو مدار علت زین مد آرا + **اللغات** بدیع الخلق

بفتح خائی خلقت والاشنیع الخلق بضم خا بدعادت والاذیل بالفتح دامن رذایل ناکسیہا و فرومائگیہا مدارا بضم میم رعایت اور صلح و آشتی کرنا برزندای نصب کردند ملار جاے دور وجاے گردش احتمال بالکسر وتاے فوقانی مکسور اٹھانا اور گمان کرنا احتما پرہیز کردن بیمار وحمایت کردن دارا نام پادشاہ معظم دار و مدارای موقوف علیہ

معنے ترکیبی نثر ایک پادشاہ کا ایک غلام تھا نادر الخلق مگر بدخلق پادشاہ پیوستہ بسبب اُس میل کے کہ اُسکی ترکیب جمیل کے پیچھے رکھتا تھا اپنی عادت جوذیل کرم کی تھی اُسکا اظہار کرکے اُسکی نالائقیاں اور بیہودگیان چھپاتا تھا اور چھوڑتا نہین تھا آخر جب مدارا کمال ہوگیا حکم دیا تو ایک دار سیدھی مثل آخر الف مدارا کے نصب کی اور اُس مدار عیش کو دار پر رکھا ایک وزیر نے کہا کہ بعد برداشت احتمال بیحد کے تعجب ہی کہ تجکو احتما میسر ہوا کہا تو نے نہین جانا کہ جب مدارا ومروت بیحد وکنار ہوتی ہی تو نتیجہ اُسکا دار ہی ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** جسکا تاج سر میم مدارا کا ہوئے اُسکو اُس تاج کے سایہ مین مسند دارا کی حاصل ہی لیکن جب مدارا حد سے گذرے تو الف تیغ کا اُٹھالے اور مدار اپنے عمل کا اسی کی مدد سے آراستہ کر

معنے معماے نثر خلق خلق تجنیس تام لفظ جمیل کے پیچھے میل موجود رذایل سے جب راچھپایا جائیگا ذیل رہیگا جیساکہ ایماہی اور اپوشیدگی مدارا کے آخر الف راست بیحد دار موجود احتمال بیحد احتماہی لفظ مدارا کی صد الف ہی اور کنار میم جب بیحد وبے کنار ہوگا دار رہیگا **معنے معماے قطعہ** مدارا اسکی میم کے سایہ مین لفظ دارا موجود جب مدارا سے میم اٹھایا جائیگا دارا رہیگا **محسنات کلام** باظہار شعار کے بعد لفظ پوشیدگی کیسا لطیف ہی بدیع وشنیع الفاظ ہموزن ایسے ہی احتمال جمال **الاختلاف** شارح نے دوسرے مصرعہ سے جو دارا حاصل ہوتا ہی اسکا کچھ ذکر نہین لکھا نہ خلق خلق کا اور نہ گذاشتی کے معنے یون لکھے کہ نگذاشتی کہ ظاہر نشود مصرحم کی عبارت مین تو ظاہر شود نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ اُسکو چھوڑتا نہین تھا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین شنیع الخلق نہین ہی اور نہ بجاے

مدارعیش کے لفظ مدار تیسرے مصرعہ مین مدارا کی جگہ مدار۔

الباب السادس فی فضیلت الکسب والحرفۃ وفیہ فصول

فصل فی الکسب

نکتہ ہر کہ دامن کسب بگیرد کس شود وہر کہ از سر کسب بگذرد سب یعنے دشنام وانداے خلق بیند مثنوی کاسب ست از صفاے عیش مقیم + کاس بے درد یافتہ ز نعیم + کاف کاسب شد از کفایت کار + در مجاری براسپ عیش سوار + اللغات کسب ورزیدن اور جمع کردن وطلب روزی وغیرہ سب بالفتح وتشدید باگالی دینا اور نیزہ مارنا اندا غیبت وبدی مجاری بفتح میم ورائے مکسور جگہین جاری ہونے کسی چیز کی اور راہین روان ہونیکی کفایت بس ہونا ور کافی ہونا معنے ترکیبی نثر جو کوئی دامن کسب کا پکڑتا ہی کس یعنے لایق والا ور انسان ہوجاتا ہی اور جو کوئی سر کسب سے کنارہ کرتا ہی سب یعنے گالی اور برائی مخلوق کی دیکھتا ہی معنے ترکیبی مثنوی یعنے جس شخص نے کہ کاس بے درد وگاد نعیم خدا سے پائے ہین اور صفا عیش کے ساتھ ہمیشہ رہا ہی وہ کاسب ہی ہی کاسب مین جو کاف ہی یہ کفایت کار کا ہی کہ کام اُسکے پورے ہوتے رہتے ہین اسی سبب سے جو موقعے کہ خرچ کے ہین اُنمین وہ اسپ عیش پر سوار رہتا ہی معنے معماے نثر دامن لفظ کسب کا بے ہی جب اسکو پکڑا جائیگا کس رہیگا اور سر کلمہ کسب کا کاف جب اس سے کنارہ کیا جائیگا سب باقی رہیگا معنے معماے مثنوی کاسب مین درد بے ہی اگر بیدرد ہوگا کاس رہیگا اور کاف کاسب کا جو کفایت کار کی کریگا تو بعد کاف کے اسپ رہیگا محسنات کلام کاس صفا درد عیش سب مراعات

کاف کاسب کفایت کا رسب کا سرکلمہ کاف **الاختلاف** شارح نے دوسرے شعر کے معما مین لکھا ہی حرف کاف کہ در لفظ کاسب ست بالاے لفظ سب واقع شدہ انتہی حالانکہ یہ تو دوسرے فقرہ مین ہوچکا پھر مکرر کیسا بلکہ موافق ایما مصرحہ کے جو براسپ سوار کہا ہی وہی ہی جو مین نے لکھا۔

نکتہ اول حرفت حرآمدہ و آخرفت یعنے حرآنست کہ بر سرفت باشد و اگر بہ سرو گردن از حرفت کشد فت و تفرقہ افلاس بیند **قطعہ** سرود للفتی فی اکتساب الحروف + وفیہا دلیل لنا یوضح + لانا اذا اهتدی بالحروف + تری قلب فی حرفۃ تفرح + **اللغات** حرفت بالکسر بے بہرہ ہونا اور پیشہ ور ہونا اور پیشیہ حر بالضم و تشدید را مرد آزادہ و بندہ آزاد شدہ فت بالفتح و تشدید تا ریزہ ریزہ کرنا روٹی کا حرفت بکسر حا و فتح را حج حرفہ سرور بالضم شادی ایضاح روشن و آشکارا کردن **معنے ترکیبی نثر** لفظ حرفت کے اول مین حر آیا ہی اور آخر مین فت ہی یعنے حر وہی ہی کہ ہمیشہ فت یعنے محنت و تردد کے سر پر رہے اور اگر اس سے سر و گردن کھینچیگا فت اور تفرقہ افلاس کا دیکھیگا یعنے مفلسی و محتاجی مین گرفتار ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** سرور مخصوص ہی اُس جوانمرد کو حرفونکے اکتساب مین جو بزور اپنے اوپر ٹھراتا ہی اور اسمین ایک دلیل واضح ہمارے واسطے ہی اسلیے کہ جب تو حرفون کی طرف ہدایت پائیگا تو حرفۃ مین قلب کو فرحناک ہی پائے گا اسمین کچھ شک ہی نہین **معنے معماے نثر** فت کے سر پر جو حر ہوگا حرفت ہوجائیگا اور جو کوئی حرفت سے سر و گردن نکالیگا حرف حا سر ہی اور رے گردن فت دیکھیگا **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بس یہی کہ حرفت کا قلب تفرح ہی **الاختلاف** شارح نے سوا ایک معما قطعہ کے کہ اُسکو بھی تفرح سے حرفت بنایا ہی کوئی نہین لکھا شاید سہل سمجھے ہون یا مصرح نے جو کچھ کچھ لکھدیا ہی اُسیکو کافی جانا مگر کچھ اشارہ تو اسکا ضرور لکھنا چاہیے تھا کہ گمان لاعلمی کو دخل نہ ملتا متن مطبوعہ مین سرور الفتی بجاے سرود للفتی کے غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در عطالت چشم بر عطاے دیگران نہد چون آن عطا نماند جز ذلت ذلت نہ بیند شعر کس را نبود وراے سلطانی رہ + جز پیشہ کہ پے نہد بر سر شہ + اللغات عطالت بکسر بیکاری و معطلی پے بالفتح قدم و نشان پاشہ پادشاہ معنے ترکیبی نثر جو کوئی بیکاری و عطالت مین اورونکی عطا پر آنکھ لگائیگا اور امید رکھیگا جب وہ عطا اتفاقاً نہ ہیگی تو سوا اسکے کہ لاتین ذلت کی کھائے اور کیا دیکھیگا معنے ترکیبی شعر کسی نے سواے کسی پادشاہ کے یہ راہ ہرگز نہین پائی ہی کہ شاہ کے سر پر پار کھے ہان اگر پائی ہی تو پیشہ نے پائی ہی اسکا پے ضرور شہ کے سر پر ہی معنے معماے نثر عطالت کے اول عطا ہی اور جب عطا نہ ہیگی لت رہ جائیگا معنے معماے شعر پیشہ مین لفظ پے سر پر شہ کے ظاہر رکھا ہی محسنات کلام چشم بر عطا کیا خوب کہا ہی کہ عطا مین عین موجود ہی راہ کا لفظ بنظر پے کے کیسا الطف ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے پا بر سر شہ کے بر سر شہ غلط ہی۔

نکتہ عطل کہ بے ہنر یست چون منقلب گردد لطع میشود کہ لیسیدن کاسہ است اشارت بآنست کہ ہر کہ از خامی عطل دیگ امل پزد در انقلاب ایام جز کاسہ لیسی لیام نہ بیند شعر بزیر عین عطل طل بود علامت آن + کہ عین اہل عطل را قرین بود باران اللغات عطل بالضم و بضمتین مرد بے زر و بے مال امل بفتحتین امید انقلاب پھر جانا بدل جانا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ عطل جو بے ہنری ہی جب وہ بدل جاے یعنے بے ہنری مین جس طور پر کہ وہ اوقات بسری کرتا ہی وہ صورت نہ ہے تو سواے لطع کے کہ پیالی چاٹتا ہی اور کیا دیکھیگا اور اگر خامی عطل سے دیگ امل کی پکائیگا تو کیا ہوگا خامی سے ہنر تو سیکھا نہین جب زمانہ بدلا تو دیگ امل کے پکانے سے کیا فائدہ انجام یہی کہ پیالی لئیمون کی چاٹیگا معنے ترکیبی شعر خیال کرو کہ عین عطل کے نیچے طل ہی یہ اس بات کی علامت ہی کہ عین اہل عطل کی قرین باران کے رہتی ہی یعنے ہمیشہ وہ روتا ہی رہتا ہی اور کیسا رونا کہ باران معنے معماے نثر عطل کا قلب مستوی لطع ہی جسکے معنے مرقوم ہوے معنے معماے شعر عین عطل

کے نیچے طل ظاہر موجود **محسنات کلام** ایام لیام تجنیس مطرف دیگ اور کاسہ پختن لیسیدن خامی سب مراعات یکدیگر ایسے ہی طل و باران مرادف۔

نکتہ ہر کہ عاطل شود طالع خود را پریشان گرداند و ہر کہ کسل ورزد سلک معنیش نا منتظم ماند **شعر** العطل شق لباس الامن متکسلا + ان التعطل عط حولہ التل +

اللغات کسل بفتحتین کاہلی شق بالفتح وتشدید قاف شگاف اور دشوار ہونا کام کسی پر متکسل کاہلی کرنیوالا عط بالفتح وتشدید طا شگافتن جامہ بطول یا بعرض اور زمین پر گرا دینا کسی کو تل بالفتح وتشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک تلال بکسر جمع **مغنے ترکیبی نثر** جو کوئی بیکار و عاطل ہوتا ہی اپنے طالع کو پریشان کرتا ہی اور جو کوئی کسل و کاہلی اختیار کرتا ہی سلک اُسکے معین کی بکھڑے رہتی ہی اور معین بضم میم یاری دہندہ کہ مراد کفاف سے ہی **مغنے ترکیبی شعر** بیکاری لباس امن و عافیت کی پھاڑنیوالی ہی ای کاہل بیشک تعطل مین عط ہی جو شگافتن جامہ ہی اور تل بمعنے تودہ خاک غرض تعطل والیکو یہی پھٹے کپڑے اور خاک کے تودے نصیب ہوتے ہین **مغنے معماے نثر** عاطل کے پریشان ہونے سے طالع ہوتا ہی اور سلک کے بکھڑنے سے کسل **مغنے معماے شعر** تعطل کے اول آخر سے تل حاصل ہوتا ہی اور عط اسکے درمیان مین ہی مغنے دونون کے معلوم ہو گئے **الاختلاف** شارح نے متکسلا انکسال بمعنے سرنگون شدن سے لکھا اور مجکو منتخب اور غیاث مین نہ متکسل ملا نہ انکسال اسواسطے مین نے اسکو متکسلا بتاے فوقانی سمجھا ہی اور عط کے مغنے قلم شگافتن کہ شق کے بھی یہی مغنے ہین لکھا ہی اور مجکو اس مغنے کے ساتھ لغت مین نہین ملا بلکہ شگافتن جامہ اور تل کے مغنے تنزل اور سختی کے یہ بھی لغت مین نہین ہین پشتہ ریگ و تودہ خاک کے ہین متن مطبوعہ مین بجاے شق کے تنق اور متکسلا کے وہی متکسلا لکھا ہی۔

حکایت بیکاری بود کہ چون الف بیکار بعلامت مفلسی و بے برگی در پیکرا و جا گرفتہ پیوستہ بدستان اگر بران دست یافتی از بہر دینارے دست کسے

برآتش مکر بتافتی ہرکہ از قرض خواہان از وی مطالبہ کردی از بے زری مدافعت جز مدافعت حاصل نبودی متدینی جبلت حالت او بدید وگفت چون بر معطل زر بسوز و غریم از وی جز مطل و مدافعت نبیند وزد شعر حاصل کاہل بودآہ درون درکل حال + کز پریشانی خود جوید ہلاک ملک و مال + **اللغات** دستان مکر وحیلہ وجمع دست خلاف قیاس وسرود ونغمہ وافسانہ دست یافتن غالب ہونا مدافعت بازداشتن ودفع الوقت کردن اور دور ودراز کھینچنا کسی کام کا متدین دیندار مطل درنگ کرنا دام دینے مین **معنے ترکیبی نثر** ایک بیکار تھا کہ مانند الف بیکار کے کہ جیسے الف مفلس وبے برگ ہی کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ ایسے ہی مفلسی وبے برگی نے اُسکے پیکر مین جگہ پکڑی تھی ہمیشہ مکر وحیلہ سے کہ جو اُس مکر وحیلہ سے غالب آتا اور قابو پاتا ایک دینار کسی واسطے ہاتھ آدمی کا آتش مکر پر بل دیتا تھا اور جو کوئی قرض خواہون سے اُس سے مانگتا تو آفت مین پڑجاتا تھا کہ ٹالنا اُسکا مدافعت ہوجاتا اسکے سوا کچھ حاصل نہوتا ایک دیندار نے سرشت اُسکی حالت کی دیکھی اور کہا کہ جب معطل کے پاس زر نفیس جاتا ہے تو غریم یعنے قرض خواہ اُس سے سوا ے مطل ومدافعت کے جو دیر کرنا اور دفع الوقتی ہی اور کچھ نہین دیکھتا **معنے ترکیبی شعر** حاصل کاہل کا کل حال مین آہ درون ہی کسی وقت اُس سے جدا نہین اور اپنی پریشانی سے دوبہر کے ملک ومال کا ہلاک ڈھونڈھتا ہی کہ اسکو بھی ہلاک کرون **معنے معماے نثر** حرف الف لفظ پیکر مین جو قرار پکڑے گا بیکار ہوجائیگا لفظ دست اگر نقطہ آن پر قسمت پائیگا دستان ہوجائیگا دست مرادف ید کا ہی جب یہ تافتہ ہوگا دی رہیگا اور جب اسکو آتش پر کہ مرادف نار کا ہی رکھا جائیگا دینار ہوگا اور کلمہ مدافعت مین جو عین کہ زر ہی نہو تو مدآفت رہیگا معطل مین جو زر کہ عین ہی سوخت ہوجائیگا مطل رہیگا اور مدافعت **معنے معماے شعر** کاہل کے ادھر اُدھر سے کل حاصل ہوتا ہی اور درون مین اسکی آہ ہی کاہل پریشان ہونے سے ہلاک ہوتا ہی **محسنات کلام** بیکار کی تشبیہ الف سے کیا ہی خوب ہی دستان دست یافتی دست تافتی حسن تکرار یافتی

نافتی تصحیف یکدیگہ حاصل کا ہل کل حال مال سب مین لام خالی از صنعت نہین
الاختلاف متن مطبوعہ مین مکر کی جگہ مگر غلط ہی۔

فصل فی الدهقنۃ والفلاحۃ

نکتہ علامت فلاح انسان فلاحت بیکران ست و کفاءت صورت کفارت
گناہان و دہاقین کہ سروری وہا دارند اول نام شان دہاق ست کہ صفت پری پیست
در پیمانہ بذل و آخر یا و نون کہ دلیل جمعیت ست دردانہ دخل قطعہ گر علو پایہ اقبال
خواہی غرس کن + غرس را عرس نظیر عرش حق در ہیکل ست + کیمیا خواہی زراعت کن
چہ خوش گفت آنکہ گفت + زرع را ثلثان زرست و ثلث دیگر ہم زرست + اللغات
فلاح رستگاری و پیروزی فلاحت بالکسر برزگری و کشتکاری کفاءت بالکسر جمع کردن
کاہ و جمع کردن کا ہرا بدین معنی جمع گفت ہی مراد کھیتی سے کہ اسمین بھی کاہ جمع کرتے ہین
دہاقین جمع دھقان بالکسر والضم کشاورز و کسان معرب دہکان دہا بفتح زیرکی وجودت
فکر دہاق پر و مالامال ایسے ہی دہاق دخل بالفتح آمدنی ضد خرج غرس بالفتح درخت لگانا
اور درخت زمین مین لگایا ہوا عرس بالضم و ضمتین طعام عروسی و نکاح کردن زرع
اگانا اور اگنا اور کشت ثلثان دو ثلث یعنے دو حصے تیسرے حصہ کے معنے ترکیبی
نشر نشان فلاح انسان کا فلاحت بیکران ہی یعنے کھیتی اور کفاءت جو بمعنی جمع کرنے
کاہ کے ہی صورت کفارت گناہونکی دہاقین جنکو سروری دہا یعنے زیرکی وجودت
فکر سے حاصل ہی اول انکا دہاق ہی کہ صفت پری پیمانہ بذل کی ہی یعنے پیمانہ انکے
بذل کا چھلکتا رہتا ہی اور آخر انکے یا و نون جو دلیل جمعیت کی ہی کہ ان دونون حرفون
سے کلمہ جمع ہوتا ہی سو یہ جمع ہی دانہ آمدنی مین معنے ترکیبی قطعہ اگر بلندی مرتبہ
اقبال کی چاہتا ہی تو درخت لگا اور غرس کر کسواسطے کہ غرس عرس یعنے شادی عرش
نظیر ہونے کی اپنے ہیکل مین رکھتی ہی چنانچہ غرس عرس عرش تینون کی ایک ہیکل ہی
اور جو کیمیا چاہتا ہی تو زراعت کر اسلیے کہ کیا اچھی بات کہی ہی یہ جسنے کہ کہی ہی کہ زرع

ای کھیتی دو ثلث زر ہی رہا ایک ثلث سو وہ بھی زر ہی معنے معماے نثر فلاحت بیکران
ہونے سے فلاح رہیگا اور کفارت و کفارہ دونون ہم صورت دہاقین کے سر ورے و ہا
سے ظاہر دہاقین کے اول دہاق اور آخر یا دونون موجود معنے معماے قطعہ
غرس عرس عرش تینون مین تصحیف زرع کے تین حرف ہین انھین کو تین ثلث ٹھرایا ہی
دو ثلث زا و را کہ زر ہی اور ایک ثلث عین کہ وہ بمعنی زر کے ہی بس زر ہی محسنات کلام
بلند پائگی اقبال کی باعتبار بلندی درخت کے ہی بنظر منافع کثیرا ور عرش نظیر کہنے سے
بھی بلندی ملحوظ ہی غرس را عرس نظیر عرش کیا خوب ہی اسلیے عرس زن باشو کے معنے
مین بھی ہی گویا غرس کو عرس عرش نظیر حاصل ہی الاختلاف شارح لکھتے ہین ذکر دہقنت
اور فلاح کا ایک فصل مین اشارت اسبات پہ ہی کہ فلاح دہقنت مین ہی انتہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ شارح کے نزدیک فلاح و دہقنت دو چیز ہین لیکن یہ عبارت
مصرحہ سے ثابت نہین بلکہ فلاح کو نتیجہ دہقنت کا نکالا ہی کما ہو الظاہر متن مطبوعہ
کے دوسرے مصرعہ مین عرس کو غرس لکھا اور دونون جگہ کفارت کفارت بلکہ ایک
یعنے پہلا کفارت ہی۔

نکتہ دہقان باید کہ بنیاد عمارت زراعت بر زمین عین نہد و روے زرع دایم سیراب
دارد تا ریع تمام حاصل کند و لفظ ریع برین معنی دلیل تمام ست کہ بنیادش عین یابی
و روپش رے یعنے سیرابی شعر ضیاع را چو شود بر زمین عین بنا + معین ست کہ بر عین
خلق زد ست ضیا + اللغات عمارت بالکسر آبادانی و آباد کرنا ریع بالفتح بڑھنا اور
زیادہ ہونا ضیاع بکسر و عین مہملہ دہ ہا و زمین ہاے مزروعہ جمع ضیعہ زمین عین زمین
چشمہ دار معنے ترکیبی نثر دہقان کو چاہیے کہ عمارت زراعت کی بنیاد زمین عین پہ
ڈالے اور روے زرع کو ہمیشہ سیراب و تازہ رکھے تو پورا پورا نفع اور ریع حاصل کرے
اور لفظ ریع کا خود اسبات پر دلیل کامل ہی کہ بنیاد اسکی عین ہی جو چشمہ کو کہتے ہین
اور رو اسکا رے یعنے سیرابی معنے ترکیبی شعر یعنے زراعت کی بنیاد جو زمین عین پہ
ہوگی تو مقرر ہی کہ عین خلق پہ اس سے ضیا و روشنی ہوگی ظاہر ہی کہ جب زراعت

خوب تازہ اور سرسبز ہوگی تو آنکھین خلق کی اُس سے ضرور نورانی ہونگی اسواسطے کہ سبزی موید نور بصر ہی معنے معمائے نثر زمین عین سے جو عین لینگے اور دوسے رے مسمائی ربع حاصل ہوگا جسکی بنیاد عین ہو اور دوسرے معنے معمائے شعر ضیاع مین لفظ ضیا عین پر جو بمعنی چشم کے ہی رکھا ہوا ہی اور ساتھ ہی لگا ہوا محسنات کلام بنیاد عمارت زمین مراعات یکبارگی عین معین اشتقاق الاختلاف شارح نے سوائے معمائے ضیاع کے اور نہین لکھا جانے ربع کو کیون چھوڑ دیا متن مطبوعہ مین دونون جگہ ربع لکھا ہی بلکہ دونون ربع ہین۔

نکتہ املاک را باسپ تشبیہ کردہ اند کہ اگر تیمار نہ کنی از ضعف بیمار گردد بلکہ از خرابی معدوم شود و اگر فربہ و معمور دار ای بہ قید باید نگاہ باید داشت تا از تصرف بیرون نشود و در دام طمع مدعیان نیفتد و باب نسبت دادہ اند کہ چون خالص بود گردن از طامعان تشنہ چون کوزہ لب نزار شود اگر بیگانہ بیامیزی و مجال شرکت دہی لذت عذوبت و صفائے مشرب عیش دروے نماید و املاک را کہ اسباب میگویند مناسب این معنی ست کہ مرکب ست از اسپ و آب شعر اسباب را کہ نیست باصلاح آس باب + ویران شود چو شہر سبا درمیان آب اللغات املاک بالفتح ملکہا و پادشاہان جمع ملک و ملیک و ملک خالص سادہ جو کسی چیز سے ملا ہوا نہو اور ہر چیز سفید عذوبت شیرینی مشرب پینا اور جگہ پینے کی اُس ہندی جگہی و درخت مورد و بیدانہ بہر سہ حرکت دمشہور ضم بنیاد واصل ہر چیز دُردی کدورت ہندی گاد سبا بالفتح نام شہر بلقیس کہ نکاح مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھین بلکسر غلط ہی معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ لوگون نے املاک مردم کو اسپ سے تشبیہ کیا ہی مثلاً اگر تو اسپ کی غمخواری نہ کرے تو بیمار و لاغر ہو جاے بلکہ زیادہ خرابی سے نیست و معدوم و اگر اُسکو موٹا کرے اور معمور تو اُسکو بڑے قیدون سے روکنا اور محفوظ رکھنا چاہیئے تا اپنے قبضہ اور قابو سے نہ نکل جاے اور مدعیون کے دام طمع مین نہ پھنس جاے ایسی ہی پانی سے بھی نسبت دی ہی

کہ اگر پانی خالص ہی یعنے خاص اپنے ملک تب بھی طامع تشنہ کوزہ کی طرح گردن اپنی بڑھاتے ہین اور اگر کسی بیگانہ سے آمیزش رکھتا ہی اور مجال شرکت کی دی ہی تو اُس سے اُسکی لذت شیرینی اور صفا مشرب عیش کی ظاہر نہین ہوتی کدورت ہی رہتی ہی بس اسی سبب اور مناسبت سے املاک کو اسباب کہتے ہین کہ مرکب ہی اسپ و آب سے غرض مصرح نے اسی لطیفہ کے بیان کرنے مین املاک کے قبایح اور ضروریات اور احتیاطات بھی بیان کر دیے تا محترز سے محترز رہے اور مختار کو اختیار کرے معنے ترکیبی شعر یعنے جو اسباب کہ اصلاح اُسکی اصل و بنیاد سے با آب و رونق نہین ہی اور اصل اصول ہی اُسکی بری ہی وہ ضرور مثل شہر سبا کے آب مین خراب اور ویران ہوگا یعنے معماے نثر مین بھی بس یہی معما کہ اسباب کا جزاول اسپ ہی دوسرا آب یعنے معماے شعر اسباب کا جزاول اس ہی دوسرا آب اور اول آخر سے بھی آب حاصل اور آب کے درمیان مین سبا محسنات کلام تیمار بیمار تصحیف تشبیہ گردن کوزہ کی درازی مین کیا خوب ہی کہ گردن اُسکی دراز ہوتی ہی اور برعایت آب کے لذت و عذوبت اور صفا وردے اور مشرب اور عیش الاختلاف متن مطبوعہ مین وردے نماید کے بجاے دردے نماند لکھا ہی معنی وہ تو ہی لیکن مراعات سے معرا۔

نکتہ قمح درعربی گندم ست و کرم رز و بہ اتفاق دہاقین بہترین مرتفعات این ہر دو ست اگر دہقان اندیشہ زراعت این ہر دو در خاطر منقلب و منعکس گرداند محض نادانی و تضیع اوقات زندگانی باشد بدلیل آنکہ چون قمح را بگردانی حمق شود و چون کرم را منقلب کنی مرگ گردد **قطعہ** دہقان کہ را ے کرم ندارد بدل کم ست + زیرا کہ کرم نقش کرم دارد ای دبیر + ندر میان کم بنگر کہ ہم حبوب گندم بود کہ کم بودش در میان نظیر + **اللغات** قمح بالفتح و کرم بالفتح دونون کے معنے مصرح نے لکھدیے مرتفعات بالضم آمدنی ہا و منافع تضیع بروزن تمیز ضایع اور خراب کرنا ند بالکسر والتشدید ہمتا و مانند حبوب بضم جمع حب بمعنی دانہا

معنے ترکیبی نثر قمح عربی مین گیہون کو کہتے ہین اور کرم انگور کو اور سارے
کسان اسپر متفق ہین کہ ان دونون کے برابر کوئی چیز نفع اور آمدنی کی نہین ہی بس
اگر دہقان ان دونو نکی زراعت کے اندیشہ کو اپنی خاطر مین لوٹ پوٹ کرے اور زراعت کا قصد کرے
محض نادانی او بالکل اوقات زندگانی کا برباد کرنا ہی بدین دلیل کہ جو قمح کو لوٹاؤ گے حمق اور کرم کو منقلب
کروگے مرگ ہوگا معنے ترکیبی قطعہ اگر کسان راے زراعت انگور کی دل مین نرکھے
کم ہی ای ناچیز و بے تمیز اسواسطے کہ کرم وگرم دونون کی ایک ہی صورت اور
ایک ہی نقش ہی گویا کرم خدا کے کرم کی چیز ہی اور وہ حبوب کہ جسکا ند یعنے مانند
وہتا کم کے درمیان مین ہوا ور سمجھا جاے کہ اسکا ہتا نہین ہی سارے حبوب
مین سواے گیہون کے اور کون ہی اور نظیر اسکا کہان ہی معنے معماے نثر حمق مقلوب
قمح کا ظاہر اور مرگ عکس گرم کا کاف عربی و فارسی معا مین ایک ہی معنے معماے
قطعہ اگر راے کرم کی دل مین نہوگی کم رہیگا کرم وکرم نقش وصورت یکدیگر ہم
کم کے درمیان مین ند لانے سے گندم ہوتا ہی محسنات کلام راے کرم بدل
ندارد کیا خوب ہی کہ کرم کے دل مین رے ہی بھی ایسے ہی گندم کے درمیان مین
ند ہی دہقان دارد بدل دبیر ند درمیان یہ سب الفاظ ایسے ہین کہ ان مین دال ہی
حکایت دہقانی فرزند را در تربیت رز پند میداد کہ اول در ابتدا فرو میباید گردانید
تا بر بیشمار و زر بسیار ازوی حاصل شود نہ بینی کہ چون رز را فرو گردانی زر شود و در
انتہای انگور را ہ از پیراستن و بازمیباید گرفت تا نیک و معمور شود در لفظ انگور
بنگر کہ درمیان ار نگوست قطعہ اعناب تازہ اول و آخر شود بہ آب + ہر کہ شد
آب منقطع از وے عنا بود + رز را چو سین کش ارہ و آبش بوقت دہ + تا پایہ اش
رسیدہ بمہد سما بود + اللغات تربیت بمعنی پرورش رز انگور فرو کردن سرنیچا کرنا
انتہا بپایان رسانیدن و بحد بے رسیدن اعناب جمع عنب انگور عنا بالفتح رنج
و درد سما آسمان معنے ترکیبی نثر ایک دہقان اپنے بیٹے کو پرورش انگور مین
نصیحت کرتا تھا کہ اسکو ابتدا مین الٹا کر دینا چاہیے تو زر بسیار اور بر بیشمار اس سے

حاصل ہو گیا یہ نہیں دیکھتا کہ رز کو اُلٹا کرنے سے زر ہوتا ہی اور انتہا انگور مین کہ جب ہو چکین ارہ اُسکے پیرایش اور چھاٹنے سے اُٹھا لینا نہیں چاہیئے تو نکو اور معمور ہو جاکے یعنے سبز و پر برگ دیکھ تو لفظ انگور کو کہ ارکے درمیان مین نکو ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اعناب اول اور آخر آب سے تازہ ہوتا ہی جسوقت کہ آب اس سے منقطع ہوگا عنا ہوگا اور رز پر سین کیطرح اک دندانہ دار آرہ کھینچا اور وقت پر اُسکو پانی دے تو پایہ اُسکا مہد سما پر پہونچے یعنے پایہ بلند پاکر ہمپایۂ سما کا ہو جاے **معنے معماے نثر** رز کو لوٹنے سے زر ہوتا ہی انگور کے اِدھر اُدھر سے ارہی اور بیچ مین نکو اور کاف گاف معما مین ایک ہین **معنے معماے قطعہ** اعناب کے اول الف اور آخر با ہی جسکا مجموع آب جب آب منقطع ہوگا عنا رہیگا سما مین سین خواہ دندانہ دار خواہ کشش والا دونون بصورت آرہ کے موجود اور آخر اسکے ما بمعنی آب **محسنات کلام** تربیت کیسا خوب لفظ چسپان ہی کہ تعلیم و پرورش دونون معنے مین ہی اعناب مین آب موجود بعد لون کے رسیدہ انگور کے واسطے کیسا پختہ پروردہ ہی سما پر پایہ پہونچانے مین کیا ہی مبالغہ ہی کہ انگور تاک پر پھیلتا ہی گویا اُسکے لیے سما تاک ہو جاے ایسا پایہ بلند ہوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین در تربیت رز کی جگہ از غلط ہی اور نکو کے بجاے نگو بکاف فارسی۔

حکایت یکے از زہاد خاقین را پرسیدند کہ سبب چیست کہ اسباب پراگندہ را دوست نداری و ہمہ در یک موضع و یک ولایت جمع آری گفت ندانستہ کہ چون ضیاع متفرق شود ضایع گردد + **قطعہ** الملک فی الصورۃ ملک و رہب لو فرقت تجعل کلم المحب + لم یبق الا المل من ملکہ + من لم یکن کاف لہ فی العقب + **اللغات** ملک بالضم پادشاہ ہونا و بالفتح خمیر سخت کرنا و بالکسر مالک کسی چیز کا ہونا اور حق کسی کا اور راہ راست اور بفتح و کسر لام پادشاہ رہب بالضم ترسیدن و پیکان باریک کلم بالفتح زخمی کرنا محب دوست دارندہ مل بالفتح والتشدید لام خمیر در آتش کردن و جامہ دوختن و سیر شدن **معنے ترکیبی نثر** زاہد خاقین

برہادسے ایک شخص تھا اُس سے پوچھا کہ کیا سبب ہی جو تو اسباب پراگندہ کو دوست نہین رکھتا اور سب ایک ہی موضع اور ایک ہی ولایت مین جمع کرتا ہی کہا جب ضیاع متفرق ہوتی ہی تو ضایع ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین کہ ملک بالکسر ملکیت ہی صورت ملک بالضم کے ہی جو بمعنی پادشاہی کے ہی مطلب یہ کہ جسکے کچھ ملک ہی گویا پادشاہ وقت کا ہی اور حال یہ کہ یہی ملک رہب بھی ہی یعنے خوف و ترس اُس سبب سے کہ اگر تو اسمین تفرقہ کریگا تو بھی ملک بکسر کلم ای زخم اُسی کے واسطے ہوگی جو اسکا صحب اور دوست دارندہ ہی اور یہی ملک ہی کہ بالکل مل رہ جاتی ہی یعنے ملال اگر اسکے پیچھے کاف نہو یعنے کوئی کافی شخص **معنے معماے** نثر ضیاع متفرق ضایع ہی **معنے معماے قطعہ** ملک ملک تجنیس تام اگر ملک مین تفرقہ کرینگے یعنے مقدم کو مؤخر مؤخر کو مقدم کلم ہوگا اور اگر اس ملک کے پیچھے کاف کافی نہوگا مل رہ جائیگا **محسنات کلام** کاف کیسا ایراد فرمایا کہ معنے ترکیبی کی روسے یعنے کافی کے ہی اور معمائی کی روسے حرف رہب کے معنے مین ایہام ہی برعایت معنے بیان باریک اور زخم کے **الاختلاف** شارح لکھتے ہین لفظ زاہدو اصل حکایت مین کچھ دخل نہین قید زاہد کی فضول ہی کہ زاہدون سے غلہ وغیرہ جمع کرنا محل تعجب ہی انتہی مصرح کو یہ نقل زاہد ہی کی تحقیق ہوئی ہوگی جو لکھی پھر کسی کو کیا اور اسکی بحث اور رد قدح سے کیا مطلب جو کچھ لکھا ہی اُسکے معنے مطلب ڈھونڈھین ہمکو اس تحقیق خارج سے کیا غرض اور یہ تو غلط ہی ہی سعدی رح صاحب نے تو پادشاہ بننے کا حکم دے دیا ہی شعر درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش + تاج برسر نہ و علم بر دوش +

فصل فی السفر والتجارۃ

نکتہ سروپاے سفر اگرچہ قطعۃ من السقر ست اما بواسطہ فاے فی و اغنام فاتحہ فتوح دارالسلام ست **رباعی** ہرکو بردچہارہ سین راہ در سفر + آخر

رسد زسین سکونش لقای فر + باشد علامت شرفش ہمنشین چو روز + ہر کو چو آفتاب
بزددر سفر بسر + اللغات سقر نام طبقہ از طبقات دوزخ فی بالفتح خراج وغنیمت فاتحہ
اول چیز وسورۂ حمد فتوح کشایشہا دار السلام نام بہشت معنے ترکیبی نثر مصرع
کہتے ہین سر وپا سفر کا اگرچہ ایک ٹکڑا سقر کا ہی نکل اسواسطے کہ سقر بالقاف اور یہ بالفا
لیکن سفر مین فانی اور غنیمتون کی ایسی واسطہ اور درمیانی ہو رہی ہی کہ ابتدا اور آغاز فتوح
دار السلام کی ہی معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی مانند آرہ سین کے راہ سفر کو قطع کرے یعنے آمد
ورفت رکھے آخر اُسکو سین سکون سے لقا فر کی پہونچتی ہی اور فر وفرحی سے بیٹھتا ہی
اور جو کوئی روزمرہ آفتاب کے مانند سفر مین بسر کرتا ہی اُسکے مصاحب و ہمنشین علامت شرف
کی رہتی ہی جو فا ہی معنے معماے نثر سر وپا لفظ سفر کا سین ورے ہی جسکا مجموع سر ہی
اور جز کلمہ سفر کا اور حرف فا جو سفر مین ہی یہ فے ہی فاتحہ فتوح کی سفر مین جو سین آر ہ کا
ٹھہرائینگے سفر رہیگا اور جو سین سکون کا تو فر باقی رہیگا محسنات کلام تشبیہ آفتاب
کی سفر روزمرہ سے کیسی روشن ہی کہ سفر کے سر پہ سین علامت آفتاب کی ہی اور اُسکے
ساتھ فا شرف کی موجود الاختلاف متن مطبوعہ مین اغنام کے بجاے اعشام اور پہلے
مصرعہ کے آخر مین سقر بجاے سفر اور لقاے فر کی جگہ بقاے فر غلط ہی۔

نکتہ مرد تا بسفر از بنیاد خانہ ووطن قطع وجلا نکند بسفید روے ریاست وکیاست سرافراز
وپیشوا نشود در لفظ غربت بنگر کہ بت یعنے قطعہ در بنیاد خود دارد وغر یعنے سفید روے
در پیش شعر لولم یئوب بالجی وجہ الغریب من السفر + فشاھدت من غرکیب
ریب لم غاین مستو + اللغات جلا بالفتح والمد گھر بار سے نکال دینا روسفید معزز وممتاز
ودولتمند سفید روی معززی وممتازی کیاست بکسر زیرکی اور زیرک ہونا بت کے
معنے مصرح نے لکھدیے حجی بالکسر عقل وزیرکی وجہ رو ریب بالفتح شک غین بالفتح ابر
ستر پوشیدگی معنے ترکیبی نثر مرد جبتک سفر مین بنیاد خانہ اور وطن سے قطع اور جلا
نکرے یعنے گھر اور وطن کو نہ چھوڑے معززی ورو سفیدی ریاست وکیاست مین
سرافراز وپیشوا نہوئے دیکھو لفظ غربت کو جسکی بنیاد مین بت یعنے قطع ہی اور غر ای

روسفیدی سامنے اسکے معنے ترکیبی شعر اگرنہ روشن ہوئے عقل وزیرکی سے صورت مسافری بسبب سفر کے پس مشاہدہ کریگا تو ترکیب غریب سے ریب کہ آسپر ہین نفرہی سے معنے معماے نثر غربت کی لفظ مین بت اسکی اصل ہو اور غ اسکا زرظاہر ہے معنے معماے شعر غریب کے آخر ریب ہی اور غین اسپر ہے محسنات کلام سفر سفیدرو ریاست کیاست سرافراز سب مین سین۔

نکتہ بازرگان کہ رشتہ الف اداے زکوۃ اگردن بیرون کند یکے از بزرگان دین شود شعر
گرچہ بازرگان کو ہرحق بازرگان بود + ہرکہ چون کان زرزدل بیرون کند پاک آن بود +
اللغات بازرگان بفتح زاے معجمہ سوداگر مخفف بازارگان مرکب بازار او کان کلمہ نسبت سے یالیاقت سے یعنے وہ شخص کہ لایق بازار کے ہو یا منسوب ہو بازار ای نشینندہ بازار بضم زا نخفا ہی معنے ترکیبی نثر بازرگان کہ رسے سے اداے زکوۃ کی جو اسکی گردن مین پڑی ہو نکال ڈالے یعنے زکوۃ ادا کردے تو ایک بزرگان دین سے ہو معنے ترکیبی شعر اگرچہ کان گہر کہ بازہی حق بازارگان کا ہی تاہم اگر کان کو اسطرح زر دل سے نکال ڈالے تو پاک شخص وہی ہی معنے معماے نثر بازرگان کے گردن الف ہی اگر یہ الف نہو گا بزرگان رہیگا معنے معماے شعر بازرگان کا دل زر ہی اگر اسکو دل سے نکال ڈالیگا پاک ان رہیگا محسنات کلام بازرگان پہلا کاف عربی اور دوسرا کاف فارسی تجنیس تام الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین مسایل زکوۃ زمان حضرت موسیٰ ع اور آنحضرت کے بلاضرورت لکھکے تطویل لاطایل کی ہو انکی راے الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ اول کا بازرگان بہ کاف فارسی غلط لکھا ہی بلکہ یہ بازرکان ہی یعنے زروالی کان۔

نکتہ تاجر کہ تاجز نفع خود کند باید کہ مانند تاے تجارت متابعت تجار نمودہ چون الف قطع منازل کند و چون جیم جلا بالاے دریا رود و از لاے قعر اندیشہ نکند تا براے روبیت ربح رسد قطعہ باجتماع رفیقان سفر بود میمون + شود فقیر کسے راکہ نیست جمع رفیق + طریق منقطع از حرف تا ببین و براہ + مباش بے خبر از زاے قاطعان طریق + اللغات

تاجر بالالف کالا فروش شراب فروش بالفتح وتشدید را کشیدن و گناہ کردن تجار بالضم جمع
تاجر تجر بالفتح سود کردن در بازرگانی سود قطاع الطریق بضم اول وتشدید ثانی راہ زنان
الف منازل جیم جلا را رویت معنے ترکیبی نثر تاجر اس خیال سے کہ نفع اپنا اٹھائے اسکو
بیان کیا ہے کہ نفس متابعت تجار کی کرکے الف کیطرح قطع منازل کرے اور جیم
جلا کیطرح سے دریا اور لا سے قعر و عمق دریا سے نہ ڈرے تب راے رویت رنج
کی بصورت نثر کی دیکھنے مین آئے معنے ترکیبی قطعہ سفر رفیقون کے مجمع کے
ساتھ مبارک ہوتا ہے کہ تحفظ جان ومال کا متصور ہے اور جسکے رفیق جمع نہین ہین پریشان
ہین وہ فقیر ہے اور طریق انقطاع راہ کو حرف را سے دیکھ اور غور کر کہ راہ مین قاطعان طریق
بیٹھے ہوتے ہین انسے ہجرت مت رہ انکی راہ سے بچارہ جیسے طریق کی را منقطع ہو گئی ہے
طی نہین ہوسکتی معنے معماے نثر تاجر تاجر تجنیس تام پہلا بکسر جیم دوسرا بالفتح جیم تجارت
کی ناظم ہے تابع تجار کی ہے کہ وہ اسکا پیشوا ہے تاے تجارت اور الف منازل اور جیم جلا
اور راے رویت اجمع ہونے سے بھی تاجر ہوتا ہے معنے معماے قطعہ رفیق پریشان فقیر
ہے اور طریق مین حرف را جسکو راے قطاع الطریق ٹھہرایا ہے ظاہر منقطع ہے محسنات
کلام تاجر تجارت تجار سب مین اشتقاق جلا با الالاے قعر اور را اور رویت رنج کیسے
الفاظ عمدہ جمع کیے ہین کہ سب مین لا اور حرف را سر کلمہ ہے راے قطاع الطریق سے
طریق کو کیسا قطع کیا ہے کہ دل دردا المصنف الاختلافات نسخ مطبوعہ مین رنج کو گنج اور منقطع
کو مقطع غلط لکھا ہے۔

نکتہ اول ابجر آب ست و ہر بر کنار یعنے حرآنست کہ از آب دریا با کنارہ گیر دو
الف مثال تیر کشتی ست وجل بادبان اشارت بآنست کہ ہر کہ در کشتی نشست
اجلش می برد قطعہ بدے آب آبین لفظ دا ما + سخن دریاب بے پایان ز دریا +
کسے کا ورد ورد بجز از دست + بیا بدرحب از و گاہے کہ برگشت + لغات
ابجر بالضم حاے مہملہ دریا یا حر مرد آزاد تیر کشتی چوب راست کشتی جل بالضم وتشدید
جہول دا ما دریا رحب بالضم وسعت وفراخی معنے ترکیبی نثر لفظ ابجر مین اول آب ہے

اور کنارہ پر اسکے حر بس اشارہ اس بات کا ہی کہ حروہ ہی کہ آب دریا سے جنکو سبعۃ ابحر فرمایا ہی کنارہ پکڑے اور ان مین قدم نرکھے خیال کیا جاتا ہی تو الف مثل تیر کشتی کے ہی اور بادبان جل جسکا مجموع اجل ہوا لہذا کشتی مین جب کوئی بیٹھتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ اجل اسکو لیے جاتی ہی کہ کہین لیجا کے ڈبوئیگی یا بالفعل ہی مردہ ہی مردہ کو لیے جاتی ہی بسبب اسکے کہ اجل کے مُنہ مین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ذرا روے آب پہ تو آپھر دریا سے سخن بے پایان لے کہ کیسا بڑا کہ رہا ہی جو کوئی دریا چھوڑ کے دشت کیطرف متوجہ ہوا اور بحر سے پھر گیا تو کیسے رحب اور فراخیان پائیگا کہ بے قید ہی جہان چاہے جدھر چلے پھرے اور دریا مین بجز اتنی ہی جگہ کے جو کشتی مین ہی اُنگلی رکھنے کا کہین ٹھکانا نہین **معنے معماے نثر** ابحر مین اول جز آب ہی اور اسی آب کے کنارہ حر واقع ہوا الف ویسا ہی جیسے تیر کشتی اور بادبان مثل جل کے جسکا مجموع اجل ہوا **معنے معماے قطعہ** آب کا رو آ ہی دریاب بے پایان جو بے ہی دریا بحر برگشتہ رحب ہی **محسنات کلام** آبین اسمین بھی آب موجود ہی اور دا مامین بھی ما بمعنی آب سے آب حاصل ہوتا ہی درباب مین بھی آب ہی بحر دریا کنار تیر کشتی بادبان سب مرادف و مراعات یکدیگر ابحر حر جل اجل تجنیس زاید رو اور پایان بحر اور دشت اور رحب کے لیے برگشت اور نشست و بردست **متضاد الاختلاف** شارح نے لکھا چون لفظ دا با ما پیوندد کہ مرادف آبست دا ما میشود اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دا الگ ہی ما الگ ہی حالانکہ داما ایک لفظ لغت سے ثابت ہی ہان داما مین وہ باریکی جو مین نے محسنات مین لکھدی ضرور ہوسکتی ہی متن مطبوعہ مین بجاے تیر کشتی کے تیر کسے غلط ہی ایسے ہی بباید رفت بجاے بباید رحب ۔

نکتہ نون بصورت ظاہر کشتی ست و بمعنی باطن ماہی و نون چون برگردد ہم نون ہست اشارت ست بدانکہ چون دریانشین را نون ظاہر کشتی بموج برگردد جانش ہم در بطن نون باشد کہ ماہیست **قطعہ** یا الف ماہیست ازروی حساب + در نگر کیش درتک دریاست جا + یعنے آن کز روی دریا درگذشت + میکند در کام ماہیے آشنا +

اللغات نون بمعنی کشتی و نیز حرف کہ عربی مین بصورت کشتی لکھا جاتا ہی جسکو نون
قوسی کہتے ہین اور بمعنے ماہی کے بھی ہی برگرددای منقلب شود آشنا شناوری معنے ترکیبی
نثر نون بصورت ظاہر کشتی کے ہی جیسا کہ قوسی خط نسخ مین لکھا جاتا ہی اور موافق
معنے باطن کے ماہی ہی اور نون کو اگر لوٹین تب بھی نون ہی بس اشارہ اس بات
کا ہی کہ جب دریا نشین کا نون ظاہر کشتی کا لوٹ جاے جب بھی جان اسکی بطن نون
ہی مین رہیگی کہ وہ ماہی ہی معنے ترکیبی قطعہ یار اور الف از روے حساب تنجیم
کے ماہی ہی ای برج حوت اور ماہی کو غور کر کہ اسکی جگہ خود غور اور تک دریا مین ہی
مطلب یہ کہ جو کوئی روے دریا سے گذرا وہ کام ماہی مین شناوری کرتا ہی خواہ غرق
ہوئے اور اسکے منہ مین جائے خواہ ابھی اسکے منہ مین ہی کہ لقمہ اسکا بنا ہوا ہی
معنے معماے نثر معنے معماے نثر کے ظاہر اور شرح لکھی ہوئی ہین حاجت تکرار کی
کیا ہی معنے معماے قطعہ دریا کا رود ہی جب اس سے گذر جائینگے یار رہیگا کہ
ماہی ہی موافق حساب اہل تنجیم کے محسنات کلام صورت ظاہر معنی باطن کیسے
مرادف و متضاد لفظ لائے ہین کشتی دریا ماہی نون موج تک سب مراعات برگردد
موج کے لیے کیا ہی چسپان ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے نون ظاہر کشتی کے
شناہر کشتی غلط ہی۔

نکتہ تاجر مالے کہ در کف دارد حد سود ہمانست کہ یکے را دو گرداند و اگر خواہد کہ یکی
دہ شود باد ہوس می پیماید چنانچہ در لفظ راج کہ جمع کف ست اگر بایدت کہ الف را
باگردانی ریح شود و اگر خواہی کہ یا گردانی ریح باشد قطعہ ریح را ایک نقطہ آمد درمیان
یعنے از یک نقطہ فارغ شو بدان + در دو نقطہ خواہی از وی در مراد + ریح یعنی وشود
ریحت بباد + اللغات راح بالفتح جمع کف ریح بالکسر سود ریح بالکسر باد بباد رفتن
برباد ہونا معنے ترکیبی نثر تاجر جو مال کہ کف یعنے قبضہ مین رکھتا ہی اسکی حد سود
کی یہی کہ ایک کو دو کرے یعنے دوگونہ اور اگر چاہیے کہ ایک کو دس کردن ای دس گنہ
تو ہوس پیمائی کرتا ہی جیسے لفظ راح کہ جمع کف کی ہی اگر چاہیئے تجکو کہ الف کو یا کرلے

ربح ہوگا اور اگر چاہے کہ باکرے ربح ہوگا معنے ترکیبی قطعہ ربح کے درمیان مین ایک
نقطہ ہی یعنی ربح سے ایک نقطہ پر قناعت کر اور اگر تیری یہ مراد ہی کہ دو نقطے ہوجائین
تو ربح ربح ہو کے برباد جائیگا معنے … شعر لفظ راح مین الف ہی جسکا ایک
عدد ہی اور ربح مین با جسکے دو عدد ہین … ربح مین یا جسکے دس عدد ہین …
تمامے قطعہ ربح مین ایک نقطہ … نقطے ہونگے ربح ہوجائیگا ربح …
رہیگا محسنات کلام آخر مصرعہ مین ربح یعنی … دکیا ہی خوب ہی کہ مذاق
سلیم پر مخفی نہین باد ہوس جی … ربح کے کیسا لطف ہی یک نقطہ قانع
شو اس سبب سے کہ ربح مین فقط ایک ہی نقطہ ہی الاختلاف متن …
حسد سود کی جگہ شود اور بجاے نقطہ … اور مراد کو مزاد … مصرعہ مین دونون
جگہ ربح ربح غلط ہوجالا …

نکتہ معامل باید کہ اول شروط احتیاط … کالا بجا آرد و چون خریدہ شود رد نکند
تا بعیب بد معاملگی معیوب نشود … چون بیع را باز گردانی عیب می شود قطعہ
لت نزاع بود در عقب اقالت را … آن روز قال گفت و شنود … برای
دو درم آنکس کہ رد کرد کالا … شود چون … قلب قیمتش مردود … اللغات معامل
بضم و کسر میم معاملہ کنندہ کالا اسباب … و متاع غیر حیوان اقالت فسخ بیع کرنا
اور گناہ معاف کرنا معنے ترکیبی نثر معامل اگر کوئی کالا و متاع خرید کرے تو چاہیے
کہ پہلے ہی سے جو شروط کہ … کالا کے خرید مین اختیار کرنا منظور ہون احتیاطاً وہ سب
پورے اور ظاہر کرلے اور جب خرید لے تو پھر نہ لوٹے اور نہ پھیرے تو اسپر عیب بد معاملگی
نہ لگائین دیکھتا نہین کہ بیع کے لوٹنے سے عیب ہوتا ہی معنے ترکیبی قطعہ اقالت
جو فسخ بیع ہی اسکے پیچھے لت نزاع کی لگی ہوئی ہی کہ جھگڑا ہو اور لاتین کھائے اسواسطے
کہ تیرے درمیان مین قال سے گفت و شنود کراتا ہی یعنے جھگڑے کی باتین اور
رد کردیہ خوب جان لے جس شخص نے کہ دو درم کے واسطے خواہ بایع ہو خواہ مشتری
کالا رد کیا اس شخص کی قیمت و قدر مثل دو درم قلب کے مردود ہوجاتی ہی کوئی

قدر و قیمت اسکی نہین کرتا معنے معماے نثر بیع کا مقلوب عیب ہی معنے معماے
قطعہ اقالت کے آخرلت موجود اور ات کے درمیان مین جو ضمیر ہی قال حاصل
ہوتا ہی دو درم کا قلب مردود ہی محسنات کلام بجا آردمین رد ملتا ہی آردمین بھی
الاختلاف شارح نے اقالت کے بیان مین ات اور قال کی تشریح نہین کی فقط
لت لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجامی آردمی اور بجاے زقال زفال غلط ہی —

نکتہ سرو پاے نقد ندست یعنے طیب کہ از دی بوی مشک آید و نون نسیہ پردہ ایست
کہ از زیرش صورت سیہ مینماید قطعہ ہر کو متاع نسیہ ستاند بجاے زر + داد از نم دوات
ترا کاغذی گواہ + باشد چو لفظ نسیہ کہ ہست اولش دوات + آخر زحرفہاے سیہ
نامۂ سیاہ + اللغات ند بالفتح وتشدید نوعی از بوے خوش + نسیہ بالکسر وہ چیز کہ نقد
نہو اور اسکا لنبا وعدہ کیا ہو نون دوات کو بھی کہتے ہین معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین
نقد و نسیہ کا بیان ہی یعنے نقد کا سرو پا ند ہی کہ ایک قسم ہے مشک سے ہی اور نون
نسیہ کا ایک پردہ ہی جسکے نیچے صورت سیہ معلوم ہوتی ہی یعنے خرابی و خواری
معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی زر نقد اپنا دے اور متاع نسیہ کے لے اور اسنے نم دوات
سے بالفرض تجکو ایک کاغذ گواہ بھی لکھکے دیدیا بس وہ ایسا ہی کہ اول تو اسکا جو نون
نسیہ کا ہی ایک دوات ہی پر از سیاہی کہ نون دوات کو کہتے ہین اور آخر مین اُن
حرفون سیاہ کے سبب سے ایک نامہ سیاہ ہی خواری خرابی اور بے فائدہ محض
معنے معماے نثر اس نثر کے معنا خود بیان مصرح سے کھلے ہوے ہین کچھ ضرورت
زیادہ بیان کی نہین ہی معنے معماے قطعہ نسیہ کے اول نون اور بعد اسکے
لفظ سیہ عیان محسنات کلام یہ بھی منقطن بظاہر ہین —

نکتہ معامل باید کہ مشتری نخستین را از دست ندہد تا ہندبیند سنگی در لفظ بہری کہ ہمین
نخستین ست چون یار کہ علامت مشتری سدت نگذارد بہ بدہی شعر ذاشتہ اند
اول آنکہ گذاشت + غیر ثبت راے او نصیب نداشت + اللغات مشتری نام
خریدار اشترا خریدنا اور بیچنا لیکن پہلے معنے مین شایع ہی ثبت بالفتح وتشدید یار گذہ

معنے ترکیبی نثر معامل کو چاہیئے کہ پہلے خریدار کو جانے نہ دے اور ہاتھ سے نہ کھو دے تو بد
نہ دیکھے غور کر کہ بدی جو اول کے معنے مین ہی اگر یا اسمین نہوگی جو علامت مشتری کی ہی
تو بد سامنے آئیگا معنے ترکیبی شعر جسنے اشتر کی پہلے حرف کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ اسکی
را سے کے حصہ مین سوائے شت کے اور کچھ نہ تھا معنے معمائے نثر بدی مین یا علامت
مشتری کی ہی اگر اسکو چھوڑ دینگے بد رہیگا معنے معمائے شعر اشترا سے جب حرف
اول چھوڑ دیا جائیگا شت اور را رہ جائیگا محسنات کلام مشتری کی رعایت
سے کہ جسمین لفظ مشت کا ہی از دست ندہد کیسا لطیف ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ چیزی از متاع دنیا بہ فروخت و پای بر سر عین مال خود زد قدم فراغت
چشم ہمگنان نہاد و نام بایع بدین نشان معین ست کہ پائیست بر عین نہادہ و ہر کہ
چیزے بخرید مشت زد بر روی رفاہت و یسر لفظ مشتری برین معنی دلیل روشن ست
کہ مشت ست بر روی رے اُفتادہ قطعہ مال دنیا فروش و عشوہ مخور + ایکہ فرے
ز سروری داری + فر طلب کن ز ابتدای فروخت + نہ خوری از سر خریدارے +
اللغات رفاہت و رفاہیت بالفتح آسان و فراخ عیش شدن تیسر بالضم و بفتحتین آسان
ہونا رے بالفتح و بالکسر و تشدید یا سیراب ہونا معنے ترکیبی نثر ایدرویش جس کسی نے
کوئی چیز متاع دنیا سے بیچی اور اپنے عین مال پر لات ماری قدم فراغت کا سب کی
چشم پر رکھا اور نام بائع کا اس نشان کا معین ہی کہ ایک پاؤن ہی کہ عین پر رکھا ہوا ہی
اور جسنے کوئی چیز خریدی اُسنے روے رفاہت و یسر پر مشت یعنے گھونسا مارا
لفظ مشتری اس بات پر ایک دلیل روشن ہی کہ مشت روے رے پر پڑی ہوئی ہی
معنے ترکیبی شعر مال دنیا کا بیچ اور اسکا عشوہ مت خرید ای مخاطب جو مین تجھسے
کہتا ہون اسکو مان اگر فر سروری کی رکھتا ہی دیکھ فروخت کی لفظکی ابتدا فری سے ہی
بس اسی کو ڈھونڈھ اور خریداری کی ابتدا خری سے ہی بس تو خریداری اسکی کر کے
خری مین مت چڑھ معنے معمائے نثر بایع مین بائے بصورت پائے کے ہی کہ معما
مین پا یا یکسان ہین عین پر جو بمعنی اہل شہر اور اکثر مردم کے ہی رکھا ہوا ہی اور

مشتری مین روے رفاہت رے ہی اور رے کے مُنھ پر مشت ظاہر اور اسکی یا ورا وسین
سے یسر بھی حاصل ہوتا ہی اور اسکے مُنھ پر بھی مشت ہی اس صورت مین شین دو دفعہ
لیا جائیگا اور معما مین سین وشین بھی ایک ہین مغنے معماے قطعہ لفظ فروخت کی ابتدا
فر سے ہی اور خریداری کی خری سے محسنات کلام عین کا لفظ مال کے ساتھ کہ بمعنی زر
کے ہی اور نیز بمعنی ذات جیسے عین المال کہتے ہین کیسا خوب ہی بر چشم ہمگنان اسن سبب
سے کہ عین اہل شہر اور اکثر مردم کے معنے مین بھی ہی لفظ یسر مین یا ہی اور علامت مشتری
کی بھی یا اسی مناسبت سے لفظ روشن ہی از سر خریداری کیا ہی لطیف ہی کہ خریداری
کا سر بھی خری ہی اور از روے خریداری بھی الاختلاف شارح کی تقریر خارجی الکشر
ہوتی ہی اور مین نفس مطلب سے غرض رکھتا ہون متن مطبوعہ مین بجاے بخرید کے
بخرید کی صورت اور یسر کی جگہ بسر اور بخری کے بجاے نخرید غلط ہی۔

نکتہ ربا ابر قلب ست بر روے آفتاب روشنائی اُفتادہ و قمار مار ارقم ست کہ سر و
گردن بر دنبال نہادہ قطعہ ہر کہ در چید از ربا دامن + خلعت مغفرت زرب بیند + وانکہ بر داشت
روے پوش قمار + مارے از محنت و تعب بیند + اللغات ربا بالکسر زیادہ ہونا اور نشو و نما
کرنا اور زیادہ لینا دام قرض اور بیع مین قمار بکسر شرط و گرو اور کسی چیز کا کھیلنا ارقم مار سیاہ
معنے ترکیبی نثر ربا ایک ابر قلب ہی کہ آفتاب رو سیاہی پر پڑا ہی کہ اسکی برائی سوجھتی
نہین اور قمار مار ارقم ہی سر و گردن دنبال پر رکھے ہوے معنے ترکیبی قطعہ جسنے کہ ربا
سے دامن سمیٹا اور کنارہ کیا اُسنے خلعت مغفرت رب کا پایا اور جو کوئی پردہ قمار کے مُنھ
سے اُٹھا دیگا وہ ایک مار محنت و تعب کا دیکھیگا معنے معماے نثر ربا کا قلب ابر ہی
اور روے روشنائی رے جو ربا مین ہی اور قمار کا قلب ارقم اور سر اسکا قاف اور میم گردن
اور دنبال لفظ ارا اور مار کی بھی یہی خاصیت ہی کہ سر دم پر رکھکے بیٹھتا ہی معنے معماے
قطعہ دامن ربا کا الف ہی جب اسکو سمیٹینگے رب ہوگا روپوش قمار کا قاف ہی اسکو
اُٹھانیسے مار رہتا ہی محسنات کلام ابر قلب کیا خوب ہی کہ دل اور لوٹنے دونونکو شامل ہی ایسے ہی
روشنائی برعایت آفتاب و دل اور ابر مین برکا لفظ بھی ہی اور روشنائی کا بھی رو ہی اور رعایت آفتاب ابر

تھا تجنیس زائد سر اور گردن اور برادر دنب سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی دامن خلعت رو پوش اور
سوال نکے **الاختلاف** شارح نے ارقم کے معنے مین لکھا ہی کہ ہمانا ماریست کہ رقمہا بروے
باشد اور منتخب مین مار سیاہ لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے مغفرت زر ب کے ارب اور
بجاے محنت محتسب غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش مہرہ نرد را از روے بساط در زیر او نہ کہ برد پاکباز آنست واز کنار شطرنج
کرانہ گیر کہ حاصلش رنج بیکرانست **قطعہ** چرک دنیا ہر کہ میجوید ز برد نرد نیست + قلب
اور اجامہ تقوی درون پاک از درن + بجز فکرت راز شطرنج ست حاصل شط و رنج + میکند
میسر جو می سر آشکار اور فتن + **اللغات** شطرنج سب لغت والون نے اسکو بالکسر لکھا ہی
اور فتح ضعیف معرب سترنگ بمعنی مردم کیا کہ بصورت آدمی کے ہوتی ہی اور اکثر اسکے مہرے
بھی انسان کے نام پر ہین اسلئے سترنگ کہتے ہین شط بالفتح و تشدید طاے مطرو و کنارہ
دریا و جوے چرک بالفتح ریم زخم و میل کہ ہندی پیپ ہی و کثافت آہن درن بفتحتین چرک
و نام کوہ میسر بالفتح و کسر سین قمار و قمار باختن فتن بکسر و فتح تا جمع فتنہ **معنے** ترکیبی نثر
ایدرویش مہرہ نرد کو روے بساط سے کہ کھیلنے کیوقت رکھتے ہین نیچے رکھو جیسا کہ نہ کھیلنے کے
وقت رکھتے ہین کہ یہی برد پاک بازون کی ہی اسی کو وہ اپنا غلبہ اور ظفر جانتے ہین اور کنارہ
شطرنج سے کنارہ پکڑ کہ حاصل اسکا رنج بیکران ہی **معنے** ترکیبی **قطعہ** میل اور اثافت
دنیا کی جو شخص برد نرد سے ڈھونڈھتا ہی نہین ہی اسکے قلب مین لباس تقوی کا جسکو کہا ہی
ولباس التقوی خیر نے درون اسکا پاک ہی درن سے یعنے میل و کثافت سے بس قلب اسکا
لباس تقوی سے خالی اور میل و کثافت بھرا ہی مخفی نرہے نیست پہلے مصرعہ کا متعلق دوسرے
مصرعے کے ہی اور شطرنج وہ چیز ہی جس سے تیری فکر کو شط اور رنج حاصل ہی اور میسر ظاہر
مے کیطرح سر اپنا فتنون مین ڈالتا ہی فتنہ انگیز یان شراب کی خود عیان **معنے** معماے
نثر مہرہ نرد نقطہ جب روے بساط لفظ نرد سے نیچے رکھینگے برد ہوگا شطرنج کا ایک کنارہ
شط ہی بمعنی کنارہ اور دوسرا رنج جب بیکران ہوگا شطر رہیگا جسکا ایا کنارہ گیر ہی
معنے معماے **قطعہ** برد نرد تصحیف درون درن تجنیس زاید شطرنج سے شط و رنج

حاصل ہوتا ہی میسری سرتجنیس تام محسنات کلام پاکبازان کا لفظ بمناسبت نرد اور شطرنج کے ہی کنارا اور کرانہ برعایت لفظ شطرنج اور لطف یہ کہ کھیلنے کے وقت کنارہ پر بساط کے بیٹھتے بھی ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین نرد نیست کی جگہ بیرد نیست غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش قاف قرض کو ہیست رض یعنے شکستن پشت اُمید زیرش نہادہ و اندیشہ گرو انیست از پستی ہمت درکو اُفتادہ قطعہ وام دل باریک سازد ہیچو مو+ وام راببن قلب مو اطراف او+ چون مقطع شد حروف لفظ وام + از دنماند وصل یاران از نظام + اللغات رض کی تفسیر خود مصرع نے کردی گرو بکسر اول و فتح ثانی رہن ومجازاً کید گو بالفتح مغاک وزمین نشیب وشجاع ومعتبر دام قرض ورنگ ولون نظام بکسر نون تخفیف ظاے معجمہ آراستگی ورشتہ جواہر معنے ترکیبی نثر ایدرویش قاف قرض کا ایک پہاڑ ہی اور رض یعنے شکست پشت اُمید کی اسکے نیچے رکھی ہوئی کہ زیادہ تر نا اُمیدی نجات کی ہوتی ہی اور اندیشہ گرو کا ایک رائے ہی کہ پستی ہمت سے کو یعنے گڑھے مین پڑا ہوا کہ پستی ہمت کی مقتضی اُس سے رہائی کی نہین ہوتی۔ معنے ترکیبی قطعہ دام ای قرض دل کو ایسا لاغر و باریک کردیتا ہی جیسے مو لاغر اور باریک ہوتا ہی بس وام کے قلب کو دیکھ جسکو مو اطراف سے گھیرے ہوے ہی اور جبکہ حروف لفظ وام کے سب مقطع اور جدا جدا ہین پھر وصل یارون کا نظام حالت وام مین کیسے ہوسکے لاجرم ممکن نہین کہ قطع دوستی کا نہوئے معنے معماے نثر جب حرف قاف لفظ رض پر آئیگا قرض ہوگا اور حرف را جو لفظ کو مین پڑیگا کرو ہوگا معنے معماے قطعہ دام کا دل الف ہی جو باریک ولاغر ہی اور اسکے اطراف مین مو ہی وام کے تین حرف ہین تینون مقطع ہین محسنات کلام دام دل یعنے قلب دام کا اور نیز دل دام کا کہ الف ہی لاغر ونحیف الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے رض کے رص اور بجاے گو کے کوہ غلط ہی۔

حکایت یکے از تجار را کہ بہ سمت سداد معروف بود پرسیدند کہ سبب چیست کہ

ہرگز متاعی را کہ دیگرے خریداری کند بصورت مراد خود فزا دنکنی گفت ندانید کہ سودا آنگاہ سود آرد کہ یکی در عقب ندارد قطعہ گر سر از حلقہ مراد کشتے + زاد عیش رہ وفا بینی + ور جوی در بہا بیفزائے + بر سر الطعنہ چو بہا بینی + اللغات سمت بالفتح راہ و روش نیکو و راہ راست یافتن سند لد بالفتح درستی گفتار و کردار مزاد افزون کردن مراد ارادہ کردہ شدہ یکے بمعنے احدی کے بھی ہی بہا بالفتح قیمت و روشنی معنے ترکیبی نثر ایک شخص تاجرون سے تھا نیک چلنی اور راستی کردار و گفتار مین معروف اس سے پوچھا کیا سبب ہی کہ جس متاع کی دوسرا خریداری کرتا ہی تو اپنے ارادہ سے زیادہ اسپر نہین بڑھتا تا جو ایک دفعہ کہدیتا ہی اسمین کمی بیشی نہین کرتا کہا تم نہین جانتے سودا مین سود جب ہی تک ہی کہ یکے یعنے کوئی اسکے پیچھے نہو اور نیز یکے سے مراد الف اگر الف ہوگا تو وہ سود نہین رہیگا سودا ہو جائیگا معنے ترکیبی قطعہ اگر حلقہ مزاد سے جو میم ہی سر نکال لیگا تو زاد عیش راہ وفا کا دیکھیگا یعنے پوری عیش کی راہ کا توشہ ہوگا اور اگر ایک جو بھی اسمین بڑھایا تو طعنے کے ڈنڈے سر پر دیکھیگا اس سبب سے کہ نقصان ہوگا لوگ طعنے دینگے معنے معمائے نثر مراد مزاد تصحیف یکدیگر سودا کے عقب مین جب ایک یعنے الف نہوگا سود ہی معنے معمائے قطعہ مزاد سے جو میم کہ بصورت حلقہ کے ہی کھینچ لیا جائیگا زاد رہیگا اور لفظ بہا کے ساتھ جو جو ملائینگے چو بہا ہوگا جیم چہ معما مین ایک ہین محسنات کلام سمت سداد دونکا سین ایسے ہی سودا و سود چو بہا مین بھی بہا موجود ہی۔

فصل فی المذمت سقات السوقۃ

نکتہ روی سین سوق رستہ ایست از دندان مکالبہ در زیرش قاف یعنے سیم و زر در محاسبہ واو درمیان حلقہ چاہ ویل کہ از شش جہت مردم را بدان سوق سوق مید ہند مثنوی سوق قلب ست کج ہمچون کمان + قوس ازان شد قلب سوق اے نکتہ دان + سوق پائے خلق جمع آرد بدام + ساق را بین جمع سوق اندر کلام + لفظ بازارے بدین یاری دہد + کانکہ بازاریست بازاری بود + اللغات شارح نے لکھا ہی سقات

جمع ساقی بمعنی باشندگان بازار سوق بالضم وفتح واو مردم فرمایہ ودعایا جمع سوقہ سوق بالضم بازار وجمع ساق و بالضم راندن رستہ بمعنی صف دکان بازار مجازاً بازار وراہ مکالبہ باہمدگر سکے کرنا محاسبہ بایکدیگر شمار کرنا ویل نام وادی در دوزخ ووائے وسختی عذاب زاری عربی مین معیوب کنندہ عتاب کنندہ فارسی ضعیفی اور رونا اور عجز کرنا معنے ترکیبی نثر لفظ سوق کا رو سین ہی اور یہ سین ایک رستہ یعنے صف ہی دندان مکالبہ سے دندان بلحاظ دندانہ سین رستہ کے کہا ہی اور مکالبہ بلحاظ سگ مزاجی بازاریون کے جیسے کہ انمین ہوتی ہی اور اس سین کے نیچے قاف جسکے معنے سیم وزر کے بھی ہین کہ اسکا محاسبہ اور شمار سوق مین رہتا ہی اور واو اسکے بیچ مین ایسے جیسے حلقہ چاہ ویل کا کہ شش جہت سے لوگون کو اس سوق کی طرف سوق دیتے اور ہانکتے ہین یعنے کارگزار قضا و قدر کے جیسے دوزخیون کو چاہ ویل کی طرف تشبیہ سوق کی ویل سے بدین اعتبار کہ مظہر فتنہ وفساد در جملہ منہیات کا ہے معنے ترکیبی شنوی سوق کہ یہ قوس سے قلب ہوا ہی اسیواسطے مثل کمان کے کج نہاد ہی بس ای نکتہ دان یہی وجہ ہی کہ قلب سوق کا قوس ہی یہ سوق ایک دام ہی کہ پاے مردم اسمین پھنسے ہین دیکھ صاف ظاہر ہی کہ ساق کی جمع سوق ہی اور جوانکو بازاری بھی کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بازاری ہمیشہ بازاری رہتے ہین اپنے روتے اور عجز کرتے یا عیب لگاتے اور عتاب کرتے خود لفظ ہی اس معنے کا مددگار ہی معنے معماے نثر سین اور قاف اور واو مل کے سوق ہوتا ہی سوق سوق میدہند تجنیس تام معنے معماے شنوی سوق کا قلب قوس ہی ساق سوق تجنیس زائد بازاری بازاری تجنیس تام محسنات کلام واو کو چاہ ویل کہنا کیسا مناسب ہی کہ سر کلمہ ویل کا واو ہی اور نیز ذکر شش جہت اس سبب سے کہ واو کے شش عدد ہین اس نکتہ مین حروف سوق مین تصرف کر کے مذمت سوق کی کی ہی آیندہ ہر پیشہ ورکا ذکر ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین سین سوق کو شوق رستہ کو رشتہ سیم وزر کو سیم دزد شش جہت بدون از اور پھر سوق کو شوق اور یاری کا باری غلط ہی۔

نکتہ خبازبے نان ونمک سنگ مگر در ترازوے آزمی نہد تا غلہ دان حرص بدان

آبادان کند لفظا ورا بدین معنی دلیل سازکہ اولش حب یعنے مکر ست و آخر آز و طباخ پختہ کار
نواردی خوان بسحر الوان می آراید تا مشتہی را بعلت امتلاے معدہ و خلاے کیسہ در نالہ آورد
ہم از نام او این نشان بدان کہ اولش طب یعنے سحر ست و آخرا خ یعنے نالہ و افغان
قطعہ گر نبا شد خبز را سماے خیز + نانوارا نانوادان از کساد + ور کند در طبخ قلبی آش پز +
حاصل طبخش بود خبط فساد + اللغات خباز بالفتح و تشدید با نان پز آز بمعنے حرص
خب مکر و حیلہ اور بد اندیشی کرنا اور فریفتہ کرنا طباخ بالفتح و تشدید با پزندہ مشتہی
اشتہا سے آرزو کرنا امتلا پر ہونا خلا خالی ہونا خبز بالضم نان و نان پختن و نان دادن
خیر نیکو و نکوئی نانوا مبدل نان با مخفف نان وا با جو نان بمعنی روٹی اور وا بمعنی شوربا
کے ہی پس نانواردی شوربا بیچنے والا نوا سامان و اسباب تونگری و قوت و خوراک
آش ہر طعام رقیق قابل پینے کے معنے ترکیبی نثر یعنے خباز کہ بے نان نمک ہوا ی
محتاج ہر روز سنگ مکر کا حرص کی ترازو مین رکھتا ہی یعنے حرص سے مکر و حیلے کرتا ہی
اور ہر ایک کو لبھاتا ہی غرض اسکی یہی ہی کہ اس مکر و فریب سے غلہ دان اپنے حرص و
آز کا آباد کرے اور بھرے تم اسکے لفظ ہی کو دیکھ لو کہ اول اسکے خب ہی بمعنی مکر اور آخر
اسکے آز اور طباخ پختہ خوار کیسا رو ے خوان کو سحر الوان سے آراستہ کرتا ہی کہ ہر کسی پر
جادو ڈالے تو خواہش والا بسبب پری معدہ اور خالی ہونے کیسہ کے نالہ و فریاد مین آئے
خواہ میسر آنے اور بہت کھا جانے سے خواہ نہ میسر آنے اور للچانے سے اور اس نشان
کو اسکے نام سے معلوم کرے کہ اسکے اول مین طب یعنے جادو ہی اور آخر مین آخ یعنی
نالہ اور افغان معنے ترکیبی قطعہ یعنے نانوا کے خبز ای نان خیر سیما نہو دغا و دغل
سے ہو تو وہ نانوا ہی کھوٹے پن سے نانوا یعنے بے سامان و مفلس ہو جاتا ہی اور جو آش پز
اپنے طبخ مین کچھ قلب و کھوٹا پن کریگا تو اسکے طبخ کا حاصل خبط و فساد ہو جائے گا
معنے معماے نثر خباز کے اول خب اور آخر آز ظاہر اور طباخ کے اول طب
اور آخر آخ خود عیان معنے معماے قطعہ خبز و خیر تصحیف یکدیگر نانوا و رنانوا
تجنیس نام قلب طبخ کا خبط واضح ہو کہ خباز اور طباخ اور نانوا اور آش پز سب ایک ہین

مصرح نے اپنے نکات جدا جدا نام سے نکالے ہین یا ولایت مین جدا جدا ہوتے ہون
محسنات کلام سنگ وترازو وغلہ سب مناسبات دان کا لفظ غلہ دان اور بدان
اور ابادان سب مین موجود ہی آز وحرص مرادف اور آز ہموزن ساز
اس سے بھی آز نکلتا ہی امتلاے معدہ وخلاے کیسہ کیسا برمحل ہی نام ونشان
کیسے خوب ہین کسا دو فساد بھی مرادف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین مکر کو
مکر خب کو حب آز کو ازاخ کو اخ خیر کو خبر غلط لکھا ہی۔
نکتہ قصاب خونخوار الف تیغ ہیچو خیط شعاع ماہ سلاخ درمیان قصب کشیدہ
تا قص را کہ سینہ گوسپند ست بواسطہ آن تیغ بعلاق کہ صورت با دارد تعلق دہد
وجلاب برقدم کہ جلا از وطن می نماید ودر عقب باچون با مراجعت میکند درمیان جیب
کہ چاہ مکرست لاے ابتلا دارد واز بادہ پیمائی می کوشد کہ خلق را چون جل بہ آب
راند قطعہ در لغت یک معنی قصاب پے زن آمدہ است + لاجرم قصاب از خنجر
رگ وپے میزند + بے زبانی را بر دناے گلو ہر دم بہ تیغ + ور بنالد ہمچنان داند کہ او
نے میزند + اللغات قصاب بالفتح وتشدید صاد ناے زن وبرندہ گوشت خیط
بالفتح رشتہ اور رشتہ مین پرونا اور حرام مغز سلاخ بالفتح وتشدید لام پوست کشندہ
سلخ پوست نکالنا اور آخر ہونا ماہ کا وگذراندن ماہ وآخر ماہ وپوست بزو مار
قصب بالفتح بریدن وبفتحتین نی وہر گیاہ خالی وبالضم پشت وروده وگلو ومخرج
نفس قص کے معنے مذکور ہین معلاق وہ چیز جسمین کوئی چیز لٹکائین اور خار آہنی
جسمین قصاب گوشت لٹکاتے ہین کہ سرکج ہوتے ہین تعلق بہ چیزے درآویختن
جلاب بالفتح وتشدید لام شتر اور بردہ اور گوسپند وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
بیچنے کو لیجانے والا بز قدم حقیر وناتوان وبطی الحرکت جلا بالفتح گھر اور وطن سے
نکل جانا جل بالفتح نام طائر خوش آواز پے زن کو نچین مارنیوالا معنے ترکیبی نثر
اس نکتہ مین صفت قصاب وجلاب کی فرمائی چنانچہ لفظ قصاب مین تصرف
فرما کے کہتے ہین کہ قصاب خونخوار جو چھرے الف کے مثل ڈوری شعاع ماہ کی

جیسا کہ سلخ مین مشابہ چھرے کے رہ جاتا ہی قصب ای گلو اور مخرج نفس مین کھنچی ہوئی ہی
یعنے واضع نے جو اس لفظ کو اس وضع پر وضع کیا ہی اسیواسطے ہی کہ قص جو سینہ گوسپند کو کہتے ہین
اُس چھرے کے واسطے سے معلاق پر کہ بصورت با کے ہی تعلق دے یعنے کاٹ پھاڑ کے
اسپر لٹکا دے اور جلاب بز قدم منحوس کہ وطن سے نکل جاتا ہی عقب با مین جیسا کہ اُسکے
لفظ سے ظاہر کہ جب با کا عقب ہی تو جلا ہی اور با کی مراجعت مین جلاب درمیان جب
کے کہ چاہ اُسکے مکر کا ہی اور لا ابتلا کی رکھتا ہی یعنے اس کیچڑ مین مبتلا ہی مطلب یہ کہ جلاب
جو اس صفت سے موصوف ہی اپنی بادپیمائی و بیہودگی سے اس بات کی کوشش کرتا ہی
کہ مخلوق کو مثل جل کے طرف آب کے ہانکے جو اُسکی چاہ مکر کا ہی اور اپنے مکر مین پھانسے
معنے ترکیبی قطعہ قصاب کے ایک معنے لغت مین پے زن کے بھی ہین اسی سبب
سے قصاب خنجر سے رگ وپے کاٹتا ہی اور ایسا بیرحم کہ ہر دم بیرحمی سے گلے بے زبانون
کے کاٹتا ہی اور جو وہ نالہ کرتے ہین تو اُسکو نی جانتا ہی کہ یہ بانسلی بجاتا ہی ترس نہین
کھاتا بلکہ اُسکے نالہ سے مزا پاتا ہی معنے معمائے نثر قصاب مین چھری الف کی
قصب مین رکھی ہوئی ہی اور ایک جز اسکا قص بھی ہی اور الف تیغ با بصورت
معلاق انسے بھی قصاب حاصل ہوتا ہی جیسا کہ بعد بیان قص والف اور با کے
تعلق و بد کے ساتھ ادا کیا ہی جلاب کی لفظ مین کئی صورتین نکالی ہین یعنے جلاب تو
اسکا نام ہی ہی جب یہ وطن کو چھوڑے تو یہ جلاب جلا ہی اس صورت مین گویا با
کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب مراجعت کریگا تو مع با کے وہ جلاب پھر ہو جائیگا اور جلاب
کا اول آخر جب بھی ہی اور بیچ مین لا بھی ہی کہ اسکا مجموع بھی جلاب ہوا اور یہی جلاب
جل اور آب بھی ہی معنے معمائے قطعہ لفظ نائے گلو اسکا الف ہی جب یہ گلو کا نا
جائیگا نی ہوگا محسنات کلام قصاب کے لیے خونخوار کیسا مناسب ہی ڈوری شعاع
کی تیغ کے ڈورے سے کیسی روشن ہی اور سلاخ برعایت قصاب معلاق کی تشبیہ
لفظ با سے کیسی الطف ہی کہ دونون سر کج ہین جلاب کو بز قدم کہنا کہ بکریون کے
قدم پر قدم اٹھاتا ہی کیسا چسپیدہ ہی درعقب با چون بامراجعت میکند کیسا باریک ہی

کہ جب جلا کے وقت نہین با عقب مین ہی اسلیے کہ جلاب تو تھا ہی وطن چھوڑنے سے جلا ہوا
جب مراجعت کریگا وہ باعقب کی لوٹ کے سامنے جلا کے آجائیگی اسیواسطے درعقب
چون با مراجعت کند کہا ہی قصاب قصب قص سر کلمہ قاف جلاب جل جلالا ابتلا
متضمن بلفظ لا بھی اور سر کلمہ جیم بیز بائی نا ے نالدزان سب سے ناے اور سے
حاصل ہوتا ہی پ نی تصحیف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین خیط کی جگہ خبط سلاخ کو
سلاح تا کو نا بہ قدم کو بر قدم جب کو خب باد کو بادہ پ زن کو نے زن ازکی جگہ کز
غلط لکھا ہی ۔

نکتہ بزبراز باد پیما جامہ ایست بہ بالاے آزو الف خیاط زیرہ سوزنے درخیط امل دراز
قطعہ گرفت جامۂ بزاز بر سر مہ جا + چو ذرع ہیچو الف کرد قطع جامۂ وے + وگر زغیر برد
برک جامۂ درزی + شود زفقر برہنہ بسان رزردی + اللغات بز بالفتح والتشدید جامہ
ومتاع خانہ وسلاح بزاز جامہ فروش خیاط بکسر سوزن و بفتح و تشدید یا درزی خیط رشتہ
و در رشتہ کشیدن زیرہ بضم باے موحدہ دزد مثل کیسہ بر صفت خیاط ذرع بالفتح گز اور
ناپنا کپڑے کا نرز بفتحتین ربودن بقہر اور پنہانی غلبہ کرنا برک معروف سامان درزی معروف
رزدرخت انگور دی سرما اور نام مہینہ کا ہندی ماگھ کہ اشد جاڑے کا وقت ہی معنے
ترکیبی نثر یعنے کپڑا بزاز باد پیما کا ایک جامہ ہی بالاے آز جو اپنی حرص کو چھپاتا اور اور کو
حرص دلاتا ہی اور الف خیاط زیرہ کا جو چپکے چپکے چراتا ہی ایک سوزن ہی خیط امل دراز
مین یعنے ڈورا بڑی لمبی سوئی ہی معنے ترکیبی قطعہ جامۂ بزاز نے مہ کے سر پر جگہ پکڑی
جب گز ہیچو الف نی اوسکے جامہ کو قطع کیا یعنے جب کسی خریدار کے ہاتھ بیچا اور گز سے ناپ
کے دیا اسمین ایسی دغا و چالاکی کی کہ اپنا جامہ فروغ ماہ سے بھی بڑھ کے پر فروغ بنالیا
اور اگر غیر کے جامہ سے جامہ درزی کا برک و سامان حاصل کریگا تو انجام کار فقر سے ایسا
برہنہ رہ جائیگا جیسے ماہ دی مین انگور برہنہ ہوتا ہی کہ ایک برگ نہین ہوتا معنے
معماے نثر لفظ بز کو جو کلمہ آز پہلا ئینگے بزاز ہوگا اور سوزن الف کی خیاط کے خیط مین
موجود ہی معنے معماے قطعہ مہ کے سر پر جا آنے سے جامہ ہوتا ہی اور کلمہ دز کا دی

مین آنے سے درزی حاصل ہوتا ہی محسنات کلام بزازکو بادپیما اس سبب سے بھی کہا
کہ جب کپڑا ناپتا ہی تو اُسکے ساتھ مین ہوا بھی ناپتا ہی اسلیے کہ ہوا سب مین بھری ہوئی
ہی بزبزاز بادپیما بالاسر کلمہ باخیاط کو زیر بر کے ساتھ موصوف کرنا کیسی بلاغت ہی
برک مین یہ بھی احتمال ہی کہ برک بہ کاف عربی ہو جو جامہ پشمی کو کہتے ہین کہ پوشش
فقراکی ہی اور لفظ فقر کا بھی شعر مین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے رز کے زر
غلط لکھا ہی نہ لفظ بزاز مین بے وزرے کے نقطے ہین کیا معلوم کیا لفظ ہی اور جو کہا ہی پگڑی
لقط نکنندہ وہ اپنا اپنا موقع ہی۔

نکتہ صورت صائغ قلب گداز بنقش زر کہ بر صیوغ دغا لبد ریختن و گداختن را گویند و
صولع بالضم پیمانہ باشد قلب گداز بنقش زر کہ بر کنار دارد ضائع ست ورا ے صراف
سیاہ کہ بتعقب سر صدر جلال در صف نعال جمع شد **قطعہ** صراف جمع شہ بہ پریشانی درم +
دریاب اینکہ ہست پریشان درم مدر + زرگر بنقش تبر چہ ادل نہادگان + تیر نیست کردہ
دمبدم از بوتہ گذر + **اللغات** صائغ و صیاغ بہ تشدید یا زرگر قلب گداز کھوٹا گلانیوالا
ضائع میل کنندہ و جور کنندہ تعقب پیچھے سے آنا اور برائیان ڈھونڈھنا کسی کی اور
عاقبت اپنی بخیر جاننا صدر بالفتح سینہ و اول و بالانشین و پیشگاہ خانہ نعال بکسر نون
جمع نعل اہی کفش صف نعال پچھلی صف جہان جوتیان اُتارین صراف بفتح و تشدید ہندی
پرکھیا مدر بفتحتین کلوخ مدرہ واحد بوتہ بواو مجہول ہندی کھریا چاندی سونا گلانیکی **معنے**
ترکیبی نثر صورت صائغ قلب گداز یعنے دغا باز کی بسبب نقش زر کے کہ کنارہ پہ
اسکے ہی اور وہ نہین ہی نقش عین بمعنے زر صورت ضائع کے ہی کہ مجازاً بمعنی تلف
شوندہ کے ہی اور راے صراف کی کہ سیاہ ہی اخراب و بد اسبب تسے کہ اسکو آخر مین سر خیال
صدر و بالانشینی کا ہی صف نعال مین جمع ہوئی یعنے نہایت ناچیز و حقیر راے ہی
کہ وہ بالانشینی کا خیال کرے **معنے ترکیبی قطعہ** مصرع کہتے ہین دیکھو صراف
کیسا بیوقوف ہی کہ باوصف پریشانی درم کے خیال درم مین نہایت خوش اور
خاطر جمع ہی اور ماہیت درم سے واقف نہین کہ ہر درم پریشان مدر ہی یعنے

کلوخ اور زرگر نقش زر یعنے تبر پر کہ صورت تیر کی ہی جو اُسکے بوتہ سے نکلتا رہتا ہی جانے
کیون اسقدر دل نہاد ہو رہا ہی غرض دونون اپنے اپنے خبط مین ہین معنے معمائے نثر
صائغ اور ضائع دونون نقش ہین باہم صراف کے اول آخر صف ہی اور درمیان مین
اسکے را اور سر اسکا سر صدر جو صاد ہی معنے معمائے قطعہ درم پریشان مدر ہی اور
تبر نقش تیر محسنات کلام قلب گداز بدین وجہ کہ سوا قلب کے کھرا گلاتا ہی نہین
یا زر کی محبت مین دلکو گلاتا ہی صدر اور صف دونون کا سر صاد جمع اور پریشان
متضاد الاختلاف اس متن مطبوعہ کا بھی وہی حال ہی جس سے مین نے اس نکتہ مین
اوپر اطلاع دی کہ عبارت کسی شرح کی لکھدی ہی یعنے سوائے صائغ کے قلب گداز تک
کسی شرح کی عبارت ہی بلکہ اس متن مین (صورت شرح) زیادہ لکھا ہی علاوہ اسکے
صفت بجائے صف اور تیر بجائے تبر یہ بھی غلطی ہی۔
نکتہ عطار را اگر عطائے طائے طیب اخلاق در دل نباشد کسوت عار میپوشد و علاف
را اگر لباس سر وپائے عف یعنے پرہیزگاری نبود چشمہ ترازوی لای لاف مے پیماید
قطعہ عطار رالیش ار ز خدا در پئے عطاست + از خلق خلق طیب ندارد دمے دریغ +
علاف قلب فالع دل شد بہ تیغ مکر + بنگر بہ پیکریش کہ بہ بینی غلاف تیغ + اللغات
عطار بالفتح وتشدید طا خوشبو فروش علاف بالفتح علف فروش عف کی تفسیر مصرع
نے کردی ہی فالع شگافندہ و برندہ کسوت بالکسر جامہ پوشانیدن وجامہ درخت
پوشیدنی معنے ترکیبی نثر عطار اگرچہ خوشبو بیچتا ہی لیکن اسکے دلمین عطا طائے طیب اخلاق کی نہین
ہی یعنے ظاہر خوشبو تو ہی خوشبو اخلاق کی نہین ہی جب تو لباس عار کا پہنے ہوے ہی کہ ہر کوئی اُس سے عار
کریگا اور علاف مین اگر سر و پا عف و پرہیزگاری کا نہو تو تیری آنکھ مین رے یعنے صورت
لائے لاف کی معلوم ہوگی اے سراپا بیہودہ اور جھوٹ تو اُسکی صورت دیکھتے ہی
لاف و بیہودہ جان لیگا معنے ترکیبی قطعہ اگر عطار کی رائے خدائے تعالے لئے
در پے عطا کی ہی تو خلق سے طیب خلق کو دم بھر دریغ نہ رکھیگا اور علاف کا قلب
فالع دل ہی یعنے برندہ اور شگافندہ تیغ مکر سے دیکھو اُسکے پیکر کو کہ صورت غلاف

تیغ کے ہی پھر بندہ کیسے نہوگا معنے معمائے نثر عطار مین اگر طاطیب اخلاق کی نہوگی عطار
رہیگا علاف کا سرو پا عف ہی اگر اسمین عف نہوگا لا رہیگا جو بمعنی کیچڑ کے ہی اور وہ بھی لاف
کی کہ لاف اسمین موجود ہی اور چشمہ کہنے سے عین کا ذکر بھی ہوگیا معنے معمائے قطعہ
عطار مین عطا کے پیچھے را لانے سے عطار ہوتا ہی خلق بالفتح اور خلق بالضم تجنیس تام
علاف کا قلب فالع ہی بنگر بیکر تصحیف ایسے ہی غلاف علاف بھی تصحیف محسنات
کلام عطار عطا طاطیب سب لفظ ایسے ہین کہ ایک دوسرے مین موجود اور سب کا
سر کلمہ طا لباس سرو پا کسوت سب مرادف یکدیگر چشمہ لائے برعایت یک دگر
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ بجہت فالع ساختن لفظ علاف کلمہ قلب یا دل ہر کدام
بہ تنہا کفایت میکند ہر دو درکار نیست مگر لفظ قلب محض برائے معنے ترکیبی ایراد
انتہی معنے ترکیبی تو مقدم ہین پھر اسکا لکھنا کیا ضرور تھا متن مطبوعہ مین علاف سے
بجائے غلاف تیسرے مصرعہ مین پھر غلاف فالع کی جگہ قانع غلط ہی۔

نکتہ بق بقال پیشہ ایست کہ بر سر آل یعنے سراب قیعہ امال پر و بال میزند و دال
دلال رہنمائیست بہ معرض لال ہر کہ در حیطہ ادلال او می آید لال میشود قطعہ بقال زندگی
طلبد بہر جمع مال + لام از پئے بقا بنگر نام او بقال + دلال گہ شتاب وگہی ناز میکند + دل
ناز کردن آمدہ و بر شتاب دال + اللغات بق بالفتح و تشدید قاف پشہ بقال بتشدید
قاف تره فروش عام غلہ فروش کو کہتے ہین آل بالمد سراب یعنے دھوکا نمایش آب
دلال ناز و بتشدید لام اول بسیار راہ نماینده اور وہ شخص جو بایع مشتری کے درمیان
مین ہو لال گنگ ادلال جمع دلیل قال گفتگو دل کے معنے ناز کردن مصرحنے لکھدیے
سے معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ بق جو بقال کے اول مین ہی یہ ایک مچھر ہی کہ اسکی
آل کے سر پر پروبال مارتا ہی یعنے اڑتا ہی اور وہ آل اوسکے آمال کا ہی مثل سراب
قیعہ کے کہ سمجھتا ہی کچھ اور اور ہی کچھ اور بالکل دھوکے مین ہی اور دال دلال کا ایک
رہنما ہی معرض لال مین اسلیئے کہ جو کوئی اوسکے گھیرے مین پڑجاتا ہی لال ہوجاتا ہی یعنے
گنگ اور واقعی دلال ایسی باتین کرتے ہین کہ ناطقہ بند کردیتے ہین معنے ترکیبی قطعہ

بقال زندگی واسطے مال جمع کرنے کے ڈھونڈھتا ہی دیکھو اسکے نام مین بقا کے بعد
لام ہی جسکا قلب مال خود تیری ہی قال مین دلال خرید فروخت مین کبھی شتابی کرتا ہی
کبھی ناز کرتا ہی اور کیون نہ کرے کہ دل کا لفظ بھی تو اسکے ضمن مین ہی جسکے معنے ناز
کرنے کے بھی ہین اور شتاب پر بھی دال ہی معنے معماے نثر بقال مین لفظ بق اور آل
دونون موجود کہ مجموع بقال ہی اور دال دلال کی معرض لال مین ظاہر معنے معماے
قطعہ بقال مین اول بقا ہی اور آخر لام جسکا قلب مال بقال بقال تجنیس تام
اول لفظ دلال کا دل ہی بفتح دال اور اسی مین دال بھی ہی جسکا ایما دل ناز کردن
اور بر شتاب دال ہی جیسے پہلے شعر مین مال کے بعد لام اشارۂ قلب لام کا ہے
محسنات کلام بقال آل آمال بال دال دلال لال ادلال مال قال دل دال
کیسے الفاظ جمع کیے ہین بقال سے بق اور دلال سے دال جو اخذ کی ہی خالی از صنعت
نہین الاختلاف اصل کتاب مین سراب بقیعہ لکھا ہی اور بقیعہ مع با بیابان کے معنے
مین نہین ہی بلکہ قیعہ ہی جمع قاع اسواسطے مین نے موافق تحقیق لغت کے کہ بقیعہ نہین ملا
قیعہ ملا اسکو قیعہ قایم کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ با کو نفس کلمہ سمجھے ہین حالانکہ جارہ ہی
شارح نے بقیعہ کے معنے لکھے ہین پارہ زمین و منزل یہ بھی خلاف لغت کے ہی بقعہ کے یہ
معنے ہین نہ بقیعہ کے کہ یہ خود لفظ ہی مع با لغت مین نہین ہی اس متن مطبوعہ مین بھی
بقیعہ مع با لکھا ہی اور دلال کے ساتھ ایک واو زائد اور معرض لال کو معرض دلال اور بجاے
آمدہ و بر شتاب کے آمد دال بر شتاب غلط ہی۔

نکتہ حداد کہ چون الف درمیان حد کہ حرامست کسوت حداد یعنے جامہ با سواد دارد
حداد ملنع و حاجز ست از داد و لباد کہ در لبد یعنے جمع مال چون الف ثابت و مستقیم
ست لام جمعیت او پردہ ایست بر روی باد قطعہ حداد اگہ درد بود در درون زحرص
زین رو باہ تیرہ بود روے آہنش + لباد را براے لب نان بود فغان + از اد نیز لب
بنگر نالہ کردنش + اللغات حداد بالفتح و تشدید دال آہنگر و بکسر و تخفیف چیز ہاے
تیز و جامہ ہاے سیاہ ماتمی حد حائل میان دو چیز و حرام کردن اور جدا کرنا کسی چیز کا

حاجز دو چیز کے درمیان مین پڑنا لباد بالفتح وتشدید با نمد مال لبد بضم لام و فتح باے موحدہ مال بسیار و پرنہادہ آد بکسر و تشدید دال نالہ و افغان داد بمعنی درد معنے ترکیبی نثر یعنے حداد کہ مثل الف کے درمیان حد کے کہ حد بمعنی حرام کے ہی لباس سیاہ ماتمی یعنے جامہ حداد با سواد رکھتا ہی جیساکہ ظاہر کپڑے لوہارون کے بسبب کام لوہے اور کوئلے کے سیاہ ہوتے ہین خود حد اُسکی مانع اور حاجز ہی کہ داد و عدالت اُس سے ظہور مین نہین آتے اور ظاہر و باطن اُسکا سیاہ ہو رہا ہی اور لباد کہ لبد یعنے مال جمع کرنے مین الف کیطرح ثابت اور مستقیم ہی اُسکا لام جمعیت ایک پردہ ہی روے باد پر یعنے جمعیت مال کی فکر مین بھولا ہوا ہی نہین جانتا کہ یہ مال باد و بے بنیاد ہی معنے ترکیبی قطعہ حداد کے دل مین جو حرص کے سبب سے ایک درد ہی اسی سبب سے بوجہ آہ تیرہ کے منھ اُسکے آہن کا سیاہ ہی یعنے اُسکی آہ کی تیرگی اُسپر بھی چھاگئی ہی اور لباد لب نان کے واسطے فریاد و فغان کر رہا ہی دیکھ لے اُسکے لب کے نیچے اد رکھا ہوا ہی جو بمعنی افغان کے ہی اس سے نالہ کرنا اُسکا ظاہر و باہر ہی معنے معماے نثر لفظ حد مین کہ مشدد ہی الف لانے سے حداد ہوتا ہی اور یہی الف حداد لباس حداد مین ہی جو بکسر اول اور تخفیف دال کے ہی حداد کی حا حرف حا ہی اگر حا نہو تو داد ہی لباد مین اگر پردہ لام کا نہوگا تو باد رہے گا معنے معماے قطعہ حداد کے درد لسے لفظ دا حاصل ہی بمعنی درد کے آہن کا رو آہ لباد مین اول لب ہی اور اسکے نیچے اد بمعنی نالہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے حاجز کے حاجد اور زین رو کے زین درد اور آہ کو ماہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ بمین سہام شستے ست و الف تیر تدبیر او درمیان ہم یعنے شست اہتمام بہ صید جمیع مرام می کشاید و قواس قوت بیکر انہ اس کہ بنیاد خانہ کما نست نہادہ تا از قوام عیش گوشہ بدندان طمع بر باید **قطعہ** سہام سین ارہ کشد بسر سہام + تا بر فراز نام کشاید بصید شست قواس را میانہ تو سراست از الف + تیری کزان شکاری و تیغ آور د بدست + **اللغات** سہام بالفتح و تشدید ہا تیر گر شست گرفت سوفار تیر و عدد معروف ہم بالفتح و تشدید غم اور قصد کرنا اور بیماری سے لاغر ہونا اہتمام غم خوارگی کرنا قواس بالفتح و تشدید واو

کمان گر قوام بالفتح راستی و قامت و بکسر نظام شی و مدار و اصل شی جسپر قایم ہو سہام
بالضم تاریکی و تغیر رو بفتح گرمی و تیر و سموم و شدت حرارت ہام بالفتح و تشدید میم تارک
سر یا مہ واحد معنے ترکیبی نثر سین سہام کا ایک شست ہی اور شست اسکو
باعتبار ساٹھ عدد سین کے کہا ہی کہ اصل مین وہ شست بھی بسین مہملہ کے ہی نہ بہ صاد
اور الف جو سہام مین ہی یہ اسکی تدبیر کا تیر ہی درمیان ہم یعنے قصد کے بس سہام شست
اہتمام و غمخوارگی کے واسطے شکار رحملہ مقصد و مرام کی کھولتا ہی یعنے تیر تدبیر کے چلاتا ہی
رہتا ہی اور قواس قوت بیکران کو آس ہر چہ بنیاد خانہ کمان کی ہی رکھی ہوے ہی تو
قوام یعنے اصل عیش سے ایک گوشہ دندان طمع مین لیجائے معنے ترکیبی قطعہ یعنے
سہام کسین ارہ کا کہ باعتبار دندانون کے کہا ہی سہام کے سر پر کھینچتا ہی یعنے سہام طیار
کرتا ہی تو ہام یعنے سر پر لوگون کے شکار کے واسطے شست کھولے اور تیر اندازی کرکے
انکو شکار کرے اور قواس کے درمیان جو الف ہی یہ ایک تیر ہی چاہتا ہی کہ اس تیر سے
کوئی شکار اور تیغ یعنے چھری اسکے ذبح کو ہاتھ مین لے اور مقصود حاصل کرے معنے
معمائے نثر ہم کے درمیان مین الف آنے سے ہام ہوتا ہی اور اسپر سین کو شست
بنانے سے سہام حاصل ہوتا ہی قوت بیکران تو ہی اسکو اس پر لانے سے قواس ہوتا ہی
بنیاد خانہ کمان بدین وجہ کہ قوس کی اصل سین ہی قوام کا گوشہ میم ہی جب دندان
طمع سے اسکو لیجائینگے یعنے میم کی جگہ سین لائینگے قواس حاصل ہوگا معنے معمائے
قطعہ جب ارہ سین سہام کا لفظ ہام پر آئیگا سہام ہوگا اور قوس مین تیر الف کا
آنے سے قواس ہوتا ہی محسنات کلام بنظر لفظ صید کے شست مین ایہام ہی کہ مچھلی
کے کانٹے اور دام کو بھی کہتے ہین اور کانٹا وہ جس سے مچھلی شکار کرتے ہین قوت بیکران
برعایت معنے ترکیبی و معمائی کے کیسا خوب ہی سہام سین سر سہام سب مین سر کلمہ
سین لفظ خانہ کا برعایت کمان کے کیسا انسب ہی اور ایسے ہی بنیاد و اس بمناسبت
خانہ اس کو بنیاد خانہ کمان کہنا کیسا ابلغ ہی کہ اس اس لفظ کی جڑ ہی ایسے ہی قوام کی
میم کو گوشہ کہنا زیادہ اپنے عند التامل اور بھی ملینگے الاختلاف شارح نے ہام کو مخفف

ہامون بمعنی دشت کے لکھا ہی اور تیغ کو ایک درخت کے معنے مین جس سے کمان بناتے
ہین انتہی مجکو یہ معنے ان دونون لفظون کے نہ لغت سے ثابت ہوے نہ مین نے یہ
معنے مانے دل کے جوڑے ہوے سے معلوم ہوے اور شارح نے لکھا کہ ذکر تیغ درین
مقام باآنکہ غیر مانوس ست معلوم نیست بہ چہ غرض باشد کہ در معنے معانی اصلا دخل
ندارد بہ مزورت معنے ترکیبی کے ہو انتہی مصرح کا لفظ تیغ جو بمعنے چھری کے ہی اور شکار ذبح
کرنیکو مزور غیر مانوس و غیر متعارف نہین ہی البتہ دل سے معنے تراشنے والون کو غیر مانوس
معلوم ہو تو کیا عجب سو انکو مشکل ہی کیا معنے تراشیدہ موجود ہی ہین متن مطبوعہ مین
شست کی جگہ شُست پیش لگا کر لکھا ہی شکاری و تیغ کے درمیان مین واو
نہین لکھا۔

نکتہ مجلد از دو میم مہر مہر زربر روی جلدمی نہد و صحاف چشم صاد صیاد بر حاف
یعنے طائف طواف می کشاید قطعہ در کلام مجد از لامش مجلد جامع ست + جلد باشد
گر کشد درین ز میم مین سر + چون الف صحاف باید راست دل بین الصحف + صاف ان
طبعش گر از دو ی فتح آرد منتہی + اللغات مجلد جلد گر پہلا مہر بکسر ہی دوسرا بالضم صحاف بالفتح
و تشدید حا مجلد کتاب طائف طواف کنندہ اور خیال جو خواب مین معلوم ہو مجد بالفتح بزرگی
و بزرگوار ہونا جلد بالفتح تازیانے مارنا اور سخت و چست ہونا بالکسر پوست حیوان
مین بالفتح دروغ فتح بالضم زشتی و زشت ہونا حذر بفتحتین پرہیز کرنا اور آمادہ ہونا بیدار ہونا
معنے ترکیبی نثر میم عربی مین مدور لکھا جاتا ہی اسواسطے مصرح نے دو میم کہا ہی
یعنے مجلد جو جلد بنا کے بنظر اظہار محبت قلبی غیر قلبی کے مہر زر کی یعنے ٹھپے روے جلد
پر لگا دیتا ہی یہ اسکا فریب اور دام بازی ہی تا اورونکو پھانسے اور صحاف کا صاد
گویا صاد چشم صیاد کا ہی حاف پر کھلا ہوا یعنے وہ لوگ جو طائف طوائف کے ہین اور
ہر کسی سے ملنے والے تا ذکر انکی صحافی کا شائع کرین اور لوگونکو رغبت دلائین
معنے ترکیبی قطعہ یعنے مجلد کلام مجد و بزرگ کا جامع ہی اسلیے کہ لام اسکا جامع
ہونے پر دلیل ہی اور جو مجد سے گذر کے دین مین مین ظاہر کریگا تو اسکے واسطے

جلد ہو یعنے تازیانے مارنا صحاف کو چاہیئے کہ الف کیطرح صحف میں راست دل ہوا ور درد سے کہ
قبح سے بچا رہے تا صاف طرح جانا جاے معنے معماے شرجلد پہ میم لانے سے مجلد ہوتا ہی اور
حاف پر صاد رکھنے سے صحاف معنے معماے قطعہ مجد میں لام آنیسے مجلد ہوتا ہی اور جب
میم اس سے نکال لیا جائیگا جلد رہیگا اور جو دین میں میم سے سر نکالیگا میں معنی کذب
کے ہوگا صحاف کا دل الف ہی راست درمیان صحف کے جو جمع ہی اور صحاف میں جو
درد سے عا قبح کی نہوگی صاف رہیگا اور جاے قبح کو درد سے اس سبب سے کہا ہی کہ سبب
سے بیچے کا حرف ہی محسنات کلام مہر مہر تجنیس زر برعایت مہر صحاف و سیاہ و معرکلمہ صاف
ایسے ہی طائف طوائف مجد مجلد جلد صاف و درد سے میں و قبح سب مناسبات مشتقات
سے ہین الااختلاف شارح نے معما میں ودین کا نہین لکھا حالانکہ صرح کا صاف اشارہ
اسکی طرف ہی متن مطبوعہ میں مہر زر کے بجاے مہر از ا ور قبح کی جگہ صبح غلط لکھا ہی

نکتہ جاے علاج کمان یغما ست و علاج بوہی لاجی و سین سراج سرمایہ سود و ست و
سراج بوسے راجی **قطعہ** گر نباشد دال دین نداف را + کند از ناف آفت مکر و فنش + ور کند
سراج سرج دابہ تعلب + کرد باید چون جرس در گردنش + **اللغات** علاج نداف یغما نام شہر
ترکستان کمان وہان کی مشہور ہی و معنی غارت نیز لاجی پناہ گیرندہ سراج بالفتح و تشدید را
زین فروش و زین ساز راجی امیدوار شدہ دابہ بفتح و تشدید با جاندار و چرندہ جرس
بفتحتین گھنٹہ اور گھڑیال **معنے ترکیبی** شرعلاج کی جا ایک کمان لوٹ کی ہی جس سے وہ
لوٹتا ہی اور اسی کو اپنی پناہ بنایا ہی اور سراج کا سین سرمایہ سود ہی جس سے یہ امید لگا لی ہی
اور سود اٹھا رہا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر دال دین کی نداف میں نہوگی تو اسکی ناف سے
آفت اسکے مکروفن کی ظاہر ہوگی یعنے جو مکروفن اسکے پیٹ میں بھرے ہین سب کھلجائینگے
اور اگر زین فروش زین میں دابہ کی کھوٹائی کرے اور بھرتی بھرے تو گھنٹہ کیطرح جیسے
دواب کی گردن میں ہوتا ہی اس زین کو اسکی گردن میں لٹکا دیا جاے **معنے معماے**
شرلاج پہ جا اور علاج پر سین لانے سے علاج و سراج ہوتا ہی اور لاج و لاجی اور راج و
راجی دونون صورت مین دونون صیغے اسم فاعل کے ہین مثل قاض اور قاضی اور

واع اور داعی بکے قسم ناقص سے معنے معماے قطعہ نداف مین اگر دال نہو گی ناف رہیگا
سرج کا قلب جرس سے محسنات کلام حالی تشبیہ کمان سے کیسی خوب ہی سین سرمایہ
سود کیسا ایراد فرمایا ہی کہ سود کا سر سین ہی اور سراج کے سر پر بھی سر اور سرمایہ کے سر پر
بھی سر اور اور بہت فلیتفحص الاختلاف متن مطبوعہ مین دابہ کی جگہ دایہ غلط ہی۔
نکتہ نجار تراشندہ کہ در ہنر بیحیا میساز دو در زیر بغل اری دارد کہ بیخ دار بقا بان میبرد و
نقاش نقش باز در چہرہ کشاے نقا بروے می نماید اما صورت تصویر را از شین تشویہ
در عقب دارد رباعی نجار پریشان بہر دسر زچنار + تاز آتش حرص گرم سازد بازار + در چشم
مصور بکشاید ز عجز + موریست کہ خط ہمی کند بر دیوار + اللغات نجار بالفتح و تشدید جیم
ہندی بڑھئی دار بمعنی درخت چہرہ کشاے مصوری نقا بالفتح و بجید پاک ہونا اور پاکی بالکسر
پاکان شین عیب وزشتی اور عیب کرنا تشویر خجل کرنا و شرمساری اٹھانا اور بے ہنر کرنا
عورت کا چنار ایک درخت ہی ولایتی کلان برگ اسکے بشکل پنجہ انسان رات کو آگ
اس سے برستی ہی ہزار سالہ ہوتا ہی معنے ترکیبی نثر نجار تراشندہ کہ ہنر مین بیحیا و مخل
رکھتا ہی اور بغل کے نیچے آری جس سے جڑ درخت بقا کی کاٹتا ہی اور نقاش نقش باز
ہی داؤ باز جب چہرہ کھولتا ہی تو بظاہر صورت نقا و پاکیزگی کی دکھاتا ہی لیکن بصورت
شین تشویر کے شین تصویر کا اپنے پیچھے رکھتا ہی یعنے انجام اسکے کام کا خجالت و
شرمساری ہی معنے ترکیبی رباعی نجار پریشان سر اپنا چنار سے بھی زیادہ بلند کرتا ہی اسواسطے
کہ آگ اسکے حرص کی بھڑکی ہوئی ہی اس سبب سے گرم بازاری چاہتا ہی کہ میرا کام خوب
رونق پکڑے اور مصور کی آنکھین غرور سے مچی ہوئی ہین اگر قضا و قدر اسکی آنکھین عجز سے
کھولدین تب جانے کہ وہ ایک مور ہی جو دیوار پر خط بناتی ہی معنے معماے نثر نجار بیحید
با ہی اور بغل مین اسکے آ اور رے جسکا مجموع ارہ بمعنی ارہ خرد بقا کی جڑ الف ہی کہ یہی
لف نجار مین ہی جب الف نہو گا نجر رہیگا بمعنی چوب تراشیدن نقاش اپنے منہ پر نقا دکھلاتا
ہی جب شین تشویر کا اسکے پیچھے آئیگا نقاش ہو گا شین تشویر اور تصویر مصحف یکدیگر
معنے معماے رباعی نجار پریشان چنار ہی اور چنار کا سر کاٹنے سے نار رہیگا بمعنی آتش

مصور کی آنکھ صاف ہی جب اسکو کھولدینگے تو مور جو اسمین چھپا ہی سو جھنے لگےگا کہ مور ہون ور نقش میرے ایسے جیسے خط مور کے دیوار پر محسنات کلام نجار کے لیے بغل اور آری دارد اور دارمین بھی ارنکلتا ہی بیدکیسا خوب ہی کہ نجار کے دو ہاتھ ہین دونون سے جا ہے کو ہی ہو اور رعایت نجار آتش اور آتش کے مناسب کرم وغیرہ و دیگر باقی عبارت۔
نکتہ الف قصار تردامن مدق اوست کہ در قصرخانہ جدائی بدان ستون می افرازد والف عصار کنجارہ تیر اوست کہ در چراغ روشنائی عصر خود بدان سیخ میسازد قطعہ قصار را کہ صاد صفا در درونہ نیست + قارست جیب و دامن از آلایش ہوان + دہان کہ ہمتش از پی سود از بان چرب + آہ دلش بسان چراغست در دہان + اللغات قصار بالفتح وتشدید صاد گاذر تردامن گنہگار مدق بکسر میم وتشدید قاف آلہ کندی گری عصار کقصار روغن گر کنجارہ بالضم ہندی کھل لیکن بہ کاف عربی وبہ کاف فارسی وبالفتح گلگونہ عصر بالفتح روزگار وزمانہ سیخ ہندی پونے خواہ روئی کے خواہ صوف کے اور بتی پنبہ کی قار برف ترکی ہی عربی مین بمعنی سیاہ ہوان بفتحتین آرام وآہستگی وبالضم خواری دہان بالفتح ہاروغن فروش چرب بالفتح چکنی چیز معنے ترکیبی نثر الف قصار یعنے گاذر تردامن کا اور تردامنی اسکی ظاہر ایک آلہ کوٹنے اور کندیگری کا ہی کہ قصر خانہ جدائی مین اُس سے ستون بناتا ہی یعنے بیمروت وبے آمیزش سب سے جدا ہی گویا قصرخانہ جدائی کا اسی سے قایم ہی اور الف عصار اسکا تیر ہی کہ اپنے عصر کے چراغ کی روشنائی کے لیے اُس سے بتی بناتا ہی اور اپنے زمانہ تیرہ وتاریک کو روشن کرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ اگر قصار کے درونہ مین صاد صفا کا نہین ہی تو جیب ودامن اُسکا آلایش خواری سے قار ہی یعنے سیاہ اور لتھڑا ہوا اور دہان کی زبان اگر سودا یعنے خرید فروخت مین خوب نرم وچرب ہی کہ چکنی چپڑی باتین کرکے لوگون کو فریب دیتا ہی تو اُسکی آہ دل مثل چراغ کے اُسکے دہان مین روشن ہوگی ایسی سوزان اور فروزان ہوگی معنے معمائے نثر لفظ قصر مین الف لانے سے قصار ہوتا ہی ایسے ہی عصر کے لفظ مین الف آئیگا عصار ہوگا معنے معمائے قطعہ قصار مین اگر صاد صفا نہین ہی قار ہی جو اسکی جیب و دامن

سے کہ جب قاف اور دامن رہا ہی حاصل ہوتا ہی دہان مین جو ہا ہی یہ قلب آہ کا ہی جو دہان
کے دہان مین ہی دہان دہان تجنیس تام محسنات کلام تیر کی لفظ مین ابہام ہی جو بمعنے
راٹ کے بھی ہی آہ دل کیسا لطف مقلوب وغیر مقلوب دونون کے لیے الاختلاف اصل
کتاب مین لکھا ہی الف قصار کنجارہ تیرا دست ہا یہ لفظ کنجارہ کا ٹھیک نہین معلوم ہوتا نہ معنے
اسکے کاف عربی کے ساتھ جو کھل کو کہتے ہین درست پڑتے ہین نہ کاف فارسی کے ساتھ
کہ بمعنی گلگونہ کے ہی راست آتے ہین لاجرم فضول معلوم ہوتا ہی البتہ اتنا کھٹکا ہی کہ مصرح
نے قصار کی صفت مین تردامن کہا ہی اسکی صفت مین بھی کوئی لفظ کہا ہوکہ وہ تغیر ہوگیا اور
سمجھ مین نہین آتا شارح نے سیخ کے معنے اُس چوب کے جس سے اشتعال کرتے ہین لکھے
ہین اور لغت سے بھی یہی معنے سمجھے جاتے ہین اور لکھا ہی کہ لفظ خانہ کا در قصر خانہ جدائی الخ مین بیکار
معلوم ہوتا ہی نہ مفید معنے ترکیبی ہی نہ معمائی اگر ہوتا بہتر تھا دوسرے کہتے ہین کہ الف قصار کو
ستون قصر جدائی الخ کہا ہی اسمین معنے معمائی تو ہوتے ہین معنے ترکیبی کچھ نہین ہوتے اس
سبب سے کہ جدائی کے قصار سے مناسبت نہین ہی پھر کہتے ہین مصرح بڑے شخص ہین کچھ
سمجھے ہونگے جو ہم نہین سمجھتے انتہی شارح بلند تلاش ہین جانے کیا ڈھونڈھتے ہین میری
سمجھ مین جو آیا لکھدیا ہی وعلیہ التکلان متن مطبوعہ مین بجاے مدق کے ہدق اور جدائی کے
خدائی غلط ہی۔

نکتہ صباغ رنگ آمیز درتہ صاد کہ دیگ مسین ست باغی داردازالوان کہ برگ آن جامہ
نود وخلقان سیاہ میکند ودباغ خام طمع بواسطہ باکہ حرف جرست تاجر منافع کند داغ
مشقت برروی پوست سیکشد قطعہ زصباغی شود صباغ باغی + چو شد صاد صیانت دور
ازوی + دگر دباغ را دال دیانت + زدباغی شود کم سہست باغی + اللغات صباغ بالفتح و
تشدید بہا رنگ رز صاد دروئین ومس دباغ پوست رنگنے پکا نیوالا صیانت بکسر نگاہداشتن
دیانت دینداری الوان جمع لون رنگہا معنے ترکیبی نثر یعنے صباغ رنگ آمیز کہ صاد کی تہ
مین جو دیگ مسین ہی ایک باغ رنگا رنگ کا لگائے ہوے ہی کہ وہ اُسکی آرزوئین ہین جنکے
سامان وسرانجام کے غم مین اپنے کپڑے بھی سیاہ کیے ہین اور مخلوق کے کپڑے بھی

سیاہ کرتا ہی یعنے آپ بھی رنج اٹھاتا ہی جھگڑے جھتون سے اورونکو بھی رنج مین ڈالتا ہی اور
دباغ خام طمع بواسطہ اور ذریعہ حرف با کے کہ حرف جر ہی بمعنی کشیدن جر منافع اور کھینچا کھینچ
فائدہ کے اپنی طرف کرتا ہی داغ مشقت کا روے پوست پر کھینچتا ہی یعنے اپنے ہی پوست پر
داغ لگاتا ہی معنے ترکیبی قطعہ صباغ اپنی صباغی سے باغ بن رہا ہی یعنے رنگ برنگی باتین
کر رہا ہی اسواسطے کہ صاد صیانت کا تو اس سے دور ہوگیا ہی اور دباغ مین جو دال دیانت
کی ہی اگر یہ دال نہو تو پھر وہ اچھا خاصہ باغی ہی معنے معماے نثر صباغ مین بعد حرف
صاد کے باغ ہی دباغ سے جو حرف با کو کھینچ لینگے جیسا کہ اشارہ ہی کہ حرف جر ست و اغ
رہ جائیگا معنے معماے قطعہ صباغی سے جو صاد صیانت کا دور ہوگا باغی رہیگا اور
دباغی مین اگر دال دیانت کی نہوگی باغی ہوگا ای بمعنی جو بمعنی گمراہی کے ہی باغی باغی
تجنیس تام محسنات کلام صاد دیگ مسین بدین رعایت کہ مس وروے کے معنے
مین ہی دباغ کے لیے کہ چمڑا پکانیوالا ہی خام طمع کیسی پختہ رعایت ہی بواسطہ با کیسا باریک
ہی کہ با واسطے کے معنے مین بھی آتی ہی صباغی صباغ صاد صیانت ایسے ہی دباغ دال
دیانت سب کا سر کلمہ حرف صاد و دال اور سواے انکے ذہن مستقیم پر مخفی نہین۔
الاختلاف شارح بنظر احتیاط تکرار قافیہ کے لکھتے ہین کہ اگر باغی کہ از جہت اول حال
میشود بمعنی ستمگار گرفتہ شود وثانی رابمعنے گلزار و برعکس صورت اول گنجایش دارد
برہر تقدیر برہر کدام بمعنی مغایران مصروف میباید شد تا قافیہ مکرر نشود انتہی مین کہتاہون
یہ تو قطعہ ہی پہلا شعر اسکا قافیہ ازوے دوسریکا باغی با الگ غی الگ بمعنی گمراہی
پھر قافیہ مکرر کیسے ہوا جو شارح کہ رہے ہین وہ بات ہی نہین ہی انکو یہ سبز باغ جانے
کہان سے نظر پڑا باقی تقریر فیہ ما فیہ متن مطبوعہ مین بجاے رنگ زر رنگ آمیز اور
مسین کی جگہ مبین دباغ کو داغ غلط لکھا ہی۔
نکتہ سکاک از سین نیشش دندان طمع تیز میکند تا کاف بلبلش رسد و غزال از غین نیزار
رشتہ وحبل می تابد تا زالی را بسر رسن افگند قطعہ سکاک درمیان سگک کارد میکند ہر
کارد بچنگ سکہ صفت گوہری زسام + غزال رشتہ جامہ آزدلش زغل + تا زال زر بشکل

غزال آورد بدام + **اللغات** سکاک سکہ زننده اگرچہ آہن گر کے معنے مین بھی ہی لیکن آہنگر
کا ذکر ہو چکا پھر مکرر کیون ہو کاک ہنری چپاتی غزال ریسمان فروش گر بتشدید زا و بہ تخفیف
آہو بره حبل رسن زال پیر فرتوت موے سفید و نام پدر رستم کہ موسفید پیدا ہوا تھا
سکک بہ جمع سکہ بمعنی لوہا کارد چھری وغیرہ سام نام جد رستم و زر سرخ زر طلا و ذہب و نقره و سیم
و نقود و روپیہ نیز بمعنی زال و پدر رستم مخفف زر معنے ترکیبی **نثر** سکاک مین سین نہین ہے
نیش دندان طمع کے تیز لیے ہوے ہی تو کوئی ہلکی پھلکی چپاتی اُسکے لب تک پہونچے اور غزال
کی غین ہزارون باندہ اور رسیان بٹتی ہی توکسی زال جیسے کو سر رسن یعنے پھندے مین پھانسنے
معنے ترکیبی قطعہ سکاک کو تو دیکھ کہ چھری کی طرح سکون مین گھسا ہوا ہی کہ معلوم نہین ہوتی
اور کام کرتی ہی تا سکہ کیطرح کوئی گوہر سام جیسے شخص سے حاصل کرے اور غزال بے جامہ
زر دل کے واسطے غل سے کاٹا ہی تو زال زر کو بشکل غزال کے دام مین پھانسنے **معنے معماے
نثر** سکاک کا لب سین ہی اگر کاک کو پہونچیگا سکاک ہوگا غزال کا سر غین ہی جب سر زال پر آئیگا
غزال ہوگا **معنے معماے قطعہ** سکک کے درمیان مین کارد جو مشابہ الف کے ہی لائی جائیگی
سکاک ہوگا قلب آز کا زا ہی جب غل مین لائینگے غزال ہوگا غزال غزال تجنیس تام ایسے
ہی کارد کا رد کہ دوسرا اصل مین کہ او آرد ہی **محسنات کلام** سین نیش دندان تیز لب
کاک اور غین و ہزار و رشتہ اور حبل رسن اور زال اور سام اور زر اور سام بمعنی زر اور رشتہ
اور دام اور غزال انکے سوا اور بھی سب مراعات و مناسبات ہین سکاک کاک سکک
سکہ سب مین اشتقاق اور علاوہ انکے من لہ قلب سلیم **الاختلاف** اس نکتہ مین شارح
نے سکاک کو بمعنی کارد گر کے لکھا ہی اور حبل کی جگہ حیل اور زال بمعنی پیر زن اس محل مین
جو مصارح نے کہا ہی تا زا لے را بسر رسن افگند اور انھین لفظون اور معنے کے موافق معنے
ترکیبی جو شرح مین موجود انتہی مین نے تو منتخب اور غیاث دونون مین ڈھونڈھا مجکو کہین
کارد فروش کے معنے مین سکاک نہین ملا سکہ زن اور آہنگر کے معنے لکھے ہین سو آہنگر کا ذکر
مصارح اوپر کر چکے بنام نہا دصدا دنہ نکتہ بھر مین سواے لفظ کارد کے کوئی اور رعایت
کارد فروش کی ہی شاید شارح نے سکین کی لفظ سے دھوکا کھایا کہ دونون کا مادہ ملتا ہوا ہی

حبل کو حیل ٹھرایا ہی اسکے معنے واو عطف کے ساتھ جیسا کہ اصل کتاب مین رشتہ اور حبل کے درمیان مین واو ہی ٹھیک ہو جائین تو بین بھی مان لون اور زال بمعنی پیرزن بھی اُس محل پر زال فرتوت سے بھی زیادہ لچر اور پوچ ہی آگے اپنی اپنی سمجھ متن مطبوعہ مین تیشش کی جگہ پیش اور بلبش کے بجاے بلبس غبل کو حیل اور آزکو از غلط لکھا ہی۔

نکتہ خف خفاف فخ یعنے دام دل ست اما اف کہ کلمہ ملال ست در عقب دارد و کاف اسکاف کہ نگونسار کنندہ است در پایان اس نشان نگونساری بنا ریا پائدار عمل اوست مثنوی چو زخفاف نعل واثرگونہ ٭ شود از راستان لعنش نمونہ ٭ گرز کاف تیر از قالب راست ٭ کشد سر قلب ؛ شد چون کجی راست ٭ اللغات خف بالضم موزہ و کف پاے شتر و آدمی خفاف بفتح و تشدید فا موزہ دوز فخ دام شکار اکاف بفتح و ث پالان دوز و بہ تخفیف و بکسر و ضم پالان اسکاف بالکسر ہر صانع کہ آلات آہنی سے کام کرے آس بالفتح و تشدید سین بنیاد و بنا معنے ترکیبی نثر خف خفاف فخ ہی یعنے دام دل کہ اور نکو اپنے دام مین پھانستا ہی لیکن اف جو کلمہ ملال کا ہی اسکے پیچھے ہی لگا ہوا ہی خود بھی ملال سے خالی نہین اور کاف اسکاف کا کہ نگونسار کرنیوالا ہی اس اعتبار سے کہ نگون بھی لکھا جاتا ہی اسکاف کے پایان اسمین واقع ہوا ہی نشان نگونساری بنیاد ناپائدار اُسکے عمل کا ہی کہ آخر کار بنیاد اُسکے عمل کی نگونسار ہوتی ہی معنے ترکیبی مثنوی اگر خفاف نے اُلٹا نعل لگایا یعنے راستباز ہی چھوڑی تو راست لوگونسے اسکے حق مین لعن ایک نمونہ ہوگی اور پوری بُرائی کا تو کیا بیان اور جو اکاف کے قالب مین تیر ہی کہ وہ الف ہی مثل تیر کے راست اگر اس سے سر کھینچے گا اور راستی کو ترک کریگا قلب رہیگا جو بمعنی کھوٹے پن کے ہی اور کھوٹاپن صریح و برملا کجی ہی نہ راستی معنے معماے نثر خف کا دل فخ خفاف یعنی بعد خف کے اف موجود اسکاف مین کاف اس کے لفظ کی بنیاد ہی اور نگونساری کاف کی نما ہی معنے معماے مثنوی نعل کو لوٹنے سے لعن ہوتا ہی اور قالب سے اگر تیر الف کا کھینچ لیا جائیگا قلب ہوگا محسنات کلام خف خفاف فخ کیسے قلب و مقلوب باہم گر ہین قالب قلب راست و کج باہم گر مناسب الاختلاف اس نکتہ مین مصرعہ جنے

اسکاف واکاف دونون مذکور کیے ہین نثر مین اسکاف اور نظم مین اکاف اور یہ اخیر نکتہ اس فصل کا ہی تا عام وخاص دونون معنے کا استیعاب کرین اسواسطے کہ از روے لغت کے اسکاف کے معنے بالکسر کفش گر وصنعت گر وموزہ گر اور درودگر اور ہر صانع کہ آلات آہنی سے کام کرے سب ہین پس اس لفظ کے لانے سے گویا جملہ پیشہ ورون آلات آہنی کا مذکور فرمایا اور جو کہ جدا جدا ہر پیشہ ور کا ذکر کرتے چلے آتے ہین اسلیے نظم مین خاص اکاف ایراد فرمایا جو مخصوص پالان دوز کے معنے مین ہی پس میری دانست مین اسکاف سے مصرح کی عام معنی سے غرض ہی ورنہ درودگر وغیرہ کا ذکر تو کر چکے اور موزہ گر کا ذکر کرتے ہین انتہی مگر شارح نے صاف صاف نہین لکھا کہ انھون نے کیا سمجھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے خف خفاف فتح کے حف حفاف فتح اور اس کو آس بر قلب کو ہر قلب باشد کو باشد غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از سوقیہ کہ بہ جبلت حیلت ولجاجت مشہور بود گفتند تا چند چون عیاری از پے زر قلب وقلبی در قلب راے چشم براے دل داری وبازار خلق تیغ زبان ہین الف بر سر بزاری کشی گفت این خوردہ مدانید کہ بازاری کہ از آن زن عاطل شود بیکاوش بود قطعہ بازار بود خانہ دیوان گہ دیوان + دیوانہ سودا است ازان ہر دم بازار پامال شدہ آنکس کہ بہ بازار درون رفت + بازار ببین پا بنہادہ بسر زار + اللغات سوقیہ مرد بازاری جبلت بکسر تین سرشت وعادت لجاجت ستیزہ کرنا عیار بالفتح وتشدید یا مرد بہت آمدرفت کرنیوالا اور بہت پھرنیوالا ماخوذ عیر سے کہ بمعنی اسپ بہر سو دوندہ کے ہی وبکسر اول چاشنی زر وسیم وترازوے زر سنج وسنجیدن قلب دل وکاسد وواژگون وہر چیز خالص دیوان جمع دیوزا ضعیف ناتوان وحقیر معنے ترکیبی نثر ایک نے ایک بازاری سے کہ جبلت حیلت ولجاجت کے ساتھ مشہور تھا یعنے پیدایشی مکار اور جھگڑالو پوچھا کہ توکہانتک مثل مرد عیار ادھر ادھر پھرنیوالے کے زر قلب یعنے خالص کے واسطے دراتا لیکہ تیری راے کے قلب مین قلب ای کھوٹا پن بھرا ہی چشم راے دل پھر یعنے یاد پر رکھیگا یار سے مراد جو کوئی اس سے موافق ہو اور واسطے آزار مخلوق

کی تیغ کو زاری کے سر پر کھینچیگا ای بظاہر زاری اور باطن مین تیغ زنی کہا تم اس بازی کو
نہین جانتے بازاری ہوگی اگر آزسے عاطل ہوئے تو بیج اصل ہی معنے ترکیبی قطعہ بازار
کہ یہ ایک خانہ دیوانگاہ دیوون کا ہی لہذا مردم بازار دیوانے سود کے ہین کہ سودائی ہوتے
ہین ضرور ہی کہ جو بازار کے اندر گیا پامال ہوا دیکھ لو بازار کو کہ زار کے سر پہ پانون رکھے
ہوے ہی معنے معماے نثر جبلت حیلت تصحیف قلب قلب تجنیس تام را سے کا
قلب یار اور را ے را ے بھی تجنیس یار پر جب چشم جو مرادف عین کے ہی آئیگی عیار ہوگا
زاری پر الف آنے سے آزار ہوتا ہی بازاری سے جو آز نکل جائیگا بیج اصل ہوگا معنے
معماے قطعہ دیوان دیوان تجنیس تام دیوانہ تجنیس زائد بازار مین لفظ با مصحف
بازار کے سر پر رکھا ہوا ہی با او زار مین تحلیل ہی محسنات کلام مصرح نے یہ باب نزہت
سوقیہ مین لکھا ہی اور اکثر ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ کا ذکر کیا لیکن چونکہ یہ لوگ بہت ہین ہر ایک
کا کہان تک جدا جدا بیان کرتے لہذا یہ حکایت و قطعہ اس انداز کا لکھا ہی کہ سارے
بازاریون کی مذلت و خواری کو شامل ہی جیسے نعمت خان عالی نے وقائع کے قصیدہ
شہر آشوب مین لکھا ہی شعر بہ اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست + بجا مونتہی اوا
کردم سخن را نیست پایانی الاختلاف متن مطبوعہ مین بحیلت کے بعد جبلت نہین ہی
حالانکہ اسمین تصحیف تھی بازی کی جگہ خوردہ آز کے بجاے آزار سود اکے ٹھکانہ بے سود
لکھا ہی

الباب السابع فی المستلذات والمشتہیات وفیہ فصول

فصل فی الغناء والحسنۃ

نکتہ توانگر ہزار حساب از وجاہت خود بواسطہ جمع مال بر دارد و روز آخرت ندانند

کہ ازان ہزار یکے واصل دارد بلکہ ازان یک ہیچ حاصل نباشد و لفظ غنا برین معنے
توانگرست کہ اولش غین ست کہ ہزار ست و میانہ نون کہ جمعیت را اشعار ست
و آخر الف کہ یکے در شمار و آن الف نیز ہیچ ندارد قطعہ دارد توان و روزی ز اول
توانگری + و آخر گری ز اشک تحاسر مفلسے + در قلب راسیست بتاسے یسار
ایک + راے آنکہ کرد بر سر او صرف شد اسی + اللغات توانگر بضم اول اصل
مین صاحب قوت کے معنے مین ہی مرکب توان اور گر کلمہ نسبت سے مجازا بمعنی
مالدار یہ لفظ اصل رسم خط مین بدون الف کے لکھنا خطا ہی اور پڑھنا روا ہی وجاہت
بفتح خوبروئی و روشناسی و عزت و آصل ملنے والا غنا بکسر توانگری و بے نیازی
و دولتمندی گری صیغہ واحد حاضر کا گریستن سے یسار بالفتح دست چپ و طرف
چپ و توانگری راستی ثابت و استواراسی بفتح ہمزہ و کسر سین و تشدید یا محزون
و اثر و نشانہ معنے ترکیبی نثر توانگر ہزار حساب اپنی وجاہت و عزت سے بسبب
جمع ہونے مال کے دل مین لگاتا ہی اور یہ نہین جانتا کہ آخرت کے دن اُن ہزار سے
ایک اُس سے واصل ہوگا جو اُسکی ذات ہی اور سب سے قطع پیوند ہو جائیگا
بلکہ وہ ایک جو واصل ہوگا اُس سے بھی کچھ حاصل نہوگا لفظ غنا کا اس معنی سے خوب
توانگر یعنے بھرا پُرا ہی دیکھو تو اُسکے اول غین ہی کہ ہزار عدد والی ہی اور میانہ اُسکا
نون کہ جمعیت کی خبر دیتا ہی اسلیے کہ نون جمع کے واسطے آتا ہی اب رہ گیا آخر مین الف
کہ شمار مین یکے ہی سو وہ بھی کچھ نہین رکھتا یعنے نہ اعراب نہ نقطہ معنے ترکیبی قطعہ
ظاہر ہی کہ اول مین تو توانگری توان و روزی رکھتی ہی مگر آخر مین گری یعنے گریہ ہی
جو مفلسی و زیانکاری سے ہوگا حشر کے دن قلب مین راستی کے اگرچہ بنا یسار یعنے مالداری
کی راستی سے ہی یعنے ثابت و استوار لیکن جسنے کہ اُسمین صرف مالداریکی راے کری اور سمجھا
جو کچھ ہی مالداری ہی وہ انجام مین البتہ آسی و محزون ہوا کہ افسوس صرف نہ کیا معنے
معماے نثر مصرحہ نے تصریح لفظ غنا کی کر کے تشریح معنے معمائی کی کر دی ہی فتامل
معنے معماے قطعہ توانگری کے اول توان اور آخر گری ظاہر جسکا مجموع توانگری

ہوا یسار کا قلب راسی ہی بمعنی ثابت و استوار اور جویسار کی را صرف کردی یعنے نرہی تو باقی ری کا قلب اسی ہی محسنات کلام ہزار و یکے اور غنا و توانگری اور مفلسی اول و آخر اور گری و اشک وغیرہ اور اور بہت خوبیان ہین الاختلاف شارح نے اسی کے معنے بریان اور مشتاق کے لکھے ہین مجکو تو لغت مین وہی سے ملے جو مین نے لکھے متن مطبوعہ مین درروز کے بجاے وروز اور شمار کی جگہ شمارد اور راسی کو راست ست غلط لکھا ہی۔

نکتہ در لغت زر راندن را گویند و نقرہ قفا را اشارت ست بدانکہ زر را از پیش رو نباید ماند کہ زردے رو بدانست و نقرہ را از قفا بباید گذاشت کہ سپر دفع سیلے زیانست قطعہ بہ زر و سیم ہر کہ شد مغرور + نہ کشد جز زیان و ظلم زغم + عین را ببین نمودہ صورت غین + سیم بنگر گرفتہ نقش ستم + اللغات زر اور نقرہ دونون کے معنے مصرح نے لکھدیے سیلے ہر دو پاے معروف ضرب دستی کہ گردن پہ مارین اسطور پر کہ چار انگلیان سیدھی کر کے گدی ہاتھ کی تلوار کی طرح گردن پہ مارین غبن بالفتح زیان پا ناخرید فروخت مین اور غبن بفتحتین خطا رلے اور تدبیر مین معنے ترکیبی نثر مصرح کتے ہین کہ زر اور نقرہ انکے معنے جانتے ہو لغت مین کیا ہین زر کے راندن ہین اور نقرہ کے معنے قفا واضع نے اسمین یہ نکتہ رکھا ہی کہ زر کو اپنے سامنے نہ چھوڑے کہ سبب زردروئی کا ہی اور نقرہ کو اپنے پیچھے رکھے کہ یہ سپر دفع سیلی زمانہ کی ہی معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی سیم وزر پر مغرور ہوا وہ سوا زیان و ظلم کے غم سے اور کچھ نہین دیکھیگا دیکھو عین بمعنی زر کے ہی مگر صورت اسکی اور غین کی ایک ہی ایسے ہی سیم نقش ستم ہی معنے معماے نثر معنے نثر اور قطعہ کے سب بیان مصرح سے واضح ہین حاجت اعادت کی نہین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین نباید کی جگہ بباید اور بجاے صورت غبن کے غین غلط ہی۔

نکتہ احوال بندہ چنان بہتر کہ در توانگری و درویشی افتان و خیزان باشد زیرا کہ اگر مدت توانگری دور و دراز کشد نزدیکست کہ از غفلت و غرور در لہو و لعب افتد

وبعتاب وعذاب مبتلا گردد نه بینی که چون در لفظ غنا که دامن او الف ست ممدود شود سرود گردد
که بر لهو ولعب دلیل ست **قطعه** تمول همان مایه باشد بسند + که لومت دهد گر شود منقلب +
وگر موی ازوی بکاهی عدد + کشتی تل ونکبت از ود رعقب + **اللغات** تمول مالدار ہونا
لوم بالفتح برا کہنا ملامت کرنا منقلب بالضم وکسر لام واگردنده وبفتح لام جاے واگردیدن
یا واگردیده شده عدد قصد کرنا اور اراده کرنا تل بالفتح وتشدید لام پشته ریگ وتوده خاک
نکبت خواری وخستگی ودردمندی **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین کہ بندہ کا حال ایسا
اچھا کہ آسودگی ومحتاجی مین اُفتان وخیزان ہو یعنے بنتا بگڑتا کبھی بگڑجاے کبھی سنبھل جاے
کسواسطے کہ اگر مدت آسودگی کی دیرودراز ہوگی تو قریب ہے کہ غفلت غرور سے لہو ولعب
اور واہیات مین پڑجاے اور عتاب وعذاب الٰہی مین مبتلا ہو تو نہین دیکھتا کہ غنا بالقصر
جو تونگری ہی اور جب یہ غنا مایہ کے ساتھ دراز ہوگی سرود کے معنے ہو جائینگے کہ دلیل واہیات
کی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اکثر ہی کہ جب آدمی بکثرت مالدار ہو جاتا ہی اور اُسوقت
دن جو کسی قدر بدل بگڑ جاتا ہی تو کچھ پروا نہین کرتا اسلیے کہ اور موجود ہی اور جو بقدر
کفایت کے ہو تو اُسکے بدلنے بگڑنے مین آپکو ملامت وسرزنش کرتا ہی کہ کیون ایسا
کیا بس تمول اُسیقدر کافی ہی کہ درصورت انقلاب تجکو لوم و ملامت کرے اور جو
اُس مایہ بسند سے ایک مو گھٹ جاے تو جانے کہ بعد اسکے مجکو تودہ خاک خواری ونکبت
کا اٹھانا پڑیگا بس یا تنا ہی تمول اچھا ہوتا ہی **معنے معماے نثر** دامن غنا کا الف ہی
مقصود جب یہ الف ممدود ہوگا فنا ہو جائیگا بالمد بمعنی سرود **معنے معماے قطعہ**
تمول کا قلب لومت ہی اور جب تمول سے لفظ مو کو گھٹائینگے تل رہیگا **محسنات کلام**
غنا کے ساتھ قید ذکر الف کی اسوجہ سے ہی کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی غیر متحرک بالاتفاق
اور جو کچھ ہین ظاہر ہین —

نکتہ توانگری ہمان مقدار کافیست کہ نانے گلو را بواسطہ جمع مال از لقمہ پریشان
مانع باشد بنگر در لفظ غنا کہ پردہ الیست برروے نا **قطعہ** وفی آن مایہ کفاف ست
کہ از مال کسان + منع دارندہ کند از طمع نفسانی + در قبول صلہ از غنی غنی لے گوید +

نہ کشد لاجرم از منت کس پژمانی + بر سر نے ز غنی غین ہزار آسانیست + خود مثل ہست
کہ یک نے و ہزار آسانی + **اللغات** وَفی بمعنی کافی وبس کفاف بالفتح اندازہ کسی چیز کا
اور اُسقدر جو کفایت کرے غنا مالداری نا گلو و حلقوم پژمان بالفتح وزائے فارسی بیرونق
و غمگین بقول بعض پژم بمعنی کوہ و الف و نون نسبت بسبب انجماد طبیعت و افسردگی
کے پژمردہ اور اندوہگین پر اطلاق کرتے ہین و بہر سہ حرکت نیز نے بانسلی وغیرہ و حلقوم
معنے ترکیبی نثر یعنے آسودگی اُتنی ہی کافی ہی کہ نائے گلو کو بسبب جمع ہونے مال
کے لقمہ پریشان سے باز رکھے لقمہ پریشان وہ کہ کچھ کسی کا لیا کچھ کسی کا اور اپنا کام کیا
حرام حلال ننگ و عار کی پروانہ کی دیکھ کہ لفظ غنا مین ایک پردہ ہی روے نا پر ای حلقوم
اور پردہ غین ہی اسواسطے کہ غین ابر و تیرگی کو کہتے ہین اور یہ دونون بمنزلہ پردہ کے
ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** وافی کافی وہ مایہ کفاف ہی کہ لوگون کے مال سے مانع ہو
اور جو دارندہ اُسکے ہین اُنکو اسکی طمع نفسانی سے بچائے اور باز رکھے اور جو کسی کا عطا
وصلہ ہوا ور اُسکے قبول مین جو غین غنی کی نفی کہے اور انکار کرے تو اس صورت مین بیشک
کسی کے احسان سے بیرونقی و غمگینی نہ اُٹھائیگا دیکھو لفظ غنی مین کہ نے کے سر پر غین ہی
جسمین ہزار آسانیان ہین اور خود مثل مشہور ہی کہ ایک نہین مین ہزار آسانیان
ہین جیسے کہتے ہین ایک چپ ہزار کو ہراتی ہی **معنے معماے نثر** بس یہی کہ غنا کا غین
پردہ روے نا کا ہی **معنے معماے قطعہ** غین غنی کے بعد لفظ نی موجود جو نفی کا ہی اور غنی
مین نی کے سر پر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین **محسنات کلام** جمع و پریشان متضاد نا کیواسطے
لفظ پردہ کا کیسا مناسب مایہ اور مال مرادف نفسانی غنی پژمانی آسانی سب سے
نی نکلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین وفی کی جگہ دنی اور بعد در قبول کے لفظ صلہ نہین ہی
پژمانی کے بجاے تبرتانی ۔
نکتہ مال از تازہ رو ئی اول ما مینما ید کہ آبیست اما اگر در آخیرش نظر صافی کنی و از
سرا ویگذری ال یابی کہ لمعان سراب ست **قطعہ** ہر کو نہاد گنج چو برگشت ازجہان +
درچنگ وارثان شود آن گنج او علم + وانکس کہ کرد جمع درم جز رمد ندید + بر عین جمعیت

زیر پریشانی درم + **اللغات** سراب وہی نمائش ریگ کی مثل آب ہندی دھوکا علم بفتحتین
نشان اور بوٹہ دار کپڑا رمد درد چشم و درد گردن **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ مال ایسی
ایک تازہ روشنی ہی کہ اول تو مانند آب ہی لیکن جو صاف نظر سے دیکھا اور اسکے سر سے گذر جاؤ تب سمجھتا ہی کہ یہ تو آل ہی
کہ سراب کے سے لیے دکھا رہا ہی اور آل بمعنے سراب **معنے ترکیبی قطعہ** جسنے مال جمع کیا اور چھپایا اسکا یہ حال ہوا کہ
جب وہ اس جہان سے لوٹ کے اس جہان کو گیا تو وہ مال وارثون کی لڑائی مین برملا اور علانیہ
ہوکے سب پر کھل گیا اور جسنے درم جمع کیے آخر وہ درم پریشان ہوے اسنے پریشانی درم
سے اپنے جمع کرنیکی آنکھ مین سواے رمد کے کچھ نہ دیکھا اسکے حق مین لوٹ کے وہ درم رمد
ہوگئے **معنے معماے نثر** مال کا اول لفظ ما ظاہر اور بنز مال میم ہی جب اس سے گذر
جائینگے آل رہیگا کہ مجموع مال ہوگا **معنے معماے قطعہ** جنگ کا قلب گنج اور درم
پریشان رمد **محسنات کلام** از سراو بگذری کیسا ابلغ ہی کہ مال کا سر میم ہی ہونے
سے آل رہیگا اور نیز یہ کہ ترک کرے رمد نہ دید تینون لفظ ایک مشابہ ہین آب سراب
ما تازہ روشنائی سر سبب مناسب یکدیگر جمع پریشان متضاد درمدعین باہم
مناسب۔

نکتہ در لفظ مال دو در میم چون غل واقع شد علامت امساک واغلال یدست و
الف علامت بسط وایثار بید ولام کہ در سطح دور او واقع ست نشان قبض و بسط
وعلامت توسط دارد وہرکہ الف بسط واسراف را بمیم امساک ولام توسط از اطراف
نگہدارد نشان صحت ترکیب مال یا بد بالام کہ ہم بر جمعیت دال باشد واگر در ابتدا
بہ الف اسراف الفت گیرد و در آخر خواہد کہ بہ میم امساک متمسک جوید جز الم افلاس
نہ بیند واگر در اول امساک نماید و در آخر دست باسراف کشاید زود باشد کہ سرّ
فاقہ اش برملا فتد **رباعی** خواہی کہ از تو صرف شود رنج روزگار + در صرف مال راے
توسط نگاہ دار + کانکس کہ نقد راش در اسراف خرج کرد + غیر از اسف ندید ز افلاس و
افتقار + **اللغات** غل بالضم وتشدید لام بندیکہ بر گردن نہند اغلال جمع غل بسط
بالفتح فراخی ووسعت ایثار بر گزیدن قبض پکڑنا پنجہ سے اور روکنا ضد بسط اسراف

بے اندازہ خرچ کرنا ممسک چنگ ورزدن اسف نجنتین سخت اندوگین اندشمناک ہونا افلاس تنگدست ہونا
معنے ترکیبی نثر مصرع لفظ مال مین تصرف کرکے کہتے ہین کہ مال مین دو میم کا تو ایسا
واقع ہوا ہی جیسے دو رغل کا جو علامت امساک اور بند کرنے ہاتھ کے ہی اور الف
علامت بسط و ایثار ہجدکی کہ الف کی طرح کچھ اپنے پاس نہ رکھے مجرد ہو جاسے نہ نقطہ
نہ اعراب اور لام جو سطح مین دو میم کے واقع ہوا اور یہ سطح الف ہی کہ خمو نہین رکھتا
میم کا جو غل و بند ہی یہ نشان قبض و بسط کا ہی اور علامت توسط کی یعنے میانہ روی کی
نہ قبض نہ بسط اب اس کلام کا ماحصل بتاتے ہین کہ جو کوئی الف بسط و اسراف کو میم امساک
اور لام توسط کے ساتھ دونون طرف سے نگاہ رکھیگا نشان صحت ترکیب مال کی پائیگا
اور جانیگا کہ بیشک مال کی یہ ترکیب اس طور پر صحیح ہی اور ٹھیک اس لفظ کو وضع
کیا ہی لام کے ساتھ کہ جمعیت مال پر دال ہی یعنے مال جمع رہیگا اور اگر ابتدا مین صرف
الف اسراف سے الفت کی اور آخر مین چاہے کہ میم کے ساتھ قبض کرے یعنے بند
وہ شخص سوائے الم افلاس کے نہ دیکھیگا اور اگر اول مین امساک کرے اور آخر
مین ہاتھ اسراف کا کھولدے اسکے فاقہ کا بعید بہت جلدی برملا ہو جائیگا معنے
ترکیبی رباعی یعنے اگر چاہتا ہی کہ رنج زمانہ کا مجھسے صرف ہو جاوے اور بدلجاوے
تو صرف مال مین راے توسط کا لحاظ رکھ نہ امساک کر نہ اسراف کسو اسطے کہ جسنے
اپنے نقد را یعنے فکر کو اسراف مین خرچ کیا اسنے سوانے اسف کے افلاس و محتاجی
سے اور کچھ نہین دیکھا معنے معمائے نثر لفظ مال مین مصرع نے میم سے امساک
الف سے اسراف لام سے توسط نکال کے مال قرار دیا ہی پھر اسمین تین صورتین صرف
کی قرار دیکر توسط کے حال مین مال کا مال اور ابتدا مین اسراف آخر مین امساک
اسمین الم ٹھہرایا ہی کہ اول الف ہی آخر مین میم اور اول مین امساک آخر مین اسراف
اس سے ملاقا ئم کیا ہی کہ اول میم ہی آخر الف اشارہ یہ کہ وہی مال مال بھی ہی
الم بھی ملا بھی مال کا صرف لوٹ پوٹ کرنیسے ملا کے معنے ظاہر و آشکار معنے معمائے
قطعہ صرف صرف تجنیس تام اسراف مین جو را خرچ ہو جائیگی اسف رہے گا

محسنات کلام قبض وبسط متضاد الغت مین الف نکلتا ہے راے توسط در صرف مال کیسا
خوب ہی کہ صرف کی رسے وسط مین ہی بھی ایسے ہی نقد را کا اسراف مین خرچ کرنا افلاس مین
بھی اسف موجود ہی **الاختلاف** شارح نے ملا کے معنے پُری کے لکھے ہین اور ضد خلا وہ
ملا اس صورت کا بالکسر لغت مین لکھا ہی جو پُر کے معنے مین ہی اور ملا بفتحتین (بفتحہ ہمزہ)
صحرا و آشکارا کے معنے مین ہی جو یہان تہ پُری کے معنے یہان لفظ سر کے ہوتے چسپان کب
ہین اور اصلی معنے ہوتے مراد ی معنے کیا معنے آسف کے معنے تاسف کے لکھے یہ بھی خلاف
لغت کہ خشمناک وغمناک ہونے کے ہین شاید اسف اور تاسف کا ایک مادہ
سمجھ لیا۔

نکتہ ایدرویش جاہ دنیا بصورت چاہیست ورتک او جز آہ نہ بینی ومن منصب او
نعمتے ست کہ جز صب یعنے ریختن آبروے عز از عقبش نیابی رباعی مہریست زمیم بر سر
منصب کل و چون برداری نصب ملا بینی وذل + ہر چند کہ شغل دنیوی تاج سر ست +
مگذار بگردن کہ بود آخر غل + **اللغات** ذل بالفتح وتشدید خواری اور خوار ہونا عز بالکسر
وتشدید زا ارجمندی ضد ذل غل بالضم وتشدید لام وہ بند جو گردن مین ڈالتے ہین یعنے
طوق + **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش دنیا کے جاہ کی اور چاہ کی ایک صورت ہی جسکے قعر
مین سواے آہ کے اور کچھ نہین ہی اور من اسکے منصب کی ایک ایسی نعمت ہی کہ اسکے
پیچھے صب یعنے آبرو عزت کی بہنا لگا ہوا ہی **معنے ترکیبی رباعی** منصب کے سر پر
مہر میم کی لگی ہی جب اس مہر کو توڑکے دیکھیگا نصب بلا وذل کا ہی پائیگا یعنے اس سے
بلا وذلت قائم ہوتی ہی اور ہر چند شغل دنیوی تاج سر ہی لیکن اپنی گردن پر اسکو مت رکھ لے
کہ آخر اسکا غل ہی **معنے معماے نثر** جاہ وچاہ تصحیف یکدیگر اور دونون کے قعر مین آہ منصب
مین من کا عقب صب ہی بمعنی ریختن اد عاے آبرو **معنے معماے رباعی** منصب مین
مہر میم کے اٹھانے سے نصب رہتا ہی لفظ شغل کے آخر غل موجود شین اسکا تاج جسکے
نقطے گویا مروارید تاج کے **محسنات کلام** جاہ وتک ومن ونعمت آبرو وعز
با ہمدگر مناسب مہر میم منصب سر کلمہ میم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے صب کے

جب غلط ہی۔

حکایت نابینائی را کہ چون نرگس ناتوانی عین را واسطہ جمعیت کردہ بود و چون لفظ جمع بسیار
زر گرد آوردہ گفتندش اگرچہ ترکیب نظر از روشنائی بصورت بصر ست تنگ چشمی مکن کہ بہر نوع
کہ باشد آفتاب عمر در گذارست گفت عجب کہ این خوردہ نمی بینید کہ چون عمر از عین عاری بود
حاصلش مر دنا خوشگواری بود **قطعہ** عین ست در لغت زر و خور چشم و چشمہ نیز + در ہر چہار
نسبت معنی معین ست + یعنے کہ بے زر آب رخ و نور چشم نیست + کس را اگر مرتبہ
خورشید روشن ست + **اللغات** گرد آوردن جمع کرنا نضر بالفتح زر بصر بفتحتین بینائی تنگ چشم
بخیل و ممسک مر بالضم و تشدید را بمعنی تلخی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کردہ شدہ
معنے ترکیبی نثر ایک نابینا سے جسنے کہ نرگس کیطرح ناتوانی چشم کو واسطہ اپنی جمعیت کا
کیا تھا تشبیہ نرگس سے ناتوانی بصر اور جمع کرنے زر دونون مین ہی کہ اسمین بھی زر ہوتا ہی
اور لفظ جمع کے مانند بہت زر جمع کیا لوگون نے کہا اگرچہ ترکیب نضر یعنے زر کی روشنائی
سے بصورت بصر کے ہی اور زر آنکھون کا نور و روشنی ہی لیکن تو تنگ چشمی اور بخل کیون کرتا ہی
اسواسطے کہ آفتاب عمر کا ہر طرح اور ہر وقت گذار مین ہی اے روان اور دوان یعنے
مفلس اور آسودہ دونونکی عمر تیر ہوئی چلی جاتی ہی پھر بخل سے تکلیف کیون اٹھاتا ہی
کہا تعجب ہی کہ تم اس باریکی کو نہین دیکھتے اور سب کچھ تو دیکھتے ہو کہ جب عمر عین یعنے زر
سے عاری ہوگی حاصلش اسکا مر اور ناخوشگواری ہوگی مطلب یہ کہ بے زر کے عمر تلخ
و ناگوار ہوجاتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** عین کے لغت مین چار معنے ہین زر اور خور
اور چشم اور چشمہ اور چارون مین نسبت معنے کے معین ہی یعنے بے زر کے کسیکو نہ آب
و رونق رخ کی ہی نہ نور چشم کا ہی اگرچہ خورشید روشن کا سا رتبہ رکھتا ہی اسلیے کہ آخر
وہ بھی عین ہی ہی **معنے معماے نثر** لفظ جمع کے دو جز ہین ایک جم جسکے معنے ہین چیز
بسیار دوسرا عین بمعنی زر کہ مرکب ہوکے بمعنے زر بسیار کے ہوا نضر بصر تصحیف ہمدگر عمر مین
عین آفتاب اور مر بمعنی گذشتن کہ یہ عین مر پہ رکھا ہوا ہی جسکا اشارہ آفتاب عمر
در گذارست ہی اگر لفظ عمر مین عین نہوگا مر رہیگا بمعنی تلخی **معنے معماے قطعہ** اس

قطعہ کے معنے سوا اسکے اور کچھ معلوم نہین ہوتے کہ چارون عین ہین اور معین یعنے عین کردہ شدہ
محسنات کلام چشم نابینا کی نرگس سے کیسی الطف تشبیہ کی ہی کہ صورت آنکھ کی رکھتا ہی
اور بینا نہین تنگ چشمی اندھے کی نسبت کیسی خوب ہی نوع عمر عجب عین عاری
سب مین عین معین کیسا خوب لفظ ہی کہ مقرر و مخصوص اور عین کردہ شدہ دونون
معنے مین ہی اور انکے سوا۔

فصل فی الاثواب والدواب والحواشی والمواشی والخدم

نکتہ ثیاب فاخرہ کہ در نقش تبات فاجرہ است اگر بر طریق صورت ورسم در پوشند
عمامہ غم وقبا فنائے نعم وپیراہن تیر آہن وازار آزار بدن باشد مثنوی کلاہے
کہ بر سرکشی شد گوا + دلت زوست ہالک ترک وفا + کمر جز بطاعت مبند ای جوان + کہ
تشویش مرگ آیدت درمیان + لباسی کہ ہر تفرقہ محتوی ست + پلاسیست گرجامۂ
خسرویست + اللغات ثیاب جمع ثوب جامہ فاخرہ گرانمایہ ونیکو تبات بفتح خز و
صوف وطیلسان ورخت فاجرہ بد وناچیز عمامہ ابر سپید ازار بکسر دستار وشلوار
وتنبان ولنگی گوا مخفف گواہ محتوی گھیر نیوالا اور محیط ہونیوالا پلاس بفتح ٹاٹ اور کپڑا
کم قیمت و پشمینہ سطبر معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین جسکو لوگ ثیاب فاخرہ جانتے
ہین یعنے گرانمایہ اور خوب وہ تبات فاجرہ ہی ای خز وصوف بدکاری اگر موافق رسم
اور بطریق ظاہر پہنتے ہین یعنے بنظر خود نمائی وزیبایش کے بس اس صورت مین عمامہ
عمامہ غم کا ہی جو سر سے لپٹا ہوا ہی اور قبا فنائے نعم ای نعم اخرت کے کھونے والے
اور پیراہن تیر آہن دل کے پار ہونیوالا اور ازار آزار بدن حاصل یہ کہ خود تن کے
کپڑے جنکو پہن کے نمایش وزیبایش اپنی دکھاتا ہی اور بخلاف اہل معنے مثل اہل صورت
کے رسم اور ظاہرداری کر رہا ہی یہی اُسکے حق مین وبال وآفت ایک وقت مین ہوجاتے

معنے ترکیبی مثنوی یعنے اگر کلاہ فقر کی سر پر رکھے یا سواے فقر کے اور پوراحق اسکا ادا
نہین کیا تو وہ کلاہ ہی اس بات پر گواہی دے رہی ہی کہ تیرا دل ہالک ہی یعنے ہلاک
عقبے مین پڑنیوالا اور اگر پٹکا کمر پر باندھے تو سواے طاعت حق کے مت باندھ کہ تشویش
مرگ کی تیرے درمیان مین آنیوالی ہی اسیلیے جو لباس کہ تفرقہ پر محتوی ہی یعنے تفرقہ
اسکو گھیرے ہوے ہی اگر وہ جامہ خسروی بھی ہی تو پلاس سے بدتر ہی اور تفرقہ یہ کہ
مرگ کے وقت تجھ مین اور اسمین ضرور ضرور جدائی ہو جائیگی یہ کلاہ و کمر کچھ نہین ہوگا
معنے معماے نثر ثیاب فاخرہ بتات فاجرہ عمامہ غمامہ قبا و فنا پیراہن تیر آہن ازار آزار
یہ سب تصحیف و نقش ایکدوسرے کے ہین معنے معماے مثنوی کلاہ کا دل ہلاک ہی
اور کمر پریشان مرگ کاف گاف معا مین ایک ہی لباس مین تفرقہ ہونے سے پلاس
ہوتا ہی محسنات کلام ثیاب اور نقش اور صورت اور رسم کہ بمعنی نشان کے ہی
اور بدن اور سر اور کلاہ اور دل ترک کمر میان پلاس لباس جامہ سب مراعات و مناسبات
یکدیگر سے ہین الاختلاف شارح نے نبات بمعنی گیاہ کے لکھا ہی مین نے بتات بمعنے
صوف و خزاب سمجھنے والے نبات اور بتات مین چاہیے جسکو مناسب محل سمجھین
اور غمامہ کے معنے بینی و چشم بند شتر و سر بند اور یہ کہ یہان اول مستعمل ہین کہ وہ بینی
ہی اور مین نے موافق لغت کے ابر سفید کے اور پلاس بمعنی کلیم کے یہ تو ہو سکتے ہین متن
مطبوعہ مین بتات کی جگہ ثبات اور تیر آہن کو پیراہن لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از اثواب زینت دنیوی کنارہ گیر کہ تشریف ثواب آخرت یابی سراپاے
عین وجود خود را بخلعت حق بیاراے تا خلعت وصول قربت بینی قطعہ تا شود رایت
مجرد از عنا ہیچون مسیح + جامۂ آرایش و رعنائی کن از تن برون + بر تن درویش
نیلی پوش در یا دل کلیم + شد چو نیلوفر گلے بالاے بحر نیلگون + ہر کہ با تاج نمد سلطان
والا شد گرفت + پیش نامش اطلس چرخ نگون بالاے نون + اللغات اثواب جمع
ثوب بمعنی جامہ خلت بالضم و تشدید لام دوستی و دوست خلعت کپڑے سیئے ہوے
جو کسی کو پہنائین و مال گزیدہ مسیح دوست اور بہت پھرنے والا اور دروغ گو و لقب

حضرت عیسی اور دجال کا بقول بعض لقب دجال کا بروزن مسکین کے ہی اور لقب حضرت
عیسیٰ کا بروزن صحیح کے نیلوفر ہندی کنول اور پھولا کلیم کمل بحر نیلگون آسمان اور نیلوفر
مراد آفتاب سے ہی معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین ایدر وکش اثواب یعنے لباس
زینت دنیا سے کنارہ کر تو خلعت ثواب آخرت کا پائیگا اور سراپا مین اپنے وجود کو خلعت
حق سے آراستہ کر تو خلعت وصول قربت آلہی کا دیکھیگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے یہ جامہ
آرایش ورعنائی دنیا کا اپنے تن سے اُتار تب راے تیری مجبر درنج وعنا سے مثل مسیح
کے ہوجاے جو ہمیشہ خرقہ دوزی کرتے رہتے تھے اور کبھی ثابت کپڑے سے بھی رغبت نکی
اور جو فقیر نیلی پوش دریا دل ہی اُسکے جسم پر کلیم ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہی جیسے بحر نیلگون
مین کنول کا پھول اور آسمان کبود مین آفتاب پھر اس سے زیادہ زیب وزینت کونسی
ہی اور جو کوئی تاج نمد کا رکھکے سلطان والا ہوا اُسکے نام کے آگے چرخ نگون نے بالاے نون
پکڑا تعظیما یعنے خمیدہ ہوگیا جیسا کہ خمیدہ ہی معنے معماے نثر اثواب کے اول الف ہی
جب اس سے کنارہ پکڑے گا ثواب رہیگا اور جو عین کو خلت مین لائینگے خلعت ہو گا
معنے معماے قطعہ آرایش کا جامہ کہ مراد اول آخر سے الف وشین ہی جب اُتار ڈالا
جائیگا راے رہیگا اور رعنائی کا جامہ را اور یا ہی اسکے نکال ڈالنے سے عنا رہتا ہی کلیم مین لفظ
کل بالاے یم واقع اطلس کو چرخ دینے سے سلطا ہوتا ہی اور جب نون نام کا اسکے
سامنے آئیگا سلطان ہوگا محسنات کلام مین وجود مرادف کلیم کا یہ لفظ ایسا ایراد
کیا ہی کہ بصورت کلیم بکاف عربی کے ہی جو مناسب مسیح کے ہی نیلی پوش نیلوفر نیلگون
تینون مین لفظ نیل نکلتا ہی چرخ واطلس کیسا ابلغ ہی کہ اطلس چرخی بھی ہوتا ہی بالا نون
کیسے خوب ہین الاختلاف آخر شعر مین جو نون ہی شارح نے اسکو ماہی کے معنے مین
لکھا ہی اور معنے شعر کے یہ ہر کہ قناعت بہ کلاہ نمدی کرد واکمال رضا بآن داد درحق او
تاج سلطانی شمرد ودر پیش رو نام خود چرخ نگون میگیر دہر اہی ماہی کہ درزمین ست
یا ہمراہ برج حوت ذکر خصوص برج حوت تاکیداست یعنے آسمان وزمین پیش رو
نام او میگردند انتہی یہ معنے شارح کے ہین انسے معلوم ہوتا ہی کہ بالا مین جو با ہی اسکو

معیت کے معنے مین لیا ہی اور نہین معلوم لا کو کہان میٹ دیا نفی کر دیا اب سمجھنے والے آپ سمجھ لینگے ۔

نکتہ مفلس محتاج کہ چون الف ہیچ ندارد چون درمیان جامہ فاخر آید از اطراف فخرے و نازشے باحوالش بیند و خیل کہ سیماے خیر بجید در ناصیہ دارد ہر کہ بر میخ طویلہ کہ ہیات الف دارد بہ بندد شک نیست کہ خیلا و تکبر حاصل کند قطعہ ولی کز زی نو یا بد نواے + طمع دارد ز ہر کس دلنوازی + غلام ترک بر تازی چو بہ نشست + نخیزد زو بغیر از ترکتازی + اللغات خیل اسپان و سواران سیما بالکسر علامت طویلہ وہ رسی جس سے چار پایون کے پانون باندھتے ہین اور رسی طویل جسمین پانون چار پایے کا باندھکر چھوڑ دین تو چہ تا پھرے مجازاً اصطبل خیلا بالضم و فتح یا تکبر کرنا اور گمان کرنا زی بالفتح و تشدید یا جامہ و لباس نوا بفتحتین سامان و اسباب ترکتازی بالضم مطلق تاختن و غارتگری اور مثل ترکون کے دوڑنا ترک بالضم نام قوم منسوب بہ ترک کہ فرزندان نوح علیہ السلام سے تھا معنے ترکیبی نثر مفلس محتاج کہ الف کی طرح کچھ نہین رکھتا جب لباس فاخر پہنتا ہی اطراف سے نہایت ہی فخر و نازش اپنے بیچ مین سمجھتا ہی اور خیل یعنے گھوڑا کہ علامت خیر بجید کی اپنی پیشانی مین رکھتا ہی لیکن جو کوئی میخ طویلہ پر کہ بہیئت الف کے ہی باندھ لیتا ہی کچھ شک نہین ہی کہ وہ خیلا اور تکبر حاصل کرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو دل کہ زی نو یعنے لباس نو سے کچھ سامان و نوا حاصل کرتا ہی وہ ہر کسی سے اُمید دلنوازیکی رکھتا ہی کہ ہر کوئی میری دلنوازی کرے مثلاً غلام ترک جہان تازی پر سوار ہوا اُس سے سوا ترکتازی اور لوٹ کے اور کوئی بات نہین پیدا ہوتی معنے معماے نثر لفظ فاخر مین فخر ہی جسمین الف آگیا ہی خیل اور خیر بجید یعنے بدو نراد و نونکی پیشانی خے ہی اور جب خیل کو میخ الف پر باندہینگے خیلا ہوگا معنے معماے قطعہ لفظ دل جو زے اور نوا کے مقارن ہوگا دلنوازی حاصل ہوگی اور ترک جب تازی پر سوار ہوگا ترک تازی ہو جائیگا محسنات کلام الف سے تشبیہ وہی بے نقطہ اور بے اعراب ہونے مین ہی نو نوا دلنوازی کہ دلنوازی مین بھی نوا ور نوا موجود ہی ایسے ہی ترکتازی کہ تازی اور ترک اس سے نکلتا ہی کیسے خوب لفظ ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین پہلے ہی مفلس کی جگہ مفلسے اور خیر بجید کو خیر بجید خیلا و تکبر کی جگہ خیل او تکبر غلط ہے

ایسی ہی بہت غلطیان ہین —

نکتہ اسپ گوہری آنست کہ دندانہای پہلویش از لاغری چون سین ظاہر شود وہنوز از روانی سر و پایش آب باشد و مرکب بے بنیاد آنست کہ چون میم و رے نامش تلخی و بدعنانی نماید از تک او جز کب و در سر آمدن نیاید قطعہ نون سمند اگر قدمش رہبر نکوست از حسن و تازگی سمن چار پا بود + وان بارہ کہ پای برہ مستقیم نیست + نے بارگیر بار سوار انہ عنا بود + اللغات کب سرنگون کرنا ایسے ہی در سر آمدن چار پا چار پایہ بارہ اسپ بارگیر گھوڑا اور ہر شی سواری ولادنے کی معنے ترکیبی نثر اسپ اصیل وہ ہی کہ دندان اسکے پہلو کے لاغری سے تو سین کی طرح ظاہر ہون یعنے لاغری سے تو ایک ایک پسلی دکھاتی ہو پھر بھی روانی سے سر و پا اسکا آب ہوا ی نہایت نرم رفتار اور مرکب بے بنیاد وہ ہی کہ جب میم و رے اسکے نام کی تلخی و بدعنانی ظاہر کرے تو اسکی چال و تک سے سوا اوندھا گرنے اور در سر آمدن کے اور کچھ ظاہر نہو معنے ترکیبی قطعہ نون اس سمند کا کہ جسکا قدم رہبر خوبی کا ہی حسن و تازگی سے ایسا ہی جیسے ایک سمن چار پا چار پا باعتبار چار پنکھریون کے یعنے محظوظ و مسرور کرنیوالا اور وہ بارہ جسکا پانون راہ پر مستقیم نہین ہی وہ بارگیر نہین ہی بلکہ رنج و دقت سے بار خاطر سوار کا ہی معنے معماے نثر اسپ مین حرف سین گویا اسکی پسلیان ہین بلحاظ دندانون کے اور سر و پا اسکا اب جب سین اس آب کا پہلو ہوگا اسپ ہوگا مرکب بے بنیاد مرگ ہی کاف عربی فارسی کا معما مین ایک ہی اور یہی مرکب میم و رے مر بمعنے تلخی اور آخر اسکے کب بمعنی سرنگون کرنے سے دونون کی ترکیب سے مرکب ہوجائیگا اور نیز باکو اگر کاف کے سر پر لائینگے جیسا کہ اشارہ در سر آمدن کا ہی تک ہوگا کہ باد تا و کاف و گاف معما مین ایک ہین معنے معماے قطعہ سمند کے اول لفظ سمن ہی اور جب یہ چار پا ہوگا یعنے دال چار عدد والی ملحق ہوگی سمند ہوجائیگا بارہ مین لفظ پا اور رہ دو نون موجود جب بارہ کا پانون جو ہا ہی مستقیم نرہیگا بار ہوجائیگا محسنات کلام پہلو کو سین کے دندانون سے تشبیہ کرنا باعتبار برابر ہونے دونون کے ہی لفظ چار پا کیسا ابلغ ہی کہ اسپ بھی چار پا ہی اور سمن بھی

چارپا اور دال بھی جو قدم سمند کا ہی وہ بھی چارسدہ والی اور تیز تیز و چالاک چیز کو بھی کہتے ہین کہ اسکے چار پانون ہین بارہ برہ تجنیس زائد بارگیر مین بھی لفظ بار ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین گوہری آنست ای جگہ گوہری ست بدعنانی کے بجاے دہ غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ سیر فرس را بر سر علامت فرست امارہ روا موجب تفرقہ سفر ست دل ببغل مدہ کہ سبب لعل یعنے فساد دل ست ابل راجع مکن کہ پریشانی بال و بلا را شامل ست سر بقرہ ببر کہ موسی وار قرہ عین ابرار گردی و از حمیر کنارہ گیر کہ چون عیسے میر لشکر احرار شوی از پوست اغنام بگذر تا مغز غنا یابی دل از احشام بردار تا رام یعنے نیت تجرید خالص گردانی مثنوی اسپ بجا ہمت فگند از ہوس + چاہ ببین در تک پای فرس + ہر کہ کشد از سر استر عنان + ستر امان باشدش از کودنان + مایہ ترکیب شتر شت و راست + زونشو و جمعیت رای راست + ہر کہ دہد دل زجہالت بشور + جز دل شورش ندہد جور دور + وز غنم آنکس کہ دلش خرم ست + قامت نونش بمیان غم ست + اللغات فرس بفتحتین اسپ فر بالفتح و تشدید را زیبائی بغل بفتحتین ہندی خچر ابل بکسرتین شتر بال دل و تن بقرہ بفتحتین گاؤ قرہ عین روشنی وخنکی چشم ابرار بالفتح نیکو کاران حمیر خرا احرار آزادگان اغنام جمع غنم گوسفند وغیرہ احشام بالفتح چاکر و غلام آم بالفتح و تشدید میم آہنگ کردن استر بالفتح خچر ثور بالفتح گاؤ روث بالفتح ہندی گوبر غنم بفتحتین گوسپند وغیرہ معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین ایدرویش اگرچہ سیر فرس کے سر پہ علامت فر کے ہی ای خوبی و بزرگی لیکن مسافر کو سفر مین بڑے تفرقہ اور پریشانی کا موجب ہی جس سے پیادہ چلنا بہتر دل بغل یعنے خچر سے بھی مت لگا کہ سبب لعب اور خرابی دل کا ہی اور شتر بھی جمع مت کر کہ پریشانی بال و بلا کو شامل ہی سر بقرہ یعنے گاے کا کاٹ کہ موسی کی طرح قرۃ العین ابرار و نیکون کا بنے اور حمیر سے بھی کنارہ کر کہ عیسی کے مثل میر لشکر احرار کا ہولے اغنام کے پوست سے علحدہ ہو تو مغز غنا کا حاصل کرے احشام سے دل اٹھالے تو رام یعنی نیت تجرید کی خالص ہو جاے معنے ترکیبی مثنوی اگر تجکو ہوس فرس یعنے اسپ کی ہی تو جان لے کہ یہ تجکو چاہ مین ڈالیگی کسواسطے کہ اسکے قدم کے نیچے چاہ ہی اور وہ رس بمعنی چاہ کے ہی اور جو کوئی

استر کے سر سے باگ اُتاریگا اور ترک کریگا اسکے لیے کو دنون سے پردہ پوشی امان کی ہی اور
کودن اہل دنیا جوان چیزون مین مبتلا ہین شتر کی ترکیب شت اور رے سے ہی اور شت
پریشانی پھر راے راست کو جمعیت اس سے کیسے حاصل ہولے اور جو جاہل جہالت سے
ثور مین دل لگاتا ہی اسکو دل ثور کا جو روث یعنے سرگین ہی زمانہ ظالم دیتا ہی اسکے سوا کچھ نہین
اور جسکا دل غم سے خوش ہی اسکا قامت خمیدہ ہی چونون غم کے درمیان مین ہی ہمیشہ غم مین
رہتا ہی چنانچہ مشہور ہی غم نداری بز بخر مغنے معماے نثر سیر کا سر سین ہی جب لفظ فر اسکے سر پر
آئیگا فرس ہوگا اور سفر پریشان فرس بغل کا قلب لعب عین غین معامین یکسان ہین اہل
کے پریشان ہونے سے بال وبلا حاصل ہوتا ہی سر بقرہ کا با ہی جب کاٹا جائیگا قرہ رہیگا حمیر
کا کنارہ حا ہی جب اس سے کنارہ کرینگے میر رہیگا پوست اغنام کا الف ومیم ہی جب
اس سے علحدہ ہونگے غنا رہیگا جو اس لفظ کا مغز ہی احشام ہرگاہ اس سے دل اٹھا لینگے
جو حشا ہی ام رہیگا مغنے معماے مثنوی فرس کا تک رس ہی بمعنی چاہ استر مین الف بمنزلہ
عنان کے ہی جب اسکے سر سے اُتار لیا جائیگا ستر رہیگا شتر کے لفظ مین شت ورا دونون موجود
ثور کا قلب روث ہی غنم کا مل نون ہی اور اطراف سے اسکے غم نکلتا ہی محسنات کلام
سیر و سر راہ رو اور سفر دل اور بغل کہ بغل مین بنظر لفظ دل کے ایہام بھی ہی ابل کے ساتھ
لفظ جمع کا کہ واحد اسکا نہین ہی یہی واحد یہی جمع بھی ہی بقرہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کا ذکر کہ
انکو ایک گاے کے ذبح کرنیکا جو سامری نے ڈھالی تھی حکم ہوا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے
ساتھ ذکر حمیر کا کہ انکی باربرداری کا تھا نہ سواری کا اور موسیٰ کی رعایت سے لفظ قرہ کا
کہ قرہ عین لی ولک انکی نسبت حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے کہا تھا بدرخواست ارادہ
انکی پرورش کی اور استر وستر کہ ستر مخفف استر کا بھی ہی اور ثور وجور اور دور اور استر
کے ساتھ کودن کہ اسپ کم رفتار اور پالان کے معنے مین بھی ہی اور راے راست کہ
فکر کے معنے مین بھی ہی اور شتر مین را موجود ہی اور سوا انکے سب صنایع بدایع سے ہین اور
قصہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا پورا پورا تفسیرون مین لکھا ہی اگر کوئی طالب کل کا ہووے تو
فلیرجع الی التفسیر الاختلاف شارح نے کودن کے معنے مین لکھا ہی کہ مزاج حیوان کے

اُسکے چرواہے مین اثر کرتے ہین اور اسکو لکھا کہ حدیث سے ثابت ہو کہ شتر کے مزاج مین تکبر ہی
لہذا شتربان بھی متکبر ہوتا ہی اور گوسفند کے مزاج مین فقر کہ فقر شبان کا اسی سے ہی اور
نچر اسپ وخر سے مرکب ہی اُسمین حماقت وکودنی بہت ہی بس جو اس سے آمیزش کریگا
اُسمین بھی حماقت بہت ہوگی بس جو نچر سے الگ رہیگا وہ کودونیئے خلاص پا لیگا
انتہی اور مین نے مراد اہل دنیا سے لی ہی جیسا کہ کہا ہی شعر دنیا ہیچ ست وکار دنیا ہمہ ہیچ +
اے ہیچ زہر ہیچ در ہیچ ہیچ + **الاختلاف** متن مطبوعہ مین پہلا فقرہ یون شروع کیا ہی (اید روش
اگر فرس را بر سر علامت فراست اما را رہ روا را) اور اصل کتاب مین یون ہی مع بعض
غلطی کے جو نسخہ ہذا مین لکھا گیا تھا دل بغل کو دل بیغل اور بجاے لعب کے تعب اہل کو
اہل بجاے ستر شتر غلط لکھا ہی۔

نکتہ مرکب کہ تک ندارد مرگ بے پایان ست وچاکر کہ ثبات رایش نبود چاک جنان **قطعہ**
آفت بیکرانہ اندافراس + چون ندارند سر زخوی وغل + ور گذشتند از سر خدمت + تن
خدام ہست دام حیل + **اللغات** تک قدم جنان جان آفراس جمع فرس حیل جمع حیلہ
معنے ترکیبی نثر جس مرگ مین کہ چال وقدم نہین ہی وہ مرگ بے پایان ہی اور جس نوکر
کی راے مین ثبات نہین ہی وہ چاک دل جان کا ہی ای زخم **معنے ترکیبی قطعہ** جو آفراس
کہ کھوٹی عادت نہین چھوڑتے آفت بیکرانہ ہین یعنے اُف کہ کلمہ افسوس کا ہی اور جو خدام
سر خدمت مین کنارہ کرین تو اُنکا تن دام حیلون کا ہی یعنے بہانے بناتے ہین **معنے معماے**
نثر مرکب کا تاک بے ہی بے تک ہونے سے مرگ رہیگا اور چاکر کی را اگر ثابت نرہے گی
چاک رہیگا **معنے ترکیبی قطعہ** آفت بیکرانہ اُف ہی خدام کا سر خا ہی اگر اس سے
درگذرینگے دام رہیگا افراس مین لفظ راس بمعنی سر کے ہی اگر سر نر کھینگے تب بھی اُف
ہوگا **محسنات کلام** ثبات رایش کیسا خوب ہی ایک یہ کہ را اُسکی ساقط کیجاے
دوسرے یہ کہ راے اُسکی متزلزل ہو **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین ایک معاخذت
مین بھی نکالا ہی کہ بعد اسقاط خا کے ذمت رہیگا جو مقابل مدح کے ہی اول تو ذمت نکلتا
نہین دمت بدال مہملہ نکلتا ہی اور مانا دال ذال معما مین یکسان ہین تاہم مصرح سے

کوئی اشارہ اسکا نہین ہی پھر کیسے صحیح جانا جاے بس محسنات کلام سے ہی نہ معما۔
نکتہ درلفظ خدم خدروئیست ومیم ہیئت دہن خدم آنسنت کہ روے از دہن مخدوم نگردانند یعنے پشت برسخن او نکنند وتب در تبع ہلاک ست وعین چشم یعنے تبع باید کہ ہلاک خود پیش چشم متبوع معین بیند یعنے جان خود فداے نظر او کند قطعہ خواجہ را آنزمان ولاگردد + کزسر خویش بگذرد مولا + بندہ اندم چو شمع زندہ شود + کہ کند رخ زبندگی زیبا + اللغات خدم بفتحتین چاکران وغلامان خد بالفتح وتشدید دال رخسار تبع بمعنی پیروان جمع وواحد ہر دو ولا بکسر دوستی ومحبت مولا بفتح میم ولام غلام آزاد کردہ شدہ معنے ترکیبی نثر لفظ خدم مین خد بمعنی رو کے ہی اور میم بہیئت دہن بس خدم وہ ہی کہ منھ دہن مخدوم سے نہ پھیرے یعنے اسکی بات پر پشت نہ کرے اور پیچھے نڈالدے اور تبع مین تب ہلاکت ہی اور عین چشم ہی یعنے تابع کو چاہیے کہ ہلاک اپنا پیش چشم متبوع کے معین دیکھے یعنے جان اپنی اسکی نظر پر فدا کرے معنے ترکیبی قطعہ خواجہ کو مولا سے اسوقت ولاو محبت ہوتی ہی کہ مولا اسکی رفاقت مین اپنے سر سے گذر جاے اور بندہ اسوقت شمع کی طرح زندہ ہوگا کہ رخ اپنا بندگی سے زیبا کرے معنے معما نثر خدم مین خد بمعنی رو اور میم بمعنی دہن دونون موجود ہین ایسے ہی تبع مین تب ہلاک اور عین بمعنی چشم معنے معماے قطعہ مولا کا سر میم جب اس سے گذر جائیگا ولا حاصل ہوگا بندہ کا رخ باہی اگر اس باکو زے کریگا زندہ ہوگا جسکا اشارہ زیبا ہی یعنے بے کو زے کرے محسنات کلام خد رو ہیئت دہن پشت مناسب یکدیگر شمع سے تشبیہ شگفتہ رو مین ہی یعنے خوش خوش خدمت بجالاے الاختلاف متن مطبوعہ مین (در لفظ خدم خداست) بجاے اسکے جو نسخہ ہذا مین ہی اور بجاے تبع تیغ اور دوسری جگہ بھی تبع کو تیغ ولاکو ولی غلط لکھا ہی۔
نکتہ غلام بیغم لاے سیاہ باشد وشاگرد پاک دامن شاکر ونیک خواہ قطعہ آنکو غم غلام شناسد بلاے دل + صافی شدہ زلاے غم آزاد باش + وآنراکہ اوستاد فنون فراغت ست + شاگرد گر ندارد ازان شاد باش + اللغات شاگرد اصل معنے

اسکے خادم کے ہین مجازاً تلمیذ شاکر شکر گذار لاے کیچڑ اوستاد مین واو اشباع کی ہی معنے
ترکیبی نثر غلام بے غم جو پروا مالک کی نہین کرتا اور غمخوار اُسکا نہین وہ لاے سیاہ ہی یعنے کالی
کیچ جسمین مالک اندھا ہوا ہی اور شاگرد پاکدامن شاکر اور نیک خواہ معنے ترکیبی قطعہ
جو شخص کہ غم غلام کا بلاے دل جانتا ہی اور اس بلا مین نہین پڑتا وہ صاف و بے کدورت
ہی تو اُسکو لاے غم سے آزاد پائیگا اور جو کوئی کہ فنون فراغت کا استاد ہی یعنے فراغت کے
فن مین فراغ حاصل کیے ہوے ہی اگر شاگرد نہین رکھتا تو اُسکو خوب شاد و شادان پائیگا
معنے معماے نثر غلام کے اول آخر غم ہی بیچ مین لاے شاگرد کا دامن دال ہی جب
پاکدامن ہوگا شاکر رہیگا معنے معماے قطعہ جب غلام سے لاے غم جاتی رہیگی صفا و آزادی
حاصل ہوگی جو مستلزم رفع لاے غم کو ہی لفظ شاگرد مین شاد اسکے اول آخر ہی بیچ مین گر اگر
گر نذارد ہوگا شاد رہیگا جیسا کہ ایا گر نذارد سے کیا ہی محسنات کلام لاے سیاہ غلام جو
اکثر حبشی ہوتے ہین اور کالی کیچ دونون کے واسطے کیسا مناسب ہی آزاد و صافی غلام کے
لیے اور کیچڑ کے واسطے خوب اُبلغ ہی اُستاد شاگرد فنون فراغت دونون مناسب اور
نیز یہ امر بھی کہ شعر آخر مین شاگرد تلمیذ اور خادم دونون معنے مین ہو سکتا ہی دونون کی
رعایتین موجود الاختلاف اصل کتاب مین غلام بے غم بلاے سیاہ باشد غلط معلوم
ہوتا ہی اسلیے کہ مخل معنے معمائی کا ہی اور لاے سیاہ صحیح کسواسطے کہ غلام مین لا نکلتا ہی
نہ بلا عجب کہ شارح نے اپنے معنے ترکیبی مین بلاے سیاہ لکھا ہی اور معنے معمائی مین لاے
سیاہ اور اسکے ساتھ یہ کہ بلا سیاہ گفتن بملاحظہ مقارنت باست یہان تو سولے باشد
کی با کے اور کوئی با ہی نہین سو اُس سے کیا ہوتا ہی خدایا لاے سیاہ کیا بُرا ہی جو خواہی نخواہی
بلاے سیاہ ٹھرائین اور تسویلین تاویلین کرین اور ادعا ٹھرائین لاے سیاہ بھی
تو متعارف ہی۔

حکایت سرداری گرفتہ خوے بود کہ گردن خدم از احتمال اغلال او چون دال خم
گرفتہ و تن عبید زیر آفتاب چشم خنجر گذارش چون بید لرزان شدہ گفتندش دامن خدم
بخون میالاے کہ روی خوف بردم فرمان تو نہادہ اند و عبید زیر دست را میازار کہ چشم بما

برقدم طلب احسان تو دارند گفت بندہ را چون بند نباشد ہا کہ بر قصد بزرگی شامل ست
بادی بماند و غلام راکہ غل بردارند ام کہ تہیہ پیشوائی ست ازو ظاہر شود **قطعہ** بردہ ہرکہ
کہ کم کند رہ خویش + بد بود نزد اہل فوز و فلاح + زان بود غین و لام نام غلام + کہ غل آرد
غلام را بہ صلاح + **اللغات** گرفتہ خو تند و درشت خو خدام بالضم خادمان اشتمال برداشتن
عبید بفتح جمع عبد دم بالفتح خون و نفس و سخن و ہنگام رجا بفتح امید فوز خوبی مقصد کو پہونچنا
فلاح بفتح رستگاری و پیروزی و بقا اور خیر و نیکی مین رہنا غل بالضم و تشدید لام بند گردن
معنے ترکیبی نثر ایک سردار تند خو و پر غضب تھا کہ گردن خادمون کی اُسکے اغلال کا بوجھ
اٹھاتے اٹھاتے دال کی طرح خم ہو گئی تھی اور تن عبید یعنے غلامونکے نیچے اُسکے آفتاب چشم
خنجر گذار کے بید کیطرح لرزان ہو رہی تھی مطلب یہ کہ جب جسکی طرف دیکھتا تھا تو ایسا دیکھتا تھا
کہ گویا خنجر مارا لوگون نے اُس سے کہا کہ دامن خدم کا خون سے کیون بھرتا ہی یہ تو خوف کا
منھ تیرے دم فرمان پر رکھے ہوے ہین اور عبید زیر دست کو کسلیے ستاتا ہی کہ انکو تو چشم
اُمید کے قدم پر تیرے طلب احسان کے ہی یعنے اُمیدوار و طالب تیرے احسان کے ہین
کہا بندہ مین جو بند نہو گی تو اُسکے ساتھ ہا رہیگی جو قصد بزرگی پر شامل ہی یعنے پھر وہ ارادہ
بزرگی کا کرتا ہی اور غلام سے جو غل اٹھا لین تو ام کہ تہیہ پیشوائی کا ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی
معنے ترکیبی قطعہ بندہ جب اپنی راہ بھول جاے اور دوسری راہ اختیار کرے تو
وہ اہل فوز و فلاح کے نزدیک نہایت ہی بد ہی غین و لام سے جو غلام کا نام رکھا ہوا ہی
یہ اسی واسطے ہی کہ غلام کو غل ہی ٹھیک بناتا ہی **معنے معماے نثر** لفظ خدم مین دال
گردن ہی جسکو ادھر اُدھر سے خم پکڑے ہوے ہی عبید کا آفتاب عین ہی اور اسکے نیچے
لفظ بید و امن خدم کا دم ہی بمعنی خون روے خوف خا ہی جب اسکو دم پر رکھینگے خدم
ہوگا عبید مین عین چشم ہی اور قدم طلب کا با اور بعد انکے ید جو مجموع عبید ہی بندہ مین
جو لفظ بند نہوگا ہا رہیگا غلام مین اگر لفظ غل نہوگا ام رہیگا **معنے معماے قطعہ** بردہ سے
جو لفظ رہ کم ہوگا بد رہیگا غلام کی ترکیب غین و لام سے ہی جسکا مجموع غل ہی اور یہ غین
مسمائی اور لام اسمی مراد ہی **محسنات کلام** آفتاب چشم باعتبار حرارت غضب

ونیز برعایت چشم کہ اسمین بھی آفتاب ہی باقی خوبیان ظاہر ہین۔

فصل فی الاماکن والدور والمساکن والقصور

نکتہ رت یعنے رئیس راچون عماے غفلت وغرور پیش آیدز خلقان بر سر عمارت کند نمی بیند کہ تا چشم بکشاید آن عمارت از پا در آید و مار مظلمہ در گردن او بماند قطعہ بردار پردہ از سر آباد روزگار + تا بنگری کہ حاصل او غیر باد نیست + ہر کو درین سراے مجازی مدار ودار + زیر وزبر بساخت تحقیق راد نیست + اللغات رت کے معنے خود مصرح نے لکھدیے عما بالفتح وتخفیف گمراہی ونابینائی عمارت بالکسر آبادی اور آباد کرنا مظلمہ بالفتح وکسر لام ظلم کرنا اور دادخواہی کرنا راد بفتح جوانمرد وسخی آماکن جمع الجمع امکنہ کہ جمع مکان کی ہی دور جمع دار مساکن جمع مسکن قصور جمع قصر معنے ترکیبی نثر رت یعنے رئیس کو جب غفلت وغرور کی عماد کوری پیش آجاتی ہی تو مخلوق کا زر سر عمارت کا بناتا ہی اور اسمین خرچ کرتا ہی اور نہین دیکھتا کہ جبتک پلک مار کے آنکھ کھولے اتنی ہی دیر مین وہ عمارت از پا در آمدہ ہوجاتی ہی اور مار ظلم وستم کا اسکی گردن مین رہتا ہی معنے ترکیبی قطعہ یہ جو آبادی زمانہ کی ہی اسواسطے کہ آباد بمعنی آبادی کے بھی آتا ہی اس سے پردہ اٹھا پھر دیکھ کہ باد ہی باد رہتا ہی ای بیہودہ اور بیکار جس سے کچھ حاصل نہین پس جسنے اس سراے مجازی مین اپنے دار مدار کو زیر وزبر نہ کیا بیشک وہ شخص راد نہین ہی معنے معماے نثر لفظ عما جب کلمہ رت کو پیش آئیگا عمارت ہوگا اور لفظ عمارت سے جب چشم کہ وہ عین ہی کھولینگے اور پانون اسکا کہ تا ہی گرادینگے مار رہیگا معنے معماے قطعہ لفظ آباد کا پردہ الف ہی جب اٹھالیا جائے گا باد رہ جائیگا لفظ دار کا جب زیر زبر ہوگا راد حاصل ہوگا محسنات کلام زر بر سر عمارت کیا خوب ہی کہ عمارت کے سر پر عین بمعنی زر کے ہی مظلمہ کے معنے سیاہی کے بھی ہین بس مار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی بردار مداران مین بھی دار موجود ہی۔

نکتہ ایدرویش اگر گنج زر بر سر عمارت دنیا خرچ کنی عاقبت مارت در نظر آید واگر درے

گردن کشی کنی عمارت پیش آید و اگر ستون الف التفات از وی کوتاہ کنی بحیات طیبہ عمرت دراز شو **مثنوی** ہر کرا رایش زعمران شد نفور + یافت عمانی ز دریاے سرور + وانکہ ویران کرد بنیاد سرا + سر شود از ترک و قطع ماسوا + شرفہ ایوان بیفگن از سراے + تا شرفہا بینی از پاکی راے + **اللغات** عمارت در نظر ایار در نظرت عمران بالکسر آبادی نفور بفتح اول گریزندہ و رمندہ ماسوا جملہ مخلوقات سواے خداے تعالی **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین اگر گنج زر سر عمارت دنیا پر صرف کریگا انجام یہ ہوگا کہ عمارت تجکو نظر آئیگا یعنے تیرے حق مین مار اور اگر اس عمارت مین گردنکشی اور غرور کرے گا عمارت جسکا ترجمہ عار تو ہی پیش آئیگا اور جو ستون الف التفات کا اس سے گھٹا دیگا حیات طیبہ جاودانی سے عمر تیری دراز ہوگی **معنے ترکیبی مثنوی** جسکی راے آبادی سے بھاگی اور نفور ہوئی اُسنے عمانی دریاے سرور سے پائی یعنے ایک عمان دریاے سرور کا ہوگیا اور جسنے بنیاد اپنی سرا کی ویران کی وہی سرا ور سردار ہوا کہ اس ماسوا سے قطع کیا اور الگ ہوگیا شرفے جو علامت رفعت و عظمت کے ہین اپنے گھر سے دور کر تو راے تیری پاکی و پاکیزگی سے شرف حاصل کرے **معنے معماے نثر** عمارت مین عین بمعنی زر کے ہی جب عین خرچ ہو جائیگی مارت رہیگا اور گردن اسکی میم ہی جب یہ گردن کھینچ لینگے عارت ہوگا اور الف عمارت مین جو الف التفات کا بمنزلہ ستون کے ہی اسکو کوتاہ کرنے سے عمرت رہیگا **معنے معماے مثنوی** عمران سے جو را بھاگے گی عمان ہوگا سرا کی بنیاد الف جب یہ بنیاد ویران ہوگی سر رہیگا شرفہ کی ہا گرنے سے شرف رہتا ہی **محسنات کلام** ستون الف التفات کیسا خوب کہا ہی کہ التفات کا سر کلمہ الف بھی ہی اور التفات ہی باعث عمارت اور بصورت ستون نیز کوتاہ و دراز متضاد سرا و ماسوا دونوں کی بنیاد الف پر ہی۔

نکتہ بقاع را چون بقا بر عین عدل باشد بعد ازانکہ بانی چشم از زندگانی پوشد بقاع را بقا پایندہ اگر باب بقاع از بانے بغی باشد چون بانی از وی روے پوشد قاع منصف شود **قطعہ** از رہ محکمی ار قاف شود رکن قصور + آہ مظلوم شود در عقبش نفخہ

صور + شد زحق دور بظلم آنکه سر اگرد آورد + لاجرم در عربی جمع سر آمد دور + **اللغات** بقاع بکسر جمع بقعہ پارہ زمین کہ اور زمینون سے جدا ہو بانی بناکنندہ قاع زمین ہموار و صحرا جمع قیعہ صفصف زمین ہموار رکن ستون نفخہ بالفتح ایک بار پھونکنا **معنے ترکیبی نثر** جن بقاع کی بنیاد عین عدل پر ہو اور پھر اسکی بنا کرنے والے کی آنکھین مچ جائین تب بھی اُس بقاع کی بقا پائینگے اور اگر باب بقاع کا بائے بغی وگمراہی سے ہے جب بانی اسکا منھ چھپالے گا وہ قاع صفصف ہو جائیگی یعنے زمین ہموار کہ کبھی یہان کوئی بنا ہی نہ تھی **معنے ترکیبی قطعہ** بالفرض محکمی کی راہ سے ستون قصر کے قاف سے ہون لیکن اگر بنا اسکی ظلم سے ہے تو نفخہ ظلوم کی اُسکے پیچھے مثل نفخہ صور کے لگی ہوئی ہے کہ بنا کسکی زمین آسمان کو بھی پھاڑ دیگی اور وہ شخص جسنے گھر اپنا ظلم سے جمع کیا اور ترتیب دیا وہ خدا سے دور پڑا اسی واسطے عربی مین جمع سر کی دور آیا ہی **معنے معمائے نثر** لفظ بقاع مین عین بمعنی چشم کے ہی جب اس سے آنکھ چھپائینگے بقا رہیگا اور باب بقاع باہی اگر اس سے رو چھپایا جائے گا کہ مراد سقوط سے ہی قاع رہیگا **معنے معمائے قطعہ** اگر قاف کے پیچھے لفظ صور کا آئیگا قصور ہوگا صور قصور تجنیس زائد بھی ہی دور دور تجنیس تام **محسنات کلام** مین عدل کیسا بلیغ ہی کہ ذات عدل اور حرف عین دونو نکو شامل بقاع بقا قاع تینون تجنیس زائد و ناقص بانی زندگانی ہموزن قاف رکن قصور کا ظاہر **الاختلاف** بانی کی جگہ باقی صور کے بجائے سور متن مطبوعہ مین غلط لکھا ہی۔

نکتہ مدارس را کہ حلقہ میم موقوفات در پیش نباشد زود بنا لیش دارس شود و خوانق را کہ خوان او زار مہد نباشد صوفی را دروی ہر موی از برای قاف قوت تیغ کشندہ است و مساجد را کہ جمعیت حضور ساجد نباشد دور میم حریمش دائرہ دیر باشد و حمام را کہ عذوبت آب درمیان نبود جز حم یعنے گداختن بدن ازوی نیاید **قطعہ** سر آدم بگردد از تعلیم + در مدارس کہ بینوا باشد + خانقاہیکہ خانق ست از جوع + آہ درویش در قفا باشد + وز مساجد چوجد طاعت رفت + صبح آبادیش مسا باشد + ما حمام چون فتد بے اصل + آب صافی در وحما باشد + **اللغات** مدارس جمع مدرسہ جائے درس

موقوفات وقف کی ہوئی چیزین دارس ناپدید شونده خوانق جمع خانقاه ادرار ہمیشه بخشش کرنا ممہد گسترده مساجد جمع مسجد ساجد سجده کننده دیر بالفتح عبادتخانہ ترسایان حم گداختن بدن نوا توشہ و برگ و ساز خانق گلا گھوٹنے والا جد بالکسر و تشدید دال درشتی و کوشش کسی کام مین مسا شام حما تفتین کل سیاه متغیر شده معنے ترکیبی نثر مدارس مین اگر حلقہ میم وقف کی ہوئی چیزون کا جس سے گزران مدرس اور طلبہ کی ہو سامنے نہو جلدی بنیاد اُسکی دارس اینا پدید و بے نشان ہوجائیگی اور خوانق کہ خوان ادرار وظیفہ کا اُسمین بچھا نہو صوفی کو ہر مو واسطے قاف قوت کے تیغ کشنده ہی یعنے بال بال اُسکا فکر قوت مین ایسا ہی جیسے تیغ کشنده کہ وہان کا رہنا اُسکو دشوار ہوگا اور مساجد کہ جمعیت حضور ساجد سے خالی ہی یعنے ساجد فکر معیشت مین پریشان ہی اُس مسجد کے حریم کا دور میم دائره دیر کا ہی یعنے مسجد مین اگر سجده بے حضور کا ہی تو دیر و مسجد اُسکے لیے یکسان ہی اور جس حمام کے درمیان مین کہ عذوبت آب کی نہین ہی سواے حم یعنے بدن گلانے کے اُس سے اور کیا حاصل ہوگا عذوبت آب شیرین مراد آمدنی سے کہ اگر آمدنی نہو گی آب شیرین اُسکا تلخ ہوجائیگا اور رہنا مشکل پڑیگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے جو مدارس کہ بے برگ و نوا ہین وہان کی تعلیم سے سر آدم کا پھرتا ہی اور تعلیم ناگوار ہوتی ہی اور جو خانقاه کہ خانق یعنے بھوک سے گلا گھوٹ رہی ہی اُسکے پیچھے آه فقیر کی لگی ہوئی ہی اور مساجد سے اگر جد طاعت کی جاتی رہے تو صبح اُسکی آبادی کی مسا ہوجائیگی ای شام تیره رنگ اور ما حمام کا اگر بے اصل ہوگا تو صاف آب اُسکا حما ہوجائیگا یعنے کالی کیچ معنے معماے نثر مدارس مین اگر میم نہو گا دارس ہوگا خوان اور قاف جمع ہونے سے خوانق ہوتا ہی مساجد مین اگر حضور ساجد سے خالی ہوگا فقط دور میم رہ جائیگا جسکو دائره دیر کہا ہی حمام مین اگر ما مرادف آب کا نہو گا حم رہیگا معنے معماے قطعہ مدارس کو گھمانے یعنے قلب سے سر آدم حاصل ہوتا ہی خانقاه کے اول خانق ہی اور پیچھے اسکے آه مساجد سے جو لفظ جد جاتا رہیگا مسا ہوگا حمام مین ماے حمام کی اصل میم ہی جب بے اصل ہوگا حما ره جائیگا محسنات کلام

حلقہ در بنا دارسن مین دارسب مناسب یکدیگرخوانق قاف قوت دور دائرہ دیئے
مین ہر کلمہ حروف واحد آب وصافی حمام سب مراعات ہین اور علاوہ بہین الاختلاف
متن مطبوعہ مین نباید کی جگہ نبا یداور مار حمام کے بجاے بار حمام غلط ہی۔

نکتہ ہر عمارتیکہ نہ درخور د استعداد خود بنیاد نہد آن عمارت تمام نشود وعمر وی در رنج
تحسر وافلاس تمام شود یعنی بنا را کہ بے زر باشد حاصلش عنا و ضرر باشد **قطعہ** بیرون
کن از ضمیر چو معدن زرای پسر تا در مدن عمارت عالی بری بسر + باعین در بروج
شود حاصلت عروج + بے زر معینت نشود اصل در ضرر + **اللغات** تحسر حسرت کھانا
مدن بفتح وضم دال جمع مدینہ معدن بفتح وکسر دال کان زر جواہر واصل ہر چیز
معنے ترکیبی نثر جو عمارت کہ اپنی بنیاد کے لایق نہین ہوتی وہ عمارت تمام نہین ہوتی
اور عمر اُسکی رنج وتحسر وافلاس مین تمام ہو جاتی ہی نہین دیکھتا ہی جو بنا کہ سبے زر
ہوتی ہی حاصل اُسکا عنا وضرر ہوتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ای پسر تیرے دل مین
جو زر جگہ پکڑر ہا ہی معدن کی طرح اُسکو دل سے نکال ڈال تو مدن مین عمارت عالی کو
تمام کرے عمارت کے بروج مین جب ہی تجکو عروج ہوگا کہ تیرے پاس عین ہو یعنے زر
اور بے زر معین کے تیری کچھ اصل ضرر مین نہوگی **معنے معماے نثر** کلمہ بنا مین جب بے
ہوگی یعنے بے کی جگہ عین ہوگا جو زر ہی تو عنا ہوگا **معنے معماے قطعہ** معدن مین زر
عین ہی جب نکالا جائیگا مدن ہوگا بروج جب عین کے ساتھ ہوگا جیسا باعین ہی
اس اشارہ سے ظاہر تو بروج عروج ہو جائیگا معین مین عین زر ہی جب بے زر ہوگا
مین رہیگا یعنی کذب جسکو ضرر کہا ہی موافق دلالت التزامی کے بسر بسر تصحیف یکدیگر
محسنات کلام تشبیہ دل کی معدن سے زر نکالنے مین موافق معنے ترکیبی ومعمائی
کے کیسے راست ہی عمارت بنیاد بنا تمام نشود وتمام شود نوعے متضاد۔

حکایت یکے از ارکان دولت چند کرت در مرسیل قصری عالی ساخت وآبش
بینداخت پرسیدندش کہ بنا برچیست کہ ارکان این صرح ہر چند باب تیرہ خراب
میشود نیت تو در عمارت صافی ترست گفت ندانید کہ صرح چندانکہ زیر وزبر شود

حرص بانی در بنایش زیادت گردد **قطعه** حریص را ز ارس رود گرد در آید سیل + نگردد از دل او کم نشان دور سرا + دگر جهان همه دریا شود ز غایت حب + بروی آب نهد چون حباب خانه بنا + **اللغات** کرت بفتح و تشدید را نوبت و بار حمر بفتحتین و رای مشدد راه و جای گذشتن مجازاً بمعنی سبب نیز ارس رود ایک رود ہی کنارہ آذربیجان کے حب بمعنی محبت **معنے ترکیبی نثر** ایک نے ارکان دولت سے چند مرتبہ مر یعنے راہ سیل مین ایک قصر عالی بنایا اور پانی نے اسکو گرا دیا اس سے پوچھا اسکی کیا بنیاد ہی کہ ارکان اس بنیاد کے ہرچند آب تیرہ سے خراب ہوجاتے ہین اور نیت تیری عمارت مین صافی تر ہوتی ہی کہا تم نہین جانتے صرح کتنی ہی زیر و زبر ہو حرص بانی کی اسکی بنا مین زیادہ ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے حریص کا یہ حال ہی چاہے کتنا ہی اہلا ارس رود سے آئے لیکن اسکے دل سے نشان دور سرا کا کم نہین ہوگا بلکہ اگر تمام جہان دریا ہوجائے اسکو جو محبت عمارت کی ہی وہ روے آب پر ہی حباب کی طرح بنا خانہ کی رکھیگا **معنے معماے نثر** صرح جو بمعنی قصر کے ہی اگر بنیاد اسکی زیر و زبر ہوگی حرص ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** ارس رود کا قلب دور سرا ہی حب کو آب پر رکھنے سے حباب ہوتا ہی **محسنات کلام** ارکان بنظر تعمیر مکان کے کیسا خوب ہی سیل و آب لفظ بنا بر اور تیرہ اور صافی ارس رود دریا حباب سب مناسبات سے ہین خراب و عمارت متضاد ایسے ہی ساخت و بینداخت چون حباب خانہ بر آب کیسی ابلغ تشبیہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے آبش و البس بانی کی جگہ مانی ارس رود کو ارش رود غلط لکھا ہی۔

فصل فی الحدائق والانوار والشقائق والازہار

نکتہ اطراف حدائق حق واقع شدہ و میانش یاد قلب پس باید کہ ہر کہ بگشت و نظارہ حدائق مشغول شود از اطراف صنع حق مشاہدہ نمودہ دلش از یاد حق بلہو و لعب مائل نشود **مثنوی** سین بستا نسراے مومن دان + ارہ قطع بر گلوے بتان +

غاب قلبست باغ شیران را + مرزا ورزم دل دلیران را + ہر کہ در بوستان گذشت از پوست
مغز آن دیدہ از تجلی دوست + اللغات حدائق باغ پر درخت آنوار شگوفہا ازہار بالفتح شگوفہا شقائق
نوعی از لالہ جسکو شقائق النعمان کہتے ہین کہ اُسنے اسکو پسند کرکے اسکی محافظت کا حکم
دیا تھا گشت سیر غاب بیشہ شیر آن وہ ادا محبوب کی جو بیان مین نہ آئے معنے
ترکیبی نثر اطراف حدائق کے حق واقع ہوا اور میانہ اُسکا یاد قلب ہی بس چاہیئے کہ جو کوئی
سیر و نظارہ حدائق مین مشغول ہو اطراف سے اُنکے صنع حق کو مشاہدہ کرے اور دل
اُسکا یاد حق سے لہو و لعب کیطرف مائل نہوئے معنے ترکیبی مثنوی سین جو بستان
مین ہی مومن کے واسطے ایک ارہ قطع کا ہی جس سے تعلق بتون کا قطع کرتا ہی جو کل غیرہ
ہین غیر حق کے اور حق کی طرف رجوع ہوتا ہی باغ کا قلب غاب ہی یعنے بیشہ سو یہ
بیشہ شیر مردون کا ہی اور باغ کی مرز مین رزم دل ہی دلیرون کے واسطے کہ وہ اسمین
دل و نفس سے رزم کرکے طرف حق کے مائل ہوتے ہین اور انکے مقید نہین ہوتے
اور جو کوئی بوستان مین پوست سے گذرا یعنے ظاہر سے الگ ہوا اُسنے مغز آن کا
دیکھا کہ وہ تجلی دوست کی ہی جو بوستان مین ہو رہی ہی معنے معمائے نثر حدائق
اِدھر اُدھر سے حق ہی اور درمیان مین واے جسکا قلب یا دہی معنے معمائے مثنوی
بستان مین سوائے سین کے جسکو ارہ کہا ہی بلحاظ دندانون کے بتان بھی نکلتا ہی
باغ کا قلب غاب مرز کا قلب رزم پہلا مستوی دوسرا غیر مستوی بوستان کے اول
پوست ہی بعد اسکے آن بمعنی ادائے محبوب باو یا معما مین ایک ہی محسنات کلام
یاد قلب کیسا ابلغ ہی کہ معنے ترکیبی و معمائی دونون کو شامل ایسے ہی گلوے بتان
کہ سین حرف تا پر جو گلو بتان کا ہی رکھا ہوا ہی مغز آن کیسا لطف ہی کہ گلون کی جو آن
و ادا ہی اُسکا مغز اُسکی تجلی ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے یاد قلب کے بعد قلب
رزم کی جگہ زرم غلط ہی۔
نکتہ ریاحین از ریاح لطف حق رے وتازگی ودل زندہ در روی دارد و وراد از دراد
فیض او دارد وی جگر پارہ در دل قطعہ وردرا تار ای جہرش حاصل ست + از سراپا

ہم وہ محبوب دل ست + آن ریحان گرنہ از بوی خداست + حاصل ترکیب او با دو ہوست +
اللغات ریاحین جمع ریحان ایک گیاہ خوشبودار جسکو شاہ سپرغم کہتے ہین اور ہر گیاہ
خوشبودار اور ہر گل سوائے گلاب ریاح جمع ریح رِی بالفتح و الکسر و التشدید سیراب ہونا
وراد جمع ورد و بتشدید را جمع وارد وَرد بالفتح گلاب وُد بالفتح و تشدید دال دوستی آن
ادائے محبوب معنے ترکیبی نثر یعنے ریاحین پر کیسی ریاح لطف حق کی چل رہی ہی
جیسے رے یعنے سیرابی اور تازگی اور زندہ دلی درر ورکھتا ہی ای ظاہرا ورورا دیعنے گلاب
نہایت واردات فیض سے دار وجگرپارہ کی اپنے دل مین پاتا ہی معنے ترکیبی قطعہ
ورد کو جو رائے اسکے مہر کی حاصل ہوئی ہی کہ سراپا وِد و دوستی ہوگیا ہی اسی سبب سے
محبوب دلونکا ہی اور ریحان مین جو ایک آن جداگانہ ہی یہ خدائے تعالی کی بو سے ہی
اسی سے یہ بو پائی ہی اگر اس سے نہو تو اسکی بالکل ترکیب ہی باد و ہوا ہی ای لغو بیہودہ
معنے معمائے نثر ریاحین مین لفظ ریاح اول جز ہی اور رے اسکا رو بمعنی تازگی اور
دل اسکا حی اور حی نکلجانیسے ریان بھی حاصل ہوتا ہی قلب وراد کا دارو ورا دو راد
تجنیس تام معنے معمائے قطعہ ورد کا سراپا ودرای مہر آنیسے ورد ہوگا ریحان مین
اگر آن نہوگا ریح رہیگا محسنات کلام ریاحین ریاح رے رو سر کلمہ را جگر پارہ دل
مناسب یکدیگر اور ویلے این الاختلاف متن مطبوعہ مین وراد کی جگہ درآ و از
اور آن ریحان کے بجائے آن نہ ریحان اور باد و ہو لکے بجائے باد ہوا باضافہ غلط ہی
نکتہ غنچ غنچہ از فیض چشمہائے ہائے ہیبت حق ست ازان بر سر ہزار عاشق دار دو
شق سینہ شقائق از داغ الف اُلفت احدیت ست ازان درعقب صد تابع دارد
قطعہ گر نقاب غنچہ بکشائے ز شوق + نہج او آشفتہ بینی از وصال + وردل لالہ بجوی
بنگری + در شفق از خون دل جام ہلال + اللغات غنج بالضم وضمتین کرشمہ و ناز
کردن و مرد پیر ہیبت بکسر اول و فتح ثانی بخشیدن شق بالفتح والتشدید شگاف شقائق
نوعی از لالہ نہج راہ پیدا و کشادہ معنے ترکیبی نثر ناز و کرشمہ غنچہ کا فیض چشمہائے ہائے
ہیبت حق سے ہی اسی سبب سے ہزار عاشق اسکے سر پر ہین اور شق یعنے

شگاف سینہ شقائق کا داغ الف اُلفت احدیت سے ہی اسوجہ سے سو تابع اسکے پیچھے ہین ۔
ہزار اور سو دونون سے کثرت مراد ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر نقاب غنچہ کا کھولے یعنے
اُسکے بھید سے واقف ہوئے تو دیکھے کہ اسکی نہج دراہ اُسکے شوق وصال مین کیسی
آشفتہ ہو رہی ہی اور جو لالہ کے دل کو ڈھونڈھے اور اسکے ساز کی جستجو کرے تو یہ جانے
کہ شفق مین جو اُسکی رنگینی ہی خون دل سے ایک جام ہلال کا ہی اور جام ہلال باعتبار
رنگینی وخوبی لالہ کے ایسا اُسکے عشق مین خون دل سے جام بھرے ہوے ہی **معنے معمائے**
نثر لفظ غنچ کا جو ہائے ہیبت پر آئیگا غنچہ ہوگا اور سر پر اسکے غین جسکے ہزار عدد ہین شقائق
کا شق یعنے شگاف سینہ شقائق کا الف ہی اور آخر مین اسکے قاف جسکے سو عدد ہین الف
سینہ اس لحاظ سے کہ تیسرا حرف ہی اور شق اسکے اوپر **معنے معمائے قطعہ** غنچہ کا
نقاب غین ہی اگر کھولڈالا جائیگا نجہ رہیگا جسکا قلب آشفتہ نہج ہی اور دل لالہ کا ہلال
ہی **محسنات کلام** ہزار عاشق دارد ای بکثرت ونیز بلبل وعدد غین ایسے ہی صد
تابع کہ قاف ہی سو عدد والا ونیز حرف الف اُلفت احدیت شفق لالہ خون ہلال ہر یک
مناسب یکدیگر ہلال مین ایہام بھی ہی کہ بمعنی پیالہ کے بھی آتا ہی سرا ور عقب متضاد
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے ہیبت کے ہیئت اور ور دل لالہ کی جسگہ
دردل غلط ہی ۔

نکتہ لب لالہ لال بہائے ہیبت جلال و سر سبزہ سبز بہائے ہیبت جمال **شعر** لالہ سوختہ
است مشعل نورالہ + سبزہ بے پا وسر از کرمش جامہ خواہ + **اللغات** لال کنگ
ہیبت ترس وخوف جلال بزرگی ہیبت بخشش جمال خوبصورتی وخوش سیرتی بز بالفتح وتشدید
زا جامہ **معنے ترکیبی نثر** لب لالہ کے کنگ ہین جب سے ہی اُسکی ہیبت جلال کی دیکھی ہی
اور سر سبزہ کا سبز ہی کہ اُسکی ہائے ہیبت کو پہونچا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لالہ سر سوختہ مشعل
نورالہ ہی اور سبزہ بیسرو پا اُسی کے کرم سے جامہ خواہ **معنے معمائے نثر** لفظ لال جب
ہے سے مقارن ہوگا لالہ ہوگا اور کلمہ سبز جو ہے کے نزدیک آئیگا سبزہ ہو جائیگا
معنے معمائے شعر لالہ کا سر لام ہی جب سوختہ ہوگا الہ حاصل ہوگا اور سبزہ کا سر

سین اور پا ہی جب بیسروپا ہوگا بزرہیگا یعنی جامہ محسنات کلام لب لالہ لال جلال
کہ لال اسمین بھی ہی اور سر سبزہ سبز کیسے خوب لفظ ایراد کیے ہین خوشنویسونکو ایسے لفظ مین
توکیسے موتی پروئین سوخت کا لفظ ذکر لالہ مین کیسا ابلغ ہی کہ ایک لالہ دل سوخت بھی
ہوتا ہی ایسے ہی ہاے ہیبت اور ہاے ہبت اور جلال وجمال مناسب باہمدگر اور مشعل
کا سر سوختہ ہونا ظاہر الاختلاف ہیبت کے بجاے ہیئت اور دوسرا ہبت کی جگہ ہیبت
متن مطبوعہ مین غلط ہی ۔

نکتہ نفس بنفسج راسروپاے برجم فلک نیلوفری کبود است وبج براطراف آن نشان
شگاف آن وتن ارجوان بہ تیغ خونچکان مہر آلہی جوالنعت واره برفرقش علامت آن
قطعہ شدہ است بہ سروپاے بنفشہ بیمار + زنفش ورعی وی اندر ریاض لطف خدا +
درارجوان بنگر مست وسرخروے شدہ + زرج وجنبش اودراوان نشو ونما + اللغات
نفس بالفتح ذات ہر چیز بنفسج معرب بنفشہ بفتح اول وضم نون نام ایک دوا کا ہی قسم گیاہ
سے گل اسکا کبود ہوتا ہی بج بالفتح شگافتن ریش ارجوان معرب ارغوان بالفتح وغین
مفتوح ایک درخت ہی کہ موسم بہار مین پھولون سے سرخ ہوجاتا ہی اور مطلق برگ
نہین رکھتا اور اور موسم مین پر برگ ہوتا ہی رعی بالفتح چیدن وچرانیدن ونگاہبانی کردن
نفش بے شبان کے چرنا رج بالفتح وتشدید جیم جنبیدن وجنبانیدن وباز داشتن نشو
بالفتح پیدا ہونا بڑھنا نما بفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنے ترکیبی نثر نفس بنفسج ای ذات
بنفشہ کا سروپا بسبب رجم فلک نیلوفری کے کبود ہی یعنے بالکل فلک کی سنگ زنی سے
کبود چنانچہ بنفشہ کا پھول کبود ہوتا بھی ہی اور اسکے اطراف مین جو بج ہی یہ علامت اسکے
شگاف کی ہی اور تن ارجوان کا تیغ خونچکان محبت آلہی سے جوان ہی ای ہمہ تن سرخ کہ
خاصیت جوانی کی ہی جیسا کہ ارجوان کا درخت ہمہ تن پھولون سے سرخ ہوجاتا ہی اور آرہ
اسکے سر پر علامت اس مہر کی ہی معنے ترکیبی قطعہ سروپا بنفشہ بیمار کا بے ہودہ رہا ہی ای بے
وبہتری اس سبب سے کہ اسنے ریاض لطف خدا مین نفش ورعی حاصل کی ہی یعنے
بے شبان اور محافظ کے بخوبی من مانتا چرنا اور اسی لطف کی محافظت مین رہنا اور

ارجوان کو تو دیکھ کیسا مست و سرخرو ہوتا ہی اُسکی رنج وجنبش سے اوان نشو و نما یعنے موسم بہار مین معنے معماے نثر بنفشہ کا سرو پا بج ہی اور اسکے بیچ مین نفس بنفشہ ارجوان مین لفظ جوان موجود اور اسکے سر پر اربعنی ارہ معنے معماے قطعہ بنفشہ کے اول آخر لفظ بہ ہی اور درمیان مین نقش ارجوان کے بیچ مین رنج ہی ادھر اُدھر سے اوان محسنات کلام بنفشے کے واسطے لفظ بیمار کیسا مناسب ہی کہ بیمارون کا علاج بھی ہی علی ہذا لفظ بہ جو صحت و تندرستی پر دلالت کرتا ہی رجم اور بنج اور نشان اور شگاف اور تیغ اور ارہ سب مراعات و مناسبات سے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین برجم کی جگہ بزخم کہ زخم سے کبود نہین ہوتا اور نج کے بجاے ذرخ اور بہ تیغ کی جگہ صرف تیغ اور نفش کے ٹھکانے نقش اور رعی کے بجاے ورع اور رج و جنبش کی جگہ زخ و خنش غلط لکھا ہی۔

نکتہ روی یاسمن بعد از یاس بہمن لطف ذو المنن بمن وطراوت چمن میرساند و ورق نسترن بعد از نس یعنے خشکی بدن بسرمایہ نم نماے ندی دل تر میگرداند قطعہ یاسمن را بنا نگر دیمن + کہ اساسش ز من رحمت اوست + نسترن را نگر کہ ستر درون دائم از پردہاے عصمت اوست + اللغات یاسمن یاسمین ہندی چنبیلی یاس بفتح وسکون عذاب وسختی یاس ناامیدی بہمن نام ماہ سرما کہ سخت خزان کا وقت ہی من بالفتح وتشدید میم نعمت واحسان نسترن ہندی سیوتی نس بالفتح والتشدید خشک ہونا نما افزایش کرنا اور زیادہ ہونا ندی بخشش یمن بالضم خجستہ ہونا معنے ترکیبی نثر رو یاسمن کو بعد یاس وعذاب ماہ بہمن کے کہ مہینہ خزان کا ہی لطف ذو المنن کا من وطراوت چمن کو پہونچاتا ہی اور ورق نسترن کو بعد نس اور خشک ہوجانے کے سرمایہ نم نماے ندی سے دل ترکرتا ہی اسکا فاعل بھی لطف ذو المنن کا ہی یعنے اپنے لطف سے نم افزایش وبالیدگی بخشتا ہی معنے ترکیبی قطعہ یاسمن کی بنا تو دیکھ کیسی یمن مین واقع ہوئی ہی کہ اساس اُسکی من رحمت خدا سے ہی اور نسترن کو دیکھ کہ اُسکے درون مین جو ستر ہی اور ہمیشہ یہ اُسکے پردون عصمت کا ہی یعنے اُسکی

حصہ تونکا جز ہی معنے معماے نثر یاسمن کا رو یاس ہی اور باو یا معما مین یکسان یا یاس ہی
جب یاس یا باس من کو پہونچیگا یاسمن ہوگا اور نسترن مین نس و تر دونون موجود
معنے معماے قطعہ یاسمن کا اول آخر یمن اور جب اسکے بیچ مین لفظ اس آئیگا
یاسمن ہوجائیگا نسترن کے درون مین ستر موجود اور جب اسکے اطراف مین نون
کے پردے ادھر ادھر ہونگے نسترن ہوگا محسنات کلام اس نکتہ مین کیسے لفظ
جمع ہین یاسمن بہمن ذوالمنن من چمن نسترن بدن نم نمائی سر کلمہ نون اور انکے سوا
الاختلاف متن مطبوعہ مین بعد یاس کے بجاے بہمن کے یمن ہی اور بعد ذوالمنن کے
بجاے بن مین اور نس کی جگہ انس غلط ہی۔

نکتہ نرگس سرافگندہ را سکر دل از جام تخمیر اوست لاجرم سکر انست کہ با عصا سرنگون
میگردد و گلنار گردن کشیدہ در کنار نار از آثار تنویر اوست ازان حرف نفی در کار خود
خود کشیدہ قطعہ اگر رای نرجس منور زحق + نباشد بود عین نامش نجس + شدی
جل او نار اگر جلنار + نبودی ز نور خدا مقتبس + اللغات سکر بالضم مستی اور مست ہونا
تخمیر سرشتن سکران بالضم مست گلنار ایک قسم گل ہی صد برگ مثل گل انار کے لیکن
اس سے غیر تنویر روشن ہونا اور روشن کرنا نرجس بکسر جیم معرب نرگس جلنار معرب
گل نار جل بضم و تشدید لام ہندی جھول مقتبس نور چننے والا معنے ترکیبی نثر
نرگس سرافگندہ مین جیسا کہ وہ سرافگندہ ہوتا ہی مستی و سکر اسکا خمیر ہی چنانچہ نرگس
قدح خوار کہتے ہین اور یہ مستی اسکی اسکے جام دل سے ہی یعنے ذاتی اور سرشتی
اسی واسطے اسکے عشق مین سکران ہی کہ با وصف عصا کے سرنگون ہوتا ہی اور عصا ڈنڈی
اسکی جسپر گل سرنگون ہوتا ہی اور گلنار گردن کشیدہ کہ اسکی گردن اونچی ہوتی ہے
اسکی بغل و کنار مین نار ہی جو اسی کی تنویر سے ہی اور اسی نے روشن کردی ہے
اس سبب سے خود یہ حرف نفی کو اپنے کام مین لایا ہی اور آپکو نفی کیے ہوے ہی
معنے ترکیبی قطعہ اگر رای نرگس کی حق تعالی شانہ سے منور نہو تو عین نام اسکا
نجس ہوا ہی خاص نجس اور جلنار کی جل اگر نور خدا سے نور چنے ہوے نہوئے تو نار ہی ہوئی

اور اسکو سوختہ برشتہ کردے معنے معمائے نثر نرگس کا سرنون ہی افگندہ ہونے اور مقلوب ہونیسے
سکر ہوتا ہی سکران مین الف عصا ہی جب یہ سرنگون ہوگا تو مقلوب باقی کا نرگس ہوگا گردن
گلنار کی لام جو کھینچ لیا جائیگا گنار رہیگا اور گلنار مین لن حرف نفی کا بھی موجود جب کاف کے
درمیان مین پڑیگا گلنار ہوجائیگا معنے معمائے قطعہ نرجس مین را نہونے سے نجس
رہتا ہی جل اور نار جمع ہونے سے جلنار ہوتا ہی الاختلاف خلاصہ تحریر شارح کا یہ ہی کہ
کاف فارسی منجملہ حروف عربی کے نہین ہی اسوجہ سے مصرح نے نرگس وگلنار کو نرجس
اورجلنار کہا ہی اس خصوصیت کے بیان کی توجب ضرورت ہوتی کہ کتاب عربی زبان
مین ہوتی اور عربی مین ابدال کاف وجیم مین کچھ کلام بھی ہوتا اور مصرح ہی نے
بدل لیا ہوتا جبکہ یہ ابدال ذائع اور شائع ہی تو اس توضیح وخصوصیت کی ضرورت کیا
آخر عربی مین تو ان گلون کو اس ابدال کے ساتھ اپنے محاورہ مین لاتے ہونگے مصرح نے
جس موقع پر اپنا کام نکلتا سمجھا وہ مذکور کیا اسی لیے کبھی نرگس وگلنار کہا کبھی نرجس وجلنار
مستعمل کیا کہ صحیح دونون ہین متن مطبوعہ مین سکران کی جگہ شکران غلط ہی۔

نکتہ ای درویش نون نیش خار بر سرین نسرین نشان تیزی توسن عمر نافرجام ست
وداغ ضیم یعنے جور بر ران ضیمران سمت سمت ابلق ایام رباعی نسرین کہ بہ نسرین
فلک دارد رنگ + بنمودہ زخار مخلب صید پلنگ + آوردہ سپر عجم سپہر بر سر عجم +
کز خار خزان ہمی رسد ناوک جنگ + اللغات نسرین بضم ویاے معروف ہندی چوتڑ
اور طرف پائین انسان نسترن ہندی سیوتی نافرجام بدانجام ضیمران بالفتح ویاے
تحتانی نازبو سمت بالفتح راہ راست وقصد وروش وبکسر وفتح میم داغ ونشان ونقش
سمات جمع نسرین تثنیہ نسر طایر اور نسر واقع کا کہ وہ شکلین ہین بصورت گدھ کے ایک
اڑتا ہوا ایک پڑا ہوا مخلب بالکسر میم چنگل مرغ شکاری سپر عجم نازبو معنے ترکیبی نثر
مصرح کہتے ہین کہ ای درویش نسرین کے سرین پر جو نون نیش خار کا رکھا ہوا ہی نشان
تیزی توسن عمر نافرجام کا ہی کہ عمر اسکی بہت جلدی گذران ہی بقا وقیام نہین رکھتی بلکہ
نیش خار کا اسکے سرین پر اسی غرض سے لگا ہوا ہی اور خار وگل کا ساتھ ہوتا ہی ہی

اور داغ ضیم یعنے جور کا جو ضیمران کی ران پر رکھا ہی نشان چال چلن ابلق ایام کا ہی کہ بہت جلدی موافق اپنی روش کے اسپ ظلم کریگا اور اکثر گھوڑون کی ران وسرین پر داغ ہوتے ہین معنے ترکیبی قطعہ یعنے نسرین اور نسرین فلک دونون کا ایک رنگ وایک حال ہی جیسے اس نسرین فلک کے جنگل مین مخلب سے خار ہین اس نسرین مین بھی خار اور سپر غم نے غم کے سر پر سپر لگائی ہی کہ خار خزان سے ناوک جنگ کے آتے رہتے ہین معنے معماے نثر نسرین کے سرین پر نون نیش خار کا موجود اور داغ ضیم کا ران ضیمران پر سمت سمت تجنیس تام معنے معماے قطعہ نسرین نسرین تجنیس تام غم کے سر پر سپر لانے سے سپر غم ہوتا ہی محسنات کلام نون نیش نسرین نشان نا فرجام سرکلمہ نون توسن ابلق مرادف اور ران وسرین مناسب یکدیگر اور علاوہ اسکے الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے خار چار نسرین کی جگہ نسترین ضیم کے بجاے صنم ضیمران کے ٹھکانے ضمیران سمت سمت مین دوسرا سمت وسمت آخر مصرعہ مین بجاے جنگ چنگ۔

نکتہ اے درویش سر سرو بارہ غیرت شاخ شاخ ست کہ رو در جانب خود دارد وبید ازان نام خلاف بر آوردہ کہ دست در پاے بید یعنے غیر زدہ مثنوی ناروان را نار وحدت بر سر ست + زان دلش از نور آن نام آور ست + یافتہ شمشاد شم از لطف دوست + عاقبت شاد از نسیم لطف اوست + اللغات شاخ شاخ پارہ پارہ خلاف بکسر بید بید نام دیو ماثر ندران وبیہودہ ونام کرم کہ پشمینہ کو خراب کرتا ہی ناروون ونارین بضم چہارم درخت انار کا شمشاد بالکسر نام درخت کہ خوشنما ہوتا ہی اسواسطے اسکو سرو سے کہتے ہین شم بالفتح وتشدید میم بو معنے ترکیبی نثر سر سرو کا ارہ غیرت سے شاخ شاخ ہی اسلیے رو اپنی طرف کو کیے ہی جیساکہ خجل اور شرمندہ کا حال ہوتا ہی کہ اورون سے منھ چراتا ہی اور بید کا نام اس سبب سے خلاف کے ساتھ مشہور ہوا کہ اسنے ہاتھ پاے بید مین رکھا ہی یعنے پاے غیر مین معنے ترکیبی قطعہ ناروون کے سر پر نار وحدت کی ہی اس سبب سے دل اسکا اسکے نور سے نام آور ہی اور شمشاد نے بو لطف دوست کی پائی ہی آخر اس لطف کی نسیم سے شاد ہی معنے معماے نثر

سر سرو سے ارادہ سین کا ہی جسکو ارہ کہا ہی باعتبار دندانون کے اور رو اسکی جانب مین پڑا ہی
بید مین بعد با کے لفظ ید بمعنی دست کے ہی اور با سے مقصود یا کہ معما مین دونون ایک یاین
بید بید تجنیس تام معنے معماے قطعہ نارون کو تحلیل کر کے نار کو الگ کیا ہی جو نارون
کے سر پہ ہی پھر نار سے رے کو لیکر جسکا نور آن ایا ہی یعنے نور جو ہی اسکی رے جس سے
رون کر کے پھر رون کو قلب کیا کہ نور ہوا اور نیز نارون قلب نور آن کا ہی شمشاد مین
شم اور شاد اول آخر مین موجود محسنات کلام رو در جانب خود دارد کیسا خوب ہی
کہ سر سرو کا اسکی جانب یعنے رو کی جانب ہی برآوردہ بید کے لیے کیا ہی ابلغ ہی کہ بر
پھل کے معنے مین بھی ہی اور بید نے پھل مشہور مگر بقول بعض بید مین بھی پھل پھول
ہوتا ہی نارون نار نور نام سر کلمہ نون اور نار نور متضاد۔

حکایت یکی از دوستان در طرف بوستان ہمچو نون زبان در بستہ بود وچون دال خمیدہ
در دامن دروی نشستہ غنچہ وار سر نیاز در جیب وعبہر صفت تا چشم با رہب دل در
مراقبہ غیب یکی گفتش سر نظارہ برزبر کن تا نور اشجار مطالعہ کنی گفت تو نیز سر نظر در پیش دار
تا نور اسرار مشاہدہ نمائی **قطعہ** تن سالک روان در گلستان ست + بگشت گلستان
زان رغبتش نیست + دل راہب بہارست از معانی + ازان عزم چمن در خلوتش
نیست + **اللغات** عبہر بالفتح کلنی و نرگس وچنبیلی و بزرگ واکندہ گوشت و نازک
و دراز ہر چیز رہب بالفتح ترسیدن نظارہ بالفتح دیکھنا کسی چیز کو راہب پارسا و عابد
ترسایان مراقبہ کوئی چیز کسی سے اُمید رکھنا اور کسی سے ڈرنا **معنے ترکیبی نثر** ایک نے
دوستو نمین سے طرف بوستان مین مانند نون کے جیسا کہ بوستان کی طرف مین واقع ہی
زبان بند کی تھی اور دال کی طرح خمیدہ کنارہ ایک ورد یعنے گلاب کے بیٹھا تھا
غنچے کے مانند سر نیاز کا گریبان مین جھکائے اور عبہر کے مانند چشم بارہب وخوف دل
چشم داشت غیب مین لگائے یعنے وہ واردات کہ اُسکے دل پہ نازل تھین اُسپر آنکھ
لگائے تھا ایک نے اُس سے کہا سر نظارہ کا اُٹھا تا نور اشجار کا مطالعہ کرے یعنے گلون کا
تماشا کرے کہا تو کیون نہین سر نظر کا در پیش رکھتا تو نور اسرار کا مشاہدہ کرے

معنے ترکیبی قطعہ تن سالک کا ہروقت گلستان مین روان ہی اسی سبب سے اُسکو رغبت سیروگلگشت گلستان کی نہین ہی یعنے سیر گلستان مقامات عالیہ کو پہونچا ہوا ہی وہ اس سیر کو کیا کرتا ہی دل راہب خلوت نشین کا معانی سے بہار ہی اسی سبب سے اُسکو خلوت مین عزم سیر چمن کا نہین ہی یعنے خلوت ہی اُسکو بہار ہو رہی ہی اور خلوت ہی مین چمن ڈھونڈھتا ہی معنے معماے نثر دوستان اور بوستان دونون کی طرف مین نون ہی اور نون ماہی چوخاموش ہی دامن ورد کا حرف دال کہ خمیدگی اُسکی ظاہر نیاز کا نون ہی جیب غنچہ مین واقع رہب کا قلب بہر جب چشم کہ عین ہی بہر پر آئیگی عبہر ہوگا سرنظارہ کا نون ہی جب نور مین اسکا زبر کرینگے نور ہوگا بمعنی کلیون کے اور سر نظر کا بھی نون جو نور مین ہی اگر اسکو پیش کرینگے نور ہوگا بمعنی روشنی نور بالفتح و نور بالضم تجنیس تام معنے معماے قطعہ گلستان کے کشتہ سے تن سالک حاصل ہوتا ہی راہب کا قلب بہار لیکن یہ مستوی ہی پہلا غیر مستوی محسنات کلام دوستان بوستان نوعے از تجنیس دال دامن ورد سب مین دال رہب دل معنے ترکیبی و معمائی دونون مین کیسا خوب ہی نظارہ نظر زبر پیش کیا ہی بیش الفاظ ہین و مثل ذلک الاختلاف متن مطبوعہ مین عبہر کو بہر-

فصل فی المثمرات الاشجار وطیبات الاثمار

نکتہ الف خرما دار مستوی اوست کہ سرو برگش خرم ست وکاف انگور فرع کجی اوست کہ اطراف واغصانش انور ست قطعہ ثمر از ان رو بود نقش ثمر کو ست اصل ومیوہا فرعش دگر + عین عنقود از ہمہ میوہ کہ بود + برسر آمد چون زرعین از نقود + اللغات مستوی راست ومستقیم اغصان بالفتح شاخہا جمع غصن انور بالفتح روشن تر ثمر بالفتح خرما ثمرہ واحد ثمر بفتحتین ہر درخت کا پھل عنقود بالضم خوشہ انگور نقود جمع نقد کہ بمعنی ذات کے بھی ہی دار درخت معنے ترکیبی نثر خرما کا الف گویا سیدھا درخت اسکا ہی کہ سرو برگ اُسکے خرم ہین اور کاف انگور کا فرع کج جیسے کہ ہوتے ہین جسکے

اطراف واغصان انور ہین معنے ترکیبی قطعہ تمر وثمر جو ایک نقش رکھتے ہین یہ وجہ ہی
کہ تمر جملہ ثمر کی اصل ہی اور سب فرع عنقود کی عین ہر میوہ کی ہی سب کی سر آمد ہی مثل
زر عین وخالص کے جیسے نقود مین زر عین سر آمد ہوتا ہی معنے معماے نثر خرما کا الف
گویا درخت اور سرو برگ اسکا لفظ خرم عیان انگور کے درمیان مین کاف اور اطراف
سے اُسکے انور حاصل معنے معماے قطعہ تمر ثمر تصحیف یکدگر نقود کے سر پر عین آنے سے
عنقود ہوتا ہی محسنات کلام لفظ سرو برگ کیسا ابلغ ہی کہ خرم سر خرما کا بھی ہی اور
نیز بمعنی سامان بر سر آمد کیا ہی بلیغ کہ عنقود کے سر پر عین ہی اور بمعنی غالب نیز اور من
وراے ذلک الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے خرما د ار خرما وار بجاے کجی منحنی
اغصان کی جگہ اعضا غلط ہی ـ

نکتہ تین بہ نیت دل آگاہست ازان بحلاوت ایمان محلاست وانار را صورت اثار
رحمۃ اللہ ست لاجرم جرم او ہیئت انائیست کہ راے ہمگنان درپے دارد مثنوی
انجیر دل ار نجی زغم تافت + زان بود کہ از خدا قسم یافت + بیجد زحق ست رنگ رمان +
زان در دل اوست آب حیوان + اللغات تین بیائے معروف انجیر محلا بالضم وتشدید
لام حلاوت کردہ شدہ نائے بانسلی ار نجی اسکا ترجمہ جو نجات پاے از خدا قسم یافت
اشارہ بہ والتین یعنے قسم ہی انجیر کی رمان بالضم وتشدید میم انار معنے ترکیبی نثر
تین خود نیت دل آگاہ کی ہی اسی سبب سے ایمان کیسی حلاوت رکھتا ہی کہ ایمان کیواسطے
جان شیرین کھو دیتے ہین اور انار مین صورت اثار رحمۃ اللہ کے ہین بس ضرور جرم
اُسکا ایک انا ہی کہ راے سب کی اُسکے پیچھے ہی انا بمعنی ظرف مطلب یہ کہ ہر ایک اُسکا
خواہان اور خواستگار ہی اور سب کی نیت اُسمین لگی ہی معنے ترکیبی قطعہ انجیر کے
دل نے جو نجات غم سے پائی اس سبب سے ہی کہ خداے تعالی نے اُسکی قرآن شریف
مین قسم کھائی ہی اور فرمایا والتین یعنے قسم ہی انجیر کی ایسی عزت اسکو بخشی ہی اور
رمان حق تعالی سے اسکو رنگ بیحد ملا ہی یعنے قوت وتوانائی یا خوبی یا رونق ولطافت
یا شیرین کاری کہ یہ سب معنے رنگ کے ہین اسی سبب سے اُسکے دل مین آب حیوان ہی

ای مایہ حیات اسواسطے کہ مقوی دل وجگر ہی معنے معمائے نشترتین کا دل نیت ہے
انار اثمار تصحیف انار کا ایک جزانا ہی بمعنی ظرف اور رانچھے اسکے معنے معمائے قطعہ
انجیر کا دل ار بنجی ہی جو رمان کی رن مخفف رنج جب لفظ ما اسمین آئیگا رمان ہوجائیگا محسنات
کلام لاجرم جرم تجنیس زائد انار روپے مرادف حلاوت ومحلا اشتقاق الاختلاف
شارح لکھتے ہین کہ تیسرے مصرعہ مین یعنے بجیدزحق ست رنگ رمان + بعض نے زحق بزاے
معجمہ بعض نے رحق براے مھملہ بمعنی سراب بنغیش کے لکھا ہی اور کہا کہ رنگ رمان کا مثل
شراب کے ہی اسوجہ سے کہ ما اسکے دل مین واقع ہوا کہ آب ہی اور مانند دل شراب
اور جنھون نے زحق تجویز کیا اسکے یہ معنے کہ خداے تعالی نے انار کو جو رنگ سرخ غالب
عطا فرمایا اسوجہ سے ہی کہ دل مین اسکے آب مخلوق ہوا اس سبب سے کہ جس چیز کا
رنگ اسکے پارہ اجزا سے غالب ہو اسکے ہمراہ اب کرتا ہی تا کم ہوجاے انتہی یہ معنے
حضرت شارح کے ہین اور بعینہ ترجمہ اُنکی عبارت کا مجکو تو رحق براے مھملہ شراب کے معنے
مین ملا نہین البتہ رحیق بہر خلاف لغت کیا اعتبار اسکے سوا دوسرے مصرعہ مین از ان
علت کے واسطے ہی بس مصرعہ اول مین جب تک وجہ علت کی قایم نہو گی علت کیسے
صحیح ہوگی شاید شارحین نے رنگ کے معنے پر نظر نہین کی الغرض مین نے بھی اپنے معنے
لکھدیے اُنکے بھی واللہ ناظرین خیار متن مطبوعہ مین تین کو تبن محلا کو مجلا ارنجی کا انجی
خداقسم کی جگہ حدقسم غلط ہی۔
نکتہ امرود طنبور شکل کوی رود یست کہ برر ویش از الف تا میم پردہ بستہ اند اما بسلوک
سفرجل صوفی لباس بہ از انست کہ زردہ آبے نقش را براے سفرجل میدہد قطعہ
امرود ہین کدوے عسل از شراب حق + از شاخ سرنگون شدہ یعنے کہ دور ماست +
سجلیست آبے از فیضان الہ از ان + فریست درمیان وی وبہ زمیوہ ہاست +
اللغات آمرود ایک قسم ہی طنبور وطنبورہ بالضم نام ساز معرب تونبرہ یعنے کدوے تلخ
اور طنبورہ بھی کدو سے ہوتا ہی بقول بعض تنبورہ در اصل دنب برہ جسکو دنبہ کہتے ہین
بس اسکی شکل کے موافق یہ نام رکھا گیا رود نہر اور باجہ سفرجل میوہ ہی کہ اسکو بہ اور

آبی بھی کہتے ہین زردہ بھی و اسپ زرد رنگ آبی بھی و سرکش سف بالفتح و تشدید فا رفتن
مرغ بر زمین رجل بالکسر یا سجل بکسرتین و تشدید لام چک یا مہر و نامہ کہ بمہر و دستخط قاضی
کے ہو بہ بمعنی بہی و بہتر معنے ترکیبی نثر امرود جو بشکل طنبور کے ہی گھیا ایک رود ہی جس پر
الف سے میم تک پردے باندھے ہین یعنے اکتالیس جیسے کہ طنبور مین ہوتے ہین لیکن جلین
مین سفرجل صوفی لباس اُس سے بہ ہی اور بہتر کہ زردہ آبی نقش کو واسطے سف کے رجل
دیتی ہی یعنے زمین پر چلنے پھرنے کو سے معنے ترکیبی قطعہ امرود کو تو دیکھ ایک کدو عسل کا
بھرا شراب حق سے ہی اور شراب ہر شی پینے کی یعنے شیرین شربت حق سے گویا کدو شہد کا
بھرا ہوا ہی اور آبی فیض آلہی سے ایک سجل اور سند ہی اس سبب سے اُسمین ایک
فر ہی اور سب میودن سے بہ اور بہتر ہی معنے معمای نثر لفظ رود کے منھ پر جب الف
و میم سے پردہ باندھا جائیگا امرود ہوگا سفرجل کی تحلیل سے سف اور جل حاصل
ہوتا ہی آبی آبی تجنیس تام معنے معمای قطعہ امرود سرنگون دور ماہی سجل کے
درمیان مین فرلانے سے سفرجل ہوتا ہی محسنات کلام تا میم کیا اچھا لکھے الف و میم
الگ کردیا ہی اور رود کو الگ رود و طنبور اور پردہ مناسب یکدیگر سفرجل آبی بہ
زردہ مراعات و نیز زردہ بمعنی اسپ اسکے مناسب سف اور رجل آبی بمعنی سرکش
و بہی اور رجل بمعنے پا اور زردہ بمعنی اسپ و بہی انہین بنظر معنے ایک دوسرے کے
ایہام بہ از انست بہی ایسے ہی کدو اور طنبور اور شراب اور سرنگون کہ طنبور و رود
بھی سرنگون ہوتے ہین اور بہی اکثر سرنگون ہوتی ہی اور علی ہذا فتامل **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین سلوک کی جگہ سکوک لکھا ہی مخفی نرہے اصل کتاب اور متن مطبوعہ
دونون مین بجائے سفرجل میدہا اس صورت پر لکھا ہی اور شارح نے ہنگام تحلیل اُسکو
سفر اور جل لکھا جسکے معنے ترکیبی سفر اور جھول کے کچھ سمجھ مین نہین آتے تھے اور زردہ
اور سلوک اور آبی کی رعایت سے اور نیز تحلیل کی رو سے سف و رجل مناسب
معلوم ہوا اسواسطے مین نے تو یہی بنادیا آیندہ ناظرین جو اچھا جانین وہ اچھا ہی
نکتہ عذار سبب از لف روے آتشین و مہر سیمین ذقنان گلگون بست و لب

شفتالو را تا دل ہوا ہے لعل شیرین دہنان علاوہ رونق افزودہ **قطعہ** سیب را صورت سیب
ست بہ بستان جمال + زین سبب ہست بسے سرو پا مائل او + خوخ را با لب خوبان شکر خا خو یست
آتش سینہ ازان خوست بجوی دل او + **اللغات** عذار بکسر رخسار تف بالفتح گرمی شفتالو
میوہ معروف وبوسہ ولا بکسر محبت و دوستی سیب بالفتح بخشش و احسان و بیاے مجہول
میوہ معروف خوخ بالفتح و ہر دو خاے معجمہ شفتالو **معنے ترکیبی نثر** یعنے سیب کے رخسار جو سرخ
و گلگون ہو رہے ہین یہ سب اثر گرمی محبت روے آتشین او رہے مہر جبین ذو فنون کا ہی جس مین
جلوہ جمال شاہد حقیقی کا ہی اور لب شفتالو نے جب سے دل و دوستی لب شیرین دہنون مین
دیا رونق اسکے کام کی بڑھ گئی **معنے ترکیبی قطعہ** سیب کی صورت سیب کی ہی باغ جمال
مین اسی سبب سے بہت بے سروپا اسکی طرف مائل ہین کہ اسمین عطا و بخشش ہی خوخ
کو لب شکر خا خوبون سے ایک خو ہی یعنے عادت و خوگری کہ اسی خوگری کے سبب سے
آگ سینہ کی اسکے خوے دل مین ہی **معنے معماے نثر** سیب کو تفلح کہتے ہین اور تفاح کا
رخسار تف ہی شفتالو مین شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کا دل آلو جب آلو دل شفت کو
دے گا شفتالو ہوگا **معنے معماے قطعہ** سیب سیب تجنیس تام سبب ان کا تصحیف
بسیر و پا کے اول جز سے جو بیں ہی جھکانے سے سیب نکلتا ہی جسکا اشارہ مائل ہی خوخ
کا دل بھی خوخ ہی **محسنات کلام** الف اور تفاح اور لب اور شفتالو کہ اسمین شفت
بمعنی لب کے ہی اور ولا کہ اسکا قلب آلو ہی اور لعل کہ مراد لب سے ہی اور لب کے لیے
دہنان کیسی خوبی رکھتے ہین اور لفظ تا یا لفظ شفتالو کہ اسمین بھی تا ہی۔
نکتہ درون مشمش از رنگ عاشقانہ شمے یافتہ کہ دل او از تکراران با نوا ست
وروے فرصاد از خون جگر فرے دارد ازان چوب اصلش از صاد صفیر عشاق باصدا ست
قطعہ در درون دارد دل خستہ ز درد + روے زرد آلو ازین رو ہست زرد +
تو دیکتا برگ دارد از بہشت + و دازان دید ست در اصل سرشت + **اللغات**
مشمش بکسر ہر دو میم زرد آلو جسے خوبانی بھی کہتے ہین شم بو نوا آ واز و نام پردہ و
توشہ و سامان فرصاد بالکسر توت عشاق جمع عاشق و نام پردہ صدا آ و از خستہ

کوٹھری تود مبدل توت برگ معروف وساماں بالفتح والتشدید دوستی ومحبت معنے ترکیبی نثر مشمش ایذا سے زرد ہوتی ہی وجہ اسکی یہ کہ رنگ عاشقانہ سے ایک ادنی شم وبو اسنے پائی ہی کہ دل اسکا اسی تکرار شم سے یا تو اوپر سامان ہجا ورد فرصاد کا خون جگر سے ایک فر عظیم رکھتا ہی اسی سبب سے اُسکی اصل لکڑی صفیر عشاق سے باصدا ہی اور توت کی لکڑی اسے اکثر ستار وطنبورہ وغیرہ کی ڈانڈ بناتے ہین خون جگر سرخی فرصاد سے ظاہر معنے ترکیبی قطعہ زرد آلو کا رو جو زرد ہو رہا ہی اس سبب سے ہی کہ اپنے درون مین دل خستہ رکھتا ہی درد عشق سے تود کہ اپنی صفت مین یکتا ہی اور برگ بہشت سے با برگ اسنے اپنی اصل سرشت مین نوزا دیے دو دو سے دیکھی ہی وہ اس برگ وساز کو پہونچا ہی تود یکتا اس سبب سے کہ اسکا گچھا نہین ہوتا ایک ایک ہوتا ہی برگ بہشت بسبب شیرینی میوہ وگنجانی برگ درخت کے معنے معماے نثر مشمش مین دو مش ہین دونون کا مقلوب دو شم اور دونون شم مقلوب کے دو مش کہ دو مش کا مجموع مشمش ہی اور پہلا شین دوسرا میم ملانے سے شم اور پہلا میم اور دوسرا شین ملانے سے مش کہ دونون شم کے مقلوب سے مش اور دونون مش کے مقلوب سے شم حاصل ہوتا ہی موافق آیا تکرار کے فرصاد کا رو فر اور لفظ صاد جب اسکی اصل ہوگا فرصاد ہو جائیگا اور یہ بھی متبادر ہی کہ فرصاد مین الف بمنزلہ چوب کے ہی جب یہ اصل اس لفظ کا ہوگا صدا ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ چوب اصلش اور باصدا کا ہی معنے معماے قطعہ رو زرد آلو کا لفظ زرد ہی تود کے اول مین ایک تا ہی اونچے اسکے لفظ و محسنات کلام با نوا کیسا بلیغ ہی جسکے معنے راگ وساماں دونون کے ہین نوا وعشاق کہ نام پردون کا ہی اور نوا وصدا بمعنی آواز باہم مناسب فرصاد اصل صاد صفیر صدا سر کلمہ صاد خستہ مین ابہام ہی کہ زخمی وکٹھرے دونون معنے کو شامل الاختلاف متن مطبوعہ مین با نوا کو بانوا بہشت کی جگہ در بہشت غلط ہی۔

نکتہ نہال جوز الفیست کہ چون قامت اہل ہمت کف بدامن جوز امیرساند ولین

بادام دانہ ایست کہ چون چشم اہل حسن باسے ہمکنان را بدام می آرد **قطعہ** الجوز
مثل الحویر من جمعہ + وہی لفیف مولف بین الورای + واللوزۃ یحکی من طوائف
عینہ + فوجدتہ فی القلب زولا اذتری + **اللغات** نہال بکسر درخت نو تر و تازہ
جوز معرب کوز ہندی اخروٹ و وسط چیزے جوزا بالفتح ایک برج ہی جسکو دوپیکر
کہتے ہین اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کہ یہ بھی فلک ہشتم پہ ہی جور بالفتح
قعر اور تنگ کسی چیز کا لفیف بروزن فعیل پیچیدہ و درہم شدہ مؤلف بضم میم و فتح ہمزہ
کہ بصورت واو کے ہی الفت دینے والا اور جمع کنندہ چیزہاے متفرق باہمدگر لوز بالفتح
بادام یحکی ای حکایت میکند طرائف جمع طریف مال نو اور میوہ وغیرہ نادر و غریب
زول بالفتح شگفت اور درسبک ظریف و مرد دلیر اذتری یعنے جسوقت دیکھے گا تو
معنے ترکیبی نثر یعنے درخت تر و تازہ جوز کا ایک الف ہی راست و مستقیم کہ مثل
قامت اہل ہمت کے کف دامن جوزا مین پہونچتا ہی یعنے ایسا بزرگ و بلند ہی کہ دامن
جوزا کا پکڑا ہی جو فلک ہشتم پہ ہی اور عین بادام ای ذات بادام ایک دانہ ہی کہ مثل
چشم حسینون کے سب کے پانون جال میں پہانستا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جوز مثل
جور کے ہی اپنے جمع ہونے سے یعنے جیسے کہ جور قعر و تنگ کو کہتے ہین اور اسمین ہر چیز
جمع رہتی ہی اور مثل لفیف کے ہی جو شی پیچیدہ درہم شدہ کو کہتے ہین یعنے مثل
لفیف کے مولف پیچیدہ اور مجتمع کا جمع کرنے والا درمیان مخلوق کے کہ یہ سب
صفتین اسکی ظاہر و باطن سے ظاہر اور لوز جو بصورت عین کے ہی اسنے جو طرائف
نادر غریب دیکھے ہین بزبان حال نقل کرتا ہی جسوقت تو اسکو دیکھیگا تو اسکے
قلب کو زول پائیگا یعنے دل اسکا شگفت و عجائبات سے بھرا ہی یہ خیالات انکی
صورت اور مغز و پوست سے پیدا کیے ہین **شعنے معماے نثر** الف نہال جوز جو جوزا
کا دامن پکڑیگا جوزا ہو جائیگا اور دامن جوزا کا الف ہی بادام کے اول با ہی تصحیف
پا اور پا کے نیچے دام **معنے معماے قطعہ** جوز و جور تصحیف لفیف و مؤلف اشتقاق
لوز کا قلب زول **محسنات کلام** نہال و قامت اور عین و بادام اور بادام مین ولعم

جسکے لیے دانہ اور مثل انکے الاختلاف اس نکتہ مین میرا اور شارح اور اصل کتاب کا
بڑا اختلاف ہی شارح نے الجوز مثل الجوز بمعنی ظلم کے لیا ہی اور مین نے حو بمعنی قعر و تنگ
بجاے جو شارح نے من موصولہ مین نے من جارہ شارح نے لبیب بمعنی عاقل کے
مین نے لفیف بمعنی شی پیچیدہ برعایت موزن کہ لبیب کے کچھ معنے نہین ہوتے نہ مؤلف
سے اسکو کچھ مناسبت اور بجاے کذا اللبیب کے کذا اللفیف اور خود شارح نے بعد
اتخاذ کے کذا اللبیب پر تقاعد بھی کیا ہی اور بجاے من طرایف عینہ کے عمینہ اور عمین
بمعنی کور کہ مجکو لغت مین نہ یہ لفظ ملا نہ معنے ملے طریف کے معنے وہ مال جو دزدی او
نابکاری سے ہاتھ آئے زول وہ چیز جو مجرمون کی گردن مین ڈالتے ہین اور مین نے
طریف اور زول کے معنے لغت سے لکھے ہین یہ جانے کونسی لغت سے لکھتے ہین اب دل مین
ہی کہ بجنسہ خلاصہ تقریر شارح کا بھی لکھدون اگرچہ تطویل لاطائل ہی لکھتے ہین جو کوئی
کہ عاقل ہی ملاحظہ جمیع احوال مخلوقات کا کرکے قوت متخیلہ مین سبکو جمع کرتا ہی اور مراد
تالیف سے بھی اجتماع ہی بعد اُسکے نیک و بد مین اشیا کے امتیاز کرتا ہی جو اچھی ہی اختیار
کرتا ہی اور بد سے احتراز مگر لفظ کذا اللبیب اس معنے سے چندان مناسبت نہین رکھتا
بادام مشابہ چشم کورون کے ہی اور اسکے اور مغز جو اُسکے درون مین ہی اُسکو چھپایا
اس سے مال دزدی کا معلوم ہوتا ہی جسکی حفاظت مین نہایت احتیاط عمل مین لایا ہی
یہی سبب ہی کہ اُسکے نام مین یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر قلب کرین زول ہوتا ہی کہ
بمعنی غل کے ہی بس معنے بیت کے یہ ہین کہ جوز مانند جور کے ہی جو کوئی جمع کرتا ہی اُسکو
یعنے جمع کرنا اسکا سبب جور و ظلم کا ہی کہ وہ شخص اپنے اوپر کرتا ہی اور ایسا فخر مند
جمع اشیا کا اپنی خاطر کے خزانہ مین کرتا ہی اور اس سے امتیاز کرتا ہی خوب ظاہر ہی
کہ جب کسی چیز کے ذخیرہ کرنیکو ملاحظہ کرتا ہی خصوصاً مثل جوز کے امور ذہنیہ سے
معلوم کرتا ہی کہ یہ کام مہم اطفال کے ہین اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہی بادام کو دیکھتا ہی
کہ بزبان حال حکایت کرتا ہی کہ مال دزدیدہ شدہ سے کہ اُسکی کوری و کوردلی سے
منسوب ہی بس پاتا ہی تو اس مال کو بند کرون چنانچہ طور اس معنی کو اُسکے اسم مین

دیکھتا ہی انتہی یہ معنے حضرت نے قطعہ کے لکھے ہین اور متن مطبوعہ مین بجاے جوز جوز اور پہلے مصرعہ مین الجوزا اور اللبیب بغرایف لکھے ہین موافق شرح کے۔

نکتہ صفت خربزہ ہاے ملون قطعہا ئی بز بہشت ست در خرہ چیدہ وصورت قثا قبای سبز جنت در خیار اُمت پوشیدہ قطعہ اگر بیخ بطیخ را بنگری + بیابی برو نشر طیب بہشت + وگر پردہ اندازد از رخ خیار + بہ بینی تن یار نازک سرشت + **اللغات** خربزہ بضم با خربمعنی کلان وبزہ میوہ خوشبودار چونکہ میوے خوشبودار ہین اُسکے برابر کلان میوہ خوشبودار نہین ہی لہذا یہ نام رکھا گیا ملون رنگا رنگ قطعہ پارہ از ہر چیز بز بالفتح والتشدید جامہ خرہ بفتحتین تودہ خاک وگل تیرہ وبضمتین خرابہ وویرانہ قثا بفتح وبکسر وتشدید ثا خیار دراز کہ درازی وباریکی سے کبھی خم ہوجاتی ہی قبا جامہ دکلائی بطیخ بالکسر وتشدید طا خربزہ خیار بالکسر بادرنگ ونیکان وبرگزیدن **معنے ترکیبی** نثر صفت خربزون ملون کی ایسی ہی جیسے قطعے بزیعنے جامہ بہشت کی خرہ مین جو بمعنی ویرانہ کے ہی لگائے ہوے اور صورت قثا کی ایسی جیسے کوئی قباے سبز جنت کی خیار اُمت یعنے نکوکاران اُمت مین پہنے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو بیخ بطیخ کو دیکھے تو یہی معلوم کرے کہ اس بیخ پر طیب بہشتی پھیلی ہوئی ہی اور جو رخ خیار سے پردہ اُٹھادے تو تن یار نازک سرشت کا اُسکے نیچے پائے **معنے معماے نثر** کلمہ خرہ مین جو لفظ بز واقع ہوگا خربزہ ہوجائیگا قثا وقبا تصحیف **معنے معماے قطعہ** بیخ بطیخ کی حرف خا ہی اور اسپر بطی جسکا نشر طیب ہی خیار کا روخا اسکا پردہ اُٹھانے سے یار رہتا ہے **محسنات کلام** صف خربزون کی مراد فالیزون سے ہی جو برابر ہوتے ہین بطیخ مین طا الگ کرنے سے بھی بیخ رہتا ہی لفظ خیار مین ایہام ہی کہ بمعنی لگڑی کے بھی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بز بہشت کی جگہ بر بہشت اور بجاے جنت خیت یار نازک سرشت کو تار تارک سرشت غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از ظرفا چون آب در عین کشت بر کنار فالیز میگذشت دید کہ خیار کشتہ اند واطراف وار انجا رنگہداشتہ اند ساعتے فرود آمد وبراے راحت ودامن

استراحت گرفت ناگاه درازگوشے کہ مرکوب وے بود چون کدو بخیار آن فالیز گردن دراز کرد دہقان ازروی قہر دہان بکشاد کہ ندانی کہ چون خر را بر کنار خربزہ بندی خربزہ عاقبت بینی مرد بادرنگ ووقار چون الف خیار زبان در حیز گفتار بکشاد و گفت کہ خیار را پا در میان خار میباید گذاشت یا از گلوی خر دریغ نباید داشت **قطعہ** خیار بے مزہ خردا است درخور + خراو را بستہ زان بر ہر کنار ست + بود ناخوردن وخوردن برابر + ازان در ہر دو نام او خیار ست + **اللغات** ظرفا بفتح ثانی وضم اول جمع ظریف یعنے دانشمند ولطیفہ گو خیار ہندی لگڑی بزہ بفتحتین گناہ وخطا خر بمعنی کلان بادرنگ متحمل وکھیرہ وقار ہندی بوجھل خیار بمعنی چھانٹنے کے بھی ہے **معنے ترکیبی نثر** ایک ظریفون سے مثل آب ورعین کشت کے کنارہ فالیز کے چلا جاتا تھا آب درعین کشت سے مراد تازہ وخرم دیکھا کہ خیار بوئے ہین اور اطراف اسکے خار سے بند کیے ہین فدا دیرکو اترا اور راحت وآرام کرنیکو دامن استراحت کا پکڑا ناگاہ اس درازگوش نے جو اسکی سواری مین تھا کدو کیطرح گردن اس فالیز کی خیار پر بڑھائی دہقان نے قہر کی روسے دہان کھولا اور کہا کہ تو نہین جانتا کہ خر کو جو خربزہ پر باندھیگا لوٹ کے خربزہ یعنے گناہ عظیم دیکھیگا مرد با درنگ ووقار نے مانند الف خیار کے زبان حیز گفتار مین کھولی اور کہا کہ خیار کا پانون خار مین رکھنا چاہیئے یا خر کے گلو سے دریغ نرکھنا چاہیئے **معنے ترکیبی قطعہ** خیار بے مزہ لایق گدھے کے ہی اسی سبب سے اسکے ہر کنارہ پر خر بستہ ہی اسکا کھانا نہ کھانا برابر ہی اور یہی باعث ہی کہ ان دونون یعنے خوردن ناخوردن مین نام اسکا خیار ہی ای اختیار خوردن وناخوردن لگڑی ظاہر بے مزہ چیز ہی پھیکی کھٹی نہ میٹھی اپنے مزہ مین نمک کی محتاج فی نفسہ سوائے کرکراہٹ کے کچھ مزہ نہین رکھتی **معنے معماے نثر** منجملہ حروف ظرفا کے فا ہی جو کنار لفظ فالیز ہی خیار کے اطراف مین ایک طرف خا ہی اور یہی خا مع الف مقصود اور دوسری طرف را کہ دونون کی ترکیب سے خار ہوتا ہی دامن استراحت کا راحت ہی دہقان مین رو لفظ قہر کا قاف ہی اور باقی دہان جب دہان قاف قہر سے کھولا جائیگا دہقان ہوگا خربزہ خربزہ تجنیس تام

زبان بصورت الف جب خیر کے درمیان مین الف آیگا خیار ہوگا پھر کہتے ہین کہ خار مین یا
آنے سے کہ مشابہ پا کے ہی پار نکلتا ہی خیار کا اول آخر خر ہی یا کو اسکا گلو بنانے سے
خیار ہوگا **محسنات کلام** چون آب در عین کشت کیسا لطیف ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُسوقت مین کھیت کو پانی دیا جاتا ہوا ور تشبیہ طبیعت ظریف کی بھی کشت سے ہی
مرد بادرنگ لفظ خیار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی کہ بادرنگ کھیرے کو بھی کہتے ہین **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین فالیز کے بجاے پالیز لکھا ہی اگرچہ دونون لفظ واحد ہین لیکن ظرفا
کی مناسبت کنار کی قوت ہوتی ہی اور خیار کو چنار دوسرے مصرعہ مین خردر البتہ
بجاے خر او رابستہ غلط لکھا ہی۔

فصل فی الاضیاف واصناف الطعام

نکتہ در آخر طعام عام واقع شدہ ودر پایان اکل کل آمدہ یعنے شرط تناول طعام
آنست کہ دامن مائدہ انعام اوعام بود واصل اکل آنست کہ ہمہ را از طرف او
طرفے رسد **قطعہ** مائدہ آمد مرکب ماودہ + سراین ترکیب دانی از کجاست + یعنے
اربخوان بود آبی وبس + گر نشانی بر کنارش دہ رواست + **اللغات** اکل بالفتح
خوردن تناول بضم واو فرا گرفتن طرف بفتحتین کنارہ و بالفتح نفع و فائدہ مائدہ خوان
پُر طعام یہ لفظ خاص ہی خوان عام ہی خواہ خالی ہو خواہ پر طعام **معنے ترکیبی** نثر
آخر مین لفظ طعام کے عام واقع ہوا اور پایان اکل مین کل آیا ہی یعنے شرط تناول
طعام کی یہ ہی کہ دامن مائدہ انعام کا اُسکے عام ہو اور اصل اکل کی وہ ہی کہ ہر ایک
کو اُسکے کنارہ سے نفع اور فائدہ پہونچے **معنے ترکیبی قطعہ** مائدہ مرکب ہی ما اور دہ
سے تو اس ترکیب کے بھید کو جانتا ہی کہان سے ہی یہ ہی کہ خوان پر اگر کچھ نہو پانی
ہی ہو اور تو اُسکے کنارہ پر دس کو بٹھائے اور اُنکے ساتھ اُسکو شرب مین لائے
تو روا ہی **معنے معماے** نثر آخر طعام مین عام اور پایان اکل مین کل ظاہر موجود
انعام عام تجنیس مطرف اور طرف طرف تجنیس تام **معنے معماے قطعہ** مائدہ ظاہر

ماے اور دہ سے مرکب اور ما کے کنارہ پر دہ موجود **محسنات کلام** طعام عام
انعام اکل کل کیسے خوب الفاظ جمع کیئے ہین لفظ آبی کیسا خوب ایراد کیا ہی کہ یہ
بھی بحقیقہ مایدہ ہی اسلیئے کہ اسکے اول مین اب ہی ترجمہ ما کا اور آخر مین یا دہ
بارد و الی ۔

نکتہ ہر کہ چون الف بر سر خوان بخدمت مہمان قیام نماید از اجتماع یاران و برادران
جمعیت عام یابد این معنی از لفظ جمع اخوان بخوان کہ الف ست بر سر خوان **رباعی**
ہر سفرہ کہ راے نبود ز ایثارش + از نعمت حق دان و سفہ انکارش + ضیف ست
دلیل فیض خیر و برکت + چون برگردد فیض بہ بین ز آثارش + **اللغات** قیام بکسر
کھڑا ہونا اخوان بالکسر برادران ایثار بالکسر برگزیدن سفہ بفتحتین نادانی و سبکی عقل
ضیف بالفتح مہمان **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی سر اخوان پر الف کیطرح خدمت مہمانی مین
کھڑا ہوے یارون اور بھائیون کے اجتماع سے جمعیت پائے اس بات کو لفظ اخوان سے
سیکھ کہ خوان کے سر پر الف ہی **معنے ترکیبی رباعی** جو سفرہ کہ اسمین راے ایثار
یعنے برگزیدگی سے نہو اسکو تو نعمت حق سے تو جان لیکن سفرہ والے کے سفہ کو پہچان
اہی نادانی و سبکی عقل کو ضیف کو ناگوار اور حقیر مت سمجھ اسواسطے کہ ضیف راہ خیر و
برکت کی بتاتا ہی دیکھ لے جب اسکو لوٹیگا آثار فیض کے اُس سے دیکھیگا **معنے معماے**
نثر خوان کے سر پر الف قایم ہونے سے اخوان ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** سفرہ
سے اگر راے ایثار کی نکل جائیگی سفہ رہیگا **محسنات کلام** اجتماع و جمعیت میں اشتقاق
اخوان بخوان کیسے فصیح لفظ جمع کیے ہین ایسے ہی ایثار انکار آثار مہمان یاران
برادران اخوان خوان سفرہ نعمت خیر برکت فیض سب مراعات و مناسبات
الاختلاف متن مطبوعہ مین در نعمت بجاے از نعمت اور سفہ کے قبل بلا حرف
عطف غلط ہی ۔

نکتہ در لفظ نان الف صورت تیغ دارد و نون کنارہ تیغ را گویند یعنے الف نان تیغ دو رو
است کہ از یکرو سے سر ناز دشمنان را قطع کند از روی دیگر سر نیاز دوستان را

اقطاع مید ہد رباعی یک نون بکنار آسمان شد و اصل + یک نون دگر زیر زمینش منزل + آزادہ میان این دو نون ہمچو الف + آنست کہ نانی بود از وی حاصل + اللغات

تیغ دورویہ جسکے دو نون طرف دھار ہو اقطاع بالفتح کسی چیز کو آپ سے جدا کرکے اور کو دیناو اطراف زمین معنے ترکیبی نثر لفظ نان مین الف بصورت تیغ کے ہی اور نون تیغ کے کنارہ کو کہتے ہین یعنے دھار پس الف نان کا تیغ دورویہ ہی کہ ایک رو سے سر ناز و غرور دشمنون کو قطع کرے اور دوسرے رو سے سر نیاز دوستون کو اقطاع دے یعنے کوئی چیز ہو آپ سے اسکو الگ کرے اور انکو دے معنے ترکیبی رباعی یعنے دراصل دو نون ہین ایک نون تو کنار آسمان سے ملا ہوا ہی اور دوسرا ایک جو ہی اسکا زمین کے نیچے جھکا ہی چنانچہ آسمان و زمین دونون مین نون ہین پس دونون نون کے درمیان مین آزادہ الف کی طرح وہ ہی جس سے نان حاصل ہو معنے معماے نثر نون کے درمیان مین الف لانے سے نان ہوتا ہی معنے معماے رباعی آسمان کے آخر بھی نون ہی اور زمین کے آخر بھی نون جب الف آزادی کا اسمین یعنے دونون نونون مین داخل ہوگا نان حاصل ہوگا محسنات کلام ناز اور دشمن اور نیاز اور دوست باہم متضاد نانی بود از وے حاصل مع معنے چارون مصرعون کے کیسے مذکور کیے ہین قابل غور ہین وللہ درہ الاختلاف

متن مطبوعہ مین کنارہ و تیغ بعطف و بجاے نانی نامی غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ نمک کسے خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر نمیرد تا چشم شور بختش را آن نمک نہ گیرد و این معنی ملیح در لفظ نمک معین ہست کہ اولش نم آمدہ یعنے سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف ربایندہ بصر قطعہ نمک آنکس کہ بہ قلبی خورد آخر روزی تقلب او را نمک دیدہ کند ریش و تبہ + نمک قلب کما نیست عجب تیر افگن + کردہ از نور بسے خانہ نارست سیہ + اللغات ملیح نمک سود و نمکین نم کی تفسیر خود بمصرعہ نے فرمادی اور کاف کی بھی قلبی کھوٹا پن آنکہ آخر مصرعہ مین ترجمہ عن بعد و مجاوزت کا ہی نارست کہ معنے ترکیبی نثر جو کوئی کسی کا نمک کھالے کر

اور اُسکی معاش کے بعید سخن چینی کرکر کے فاش کرے جب تک کہ اُسکے بخت شور کے چشم کو
وہ نمک ماخوذ نہ کریگا وہ کور نمک ہرگز نہ مرے گا اور یہ ایسی نمکین بات ہی کہ لفظ نمک ہی مین
معین ہی کہ اول اسکے نم آیا ہی یعنے سخن چینی اور عیب بینی اور آخر کاف جو ریا بندہ بصر ہی
خلاصہ یہ کہ کور نمک کور ہو کے مرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو شخص کہ نمک کسی کا قلبی یعنے کھوٹے پن
سے کھاتا ہی آخر دیکھو لوگے کہ ایکدن ایسا ہوگا کہ اُسکے قلب کو نمک شور یعنے اشک شور
ریش و تباہ کر دینگے نمک قلب ایک کمان عجب تیر افگن ہی جسنے ناراست یعنے کج شعار دن
کے گھرون کو نور سے الگ کر کے خالی سیاہ بنا دیے ہین اکثر ایسا ہوا ہی معنے معماے نثر
نمک کے اول نم ہی یعنے سخن چینی اور آخر کاف کہ مرکب ہو کے نمک ہوگا معنے معماے قطعہ
نمک کا قلب کمن ہی اور تیر الف اسکا جیسا کہ ایما تیر افگن کا ہی یعنے تیر افگندہ بس کمان ہوجائیگا
محسنات کلام نمک اور شور اور ملیح و چشم اور بصر دیدہ اور نور اور سیاہ سب مناسب
باہمد گر اور یون بھی کہ قلب نام منزل کا منازل ماہ سے ہی اور کمان برج قوس تیر عطارد
خانہ خانہ کمان ناراست کج اور نور و سیاہ نوا فد ناراست مین نار اور مثل ذلک
سب صنایع بدایع سے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین اتنی عبارت نہین ہے
یعنے (سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف) اور نور کے بجاے تور غلط ہی۔

نکتہ ہر قوت کہ بشدت سعی و کد عمل حاصل شود لذت و قوت از و بیشتر واصل گردد
لفظ قوت مقوی این معنے ست کہ چون تشدید یابد قوت گردد شعر لقمہ کز خون دل
آید بکف مقبول دان + رد بود خوردن گرا و را خون نباشد بر کران + اللغات کد
بفتح و تشدید دال رنج و سختی کار خوردن خورش رد بالفتح و تشدید دال لوٹا نا لوٹنا اور
کوئی چیز زبون و فاسد معنے ترکیبی نثر جو قوت کہ شدت کوشش اور رنج محنت سے
حاصل ہوتا ہی لذت و قوت اُس سے زیادہ ملتی ہی چنانچہ لفظ قوت مقوی اسبات کا
ہی کہ جب تشدید پاتا ہی قوت ہوجاتا ہی معنے ترکیبی شعر جو لقمہ کہ خون دل یعنے
بڑی مشقت سے ہاتھ آتا ہی اُسیکو مقبول جان اور جس خوردن کے کنارہ پر
خون نہو اُسکو رد سمجھو یعنے بے محنت و رنج کا معنے معماے نثر قوت و قوت تجنیس تام

پہلا بتخفیف واؤ دوسرا بتشدید واؤ معنے معماے شعر خوردن کے اول جز سے خو اور آخر سے نون حاصل ہوکے خون ہوتا ہی اور درمیان سے لفظ رد کا نکلتا ہی محسنات کلام مقبول ورد متضاد اور ردی کو بھی کہتے ہین۔

نکتہ حاے حلوا لکمان ہلال ست بر لواے حلاوت ایمان و بناے لحم رتیب محل لست در زینت مائدہ خوان نظم صوفی ارنیست حل حلوا لیش + در دہان زبان بود والیش + رمزے از گوشت ہم بکوش بکوش + از سر نقش تا بگیر د گوش + اللغات حلوا مونث حلی ہر چیز شیرین لوا بکسر علم فوج و نشان لشکر لحم بالفتح گوشت کمان معروف و برج قوس جسکی علامت نجوم مین ہا ہی رتیب زمین بلند و بر آمدہ صوفی منسوب بہ صوف و پشمینہ پوش اور وہ شخص کہ دلکو غیر حق سے بچائے اور ایام جاہلیت مین ایک قوم تھی اہل تجرد سے کہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی اور مخلوق کی خدمت للہ کرتی تھی و بمعنی مخلص نیز واے اشارت ہوا ویلا وجدا و نا رسیدہ معنے ترکیبی نثر حاے حلوا لکمان ہلال کی ہی لواے حلاوت ایمان پر اور حلاوت ایمان کی یہ ظاہر کہ اہل ایمان جان شیرین کو اسپر قربان کرتے ہین کمان ہلال اور حلاوت ایمان کہنے سے مبالغہ شیرینی اور علو تیگی حلوا کا دیگر طعام سے مقصود ہی اور بنا لحم کی جسوقت کہ زینت مائدہ خوان کا ہوتا ہی رتیب محل دل کی ہی یعنے زمین بلند حاصل یہ کہ دل کو بہت عزیز ہی اور بڑا عالی قدر اسکو جانتا ہی معنے ترکیبی نظم یعنے حلوا ایسی چیز ہی کہ صوفی اگر اسکو حل حلوا کی نہین ہی تو اسکی زبان کے دہن مین واے ہی جو کلمہ افسوس کا ہی مطلب یہ کہ حل بمعنی حلال کے ہی اور صوفی لوگ اکثر لذیذ و مزہ دار چیزونکو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہین اگر اسنے حل حلوا کو بھی حرام کر لیا ہی تو اسکی زبان کے دہن مین سواے واے کے کچھ نہین ہی کہ کیون ایسی پر مزہ شی کو ترک کیا اور مجکو اس لذت سے محروم رکھا اور حل حلوا مین جز سے ارادہ کل کا کیا ہی اور ایک رمز نیک اور اچھے گوشت سے بھی اسکو کہ تو سر نقش سے صوفی اسکو اپنے کان مین جگہ دے یعنے قبول کر لے اور مان لے پہلا نکوش ہی بمعنی نکو اور شین ضمیر مفعول راجع بصوفی اور دوسرا بکوش بصیغہ امر اور شین بصفت مذکور اور بالعکس بھی ہو سکتا ہے تیسرا بکوش ای در گوشن

معنے معمائے نثر حرف حا لوا پر آنے سے حلوا ہوجاتا ہی لحم کا دل محل رتیب وزینت تصحیف یکدیگر معنے معمائے نظم حلوا اگر حل اسمین نہو تو واے ہی نکوش بکوش دو نون نقش کوش کے ہین تا بگیر دکوش کے ایما کے موافق کوش جوتا کو پکڑے گا گوشت ہوجائیگا صوفی کی وا وجود درمیان مین ہی گویا زبان ہی اور فی دہان اور مثل باتا کے وا و کو وا کہتے ہین بس یہی وا اسکے دہان مین ہی محسنات کلام حا کہ علامت برج قوس کی ہی اور زیر بصورت کمان اور خود کمان اور ہلال کمان کی شکل اور برعایت لوا کے مثل ما ہچہ سب مناسب یکدوسرے کے ہین حلاوت کی لفظ مین بدون تا اور قلب الف اور وا و کے حلوا نکلتا ہی از سر نقش کیسا خوب ہی کہ اسکا سر نون ہی اور نکو کا بھی سر نون الاختلاف اصل کتاب مین رہیب لکھا ہی جسکے یہان معنے نہین ہوتے مگر شارح نے زمین بلند کے معنے لکھے کہ وہ بحقیقت رتیب ہی مین نے اسی کو اختیار کیا بدلیل اسکے کہ مصحف زینت کا بھی یہی ہی نہ رہیب اور دوسرے مصرعہ مین در دہان در زبان میرے نزدیک دوسرا درٹھیک نہین بلکہ دہان زبان باضافت ابلغ و بے تکلف ہی دوسرے مصرعہ مین نہ تعین نکوش بکوش کا کیا نہ صراحت کہ اصل لفظ یہ کیا گیا ہین اور تقریر معنے ترکیبی کی جوکچھ ہی وہ ہی مین کیسے حل کرون نہ معما صوفی کا شاید اُنکے نزدیک نہو بجاے رتیب رتبت اور بگوش بگوش پہلے مصرعہ مین متن مطبوعہ مین لکھے ہین۔

نکتہ دانہاے برنج بر صحن طبق لاجوردی کوی کہ خوشہ پروینست بر روی چرخ مطبق ازرق وگلبرگ بورق پنداری ورق سمن ونسترن ست از فرع بنان نسرین طبعان معلق قطعہ فر بزیر زعفر از مرغ ست + شکل مرغش از انست بر بالا + رای بغز از کف مدہ کامدہ در حوالی آن حروف بغا + اللغات صحن طبق بزرگ و میان خانہ وسنج یعنے جہانجھ طبق بفتحتین موافق و برابر یعنے جو شی کہ برابر اُسکے دوسری شی ہو وطریق ودستور مطبق بالضم وفتح با تو برتو کردہ شدہ ازرق نیلگون بورق بواو مجہول ایک قسم آتش کہ شیر وحبغرات سے پکاتے ہین یہ ترکی ہی بنان بفتح سرہاے انگشتان معلق بضم میم وفتح لام آویختہ شدہ زعفر ایک قسم پلاؤ شیرین زعفرانی مرغ بالفتح انبوہے گیاہ ہندی دوب وسبزہ بغز الفتح

نام آش ایجاد بغرا خان کہ آرد نخود سے مثل لیمو کے غلولہ بناکے آش مین پکاتے ہین بغا بفتح خواستن معنے ترکیبی نشر دانے برنج کے درمیان طبق لاجوردی کے گویا خوشے پروین کے ہین روے چرخ مطبق تو بر تو نیلگون پر یعنے نہایت خوبی خوشنمائی کے ساتھ اور گلبرگ بورق کے گویا ورق سمن ونسترن کے ہین شاخ پروین نسرین طبعون سے لٹکے ہوے معلوم ہوتا ہی کہ انکو پروین مین پکڑکے کھاتے ہونگے کہ یہی صورت تعلیق کی ہی معنے ترکیبی قطعہ مزعفر کے نیچے فر مرغ کی ہی اور اس فر کو وہ دبائے ہوے ہی اسی سبب سے شکل مرغ کی اسکے بالا پر ہی کہ مرغ پر مرغ بیٹھتے ہین اور رائے کو بغرا چھوڑے مت نہ اسکے خیال سے گذر کہ اسکی حوالی مین بغا ہی یعنے خواہش معنے معماے نثر لفظ ورق کا جب بنان کی بائے تعلیق پائے گا تو بورق ہوجائیگا معنے معماے قطعہ مزعفر کے نیچے فر ہی اور واسطے مرغ شکل مرغ کہ باہمہ گر تصحیف ہی بغا مین رائے بغرار کہنے سے بغرا ہوگا محسنات کلام طبق مطبق اندق بورق معلق کیسے لفظ ایراد فرمائے ہین طبق لاجوردی اور چرخ مطبق ازرق باہم مناسب ایسے ہی گلبرگ ورق سمن نسترن نسرین اور زیر بالا متضاد الاختلاف متن مطبوعہ مین اندق کو اندق بنان کی جگہ بتان اور بغا کا لغا غلط لکھا ہی ۔

نکتہ پالودہ عسلی نوش کہ حلاوت بال برروودہ مشتہی از عقب دارد ورشتہ جلاب پوش چنان آغشتہ عطرست کہ اگر درتہ آن بنگری جز رش گلاب بر رو نیابی قطعہ زعطرست پالودہ آلودہ دائم + بوے وصال لب بید ہائے + کشد رشت تفریق ہم رشتہ دررہ + کہ جمع آردش دست نازک میانی + اللغات بال بازوے مرغان و دل وجان ترکی عسل مشتہی صاحب اشتہار رشتہ نام آشے وحلواے ہندی سویان کہ میدہ کی بناتے ہین اور شیر وشکر سے کھاتے ہین اور یہ کئی قسم ہی رشتہ خطائی کہ قسم ماہچہ کی نخ ابریشم کی طرح ہوتی ہین نبات وگلاب ملاکے کھاتے ہین اور رشتہ کاجی یہ بھی مثل ماہچہ کے ہوتا ہے جلاب بالضم والتشدید معرب گلاب اور شربت کہ گلاب قسم اول مین جوش دے کے شیشون مین بھر رکھتے ہین کہ نہایت مفرح ہی آغشتہ آلودہ عطر خوشبو عام رش بالفتح

چکیدگی آب و اشک و باران اندک شست پریشانی تفریق جدائی **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین کہ پالودہ عسلی نوش کرکہ شیرینی شہد کی بر روا ورد و دس مشتہی اسکے پیچھے ہین دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد معین یعنے بکثرت اسکے خواستگار رہین اور رشتہ جلاب پوش ایسا عطر آلودہ ہی کہ اگر اُسکے تہ کا رمین نظر کرے تو سواے رش گلاب کے کچھ اُسکے روپر نہ پائے جلاب پوش اس سبب سے کہ جلاب مین چھپا ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** پالودہ عطر سے ہمیشہ آلودہ ہی اس امید و بو پر کہ کسی بیدہان کے لب تک پہونچون اور رشتہ بھی شست تفریق و انتظار مین اُٹھا رہا ہی اس بات کی کہ اُسکو ہاتھ کسی نازک میان کا جمع کرے یعنے جلاب وغیرہ مین جیسا کہ کھاتے وقت ملاتے ہین **معنے معماے نثر** جب بال کے عقب مین لفظ دہ آئیگا پالودہ ہوجائیگا اور تہ کی روپر جو رش ہوگا رشتہ ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** بیدہان کا لب بے ہی جب آلودہ سے بے ملیگی پالودہ ہوگا با و پا یکسان اور کلمہ رہ مین جو شست داخل ہوگا رشتہ ہوجائیگا **محسنات کلام** لفظ بال مین ایہام ہی بمعنی دل کے اور شہد کے جلاب عطر گلاب بو باہم مناسب پالودہ آلودہ نوعے تجنیس بیدہانی کیکے کیسی با پالودہ کی نکالی ہی روا ورعقب اور تہ اور تفریق و جمع سب متضاد آرد کا لفظ کیسا ابلغ ہی کہ آٹہ کے معنے مین بھی ہی بلحاظ رشتہ کے اور علی ہذا القیاس فتامل **الاختلاف** نوش کی جگہ پوش دوسری جگہ نوش بجاے پوش متن مطبوعہ مین غلط ہی۔

نکتہ سنبوسہ سہ گوشہ بن لب و دندان میکشاید تا از دہان تنگ دلجوئی بوسہ رباید و حلقی برخود می پیچد تا بحلقہ و چین بے پایان زنجیر موی بتان نسبتے یابد **قطعہ**
سنبوسہ سہ گوشہ از طیب شد مثلث + کز سن خوبرویان در دل نہفتہ بوے + با حلق حلقی بین پیوند زلف خوبان + پیدا ز اسنت دروی پیچیدہ ہر گلوے + **اللغات**
سہ گوشہ ہندی تکونہ کہ اکثر زبان زد بھی ہی بن دندان کشادن کنایہ نہایت الحاح و خربت و منت سے اور ظاہر کہ ایسی حالت مین بن دندان ظاہر ہوتے ہین جسکی ہندی دانت نکجرانا ہی دندان سنبوسہ کی اُسکی پیچیدگی لب ورق حلقی جلیبی شیرینی معروف نسبت

ہندی لگاؤ مثلث سہ کردہ شدہ وسہ تا وسہ گوشہ و قرص خوشبو سہ گوشہ مشک و صندل وکافور سے ہوتے ہین سن بکسر و تشدید نون دندان **معنے ترکیبی نثر** سنبوسہ سہ گوشہ کیسے بن لب و دندان کے کھولے ہوئے ہی اور عجز والحاح ظاہر کر رہا ہی اسواسطے کہ کسی ماہرو دلجو کے لب نے بوسہ لے اور ظاہر کہ کھاتے وقت بوسے لیوے ہیگا اور حلقی کیسی اپنے اوپر بل کھا رہی ہی اس تمنا مین کہ کسی حلقہ اور چین زنجیر موے معشوق نے کچھ نسبت و لگا دیا جائے **معنے ترکیبی قطعہ** سنبوسہ سہ گوشہ کہ خوشبو سے قرص مثلث بن رہا ہی اسنے خوبرویوں کے دندان سے کچھ بو اپنے دل مین چھپائی ہی یعنے اسکو کچھ اُمید اُنکی ہی اور حلقی کے حلقون کے ساتھ پیوند زلف خوبون کا ہی اسی سبب سے بیحد گلو اُسمین لپٹے ہین اور گلے کے ہار ہو گئے ہین **معنے معماے نثر** جب سن لفظ بوسہ کو لیجائیگا سنبوسہ ہو جائیگا حلقہ اور چین جب بے پایان یعنے حلقہ کی ہا اور چین کا نون ساقط ہونگے حلقی حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** سنبوسہ کے اول سن ہی اور آخر مین سہ اور دل مین اسکے بو کہ مجموع سنبوسہ ہوا پیچیدہ کی دو حدین ہین ایک پی دوسری دہ جب بیحد ہوگا چی رہیگا اور چی کا پیوند جب حلق سے ہوگا حلقی حاصل ہوگا **محسنات کلام** سنبوسہ سہ گوشہ بوسہ تینون مین لفظ سہ برا سہ و بہ تصحیف نکلتا ہی لب اور دندان اور دہان اور تنگ اور دل زلف گلو مناسب یکدیگر ایسے ہی حلقہ اور چین اور زنجیر اور موے سہ گوشہ اور طیب و مثلث اور بو مراعات ہمدگر و مع ذلک ایضا **الاختلاف** شارح نے اخیر شعر مین معما حلقی اس طور سے نکالا ہی کہ زلف خوبان سے بعمل تشبیہ جیم مسمائی پھر اُس سے جیم اسمی اور جیم بیحد جی جب حلق سے پیوند پائیگا حلقی ہوگا انتہی اور مین نے لفظ پیچیدہ اور حلق سے اول تو مصرع کیطرف سے صاف اشارہ جیم کا نہین اور مسمائی و اسمی کا جھگڑا اسکے سوا جیم تازی نکلتا ہی نہ جیم فارسی آخر یہ کہنا پڑیگا کہ معما مین جیم جیم ایک ہین اور وہ جو مین نے لکھا موافق پایا کے اور بے تکلف و بے تغیر اور دندان سنبوسہ قیمہ کو ٹھرایا ہی اور جو سنبوسہ کسی قسم شیرینی کا بھرا ہو جیسا کہ ہوتا ہی تو وہان دندان شکست نہو جائینگے مین تو دندان اُسکے اوپر کی پیچیدگی کو جانتا ہون جو خوبصورتی کے لیے بناتے ہین کہ سب نے

دیکھے ہونگے اور سوا اسکے اور تقریر انکی جو کتاب مین موجود متن مطبوعہ مین بجاے سنبوسہ
سہ گوشہ بن لب آگے کے سنبوسہ سہ بر لب اور تا از دہان تنگ دلجوئی کی جگہ تنگ تو کہ تر کی
سن بست اور بعید کو پیچ غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش نخود آب رقم نیستی بر سر خود زدہ تا عاقبتش آب حیاتی داد ند و کباب نغیش
کاف کربت بر سر کشیدہ تا از عیش باب نجاتی کشادند قطعہ کردہ پنہان بمیان ہستی خود راز انرو ئی
پاک وخالص سروپای نخود آب ست از ناب + گشت ہا بک دلش از ضربت تیغ غیرت +
ہست در کب نگونساری از ان پای کباب + اللغات نخود آب نوعی از شوربا ے
گوشت کربت بالضم اندوہ باب دبہا بک نام پادشاہ فارس کہ نانا آردشیر ساسان کا
ہی اور کاف بنابر تعظیم کب بفتح وتشدید کاف نگونساری معنے ترکیبی نثر ایدرویش
نخود آب نے جو رقم نیستی کی اپنے سر پر لگائی ہے تو انجام اسکا یہ ہوا کہ آب حیات اسکو دیا
اول تو نخود آب کے ساتھ لفظ آب ہی دوسرے نخود آب خود نہایت مقوی گویا مایہ حیات ہی
اور کباب نے نغیش کاف کربت کا سر پر اٹھایا تو عیش سے ایک باب یعنے دروازہ نجات کا اسپر کھولا
دادند و کشادند کے فاعل قضا و قدر ہین معنے ترکیبی قطعہ نخود آب نے اپنی ہستی کو اپنے
بیچ مین چھپایا ہی اس سبب سے نخود آب پاک وخالص ہے اور سروپا اسکا تاب ای بیغش
و بے آمیزش اور واقعی نخود آب خالص اور صاف ٹپکایا ہوا گوشت کا ہوتا ہی اور کباب کا
پانوان کب نگونساری مین اس سبب سے ہی کہ دل اسکا بابک ہی ضرب تیغ غیرت سے
معنے معماے نثر نخود آب مین نون نفی کا لفظ خود کے سر پہ ہی اور آب بعد اسکے اور کباب
کے سر پر کاف بمنزلہ نغیش اور باب آخر اسکے معنے معماے قطعہ نخود اب مین اول آخر
ناب حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین خود پنہان بابک قلب کباب کا کباب کے اول آخر
کب اور کب کے درمیان مین پا کہ مجموع کباب ہوا محسنات کلام کاف کربت کشیدہ
کشادند سر کلمہ کاف اور کباب کے کاف کو نغیش باعتبار کہی الاختلاف متن مطبوعہ مین
عیش کی جگہ عیبش باب کے بجاے آب غلط ہی۔
نکتہ صوفی معدہ پرست چون دل از لوت بردارد لت خورد و چون دست از سمینہ کشد

سم نوشد وچون از سر برنج بگذرد رنج بیند وچون دامن از ثرید بکشد برخاک نشیند نظم وجہ
المقل مقلب شطر النعم + ما کان حاصل قلبہ الا اللقم + لم یبق الا السم من ترکیبہ +
لم یقدم دالا نحو الدسم + اللغات لوت بوا و معروف اقسام طعامہاے لذیذ سمید بفتح
وذال معجمہ نان سفید میدہ ثرید ہندی ستو وجہ صورت مقل بالضم وکسر قاف وتشدید لام
درویش شطر بہت وقصد معرف وجہت نعم جمع نعمت لقم بفتحتین جمع لقمہ ومیانہ راہ دسم چربی اور
چیپ ہونا دال دلالت کنندہ لم یقدم مضارع منفی ماخوذ قدم بمعنی پیش آمدن سے
وکھنگی وپیارنگی سے معنے ترکیبی نثر صوفی معدہ پرست ای بسیار خوار لوت یعنے لذیذ طعام وینے
دل اٹھالینے کو نہایت سخت جانتا ہی جیسے کسی نے لت کہائی اور سمید سے ہاتھ کھینچا اسکو ایسا
ہی جیسے سم کا کھانا اور برنج سے اگر کنارہ کرے رنج دیکھے اور جو دامن ثرید سے کھینچے خاک پر
بیٹھے غرض ان لذائذ سے الگ ہونے مین ہر طرح کے رنج ومصیبت اٹھائے اور معدہ کا
کہنا نہ ماننے سے خود معدہ ہی کی یہ آفتین اٹھائے معنے ترکیبی نظم معنے یہ کہ روے توجہ
درویش مفلس ومحتاج کا ہر وقت نعمتون کی طرف پھرا ہوا ہی بس اسکے دل کا حاصل
سواے لقمون کے نہین ہوتا اور نہین باقی رہتا ہی مگر سم اسکی ترکیب سے اگر پیش
نہ جاے کوئی دال وراہ بتانیوالا طرف چکنی چیزون کے یعنے اگر چکنی چیزین نہ ملین تو بوتن
زہر وسم ہو جاے معنے معماے نثر لوت کا دل وا و اگر اس سے دل اٹھا لیا جائیگا
لت رہیگا اور سمید سے جب ہاتھ جو لفظ ید ہی کھینچیگا سم رہیگا دال ذال معما مین ایک ہین
برنج کا سر بے ہی اسکو بیسر کرنے سے رنج رہیگا ثرید کا دامن دال ہی اگر اس سے دامن
کھینچیگا ثری رہیگا جو بمعنی خاک کے ہی معنے معماے نظم وجہ مقل کی میم ہی اور نعم کے
جانب مین میم واقع ہی مقل کا قلب لقم دسم کے کنارہ پر دال ہی اگر باقی نہ رہیگی سم ہوگا
محسنات کلام خورد نوشد بیند نشیند چارون لفظ کیسے مناسب چارون لفظون کے
ہین لات کے لیے کھانا سم کے واسطے پینا برنج کے لیے رنج دیکھنا خاک کی رعایت سے بیٹھنا
معدہ دل دست سر دامن سب مراعات النظیر

حکایت خرقہ داری شکم خواری بود کہ مقیم دہانش نش از قاف قوت پر بودی و مدام

دام معدہ اش از میم مرغ و ماقوت فارغ نبودی باری یاری گفتش تا چند پوشیدن دلق را بنوشیدن
حلق آلودہ کنی و تاکے چشمہ نائے گلو را از عنا فرسودہ سازی گفت این خوردہ ندانستہ اید
کہ صاحب مرقع ست کہ دایم مرق پیش چشم دارد چنانچہ اگر کسے دران مرق بیک نقطہ
تصرف نماید او را جای مزق خرقہ باشد **قطعہ** شیخ و صوفی بگذرد از کنج خلوت بہر لوت +
پیر شہوت سوی نسوان بنگرد از بہر نان + بر نیا وردی سر انگشتِ شہادت تن پرست
گر حروف نان نبودی در تہ پانے بنان + **اللغات** مقیم بضم میم مداومت کرنے والا ماقوت
ایک قسم حلوا مرقع کتاب تصاویر اور خرقہ اور دلق اسواسطے کہ اسمین بھی ٹکڑے ٹکڑے
جمع کیے ہوتے ہین رنگ برنگ مثل کتاب تصاویر کے مرق بفتحتین شوربا مزق بالفتح پارہ کرنا
بنان بفتح سر انگشتان **معنے ترکیبی نثر** ایک خرقہ دار گودڑی پوش شکم خوار یعنے پیٹ کا
ذلیل کیا ہوا تھا کہ ہمیشہ میم اسکے دہن کا قاف قوت سے بھرا رہتا تھا اور مدام اسکے معدہ
کا دام مرغ و ماقوت سے خالی نرہتا ایک بار ایک یار نے اس سے کہا کہ کب تک دلق پوشی
کو نوش حلق کے واسطے آلودہ کریگا اور کب تک نائے گلو کو عنا سے فرسودہ کریگا کہا تم نے
یہ باریکی نہین جانی ہی کہ صاحب مرقع وہ شخص ہی کہ ہمیشہ مرق یعنے شوربا پر آنکھ رکھے رہے
اگر کوئی اسکے مرق مین نکتہ بھر تصرف مداخل کرے تو اس سے مزق یعنے پھاڑ ڈالنا خرقہ کا ظہور
مین آئے ایسا مرقع ہو جائے **معنے ترکیبی قطعہ** شیخ و صوفی واسطے لوت یعنے طعامون لذیذ
کے کنج خلوت چھوڑ دیتے ہین اور پیر شہوت کا کہ شہوت اسکی مرید ہو وہ بھی نسوان سے یعنے
عورتون کی طرف واسطے نان ہی کے دیکھتا ہی کہ اسمین نان ہی اور اگر بنان کے تحت پا مین
لفظ نان کا نہوتا تن پرست ہرگز سر انگشت شہادت کا نہین اٹھاتا اب تو اشارہ اسکا
اسی نان کیطرف ہی اور سے اسکو کیا غرض ہی **معنے معماے نثر** میم کے دہن مین قاف
قوت کا بھرنے سے مقیم ہوتا ہی ایسے ہی دام جو میم مرغ سے خالی نرہیگا مدام ہوگا پوشیدن
نوشیدن تصحیف چشمہ مرادف عین جب عین نا پر آئیگا عنا ہوگا لفظ مرق جب سامنے
عین کے جسکی مرادف چشم ہی آئیگا مرقع ہوگا اور ایک نقطہ سے مرق مزق ہوتا ہی باری
یاری اور مرق مزق بھی تصحیف **معنے معماے قطعہ** کنج خلوت کا خا ہی جب اس سے گذر جائیگا

بوت رہیگا نسوان کے اول آخر نان ہی بیچ مین سو با اور پا معا مین واحد ہین تیس بنان مین با کے نیچے نقطہ نان ہی محسنات کلام داری خواری کی موازنت سے یاری مدام مین بھی دام موجود اور دام کے لیے مرغ خوردہ ندانستہ آید بنظر شکم خواری کے خرقہ کی رعایت سے شیخ وصوفی اور خلوت کنج و پیر سر انگشت تن پا بنان سب مناسب یکدیگر ہین الاختلاف شارح نے ماقوت کے معنے دو ہزار زندہ کے لکھے ہین لغت مین تو یہ معنے نہین ہین متن مطبوعہ مین بجاے پیر پیر غلط ہی۔

فصل فی الاغذیۃ والاشربہ

نکتہ لفظ شربت از شروبت کہ قطع ست ممزوج شدہ یعنے شربت ہمان مقدار کافی ست کہ شر تشنگی از بدن قطع کند شعر شربت الماء فرحۃ بفرات + زاد زائد تصیر با زفرات + اللغات فرات بالضم نام دریا زفرات جمع زفر بازرکھنا سانس روکنا اور پانی پلانا معنے ترکیبی شر لفظ شربت کا شروبت سے جسکے معنے قطع کے ہین نکالا گیا ہی یعنے شربت اتنا ہی کافی ہی کہ شر تشنگی کا بدن سے قطع کرے معنے ترکیبی قطعہ یعنے ایک بار تو پانی فرات سے پینا فرحت ہی جو اس سے زیادہ زیادہ کیا تو وہ پانی زفرات ہو جائیگا یعنے گلوگیر معنے معماے شر شر کا معا تو خود مصرح ہی نے جتا دیا ہی کہ شربت شروبت سے نکالا ہی معنے معماے قطعہ فرات مین زا زائد کرنے سے زفرات ہوتا ہی الاختلاف اصل کتاب مین تصیر با فرات لکھا ہی اور صحیح یون ہی تصیر با زفرات متن مطبوعہ مین بجاے شروبت کے سروبت اور شر تشنگی کی جگہ سر لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش عرب آب خالص را قراح گویند و خمر را راح اشارت ست با نکہ آب پاک را صد فضیلت ست بر شراب ناپاک مثنوی اصل ما آبست از روے نسب + آب را زان ماہی خوانند عرب + عرش را بر آب اگر نبود بنا + ازچہ رو بر ماست بنیاد سما + خاک را اصلی با ہم مانگر + ز آب در سر ابر را سودا نگر + چون ز نعتہا سبق بر دست آب + شد سبق اول الف با در کتاب + اللغات قراح وراح دونون کے معنے مصرح نے جتا دیے

صد فضیلت سے عدد قاف کے مقصود ہین کہ صد ہین پہلے شعر مین پہلا ما ضمیر متکلم کی ہی دوسرا بمعنی آب
معنے ترکیبی نثر یعنے ایدرویش عرب آب خالص کو قراح کہتے ہین اور شراب کو راح اس سے
اشارہ اُنکا یہ ہی کہ آب پاک کو سو فضیلتین ہین شراب ناپاک پر اور موافق استعمال فارسی
کے سو سے مقصود کثرت ہی نہ عدد معین **معنے ترکیبی قطعہ** اس قطعہ مین منجملہ فضیلتون آب
کے بعض کا بیان ہی چنانچہ فرمایا کہ خود ہماری اصل بھی از روے نسب کے جو آدم تک ہی
آب ہی جیساکہ کلام پاک مین ہی خلق من ماء وافق اسی سبب سے عرب آب کو ما کہتے ہین
جو ضمیر جمع متکلم کی ہی عرش کی بنا بھی بموجب کان عرشہ علی الماء کے آب ہی پہ ہی جب تو
اصل وبنیاد سما کی ما پہ ہی جو عرش کے تحت مین ہی اور اُسی کی حرکت سے متحرک خاک کی
اصل وبنیاد بھی آب پہ ہی بس اسکو بھی آب ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ تراب جیسے سعدی رح
نے فرمایا **شعر** چنان گسترانید فرش تراب + چو سجادۂ نیک مردان بر آب + اور ابر کے
سر پر بھی آب ہی وہ بھی اس سودا مین ہی غرض بڑی صفت آب کی یہ ہی کہ سب نعمتون پر
یہ غالب ہی اسلیے کہ کتاب آگہی کا پہلا سبق الف با ہی جسکا مرکب بھی آب ہوا **معنے
معماے نثر** راح کے سر پہ قاف لانے سے جسکے صد عدد ہین قراح ہوتا ہی **معنے
معماے قطعہ** اس قطعہ کے معمائی معنے ظاہر ہین ما اور ما سبق اور سبق تجنیس تام
سما کی بنیاد ما پر ظاہر اور خاک کی اصل بھی آب پر جیسے تراب ابر کے سر پر آب الف با کا
مجموع آب اور علاوہ اسکے اور بھی کہ واضح اور عیان ہین معنے ترکیبی سے **محسنات کلام**
بنا اور رو اور بنیاد اور اصل اور سرا اور سودا اور نیز سودا بمعنے سیاہی برعایت ابر سبق
الف با کتاب سب مراعات النظیر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین قراح کے بجاے فراح
غلط لکھا ہے —

حکایت حکیمی با ندیمی گفت کہ معاشر باید کہ روز روے بتحصیل وجہ معاش آورد
و در شب راے مجلس عیش ونشاط روشن دارد این معنی را با خود مخمر کن کہ راے شراب
در دل شب کہ حاصل ست از بہر آن واقع شدہ کہ بشب مرتکب آن کردی ندیم گفت
رند صاحب مشرب آنست کہ روز وشب اوقات او صرف عشرت وطرب باشد در لفظ

مل تامل کن کہ بروز و شب مشتمل ست شعر در شرب رے علامت از روز شد مرکب + یعنے
برائے عشرت پیوند روز با شب + اللغات ندیم ہمنشین و مصاحب و امرا و پشیمان معاشر
بفتح میم و کسر شین گروہ ہاے دوستان و مطلق گروہ جمع معشر بضم میم و کسر شین کسیکے ساتھ
زندگی کرنے والا خمر کن جسکی ہندی ہوئی پکا اور پختہ کرمرتکب بالضم و کسر کاف اختیار کنندہ
مشرب آشامیدن و جاے آشامیدن مل شراب ملوین بفتح روز و شب معنے ترکیبی
نثر ایک حکیم نے ایک ندیم سے کہا کہ معاشر کو چاہیئے کہ دن کو روطرف تحصیل معاش کے
لائے یعنے دن کو تحصیل معاش مین متوجہ ہوئے اور رات کو رواے مجلس عیش و نشاط
کی روشن کرے تو اس بات کو اپنے دل مین پکا کہ راے شراب کے دل شب مین ہی کہ یہ دل
شب ہی اسکا لطف و حاصل ہی اسیواسطے واقع ہوئی کہ رات مین مرتکب اسکا ہوئے
ندیم نے کہا کہ رند صاحب مشرب وہی ہی کہ رات دن اوقات اسکی عیش و طرب مین
صرف ہون ذرا لفظ مل کو تو سوچو کہ روز و شب پہ مشتمل ہی معنے ترکیبی شعر شرب مین کہ
یہان مراد شرب شراب سے ہی رے کہ علامت روز سے ہی مرکب ہوئی ہی اور مشعر ہی
اس بات پر کہ عشرت کے واسطے دن کو شب کے ساتھ ملادے معنے معماے نثر
معاش کا لفظ اگر را پر آئیگا معاشر ہوگا کسواسطے کہ معاشر کار و معاش ہی شراب کے اول
آخر شب ہی بیچ مین دل اسکا راول مین میم علامت یوم کے اور لام رقم لیل کے معنے
معماے شعر شرب کا اول آخر شب اور را علامت روز جیسکا پیوند شب کے ساتھ ہے
محسنات کلام روز روشن تینون مشتمل رو و جہ وراے و روشن مناسب اسکے
خمر کا لفظ ذکر شراب مین کیسا پختہ ہی ایسے ہی مشرب رند و شراب دونون کے واسطے
مل تامل تجنیس زائد۔

نکتہ در لفظ عقار عین آفتاب ست و قار تیرگی برف و سردی راگویند یعنے عقار را اگر
آفتاب پیشرو نباشد قار و خنک نماید قطعہ صاد صہبا در نظر گر بنگرے + پیکرے از
چشم خوبان خطاست + یعنے اندر مجلس صہبا اگر + صاد چشمی نیست بنیادش ہباست +
اللغات عقار شراب عین اور قار دونون کے معنے مصرح رحمتے کھولدیے صہبا شراب

ہبا بفتح گرد و غبار **معنے ترکیبی نثر** لفظ عقار مین عین بمعنی آفتاب کے ہی اور قار بمعنی برف وسردی کے جو از بس ناگوار و تکلیف دہ ہی بس عقار کے واسطے یعنے مے نوشی کیوقت اگر کوئی آفتاب صورت صاحب جمال پیشرو نہو تو وہ عقار قار و خنک ہی ای نہایت بے مزہ و ناگوار **معنے ترکیبی قطعہ** صاد صہبا کی طرف اگر غور کر کے نظر کریگا تو یہی کہیگا کہ یہ صاد ایک پیکر چشم خوبان خطا سے ہی بس کوئی صاد چشم بھی اسکے مقابل ہو تو مجلس صہبا کی خوش آیندہ ہی اور اگر کوئی صاد چشم نہین ہی تو صہبا بالکل ہبا ہی ای غبار کدورت و ملال جیسا کہ کہا ہی ع عیش بے یار مہیا نشود یار کجا ست + **معنے معماے نثر** عقار مین اگر عین جو آفتاب ہی پیش رو نہو گا قار رہیگا **معنے معماے قطعہ** بنگرے پیکرے تصحیف صہبا مین صاد اگر نہو گا ہبا رہیگا **محسنات** کلام صنایع اس نکتہ کے متامل پر پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین قار خنک بعطف کے اور پیکری کو بنگری غلط لکھا ہے۔

نکتہ اطبا گفتہ اند کہ شراب را در ابتدا تا چہل روز بروے نگذرد خام بلکہ دام امراض و اسقام باشد در لفظ مدام نظر کن کہ چون چہل از ابتدایش کم آید باقیش دام مے ماند **قطعہ** مدام تاکہ برو نگذرد دو چلہ زسال + زخامیش ہمہ درد و غم و عنا باشد + دلیل این طلبی در نگر بلفظ مدام + کہ حاصلش چو نباشد دو میم وا باشد + **اللغات** اطبا جمع طبیب امراض جمع مرض اسقام جمع سقم بمعنی بیماری مدام شراب **معنے ترکیبی نثر** طبیبون نے کہا ہی کہ شراب پر ابتدا مین جب تک چالیس دن نہ گذر جائین تب تک وہ خام ہی بلکہ دام امراض و اسقام کے تو لفظ شراب مین نظر کر کہ جب چالیس اسکی ابتدا سے کم ہوتے ہین یعنے میم تو دام رہتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مدام جب تک اسپر دو چلے سال سے نہ گذر جائین تو مدام اپنی خامی سے درد و غم و عنا ہوئی اور اگر اسکی دلیل ڈھونڈھتا ہی تو لفظ مدام کو دیکھ کہ جب دو میم اسمین نہونگے تو حاصل اسکا دا ہو گا **معنے معماے نثر** خود مصرحہ نے ظاہر کر دیے ہین **معنے معماے قطعہ** مدام سے جو دونون میم جدا ہونگے دام رہیگا بمعنی درد **محسنات** کلام خام دام اسقام مدام کیسے الفاظ جمع ہین سوا اسکے

جو ہین منقطن پر مخفی نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین نگذرد کی جگہ بگذرد اور چلہ وسال بجائے رسال غلط ہی۔

نکتہ فائدہ آتش شراب آنست کہ اہل مجلس را دل بمحبت ہم گرم گرداند و لفظ راح برین معنی مشتملست کہ قلب حارا ازوی حاصل ست **شعر** چو نور گرمی مہر از عقار شد زائل + نمود سردی وظلمت زقار او حاصل + **اللغات** راح شراب و شب بمحبت ہم ای یکدیگر **معنے ترکیبی نثر** فائدہ آتش شراب کا یہ ہی کہ جو اہل مجلس ہون سب کے دل کو ایک دوسرے کی محبت مین گرم کرے چنانچہ لفظ راح کا اس بات پر شامل ہی کہ اُس سے قلب حار حاصل ہی **معنے ترکیبی شعر** جب نور گرم مہر کا آفتاب عقار سے زائل ہوا فوراً سردی وظلمت نے اُسکے قار سے اپنا حاصل دکھایا **معنے معمائے نثر** راح کا قلب حار ہی **معنے معمائے شعر** عقار سے جو بین آفتاب کے معنے مین ہی جاتا رہیگا قار رہے گا **محسنات کلام** قلب راح کا حار کہنا برعایت آتش اور دل گرمی کے کیسا برمحل ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے قلب حار حارا غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ آب را بجا ماند و مدام را بجائے آب شرب نماید حاصلش جز خون خوردن در دنیا و آخرت نباشد و این معنے از مدام روشن ست کہ چون از آب دروے دامن برچینی باخون دل ہمدم نشینی **قطعہ** رحیق اگرچہ زروی نشاط زندہ دلیست + ببین کہ بندگی نفس برگران دارد + رحیق را چو شود ریش دل ازان بنگر + کہ از عقوبت قیح سقر نشان دارد + **اللغات** رحیق شراب خالص صافی و بہتر و خوشبو دم بمعنی خون قیح زرد آب اور ریم ہو جانا زخم مین سقر بفتحتین دوزخ **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی مےخواری مین اس حد کو پہونچے کہ پانی چھوڑدے اور بجائے پانی کے شراب پیے اُسکو سوائے خونخواری دنیا و آخرت کے کچھ حاصل نہوگا دنیا کی خونخواری یہی کہ شراب پیتا ہی اور شراب سُرخ مثل خون کے ہوتی ہی اور آخرت کو تو معلوم اور یہ معنے لفظ مدام سے روشن ہی کہ جب آب سے مدام مین دامن سمیٹ لیگا خون دل کا ہمدم ہو کے بیٹھیگا **معنے ترکیبی قطعہ** رحیق اگرچہ از روئے نشاط کے زندہ دلی ہی لیکن یہ بھی تو ہی کہ اسکے کنارہ پر بندگی وطاعت نفس کی

لگی ہوئی ہی یعنے بندہ نفس کا بناتی ہی اور جب رحیق کا دل ریش ہوگا تو اُس ریش سے
سے دیکھیگا کہ عذاب قیح سقر کے اُسمین نشان موجود ہین معنے معماے نثر مدام مین لفظ
ماموجود ہی یعنے میم والف لینے سے ما ہوتا ہی جب ماسے دامن سمیٹینگے دم قلب رہیگا بمعنی
خون معنے معماے قطعہ رحیق سے لفظ ح نکلتا ہی کہ دل اسکا ہی اور اول آخر اسکے
رق بمعنی بندگی اور رحیق جورے اسکی جاتی رہی جیسا کہ اشارہ ہی شود ریش اور باقی کو
قلب کرین جیسا کہ اشارہ لفظ ولسے ہی قیح ہوگا بمعنی ریم محسنات کلام حاصلش جز
خون الخ جو کہا ہی کیسا بلیغ ہی اسواسطے کہ سیدھے طور پہ بھی مدام سے ما ورم نکلتا ہی اور
قلب کرنے سے بھی جیسے میم والف ما ہی اور دال و میم دم دونون طرح وہی حاصل ہوتا
ہی بس لوٹ پوٹ کے وہی بات ہی الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ اگر
وردل کلمہ رحیق را ریش سازی یعنے پریشان گردانی میدانی کہ پارہ زرد آبیست کہ باطراف
متلاشی شدہ است اسکے سوا اور تو ٹھیک ہی متن مطبوعہ مین بجاے قیح سقر قیح سفر
غلط لکھا ہے —
نکتہ حلقہ مجلس شراب چون دائرہ میم خمرست کہ از حوالی بجوالی او جز خر نیابے رباعی
خمار کہ صورت حمارست او را + از روے لغت سہ جز و یارست او را + شد زاب عنب
در شکم او را سرو پاے + ترکیب خری کہ خم بارست او را + اللغات خمار بالفتح وتشدید
میم خمر فروش + حمار بکسر خر عنب بکسر اول و فتح ثانی انگور معنے ترکیبی نثر مجلس شرابی
حلقہ وار ایسی ہی جیسے دائرہ میم خمر کا کہ گرد اگرد اُسکے خر ہی سواے خر کے کچھ نہین معنے
ترکیبی رباعی خمار جو بصورت حمار کے ہی تین جز اسکے یار ہین آب انگور تو اُسکے شکم مین
ہی اور سرو پا سے ترکیب خری ظاہر اور خم اسپر بار یعنے لدی ہوئی یہ تینون جز
اُس سے ظاہر ہین معنے معماے نثر خم کے ادھر اُدھر سے خر حاصل ہوتا ہی اور میم مدور
بصورت حلقہ جز خر تصحیف معنے معماے رباعی خمار حمار تصحیف خمار کا شکم ما اور سر
و پا اسکا خرا اور نیز خم بار اسکی ہی محسنات کلام جوالی بجوالی کیسا خوب کہا ہی حلقہ
دائرہ میم شکم سرو پا وغیرہ فافہم الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے یارست کے مارست

اوغر بارست کی جگہ آب بارست ہے۔
نکتہ قاف عقار کو ہیست در پائداری عار و عیب وخواری اشارت ست ہر کہ در مجلس عقار
از قاف کہ علامت تمکین و وقار ست عاری نشیند جز عار وخواری نہ بیند شعر گر نباشد
شاہ را در دورے تمکین قاف + باشدش از دور قرقف فقر وخواری بے خلاف +
اللغات عاری برہنہ قرقف بفتح ہر دو قاف شراب و نام سہ کتاب ترسایان معنے
ترکیبی نثر عقار کا قاف عار اور عیب وخواری مین ایسا ہی جیسے ایک پہاڑ اس سے
اشارہ یہ ہی کہ جو کوئی مجلس عقار مین قاف سے کہ علامت تمکین و وقار کی ہی عاری ہو کر
یعنے ننگا او علٰحدہ ہو کے بیٹھتا ہی سوا عار وخواری کے نہین دیکھتا معنے ترکیبی شعر
اکثر پادشاہ لوگ میخوار مزود ہوتے ہین لہذا مصرح کتے ہین اگر دورے مین پادشاہ کو تمکین
قاف کی نہو گی تو دور قرقف مین بے شبہہ اسکو فقر وخواری حاصل ہو گی اسمین کسی کو
خلاف نہین ہی معنے معماے نثر عقار مین قاف نہونے سے عار رہتا ہی معنے
معماے شعر قرقف سے اگر قاف تمکین کا جو اول قاف ہی جاتا رہیگا اور باقی کو دور
کیا جائیگا فقر ہو گا محسنات کلام عار و عیب وخواری تینون مرادف ایسے ہی تمکین
و وقار الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین کو ہے کے
آگے است نہین لکھا ہی۔
نکتہ ہر کہ نقد عین خود سرمایہ ضیاع و املاک کند فتح نظر و کشاد بصر بیند و ہر کہ در دل
و جہ خمر ناپاک نہد غیر کوری بخت و انفصام دیدہ دولت نہ بیند چشم بکشا کہ عین عقار کہ
ضیاع ست با فتح ہمدم یابی و عقار کہ خمر ست با ضم منضم بینی شعر قاف عقار بنگر در
عارش آشیانہ + یعنے عقار دار و صد عار در میانہ + اللغات ضیاع بفتح ہلاک و عیال
املاک بکسر زن دادن و خداوند چیزے کردن ضم بالفتح پیش اور پیش کرنا کلمہ مین و بالکسر
بلاے سخت انفصام فراہم آمدن عقار بالضم شراب و نوعے از جامہ سرخ و زنگین
معنے ترکیبی نثر جو کوئی اپنے نقد عین کو سرمایہ اپنے زن و فرزند کا کرتا ہی یعنے
انکے معاملہ مین صرف کرتا ہی کشود نظر اور کشاد بصر کی دیکھتا ہی مطلب یہ کہ چشم و نظر

اُسکی روشن ہوتی ہی اور جو کوئی دل مین صورت خرمخس کی رکھتا ہی اور اُسکے شوق و دہیان مین رہتا ہی سوائے کوری بخت اور بند ہوجانے دیدہ دولت کے کچھ نہین دیکھتا تو زرا آنکھ کھول کے دیکھ وہ عقار کہ ضیاع کے معنے مین ہی اسکو تو فتح کا ہمدم پائیگا اور عقار جو خمر ہی ضم سے منضم دیکھیگا معنے ترکیبی شعر دیکھ تو قاف عقار کو کیسا عار مین آشیانہ کیا ہی اور جتا تا ہی کہ عقار سوا عار کے اپنے درمیان مین نہین رکھتی ہی معنے معماے نثر عقار جو ضیاع کے معنے مین ہی اُسکی عین بفتح ہی کشادہ اور روشن اور جو عقار کہ شراب کے معنے مین ہی اُسکی عین بضم ہی ای بند و کور و در بلاے سخت معنے معماے شعر قاف کا آشیانہ عقار مین درمیان عار کے ہی اشعار اس بات پر کہ سو عار عقار مین ہین اسواسطے کہ قاف کے سو عدد ہین اور سو سے مراد وہی کثرت نہ معنے معین محسنات کلام فتح نظر کشادبصر کوری بخت انضمام دیدہ دولت اور با فتح ہمدم و با ضم منضم سب یا یکدگر متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین بھی کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین ضیاع ست کی جگہ ضیاعت اور ہمدم یابی کے بجاے یا در پے غلط ہی۔

نکتہ بے خبر یکہ درمیان خمر چون الف خمار خود را دراز میکشد در خواب ست و نمی داند کہ زیر پردہ خمار مارے خفتہ کہ افاعی معطشہ را بیدار میکند مثنوی صاد صہبا بچشم عقل ہماست بادہ با دیکہ پاے پند بہاست + قہوۂ بیکران کمند دل ست + زان سبب بر خناق مشتمل ست + خر کشد آب درمیان خمار + کہ ذہانش گرفتہ باد بخار + اللغات خود را دراز کشیدن پانون پھیلا کے سونا در خواب ست ای در غفلت خمار بضم اُتار شراب کا وبالکسر اوڑھنی عورتونکی افاعی جمع افعی مار نہایت زہرناک معطشہ چیز تشنگی آور ہبا بفتح گرد و غبار قہوہ بالفتح ایک تخم ہی جسکو بن کہتے ہین بعض ملک مین اسکو جوش کر کے پیتے ہین و بقول بعض شراب دہتی بفتحتین کمند خناق بالضم بیماری خفہ و گرفتگی گلو معنے ترکیبی نثر جو بیخبر کہ درمیان خمر گویا نشہ خمر کے الف خمار کیطرح آپکو دراز کھینچتا ہی یعنے پانون لنبے کر کے سوتا ہی بڑا غافل ہی اور نہین جانتا کہ پردہ خمار کے نیچے ایک سانپ سوتا ہی جو افاعی تشنگی کو بیدار کر رہا ہی معمول ہی کہ خمار کے وقت میخوار کو پیاس مفرط

ہوتی ہی اور وہ پانی پینا اُسوقت کا شب مین نہایت مضر جیسا کہ کہا ہی ع کشند مرد را آب شب خواب روز معنے ترکیبی قطعہ اگر چشم عقل سے دیکھو تو صاد صہبا کا ہبا ہوا ہی گرد و غبار مانند کدورت اور بادہ جسکو کہتے ہین وہ پاے بند بہا ہی یعنے متضمن بگرفتاری اسواسطے کہ با بمعنی بگیر کے ہی اور نیز تنبیہ کے اور قہوہ بیکران کمند و پھانسی دل کی ہی اسی سبب سے تو میخواروں کو خفہ اور گلو گرفتگی ہوتی ہی جو منہ بگاڑتے ہین اور نیز خناق عارض ہوتا ہی اور جو خمار مین پانی پیتا ہی وہ گدھا ہی کسواسطے کہ آب کشی گدھون کا کام ہی اور یہ پانی پینا اس سبب سے ہی کہ اُسکے دہن مین بادنے خار سے روکا ہی گویا جھانکڑ اُسکے منھ کو لگا دیے ہین معنے معماے شتر خمر مین الف آنے سے خمار ہوتا ہی خمار مین حرف خا پردہ ہی اور پردہ کے نیچے مار معنے معماے مثنوی صہبا مین صاد کے نیچے ہبا باد یا دہ تجنیس زائد اور جیسا باد کے پاے بند با ہوگی بادہ ہوجائیگا قہوہ بیکران قہوہ ہی مقلوب اسکا ہی بمعنی کمند خمار کے درمیان ما بمعنی آب اور اول آخر دہن خمار کا میم ہی جسکو خار روکے ہوے ہی محسنات کلام تشبیہ الف کی دراز کشیدن سے کیسی بلیغ ہی معہذا دراز مین بھی الف ایسے ہی لفظ خواب برعایت غفلت و خمار پردہ اور خمار مناسب یکدیگر کہ خمار اوڑھنی کو بھی کہتے ہین خفتہ بیدار متضاد پاے بند بہا کا لطف فہم سلیم پر عیان ہی کہ با خود پا بند بہا ہی اور اوروں کے بھی بند پا علے ہذا حرف ہا کہ حرف بھی ہی اور اسم فعل بھی سب بمعنے بگیر ومن دون ذلک۔

نکتہ صراحی کہ راح در درون دارد مرحیست کہ از ہیئت چون الف ہزار فتنہ مختلف درمیانش قایم ست و سیاقی کہ پا مرد بادہ است سیماے ساق می نماید وہ پاے لغزے در عقب اوست مثنوی ہر کہ بکشاد در حام دہن + دید دام ملام در گردن + وانکہ افگند در عذار عقار + دید رخسار بخت بد را قار + اللغات راح شراب صرح بالفتح محل بلند و زیبا و نام قصر بخت نصر پا مرد و پا مرد مددگار کہ مزانہ کسی کام مین گھسے سیما علامت ونشان و پیشانی ساق پا و تنہ درخت پاے لغز ڈگ جا نا عذار بکسر رخسار معنے ترکیبی نثر صراحی کہ راح یعنے شراب اپنے درون مین رکھتی ہی ایک صرح یعنے محل

راست و مستقیم ہی کہ اُسکی ہیئت چون الف سے ہزار فتنے مختلف اُسکے درمیان مین قائم ہین
اور ساقی کہ پامردبادہ کا ہی صورت ساق کی دکھاتا ہی کہ دس یا لفرجسکے پیچھے ہین دس سے
وہی مراد کثرت اور وہ یا ساقی کی ہی معنے ترکیبی مثنوی جسنے دہن دام ملام کھول دیا
اور ہر وقت پیتا ہی اُسنے دام ملام اپنی گردن مین دیکھا اور اس جال مین پھنسا اور جسنے
رخساروں مین عقارڈالے اُسنے بخت بد کے رخساروں کی سیاہی دیکھی یعنے بخت بد اُسکے
سامنے آیا اور عذار مین عقار ڈالتا یہ کہ جھلک سرخی شراب کی رخسار شراب خوار سے
عیان ہوجاتی ہی معنے معماے نثر صراحی کے درون مین راح موجود اور نیز صرح کہ شکل صراحی
کی قصر کیسی ہی اور بھی الف کہ بصورت الف کے ہی بمعنی ہزار اور لفظ ساق ہر گاہ یا دس عدد
والی اسکے پیچھے ہوگی ساقی ہوگا معنے معماے مثنوی ملام کا دہن میم ہی جب
کھولدیا جائیگا دام رہیگا عذار لفظ عقار کا عین ہی جب گرادیا جائیگا قار رہیگا محسنات
کلام پامردبادہ کیسا لطف ہی کہ شراب کے معنے اور نیز دہ کے ساتھ جو بادہ مین ہی رعایت
یا ساقی کی کہ دس عدد والی ہی ایسے ہی راح درون کہ لفظا اور معنًا دونوں طرح صحیح
ساق مین ایہام کہ بمعنی ساقی کے بھی ہی اور اور سوا انکے الاختلاف شارح نے جانے
یہ کیا لکھا ہی اور کیسی گرفت مصورح پہ کی ہی کہ در کلمہ صراحی حرف الف در مرتبہ سوم واقع شدہ
اگر در بدل صد میگفت بحساب مناسب ترمی بود کہ چون الف ہرگاہ در مرتبہ سوم افتد
صد محسوب ست انتہی مصورح کی تو یہ غرض ہی نہین بلکہ الف سے تشبیہ کرکے ہیأت
الف یعنے ہزار کی نکالی ہی چنانچہ ذہن سلیم پر بعد ملاحظہ اور مطابقت متن و معنے کے
پوشیدہ نہ رہیگا مصورح ایسے نہین ہین کہ اُنسے کوئی بات بچ جاے بلکہ ہزار کہنا منظور
تھا اُسکی یہ صورت پیدا کی ہی متن مطبوعہ مین صرحیست کی جگہ صراحیست اور پامردکے
بجاے پائمرد غلط ہی۔
نکتہ تواضعی کہ مستان کنند آخر تلخی کشد چون لفظ خم کہ اگر در جزو اول او بینی خم بینی واگر
در آخر او نظر کنی مر یابی نظم شراب آنرا کہ آمد خوشگوارش + چواو را داد دل زو ہست
بارش + شراب آرد بدیہا بر سر آب + بناے او ز شر بر آب دریاب + اللغات

مرا صضم وتشدید اتلخی بر سرآب آوردن ظاہر کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین وہ تواضع جو
مست کرتے ہین آخر اسکا تلخی ہی جیسے لفظ خمر کہ اگر اسکے اول جز کو دیکھو تو خم ہی اور آخر کو
نظر کرو تو مر ہی **معنے ترکیبی نظم** جس شخص کو کہ شراب خوشگوار معلوم ہوئے جو اُسنے
اُسکو دل دیا یعنے فریفتہ ہوا وہ اُسکے لیے بار ہو گئی شراب ایسی چیز ہی کہ جو برائیان
چھپی چھپائی دل مین ہوتی ہین سب کو ظاہر کردیتی ہی اسی واسطے بنا اُسکی شر سے بر سرآب
ہی تو اس بات کو اسکی لفظ سے دریافت کرلے کہ ظاہر ہی **معنے معمائے نثر** لفظ خمر اول اسکا خم
ہی اور پھر آخر اسکا مر کہ دو جز ہین جب دونون مرکب ہونگے خمر ہوگا میم دو دفعہ لیا جائےگا
کہ معما مین جائز ہی **معنے معمائے نظم** شراب کا دل ہا رش ہی لفظ شر جب بر سرآب آئیگا
شراب ہوگا شراب وسراب تصحیف **محسنات کلام** شراب آب دریاب اور دریاب
مین لفظ دریا بھی اور آب بھی بر سرآب کیسا باآب وتاب ہی کہ آب شراب کو بھی کہتے ہین
جیسے عالم آب بمعنی نشہ شراب۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ ظاہر اجام شراب ازعذوبت مواج مینماید اما ہرکہ ورا بگرداند ماج بیند
کہ اجاج ست وباآنکہ پری ساغراز نقصان مال ودین خبر میدہد ہرکہ نگونسار کند رغاس
شود کہ ہرا فزونی وبرکت دلیل ست **قطعہ** ہرکہ بردارد زکاس وجام دل + کس شود در
دین وجم در سروری + وانکہ رایش رفت در دنبال خمر + ہچو خم بیند بدن از بیسرے +
اللغات اُجاج تلخ وشور رغاس کے معنے مصرع نے لکھدیے کاس بالفتح پیالہ **معنے
ترکیبی نثر** ایدرویش اگرچہ ظاہر جام شراب کا عذوبت سے مواج معلوم ہوتا ہی لیکن
اگر گردش مین لائیگا ماج دیکھیگا یعنے تلخ وشور اور باوصف اسکے کہ پری ساغر کی
نقصان مال ودین سے خبر دیتی ہی مگر جو نگونسار اُسکو کیا جاتا ہی رغاس ہوتا ہی جو
افزونی وبرکت کو بتاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کاس وجام سے دل اُٹھالیگا
دین مین وہی کس ہوگا اور سروری مین وہی جم ہوگا اور جسکی رائے خمر کے پیچھے
گئی اور درپے خمر کے ہوا وہ اپنے تن کو خم بے سر دیکھیگا جیسے خم کا سر نہین ہوتا ای محض
بے عقل وہوش **معنے معمائے نثر** جام کو گردش دینے سے ماج ہوتا ہی اور ساغر کو

نگونسار کرنے سے رناس رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** کاس کا دل الف ہی اور جام کا دل بھی الف جب دل انکے اُٹھالیا جائیگا کس اور جم ہو گا خم کا دنبال رہا ہی جب جاتی رہیگی خم بسیر ہوگا **محسنات کلام** مواج ماج اجاج بر دار دل کیسا خوب ہی کہ دل نہ لگانے اور ان لفظون سے درمیانی لفظ اُٹھا لینے دونونسے مراد ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے مواج مقراح اور بجاے ماج باج غلط ہی۔

نکتہ بنج را کہ بنگ ست چون قلب کنی جنب شود و مزر را کہ بوزہ است چون بگردانی رزم میشود اشارت بدانست کہ ہر کہ دل بہ بنگ دہد جنبی بود کہ جز بہ آتش پاک نشود و ہر کہ بوزہ را در گردش آرد آتش رزمے می انگیزد کہ جز آب تیغ نہ نشیند **قطعہ** بنگ کش پا و سر از بک کوفتہ است + در درون دار دجنون بیکران + بوزہ را ہاے زہائی ہاویہ است + در بزہ از دوی ویلش بین فغان + **اللغات** جنب مرد بے غسل بک بالفتح کوفتن ہا ویہ نام دوزخ بزہ بفتحتین گناہ وخطا **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین مذمت بنگ بوزہ کی ہی بنج جسکو بنگ ہندی بھنگ کہتے ہین ایسی نجس شی ہی کہ اسکو قلب کرنے سے جنب ہوتا ہی اور مزر کو جو بوزہ ہی اگر لوٹاؤ تو رزم ہی اس سے اشارہ اسبات کا ہی کہ جو کوئی بنگ پر فریفتہ ہوتا ہی وہ ایسا جنبی ہی کہ اور جنبی تو پانیسے پاک ہوتے ہین یہ آگ سے پاک ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر نجاست پانیسے پاک ہوتی ہی اسکا باطن نجس بس اسکی طہارت آتش دوزخسے ہی اور جو بوزہ کو گردش مین لاتا ہی وہ ایسی آگ لڑائی کی پیدا کرتا ہی کہ آب تیغ ہی سے دبتی ہی یعنے لائق قتل کے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بنگ جسکا سر و پا بک سے کچلا ہوا ہی اور خود یہ کوفت اسکی اسمین موجود ہ چیز ہی کہ اُسکے سر مین جنون بیکران ہی اور بوزہ کی ہا خاص ہاویہ کی ہی اور دوسرے مصرعہ مین دیکھ لے بزہ جو بمعنے گناہ کے ہی اسمین ہی اور ویل کا رو جو واو ہی اسمین موجود اور نیز ہا کلمہ تنبیہ کا بس جتاتا ہی کہ اسکا پینے والا ویل اور ہاویہ مین پڑے اور واویلا کرے **معنے معماے نثر** بنج کا قلب جنب اور مزر کا قلب رزم خود مصرح نے بیان کر دیا **معنے معماے قطعہ** سر و پا بنگ کا بک جنون کا کنارہ جیم ہی باقی نون جو بنگ کے درون مین ہی بزہ مین واو لانے سے جو روے ویل ہی بوزہ

ہوتا ہی یا تجنیس تام کہ ایک حرف ہی دوسرا کلمہ تنبیہ کا محسنات کلام پہلے فقرہ مین
جز باتش پاک نشود دوسرے فقرہ مین با آب نہ نشیند کیسا لطف تقابل ہی الاختلاف
ایک نسخہ بوزہ را بوسہ بھی ہی اور شارح نے اسی لفظ بوسے معما نکالا ہی فرماتے ہین کلمہ بورا
تحلیل کردہ بدو جز یکے بو و دیگرے وی ولفظ وے را تبدیل نمودہ بحرف زے بس بوز
میشود و حرف ہا ہرگاہ باین محصول گردد بوزہ میشود انتہی اس معما کے اشارات اور
لفظ بو کے مراعات سواے ایک لفظ بوزہ کے جسمین لفظ بو ہی اور بھی ہون توانا اول العابدینا
واذلیس فلیس متن مطبوعہ مین بھی بجاے ہاے کے بوسے لکھا ہی نہ معلوم ہا کی بو کیسی اور
ہا اور بوسے کیا مناسبت اور ہاے زاے ہا و یہ اسکی خوبی کو دیکھین۔

حکایت رندے بود بہ بدمستی مشہور چون لفظ سر و پایش بلفظ رو مستور ہر چہ پیش چشم وے
آمدے چون بناے عہدش از غایت ہد بشکستی و ہر کرا دیدے درونش از فعل نا مرضے
چون مرضی بخستی درمی بواسطہ رضی بجستی حکایت شکایت او پیش یکے از اہل درایت
گفتند گفت ندانستہ اید کہ چون سکر پریشانی نماید کسر از وی درست آید و چون مست
آشفتہ گردد جز ستم نماید رباعی سکران کہ زروی سگ بود چہرہ کشای + زین روی
بہ آتش دلش ہست بناے + سے کار بدل شود سکاری را لیک + راے ایشان
چو شد سگے ماند جاے + اللغات ہد بالفتح وتشدید دال شکستن و ویران کردن نامرضی
ناپسند مرضی بالفتح بیمار رضی خوشنودی درایت بکسر دانستن سکر بالضم مستی اور مست
ہونا کسر بالفتح شکستن سکران بالضم مست سکاری بالضم والفتح مستان — معنے
ترکیبی نثر ایک رند تھا بدمستی مین مشہور اور مانند لفظ رند کے سر و پا اسکا لفظ رد مین
مستور یعنے سر سے پانون تک رد تھا جو کچھ اسکے سامنے آتا تھا مثل اپنی بناے عہد
کے اسکو توڑ ڈالتا تھا اسمین اسکے عہد شکن ہونے کا بھی بیان ہی اور جسکو دیکھتا اسکے
دل کو فعل ناپسندیدہ سے مثل دل بیمار کے زخمی کرتا ایک درم کسی کی خوشنودی کا
نہ ڈھونڈھتا اسکی شکایت کی حکایت ایک عالم سے کی کہا تم نہین جانتے ہو کہ جب
سکر پریشانی دکھاتا ہی کسر اس سے درست ہو جاتی ہی یعنے کسر و شکست ہو جاتی ہی

اور مست جب آشفتہ و مست ہو جاتا ہی سواے ستم کے ظاہر نہین کرتا ہی معنے ترکیبی
رباعی یعنے سکران کہ روے سک سے چہرہ کشائی کرتا ہی یعنے جسکے سامنے جاتا ہی
سکی ظاہر کرتا ہی اسی سبب سے کہ آتش دل سے اسکی بنا ہی اور اگر تیس کام سکاری کے
دل مین ہون جو مراد کثرت کا رسے ہی جب راے اسکی جاتی رہے یعنے مست و مدہوش
ہوئے پھر کچھ نہین وہی سکی بدستور ہے معنے معماے نثر رند کے اول را آخر دال ہی جسکا
مجموع رد ہوا انا لفظ عہد کی ہد ہی اور پیش چشم اسکے عین جب عین کو توڑا جائیگا ہر ہیگا
مرضی مرضی تجنیس بخشتی بخشتی تصحیف سکر پریشان کسرہ ہوا اور مست آشفتہ ستم معنے
معماے رباعی سکران کا روسک ہی باقی رہا ران جسکا مقلوب نار سکاری کے اول
آخر سی ہی درمیان مین کا را اور پھر ار جسکا مقلوب راے اور جب یہ را نہ رہیگی تو سکی
رہیگا کاف گاف معما مین یکسان ہین محسنات کلام سرو پا مین بھی صورت رد
کی ہی مرضی مین لفظ رد کا جسکے معنے کو فتن کے ہین مناسب مقام حکایت شکایت
درایت ایسے ہی سکر سکران سکاری سب الفاظ سنجیدہ اور سر کلمہ حرف حرف واحد
اور سوا اسکے الاختلاف شرح مین لکھا ہی بناے کلمہ جہد گفتہ غیر حرف اول اورا
قصد کردہ وچشم کہ حرف عین ست چون بلفظ ہد ہمراہ شود کہ بناے کلمہ عہد ست عہد
حاصل میشود انتہی قطع نظر اور باتون کے میری دانست مین مناسب موقع کے
یہ ہی کہ معاہد کا نکالا جاے جو مقصود ہی نہ عہد آگے اپنی اپنی فکر ورا ے متن مطبوعہ مین
بعد دل مرضی کے بخشتی نہین لکھا ہی مزید ہونا چاہیئے اور بجاے سکران بصورت سکرانکہ
اور ایشان کی جگہ دلسان غلط ہی۔

فصل فی الالحان والاغانی والاوتار والمثانی

نکتہ لحن نخل دل ست کہ دراد وار ہم عسل و ہم لسع از گردش او حاصل ست
مثنوی نغمہ نعمت نمود در پیکر + نہ کہ غم در میان اوست زشر + ہر کہ چون بلبلش ز شوق
غناست + بر سر ناے او ہزار نواست + وانکہ نالد ز عشق چون طنبور + رسد آخر زطن

نوشیں ہو+اللغات الحان بالکسر خوش خواندن قران و بالفتح آواز آغانی تبشدید یا جمع اغنیہ نوعی از سرود او تار جمع وتر تار ساز مثانی بفتح دوتا بانحل بالفتح مگس عسل لسع گزیدن مار وکژدم طن بالفتح والتشدید آواز مگس وطشت وکوس نور ہلاک ہونا اور ہلاک شدگان معنے ترکیبی نثر لحن کا قلب نحل ہی جس سے عسل بھی اور لسع بھی اپنے اپنے وقت مین حاصل ہی لسع گزیدگی جس سے ایذا اور تکلیف مراد ہی معنے ترکیبی مثنوی نغمہ کی نعمۃ کی ایکصورت ہی پھر کہتے ہین نہ کسواسطے کہ اسمین شر کا غم لگا ہی مگر جسکی بلبل کیطرح شرع سے غنا ہی اسکی نا ے گلو پر ہزارون راگ ہین اور جو کوئی طنبور کیطرح عشق سے نالہ کرتا ہی یعنے عشق مجازی سے وہ آخر اپنے طن و آواز سے ہلاکی کو پہونچتا ہی معنے معماے نثر قلب لحن کا نحل ہی لسع کا عسل معنے معماے مثنوی نغمہ کے اول آخر نہ ہی بیچ مین غم غنا مین حرف نہین جسکے ہزار عدد ہین لفظ نا یر واقع لفظ طنبور کے دو جز ہین ایک طن دوسرا بور مجموع دونون کا طنبور محسنات کلام دوسرے شعر مین بلبل ہزار غین غنا سب مرادف ناے نوا نغمہ نغمہ نمود نہ اور نالہ سب کا سر کلمہ نون نغمہ نعمۃ تصحیف الاختلاف متن مطبوعہ مین زشرع کی جگہ زسوغ اور طن کی جگہ ظن غلط ہی اور سوغ کے معنے کوئی یہان چسپان نہین ہوتے۔

نکتہ سرود سد سیت روے رہائی وعمل را نہفتہ گردانیدہ ورود رویست میان خانہ قول راست را مبرقع ساختہ نظم رود دل را فگند دور از صفا + رود را بنگر دل دور ای فتا + شکل سین دارد خرک برزوے رود + تا چو خر راند سوے آب از فرود + اللغات سد بالفتح والتشدید مانع وحامل میان دو چیز قول بالفتح نیز سرود اسی سبب سے گویے کو قوال کہتے ہین مبرقع بضم میم برقعہ کردہ شدہ ونوعی از سرود رود نام ساز و نہر خرک ہندی کھرچ کہ ستار و طنبورہ مین ہڈی یا عاج کے لگاتے ہین کہ اسمین تار ہوتے ہین معنے ترکیبی نثر سرود ایک سد و مانع ہی جو روے رہائی اور عمل کو چھپائے ہوے ہی اور رود ایک رد ہی میان خانہ قول راست کو مبرقع کیے ہوے ای برقع ڈالے ہوے معنے ترکیبی نظم رود دل کو صفا سے دور پھینک دیتا ہی دیکھ لے رود کا دل دور ہی

اور جو خرک بصورت سین کے روسے رود پہ ہوتی ہی اسواسطے ہی کہ سرود والے کو سرود اسکا گدھے کیطرح آب کیطرف فرود سے ہانکے فرود بدینوجہ کہ خرک فرود مین ہوتی ہی اور آب وہی ذات رود کہ بمعنی نہر کے بھی ہی تو لغزشین اسکی پیش ہون جیسے گدھے کو پانی مین ہوتی ہین معنے معماے نثر سرود کے اول آخر سد ہی بیچ مین رو رہائی وعمل کا جسکو یہ سد چھپائے ہوے ہی رود کا اول آخر رد ہی اور میان خانہ قول کا واو اور یہ واو رد پر جو برقع ڈالیگا رود ہوگا معنے معماے نظم رود کا قلب دور ہی سین خرک کا رود پر لانے سے سرود ہوتا ہی محسنات کلام میان خانہ کہ موسیقی مین آواز متوسط کو کہتے ہین اور قول اور راست اور برقع سب اصطلاحات موسیقی برعایت رود و سرود کے ہین اور نیز سب ہین ایہام فرود مین بھی رود موجود ہی۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ کاسہ عود برکنار عودے پنداری جام زرین آفتاب ست برکنار بتی نہادہ واز واو میان تہی حرف علت ہین واجزایش درہم شکن کہ عدوی حق ست وہر چند چنگ منحنی گوے کہ شکل کافی ست دردامن پری نہادہ میانش را بناخن فکر چون نون دو نیمہ کن کہ سرو پایش کج و قلب ست مثنوی لطہ بربط بط شکم خوارست + لقمہ باز راسزاوارست + بر بربط شکن بربط امور + تا زرب وارسی بصد رطہور جاے + چنگ نگون کنار مدار + خالی اولی زگنج قلب کنار + چنگ نار دصلاح وصلح بہ چنگ + صلح معنے مجوز صورت جنگ + اللغات عود بالضم ساز مشہور جسکو بربط کہتے ہین عودی عود بجانیوالا کنار بکسر آغوش وبغل عدو دشمن بربط نام سازکہ مشابہ سینہ بط کے ہوتا ہی اسیواسطے بربط کہتے ہین طہور پاک ہونا اور وہ چیز جس سے پاک کیا جاے صلاح نکوئی منحنی کبڑا معنے ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ کاسہ عود کا بغل مین عود بجانیوالیکے ایسا ہی کہ گویا ایک جام زرین آفتاب کا ہی بغل مین کسی معشوق بت صورت کے رکھا ہوا اور جام زرین سے تشبیہ بدین وجہ کہ اکثر کاسہ طنبور کا منقش بہ نقش زر ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ واو اسکا میان تہی ہی اور وہ حرف علت اسکو بھی بہ غور دیکھ کہ پیٹ مین اسکے علت بڑی ہی صحت وصلاح سے خالی بس اسکے اجزا کو توڑ

کہ عدو کو حق ہی اور دشمن خدا کا میان تہی اسوجہ سے کہ اصطلاح صرفیون مین ایسے کلمہ کو جسکا
عین کلمہ واو یا یا ہو اجوف کہتے ہین اس سبب سے کہ جوف اسکا حرف صحیح سے خالی ہی اور
عود کا جوف بھی خالی ہوتا ہی اور ہر چند چنگ مغنی کا کوزہ پشت گویا بشکل ایک کاف
کے ہی دامن پری مین رکھا ہوا لیکن تو اسکے میان کو ناخن فکر سے دو ٹکڑے کرکہ سر و پا
اسکا کج اور قلب ہی معنے ترکیبی مثنوی بط بر بط کی ایک بط شکم خوار ہی اور لائق لقمہ باز
کے یعنے نیست و نابود کرنے کے بنا برین بربط کو توڑتا ربط امور حق سے تجکو حاصل ہو
اور رب کریم کے فضل سے بالانشینی ظہور کو پہونچے اور ان نجاستون سے پاک ہولے اور
اپنی کنار مین جگہ چنگ نگون کو مت دے اسلیے کہ یہ چنگ کنج قلب ہی اس سے کنار اپنی
خالی اچھی یہ چنگ وہ ہی کہ صلاح و صلح اسمین ہرگز نہین اسکا چنگ اس سے خالی ہی
اور خود جنگ کی صورت پھر اس سے صلح معنی کی کیسے ڈھونڈھتا ہی معنے معمائے نثر
جام زرین آفتاب سے ارادہ عین کا ہی اور بت سے مراد دو کہ نام بت کا ہی جب دو
عین کو کنار مین لیگا عود ہوگا اور جو عود کو در ہم توڑینگے عدو ہوجائیگا چنگ کا دامن کاف
اور چے نون جسکا مجموع جن اسلیے کہ جیم چے معما مین ایک ہی لپس کاف دامن پری مین
رکھا ہوا ہی وجن بمعنی پری اور نیز سر و پا چنگ کا قلب کج ہی معنے معمائے مثنوی
لفظ بربط پر لیجانے سے بربط ہوتا ہی جیساکہ اشارہ بربط بط کا ہی بربط مین را ساکن
ہی جب سکون توڑکے متحرک کرینگے اور بط پر لائینگے بربط ہوگا صدر کلمہ طہور کا طا ہی لفظ
رب جب طا کو پہونچیگا ربط ہوگا چنگ نگون کنج ہی صورت چنگ اور جنگ کی ایک ہی
محسنات کلام کاسہ جام مرادف آفتاب مین ایہام کہ شراب کے معنے مین بھی ہی
برعایت جام ایسے ہی بط اور باز اور چنگ و ناخن صلح و صلاح سب مناسب یکدیگر
الاختلاف شارح نے لکھا پوشیدہ نماند کہ کاف حرفیست کہ اول کلمہ کریم ست کہ یکے
از نامہا سے باریست و این حرف راہرگاہ جن و پری درکنار گیرد و ساز چنگ باین ہیئت
مشابہ باشد بس غایت خوبی این ساز خواہد داشت اگرچہ ہچنین ست لیکن ادا
بحسب ظاہر ست بجہتہ آنکہ اگر دراحوال او خوب تامل نمائی بینی کہ نقش قلب ست

وانچہ گمان بردہ خلاف ست انتہی نہین معلوم اوپر کی عبارت سے جو کاف کریم کہا ہی
اور سوا اسکے اس سے کیا مطلب ہی کریم کے علاوہ اور بہت الفاظ بڑے اشیا کے
ایسے ہین کہ جن مین کاف ہی موجود اور دوسرے شعر مین بر بمعنی افگندن بارگران از
پشت پس معنے کلام بارگران بر بربط را بشکن یعنے از پشت بر زمین افگن چنانچہ بار اشکن
میگویند فقط یہ معنے بر کے بھی کہین دیکھے ہونگے مجکو تو لغت مین نہین ملے متن مطبوعہ
مین داو میان تہی کو وا و در ہم کو دہم چنگ منحنی کو جنگ اور بط بربط کو بربربط آخر شعر
مین پھر چنگ اول کو جنگ غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ از سر مغنی بگذرد غنی گردد و ہر کہ رباب را نگون سار کند بابر گردد و ہر کہ پردہ
از روی مزہر کہ عود ست بگشاید داند کہ زہر در کاسہ دارد و ہر کہ بنای لہو بر ہم زند دریابد
کہ حاصلش جز ہول نیست شعر چو نے بزن سر زا مر بدانکہ امر بد انست + چو رگ بر پی
سرمہ زدین کہ شرع بدین ست + اللغات بربکسر و تشدید نیکی وحج وطاعت رباب
بفتح نام ساز ورعد وابر سفید ونام معشوقہ رعد فر مزہر بکسر ساز عود زامر نے نواز معنے
ترکیبی نثر ایدرویش جو کوئی مغنی کے سر سے گذرے اور کنارہ کرے غنی ہو جاے
اور جو رباب کو نگونسار کرے با برونکوئی ہولے اگر پردہ روے مزہر سے اٹھالے
جان لے کہ اسکے پیالہ مین زہر بھرا ہی اور جو بناے لہو کی بگاڑے اسپر واضح ہو کہ حاصل
اسکا صرف ہول ہی اور خوف معنے ترکیبی شعر کیطرح سر زامر کا مار دے اور جان لے
کہ خاص حکم ہی ہی اور مثل رگ کے پی شرعہ کے کاٹ ڈال کہ شرع اسی طور پر ہی اور شرعہ
رود وساز معنے معماے نثر مغنی کا سر میم ہی جب اس سے درگذر یگا غنی رہے گا
رباب کو سرنگون کرنے سے بابر ہو جائیگا مزہر کا پردہ بھی میم ہی اسکے اٹھالینے سے
زہر ظاہر ہوگا لہو کی بنا برہم کرنے سے ہول پائیگا معنے معماے شعر زامر کا سر ز ا ہی
جب یہ سر مار دیا جائیگا امر ہوگا شرعہ کی پی ا ہی اسکے کاٹ ڈالنے سے شرع رہے گا
دین بدین تجنیس تام محسنات کلام پردہ کا لفظ مزہر کے لیے کیسا خوب ہے
بدان اور بدین متضاد ایسے ہی بدان بدان کہ پہلا امر ہو دانستن سے دوسرا حرف

اشارت اور رگ و پے سب مناسبات و مراعات **الاختلاف** شارح بعد تحریر معنے شعر کے لکھتے ہین کہ ہول از شیطان ست العجلة من الشیطان والتانی من الرحمن انتہی میری دانست مین اس سے یہان کیا غرض ہے اور اس قول سے کیا مطابقت یہ ہول و ترس تو ہول قیامت اور خوف محاسبہ پر مشتمل ہی نہ دنیا کے معاملہ مین متن مطبوعہ مین بجاے بابر کے برگرد اور کاسہ دارد کی جگہ آرد لکھا ہی بدانست کے قبل امر کا لفظ رہگیا اور بیرپے کے بجاے بر بی غلط ہی۔

نکتہ گوینده گفته که خواننده را باید که حرارت عشقے در درون باشد تا بدم تحریر او آتش دلہا مشتعل گردد والا آواز او ہر چند تیز و راست باشد ہیچو تیر دلہا را در ہیچ مقام نخراشد و لفظ تحریر پرده کشاے این تقریرست که چون از حریفے گرمی دل عاطل بماند جز تیر از باقی او حاصل نیاید **شعر** خنیاگرے که سینه زیارش تہی بود + ترکیب او خنک بود از سردی سرود + **اللغات** گوینده قائل و نیز سراینده خواننده گانیوالا اور پڑھنے والا تحریر باصطلاح موسیقی ہندی گٹکری اور نقش خط اور کرم کرنا عاطل بیکار خنیاگر گویہ یار مراد شاہد حقیقی سے سرود نغمتین ساز و راگ **معنے ترکیبی نثر** ایک کہنے والے نے کہا ہی کہ گویہ کے درون مین حرارت عشق کی ضرور ہو تو اسکی تحریر و گٹکری سے آگ دلون کی بھڑکے نہین تو آواز اسکی کیسی ہی تیز و راست مثل تیر کے ہو گی کسی مقام مین جو راگ کے مقرر ہین دل کے پار نہو گی خود پرده کشا اس تقریر کا لفظ تحریر کا ہی کہ جب حریف سے جو معنی گرمی کے ہی تحریر کا دل خالی ہو گا تیر رہیگا سواے تیر کے کچھ حاصل نہو گا **معنے ترکیبی شعر** جو خنیاگر کہ سینہ اسکا عشق یار سے خالی ہو ترکیب خنک ہی بسبب سردی سرود کے یعنے اسکا راگ ایسا سرد ہی کہ اسکو خنک بنا رکھا ہی **معنے معماے نثر** دل تحریر کا لفظ حر ہی جب خالی کیا جائیگا تیر رہیگا **معنے معماے شعر** خنیاگر سے جو لفظ یار نکل جائیگا خنک رہ جائیگا کاف فارسی و عربی معما مین ایک ہین **محسنات کلام** گوینده گفته اشتقاق خواننده مناسب اسکے دم درون بھی ایسے ہی دم کا لفظ اشتعال آتش کیواسطے کیسا خوب ہی کہ پھونکنے سے آتش مشتعل ہوتی ہی

اور سرود کے لیے بھی گوئندہ خوانندہ دم تحریر یاست مقام خنیاگر سرود پردہ سب اصطلاحات
موسیقی سے ہین سرود مین بھی سر نکلتا ہی تحریر و تقریرا اور باقی وحاصل اور سوا اسکے
الاختلاف شرح مین لکھا ہی خنیاگرے را کہ دل از نا خالی باشد کلمہ خنک می ماند اول تو
اسمین را رہی جاتی ہی شاید کہ یہ غلطی کاتب سے را رہگئی ہو کہ یا رہو البتہ اس صورت
مین خنک باقی رہیگا اور معما صحیح ہوگا نہ صرف یا نکل جانے سے متن مطبوعہ مین بجاے بانہ نماید
اور یا رش یا دش غلط ہی۔
حکایت یکے از غزل خوانان کہ راستی لہجہ اش چون الف در سواد عراق و حجاز نا نهفتہ بود
روے سیر بطرف نیشاپور از جانب سپاہان آورد و در سراے یکی از بزرگان مقام ساخت
چون الف تا ی دراثنای راہش بے ہمدمان سینہ چاک کردہ و چون طاے بربط باشکم
خشک و خالی از گرسنگی رودہ اش تاب خوردہ گوشہ بگرفت و دور بہ نشست و چون چنگ
مقلوب کنج اختیار نمود گفتندش چرا الف زبان از کام نکشائے تا وحشت ما کم شود و پردہ
از روے نغم نمی کشی تا غم زما منقطع گردد گفت تقسیم این نقش ندانید کہ خوانندہ را تا خوانی
در پیش ودہ مددگار از پی نباشد چون نون جز بے زبانی عمل وے نبود **قطعہ** مغنے را
نغم مقلوب یابی + زپے گر نیست دہ یاری دہندہ + و گر خوانندہ افتد پریشان + نوا باشد
زقولش جاے خندہ + **اللغات** غزل خوان گویہ لہجہ آواز عراق حجاز اصفہان نیشاپور
یہ سب نام مقامات موسیقی کے ہین اور شہرون کے بھی رودہ جسکی ہندی آنت ہی تقسیم
حصہ کرنا پراگندہ کرنا اور نام ایک صنعت کا کہ شاعر ایک مصرعہ مین چند چیز جمع کرے بعد اسکے
چند چیز ذکر کرے کہ اسنے متعلق ہون نقش ایک سرود موضوع خراسانیان نون ماہی کہ
بے زبان ہوتی ہی قول نوعے سرود کہ جسمین عبارت عربی کی بھی ہو **معنے ترکیبی نثر**
ایک گویہ تھا کہ راستی و درستی اسکے لہجہ کی سواد عراق و حجاز مین چھپی نہ تھی خوب ظاہر
و مشہور تھی سیر کے واسطے نیشاپور سے سپاہان کی طرف متوجہ ہوا اور گھر مین ایک
کے بزرگان نیشاپور سے مقام کیا اس حال سے کہ مثل الف ناے دراثناے کی راہ
اسکی بے ہمدمون کی سینہ چاک کیے ہوے اور مانند طاء بربط کے رودہ اسکا بسبب

خالی وخشک ہونے شکم کے بھوک سے بل کھائے ہوے لہذا ایک گوشہ مین جگہ اختیار
کی اور سب سے دور بیٹھا اور چنگ مقلوب کیطرح کنج اختیار کیا لوگون نے اُس سے کہا
کیون الف زبان کو کام مین بند کیا ہی اور کسو واسطے نہین کھولتا تو وحشت ہماری کم ہو
اور کیون نہین پردہ روے نغم سے اُٹھاتا ہی تو غم ہمارا منقطع ہو کہا تمنے اس نقش کی
تقسیم نہین جانی ہی کہ خوانندہ کے جبتک ایک خوان سامنے اور دس مددگار پیچھے
نہون مثل نون یعنے ماہی کے سوا بے زبانی کے کچھ محل اُسکا نہوگا معنے ترکیبی قطعہ
مغنی کے نغم کو مقلوب پائیگا یعنے سب اُلٹے ہونگے اگر اُسکے پیچھے دس یاری دہندہ
نہین ہین اور اگر خوانندہ پریشان ہو تو اُسکی نوا مجل خندہ ہوگی دہ یاری دہندہ بنظر
معنے ترکیبی دس حواس ہین جو پانچ ظاہری اور پانچ باطنی ہین کہ بدون انکی جمعیت کے
پریشانی مین راگ ٹھیک نہین ہوتا ہی معنے معماے نثر عراق وحجاز مین الف کا ہونا
ظاہر روے سیر سین اور جانب سفاہان کے بھی سین لفظ راہ کا الف سے سینہ چاک
ظاہر ایسے ہی الف نے لفظ ناے کو دو پارہ کیا ہی کہ زنہار رودہ کا گوشہ ہا ہی جب
گرفتہ ہوگا رود رہیگا اور رود جو تاب کھائیگا دور ہوگا چنگ کا مقلوب کنج اور حرف الف
جو کام سے کشادہ ہوگا کم رہیگا پردہ روے نغم کا نون ہی جب کھینچ لینگے غم رہیگا لفظ
خوانندہ کا مرکب ہی خوان اور نون جسکو ماہی کہا ہی اور دہ سے جبکا مجموع خوانندہ
ہی معنے معماے قطعہ نغم کا مقلوب مغن اور جب دہ جو یا ہی اسکے پیچھے ہونگے
مغنی ہو جائیگا خوانندہ مین لفظ پریشان نوا کا ہی جب نوا پریشان نکالا جائیگا خندہ ہوگا
محسنات کلام اس نکتہ مین غزل خوان اور راستی مین راست لہجہ عراق حجاز
نیشاپور سپاہان بزرگان مین بزرگ مقام ہمدم خوانندہ نوا یہ سب اصطلاحات
موسیقی سے ہین ناے اور اثناے کہ اسمین بھی ناے ہی اور بربط اور رودہ اور تاب
کہ ساز کی کھونٹی بھی اُسیطے ہین اور چنگ اور پردہ اور نقش و قول سب برعایت
ساز و راگ کے ہین اور جو کچھ ہین متامل پر مخفی نہین ہین الاختلاف شارح نے معما
مغنی کا جو پہلے شعر مین ہی نہین لکھا متن مطبوعہ مین بے ہمدمان کی جگہ بی نکشاے

یکشنبا ے اور نغم نکشی کا یکشنی کعب کے ماقبل او عطف غلط ہو اور سرخی بھی غلط ہی یعنے فصل فی الحسن و اصحاب والعشق و ارباب خلاف سرخی مرقومہ نسخہ ہذا کے۔

فصل فی الحسن واصحابہ والعشق وارباب

نکتہ ح در رقم کمانست ونون در ہیئت ہمان وسین شست را نشان کہ سین حسن شست تیر تسخیر دلہاست کہ در کمین قاب قوسین نشان میدارد قطعہ نون حسن آمد کمانے در قفاے صید حس + ساختہ در قبضہ تقدیری لایموت + خانہاے مشتری را تا کند روشن بمہر حسن رابین آفتابی درمیان قوس وحوت + اللغات ح نجوم مین رقم برج قوس کی ہی اور نون بہ ہیئت قوس جیساکہ خط شنخ مین کشش کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور سین شست کا نشان ہی تسخیر گھیرنا کمین چھپنے کی جگہ قاب قوسین مقدار دو کمان حی لایموت خدا وند تعالی کہ زندہ ہی مرنیوالا نہین قوس اور حوت ہر دو نام بروج معنے ترکیبی نثر حسن مین ح رقم کمان کی ہی اور نون اپنی ہیئت مین بصورت کمان اور سین نشان شست کا بس یہ سامان مشعر برآن ہی کہ سین حسن کا تیر تسخیر دلون کا ہی کہ نہان خانہ قاب قوسین مین اسکا نشان ہی یعنے یہ تیر و کمان اسکو ابروؤن سے ملا ہی جیساکہ صائب کا قول ہی شعر دلبرے نیست بہ ابروے کج و قامت راست بے کماندار چہ از تیر و کمان برخیزد + معنے ترکیبی قطعہ نون حسن کا ایک کمان ہی کہ صید حس کے پیچھے لگا ہی اور حواس کو شکار کرتا ہی کہ یہ امر واقعی ہی اور یہ صفت اس مین قبضہ قدرت خداے تعالےٰ سے ہی جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی اسکو موت نہین مشتری مراد خریداران حسن سے جو عاشق لوگ ہین اور قدرت خداے تعالےٰ نے اسلیئے اسکو شکار حس کے پیچھے لگایا ہی کہ مشتری کے خانہ دل کو اپنے آفتاب سے روشن و نورانی کرے اسواسطے کہ حسن ایک آفتاب ہی جو درمیان قوس وحوت کے کہ یہ دونون خانے مشتری کے ہین واقع ہوا ہی معنے معماے نثر معمائی معنے بھی اسکے معنے ترکیبی مین مذکور ہوگئے کہ مصورح نے خود تشریح کردی ہی معنے معماے قطعہ نون حسن کا

پیچھے حس کے ظاہر حسن مین سین رقم شمس کی اور ایک طرف ح کہ رقم قوس کی ہی اور
ایک طرف نون یعنی ماہی کہ وہ برج حوت ہی **محسنات کلام** کمان اور شست اور
نشان تیر اور قوسین اور قبضہ سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی مشتری خانہا روشن مہر
آفتاب قوس حوت اور حسن حس **تصحیف الاختلاف** متن مطبوعہ مین نیز بجاے تیر
صید حس کی جگہ صید حسن غلط ہی۔
نکتہ قلب انسان آفتابیست کہ بنور احسن تقویم سر و پاے ظاہرش پرتو آن
حسن گرفتہ و مطلع و مقطع آدمی ماہیست در اوج خوبی کہ درونش از دم نفخت فیہ من
روحی صبح اشراق انوار جمالی یافتہ **شعر** تا ز نقش شبہ آدم یافت صورت در سجود + یافت بر روے
فرشتہ فر زیباے وجود + **اللغات** قلب دل احسن تقویم بہت اچھی صورت مطلع بر آمدن
کوکب وغیرہ وجاے بر آمدن وبکسر لام نیز مقطع بالفتح جاے بریدن نفخت فیہ من روحی پھونکا
مین نے اسمین اپنی روح سے اشراق روشن ہونا اور چمکنا شبہ بکسر اول وفتح ثانی
مانند ونظیر سجود بضمتین سجدہ کرنا **معنے ترکیبی نثر** قلب انسان کا ایک آفتاب ہی
کہ نور احسن تقویم سے اسکے سر وپاے ظاہری نے پرتو آن حسن کا حاصل کیا ہی یعنے خالق
بے نیاز نے اسکو اپنے دست قدرت سے بنایا ہی اور بعد بنانے قالب کے ایک
شمہ اپنے جلوہ نور کا اس قالب پر ڈالا کہ نورانی ہو گیا چنانچہ ایسے ہی منقول ہی اسیواسطے
مصرع نے سر وپاے ظاہرش تا آخر فقرہ فرمایا ہی اور مطلع مقطع ای ابتدا وانتہا آدمی
کی ایک ماہ ہی اوج خوبی مین کہ اسکے درون نے دم نفخت فیہ من روحی سے صبح روشنی
انوار جمال کی پائی **معنے ترکیبی شعر** یعنے جب خداے تعالے نے فرشتون کو آدم کے
سجدہ کا حکم دیا اور فرشتون نے اس نقش شبہ آدم سے صورت سجدہ کی پائی اور سجدہ
کیا تو فرشتون کے فر زیبائی نے وجود پایا یعنے انمین بھی فر وزیبائی پیدا ہوئی غرض
یہ انسان وہ ہی جسکے قالب ظاہر کو خداے تعالے نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور باطن اپنی
روح سے سنوارا اور فرشتون کو اسکے سجدہ سے فر وزیبائی بخشی پھر اس سے زیادہ
حسن وجمال وفرخی اور زیبائی مین کون ہو سکتا ہی نقش شبہ آدم اس سبب سے

کہ گو بصورت آدم کے ہی لیکن اُسکو ایک لطیفہ آگہی کہا ہی مغنے معماے نثر دل آنسان کا حرف سین ہی جو علامت شمس کی ہی اور ایا جسکا آفتاب اور لفظ آن جب سر اور پا اسکا ہوگا انسان ہوگا اور اول و آخر آدمی سے ای حاصل ہوتا ہی کہ لغت ترکی مین بمعنی ماہ کے ہی اور اسکے درمیان مین لفظ دم موجود جسکے مجموع سے آدمی ہوتا ہی مغنے معماے شعر فرشتہ کے روپر فرظاہرا ورشتہ شبہ شبہ کا کہ مرکب ہوکے فرشتہ ہوا سجود وجود نوعے تجنیس محسنات کلام آفتاب نور برتو حسن ماہ اوج اشراق انوار جمال اور دونون فقرون مین صنعت تلمیح بلحاظ آیات قرآنی مطلع مقطع متضاد نقش شبہ صورت رو وجود باہم مناسب و مرادف الاختلاف متن کے پہلے مصرعہ مین بجاے شبہ سینہ آدم غلط ہی۔

نکتہ بین عارض نیکو آن آفتابیست کہ پرتو آن روے زمین راگرفتہ و وجنہ خوبان ہیئت جنۃ است در وجہ حسن رو نمودہ شعر زندہ در آب روے بود روی خوب ازان +حی درمیان است محیای نیکوان + اللغات عارض کنارہ رخسار یعنے جگہ داڑھی نکلنے کی وجنہ بہ سہ حرکت واو وضع بالاے رخ آدمی کے کہ اونچی اُٹھی ہو وجہ بالفتح صورت محیا بالضم اول و فتح حاے حطی وتشدید یا چہرہ انسان وغیرہ کا نیکوان ای خوبان مغنے ترکیبی نثر بین عارض خوبون کی وہ آفتاب عالمتاب ہی جسکا پرتو روے زمین کو گھیرے ہی اور وجنہ خوبون کی بصورت جنہ کے ہین شگفتہ اور باآب و تاب وجہ حسن مین رونمایان کیے ہوے مغنے ترکیبی شعر روے خواب اپنی آب رو مین زندہ اور تروتازہ ہی اسی سبب سے محیا یعنے چہرہ معشوقونکا زندہ در آب ہی مغنے معماے نثر حرف عین جب پرتو اپنا ارض پر جو زمین ہی ڈالیگا عارض ہوگا وجنہ مین ہیئت جنۃ کی موجود اور لفظ وجہ وجنہ مین بھی رونما ہی مغنے معماے شعر محیا مین اول آخر سے ما حاصل ہوتا ہی اور بیچ مین اسکے حی ہی بمعنی زندہ محسنات کلام پہلے مصرعہ مین روے خوب صفت موصوف مضاف مضاف الیہ دونون ہوسکتا ہی اور پہلے مصرعہ مین روا ور حسن تکرار الاختلاف شرح مین محیا کی جگہ بمحیا لکھا ہی متن مطبوعہ مین وجنہ کی جگہ جبہہ اور نمودہ کے بجاے نمودہ غلط حی کے

نقطے نہین لگائے معما مین جا بے فائدہ لگادی ہی کہ مشدد مخفف بوجہ پڑھنے مین آتا ہی -
نکتہ ابرو راکہ آبرو از سواد آن مرکب ست کوی قلم صنع باریک بین درزیر لوح جبین نونے
کشیدہ کہ پیکر آن کمان پے نگار خانہ چین کہ طاقت بسر درمی آورد و گوشہ ابرو کمانیست
کہ تیر تدبیر گوشہ گیرانرا چپ می افگند و سر زلف عقربیست کہ ماہ تمام چہرہ خوبانرا بشرف میساند
رباعی آن موے کہ روز تیرہ زو گردد فاش + شامیست کہ خوانند سواد دل ماش + وان ابروے
تر کانہ کہ نون آمد و قاش + پیوستہ گمر بر ورق مہ نقاش + اللغات سواد سیاہی و تحریر
مرکب ترکیب دادہ شدہ و سیاہی دوات طاق فرد صد جفت چپ می افگند یعنے اوندھا
گراتا ہی اور چپ افگندن ایک قسم فن تیر اندازی سے بھی ہی اور تیر بازگشتی لگانا عقرب کژدم
و نام برج بصورت کژدم خانہ شرف ماہ قاش ظاہر قاش بمعنی ابرو یہ ترکی ہی اور ہندی
پھانک کسی میوہ کی نقاش نقش کنندہ معنے ترکیبی نثر ابرو کو کہ جسکی سیاہی سے آب رو
یعنے رونق و خوبی صورت کی مرکب ہی ایسا کہ کہ قلم صنع باریک بین نے نیچے تختی جبین کے ایک
نون کھینچ دیا ہی قوسی کہ پیکر اس کمان کی پا ای بنیاد نگار خانہ چین کو کہ خوبی مین طاق ہی سر کے
بل لاتی ہی یعنے سر کے بل گراتی ہی اور گوشہ ابرو کا ایک کمان ہی کہ تیر تدبیر گوشہ گیرونکو چپ
گراتا ہی اور تیر بازگشتی لگاتا ہی یعنے ہر چند وہ بچتے ہین بچ نہین سکتے بلکہ اُلٹے گرتے ہین
اور سر زلف کا ایک عقرب ہی کہ ماہ تمام خوبون کو درجہ شرف کو پہونچاتا ہی یعنے خوبی و رونق بڑھاتا
ہی خانہ شرف ماہ کا عقرب ہی معنے ترکیبی قطعہ وہ مو کہ جنسے روز تیرہ فاش ہوتا ہی اور
سمجھا جاتا ہی کہ روز تیرہ ایسا ہی تار و تاریک ہوتا ہی ایک شام ہی کہ اسکو سیاہی ہمارے
دل کی بتاتے ہین اور وہ ابرو ترکون کے سے کہ بصورت نون اور قاش کے ہی اور پیوستہ
گمر ورق ماہ پہ نقاش ہی معنے معماے نثر ابرو ابرو تجنیس جبین کے نیچے نون موجود ابرو
سے بعمل ترادف حاجب مراد ہی اسکا گوشہ حاجب گر جائیگا جب رہیگا نقش چپ ماہ تمام
مراد اس ماہ سے جو اپنے ایام کہ تیس دن ہوتے ہین پورے کر چکا ہو مراد اس سے لام
اور سر زلف حرف زا اور فا علامت شرف کی جب زا اور لام اور فا جمع ہونگے زلف حاصل
ہوگا معنے معماے قطعہ ماش کا دل شام ہی نون اور قاش جمع ہونے سے نقاش ہوتا ہی

محسنات کلام سواد و مرکب کہ مرکب دوات کی سیاہی کو بھی کہتے ہین بایکدگر مناسب ہین سیوتیہ
اور باریک ہین لفظ ابرو کے واسطے کیسا خوب ہی جیسا کہ غنیمت نے کہا ہی **شعر** ہزاران معنی
باریک چون مو شدی مذکور در ہر بیت ابرو + اور انکے سوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
نگارخانہ چین کے بجاے جبین گوشہ ابرو کو گوشہ ابروے کہ مضاف سمجھا جاتا ہی شامی کو
شاہی اور قاش کو فاش غلط لکھا ہی –

نکتہ در سواد چشم کہ جیم کنج و شین صورت مژہ و دور میم مثال مردم دارد اگرچہ غمزہ تیر غم بزہ کمان
ستم می نہد اما ہر کہ بنظر صفا در سہم آن نگرد ہزار مژہ یابد و الف انف کہ از نون ابرو تا فاے
فم در حیطہ آن بینی تیغیست بر سر دم بیکران کہ دل آلف از وی فنا بیند قطعہ عین را
صورت غین ست و مژہ نقش مزہ + لاجرم غمزہ ازین ہر دو مصور باشد + روضہ دان الف
از گلشن جان صورت الف + کہ بدو کلبہ انفاس معطر باشد + **اللغات** سواد بفتح سیاہی رنگ
وسویدا اور گرد نواح شہر غمز بالفتح بہ چشم و ابرو اشارہ کرنا سہم بالفتح تیر انف بالفتح بینی و سخت ترین
چیز و اول ہر چیز و پیشواے قوم مصور صورت کردہ شدہ کلبہ بالضم گروہ و ابرترین ابر یا کلبہ خانہ
کوچک و دکان و گوشہ انفاس جمع نفس **معنے ترکیبی نثر** سواد چشم کہ جسمین جیم شکل کنج یعنے
گوشے اور شین صورت مژہ باعتبار برابر ہونے دندانون اور دور میم کا مثال مردم چشم کے کہ دونون
مدور ہین رکھتی ہی اگرچہ غمزہ تیر غم کا زہ کمان ستم پر رکھے ہوے ہی یعنے غمزہ ستم کا بھرا ہوا ہی اسمین
رہتا ہی لیکن جو کوئی نظر صفا سے تیر غمزہ کو دیکھے ہزار مزے کہ مقصود ہزارون سے ہی پائے الحق **شعر**
درچمن حسن و ناز ہست بسے خوشنما + غمزہ بطرز ستم عشوہ برنگ جفا + اور الف انف کا کہ بینی ہی
اگر تو غور کرے تو نون ابرو سے فاے فم تک اسکے حیطہ مین دیکھیگا ایک تیغ ہی کہ جسکے سر پر
دم بیکران ہی یعنے نہایت دھار پر چڑھی ہوئی ہی کہ دل آلف کا اُس سے فنا دیکھتا ہی آلف
الفت و خوگیرندہ **معنے ترکیبی قطعہ** عین کی صورت غین کی ہی اور مژہ نقش مزہ کا کہ معما
مین سب ایک ہین بس ضرور ہی کہ غمزہ انھین دونون سے بنتا ہی اور صورت پکڑتا ہی اور صورت
انف کی جو بصورت الف کے ہی ایک روضہ گلشن جان کا ہی کہ اُس سے کلبہ انفاس کا معطر ہوتا
ہی اور ظاہر ہی کہ کلبہ سانس کا بھی ناک ہی اور محل شم بھی یہی **معنے معماے نثر** سر غمزہ کا غم ہی

زہ پر آنے سے غمزہ ہو جائیگا اور غمزہ کے اول غین ہی جسکے ہزار عدد ہین اور بعد غین سے کے مزہ کہ یون بھی غمزہ حاصل ہوتا ہی الف الف آلف تصحیف اور نون آبرو اور فاسے فم کے موافق نون و فا بھی الف مین بترتیب مذکور موجود الف کا قلب فنا معنے معماے قطعہ مین صورت غین اور قمرہ نقش فرد جب غین قمرہ پر آئیگا غمزہ ہوگا الف الف تصحیف انفاس مین بھی الف موجود محسنات کلام سواد کنج قمرہ مردم چشم کے مناسبات سے اور شکل اور صورت اور مثال مرادفات علی ہذا جیم شین میم مراعات یکدگر بینی مین ایہام بلحاظ الف بینی کے تشبیہ الف و تیغ سے اکثر ہی جیسا قول شاعر شعر بینی اُسکی میرے حق مین الف اقتل ہی + حضرت عشق سے کہدو کہ اب اپنا قتل ہی + الاختلاف شارح نے پہلے شعر مین لکھا کہ غین مسمائی کی ترکیب سے مزہ کے ساتھ غمزہ حاصل ہوتا ہی انتہی یہ صورت [illegible] ما ہر کہ بنظر صفا سے تا ہزار مزہ یا بد تک جو عبارت ہی اسمین مذکور ہو چکی پھر مکرر کیون اور اسکے ذکر سے کہ عین صورت غین اور قمرہ نقش فرد کیا فائدہ بلکہ دونون نقشون سے دوسری صورت پر معما نکالا ہی اور طرفہ یہ کہ شارح نے اُس عبارت سے جو مذکور ہوئی یعنے ما ہر کہ الخ ایسا صاف معما چھوڑ دیا ہی اور بیان نہین کیا نہ معلوم کیا سبب متن مطبوعہ کنج کے بعد لفظ اوا و بجاے مزہ قمرہ اور نقش کی جگہ نفس تیسرے مصرعہ مین روضہ دان الف بجاے روضۂ دان الف اور کلبہ کے بجاے کلمہ غلط ہی —

نکتہ نقطہ دہان آفتاب رویان از پرتو ستارہاے دندان کوے قلب ناہید ست کہ مشتری ازمیانش برآمدہ و لام لب پاکیزہ گوہران جامع دقائق لب ست و باتقال بے دو قسمت یافتہ گویا تعلیست کہ عین ہمکنان درمیان آن دو لام انقلاب بل یعنے تری دیدہ قطعہ دہنت چشمہ عین ست و بزیرش دم روح + لاجرم در نظر عقل وجودش عدم ست + آن دو لب بزنگ گل خلد برین اندبران + زان دو لب بلبل دل نغرہ زنان دمبدم ست + اے محراب نہان گشت محب را از دل + کز تواش برابر و دہان صنم ست + لب بدندان چو گرفتی بربودی دل خلق + سین چو بہ لب بہ نہی سلب زروی رقم ست + اللغات ناہید ستارہ زہرہ اور قصہ اسکا ہاروت ماروت کے ساتھ معلوم و مشہور مشتری نیز نام ستارہ کہ نجوم مین علامت اسکی یا لام تجسب لغت فراہم آمدن لب بالضم عاقل ہونا

کی تفسیر مصرعہ نے کر دی محراب بالکسر
وخالص ہر چیز و مغز بادام و عقل و دل قسمت حصہ تل
طاق درون مسجد و بالاخانہ سلب ربودن **معنے ترکیبی** نثر مصرعہ کہتے ہین نقطہ دہان
آفتاب رویون کا یعنے جنکی صورتین کہ آفتاب سے روشن اور تابان ہین اسمین چو دندان
ستارون کیطرح ہین اُنکے پرتو سے ایسا روشن ہو رہا ہی گویا قلب ناہید کا ہی بس مین
سے مشتری نکلا ہی قلب سے مراد بیچون بیچ جو محل کمال ہر شئی کا ہی اور لام لب پاکیزہ گوہر کا
جنکی اصل و نژاد پاکیزگی سے ہی جامع باریکیون عقل و مغز کا ہی کہ بسبب اتصال حرف
ب کے دو حصے ہوا بس گویا ایک لعل ہی کہ سب کی عین یعنے چشم نے اُن دونون لامون
کے درمیان مین جو دو لب ہین انقلاب بل یعنے تری کا دیکھا کہ سب کی آنکھ اُنکے عشق
مین زار و گریان ہی جامع دقائق لب اس سبب سے کہا ہی کہ جو دقت و باریکیان او ر
مغز و خلاصہ عقل کا ہی ان مین جمع ہی عرفی **شعر** بخشد ہزار کشتۂ چشم ترا حیات + لعلت لطیفہ
کہ برون آرد از عدم + اور باتصال بے بدین نظر کہ بے کے دو عدد ہین اور لب بھی دو ہوتے
ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دہن تیرا چشمہ آفتاب کا ہی اور اُسیکے تحت مین دم روح
ای دم جان بخش حضرت روح اللہ بس ضرور ہی کہ عقل کی نظر مین وجود اُسکا عدم ہی اسلیے
کہ عین اور دم دونون کے ملنے سے عدم ہوتا ہی اور اسبات کو جان لے کہ وہ لب جو دو
گلبرگ خلد برین کے ہین اپنی رنگینی و لطافت مین بس اُنھین دو لب پہ بلبل دل کی دمبدم
نعرہ زن ہی راے محراب کی جو مقام طاعت کا اور سجدہ گاہ ہی تیرے محب کے دل مین چھپ گئی
اسواسطے کہ تیرے شوق مین اب چشم اُسکی ابروا ور دہان صنم پہ ہی جب تو نے لب اپنے
دندان سے پکڑے خلق سے دل خلق کا چھین ہی لیا ظاہر ہی کہ لب پر سین رکھنے سے سلب
ہوتا ہی چنانچہ تحریر رقم سلب سے عیان جسکے معنے ربودن ہین اور دانتون سے لب
دبانا یہ بھی ایک ادا معشوقون کی ہی اور نیز اشارہ قصد و مستعدی کسی امر کا **معنے**
معماے نثر ناہید مین یا علامت مشتری کی ہی جب یہ نکل جائیگی نا ہد رہیگا جسکا قلب
دہان ہی لب لب تجنیس تام لام سے جو بے متصل ہوگی لب ہو جائیگا لعل قلب کی
رو سے بھی لعل ہی اور دو لام اور سین اسکے درمیان مین لب منقلب بل ہی بمعنی تری

معنے معمائے قطعہ لفظ دم کا جب کلمہ عین کے نیچے آئیگا عدم ہوگا بلبل کا دل دو لب ظاہر ہین محراب کا لفظ اسمین راحب کے دل مین نہان ہی لب پر سین آنے سے رقم سلب کی حاصل ہوتی ہی محسنات کلام نقطہ جسکو اعتدال ربیعی و خریفی کہتے ہین اور نیز مراد بدہن اور آفتاب اور پرتو اور ستارے اور ناہید و مشتری سب مناسب یکدیگر دہن کو چشمہ جو عین ہی اور اسکے نیچے دم روح ثابت کرکے کیسا عدم دہن کا نکالا ہی اور لام و لب اور بے اور لعل اور عین اور دیدہ تری باعتبار بیہ اور لعل علی ہذا القیاس ایسے ہی چشمہ عین دم روح اور وجود و عدم متضاد علی ہذا برین اور بران بلبل اور د مبدم کیسے خوب ہین آن دو لب زان دو لب کیسی لطیف تکرار ہی مثل انکے برگ گل اور لب بلبل غرض کہانتک لکھون الاختلاف اصل کتاب مین خلد برین بدان لکھا ہی مین نے بران لکھا برعایت برین و حفظ درستی معنے متن مطبوعہ مین بجائے بے پیے اور دہنت دہنش ہی بر کی جگہ پر لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از سر عشق مجازی بگذر کہ عاقبتش شق یعنے چاک دامان ست سیمرغ وار عش یعنے آشیان بر قاف عشق حقیقی گیر قشغ یعنے خانہ پوست را سرنگون ساز کہ مغز معرفت آنست قطعہ سریکہ فکرت خوبان بجان درون دارد + معین ست کہ پا در میان خون دارد + بہ جیم زلف چو زنجیر و نون ابروے شوخ + کسیکہ شد متعشق سر جنون دارد + اللغات قشغ بالفتح خانہ کہ از چرم سازند فکرت مثل نفرت کے مصدر ہی پا در میان خون معرض ہلاک مین ہونا متعشق عشق گیرندہ معنے ترکیبی نثر ایدرویش سر عشق مجازی سے کنارہ کر کہ عاقبت اسکی شق یعنے چاک دامان ہی اور فضیحت و رسوائی سیمرغ کی طرح عش یعنے آشیان قاف عشق حقیقی پر رکھ یہ عشق مجازی قشغ یعنے خانہ پوست ہی اسکو نگون کر کہ سرنگون کرنے سے سولے قلب کے یہ مراد ہی کہ اسکو چھوڑکے اسکے مقابل کو جو عشق حقیقی ہی اختیار کر یہی مغز معرفت کا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو سر کہ فکر خوبون کی اسکے سر مین گھسی ہی مقرری بات ہی کہ وہ قدم ہلاک و خون مین رکھے ہوے ہی اور جو شخص جیم زلف ہیچو زنجیر اور نون ابروے شوخ پر عشق پذیرندہ ہوا بیشک اسکا سر جنون کا سر ہی یا خیال سودا جنون کا

رکھتا ہی معنے معماے نشر سر عشق کا عین ہو اور انجام اسکا شین اگر عشق کے سر سے
نہ گذرے گا شین پا ئیگا پہلا جز عشق کا عش ہی دوسرا قاف جب عش قاف پر رکھا جائیگا
عشق ہوگا قشع کو سرنگون کرنے سے بھی عشق حاصل ہوتا ہی معنے معماے قطعہ خوبان
کے اول آخر خون ہی بیچ مین با بمنزلہ پا جو معما مین ایک ہین جیم و نون جمع ہونے سے جنون
ہوتا ہی محسنات کلام شین اور قاف دونون مین ایہام چاک و دامن چاک مین ایہام
کہ دامن مین ویسے بھی چاک ہوتا ہی پوست مغز متضاد زنجیر مین جیم اور نیز جنون مین جیم
کیسی مناسبت ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین عش کے بجاے رش شوخ کی جگہ شوق
غلط لکھا ہی۔

:

نکتہ ایدرویش اگرچہ نون ابروے خوبان چون کمان بربالاے عین فتان و میم دہان
خندان والف قامت روان نشان نعماے منان نست چشم ازان بردار کہ امن دل حاصل
از انست وہر چند نقطہ خال بردیدہ ہزار حال مینماید دل ازوے خالی دار تا محل حبیب
حضرت ذوالجلال گردی مثنوی خال چون شد بروے عین عیان + غین یعنے نشان
پوشش دان + ز ابرویت نقش حاجت ارچہ اداست + حاجتت حاجب جمال صفات
دل مدہ چشم را کہ غمزہ تیز + دہدت مشبح دل بخون آمیز + ہست میم دہان ملام و ملال + خود
ملامت نہند میم بہ فال + از درازی قد ببر امید + کہ قد از قطع طول داد نوید + اللغات
فتان بروزن منان دزد و شیطان و زرگر و فتنہ انگیز روان یعنے رونده و صاحب رفتار
نعما جمع نعمت منان بڑا احسان کرنے والا خل بالکسر و الضم دوست غین بالفتح ابرو پوشش
حاجب ابرو و دربان مشبح بالفتح آمیختن قد بالفتح و تشدید دال دراز شگافتن و دراز بریدن و
بالاوقامت معنے ترکیبی شعر ایدرویش اگرچہ نون ابرو خوبون کا کمان کیطرح بالاے عین فتان
فتنہ انگیز اور میم دہان خندان اور الف قامت روان نعماے حضرت منان سے ہی اسلیئے
کہ حسن اور طیب خلق بڑی دولت و نعمت ہی لیکن تو آنکہ اپنی اس سے اٹھا ہی لے
اسواسطے کہ امن دل کی اسی مین ہی اور ہر چند نقطہ خال کا جو دیدۂ محبوب پہ ہی ہزار
حال گوناگون تجکو دکھاتا ہی لیکن تو دل کو اسکے خیال سے ضرور خالی کر تو خل یعنے دوست

اور محبوب حضرت ذوالجلال کا ہوئے **معنے ترکیبی مثنوی** خال جو روے عین پر عیان ہی تو اُسکو
تعین جان جو ابرو نشان پوشش کا ہی یعنے باعث غفلت اور غشاوہ کا اور ابرو سے اگرچہ
نقش تیری حاجت کا ادا ہی یعنے حاجت پوری ہوتی ہی اسی حاجت کو تو حاجب اور مانع جمال
صفا کا جان کہ جمال صفا کا تجھے دیکھنے کو نہین ملیگا حاجب کے معنے مانع اور دربان دونون کے
ہین چشم معشوق پر فریفتہ مت ہو کہ اپنے غمزہ تند و تیز سے تجکو مشبح دل بخون آمیز و بکی ای
چشم خون آمیختہ جو ہندی محاورہ مین لال لال آنسوون سے رُلانا کہتے ہین اور میم دہن تنگ
کا جو نظا ہر خوب و خوشنما ہی یہ سراسر ملام و ملال ہی دیکھ لے خال دیکھنے کے وقت جو سر صفحہ میم
ہوتا ہی تو اسکو ملالت و ملامت کا نشان جانتے ہین اور دراز قد محبوب پر بھی مت جا اس سے
بھی اُمید قطع کر اسواسطے کہ قد خود قطع درازی کی خوشخبری سنا رہا ہی پھر ایسی شے سے کیا اُمید
معنے معماے نثر نون ابرو اور عین فتان اور میم دہان اور الف قامت سے نعما حاصل
ہوتا ہی اور جب اس سے چشم یعنے عین اٹھا لینگے تو امن قلب حاصل ہوگا دیدہ سے
ارادہ عین کا ہی اور جب خال کہ مراد نقطہ سے ہی اسپر رکھا جائیگا غین ہوگا جسکے ہزار عدد
ہین خال کا دل الف جب خالی کیا جائیگا خل رہیگا **معنے معماے مثنوی** عین پر جو خال
عیان ہوگا غین ہوگا یعنی ابر حاجت حاجب تصحیف یکدیگر مشبح مقلوب چشم کا جیم جیم معا مین
ایک ہی قد قد تجنیس **محسنات کلام** نون کمان عین میم الف سب مناسب باہمدگر اور
انھین کے مناسب ابرو عین دہان قامت ملال ملام ملامت میم سب مین سر کلمہ میم
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے نعما نعما بردار کی جگہ بردار حبیب کی جگہ جیب صفات
کے بجاے صفات تیز کے بجاے تیر مشبح کی جگہ شیخ بقال کو بقال غلط لکھا ہی۔

نکتہ دامن زلف لف یعنے ہیچ پیچ ست کہ جز فل یعنے شکستن ورخنہ دل از وے حاصل
نیاید و فرق گیسوے داغیست کہ جز بہ شکل سوسے پریان سوختہ نگردد **نظم** زلف
را از زون بود ثوب زفاف + لیک در قلبش زرہ بہر مصاف + طرہ بردہ روی طرای نہاد
ہر طرہ یعنے طعن دل زو مستفاد + از کلالہ بر رخ لالہ ست کاف + از پے چشم بدان ستر عفاف +
صد رغ ہین از بعد صد غین آشکار + یعنے آمد فتنہ او صد ہزار + **اللغات** لف کے معنے

خود مصرعہ نے لکھدیے ایسے ہی فل کے فرق بالفتح ہندی مانگ زرف فرستادن عروس بخانہ
شوہر اور یہی معنے زفاف بالکسر کے ہین کلالہ بضم وکاف موی مجعد و پیچیدہ وقمیص و بکاف
عربی نیز صدغ بالضم وغین معجمہ ہندی کنپٹی اور وہ بال پیچیدہ جو اسی جگہ لٹکے ہون صدغین
بالضم دونون کنپٹیان اور نیز صد وغین کہ سو ہزار ہوسے معنے ترکیبی نثر دامن زلف کا لف
ہی یعنے پیچ در پیچ جیسی کہ ہوتی ہی بس اس سے سواے فل یعنے شکست اور رخنہ دل کے
کچھ حاصل نہین اور مانگ گیسو کی ایک داغ ہی کہ بصورت بریان کے سوختہ کرتی ہی یعنے
جیسے کوئی چیز بریان ہوتی ہی ویسے ہی دل عاشق کو یہ بریان کردیتی ہی اسکے سوا اور کچھ اسکا
حاصل نہین ہی معنے ترکیبی نظم یعنے اگرچہ زلف کا زف سے لباس زفاف کا ہی یعنے لباس
وغیرہ سے آراستہ ہی جیسے عروس کو آراستہ کرکے شوہر کے گھر بھیجتے ہین گویا دلہن بنی ہوئی ہی
لیکن سامان جنگ کا بھی جو زرہ ہی اسکے قلب مین موجود کہ وہ لام ہی بمعنی زرہ مطلب یہ کہ
ہر وقت مصاف پر آمادہ ہی بس ایسے سے ڈرنا بچنا چاہیئے طرہ کو دیکھ کہ اسنے کیسے علانیہ
راہ پر طراری کی صورت ظاہر کی ہی جس سے ہر طرہ یعنے طعن دل مستفاد ہوتی ہی کہ جو کوئی
اسکا مبتلا ہوگا طعن وتشنیع مین پڑیگا اور کلالہ سے رخ لالہ پر کاف ہی جو بمعنی بازدارندہ
کے ہی مشعر اس بات پر کہ چشم بدون کے واسطے یہ پردہ پاکدامنی کا ہی اور اکثر زلف
چہرہ پر آجانے سے چہرہ چھپ جاتا ہی صدغ کو دیکھ جو صدغ سے لٹکی ہوئی ہی یعنے کنپٹی سے
کہ وہ زلف ہی جس مین صد کے بعد غین ہی جسکے ہزار عدد ہین بس سو ہزار اسکے لاکھ ہوے
یعنے اس صدغ مین لاکھون نقشے ہین کچھ ایسے ویسے نہین ہین معنے معماے نثر دامن
زلف کا لف ظاہر اور لف کا قلب فل لفظ گیسو کے دو جز ہین ایک گے تصحیف کی بمعنی داغ
کہ کاف گاف معما مین ایک ہی جسکا اشارہ داغ نیست ہی دوسرا سوے مصحف شوی بمعنے
بریان جسکا اشارہ سوختہ ہی اور بریان جو کہ کے اور سو دونون مین تصحیف اور نقش
ہی اسیواسطے لفظ فرق وشکل مذکور فرمائے ہین معنے معماے نظم زلف کے اول آخر
زف اور قلب اسکا لام بمعنی زرہ روے طراری طا ہی اور طرہ مین رہ پر رکھا ہوا اور طرہ
کا قلب ہرط لالہ کے رخ پر کاف لانے سے کلالہ ہوتا ہی صد کا لفظ غین پر آنے سے صدغین

محسنات ہوتا ہی صد کے معنے سو اور غین کے عدد ہزار جو صد ہزار ہوا جسکی ہندی لاکھ
کلام صدغ اور صدغین کیسے خوب ہین صد کے معنے سو غین کے ہزار یون بھی صد ہزار ہوا
اور اگر صدغین تثنیہ ٹھرائین تو دو صدغ ہوگا یعنے دولاکھ اور جو سو غین کہین تب بھی لاکھ ہوگا
زلف زف زفاف مصاف کاف عفاف طرہ طرار سرطعن لالہ کالہ صدغ صدغین صد ہزار
کیسے پاکیزہ الفاظ ہین جن مین ہر کلمہ حرف واحد بھی ہی اور اشتقاق اور تجنیس اور
موازنہ بھی **الاختلاف** اصل کتاب مین بجاے بہ یان پہ پرویان لکھا ہی فافہم
متن مطبوعہ مین بر یان کی جگہ پہ پرویان نگردانند کے بجاے نگزاید غلط ہی۔
نکتہ نون چاہ زنخ را گویند و زنخ دفع را یعنے از نون درمیان زنخ کہ چاہ خطرست از
اطراف او چشم را دفع باید کرد کہ محل پاے لغزنظرست **رباعی** از باغ جمال آن مہ مہر
فریب + گفتم کہ برم بری بس از بار شکیب + انگشت نہادم بزنخدانش گفت + برسیب
الف منہ کہ باشد آسیب + **اللغات** نون چاہ کو بھی کہتے ہین زنخ بالفتح وتشدید خا پامال
کرنا اور دور پھینکنا کسی چیز کا بر بمعنی پھل بار بوجھ اور پھل **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین
نون چاہ زنخ کو کہتے ہین اور زنخ دفع اور دور کو بس لفظ زنخ سے یہ اشارہ ہی کہ یہ نون چاہ زنخ
نہایت محل خطر ہی اسکے اطراف سے چشم کو دور رکھنا چاہیے کس واسطے کہ یہ ٹھکانا نظر کے
پاؤن پھسلنے کا ہی ایسا نہو پھسلکے کنوے مین گرجائے جس سے نکلنا دشوار **معنے ترکیبی**
رباعی مین نے کہا کہ اُس ماہ مہر فریب کے باغ جمال سے پھل اٹھاؤن صبر تو بہت ہوچکا اسکا
بوجھ کب تک اٹھاؤن یہ خیال کرکے مین نے انگشت اسکے سیب زنخدان پر رکھی تو اسنے
کہا کہ سیب پر الف رکھتا ہی کیا نہین جانتا کہ سیب پر الف رکھنے سے آسیب ہوتا ہے
معنے معماے نثر زنخ کے اطراف سے زخ حاصل ہوتا ہی نون داخل ہونے سے
زنخ ہوجائیگا **معنے معماے رباعی** سیب پر الف لانے سے آسیب ہوتا ہے
محسنات کلام برادبار نوعے از تجنیس اور برم مین بر بہ زنخدان مین صورت
بر کی اور بر جو بمعنی استعلا کے ہی لفظ مہر و ماہ کا برعایت بر کے کیسا پختہ رسیدہ ہی کہ
رنگت اور پختگی میوہ کی انھین سے ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے زنخ کے

رخ غلط ہی۔

نکتہ الف قامت ناز پرورده نازنینان میلیست در قمہ منار طول امل و رشتہ میان نازکان الفیست درمین یعنے خیال دروغ وحیل مثنوی قامت چون الف بزیر قبا + بسکہ برہم زند بناے بقا + ازمیان دردل کمر سرمو + رگ جان بسکہ پیدا ازہر سو + اللغات میل بالکسر سیل سرمہ ومیل آہنین جراح وکحال قمہ بالضم وتشدید میم سر ہر چیز وگروه منار بالفتح علامت ونشانہاے مناره واحد برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا معنے ترکیبی نثر الف قامت ناز پرورده نازنینون کا ایک میل ہی قمہ منار طول امل مین جس سے کچھ حاصل نہین اور رشتہ میان نازکون کا ایک الف ہی مین یعنے خیال دروغ وحیل مین معنے ترکیبی مثنوی قامت حسینون کا جو مثل الف کے راست ومستقیم نیچے قبا کے ہی خوب بناے بقا کا برہم کرنیوالا ہی اور کمر کا بیان یہ ہی کہ دل کمر کا سرمو ہی جو رگ جان عاشقون کو ہرطرف سے پیچ وتاب مین ڈالتا ہی سرمو کہنے سے نہایت ہی انعدامی کمر کی ظاہر معنے معماے نثر لفظ قمہ مین الف آنے سے قامت ہوتا ہی اور معمول کہ تا وقف مین ہا ہوجاتی ہی اور مین مین الف داخل ہونے سے میان ہوتا ہی معنے معماے مثنوی بقا کے درہم ہونے سے قبا ہوتا ہی سر لفظ مو کا میم ہی اور دل کمر کا اور اطراف کمر کے رگ مقلوب جو اسکو لپیٹے ہوے ہی محسنات کلام قامت کے لیئے لفظ ناز کیسا پرورده ہی نازنینان مین بھی ناز موجود میان اور کمر مرادف کمر مین ایہام باعتبار معنے ٹپکنے کے الاختلاف شارح نے لکھا قلب لفظ کمر کا رمک اور جب لفظ رمک کا پیچ کھائیگا کہ اولقدم تاخر سے ہی مکر ہوگا انتہی شارح نے جانے کہان سے یہ لوٹا پوٹی بے معنے پیدا کی عبارت مصرع مین تو ہی نہین شاید دردل کمر وا۔ ہر سو سے پیدا کی ہی سو دل کمر مصرع نے اسلیئے کہا ہی کہ کمر کا دل سرمو ہی یعنے بیچون بیچ اسکا نہ یہ کہ قلب اسکا جو بے معنی الفاظ نکلتے ہین جن سے معنے ترکیبی سے ربط نہین اور ہرسو سے وہی اول آخر کہ دو ہی طرف ہین مع قلب مقصود ہی جو رگ حاصل ہوتا ہوا اور یون تو مرگ کمر مکر کرم رکم گرم رمک بہت لفظ نکلتے ہین بامعنی وبے معنی خلاف ربط معنے ترکیبی کے اور حالانکہ مصرع نے

اپنی تقریر مین میم کو الگ رکھا ہی سر مو کہکر اور کاف و رے کے قلب سے رگ الگ رکھا ہی اور
یہ میم سمیت اپنی کاریگری کررہے ہین مین تو مصرح کے کلام اور ایا و اشارات کا پیرو ہون
وبس متن مطبوعہ مین طول امل کے بجاے طوال اور رہین کی جگہ بین غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اگرچہ سرین سمن بران نون یعنے ماہی ساق سیمین در دامن دارد
اگر پردہ از روی وے برداری رین کہ تدیشہ غلبہ گناہ ہست دامنگیر گردد و دندان طمع
از وی برکن تاری یعنے سیرابی نم فیض بے پایان یابی **قطعہ** گرچہ سرین خوبان نسرین
بیکرانیست + ہر کو سر سرے داشت پا در کشید از وے + بالاے دلبران را درزیر پا
دو ساقست + چون لام الف کہ ہر کس پا پیچ دید از وے + **اللغات** نسرین ہندی
سیوتی رین مہر کرنا اور زنگ وچرک اور غالب ہونا گناہ کا کسی پر اور خبیث و زشت
نفس ہونا بالکسر ایسی چیز مین پڑنا جس سے نکلنا میسر نہو سری سرداری پا پیچ جیسے کہ
بعض آدمی اور جانور کے پانون مین پانون پڑجاتا ہی جسکو لچم کہتے ہین اور اکثر گرجاتا
ہی جیسے شکل لام الف کی خط نسخ مین ہوتی ہی وہو ہذا لا **معنے ترکیبی** نثر ایدرویش
اگرچہ سرین سمن بدن کا نون یعنے ماہی ساق سیمین کی دامن مین رکھتا ہی یعنے سرین
کے ذیل مین ساق بھی ہی اگر تو اسکی روسے پردہ اٹھا ئیگا رین کہ کسی چیز مین پھنس جانا
اور اندیشہ غلبہ گناہ کا ہی ضرور تیرا دامنگیر ہو جائیگا اور تجکو روک لیگا اور دندان طمع کے
اُسپر مت جماٗئے بلکہ اٹھالے تو رے یعنے سیرابی نم فیض بے پایان کی پائے **معنے ترکیبی**
قطعہ اگرچہ سرین خوبون کے نسرین بیکران ہین لیکن جس نے سر سری و سرداری کا
رکھا اُسنے قدم اس سے ہٹایا ہرگز اسپر نہین بڑھایا اور یہ جو بالا او قد دلبرون کا ہی اسکے
نیچے دو ساق بھی ہین مثل لام الف کہ جلسے ہر کسی نے پا پیچ دیکھا اور منھ کے بل گرا بس
ان دو ساق کی تشبیہ اُس لام الف مترامنی سے نہین ہی بلکہ سیدھے لام الف سے
جسکی یہ صورت ہی لا **معنے معماے** نثر دامن سرین کا نون اور نون ماہی جو اسکے
دامن مین ہی پردہ لفظ سرین کا سین ہی جب سین اٹھا لیا جائیگا رین رہیگا جسکے
معنے لغات مین مرقوم ہوے اور جو دندان طمع کے جو سین ہی اس مین موجود ہین

اُٹھا لیے جائینگے نرے رہیگا اور رسے بمعنی سیرابی سے مغنے معماے قطعہ بسنرین جو بے کنارہ ہونے کے سرین ہوگا اور جب سرین سے پانون نکال لینگے جو نون ہی سری رہیگا بالا مین با پا ہی اور اسکے یعنے پا کے نیچے لا کہ مثل دو ساق کے ہی محسنات کلام درد امن دارد اور دامنگیر کیسا ابلغ ہی بسنرین بیکران مین کیا ہی لطف ہی بمعنی بے کنارہ اور بیحد ایسے ہی سرے داشت اور پا در کشید بالا کیسا لطیف ہی یعنے بالا کے ساتھ ہی مطلب یہ کہ با پا ہی اور اسکے ساتھ لا دو ساق اور اسی کی رعایت سے پا پیچ اور ہذا القیاس الاختلاف متن مطبوعہ مین بے پایان کی جگہ پا یان اور دلبران کے بجاے دیران غلط ہی۔

نکتہ امرد اکہ تیر نظر ہاے مختلف چون الف از پیش رود دور اُفتد مرد بر آید و اگر میم چشمش الیف آن الف شود نعوذ باللہ اول نظر بازان بوی اُم یعنے قصد نمایند و در آخرش رد کنند قطعہ امرا مرد انباشد ہیچ اصل + گر نباشد از دلیلے پاے بست + جمع امرد مرد شد یعنے چو شمع + مرد آن امرد کہ با جمعی نشست + اللغات امرد جوان بے ریش و شاخ بے برگ امارد و مرد جمع آلیف یار و دوست و ہمجو نظر بازان عاشقان جسکی ہندی گھور نیوالا دلیل دال مراد ف پاے بست پشتہ دیوار اور بناے دیوار مرد کی ہندی مرا یعنے صیغہ واحد غائب مغنے ترکیبی نثر امرد اگر تیر مختلف نظرون کے مانند الف کے اسکے پیش رو سے دور پڑینگے مزور مرد نکلیگا کہ نظر بازون سے بچا رہیگا اور اگر میم اسکی چشم کا الیف الف کا ہو گیا اور دونون مل گئے پھر تو خدا کی پناہ اول تو نظر باز ام یعنے قصد اسکا کرتے ہین اور آخر مین رد کر دیتے ہین مغنے ترکیبی قطعہ امرد کے کسی کام کی کچھ اصل نہین ہوتی جب تک کہ کوئی دال و دلیل اسکی بنیاد اور پشتہ کیطرح اسکا مددگار نہو اسواسطے کہ وہ نیک و بد کو خوب نہین جانتا جمع امرد کی مرد ہی اس سے یہ ایا ہی کہ جو امرد شمع کیطرح جماعت مین بیٹھا بس وہ مردہ ہوا کسی کام کا نرہا مغنے معماے نثر امرد کے پیش رو سے جب الف تیر نظر کا دور پڑے گا مرد ہوگا اور جب میم اُسکا الیف الف کا ہو گا ام حاصل ہوگا اول مین آخر مین رد ہو گا کہ یہ دو جز امرد کے ہین مغنے معماے قطعہ امر مین دال کو پا بست کرنے سے امرد ہوتا ہی

امرد کی جمع مردٌ ہی بس اگر امرد شمع جمع کی بنیگا تو مرد ہو ای مردہ نہ زندہ بس مرد بفتح میم و مرد بضم میم جمع اور مرد بضم میم بصیغہ ماضی تجنیس تام امرد تجنیس زائد **محسنات کلام** تشبیہ الف کی دور رہنے مین کیسی ظاہر ہو کہ الف کسی سے ملتا نہین ہو ابتدا مین جمع اور شمع اور اصل اور پاے نیست اور الیف و الف سب مراعات و مناسبات ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین مرد کی جگہ مرا اور بوے کے بعد لفظ ام نہین لکھا۔

الشّہ اہل صباحت ازین رو کہ باجوانی و کودکی در سر دارند از صبب کہ عاشق ست روی پوشندو سر در نیاورند اما بجہت حت کہ در آخر ست بر تعجیل و تراشیدن برگ دلیل ست کہ عاشق بعد از تمامی صبا کہ میلست بزودی میل برگ وصال از گلبن جمال ایشان تراش کنند رباعی گفتم بہ ہی بگیر جان و بنگارد + گفتا نہ بچشم عاقبت گفتا کو + با دل گفتم چہ حالتست این دل گفت + نیکو ے و کو ست اول و آخر او + **اللغات** صباحت بفتح خوبی و جمال صبا بالفتح باد شرقی صبا بکسر کودکی و بفتح و ہمزہ بازی کرنا لڑکون کے ساتھ صب بالفتح و تشدید با عاشق ہونا قراش طمع و امید و افتخار و آرایش حت بالفتح و تشدید ریختن برگ از درخت و اسپ تیز رفتار و شتر مرغ و تیز رو **معنے ترکیبی نثر** اہل صباحت کہ حسین لوگ ہین اس سبب سے کہ باجوانی اور کودکی کی ای غرور و ناز سر مین رکھتے ہین صب سے کہ عاشق ہی منھ چھپاتے ہین اور انکو خیال مین نہین لاتے لیکن حت جو آخر مین ہی اور تعجیل اور تراشیدن برگ پر دلیل یہ بتاتا ہی کہ عاشق بعد تمام ہونے صب سے یعنے عشق کامل کے بزودی خواہش برگ وصال کی انکے گلبن جمال سے آراستہ کرتا ہی اور لذت وصال کے پاتا ہی پھر وہ نفرت اور بیزاری انکی نہین رہتی **معنے ترکیبی رباعی** اس رباعی مین غلطی الفاظ کی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی معما معلوم ہوتا ہی بعد تحقیق لکھونگا شرح کے معنے نہ مجکو کبھی پسند ہوے نہ ہین لہذا ویسے ہی چھوڑتا ہون **معنے معماے نثر** صباحت مین صبا بمعنی باد اور کودکی اور عشق بازی سب معنے مین ہی جیسا کہ باد اور جوانی اور کودکی مصنف نے کہا ہی اور حت اسکے آخر موجود کہ مجموع دونون کا صباحت ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** اسکا عذر معنے ترکیبی مین جو لکھا وہی یہان بھی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ

مین بجاے صبا صیا غلط ہی۔
نکتہ صاحب حسن ملیحی چون ملتحی شود از وی خوب خود ملالت بیند اما ببیند کہ جمعیت محاسن عاقبت وحیات عافیت اکنون دست میدہد و لفظ ملتحی رو نماے این معنی ست یعنے اولش بر ملت یعنے ملالت و آخرش بر حی یعنے جمع کردن حیات دلالت دارد
رباعی امرد کہ میان فتنہ و خوف خطر + مر دست بزیر الف تیر نظر + با نام نکو چو ملتحی شد نامش + با ملت حسن خلق شد زندہ سیر + **اللغات** ملیح نمک سود و نمکین و چاہ شور ملتحی صاحب لحیہ محاسن نکوئیہا جمع حسن برخلاف قیاس و ریش ملت بالکسر دین و بالفتح خاکستر گرم و خاک گرم **معنے ترکیبی نثر** کوئی صاحب حسن ملیح جب ملتحی یعنے صاحب ریش ہوتا ہی تو وہ اپنی صورت دیکھ کے آپ ملالت دیکھتا ہی کہ وہ صفا و نزاکت صورت مین نہین پاتا جسکو دیکھ کے خوش ہوتا تھا لیکن اسکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ جمعیت محاسن عاقبت اور زندگی عافیت کی اسیوقت مین حاصل ہوتی ہی خود لفظ ملتحی اسکی صورت دکھارہا ہی کہ اسکے اول مین ملت یعنے ملالت ہی اور آخر مین حی یعنے جمع کرنے حیات پر دلالت رکھتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** امرد کہ درمیان فتنہ اور خوف خطر کے مرد ہی نیچے الف تیر نظر کے کہ ہر کسی کی نظر اسپر پڑتی ہی جس سے ہر قسم کے فتنہ کا خوف ہی اگر نیک نامی کے ساتھ اس دقت سے نکل کے ملتحی کے نام کو پہونچا اور داڑھی والا کہلایا تو وہ ملت حسن خلق کے ساتھ زندہ سیر ہوا اسواسطے کہ امرد مین مرد ہی اور ملتحی مین حی **معنے معماے نثر** لفظ ملت کو حی پر لانے سے ملتحی ہوتا ہی عاقبت عافیت تصحیف **معنے معماے رباعی** لفظ امرد مین مرد نیچے الف کے ہی لفظ زندہ مرادف حی کا ہی جب حی لفظ ملت سے ملیگا ملتحی ہوگا **محسنات کلام** محاسن مین ایہام ہے باعتبار معنے ریش ملیحی ملتحی نوعے تجنیس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ملتحی کو ملتجی عافیت کی جگہ بھی عاقبت پھر ملتجی کو ملتحی ایسے ہی تیسرے مصرعہ مین غلط لکھا ہی۔
نکتہ لام زلف در ابتداے لحیہ اگرچہ نشان تمامی دور ماہ حسن رخسار ست از دیگر معنے زرہے در پیش حبشہ فتنہ انظار ست **شعر** بیدل آمد عجبے زسہم نظر + شیر دل شد

چو گشت ریش آورد + **اللغات** لحیہ بالکسر موے ریش لام زرہ حیہ بالفتح وتشدید یا مار گزندہ جثہ بالضم وتشدید تن مردم وغیرہ وبالکسر بلا جبہ بفتح وتشدید یا طفل **معنے ترکیبی نثر** لام زلف کا اسوقت مین کہ ابتدا لحیہ یعنے داڑھی کی ہوتی ہی اگرچہ اس بات کا نشان ہی کہ دورہ ماہ حسن رخسار کا تمام ہوا اسواسطے کہ دورہ ماہ کا تیس دنین تمام ہوتا ہی اور لام کے بھی تیس عدد ہین لیکن از روے معنی کے یہ لام ایک زرہ ہی سامنے حیہ ای مار بلا فتنہ نظروں کی یا مجسم فتنہ نظروں کی یعنے نظروں کی بلا اور اُنکے فتنہ سے محفوظ ہوجاتا ہی **معنے ترکیبی شعر** جبی تیر نظر سے بے دل ہوتا ہوا اسیر تیر نظر کے پڑتے ہین اور جب ریش نکال لاتا ہی تو شیر دل ہو جاتا ہے **معنے معماے نثر** لام کے تیس عدد ہین جب سامنے حیہ کے آئیگا لحیہ ہو گا حیہ جثہ تصحیف ہر گز **معنے معماے شعر** جبی بیدل ہی یعنے بے اسکا دل ہی اور ظاہر ریش کا قلب شیر **محسنات کلام** لفظ تمام کیسا مناسب ماہ کے ہی ایسے ہی از روے مناسب رخسار آمد اور آور بھی علی ہذا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے لام نام اور زرہ کی جگہ زرماہی اور بجاے کشت کت غلط ہی نہ بعد حیہ کے لفظ جثہ کا ہی۔

نکتہ رقیبان حسن بہت طمع کہ دارند اول اظہار رق وعبودیت نمایند وآخر بسبب سگ سیرتے ازان معنی رجوع نمودہ خصم دامنگیر شوند ولفظ رقبا نگہبان این معنی بست کہ رق دراول تحریر دارد وبا کہ راجع ست دامنگیر نیز **قطعہ** درلغت جمع گرد نست رقب + بہ سنان نیز شد الف مانند + یعنے آن بہ کہ گردن رقبا + بہ سنان عاقبت شود پیوند + **اللغات** رقیب نگہبان اور ایک معشوق کے دو عاشق کہ ایک دوسرے کے نگہبان ہوتے ہین رجوع بضمتین باز گشتن رقبا جمع رقیب رقب گردنہا **معنے ترکیبی نثر** رقیب حسن کے جو اپنی اپنی طمع شخص حسین مین رکھتے ہین اول تو بڑے رق وبندگی ظاہر کرتے ہین آخر بسبب سگ سیرتی کے اُس بندگی وعبودیت سے پھر کر دشمن دامنگیر ہوجاتے ہین چنانچہ لفظ رقبا ہی نگہبان اس بات کا ہی کہ جب اسکو لکھو تو پہلے رق تحریر مین آتا ہی اور با کہ بمعنی راجع کے ہی اس رق کی دامنگیر بھی ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لغت کی روسے رقبہ بمعنی گردن کے جمع رقب ہی اور الف بصورت سنان کے مطلب یہ کہ

بہتر یہی ہی کہ گردن رقبا کی انجام کار سنان کی ہم پیوند ہوتی رہے ورنہ گردن بڑھا بڑھا کے کیسے بھالے
لعن وتشنیع کے مارتے ہین اور جھگڑے نکالتے ہین **معنے معماے** شر رقبا کے اول مین ر ق
اور آخر مین با موجود **معنے معماے قطعہ** رقبا مین رقب بمعنے گردن کے ہی جب سنان
الف سے ہم پیوند ہوگی رقبا ہوگا **محسنات کلام** خصم دامنگیر برعایت سگ سیرتی
کیسا خوب ہی ایسے ہی لفظ رقبا ونگہبان این معنی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے
رق زرق غلط ہی۔

حکایت یکے از نظر بازان را چشم بر روی بدخوی اُفتادہ بود و بندہ خوی بلاجوی او شدہ ہر دم
از منع رقیبان نم دل بر دیدہ ظاہر کردی و ہر زمان از جمع عاشقان جم یعنے پری پیمانہ عمر پیش چشم
آوردی روزی قصہ غصہ حال را بایکی از اہل کمال باز نمود گفت ندانی کہ ہر کہ متعشق شود صد
صورت منغص پیش آید و ہر کہ شاہد را دل دہد دہ دل از دنبالہ اش مشاہدہ نماید **قطعہ** ہر
جمیل راست کمندی ز جیم زلف + زان میل خلق در عقب او مجدد ست + مشتاق را کہ صد ہوس ست
از پئے یکے + از مشت رو نہ پیچد اگر یک دگر صد ست + **اللغات** نظر باز عشقباز منع بالفتح
باز داشتن غصہ اندوہ گلوگیر متعشق عشق ورزندہ منغص مکدر و تیرہ مجدد از سر نو کوئی کام کرنیوالا
معنے ترکیبی نثر ایک نظر باز کی آنکھ ایک بدخو کی صورت پر پڑی تھی اور اُسکی خو بلاجو کا بندہ
ہوگیا تھا ہر دم رقیبون کے منع کرنے سے نم دل کو دیدہ پر ظاہر کرتا تھا کہ میرے دل مین یہ نم بھری
ہی مطلب یہ کہ روتا تھا اور ہر وقت جمع عاشقون سے جم یعنے پیمانہ عمر کو پیش چشم بھرا ہوا دیکھتا تھا
کہ اب کوئی مارے ڈالتا ہی ایکدن قصہ غصہ حال کا ایک اہل کمال سے ظاہر کیا کہ روز تو جو کچھ ہوتا تھا
وہ ہوتا تھا آج یہ ہوا اُسنے کہا کہ تو نہین جانتا جو کوئی عشق اختیار کرتا ہی اور متعشق ہوتا ہی سو صورتین
منغص اُسکو پیش آتی ہین اور جو کوئی شاہد کو دل دیتا ہی وہ دل پیچھے اُسکے مشاہدہ کرتا ہی **معنے
ترکیبی قطعہ** جمیل کے سر پر ایک کمند جیم زلف سے ہی اس سبب سے میل خلق کا اُسکے
پیچھے مجدد اور ہر دم تازہ ہی اور اُس کمند کے کشش مین کھنچا جاتا ہی مشتاق کسی کا جو سیکڑون
ہوسین ایک کی خاطر دل مین رکھتا ہی وہ کسی کی مشت سے منھ نہین پھیرتا اگر ایک ہو جب کیا
اور سو ہون تب کیا **معنے معماے** نثر چشم مراد عین جب عین لفظ بد پر آئیگا عبد ہوگا

جو اشارہ لفظ بندہ سے ہی یا با معا مین یکسان ہین تم کا دل من حبب دیدہ پر جو مراد دو عین کا ہی آئیگا منع ہوگا لفظ جم جب پیش چشم آئیگا جو عین ہی جمع ہوجائیگا متغشق مین صد سے مقصود قاف ہی جسکے سو عدد ہین باقی صورت اسکی صورت منغش جو پیش قاف ہی صورت سے مراد نقش ہی اش کا دل شا اور دہ کا دل ہ جس سے شاہد ہوتا ہی خوجو تصحیف قصہ غصہ تجنیس مفروق معنے معماے قطعہ میل کے سر پر جیم ہونے سے جمیل ہوتا ہی مشتاق کے اول مشت ہی اور پھر الف مفہوم یک کا بعد اسکے قاف سو عدد والا **محسنات کلام** نظر چشم رو دل دیدہ صورت سب مناسبات شاہد مشاہدہ اشتقاق دل و ہر دہ دنبالہ ہر کلمہ دال ایسے ہی صد صورت اور جمع اور جم وغیرہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین دیدہ کی جگہ بریدہ اور جمع کو جمیع اور جم کو حم منغس کو منغش صد کو مند و گر کو اگر غلط لکھا ہی۔

فصل المباشرۃ

نکتہ کثرت مباشرت بہ بدی احوال منتہی شود و لفظ مباشرت مباشر این معنی ست کہ عاقبتش شرست و دوام وطی بنور دیدن بساط نشاط متادی میشود و لفظ وطی برین معنی منطویست کہ آخرش طی ست شعر نفی ریاست ازبود در مباشرت + لفظ مباشرت زچہ گوید مباش رت + **اللغات** مباشرت جماع کرنا مباشر بضم میم وکسر شین اختیار کنندہ اور کسی کام مین گھسنے والا شرت بالکسر والتشدید حرص ونشاط جوانی و بدشدن وطی جماع اور پامال کرنا متادی بضم میم و فتح فوقانی وکسر دال دراز منطوی بالضم نوردیدہ شوندہ ودرہم پیچیدہ شوندہ طی بتشدید یا پیچیدن وذوونیت اور وہ موضوع جہان کا قصد ہو رت بالفتح مہتر **معنے ترکیبی نثر** مباشرت کی کثرت بد احوالی پر منتہی ہوتی ہی اس بات مین خود لفظ مباشرت کا گھسا ہی اسواسطے کہ اسکا انجام شرۃ ہی اور اسکے معنے بد ہونے کے اور ہمیشہ کی وطی یہ بساط نشاط لپیٹنے پر درازی کرنیوالی ہی کیونکہ امر لفظ وطی مین لپٹا اور پیچیدہ ہی یعنے طی جسکے معنے پیچیدن کے ہین یعنے دوام وطی سے قوت باہ اور وطی کی طی ہوجاتی ہی باقی نہین رہتی **معنے ترکیبی شعر** اگر مباشرت مین معنے ریاست کے نہوتے تو لفظ مباشرت کا جو کہہ رہا ہی مباش رت یہ کیسے کہتا تبس

معلوم ہوا کہ کثرت مباشرت سے ریاست و معاشرت مین بھی خلل عظیم پیدا ہوتا ہی مباشرت
اے سرداری مباش معنے معماے نثر مباشرت کے آخر شرت اور وطی کے آخر طی ظاہر بساط
نشاط تصحیف معنے معماے شعر مباشرت کو تحلیل کرنے سے مباش ورت ہو محسنات
کلام مباشرت اور مباشر اور وطی منطوی دونون مین صنعت اشتقاق ایسے ہی شرت
مباشرت سے اور طی وطی سے الاختلاف متن مطبوعہ مین بہدی کو بہیدی غلط ہی
نکتہ الف جماع علم آلت تناسل و عین علامت سرچشمہ توالدست ہر کہ این عین و الف از
جماع دور دارد جم یعنے پادشاہ وقت خود باشد قطعہ میان لفظ جماع ست جمع آبحیات +
عج نالہ دل ہر کہ آب ریخت رسید + جماع را عربان گفتہ اند اریعنے + بوی ہر انکہ بہ پیچید
بیخ خود بہ برید + اللغات تناسل از یکدیگر زادن توالد ہم بدین معنے و مجموع آلت تناسل
یا توالد ذکر مرد + معنے ترکیبی نثر الف جماع کا علم آلت تناسل کا ہی اور عین علامت
سرچشمہ توالد کی ہی جو کوئی اس عین و الف کو جماع سے دور رکھیگا پادشاہ اور جم وقت کا
ہی یعنے جماع کرنے مین توالد تناسل ضرور ہی اور توالد تناسل مین بہت جھگڑے اور آفتین
اسلیے کہ عیال داری جگر خواری ہی اور مجرد تنہا اپنے وقت کا پادشاہ شعر ای گرفتار
پاے بند عیال + دگر آسودگی ببند خیال + معنے ترکیبی قطعہ لفظ جماع کے درمیان مین
آبحیات جمع ہی بس جسنے اس آبحیات کو ٹٹولا وہ عج دل کو پہونچا یعنے نالہ دل کو عرب کے
لوگ جماع کو ار کہتے ہین لاجرم جو اسمین لپٹا اور بکثرت اسکا شائق ہوا اُسنے اپنی جڑ
کاٹی معنے معماے نثر لفظ جماع سے جب الف و عین دور ہوگا جم رہیگا معنے
معماے قطعہ جماع کا اول آخر جمع ہی جسکا قلب عج اور درمیان مین اسکے ما جسکو
آب حیات کہا ہی اور جماع کو عرب ار یعنے ارہ کے بھی کہتے ہین جو جڑ کاٹنے والا ہی
محسنات کلام جماع جمع عج تینون مین عین ایسے ہی علامت عربان الاختلاف متن
مطبوعہ مین عج کی جگہ غنج غلط ہی ۔
نکتہ جم پری پیمانہ است و عاج سریع السیر را گویند اشارت ست بدانکہ جماع کہ
اولش پری پیمانہ عمرست و فوت صحت چون بگرد ای نشان نگو نساری او انی زندگانی

و سرعت سیر عمر و جوانی باشد و بضع نازک پوست و عاصب قاطع باشد دلیل قاطع ست کہ
چون بضاع را اعادہ کنی پوست نازک خود را بسبب سیلان آب تیغ شہوت عاصب گردی
قطعہ صورت نیک ارچہ نیک آید بچشم + لیک کین قلبی ازو حاصل شود + وضع بضع
از جمع بضع آمدہ است + لیک از تفریق عصب دل شود + اللغات جم اور عاج کے
معنے خود مصرع نے لکھدیے آوانی بالفتح جمع اناظر فہا بضع اور عاصب انکے معنے بھی مصرح
نے تحریر فرما دیے بضاع بالکسر و ضاد معجمہ جماع کرنا و فرج زن و نکاح و کابین و طلاق
صبب بفتحتین نیچے کرنا پانی نہر و دریا کا نیک بالفتح جماع اور نام حقیقی جماع کا عربی مین ہی ہی
بضع بالفتح جمع کرنا اور روان ہونا پانی کا اور سوراخ مشک بضع بالفتح جماع کرنا اور فرج
زن و گوشت پارہا عصب بالفتح و صاد حطہ بریدن معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین جم کے
معنے بڑی پیمانہ اور عاج سریع السیر ان دونون لفظون سے اشارہ اسبات کا ہی کہ جماع
کا اول جم ہی جبس سے بڑی پیمانہ عمر اور قوت صحت کی ہی یعنے عمر گھٹتی ہی اور صحت فوت
ہوتی ہی اور جو جماع کو لوٹو تو اس سے نگونساری ظرف زندگانی اور سرعت سیر عمر و
جوانی کی ہی کہ عمر و جوانی دونون بہت جلدی گذر جاتی ہین مطلب یہ کہ تکرار و کثرت جماع
بڑے نقصان کی چیز ہی دوسری صورت یہ کہتے ہین کہ بضع نازک پوست ہی اور عاصب
قاطع بس بضاع کو جو بمعنی جماع کے ہی اگر لوٹ لوٹ کے کرتا ہی اپنے پوست نازک کو جیسا کہ
جوانی مین یہ بہار ہوتا ہی گرتے پانی سیلان آب تیغ سے قطع کرتا ہی گرتے پانی کی قید اسلیے ہی
کہ اسمین شدت اور قوت بہا دینے کی بہت ہوتی ہی بلکہ جو شئی اسکے نیچے ہو اکھاڑ کے پھینک دیتا
ہی معنے ترکیبی قطعہ صورت نیک کی جو بمعنی جماع کے ہی اگرچہ بصورت نیک بمعنی
خوب کے نظر مین آتی ہی لیکن کین قلبی اس سے حاصل ہوتا ہی یعنے اول جوش جوانی
مین تو کثرت اچھی معلوم ہوتی ہی پھر جب دل بھر جاتا ہی تو اس سے نفرت اور کینہ دلی
پیدا ہوتا ہی اور وضع بضع کی جو بمعنی فرج کے ہی جمع بضع یعنے گوشت پارون سے ہوئی ہی
لیکن جو تفریق کرو ان گوشت پارون مین اور اسمین تو یہ عصب دل کی ہی جبس سے دل
قطع ہوتا ہی اور تفرقہ پڑتا ہی معنے معمائے نثر جماع کے اول جم موجود اور جماع کا

قلب عاج بضع کے اول بض ظاہر اور جو بضاع کا اعادہ کرینگے عاضب ہوگا ساد ضاد معامیں ایک
ہین معنے معماے قطعہ نیک نیک تجنیس تام اور نیک کا قلب کین بضع بضع تجنیس اور
قلب اسکا عصب ضا صاد معماین ایک ہین محسنات کلام وضع بضع جمع کیسے لفظ جمع کیے
ہین جمع تفریق باہم مناسب صب سیلان آب تیغ برعایت یکدیگر سیلان مین ایہام ہی
کہ جریان آب و منی دونون کو کہتے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین فوت کو قوت عاصب
کو عاضیت صبب کو منب پھر غاصب کو عاصب از جمع کی جگہ از جمعیت بضع کے بجاے
دل غلط ہی۔

نکتہ لوطی بہ پیشوائی لام لوط بمعنی حب شہوت ست وطی در عقب دارد واگر ازین عمل منصرف و منقلب شود دہ طول و فضل از حق بیش او آید و زانی واضع الف آلت ست در درون زنی اگر ازین شغل باز گردد دہ ناز و نعمتش از عقب بیرون آید قطعہ مزن تواے لواطت بروی حد طہارت + کہ بنگری ز نگونسار یش نشان تطاول + الف بدامن زن نیز درزنا نہ رسانی + کہ ما ندت دل نزو زکا بہ خار تحمل + اللغات لوط کے معنے مصرع رہنے لکھدیے طی بالفتح نور دیدن و نور د منصرف بضم میم وکسر را از حالی بہ حالی گردندہ منقلب واژون شوندہ طول بالضم درازی و دراز ہونا بالفتح احسان رکھنا اور بڑھانا زانی حرام جماع کرنیوالا تطاول گردنکشی و تکبر کرنا اور گردن اٹھانا دیکھنے کے وقت نز بالفتح و تشدید زا مرد تیز فہم و زیرک و چست زکا بالفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنے ترکیبی نثر لوطی جسکا پیشوا لام لوط کا ہی اور یہ پیرو اسکا بمعنی حب شہوت کے ہی وطی عقب مین رکھتا ہی بس اگر اپنے عمل سے پھر جاوے اور منقلب ہوجائے تو دس احسان و فضل حق تعالی سے اسکے سامنے آئین اور زانی کہ وہ آلت اپنا کسی عورت غیر کے درون مین رکھتا ہی اگر اس شغل سے پلٹ جائے اسکے پیچھے دس ناز و نعمت ظاہر ہون سے معنے ترکیبی قطعہ مصرع رہ کہتے ہین خبردار لواطت کا روے حد طہارت پر قایم مت کرا اور طہارت کو لواطت مت بنا کہ لواطت کو نگونسار کرنے سے تعاول دیکھیگا اور زناکے واسطے دامن زن مین الف بھی مت لگا کہ دل نزوزکا تیرے واسطے بسبب خار تحمل کے یعنے جب خار تحمل کے کھائیگا

اور باز رہنے کی سختی اُٹھائیگا تو تیرا دل نزوز کا پائیگا اور ضرور ہی زنا و جماع کے باز رہنے سے نزوز کا کو ترقی ہوتی ہی مغنے معماے نثر جب لام پیشوا و طی کا ہوگا لوطی ہو جائیگا لوطی مین لوط کے قلب سے طول ہوتا ہی اور یا دس عدد والی اسکے ساتھ جسکا ایا ہی وہ طول پیش اوآیدزانی مین الف دردرون زنی وامنج اور یا دس عدد والی اور زنا کے لوٹنے سے ناز ہوتا ہی اور زانی سے بھی لفظ ناز نکلتا ہی مغنے معماے قطعہ طہارت کی لفظ کی ایک حد مین طا ہی دوسرے مین تا جسکا مجموع طت ہوا جب لواطت کا لوا سپر آئیگا لواطت ہو جائیگا اور لواطت سرنگون تفاول دامن لفظ زن کا نون ہی جب الف اسکے دامن مین آئیگا زنا ہوگا اور زن کو قلب کرنے سے نز ہوتا ہی محسنات کلام لام لوط کی پیشوائی لوطی مین ظاہر اور انفراف وانقلاب ونگو نساری انکے مناسب کہ موجب وجعلنا عالیہا سافلہا کے انکی زمین کا تختہ لوٹ دیا گیا تھا الاختلاف شارح لکھتے ہین زانی کے منقلب ہونے سے نیاز ہوتا ہی اور جو یا مسمائی ساقط ہو ناز ہوتا ہی انتہی مصرحرنے نہ کوئی اشارہ لفظ نیاز کا کیا ہی نہ اسقاط یا کا بلکہ چون ازین شغل بازگرد کہا ہی کہ وہ شغل زنا ہی جو لوٹانے سے ناز ہوتا ہی بے تکلف نہ اسقاط کی ضرورت نہ خلاف ایما مصرحرکے اور لکھا ہی لفظ زن کا جب خادسے کہ بصورت الف کے ہی مقارن ہوگا زنا ہوگا یہ صورت بھی بے ایما و اشارہ مصرحرکے ہی البتہ محسنات کلام سے ہی نہ معما متن مطبوعہ مین پیشوائی کی جگہ پیش والی منصرف کو متصرف نجار کے بجاے بجار لکھا ہی۔

نکتہ اجزاے زنا دلیلیست برانکہ از وے حقن برحبس نفس باید کرد زیراکہ زنا حقن راگویند و نام زوجہ نشان آنست کہ باوی صلت قلب وتخفیف وعاے شہوت جائز ست ازانکہ چون زوجہ را دل دہی ہجور وتخفیف از وی حاصل آید قطعہ بازگردان نقطہ را از حرام + با تعفن گردلت ہست آشنا + در دلیلے باید انزال را + بازگردان تا تو بینی لا از نا + اللغات حقن بالفتح باز رکھنا اور روکنا بول اور اسکے مثل کا اور خون کسی کا نگاہ رکھنا اور زنا بمعنی حقن بمعنی کوتاہ وتنگ و باندارندہ بول وخون صلت بالکسر پیوستن وعطا دادن تخفیف سبک کردن وعا بالکسر ومد ہمزہ باران وظروف ہجور خود عادت

وحوش فراخ تفطن زیرکی و دانائی ـــ معنے ترکیبی نثر مصرعہ کہتے ہین کہ خود اجزاے زنا کی دلیل اس بات پر ہی کہ زنا سے حقن حبس نفس پر کرنا چاہیے اسواسطے کہ زنا خود حقن کو کہتے ہین یعنے باز داشتن اور نام زوجہ کا نشان اسکا ہی کہ اسکے ساتھ پیوستگی اور سبک کرنا طرف شہوت کا جائز ہی اس سبب سے کہ جب زوجہ سے دل لگائیگا ہجو از اور تخفیف اُس سے حاصل ہوگی یعنے خوگری اور عادت پذیری ــ معنے ترکیبی قطعہ ای مخاطب اپنے نطفہ کو حرام سے باز رکھ اگر تفطن اور زیرکی سے تیرا دل آشنا ہی اور جو اسپر تو دلیل چاہتا ہی تو انزال کو لوٹا اور دیکھ تو لا زنا ہوتا ہی یا نہین ـــ معنے معماے نثر حقن حقن تجنیس تام زوجہ کا قلب ہجو رہی ـــ معنے معماے قطعہ نطفہ کو لوٹانے سے تفطن حاصل ہوتا ہی اور انزال کو لوٹانے سے لا زنا محسنات کلام دل دہی کیا ہی خوب ہی کہ قلب کرنے اور دل لگانے دونون کو شامل ایسے ہی ملت قلب پیوستگی دلی اور قلب کو الاختلاف متن مطبوعہ مین حقن کو جقن دوجگہ غلط لکھا ہی ایسے ہی دنا کو دعا ہجو رکو ہجور دلت کو لب۔

حکایت یکے از غراب راکہ طراوت غر وجاہت از رویش بتابعت صیانت آب پشت ظاہر بود گفتند رش بدین صورت کہ از میان نسوان کنارہ گرفتہ نشان برجلیت تو چون صورت بندد و بدین صفت کہ از زنان در زمان شہوت شباب آب اصلاب را باز داشتہ فرق میان تو وزن چگونہ توان کرد گفت ندانید کہ مردی را مرد میتوان گفت کہ پاک دامن بود بلکہ ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار جوید زن بود قطعہ چون الف ہر کو مجرد نشد زباہ + بہ بود از جمع شہوت راندگان + ہست شہوت بر دل تو شہ ازان + بندہ گرد د بندگی بندگان + اللغات غراب جمع غرب بزاے معجمہ مرد بے زن و غربہ زن بے مرد غرو بالفتح والکسر ارجمندی منذمل وجاہت خوبصورتی صیانت نگہداشت آب پشت آب منی نسوان بالکسر زنان رجلیت مردی اصلاب جمع صلب بالضم سخت و استخوان پشت باہ جماع ـــ معنے ترکیبی نثر ایک کو غراب سے جو بے زن تھا اور طراوت آب وغر وجاہت کی اسکے منہ سے بوجہ پیروی نگہداشت آب پشت کے ظاہر تھی یعنے آب پشت کو

بہاتا نہ تھا سب اُسمین جمع تھا لوگون نے کہا کہ بحالت ایسی صورت کے جو عورتین خود تیری خواہان ہین اور تو نے اُنسے کنارہ پکڑا ہی تیری مردی اور رجلیت کا نشان کیسے صورت پکڑے اور کیسے تجکو مرد جانین اور اسکے ساتھ کہ تو نے زمان شہوت شباب مین آب اصلاب عورتون سے باز رکھا ہی تجھ مین اور عورت مین کیسے فرق کرین کہا تم نہین جانتے مرد اُس مرد کو کہنا چاہیئے کہ پاک دامن ہو بلکہ جو کوئی زنان یعنے عورتون سے کنارہ نہ ڈھونڈھے اور کنار اختیار کرے وہ زن ہی معنے ترکیبی قطعہ الف کی طرح جو کوئی مجرد باہ سے ہو اور جملہ شہوت راندون سے بہتر ہی اور یہ شہوت جو تیرے دل پر شاہ ہو رہی ہی اس سبب سے ہی کہ تو بندہ بندگی بندون کا ہو جاے یعنے غلام عورتون کا معنے معماے نثر عز وجاہت اور آب پشت جمع ہونے سے خراب ہوتا ہی نسوان کا میان واو ہی جب واو کنارہ کریگا نسان رہیگا بصورت نشان شباب سے جو آب باز رکھا جائیگا شب رہیگا بمعنی مرد جوان مردی کا دامن پا ہی جب پاک ہوگا مرد رہیگا زنان کا کنارہ الف نون ہی جب اس کنارہ سے کنارہ نہ کریگا بلکہ اسکی کنار ڈھونڈھے گا زن ہوگا چنانچہ لفظ زن کا اسکے کنار مین رکھا ہی معنے معماے قطعہ باہ کا لفظ جو الف سے مجرد ہوگا بہ رہیگا لفظ شہوت مین وت قلب لفظ تو کا ہی جب وت پر لفظ شہ آئیگا شہوت ہوگا محسنات کلام رعایت طراوت اور آب اور پشت ورو کا تضادظا ہر بلکہ ظاہر کہ مشتق ظہر سے ہی بمعنے پشت مناسب اسکے زنان زمان نوعے تجنیس شباب اصلاب سے بھی آب نکلتا ہی بندہ بندگی بندگان نیز نوعے تجنیس زائد الاختلاف شارح اس فقرہ کے معامین یعنے ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار جوید زن بود انتہی کلمہ نگیرد تحلیل یافتہ بدو جزیکے کرد ویکے نہ چون نون کہ جز اول نکرد ست از زنان گرفتہ شود زنا می ماند و کنارہ کلمہ زنا لفظ زن ست فقرہ کی عبارت اور اسکو غور و مطابق کرنا چاہیئے پھر جو کچھ ہو متن مطبوعہ مین بجاے زنان زنا راندگان کو رندگان گردد کو کردہ غلط لکھا ہی۔

۱۳۱م

الباب الثامن فی فوائد المتفرقۃ وفیہ فصول

فصل فی اسنان العمر و فصل فی الحیات والممات

شگفتہ دہان طفل گویا غنچہ ایست در شبنم نشر لطف پرورده شده گو این خورده یاب کہ فای طفل درمیان طل واقع شده و بدن کودک گوی گوئیست کہ از نشاط بازی پاکوب کو بنگر کہ دک کو نتن ست در پایش ظاہر رباعی ایام صبا کہ موسم عیش وصفاست + در سرعت وطیب تازگی شکل صباست + گو یارکہ چشمے بنہم بر قدمش + خود لفظ صبا زصاد چشمے برپاست اللغات طل بالفتح وتشد. ید شبنم و باران آہستہ صبا بالکسر کودکے و بالفتح باد شرقی معنے ترکیبی نثر دہان طفل کا گویا ایک غنچہ ہی شبنم نشر لطف مین پلا ہوا کہ پایا بہ یکی معلوم کر کہ فا طفل کی طل کے درمیان مین واقع ہوئی اور بدن کودک کا گویا ایک کوہی یعنے گیند کہ نشاط بازی سے پاکوب ہی کہ دیکھ لے دک کہ بمعنی کو فتن کے ہی اسکے پانون مین ظاہر معنے ترکیبی رباعی ایام صبا کے کہ موسم عیش وصفا کا ہی سرعت اور طیب اور تازگی مین مثل صبا کے ہین اب کہتے ہین کہ مین اُن یارون عزیز سے یعنے ایام صبا کو ڈھونڈھتا ہون وہ کہان ہین اگر ملین تو آنکھین اُنکے قدمون پر رکھون لیکن جو دیکھتا ہون تو خود صبا صاد سے چشم بر پا ہی یعنے خود صبا اُس زمان صبا کی عزت و تعظیم کر رہی ہی معنے معماے نثر طل کے درمیان مین فا لانے سے طفل ہوتا ہی اور فا بمعنی دہن کے بھی ہی اور لفظ کو جب لفظ دک کا پانون بنے گا کودک ہوگا معنے معماے رباعی صبا بکسر صبا بفتح تجنیس تام صبا مین صاد بصورت چشم با بہ شکل پا جسکا یا چشم برپاست ہی محسنات کلام لفظ فا مین ایہام ہی کہ بمعنی دہن کے بھی ہی اور علی ہذا پاکوب صبا صفا بھی تجنیس کی قسم ہین لفظ گو یا دہان کے ساتھ کیسا خوب ہی الاختلاف متن

مطبوعہ مین بجاے نشر بسر بجاے طیب طینت غلط ہی۔

نکتہ ایدروئش صفا وعذوبت سرچشمہ آبحیات در اول عمر ست چون ازان بگذشت تلخی مرگ ست در لفظ عمر بنگر کہ اولش عین معین ست وآخرش مرکہ ثلثان مرگ ست ہمین رباعی دردل شرفیست طفل راازدولت + وندردل شیخ وشاب حرف علت + امردامرش بدال دولت عالیست + سبلت چو کشید سب کشد وآنکہ لت + اللغات عذوبت شیرینی معین بالفتح آب روان ونام چشمہ بہشت ثلثان دوحصے ہیین بالضم آشکار فا علامت شرف کی ہی نجوم مین سبلت بفتحتین بروت سب بالفتح وتشدید با دشنام دادن وبریدن وغیرہ زدن مغنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین اول عمر یعنے طفلی مین تو ایسی شیرینی وصفا ہی جیسی آبحیات مین اورجب اس سے گذرا اورتجاوز کیا تو تلخی مرگ کی ہی دیکھ لے لفظ عمر مین عین کہ چشمہ ہی اسکے اول مین مار معین موجود ہی اورآخر مین مرہی جو دو حصے مرگ کے ہین یعنے منجملہ تین حرف مرگ کے دوحرف ظاہر وآشکار مغنے ترکیبی رباعی دیکھ لے طفل کے دل مین فا شرف دولت واقبال کی موجود ہی اور شیخ وشاب کہ بعد طفولیت کے یہ دودرجے ہین دونون مین حرف علت کہ شیخ مین یا اور شاب مین الف ہی گویا دونون کے پیچھے علت لگی ہی ہان جسوقت مین کہ طفل امرد ہی ای بے ریش اسوقت مین حکم اسکا بسبب دال دولت کے کہ وہ حسن وخوبی ہی امر اسکا عالی ہی کہ ہرکوئی بجان ودل مانتا ہی اورجب اسنے مونچھین تانین تو پھر گالیان اور لاتین کھاتا ہی مغنے معماے نثر عمر کے اول مین عین اورآخر مین مر عیان مغنے معماے رباعی طفل کے دل مین فا شرف دولت کی موجود اور شیخ وشاب کے دل مین یا والف حروف علت امرد مین لفظ امر کا ظاہر سبلت کے اول سے سب اورآخر سے لت حاصل ہی محسنات کلام صفا عذوبت چشمہ آبحیات معین مر تلخی مرگ سب مناسب یکدیگر ونیز بعض متضاد امرتجنیس ناقص خواہ زائد الاختلاف متن مطبوعہ مین لت کی جگہ لب غلط ہی۔

نکتہ جوان بیخ نہال شادمانی در آب زندگانی دارد در لفظ شاب بنگر کہ اصلش آب ست وپیر قدم لغزان عمر بروی افسردگی مشرب عیش دارد در ترکیب شیخ تامل کن کہ زیر قدمش

بیخ ست قطعہ جو از اسرا مدچو راے جوان + بود آنکہ سر ا بہ پیشش جو بیست + سر پیر پے بین کہ
بالش ز ضعف + بزیر پے پاے ہر رہرو یست + اللغات شاب بہ تشدید با جوان شیخ
بالفتح پیر معنے ترکیبی نثر جوان کے نہال شادمانی کی جڑ آب زندگانی مین ہی جس سے
وہ ہر دم تر و تازہ اور شاداب ہی دیکھ لفظ شاب کی اصل آب ہی اور پیری عمر کا قدم
ڈگمگاتا کانپتا ہوا روے افسردگی مشرب پر ہی ذرا شیخ کی ترکیب مین تامل کرکہ اسکے
قدم کے نیچے بیخ ہی معنے ترکیبی قطعہ جوان کا سر ایسا ہی جیسے راے جوان جس سے
ہزارون خوبیان پیدا ہوتی ہین اور ہر راے پر بالا و رفائق اور آن جو اسمین ہی یہ کہتا ہی
کہ جملہ سر اسکے سامنے جو ہین ای ناچیز و حقیر اور پیر کے سر کو دیکھ کہ پے ہی اسکی راے
بسبب ضعف کے نیچے قدم پانون ہر رہرو کے ہی یعنے خوار و پامال معنے معماے
نثر شاب کی جڑ آب بظاہر اور شیخ کا قدم بیخ پر خود عیان معنے معماے قطعہ
جوان مین لفظ جو آن کے سامنے پیر کا سر پے اور رسے نیچے پے کے محسنات کلام
آب زندگانی کیسا ابلغ ہی کہ آب حیات اور کل شی حی من الماء دونون کو شامل
بیخ کی رعایت سے کانپنا اور افسردگی اور مشرب ایراد کیا ہی جوان کے سر کو راے
جوان کہنا موافق زید عدل کے کیا ہی بلیغ ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین پیر کی جگہ دبیر لغزان
کو افزان راے کو آری غلط لکھا ہی۔

نکتہ شباب را کہ شب افروختن آتش ہوا ست در ولیست آثاران دشمع عذارش
روشن ست و شیخوخت راشے کہ بریانی سوداست در سرست علامت آن از مکاسر
جلد رویش ظاہر نظم شباب ایام خوبی راست اسباب + ز موے چون شب و رخسار
چون آب + چون شمع و گل در آتش آب اندوخت + ز شب بر آب از انرو آتش افروخت
ز مستی آتشے داند اطفال + کہ اطفا کرد باید تا بسی سال + جوان را بعد ازان باید بعد
آہ + جو ادسوز حسرت تا بہ پنجاہ چو شیخ از صورت سین ماند در شست + بذل سر دے
چو بیخ گردید پا بست + دل پیر از وجودش در کمانست + وجود پیر عیب دل از انست
کمان پشت پیران را بسے کشت + ہیا بین لفظ پیر را کمان پشت + کمان در پشت

پیرے راز یابین + بہ پیشش صورت تیر از عصا بین + بدین تیر و کمان چہرخ کشندہ + بسے خاکے کہ در خاک او فگندہ + اللغات شباب بفتح جوانی شیخوخت پیرے سودا خلط معلوم مکا سر بفتح جھریان چہرہ اور بدن کی اطفا بالکسر بوجھانا آگ کا جو الفتحتین سوز دل و اندوہ وورد سیعنہ یای کمان ترییب بالفتح شک وگمان معنے ترکیبی نثر شباب کی لفظ مین جو شب ہی بمعنی برافروختن آتش در شب از ہوا کہ وہ شباب کی صورت مین عیان اور آثار اسکے اسکی شمع عذار سے روشن دیکھو جوانی کے رخسار مثل شمع کے کیسے چمکتے دمکتے ہوتے ہین اور شیخوخت کے سر مین شی جسکے معنے بریانی ہین اور بریانی بھی سودا کی کہ اسوقت مین محترق ہوجاتا ہی اور اسکی علامتین جھریان وشکنین جلد چہرہ سے ظاہر جو سردی وبیس سے ہوجاتی ہین معنے ترکیبی نظم شباب ایام خوبی کا سامان واسباب ہی کہ موچون شب سیاہ اور رخسار چون آب رخشندہ اور پرتاب ہوتے ہین اور شباب نے شمع اور گل کیطرح آگ مین آب جمع کیا ہی آگ شمع کی ظاہر اور گل کی سرخ رنگی آب جمع کرنا رونق اور رخشندگی پانا جیسی شباب مین ہوتی ہی بس اسی سبب سے شباب نے شب سے روے آب پر آگ بھڑکائی ہی اور لڑکے مستی سے ایسی ایک آگ یعنے حرارت اور تیزی تندی اپنے بیچ مین رکھتے ہین کہ جسکا اطفا تیس برس کو پہونچکر ہوتا ہی جو کہ طفلی سے اس مدت تک ایام ترقی کے ہین اسواسطے قید تیس برس کی لگائی ہی بعد تیس برس کے ترقی نہین ہوتی ایام قیام وتنزل کے ہین لہذا جوان کو اس ترقی کے جانے اور تنزل کے آنے پر سیکڑون آہون کے ساتھ پچاس برس تک ہوا و سوز و اندوہ کرنا چاہیئے اس حسرت مین کہ کیسا عزیز وقت گذر گیا اور اس ناچیز وقت سے کام پڑا بعد اس پچاس برس کے جب شیخ ہوا اور صورت شین سے بوبین کی سی ہی شصت مین پھنسا یعنے ساٹھ برس کا ہوا تو دل سردی سے یخ کی طرح جمگیا کہ چلنا پھرنا حرکت کرنا دشوار ہوا اسوقت مین دل پیر کا اپنے وجود سے شک وگمان مین ہوتا ہی کہ دیکھئے رہتا ہون یا نہین اسی سبب سے وجود پیر کا ریب دل ہی اور بھی پشت پیر کی کمان کیطرح ہوجاتی ہی کہ اس کمان نے بہت سے بوڑھون کو مارا ہی یعنے اسوقت مین بہت مرجاتے ہین اور وہ

کمان ہی آنکھو بتاوٴن تا معلوم ہو کہ پیری کمان پر پشت ہی اور وہ حرف یای ہی پیر مین کہ ترکی مین یای
کمان کو کہتے ہین پھر کہتے ہین کہ پیری مین حرف یا تو کمان ہی اور یا کے سامنے جو صورت تیر کی ہی
وہ پیر کا حصا ہی پس اس تیر و کمان سے چرخ کشندہ نے بہت خاکی خاک زاد خاک مین ملانے
ہین مطلب یہ کہ جب پیر تیر و کمان ہو جاتا ہی تو پھر خاک ہی مین ملتا ہی **معنے معماے نثر**
شباب کا روشب ہی اور شیخو خت کا شی شب کے معنے آتش افروختن اور شی کے معنے
بریان کردن **معنے معماے نظم** آب پر شب آنے سے شباب ہوتا ہی پھر شباب آب
و آتش مین جمع ہی شب آتش آب آب لفظ اطفا جب لام سے ملحق ہو گا اطفال حاصل
ہوگا اور لام کے تیس عدد ہین جسکا اشارہ سی سال ہی لفظ جوا جو نون پر آئیگا کہ پنجاہ سے
ایا ہی جوان حاصل ہو گا لفظ یخ جو حرف شین کا پابست ہوگا شیخ ہوگا اور نیز سین شین
معا مین ایک ہین اور سین کے ساٹھ عدد اسیواسطے صورت سین کا اشارہ ہی اور جب
لفظ پیر کا قلب ہوگا ریب ہو جائیگا با و پا بھی معما مین واحد ہین لفظ پیری مین یا کمان ہی
پھر کہا یا کمان ہی موافق معنے ترکی کے اور سامنے یا کے الف تیر **محسنات کلام** آتش ہوا
رو عذار شمع روشن آثار افروختن بریانی سوا د سر شیخ گل آتش آب وغیرہ سب
مراعات و مناسبات چرخ کے لفظ مین ایہام ہی بمعنی چرخ کمان **الاختلاف** متن مطبوعہ
مین بجاے سود اسود جلد کا جدل خوبی کی جگہ جوانی دل پیر کے بجانے پر بیابین کے ٹھکانے
بپایین غلط ہی۔

نکتہ اجزاے طفلی طلی لطیف ست کہ بہ تنعم خو گرفتہ و صورت جوانی از نمو غفلت خوابیست
آشفتہ و اثناے کہولت ہولیست در تنگِ دل نہفتہ و ہیئت پیری تیر لیست از شست
رفتہ **مثنوی** طفل ز پاکی و صفا دان طفل + قطرہ از فیض سحاب ازل + از شب و از
آب شود در شباب + مشرب او تیرہ و عذبش عذاب + کہل شود چشمہ ہاے ہواش +
بستہ درون گل ولاے بلاش + مشرب شیخ از اثر شین شین + یخ شدہ ز افسردگی
مرگ بین + **اللغات** تنعم خوش عیش ہونا خو گرفتن عادت پکڑنا نمو بفتحتین بالیدگی
و افزایش کہولت بضمتین دو مو ہونا ہندی ادہ بیسی طفل بفتحتین ہنگام چاشت

معنے ترکیبی نثر اجزا طفلی کے ایک طل لطیف ہین تنعم وخوش عیشی سے عادت پذیر اور صورت جوانی کی کہ اسمین بالیدگی اور افزایش غفلت کی ہوتی ہی ایک خواب پریشان ہی اور اثنا کہولت کا جسمین دوبوبیہ ہوتا ہی ایک ہول ہی تک دل مین چھپا ہوا اور ہیئت پیری کی ایک تیر ہی از شست رفتہ معنے ترکیبی مثنوی طفل کو بسبب پاکی وصفا کے طفل جان یعنے وقت پاشت جو زمان ترقی آفتاب کا ہی اور یہ جان کہ یہ طفل ایک قطرہ فیض سحاب ازل کا ہی اور جب طفل شباب کو پہونچتا ہی تو مشرب اُسکا شب اور آب جنسے شباب بنا کو پہونچا ہی تیرہ اور عذاب ہوجاتا ہی بسبب فکر اور تردد دنیا کے اور جب کہل اور دوموبہ ہوا کہ چشمہ اُسکے ہاے ہوا کا کھل جاتا ہی وہ کل ولاے بلا مین اُسکو ٹلتا پھانستا ہی اور جب شیخ ہوا تو اثر زشتی وشین شین سے یخ ہوجاتا ہی افسردہ اور سرد پھر آگے سوا مرگ کے اور کیا ہی مرگ ہی کو دیکھتا ہی معنے معماے نثر طفلی مین لفظ طل ظاہر اور یہ جو کہا ہے طلی ست لطیف اس سے یہ اشارہ بھی ہی کہ طفلی کا لطیف بھی ہو سکتا ہی جوانی وخوابی تصحیف کہولت کا میانہ ہول ہی اور کاف وتا مقلوب نک پیری وتیری کی ایک ہیئت ہی معنے معماے مثنوی طفل وطفل تجنیس شب وآب مل کے شباب کہل کا اول آخر گل ہوا یا اسکے درون مین ہونے سے کہل ہوگا اور شین جو کلمہ یخ سے ملیگا شیخ ہوگا محسنات کلام طفلی اور طلی اور لطیف کیسے الطف ہین ایسے ہی ہاے ہوا اور لاے بلا اور شین شین بلکہ یہ دونون تجنیس تام تیر از شست رفتہ کیسا خوب ہی کہ شست دراصل ساٹھ کو بھی کہتے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے تنعم تنعیم اور نمو کو نمونہ غلط لکھا ہی تیرہ عذب مین واو عطف نہین۔

نکتہ ایدرویش آفتاب عمر مردم از سال یکم تا دہم کہ درحساب الف تا یا باشد ای یعنے ماہیست کہ ہرسال نورش روزافزون ست ودل او یا یعنے کمانیست کہ بسہام مشتری سعادت مقرون ست واز یا تا کاف یکتا و یگانہ ایست در قوت وبلاغت وقلب او کے ست یعنے پادشاہست بر سریر فراغت واز کاف تا لام گلیست درچمن نشو ونما کہ از دل او جز لک یعنے مزب شوکت خار وتیزی جفا نیاید واز لام

تامیم چون لم بر سر نفی دیگران ہلم مصالح دنیوی مشغول ست اما دلش از مل شہوت
مل یعنے ملول نست و از میم تا نون اگرچہ گرفتار من و ماست اما در دلش نمی از آب
زندگانی نخاست و از نون تا سین بس یعنے خشکی و برگ خستگی بر و بار عرش ورحین میلین ست
و دلش میگوید کہ سن تو ہمین ست مثنوی طفل از اندیشہاے مختلف + پاک آمد سال
اول چون الف + مرغ طبعش چون بسال ده رسد + آشیان در عیش ہچون یا نہد + بست سالہ
دارد از دعوی ولاف + امتناع و سرکشی مانند کاف + سال سی پوشد زره مانند لام +
از جدال وجهل پابند مرام + ہمچو میمش از جہالت در جہل + بسکہ باشد در معیشت
تنگدل + چون بہ پنجہ در رسد مانند نون + زیر شست غم شود زار و زبون + چون بشست
افتاد در دام خطر + ہمچو سینش رخنہ گشت از غم جگر + در شد از ہفتاد چشمش بہره بین +
علم مردن شد بر دعین الیقین + بعد ہفتاد از ہشتادی رسید + حد اقلیم فنا را فاش دید
و ز نود گر چشم او بیند کشاد + تنگ بیند عالمش چون چشم صاد + گرد از صد بدن سیمرغ
جان + قاف قبر اول منازل زانجہان + در لغت صد منع باشد ای پسر + یعنے از صد عمر را
نبود گذر + بر صد از عمر انکہ یک نقطہ فزود + ضد عمرش از ہلاکت رو نمود + اللغات
عیش بالفتح زندگی عش بالضم وتشدید شین آشیان امتناع بالکسر وا ایستادن و قوی
و استوار گشتن فاش ظاہر و آشکار اور اکثر لغات کے معنے کی مصرح نے تفسیر و تصریح
کردی ہی حاجت تکرار کی نہین سے معنے ترکیبی نثر اید رویش آفتاب عمر لوگون گا یہ حال
ہی کہ یکم سال سے دہم تک کہ حساب ابجد مین الف سے یا تک ہوا ای ہی یعنے چاند
کہ ہر سال نور اسکا بڑھتا ہی اور روزا فزون اور اسی ای کا قلب یا ہی یعنے گمان کہ سہام
مشتری سعادت سے مقرون یہان سہام سے مراد سہم السعادت ہی کہ منشا و دولت
و اقبال صاحب طالع کا ہی اور یا سے کاف تک کہ دس برس سے بیس برس تک ہوکے
یک ہی یعنے قوت و بلاغت مین یکتا و یگانہ اور یک کا قلب کے ای بادشاہ تخت
فراغت کا اور کاف سے لام تک جو بیس سے تیس برس ہوے ایک گل ہی چمن نشو ونما
مین اسواسطے کہ یہ ایام افزایش و بالیدگی کے ہین اور گل کا قلب لگ کہ سوا ضرب

نوک خار اور تیزی جفاکی اس سے ظاہر نہین ہوتا اسلیے کہ ایام جوانی کے ہین اسوقت مین
تیزی و تندی وظلم وجفا ہی سوجھتی ہی من بعد لام سے میم تک کہ تیس سے چالیس برس ہوئے
لم کیطرح اور ونکے سر نفی پر بعلت ہو لم مصالح دنیوی کے مشغول ہی لیکن دل اسکا مثل کہ
مل شہوت سے ملون ہی یعنے خواہشین کما ینبغی جو حاصل نہین ہوتین ملول ہوتا ہی دوسرا
مل بالفتح وتشدید لام ہی پھر میم سے نون تک کہ چالیس برس سے پچاس برس ہوئے
من ہی اسوقت مین اگرچہ گرفتار من وما کا ہی مگر اسکے دل سے کوئی نم وتازگی زندگی کی پیدا
نہین ہوتی اور نون سے سین تک کہ پچاس سے ساٹھ برس ہوئے لس ہی یعنے خشکی
و برگ خشکی کی اٹھاتا ہی اور بار عمر کا اسکو حین مبین ہی یعنے ظاہر مرنے کے وقت کو نزدیک
جانتا ہی حین بالفتح نزدیک آنا اور نزدیک ہونا وقت ہلاک کا اور سن کا قلب سن
یعنے ناامیدی سے کہتا ہی کہ سن تیرا یہی ہی جو ختم ہوا معنے ترکیبی مثنوی طفل کہ لایعقل
اور بے شعور ہوتا ہی اول سال مین تو اندیشون مختلف سے پاک صاف مثل الف
کے رہتا ہی اور جب مرغ اسکی طبیعت کا دس برس کو پہونچتا ہی تو یا کیطرح آشیان عیش
مین رکھتا ہی یعنے مثل حرف یا کے جو عیش مین موجود ہی اور دس عدد اسکے اور آشیان
دس سبب سے کہ عیش بدون یا کے عش ہی یعنے آشیانہ اور جو بیس برس کا ہوا تو دعوی
ولاف سے بڑی قوت و استواری اسکو مانند کاف کے جسکے بیس عدد ہین پیدا ہوتی ہی
اور سرکشیدہ ہونا کاف کا پیدا و ہویدا ہی اور ظاہر کہ یہ وقت جوانی زمان غرور وسرکشی کا
ہوتا ہی اور ہر گاہ تیسوان سال ہوا تو لام کیطرح جو تیس عدد رکھتا ہی زرہ پوش ہوتا ہی
اور جدال اور جل سے پابند اپنے مقصد و مرام کا بنتا ہی جیسے حاصل ہو لام و مرام
مع لون کے آخر ام بمعنی قصد و میت کے ہی اور چالیسوین برس مین یہ کیفیت کہ میم کیطرح
جو چالیس عدد والا ہی وجہ معیشت مین جہالت سے تنگدل رہتا ہی اور تنگدلی میم کی
اس سے زیادہ اور کیا کہ مشبہ بہ دہان تنگ معشوق کا ہی اور جب پنجاہ کو پہونچتا ہی تو
مانند نون جسکے پچاس عدد ہین یعنے ماہی کی شست غم خواہ جال خواہ کانٹے مین پھنس کے
زار و زبون ہوتا ہی زبون مین زا موافق خط نسخ کے بصورت خار شکار ماہی کے ہی مگر اسوقت نہ

بعد اسکے نون او نون حرف نفی کا بھی ہی بسبب غم ضعف قوت یا غم عیالداری کے اور جب سال
شست سے دام خطر مین پڑا تو سین کی طرح جسکے ساٹھ عدد ہین جگر پر رخنہ ہو گیا اور رخنے
سین کے اُسکے دندانے اور پھر جو ہفتاد سے چشم اُسکی کہ چشم سے عین مراد ہی جسکے ستر عدد
ہین بہرہ بین ہے پس علم مردنکا اُسکو عین الیقین ہوا گویا اب آپکو مردہ ہی جاننے لگا
علم مین بھی بعد عین کے لم حرف نفی کا موجود ہی بعد ہفتاد کے برتقدیر اگر ہشتاد کو پہونچا
پھر تو صدا قلیم فنا کو جو فا ہی اُسی عدد والی فاش اور ظاہر دیکھتا ہی جسمین کچھ خفا ہی نہین
اسواسطے کہ فنا مین بعد فا کے حرف نا نفی کا ہی مشعر بمردن اور اس سے بڑھے اگر نود سے
اُسکی چشم نے جس سے صاد مراد ہی نوے عدد والا کشادہ دیکھی پھر وہ مثل چشم صاد کے عالم
پرتنگ ہو جاتا ہی اور سب پرنا گوار ہوتا ہی اور اگر صد کو پہونچا تو سیمرغ جان نے اپنے
بدن کو قاف قبر پہلی منزل اُس جہان کا جانا یعنے خود اپنا بدن قبر ہو جاتا ہی اور قاف
کے سو عدد ہین اب کہتے ہین کہ یہ صد حد عمر کی ہی اسواسطے کہ لغت مین صد کے معنے منع
کے ہین آگے عمر کا گذر نہین ہی برتقدیر اگر کسی نے صد پر ایک نقطہ بڑھایا تو وہ صد ضد
عمر کی ہی یعنے ہلاکت جو ضد زندگی کی ہی شعنے معماے شروشنوی اس نکتہ کی شروشنوی
مین جو معنے معمائی تھے خود مشارح نے اور نیز مین نے جہان ضرورت سمجھی لکھدیے پس معنے
ترکیبی کے شامل معنے معمائی بھی تحریر ہین تامل فرمائین اور اخذ کرلین **محسنات کلام**
آفتاب سحر برعایت ماہ و نیز نور و روز اور برعایت کمان سہام و مشتری جسکا خانہ قوس ہی
اور سعادت اور برعایت کے پادشاہ و سریر گل کی رعایت سے چمن چمن کے مناسب
نشو و نما اور علی ہذا لم و لم تجنیس تام ایسے ہی مل و مل بمناسبت من و ما کے لفظ ما اول
بر د مین لفظ برا اور بار مرادف اور برگ انکے مناسب مع لفظ بر کے جو اسمین ہی اور نظم مین
ترتیب حروف اور اُنکے اعداد نون مین ایہام بمعنی ما ہی و حرف جدال و جہالت و جہل
و جہل سر کلمہ جیم اور بعض تصحیف فاش مین لفظ فا اور انکے سوا جو ڈھونڈھیگا سو پائیگا
الاختلاف اصل کتاب مین اور نیز شارح کے معنے مین علم مردن شد الخ اس مصرعہ کے
آخر مین علم الیقین ہی مین نے علم الیقین کی جگہ عین الیقین اختیار کیا ہی بنظر لفظ بمعنے کے

جوچشم کی لفظ سے برعایت ستر کے مصرع نے لکھا ہی سو اسکے مرنیکا علم یقینی تو سب کو حاصل ہی
لیکن بحالت ہفتاد رسا لگی کہ وہ علم الیقین عین الیقین ہوجاتا ہی گویا اسحالت کو اپنے پیچھین
دیکھتا ہی کہ مردہ ہون اور شارح نے لکھا حسبکا خلاصہ یہ ہی کہ قبر کو اول منزل آخرت تو سب
ہی جانتے ہین پھر مرتبہ جسد کے ساتھ کیسا خصوصیت رکھتا ہی اور اسکے جواب لکھے ہین انتہی
مین کہتا ہون مصرع کے کلام سے یہ سوال جواب ہی مندفع ہین اسواسطے کہ شعر مین لفظ
بدن کا داخل ہی یعنے بدن کو رنج ومحن سے قبر اور اول منزل اُس جہان کی جاننے لگتا ہی ایسی
مصیبت مین مبتلا ہوجاتا ہی اور کرد بمعنی جعل کے نہ فعل کے متن مطبوعہ مین نحاست
کی جگہ بجاست اور بجاے جین جبین اور سن کے ٹھکانے شین بنید کی جگہ بنی غلط لکھا ہی
حکایت پیرے مسن راکہ چون لفظ مسن زیر دہانش بہ سہ دندان سہ رخنہ چون سین
پیدا بود وبناے قامتش چون نون از انحنا پرسیدند کہ سراپاے طول عمرت چندست گفت
سی ونہ سال گفتند با قامت چون دال ناراست از دروغ میل رغبت چراست گفت
میدانید کہ معمر عمر ہا فرا داند کہ زیر چہل گذراند شعر از خرافت شد خرد خر طبع آفت دیدزان +
فرخ انکہ چون خرف گردید برگشت از جہان + اللغات مسن بالضم وکسر سین مشدد
پیر پسال خوردا انحنا خمیدہ ہونا دروغ بہانہ ڈھونڈھنا خرافت بالضم کلام پریشان وبیہودہ
اور بحقیقہ نام ایک شخص کا ہی کہ اسپر پریان عاشق تھین اور وہ اس قسم کی باتین کرتا تھا
کہ لوگ تعجب کرتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے اسیواسطے جو بات کہ قابل اعتبار نہو عرب
اسکو کہتے ہین ھذا احدیث الخرافۃ خرف بفتحتین تباہ ہونا عقل کا کلان سالی سے وبفتح
خا وکسر را مرد تباہ عقل کلان سال معنے ترکیبی نثر ایک بوڑھے مسن سے کہ مثل لفظ
مسن کے اُسکے دہن کے نیچے تین دانتون سے تین رخنے مثل سین کے ظاہر تھے اور بنا
اُسکی قامت کی انحنا وخمیدگی سی مثل نون کے تھی پوچھا کہ سراپا تیرے طول عمر کا کتنا ہی
یعنے ابتدا اور انتہا تیرے عمر کی کسقدر ہی کہا انتیس برس کہا قد تو تیرا دال کی طرح کبڑا
ناراست ہی پھر دروغ سے رغبت بروغ کی تجکو کیون ہی جو جھوٹ حیلے کرتا ہی اور اپنی
حالت پر غور نہین کرتا کہا جانتے ہو معمر جسنے کیفیت عمر کی اُٹھائی ہی عمر اُسی کو جانتا ہی

جو چالیس سے نیچے ہی معنے ترکیبی شعر خرافت کے سبب سے جب خرد خر ہو گئی اور آفت اسکی دیکھی تو ایسے وقت مین فرخ و مبارک وہی شخص ہی کہ جو خرف یعنے تباہ عقل ہو تی ہے جہان سے لوٹ گیا معنے معماے نثر مسن مین میم مشابہ بدہان سہ دندان سین سہ رخنہ دندانہ سین اور خود حرف سین اسمین موجود قامت خمیدہ کی تشبیہ نون سے ہی بس میم اور سین اور نون مجموع تینون کا بھی مسن ہو الفظ روغ پر جو دال میل کریگی دروغ ہوگا اور جب لفظ عمر کا زیر چہل ہو گا جو میم ہی معمر حاصل ہو گا معنے معماے شعر خرد آفت کی ترکیب سے خر آفت حاصل ہوتا ہی اور لفظ خرف کا جو برگشتہ ہو گا فرخ ہو جائیگا محسنات کلام سن بمعنی دندان جو مسن مین ہی اور دہان اور دندان اور سہ رخنہ اور سین سب برعایت ایک دوسرے کے ہین ایسے ہی بنا اور انحنا مین نا راست برعایت دال کے کج اور برعایت دروغ کے بمعنی جھوٹ کیسا ابلغ ہی خرد مین بھی خر موجود اور فرخ مین بہ قلب اور خرف مین بغیر قلب الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے مسن من طبع کے بعد واو عطف شعر مین فرخ کی جگہ فرح غلط ہی ایسے ہی گذراند کا گذاند۔

فصل فی الحیات والممات والدنیا والعقبی

نکتہ ایدرویش اگرچہ حیوۃ را صورت حیوۃ یعنے عطا ست در سر و پایش نظر کن کہ برجت یعنے توسن سریع السیر گذار است و اگرچہ موت صورت موث دارد کہ ادانت آغشتگی حیرت و بلا ست در اطرافش بنگر کہ مت یعنے نزع از چاہ جاہ دنیا ست قطعہ زندگی زندیست کہ اورا زپے + زندگی بیداغ باشد حال او + مردہ را یک تلخی آمد پیش رو + لیک دہ شادی ست در دنبال او + اللغات حیوۃ زندگی حیوۃ کی تفسیر مصرح نے کردی موث بالفتح کسی چیز کا پانی مین گھسنا اور بھگونا ادانت قرض دینا اور وعدہ پر کوئی چیز بیچنا اور بدلہ دینا نزع بالفتح کھینچنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے زند بالفتح اوپر کی لکڑی ہی آن دو لکڑیون سے جنکو باہم رگڑکے آگ نکالتے ہین اور نیچے والی کو زندہ کہتے ہین اور یہی نام اوپر نیچے کے سنگ چقماق کے ہین معنے ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ حیوۃ کی صورت حیوۃ یعنے

عطا کی ہی لیکن تو اسکے سر و پا مین نظر کر کہ حت یعنے توسن سریع السیر گذارا ہے ہی اور موت اگرچہ صورت موش کی رکھتی ہی جو دانت یعنے دام دار ہی آغشتگی اور آلودگی حیرت و بلاکی ہی اسکے اطراف کو دیکھ کہ مت یعنے نزع جو اپنی جگہ سے کھینچتا ہی اسکے اطراف مین موجود اور اسکا کھینچنا چاہ جاہ دنیا سے ہی اور واقعی اس چاہ کے ڈوبے ہوؤنکو موت ہی کھینچتی نکالتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** زندگی ایک زند ہی اور اسکے پیچھے کی یعنے داغ پھر بھلا زند کا حال بیداغ کب ہوتا ہی دیکھو مردہ کو تو ایک ہی تلخی اُسکے پیش رو ہوتی ہی لیکن دس شادیان اُسکے پیچھے ہین اور زندہ کسی وقت داغ سے خالی نہین **معنے معمائے نثر** حیوۃ و حیوۃ موت و موش تجنیس حیوۃ کے اول آخر حت موت کا اول آخر مت **معنے معمائے قطعہ** زند کا پی اگر کی ہوگا زندگی ہوگا لفظ مردہ مین دہ کے پیش رو مر ہی **محسنات کلام** چاہ و جاہ تصحیف یکدیگر پی اور پیش اور دنبال مرادف و متضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین حیوۃ بصورت حیات کے لکھا ہی اگرچہ معنے ترکیبی مین کچھ قباحت نہین لیکن معنے معمائی مین نقص ہوتا ہی کہ تجنیس فوت ہوتی ہی اسیواسطے مصرح نے صورت حیوۃ کہا ہی اور گذارا کی جگہ گوا اور چاہ جاہ دنیا کی جگہ از چاہ و کیات اور زندکی جگہ زندگی غلط لکھا ہی۔

نکتہ از اول معیشت اگرچہ کلمہ مصاحبت و اجتماع مبین ست آخرش بنگر کہ باشت و تفرقہ قرین ست ؛ اگرچہ سراپاے اجل ال یعنے ارحر بہ زدنست بنظر قلب دروی نگر کہ لجاے دل از آفت زمن ست **قطعہ** ہر کہ در دنیا جلیل ست از عمل + پیش حق جدا از اجل باشد اجل + وانکہ او بر ظلم و ظلمت بود میر + در لحد گردد چراغش زود میر + **اللغات** معیشت بالفتح زندگی و اسباب گذران دنیا مع بمعنی ہمراہ شت بالفتح و تشدید پریشانی و پراگندگی ال کی تفسیر مصرح نے کردی لجا پناہ بردن اجل بفتحتین آخر وقت زندگانی و بہ تشدید لام بزرگ ترجلیل بمعنی بزرگ میر سردار و پادشاہ و امراز مردن **معنے ترکیبی نثر** لفظ معیشت کے اول سے اگرچہ مع کلمہ مصاحبت و اجتماع کا مبین اور ظاہر ہی لیکن اسکے آخر کو تو دیکھ کہ شت اور تفرقہ کا مصاحب اور قرین ہی اور اگرچہ سراپا اجل کا ال

یعنے حرب سے کسی کو مارنا لیکن جب اسکو قلب کرو تو قلب اسکا لجا ہی جو پناہ دل کی آفت آفت زمانہ سے ہی حاصل یہہ زندگی مین پریشانیان ہین اور مرینے مین پناہ آفت زمانہ سے معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی اپنے عمل صالح سے دنیا مین بزرگ و جلیل ہی وہ بعد اجل اور مرنے کے خدا کے سامنے نہایت بزرگ ہوگا اور جو ظلم و ظلمت کا سردار بنے گا اور ظلم کریگا جو کہ الظلم ظلمة فی القبر فرمایا ہی اسکی قبر کا چراغ جو ایمان ہی بہت جلدی بجھ جائیگا معنے معماے نثر اول معیشت کا مع ہی جب باشت ہوگا معیشت ہوگا مصرع رہنے جو باشت و تفرقہ کہا ہی مع باکے بنظر آیا یا معیشت کی ہی ورنہ یا رہی جاتی ہی اور یا دیا سما مین ایک ہی اور اول آخر اجل کا ال اور قلب اجل کا لجا ہی معنے معماے قطعہ اجل اجل اور بیر بیر تجنیس تام محسنات کلام جلیل و اجل اور ظلم و ظلمت مشتقات سے ہین اجل اور لحد اور میر مناسب یکدیگر اور علی ہذا الاختلاف شارح نے لکھا لفظ معیشت ترکیب یافتہ است از معی کہ مرکب ست از مع کہ بمعنی ہمراہ است و یاے متکلم و شت کہ بمعنی پریشانی ست انتہی اور مین نے وہ صورت جو صدر مین مرقوم ہی میری سمجھ مین یا گویا متکلم ٹھہرانا خلاف ایما مصرع رہ کے ہی جو باشت و تفرقہ کہا ہی آگے اختیار ہی اور اصل کتاب مین پہلا مصرعہ بلفظ خلیل ہی مین نے اسکو جلیل بنایا ہی بروایت اجل کے متن مطبوعہ مین شت کو شب زمن کی جگہ زمین غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ولادت رسول موت ست دریاب کہ مولود را کہ اولش موت بیجد ست و آخرش حد لحد شعر شاب المنی لموتنا من عدة + ان المنی منية لا جدة +

اللغات ولادت بکسر زادن رسول پیک مولود بصیغہ اسم مفعول زائیدہ شدہ منی بالضم امید ہا جمع منیة عدة بالکسر مدت و طیاری و آمادگی کسی چیز کی و ساخت و ساز منیت بالضم و تحتانی مفتوح آرزو و مقصود و بفتح میم و کسر نون و تحتانی مشدد مفتوح موت و مرگ معنے ترکیبی نثر ایدرویش ولادت یعنے پیدایش پیک موت کی ہی یعنے پیدا ہوتے ہی پیک موت پیغام اجل سنا دیتا ہی دیکھ مولود کو کہ اول اسکے موت بیحد ہی کہ وہ لفظ مو ہی اور آخر اسکے حد لحد کی کہ وہ دال ہی معنے ترکیبی شعر

جوان ہوئین آرزوئین واسطے ہماری موت کے سامان اور طیاری ہے بیشک نبی خود منیہ ہے بیجد یعنے دونون ایک شکل کے جب کہ منیہ کو بیجد کیا جاے معنے معماسے نثر موت کی حد تا ہی بیجد ہونے سے مور ہیگا ایسے ہی مولود کے اول مو ہے اور حد لحد کی دال جو آخر مولود کے ہے معنے معمائے شعر منیہ بیجد منی ہی یہ تصحیف اور مشدد مخفف معماٰ مین ایک ہین الاختلاف اصل کتاب شرح اور نیز متن مطبوعہ دونون مین من عدلہ اور لاحدلہ لکھا ہے اور شارح نے عد کے معنے آمادہ شدہ کے لکھے لیکن لغت مین یہ معنے عدۃ کے ہین نہ عد کے اور لہ سے کوئی فائدہ ظاہر معلوم نہین ہوتا بس میرے نزدیک من عدۃ اور لاحدۃ ہی آگے اپنی راے کاتب غلط نویس ہیئت لفظ کی مسخ کر دیتے ہین۔

نکتہ دنیا کہ دنی پر زہر دارد خمیست کہ دروعلت برعلت ست و سراپاے عقبے اگرچہ عی و آرزوکیست اما بواسطہ قاف وبے سربلندی درمیان دارد **قطعہ** اگرچہ عین حیوۃ ست مطلع عاجل + زعین او بگسل دیدہ کش اجل زقفاست + بصورت ار الف اجل ست تیغ فراق + ولی زتفرقہ او جلاے جان پیداست + **اللغات** دن بالفتح وتشدید نون خم عی بالکسر درماندگی اور درماندہ ہونا قب بالفتح وتشدید بار ئیس و پادشاہ وخلیفہ وشیخ ومیان دوالیہ و دوسرین جلا بالفتح والمد گھر چہا اور گھر سے نکالدینا اور نکل جانا آجل بالمد وکسر جیم جہان اور جس چیز مین مہلت ہو اور ضد اسکی عاجل **معنے ترکیبی نثر** دنیا کہ ایک دن پر زہر رکھتی ہی ایک خم ہی علت برعلت یعنے اول علت تو یہ کہ خم ہی جو اکثر شراب کا کہلاتا ہی اُسکے بعد دو حرف علت ایک یا دوسرا الف بس سراسر علت ہی علت ہی اور عقبیٰ اگرچہ سراپا اسکا عی و آزردگی ہی لیکن قاف وبے جسکا مجموع قب ہی اسکے واسطہ سے سربلندی بھی اسکو حاصل ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگرچہ عین حیات کی مطلع عاجل کی ہی کہ جہان حیات شروع ہوئی ساتھی شتاب ونے مہلتی بھی نمود ہوئی اسواسطے تو اسکی عین سے آنکھین اُٹھالے کہ اسکے پیچھے اجل لگی ہی اور ظاہر مین اگرچہ الف اجل کا بصورت تیغ فراق کے ہی جس سے جدائی عزیز واقارب کی ہو جاتی ہی لیکن جو اسمین تفرقہ کرو تو جلا جان کی اس سے ظاہر ہی

که دنیاکی جملہ آلودگیون سے چھوٹ جاتا ہی **معنے معماے** نثر دنیاکے اول لفظ دن اور آخر
مین یا و الف دو حرف علت موجود ہی سراپا عقبی کا ہی اسکے درمیان مین قاف و بے جو
قب ہو الانے سے عقبی ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** مطلع عاجل کا عین جب اس سے آنکھ
اٹھا لینگے اجل رہیگا اور اجل کا قلب جلا؛ **محسنات کلام** علت بر علت باعتبار حروف
علت اور نیز بمعنی سقم و بیماری کے کیسا خوب ہی دنیاکو خم کہنا کیسی بلاغت ہی کہ دنیا بصورت
خم کے ہے بھی علت بر علت حسن تکرار **اختلاف** اصل کتاب مین اور متن مطبوعہ مین
دنیاکہ دنی بر زیر دار دلکھا ہی مین نے اسکو بر زہر سمجھا بنایا ہی اسواسطے کہ خلاف
معنے معمائے کے ہی یعنے دنیا بر زیر دن کہان ہی بلکہ محض بے معنی اور خمی کی جگہ حمی تیسرے مصرع
مین از بجاے ار اجل بجاے آجل غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش شادی دنیا چیزیست که درد دلش درمیان ست وغم آخرت را
ہزار من بیکران برکران ست پا برسر دنیا نہ کہ حاصل باد و ہوا ست دست درداں
عقبی بزن کہ نتیجہ اش دیدار خداست **قطعہ** میوہ کام دلت خام کند مہر جہان + لفظ دنیا
بنگر در دل او آمد خام + آخرت اولش از نالہ آخ ست ز مرگ + آخرت رت کند از
فضل حق و نعمت عام + **اللغات** نتیجہ نکالا ہوا اور تراشا ہوا مشتق تیج سے بمعنے
تراشیدن نے بکسر و تشدید یا ناپختہ و خام آخ افسوس و غم رت بالفتح و تشدید حتری
معنے ترکیبی نثر ایدرویش شادی دنیاکی ایک ایسی شی ہی جسکے درمیان مین درد
دل ہی اور غم آخرت کا البتہ اسمین ہزار من بیکران اسکے گران پر ہین حاصل یہ کہ دنیا
کی کیسی ہی شادی ہو درد دل سے خالی نہین اور غم آخرت کا ہزارون من و احسان
سے بھرا ہی دنیاکے سر پہ پانون رکھ کہ بالکل باد و ہوا ہی اور دار عقبی مین ہاتھ ڈال
کہ اسکا نتیجہ اور حاصل دیدار خدا کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** تیرے مقصد دل کا جو میوہ ہی
اسکو مہر و محبت جہان کی خام کر دیگی اگرچہ مہر جہان کی خام میوون کو پکاتا ہی تو دنیاکے
لفظ کو تو دیکھ کہ اسکے دل مین خام موجود ہی پھر اسکے مہر سے کیسے پختہ ہوگا بقول سعدی
ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + اور لفظ آخرت کو دیکھ اگرچہ اسکے اول مین لفظ آخ

یعنے افسوس وغم مرگ کے سبب سے لگا ہوا ہی لیکن آخر مین بہتری ورت موجود ہی خدا کے
فضل اور اسکی نعمت عام کے وسیلہ سے بس تو اسی کی طرف رجوع ہو معنے معماے نثر
لفظ شادی کے ادھر ادھر سے شی نکلتا ہی اور بیچ مین لفظ ادجب کا مقلوب دا لمعنی درد لفظ غم
مین عین جسکے ہزار عدد ہین اور میم من کا کنارہ پر دنیا کا سر دال ہی جیب پا جو بصورت
با کے ہی اسپر آئیگا یاد ہوگا رہا نون اسکا اشارہ نہ ہی امر نہادن کا دست مراد فیدکا ہی
جب دار مین داخل ہوگا دیدار ہوگا معنے معماے قطعہ دنیا کا دل لی ہی یعنے نا م
آخرت کے اول آخ ہی اور آخر مین رت آخرت آخرت تجنیس محسنات کلام بیکران
اور برکران کیسے متضاد ہین دہر کی لفظ مین ایہام ہی۔

نکتہ ہر کہ بدل شمار آخرت را اعتقاد کند سکینہ دل بیند و آنکہ حساب قیامت را راست داند
از ہمہ زبانہا ثناے کامل شنو و دریاب کہ اصل شمار رامش دل ست وا زحساب قیامت
ثنا را اصل قطعہ از حق بیدن آمدن جان حق ست + امروز بروز حشر ایمان حق ست +
حق ساخت ز بہر خلق میزان حساب + دریاب کہ در حساب میزان حق ست + اللغات
سکینہ بالفتح آرام و آہستگی اور اس معنے مین بکسر و تشدید کاف بھی آیا ہی شمار آخرت
جو حشر کے دن ذرہ ذرہ نیکی بدی کا ہوگا معنے ترکیبی نثر جو کوئی بدل شمار آخرت کا
اعتقاد کریگا سکینہ و آرام دل کا دیکھیگا اور جو کوئی حساب قیامت کو سچ جانے گا کل زبانون
سے ثناے کامل سنے گا دیکھو اصل شمار کا رامش دل ہی اور حساب قیامت سے ثنا اصل
معنے ترکیبی قطعہ قیامت کے دن جان کا دوبارہ بدن مین آنا حکم حق تعالی سے حق ہی
اور آج حشر کے دن پر ایمان لانا حق ہی اور حق تعالی نے واسطے وزن اعمال مخلوق
کے میزان بنائی ہی وہ بھی حق ہی اسواسطے کہ حق و میزان دونون ایک حساب مین
ہین معنے معماے نثر لفظ شمار کا قلب رامش ہی اور قیامت و ثنا ایک حساب
مین یعنے مساوی العدد کہ پانسو اکیاون ہین معنے معماے رباعی حق و حق تجنیس تام
اور میزان اور حق ہم عدد یعنے دونون کے ایک سو آٹھ محسنات کلام تکرار لفظ حق کی
مستحسن ہی آخرت اور قیامت اور حساب و شمار اور حشر جان و ایمان میزان سب

مراعات ومناسبات **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے سکینہ شکستہ ثنا کو شا غلط لکھا ہے۔

نکتہ ایدرویش اصل شجرہ دار فنا از الف نہالیست از بار و برگ راحت مصئون وفن او فن ست وفنون دبار او دار یست از عذاب مذلت وہون ولدار الاخرۃ خیر للذین یتقون **قطعہ** چو مطلع ملاء باقیست ملاقی نیست + مقر فانی دنیا ترا مقر نبود + بعین مہر علوم آنکہ دید لوم جہان + بناے خانہ خاکیش غیر کینہ نبود + **اللغات** شجرہ درخت فنن شاخ فن بالفتح وتشدید نون حال وگونہ ہون بالفتح آرام وبضم خواری ملاء باقی عالم باقی مقر بفتحتین وتشدید راجاے فرار کردن مر بفتحتین وتشدید ہاے گذرجاے گذشتن **معنے ترکیبی** نثر اے درویش جو شجرہ دار فنا کی کہ الف سے ہی اور یہ الف ایک ایسا نہال ہی جو برگ و بار راحت سے محفوظ ہی چنانچہ ظاہر کہ الف نقطے اور اعراب نہین رکھتا اور حروف کے یہی برگ و بار ہین اور شاخین اس شجرہ فنا کی فن و فنون اور بار اسکا ایک دار ہی عذاب ذلت وخواری سے اور دار آخرت بہتر ہی واسطے اُن لوگون کے جو پرہیزگار ہین **معنے ترکیبی قطعہ** جو مطلع ملاء باقی کا تجکو ملاقی نہین ہی یعنے جو لوگ کہ شریف اور بزرگ عالم باقی کے ہین اُنکا دروازہ تیرے سامنے کشادہ نہین اس سبب سے یہ قرارگاہ فانی دنیا کا تیرے نزدیک از بس بزرگ و عزیز ہی اور مر اور رہ گذر اور جسنے عین مہر علوم سے لوم جہان کو دیکھا یعنے جسپر آفتاب علوم کا جسمین مذمت اس جہان کی لکھی ہی چمکا اور اس آنکہ سے اسنے اس جہان کو دیکھا اُسکے سامنے بنا خاکی اسکے سواے کینہ کی نہوئی یعنے اسنے اسکی بنا سے ہمیشہ کینہ ہی رکھا کبھی محبت نکی **معنے معماے** نثر دار فنا کی اصل الف کا ہونا ظاہر اور فن کہ بمعنی شاخ کے ہی وہ بھی موجود اور بار اسکا دار مذلت وہون اور موافق اشارہ دار الاخرۃ خیر کے یعنے آخرت خیر ہی یہ کہ خیر صیغہ تفضیل کا ہی اصل اسکی اخیر اور اشارہ یتقون کے بموجب کہ بیستے ہی اخیر کی یے کو تے سے بدل کرکے قلب مکانی کیا جائیگا آخرت ہوگا اور محدودہ مقصودہ معا مین واخد ہین **معنے معماے قطعہ** لفظ ملا کو ئی کا ملاقی کرنے سے ملاقی ہوتا ہی جیسا کہ ایما باقی کا ہی اور جب لوم کو عین کے ساتھ دیکھا جائیگا

علوم ہوگا جب خانہ کی خاکی ہوگی اور بنا اسکی جو نہ ہی اسپر کی آئیگا کینہ ہو جائیگا جیسے کہنا سے
خانہ خاکیش سے ایا ہی محسنات کلام دار کی لفظ مین ایہام ہی کہ بمعنی درخت کے بھی ہی
اصل شجرہ دار فنا از الف کیسا بدیع ہی کہ لفظ اصل مین بھی الف ہی اور اصل فنا کی بھی الف
ایسے ہی فنن اور فن وفسون اور باردار بمعنی درخت باہم مناسب سوا اسکے اور مناسبات
ومراعات فتامل الاختلاف اصل کتاب اور ایک اور متن مین دوسرا مصرعہ یون لکھا ہی ع
مفر فانی دنیا ترا ممیر نمود + اور مین نے مقر کو مفر اور ممیر کو ممر لکھا تا موافق اشارہ مفر فانی کے
یعنے مفر فنا نہین ہی ممر ہو جاے اور فا کی جگہ دوسرا میم آجاے اور ممیر لغت مین نہین
اب معنی ترکیبی اور معمائی سے مطابق کرکے غلط صحیح دریافت کرلین اپنے ذہن سلیم کو کام فرمائین نہ
کاتب کی کتابت غلط پر کاربند ہون۔
نکتہ ایدرویش ہر کہ دار فنا را زیر وزبر ساز دلذت انفراد بداند وہر کہ در دنیا باقل کفاف
بسازد عاقبت دلش از لقاے خدا بنازد قطعہ زفن بگذر چون الف باش یکتا + کہ این ست
در رہ علامت فنا را + بہ پرکار لا گرد قاف وجودت + خطے کش کہ از حق بیابے لقارا + اللغات
انفراد تنہا ہونا لقا بکسر بمعنے دیدار فن بالفتح وتشدید نون ہنر داؤ مغنے ترکیبی نثر
ایدرویش جو کوئی دار فنا کو زیر زبر اور لوٹ پوٹ کریگا یعنے اسکو لگا ٹرکے مجرد اور بے تعلق
ہوگا وہ لذت انفرادی جانیگا اور جو کوئی دنیا کے اقل کفاف پر قناعت کرے گا آخر دل
اسکا لقاے الٰہی سے فاخر اور نازان ہوگا مغنے ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہین داؤ پیچ
تو چھوڑ دے اور فن فریب سے علٰحدہ ہوکے الف کیطرح یکتا ہو جا کہ راہ فنا کی علامت
یہی ہی اور پرکار لا سے گرد اپنے قاف وجود کے ایک خط کھینچ تو حق سے بقا تجکو حاصل ہووے
لا کی تشبیہ پرکار سے کیا ہی خوب ہی اور نیز یہ مطلب بھی ہی کہ فقرا ذکر کے وقت اپنے قلب
سے حرف لا کو کھینچ کر اور گرد اپنے کھینچتے ہوے لا کے ایک حلقہ سا گرد اپنے نفی کا بنا لیتے ہین
اور آپکو اور جملہ عالم کو نیست ومنفی سمجھ لیتے ہین اور پھر الا اللہ کے ساتھ ضرب قلب پر
لگا کے اثبات ذات پاک خداے تعالیٰ کا کرتے ہین اسیطرح پرکار کی طرح گھومتے ہین اور
نفی غیر کی اور اثبات حق کا کرتے ہین مغنے معماے نثر دار فنا کو زیر زبر کرنے سے

انفراد ہوتا ہو اور اقل کا قلب لقا **معنے معماے قطعہ** فنک سے جب فن چھوڑ دیا جائیگا الف رہیگا جو یکتا ہی اور گرد حرف قاف کے جو خط لا سے کھینچین گے لقا حاصل ہوگا **محسنات کلام** زیر وزبر کیسا خوب ہی لوٹ پوٹ کرنا بھی اور زیر وزبر مکان ہی بناتے ہین اور سوا اسکے الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا کہ دل و قلب کلمہ اقل قاف سمت انتہی یہ تو معما ہی پورا ہی جبکا قلب لقا ہی جیسا کہ تحریر ہوا۔

نکتہ ایدرویش از الف ازل تا دال ابد نشان درد دل ست و بر چہرہ دنیا و آخرت گرد این درد ظاہر و حاصل حضور دل خود را از دست مدہ کہ علت نماے ازل و ابد حروف دل تست **مثنوی نقدی** ز دل تو اے مکرم + بر دامن عالم ست و آدم + وز تا سے تراب و نون گردون + مقصود تن تو بود مضمون + از دال معاد و میم مبدا + حاصل دم آدم ست پیدا + از اول و آخر آدمی وار + بگذر نفسے و دم نگہدار + **اللغات** ازل بفتحتین وہ زمانہ جسکی ابتدا نہین ہی آبد بفتحتین وہ زمانہ جسکی انتہا نہین اور ہمیشہ علت غائی مراد اس امر سے جو مقصود کسی کام کرنے سے اور سبب بدینوجہ کہ اس سے مقصود کیطرف توسل کرتے ہین اور یہ چار قسم ہی یا تو سبب مسبب مین داخل ہی یا خارج اگر داخل بقوت ہی اسکو علت مادی کہتے ہین جیسے چوب یا سریر اور اگر داخل ہو بالفعل اسکو علت صوری جیسے صورت تخت کی اور اگر خارج ہو اور سبب موجد ہی اسکو فاعلی جیسے نجار و اگر ایجاد کسی کے واسطے ہی علت غائی جیسے جلوس تخت اپس علت غائی ظہور مین سب سے موخر ہی لیکن ذہن و تعقل مین سب سے مقدم ہی نقد بالفتح کھرا کرنا درم و دینار کا اور دینا اور زر و سیم مسکوک مجازا دل و ذات و فی الحال و پسر مضمون درمیان کیا ہوا ماخوذ ضمن بالکسر سے **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش الف ازل سے جسکی ابتدا نہین دال ابد تک جسکی انتہا نہین نشان درد دل کا ہی یعنے سب درد ہی درد ہی اور دنیا و آخرت کے چہرہ پر گرد اس درد کی ظاہر ہس تو اپنے حضور دل کے حاصل کو مت کھو اسواسطے کہ علت غائی جو اصل مقصود سب علتون مین ہی وہ حروف تیرے ہی دل کے ہین بس تو اپنے دل کو ہر وقت حضور

حق مین حاضر رکھ نہ معلومات کی طرف اسواسطے کہ جملہ معلول تیرے ہی واسطے ہین اور سب
مین توہی مقصود اصلی ہی معنے ترکیبی مثنوی مصرع کہتے ہین کہ ای مخاطب تو آپکو
سمجھتا نہیین مین کون ہون تو توبغواے ولقد کرمنا بنی آدم کے وہ مکرم ہی کہ تیرے
خزانہ دل سے ذرا سا نقد دامن عالم اور آدم پر پڑا ہی جنکی ماہیت وحقیقت کوئی
پا نہیین سکتا ع کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت این معمارا + خیال توکرتا ہے تراب یعنے
روے خاک سے نون گردون تک جو منتہا گردون کی ہی سارے مخلوق تیرے ہی تن اور ذات
کے واسطے ہی اصل مقصود انکی خلقت سے توہی تھا کہ انمین چھپا ہوا تھا مثل مضمون سے
الفاظ مین اور دال معاد سے میم مبدا تک جو ابتدا وانتہا ہی دم آدم ہی کا ظاہر ظہور حاصل
اور مقصود ہی جو توہی ہی بس تجکو لازم کہ تو اپنی ابتدا وانتہا کا غور وخیال کرکے دم بھر تو ادھر
متوجہ ہو اور اپنے دم کا خیال رکھ بیکار وضایع نہونے دے کہ آدمیت کی یہی بات ہی معنے
معماے شعر اول ازل کا الف اور آخر ابد کا دال جسکا مجموع اد ہوا اور قلب اد کا دا بمعنی درد جو ہرہ دنیا کا دال
اور آخر کا الف جسکا مجموعہ ہی دا بمعنی درد ابد کی غایت دال اور ازل کی حد لام جس کی ترکیب سے
دل حاصل ہوتا ہی معنے معماے مثنوی یک نقد آیا ایک حرف مکرم سے ہی کہ میم ہی جو دامن
عالم وآدم پر موجود تا سے تراب ونون گردون سے تن حاصل ہوتا ہی اور دال معاد اور میم مبدا سے
دم نقطہ آدمی کا اول الف آخر یا ہی جب انسے درگذر کرینگے دم رہیگا محسنات کلام ازل اور
ابد اور دنیا وآخرۃ اور تراب وگردون اور معاد ومبدا النفس دم اور انکے سوا سب مراعات
ومناسبات ہین اور قابل لحاظ الاختلاف متن مطبوعہ مین عالم کو عام غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش بہشت راکہ پایانش ست وتفرقہ بود چون پا ازوے درکشی بہ بود وجیم را
کہ درمیانش حی یعنے جمعیت باشد اگر پیرامون اوگردی جم یعنے آسایش بینی قطعہ بہشتے
کہ درآخرش شت بود + بت راہ باشد سراپاے او + جہنم کہ درگردش آسایش ست +
کشا منہج دل زاجزاے او + اللغات شت پریشانی تفرقہ جدائی پا درکشیدن پیچھے کو ہٹنا
منہج بالفتح راہ معنے ترکیبی نثر بہشت سے مقصود جنت ہی نہیین ہی بلکہ دنیا کے آرام وآسایش
کی چیزین ایسے ہی جہیم سے مکروہات دنیوی بس مصرع کہتے ہین ایدرویش بہشت سے

جسکا پایان شت و تفرقہ ہی قدم ہٹالے تو بہتر و بہی او حجیم سے کہ اسکے درمیان مین جی ہی
یعنے جمعیت اگر اسکے آس پاس پھریگا تو آسایش دیکھیگا اور ظاہر ہی بہت سے حرص آرام
وآسایش دنیا کی پریشانی و جدائی مین ڈالتی ہی مارا مارا پھرتا ہی اور قناعت مین جو بقدر
پسند کے ہو اختیار کرکے بخاطر جمع بیٹھا رہتا ہی اور اسکے سبب سے جو مکروہات تنگی اور تنگ عیشی
کے پیش آتے ہین گوارا کرتا ہی اور خوش رہتا ہی چنانچہ حفت الجنۃ بالمکارہ اسی سے
مقصود ہی معنے ترکیبی قطعہ جس بہشت کے کہ آخر مین شت ہی وہ ایک بت ہی سراپا
کہ تیری راہ مارتا ہی اور راہ سے بیراہ کرتا ہی اور جہنم کہ گرد اسکے جم یعنے آسایش ہی آہستگی
اجزا سے اپنی منہج و راہ دل کو کھولی اور اسی راہ پر چل کہ بہشت انتہی مین ہی اسواسطے
کہ آخر آسایش ہی تو بہشت ہی معنے معماے نثر بہشت کا سر بہ ہی اور پانون شت
جب پانون اس سے نکال لینگے بہ رہیگا جحیم کے آس پاس سے جم حاصل ہوتا ہی اور
درمیان مین حی ہی معنے معماے قطعہ بہشت کا سراپا بت ہی اور جہنم کا قلب منہج
محسنات کلام پایانش درمیانش آسایش کیسے الفاظ ہموزن ہین پایان مین بھی پا
موجود پایان و درمیان متضاد جمعیت وحی مرادف اور علاوہ ازین **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین شت کی جگہ شب دونون ٹھکانے اجزا کے بجاے اجرا غلط ہی۔

حکایت صاحبدلے را پرسیدند کہ نظیر بہشت نضیر از عالم کبیر در عالم صغیر کہ انسان ست
چیست گفت دل کامل درویشان ست کہ از بہشت نشان ست بلکہ ایوان بہشت گوشہ
از قلب ایشان دریاب کہ چون جحیم در جنان را بہ کلید ہدایت مفتوح کنی جنان شود کہ دلست
و چون جحیم گوشہ جنان را بکسر ریاضت گوشمال دہی جنان شود کہ بہشتہاے بافضا ست
قطعہ دل عارف چہ گر پریشان ست + ارفع از جنت و کشادہ ترست + لاجرم شرفہ
جنان زیرست + وز شرف گوشہ جنان زبرست + **اللغات** نضیر تازہ و آبدار و بمعنی زر
عالم کبیر تمامی جہان عالم صغیر جسم انسان و انسان اسواسطے کہ جو کچھ عالم کبیر مین موجود ہی
نظیر اسکا انسان اور جسم انسانی مین بھی موجود چنانچہ روح پادشاہ عقل وزیر و حسد و بغض
و قہر و رحم اور حیا و علم نیک و بد لوگ ملک کے دماغ آسمان اور چشم و گوش و منخرین اور دہان

سبعہ سیارے استخوان کوہ مونبات رنگین نہرین آرفع بلند تر جنان بکسر جنت و بفتح دل معنے ترکیبی نثر ایک صاحبدل سے پوچھا کہ نظیر بہشت نفیر کا عالم صغیر مین کا انسان ہی ہی کیا ہی کہا دل کامل درویشون کا کہ نشان بہشت کا ہی بلکہ سارا ایوان بہشت کا ایک گوشہ انکے قلب کا ہی جو کیفیت کہ اس ایک گوشہ مین ہی وہ سارے بہشت مین نہین ہی دیکھ تو جب جیم درجنان کو کلید ہدایت سے مفتوح کریگا جنان ہوگا کہ دل ہی اور جو کسر ریاضت سے گوشمالی دیگا جنان ہوگا جو بہشت بافضا ہی معنے ترکیبی قطعہ دل عارف کا دراثنالیکہ پریشان ہی تو کیا ہی اور کیسا ہی بلند تر اور کشادہ تر جنت سے ہی اور جمعیت مین جانے کیا کچھ ہی اسی سبب سے دیکھ تو شرفہ جنت کو کہ جنان ہی زیر ہی اور شرف سے گوشہ جنان کا کہ دل ہی زبر ہی معنے معمائے نثر نظیر نفیر تصحیف لفظ جنان اگر بفتح جیم کے ہوگا دل ہی اور بکسر جیم جنت دونون تجنیس تام معنے معمائے قطعہ عارف پریشان ارفع ہی شرفہ شرف تجنیس زائد باقی وہی جنان مفتوح دل اور جنان مکسور جنت محسنات کلام نظیر نفیر صغیر ہموزن درویشان نشان ایشان سب مین کلمہ شان بکسر ریاضت اس سبب سے کہ کسر بمعنی شکستن کے ہی اور شکستگی ریاضت کو لازم علی ہذا مفتوح الاختلاف متن مطبوعہ مین بافضا کی جگہ بافضائل اور ارفع کے بجائے رفع غلط ہی۔

فصل فی النصیحۃ

نکتہ ایدرویش سر تسلیم بر قدم نہ تا سلیمت دانند گردن مناہی بزن تا در سر منازل ماہی شوی تاج کبر از سر بنہ تا بر و احسان الٰہی یابی دیدہ از اعمال خود بر دار تا بآمال نامتناہی رسی چشم رعایت از کسے مدار تا رایت بلند یابی دندان مسالت از غیر بر کن تا مالت از غیب برسد روی فاجز مبین تا اجر یابی دہان در محامد خلق مکشای تا حامد حق باشی سینہ ملک بہ تیغ وقت بہ شگاف تا مالک شوی دل از مصالح دنیوی بر دار تا مصلح شوی پہلو از جہال تہی کن تا با جل عقل ہم پہلو شوی پشت از خلق باز گیر تا خلق حبیب حق گردی قدم ریاضت بر دار تا بریاض رضوان برسی کمیت ترکتازی راپے کن

تا کمی میدان فراست گردی پا دسر ماد من را در ہم شکن تا ہمام سپاہ ہمت شوی گوشۂ ولت
مگذار تا ز لت نہ بینی جامہ مفاخرت بیرون کن تا خلعت فاخر تصوف یابی جیب تمرد پارہ ساز تا
مرد گردی سر تواضع بر قدم ہمگنان دار کہ تقدم آنسنت تاج ترک بر سر صدر ریاست نہ کہ تصدر
را این نشانہ است معنے ترکیبی و معمائی مع معنے لغات اس نکتہ کے آخر کوئی نظم
نہین ہی اور معنے بھی اسکے ترکیبی معمائی اکھٹے لکھون اور اسی مین معنے ضروری لغات کے
مصرح کرتے ہین اے درویش سر تسلیم کا جو تا ہی سب کے قدم پر رکھو تو سلیم تجکو جانین اور تسلیم
کی تا سلیم کے قدم پر آنے سے کہ میم ہی سلیمت ہوتا ہی تسلیم کے معنے اطاعت و انقیاد مناہی کی گردن
تو اپنے منازل کا ایک ماہ بنے مناہی کی گردن نون ہی جب اسکو گرا دینگے ماہی رہیگا اور
تیری منزلین بھی مثل ماہ کے ہین چنانچہ اول منزل قبر دوسری بعد بعث کے میدان حشر اور
پھر حساب گاہ اور صراط وغیرہم تاج کبر و غرور کا سر سے اتار تو بر و احسان پائے کبر کا تاج کاف
اسکو اتار لینے سے بر رہتا ہی جو بمعنی نکوئی و احسان کے ہی دیدہ اپنے اعمال سے اٹھا لے
تو امال بعید کو پہونچے دیدہ اعمال کا عین ہی جب اسکو اٹھا لینگے امال رہ جائیگا بمعنی امید ہا
چشم رعایت کی کسی سے مت رکھ تو رایت بلند پائیگا چشم رعایت کی بھی عین ہی جب عین
نہ رکھینگے رایت رہیگا رایت بلند ہونا عالی رتبہ ہونا دندان مسالت کہ غیر سے الغیر یعنے سوا
خدا کے غیر کے سامنے مت گوگڑا اور سوال نہ کر کہ غیب سے تجکو مال ملے دندان مسالت کی
سین ہی جب یہ دندان نہ رہینگے مالت رہیگا گویا مال تیرے لیے موجود ہی اور تیرا ہی ہے
مسالت سوال کرنا رو فاجر بد کار کا مت دیکھ تو خدا سے اجر پائے فاجر کا منھ فا ہی جب
اسکو نہ دیکھینگے اجر رہیگا اجر بدلا اور مزدوری دہان محامد یعنے مخلوق کی تعریفون مین دہان
مت کھول تو حامد حق کا ہوئے دہن محامد کا میم ہی جب میم نہو گا حامد رہیگا محامد تعریفین
حامد تعریف کرنے والا سینہ ملک کا تیغ وقت سے کہ الوقت سیف فرمایا ہی پھاڑ تو مالک
بنجائے ملک کا سینہ لام ہی جب اسکے اور میم کے درمیان مین تیغ الف کی لا دینگے مالک
ہو جائیگا دل دنیا کے مصلح سے اٹھا لے تو تو خود مصلح ہو جائیگا دل مصالح کا الف ہی اسکو
اٹھا لینے سے مصلح ہوتا ہی بمعنی اصلاح کنندہ پہلو جہال سے خالی کر یعنے انکا

توجل عقل کا ہم پہلو ہوگا پہلو جہال کا ہا ہی جب اس سے پہلو تہی کرینگے جل رہیگا جو معرب
حل کا ہی بمعنے گل یاسمین و گل سرخ و جامہا و پوششہا پشت خلق سے پھیر لے تو حل و حبیب
حق کا ہوئے پشت خلق کی قاف ہی جب اسکو پھیر لینگے خل رہیگا بمعنی دوست قدم ریاضت
کا اٹھا تو ریاض رضوان کو پہونچے معنے ترکیبی کی روسے قدم اٹھانے سے مقصود تیز رو ہونا
اور معنے مجازی کی روسے گرانا تا ریاضت کی جو اسکا قدم ہی جب نرہیگی ریاض رہ جائے گا
ریاض جمع روضہ کمیت ترکتازی کے کو نچین مار یعنے ظلم و غارت مت کر تو کمی سے یعنے دلاور
میدان فراست کا ہوئے کمیت جب بے پے ہوگا کہ وہ تے ہی کمی رہیگا فراست بفتح گھوڑون
کے معاملہ اور پہچاننے مین ہوشیار ہونا بس ابہام ہی برعایت لفظ کمیت کے پا و سر لفظ
من و ما کا در ہم توڑ تو ہمام و سردار سپاہ ہمت کا ہوئے پا لفظ من کا نون ہی اور سر لفظ ما کا میم
جب اس پا و سر کو لفظ ہم مین توڑ ینگے ہمام ہو گا جیساکہ اشارہ درہم شکن کا ہی ہمام بمعنی
سردار گوشہ عزلت کو مت چھوڑ تو زلت نرکھے زلت کے معنے ڈگ جانا گوشہ عزلت کا عین
ہی اگر اسکو چھوڑ دیگا زلت رہیگا جامہ مفاخرت کا اتار تو خلعت فاخر تصوف کا پائے مفاخرت
کا اول آخر مت ہی بیچ مین فاخر معلوم ہوتا ہی کہ مت بمعنی کسی جامہ کے ہی جیب تمرد و
سرکشی کے ٹکڑے کرتا فرد ہوئے جیب تمرد کی تا ہی جب پارہ ہو جائیگی مرد رہیگا سر
تواضع کا سب کے قدم پر رکھ کہ تقدم یہی ہی تواضع کا سرتا ہی قدم پر آنے سے تقدم ہوگا تقدم
کے معنے پیش ہونا تاج ترک کا سر پر صدر ریاست کے رکھ یعنے ریاست مین جو بالاسے بالا
شی ہی اسکو ترک کر کہ تصدر کا نشان یہی ہی تاج ترک کا تا ہی صدر کے سر پر رکھنے سے تصدر
ہوتا ہی تصدر پیشگاہ مین بیٹھنا جیساکہ معمول امرا و سلاطین کا ہی **الاختلاف** متن
مطبوعہ مین بجاے ما ہی نا ہی اور بجاے حبیب جیب اور مگذار کو نگذار غلط لکھا ہی۔
نکتہ اے درویش دستار لام الف لاف از سر بیندا زکہ علامت شرف یابی شیرازہ
الف و دال از اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم بکشاے کہ در جریدہ عنقا ثبت گردی پای
توسن نفس را بعین اربعین عبادت منعل دار تا چشم بر کرا یعنے خواب غفلت
ترق جیم جہاد بر سرہ یعنے قوت نفس سنگین دل زن کہ حجرہ بشوق حق افروختہ گردد

حماق میم والف ماومن ازگردن حماقت بنہ تاحقت قوت ونصرت بخشد باسترہ صاد مِلح
سرجفاتراش کہ صفای قلندری ازروے پاکے یابی بہ چوگان لام حال کوی سموات میم
مدور رابربائے تاسلوات میدان توحید بینی موزہ طاہی طلب از پائے اختلاط ناکسان
بیرون کن اگراختلاز روضہ جنان انجنان میجوئی بنابے عین فم الثعبان انتفاع کنج دنیا ازپادرافگن
اگرانتفاع خرابی بقاع دین میطلبی گرہ ہاے ہمیان ہمت ازسر ہمت بکشائے تانامت
میان خلق ظاہرشود نہال دندان سین فسحت امل بہ تیرلابرکن تافلاحت تخم حسن عمل حاصل کنی
اللغات علامت شرف کی فاہی سقیم بیمار کراع بالضم گروہ اسپان اربعین چلہ منعل نعل کوفتہ
کرا بفتحتین آغاز خواب کردن مرہ بالکسر صفراوقوت وکمال عقل جمرہ بالفتح اخگروآتش
حماق بالضم وبالفتح وہ آبلے کہ آدمی کے بدن پرنکل آتے ہین پاکی معروف واسترہ سلوت
بالفتح خرسندی وتسلی توحید ایک کرنا اور غداء وجل کوایک جاننا اختلاط آمیختن اورشوریدہ
اورتباہ ہونا جنان بکسر جنت حنان بفتح وتشدید نون بخشایندہ وآرزوکنندہ کسی چیز کااور
نام خداے تعالے فم بفتح وتخفیف وتشدید میم وبہرسہ حرکت نیز دہن ثعبان بالضم اژدہا وفم آبھائے
بیابان انتفا نیست ہونا ہمت بکسرہا وفتح با بخشیدن فلاحت نکوئی وکشتکاری معنے
ترکیبی نثر دستار لام الف کی جولاف کے سرپر بندھی ہی گرادے توعلامت شرف کی
پائے شیرازہ الف ودال کا اطراف صفحہ نسخہ اعتقادسقیم سے کھول تاتودفترعنقامین لکھاجائے
یعنے سب کہین کہ ایسے آدمی عنقاہین پانون کراع توسن سرکش نفس کاعین اربعین
یعنے چلون عبادت سے نعل دارکر توچشم کرا یعنے خواب غفلت پرباندھے جیسے کہ عامل لوگ
افسون پڑھکے خواب کسی کے باندھتے ہین چقماق جیم جہادکی مرہ یعنے قوت نفس سنگین دل
پرلگاتاجمرہ شوق حق کاافروختہ ہوئے یعنے شوق حق کاتیرے دل مین پیداہوئے حماق میم
والف ماومن کاگردن حماقت سے الگ کرتوحق تجکوقوت ونصرت بخشے یہ پھوڑاتیرے گردن کاہی
حاومن نہین ہی استرہ صاد صلح سے سرجفاکاتراش کہ صفاقلندری روسے پاکی سے پائے پاکی
کے معنے استرہ کے بھی ہین اورقلندرچارابروکاصفایاہی کرتے ہین چوگان لام حال سے کہ
کج بصورت چوگان کے ہی گیند مدور سموات کوجوبصورت میم کے ہی لیجاتوسلوات یعنے خرسندی

و تسلی میدان توحید کی دیکھی جسکے سامنے یہ سموات کیا چیز ہین موزہ طاے طلب کا پانون اختلاط
ناکسون سے نکال ڈال اگر جنان سے اختلاروضہ جنان کا طالب ہی بنا عین فم الثعبان یعنے
دہن اژدہا انتفاع کا نخ دنیا کو گرادے اگر چاہتا ہی کہ خرابی و را انتفا بقاے دین کی نہونے پاے
گرہ ہی ہمت کے سر ہمیان بخشش سے کھول تو نام تیرا میان خلق ظاہر ہوا ور نہال دندان سین
فسحت امل کا تیر لاسے اکھیڑ تو فلاحت اے نکوئی تخم حسن عمل کی تجکو حاصل ہو تیر یہان قوت
اور قدرت کے معنے مین ہی اور لاسے لا الہ الا اللہ اور نیز اس بات سے بھی اشارہ ہی کہ تشہد
کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے ہین کہ تیر دیدۂ شیطان کو ہوتی ہی معنے معماے نثر
لاف کے سر سے جو دستار لاکی گرادینگے ف علامت شرف کی رہجائیگی شیرازہ کتاب کا دوطرف
ہوتا ہی اعتقاد کے بھی ایک طرف الف ایک طرف دال ہی جب یہ شیرازہ کھول دینگے
بصورت عنقا کے رہیگا لفظ کرا کو جو عین سے منعل کرینگے کراع ہوگا لفظ مرہ پہ جیم آنے سے
جمرہ ہوتا ہی لفظ حماقت سے جب لفظ ما الگ کیا جائیگا حقت رہیگا بتاے خطاب کلمہ جفا کو
اگر صاد صلح سے تراشین گے صفا حاصل ہوگا سموات کے میم کو جو بصورت گیند کے ہی
چوگان لام سے لیجائینگے سلوات ہوجائیگا اختلاط کی طا نکال ڈالنے سے اختلا رہتا ہی جنان
جنان تصحیف انتفاع کی عین گرانے سے انتفا رہتا ہی لفظ ہمیان مین ہے موجود ہی یعنے
اول مین ہا پھر میم بعد میم کے یا حسبکا مجموع ہی ہوا باقی ماندہ کے قلب سے نام ہاتھ
آتا ہی فسحت کے دندان سین جو لاسے توڑے جائینگے فلاحت ہوگا محسنات کلام
لام الف لاف کا لا ایسی ہی صورت رابعین کہ راماقبل کو بعین کے ملانے سے ہوتی ہی اور
اربعین کیسے خوب الفاظ ہین علی ہذا حماق وحماقت تجنیس زائد پاکی کا لفظ مناسب
استرہ کے موزہ کو طا ٹھرانا کیسا خوب ہی ہمیان سے ہے کیا ہی خوب نکالی ہی فلاحت
مین ایہام بمعنی نکوئی وکشتکاری اسی رعایت سے لفظ تخم اور حاصل لاہا ہے
الاختلاف نسخ مطبوعہ مین بجاے کراع کمراغ اور منعل مشعل اور حماق حماق اور
بنا بہ بنا غلط ہی —
نکتہ اے درویش دامن دواج تجرید بدست آر تا جید باشی سر از بستر غفلت بردار

تابت شہوت برزمین مانند مغز از سر مخالفت بیرون آر تا سر الفت ترا بسروری برساند روی دل از در خلائق بگردان تا روی وری آن بر تو تجلی کند دم از قدم صدق دور مدار تا دعوی قدم داری از تو راست آید پشت مطامع بشکن تا معیار آئینہ صفا معائنہ بینی لب از عین لعب بپرداز و با آب چشمہ شریعت تر ساز تا الباب طریقت دریابی پا از میان محبان بیرون منہ تا اسیر محن نگردی دست از لفظ سدید باز مگیر تا سد طریق نہ بینی آستین بہ سر سراب قیعہ دنیا افشان کہ کمال این ست ارہ مسکنت بکش کہ مکنت و ثبات نہال اقبال آنست نیزہ خلاف بینداز کہ خلف خلیفہ بحق باشی کمان حنق را قربان ساز کہ لائق قرب حق شوی دندان توسن نفس برکن تا دامنگیر تو نگردد یعنے تولا بحق کن پشت تو ہما بشکن تا ہمہ زیر دست تو شوند یعنے توکل بر خدا کن حلقہ از سر متابعت در گوش نفس کن تا منفس و عزیز گردی مہر از روی مہر بر جبین روح نہ تا مروح شوی ارہ از سین سکینت برنا ی کینت نہ تا نایت ستائے سبحانی شود پردہ از دال درایت بر روے ریانہ تا رایت دریاے عرفان شود **اللغات** دواج بالضم پالاپوش و بتشدید واو نیز تجرید برہنہ کرنا زمین کا گیاہ سے اور تلوار میان سے کھینچنا اور آراستہ کرنا درخت کا اور پوست نکالنا جید بالفتح و تشدید یاے مکسورہ نیکو و سرہ مطامع جمع مطمع جاے طمع لباب بالضم خالص ہر چیز محن بکسر میم و فتح حا جمع محنت سدید راست و درست و محکم و استوار سد بالفتح و تشدید دال مانع و حائل ید دست سراب بفتحتین دھوکا قیعہ بیابانہا کم آستین آل سراب مسکنت خواری مکنت بضم میم بمعنی قدرت و توانگری بالفتح خطا خلاف بکسر جھگڑا و مخالفت خلف بفتحتین فرزند صالح حنق بفتحتین خشم و خشم گرفتن تولا بفتح اول و ثانی ولام مشدد محبت و امید برگشتن مروح بالفتح شادمان رایت ای راے تو درایت بکسر دانستن **معنے ترکیبی نثر**

اید رویش دامن دراج یعنے لباس تجرید کا ہاتھ مین لا توحید ہوئے سر بستر غفلت سے اٹھالے تو بت شہوت کا زمین پر رہ جاے مغز سر مخالفت سے نکال تو سر الفت تجکو سروری کو پہونچا دے روے دل کو در خلائق سے پھیر تو وری اسکی جو فر بھی ہی مراد خوبی سے تجہپر جلوہ کرے دم قدم صدق سے دور مت رکھ صادق بنا رہ تو دعوی تیرے قدم داری کا راست خدمت

ٹھہرے پشت مطامع کی توڑ تو معیار آئینہ صفا کی دیکھے لب عین لعب سے خالی کر اور آب
چشمہ شریعت سے تر کر تو لباب طریقت پائے پانون درمیان محبان دلی سے مت نکال تو اسیر
محن کا نہوئے ہاتھ لفظ سدید سے مت لوٹا تو سد طریق سامنے آئے یعنے محکم استوار کا رسے
ہاتھ مین ہاتھ دے کہ وہ مرشد راہبر ہی تا سد راہ و مانع سے تجکو بچائے رہے آستین سر سراب
قیعہ دنیا پر جھاڑ یعنے اس دنیا کو جو ایک دھوکا ہی کہ ہی کچھ اور نظر آتی ہی کچھ اور دراصل کچھ نہین
ترک کر کہ یہی کمال ہی ارہ مسکنت کا کھینچ کہ مکنت اور ثبات نہال اقبال کی یہی ہی جھنڈا خلاف
کا گرادے تا خلف خلیفہ بحق کا ہوئے کمان حنق کو قربان کر کہ لائق قرب حق کے ہوئے یعنے
خشم غضب سے باز آ کہ اس سے قرب حق حاصل ہو دندان توسن نفس کے اکھیڑ تو تیرا
دامن گیر نہو یعنے خدا سے محبت کر پشت جملہ توہمات کی توڑ تو سب تیرے زیر دست ہوئین
یعنے خدا پر توکل کر اور یہ توہم چھوڑ دے کہ اس سے نفع ہوگا اس سے فائدہ پہونچیگا حلقہ سر
متابعت سے نفس کے کان مین ڈال تو منفس اور عزیز ہے یعنے نفس کو اپنا مطیع کر نہ آپ
اسکا مطیع ہو جائے مہر روے مہر و محبت سے روح کی پیشانی پر لگا تو مرفرح اور شادمان ہوئے
ارہ سین سکینت کا نا سے کینت پر رکھ تو نا سے تیری ثنا سے سبحانی ہو جاے ای روشنی سبحانی
پردہ دال درایت کا روے ریا پر رکھ تو رائے تیری دنیا عرفان کی ہو جاے معنے معماے
نثر دامن لفظ دواج کا حرف جیم ہی اور دست مرادف ید جب ید دواج کے دامن کو پکڑ لیگا
جید ہوگا بستر سے جو لفظ سر کا کہ بستر مین موجود ہی اٹھالیا جائیگا بت رہ جائیگا لفظ مخالفت
کا سر مخ ہی بمعنی مغز جب اسکو نکال ڈالینگے بس الفت باقی رہیگا ردی کا مقلوب دری ہی
جسکے معنے فربہی ہین اور خوبی لفظ قدم کا قدم دم ہی جب معیار کی مع یار آئینہ کی ہوگی معائنہ
حاصل ہوگا لعب کو جو عین سے خالی کرینگے لب رہیگا اور لب کو آب شریعت سے تر کرینگے
لباب ہوگا پا محبان مین با ہی جب محبان سے یہ پا نکال لینگے محن ہوگا سدید مین ید مرادف دست
پس ید کھینچ لینے سے سد رہیگا آستین کا مرادف کم اور سر دنیا کا دال جب آستین
سر دنیا پر جھاڑینگے دال جاتا رہیگا ال رہیگا پھر کم دال ملکے کمال ہو جائیگا سکنت مین
ارہ سین ہی جب سین کھینچ لیا جائیگا مکنت ہو جائیگا خلاف مین نیزہ الف ہی جب اسکو

خلاف رہیگا نون حنق کا کمان ہی اسکو قربان یعنے دور کرنے سے حق رہتا ہی کلمہ توسن مین لفظ
سن بمعنی دندان کہ دامن تو مین واقع ہوا جب اسکو توڑ دینگے تو باقی رہیگا اور اس تو کو موافق
اشارہ تونگر دد کے یعنے تو نہ ہو جاے اور نہ حرف نفی جبس سے مراد لا ہی جب یہ لا تو باقی ماندہ
توسن سے ملحق ہوگا تولا ہوگا پشت تو ہمہ کی الف ہی جب اسکو توڑ دینگے تو ہمہ رہیگا جو عبارت
مین موجود ہی اور تو ہمہ بضمیر خطاب و ہمہ حرف سود مرادف توکل جو بصورت توکل ہی جسکو
کہا ہی توکل بر خدا کن توکل ہو جائیگا متابعت کا سر میم ہی بصورت حلقہ بس نفس کے کا نین
ڈالنے سے منفس ہو جائیگا یعنے عزیز مہر ہوے مہر کی حسب صورت میم ہی جب جبین لوح پہ
رکھینگے مروح ہوگی بمعنی شادمان مہر تجنیس لفظ نا پر جب سین رکھا جائیگا سنا ہوگا روے
ریا پر جب دال ہدایت کا پردہ رکھینگے دریا ہوگا **محسنات کلام** تجرید مین بھی یہ موجود ہی
ایسے ہی بستر مین بر مغز اور سرا اور سروری باہم مناسب شریعت مین ایہام ہی کہ بمعنی
جوسے بزرگ کے بھی ہی خلاف اور خلفت اور خلیفہ بحق مین کیسی بلاغت ہی کہ خلیفہ بحق مین
درمیان روافض اور نواصب اور اہل سنت کے خلاف بھی ہی اسیواسطے لفظ خلاف
اور خلیفہ بحق ایراد فرمایا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے جید چند اور سروری
سردی اور وری وراے اور سکینت سکنت اور ثابت نایت اور سناے ثنا سے غلط لکھا ہی
اور دعوی قدم داری کے بعد از تو راست آید یہ عبارت بھی متن مین نہین ہی —

نکتہ ایدرویش دراری دراشک را دریا ساز کہ از یاری باری گوہر باری ابر و بینی
عین عناصر را بنور روحانیت بینا گردان کہ بینندہ عصر گردی بنیش جنان را پیدا کن کہ
دانش عرفان رسی نازآز را زائل کن تا نائل فضائل جاودان یابی مخازی خلق را
مخفی کن کہ درازی عمرت آشکار گردد بناے قوی شہوتے را ویران کن تا جو ارکعبہ حقیقی
قرآن بینی ابنیہ دنیوی را بنیاد کن تا از آیت عمارت اخروی نشان یابی مجاز عقل
را مجنون عشق کن تا در ناز و نعیم حقیقت رسی تر سباننده دہم را رسواے بلا ساز تا لواے
دعوی محبت شوی بناے محابا را با نفس محکم کن تا ابا نماید عین خرد را بخود بینی خورم مکن
تا مردنہ بیند مخیم عشاق را خانہ ساز کہ این مقام ملائم بزرگانست از کوی جاہ جوی گوشہ گیر

کہ منصب شہی اینست **مثنوی** فقر جوی کوہ غم بر دل کمار + پس ببین فرشہی از ہر کنار +
ترک جوے در تک بحر فنا + ہمچو رے کن نقطہ ہستی رہا + توبہ خواہی توبہی کن در خصال +
صورت توبہ توبہ دان در مثال + صبر جوی چشم بر احسان رب + روی ساز و آرزو در طلب +
گر توکل بایدت توکل حال + با حق افگن جوے این صورت کمال + ور رجا داری امید اندر
بلا + اجر دل دان فیض دیدار خدا + خوف خواہی از جلال ذوالجلال + خو طلب با فای فرقت
در وصال + شوق خواہی شق کن از غم سینہ را + پس ببین نو باب وحدت دل کشا +
صدق جوی صد کہ در تفصیل بود + ہمچو قاف اوردز اجمال از وجود + عشق جوی حاجی آسا بیقرار
در طلب بر شق النفس چشم دار + عقل خواہی چشم نہ بر امر قل + تا بر دفیض از ضمیرت عقل کل +
علم جوے نفی علمت از یقین + عین بین بر حرف نفی از علم دین + وقت خواہی تقوی دل بیکران +
جوی تا وقت تو گردد خوش ازان + حال جوی چون الف بگذر زخم + تا نشوے در حل مشکلہا علم +
بسط خواہی چون بط از بحر خطر + در سلوت بر دل آور بر گذر + قبض جوی محو ساز از ضیق دل +
نقطہ لوح وجود آب و گل + قرب جوی ہمچو عنقا در طلب + در پس قاف قناعت جوے رب +
جذبہ خواہی در چہ درد و بلا + قربت ذب جو چو یوسف از خطا + وار وتبایدز حضرت بر دوام +
چون الف در ورد شبہا جو قیام + سکر خواہی صافی کاس ادب + در سرا در تا زحق یابی طرب +
صحو جوی صحبت از بت دور دار + تا زوجہ وے شود ظرفیت یار + کشف خواہی شین شہوت
را عنان + در کف آور تا شوی زاہل عیان + وجد خواہی واو وحدت رو نمود + محو کن واو
دوئی را از وجود + چشم یک بین شق عاشق شد ز دوست + دیدہ کو دو ہمی بیند عدو ست +

اللغات دراری جمع دری بالضم و بالکسر و تشدید یا کوکب رخشندہ باری پیدا کنندہ از خاک
عصر بہر سہ حرکت و بضمتین آخر روز سرخ ہونے آفتاب تک و گرد و غبار جنان بالفتح جان و دل
عرفان بالکسر شناختن نائل عطا و صواب مخازی جا ئیہائے رسوائی ماخوذ خزی سے جوار
بالکسر ہمسائگی قران بالکسر نزدیک ہونا کسی چیز کا کسی چیز سے آبنیہ جمع بنا مجاری بفتح
جا ہائے جاری شدن و راہہائے روان شدن مجنون جنون زدہ محا بالضم اول مروت
و اعانت وصلح اور چھوڑ دینا رمد بفتحتین درد چشم مخیم بفتح جائے خیمہ زدن بسط بالفتح فراخی

وگستردن سکوت خرسندی وتسلی صحو ہوشیاری اور ہشیار ہونا عیان بکسر دیدن بچشم وجد بالفتح
اندوہگین ہونا وبالکسر تونگر ہونا شق بالفتح وتشدید قاف رخ مین ڈالنا کسی کو اور مشکل ہونا
کام کا معنے ترکیبی نثر ایدرویش دراری دراشک کو دریا بنا یعنے نہایت کثرت سے برسا اور
بہا کہ باری یعنے خداے تعالی سے یاری ومدد گوہر باری ابرو کی دیکھے یعنے جیسی گریہ وزاری
کریگا ویسی ہی آبرو پائیگا اپنے عناصر کی آنکھ نور روحانیت یعنے باطنی سے روشن وبینا کر بینندہ
حصر کا ہوئے یعنے ہمصر تیرے تجکو بینندہ جانین بصیرت دلکی پیدا کر کہ علم عرفان کو پہونچے اور خدا کا
پہچاننے والا ہوجاے ناز آز کی زاکو ئل کر یعنے ئل بنا تب نائل عطاے فضائل کو پائے اور وہ
فضائل جوجا وداں ہین مجازی یعنے جومہیقے کہ رسوائی خلق کے ہون اُنکو مخفی کر اور چھپا کہ دلازی
تیری عمر کی تجکو ظاہر ہوا ی حیات طیبہ سرمدی بنا قوی شہوتی کو ویران کر تو ہسا نگی کعبہ حقیقی کا
قران دیکھے اور اس سے نزدیک ہوجاے اور مقربون کے مقام کو پہونچے دنیا کی بنا ؤن کی بنیاد
متکر تو آیت عمارت اُخروی سے نشان پائے اور اُنکو فائز ہوئے جو مجازو بے اصل
باتین عقل کی ہین اُنکو عشق کا مجنون بنا تو نازو نعیم حقیقت کو پہونچے یعنے اسکی لذت
وخوش عیشی سے محظوظ ہو تیرا وہم تجکو ڈراتا اور مصیبت عشق سے بچاتا ہی تو اسکو بلا
مین ڈال کے خوب رسوا کر تو دعوی محبت مین قوی اور توانا ہوجاے بنا محابا کے نفس سے
محکم ومضبوط کر یعنے مروت وصلح جیسی مصلحتا دشمن سے کرلیتے ہین تا سختی نرمی مین ابا وانکار
نہ کرنے پائے عین خرد کو خودبینی سے خوش مت کر تا رمدا ور درد چشم نہ دیکھے کہ خود بینی ہی رمد
ہوجائیگی جس جگہ کہ عشاق نے اپنا خیمہ کھڑا کیا ہی وہان تو اپنا گھر بنا کہ مناسب بزرگون
کے یہی مقام ہی جاہ جوئی کے کوچہ مین قدم مت رکھ اس سے گوشہ پکڑ کہ منصب شہی یہی ہی
معنے ترکیبی مثنوی اگر طالب فقر کا ہی تو غم کے قاف یعنے پہاڑ دل پر تعینات کر کہ کسی وقت
علیحدہ نہون جیسے متعین لوگ پیچھا نہین چھوڑتے پھر فرشہی کو دیکھ کہ تیرے ہی گرد رہیگی
کبھی جدا نہوگی اور اگر طلب ترک دنیا کی ہی تو بحر فنا کے تک وقعر مین رہے کیطرح اپنے
نقطہ ہستی کو چھوڑدے یعنے جیسے کہ رے مین نقطہ نہین ہی تو بھی اپنے نقطہ ہستی کو محو کر دے
اور اگر تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو مقام توبہ کا روزی ہو جو گناہون کو میٹ دیتی ہی تو بھی وخوبی

اپنی خصلتون مین پیدا کرا اور خوش خصال ہوا سواسطے کہ صورت توبہ کی مثال مین توبہ ہی
دیکھ لے اور جو صبر ڈھونڈھتا ہی تو احسان رب پہ آنکھ لگائے رہ اور صورت سامان اور
آرزو کی بر مین ڈھونڈھ یعنے نکوئی اور احسان مین اور اگر توکل کا طلبگار ہی تو توکل حال اپنے
خدا پر ڈالدے اور اُسی کے بھروسہ پہ چھوڑدے اور اسی صورت کو ڈھونڈھ یہی توکل کا کمال ہی
اور اگر صفت رجا کی چاہتا ہی اور اُمید رجا کی رکھتا ہی تو کیسی ہی بلا ہو یہی جانے رہ کہ انجام اسکا
فیض دیدار خدا کا ہی اپنی اُمید سے برگشتہ نہو اور جو خواہان ہی کہ جلال حضرت ذو الجلال سے
خوف کی صفت کے ساتھ موصوف ہون تو اگرچہ وصال مین ہو لیکن خوفاے فرقت کی
ڈھونڈھ یعنے جیسے فرقت مین آہ و نالے کیا کرتا تھا ویسے ہی وصال مین کر کہ مبادا اُسکے
استغنا سے جو صفت معشوقون کی ہی محروم نکردیا جاؤن اور اگر اُسکے شوق کا شائق ہی
تو غم سے سینہ کو شق کر اور غم سینہ مین بھر لے بس اُسی شق کو سمجھ لے کہ گویا باب دل کشا
وحدت کا کھل گیا ہی صدق اگر چاہتا ہی تو لفظ صدق کی صفت اختیار کر کہ اسکی اجمال و تفصیل
دونون یکسان ہین یعنے مفصل بھی صد ہی اور مجمل بھی صد کہ وہ قاف ہی صد عدد و الابس
تو بھی اپنی اجمال و تفصیل مین تخلف مت کر جو مجملاً کہے وہی مفصلاً کہہ اور اسی لفظ صدق سے
صفت صدق کی سیکھ لے اور اگر مرتبہ عشق کو ڈھونڈھتا ہی تو حاجی کی طرح بے قرار رہ اور
اُسکی جستجو مین شق النفس پہ یعنے وہ ایذا و سختیان جنکا تحمل لوگون کو دشوار ہوا پنے آنکھ لگا
اور منتظر رہ حاجی سے تشبیہ بنظر احتمال و برداشت تکالیف شاقہ کے ہی کہ جسکے وہ متحمل
ہوتے ہین اور اگر عقل کی خواہش ہی تو امر قل پر چشم رکھ تب تو اس رتبہ کو پہونچیگا کہ
عقل کل جسکا وہ امر قل لایا ہوا ہی تیرے دل سے فیض حاصل کرے اور قل سے مطلب
یہ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قل کے ساتھ امر ہوا ہی ہم لوگون سے کہدینے کو
علم ڈھونڈھتا ہی وہ یہی علم تو ہی کہ تیرے علم کی نفی ہی یقین سے اسکو حاصل کر اور اپنے
علم کی نفی کر دیکھ لے علم مین عین حرف نفی پر جو لم ہی رکھی ہوئی ہی بس یہ اشارت ہی کہ
سوائے علم دین کے سب کی نفی کر اور اگر وقت کا طالب ہی کہ تجکو وہ وقت حاصل ہو
جو وقت مین محسوب ہوتا ہی نہ بیکار ضایع تو تقوی بیکران ڈھونڈھ کہ اس سے

وقت تیرا خوش ہوگا قابل حساب و شمار کے اور اگر حال کی طلب ہی کہ کاملین کا سا حال
مجکو نصیب ہو تو الف کی طرح راست و مستقیم بے پیچ و خم ہو جا تو اور ونکی حل مشکلات
مین علم اور مشہور ہو جائیگا اور جو بسط کا خواستگار ہی تو بے فکر و خطر بحر پر خطر سے مہر
خرسندی کی دل پر لگا اور گذر جا پھر بسط ہی بسط پیش آئیگی ع در پس ہر گریہ آخر خندہ
ایست + فیض چاہتا ہی تو یہ تختے وجود آب و گل کا ایک نقطہ ہی یعنے دل تیرا اس سے
ضیق کو مٹا ڈال پھر اسکا فیض دیکھ کہ کیسی فتوح و کشود حاصل ہوتی ہی ساری ضیق
اسی کی ہی اور جو قرب حق کا ڈھونڈھتا ہی تو عنقا کی طرح قاف قناعت کے پیچھے اپنے
رب کو ڈھونڈھ لے کہ موجود ہی جذبہ چاہتا ہی تو یوسف کے مثل چاہ درد و بلا مین قرب
رب کا ڈھونڈھ یعنے رنج و تردد اور محنت تعب اور خطا سے دوری و تجاوز اختیار کر پھر
جذبہ کے جذب کو دیکھ کیا نہین جانتا یوسف کو کیسا اُس چاہ سے نکالا اور کیسے جاہ و مرتبہ
ظاہر و باطن کو پہونچایا اور اگر واردغیبی کی جو دل پر عاشقان حقیقی کے وارد ہوتے ہین تجکو
خواہش ہی کہ حضرت ذوالجلال سے ہمیشہ تیرے دل پر وارد ہون تو الف کی طرح ورد
شب مین جو مراد پچھلی راتون سے ہی قیام ڈھونڈھ اور منتظر رہ کہ وہ وقت نزول
واردات کا ہی اور اگر مستی ڈھونڈھتا ہی جیسے مست جام الست کے مست و بیخود ہو جاتے ہین
تو صاف صاف پیالے ادب کے جن سے مراد احکام شریعت کے ہین پی اور سر مین اپنے
انکا کیف و سرور جما تو دیکھ کیسا لطف و طرب خداے تعالی سے پاتا ہی صحو یعنے ہوشیاری
چاہتا ہی تو صحبت بت سے جو غیر خداے تعالے کا ہی آپکو دور رکھ اور کنارہ کش رہ تو وجہ
اُسکی ہر طرف سے تیری یار ہو جیسا کہ فرمایا اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدہر مُنہ پھیروگے
اودھر ذات خدا کی ہی پس ہوشیاری یہی ہی کہ کسی وقت اُس سے غافل نہوئے اور جو
کشف چاہتا ہی تو شین شہوت کی عنان اپنے کف مین لا تو تو اہل عیان سے ہو جائیگا جو
ہر چیز کو بچشم دیکھتے ہین اور اُنکے سامنے بحجاب و حائل عیان ہوا اور اگر طلب وجد کی ہی او
واو وحدت نے جو مقدمہ وجد کا ہی مُنہ دکھایا تو فوراً واو دوئی کو جو وجود مین ہی محو کر دے
اور یکتائی و یک بینی اختیار کر پھر وجد ہر طرف سے حاصل ہوگا عاشق کی شق چشم یک بین ہی

کہ وہ اپنے دوست کے سوا غیر کو نہ دیکھتا ہی نہ جانتا ہی اور جو دیدہ کہ دو دیکھتا ہی وہ عدو ہی
معنے معماے نثر اگر درداری سے لفظ در کو اگر دریا کرینگے یعنے یا سے بدل لینگے یاری ہوجائیگا
اور یاری وباری تصحیف یکدیگر اور جب عین عناصر کی بینا ہوگی یعنے بے لفظ نا کے عصر رہیگا
لفظ پیدا کے دو جز ہین پے اور دا جب پے دا سے بدل جائیگا یعنے بجاے بے بینش سکے دا
تو دانش ہوجائیگا بے پے معما مین ایک ہین اور کلمہ نازکے بھی دو جز ایک نا دوسرا زا
جب زائل سے بدل جائیگا نائل ہوگا مخازی کے بھی دو جز ایک مخ دوسرا ازی جب مخ کو
فے کرینگے اور فے سے باعتبار ترادف ذر مراد ہی بس در کو ازی پر لانے سے درازی ہوگا جیساکہ
ایماہی مخازی خلق را مخفی کن یعنے مخازی کی مخ کو فے کر لفظ قوی کے بھی دو جز ایک قاف
دوسرا وی جب وی موافق اشارہ ویران کے جو بتاتا ہی کہ وی ران ہی ران سے بدلجائیگا
قران ہوجائیگا انبیہ کی بن با دونون ہین جب اسکی بنیاد نر کھینگے آیت رہیگا جو بحالت
وقف آیہ ہوجاتا ہی جیساکہ انبیہ سے باقی رہیگا مجاز کے بھی دو جز مج اور آز جب مج کو نون
کر لینگے ناز ہوگا جیساکہ کہا ہی مجاز عقل را مجنون کن یعنے مجاز عقل کی مج کو نون کر ترسانندہ
مین لفظ رس موجود ہی جب اسکو وا سے بدل لینگے تو انندہ ہوجائیگا اسکا ایما لفظ رسوا ہی
یعنے رس وا ہی محابا سے جو مح محکم کا کم کرینگے ابا رہیگا اسکا اشارہ یہی لفظ محکم ہی یعنے مح کم کر
مخیم کی خے کو جب نہ کرینگے یعنے لا کہ نہ اسکا ترجمہ ہی اور میم باقی ماندہ مین لائینگے ملایم ہوگا
جسکا اشارہ خانہ ساز ہی یعنے خا کو نہ اولا بنا کوے مین جب کو کوشہ فرض کرینگے شہی ہوگا
موافق رمز گوشہ گیر یعنے کو کوشہ فرض کر اور کاف گاف تو معما مین ایک ہین معنے معماے
مثنوی فقر مین دل نفر کا قاف بمعنی کوہ ہی اور گرد اسکے فر ترک کے دو نون کنارون سے
تنگ حاصل ہوتا ہی اور تعرمین اسکے جو بیچا بیچ ہی رے بے نقطہ والی موجود تعبہ اور تو بہ
یعنے تو ضمیر اور بہ بمعنی بہتر دونون تجنیس تام چشم سے مراد صاد جب لفظ بر پہ آئیگا صبر ہوگا
توکل اور توکل تصحیف ہمدگر اسمین بھی تو ضمیر اور کل بمعنی ہمہ رجا کا قلب اجر ہی لفظ خوجب
حرف فا کو طلب کریگا خوف ہوگا شوق کا اول آخر شق ہی اور وحدت کا باب یعنے اول حرف
وا و جب شق مین دروازہ واو کا ہوگا شوق ہوجائیگا صد اجالی قاف ہی صد عددہ الا

اور صد تفصیلی لفظ صد جب صد تفصیلی کے بعد صد اجمالی آئیگا صدق ہوگا چشم مرادف عین کی ہی
لفظ شق پر رکھنے سے عشق ہوتا ہی عقل مین چشم جو ارادہ عین سے ہی قل پر لکھا ہوا ہی جب
عین کو کلمہ نفی پر کہ یہان لم مقصود ہی رکھینگے علم حاصل ہوگا تقوی کا کنارہ یا ہی جب بیکران
کرکے مقلوب کرینگے جیسا کہ ایا لفظ گرد دسے ہی وقت ہوگا اور حرف الف کو حل مین
لانے سے حال ہوتا ہی مہر سلوت ای آفتاب سلوت مین جو سین ہی کہ نجوم مین علامت
شمس کی ہی جب بطکے دل مین لائینگے بسط ہوگا ضیق قلب فیض کا مگر ضیق سے ایک
نقطہ محو کرنے کے ساتھ جیسا کہ اشارہ محو ساز کا ہی اور نقطہ از ضیق دل کا لفظ رب کا جو
پیچھے قاف کے آئیگا قرب ہو جائیگا لفظ چہ مین جو قربت ذب کی ہوگی جذبہ حاصل ہوگا اور
ذب بمعنی تردد و خشک لبی ورد مین الف آنے سے وارد ہوتا ہی کاس صاف حرف کاف
بلا سین کہ باتا کی طرح کا بھی کہتے ہین جب لفظ سر مین آئیگا سکر ہو جائیگا صحبت مین لفظ بت
کا موجود اسکو دور کرنے سے صح رہتا ہی اور جو واو جہ کی اسکی یار ہوگی صحو حاصل ہوگا شین
شہوت کا کف مین لانے سے کشف ہوتا ہی واو دوئی دوسرے واو وجود سے اشعار ہی کہ
اسکو محو کرنے سے وجد ہوتا ہی چشم سے ارادہ عین کا ہی جب یہ عین یک بین ہوگا کہ وہ
ایک بھی الف ہی بس عا ہوگا اور یہ عا جو شق پہ آئیگا عاشق حاصل ہوگا ایسے ہی دیدہ سے
بھی مرادعین ہی جب یہ عین دو کو دیکھینگا عدو ہو جائیگا **محسنات کلام** درویش مین ہا
اور دراری اور درا شک اور دریا اور گوہر اور مناسب انکے آبرو زائل نائل فضائل
ہوزن اور برعایت کعبہ قران کہ حج وعمرہ ملانے کو بھی کہتے ہین مجاز وحقیقت متضاد دکمار
وکنار تجنیس مفروقی تو بھی لفظ تو بہ کے ساتھ کیسا بہتر ہی صبر مین صورت بر براحسان مین
بر رب مقلوب بر برطلب مین براور انکے سوا اور بہت سب صنایع بدایع سے ہین
الاختلاف شارح نے لفظ دراری کو درازی ٹھہرایا ہی یاری کو بازی بھر بازی تصحیف یاری
قران کا معا انھون نے یون نکالا ہی کہ ویران کا لفظ تحلیل ہوا دو جز سے ایک وی دوسرا
ران ولفظ وی کہ در قوی ست چون تبدیل یابد بلفظ ران قران میشود انتہی یعنے اس
معا کو قوی سے نکالا ہی اور قوی کی وی کو بمعنی ران کے لیکر قران کیا ہی اب خیال کیجئے

کہ جب بنیاد اسکی ویران سے ہوگی تو ویران مین وی بھی موجود ران بھی اور وی بجاے
ران کے ہوا دو لفظ ران کے جمع ہوے اور کاف کا ٹھکانا نہین پس ضرور ہی کہ قوی مین وی
بمعنی ران اور قاف موجود ہی ہو لیتیے ہین انبیہ کا معما بنیاد سے اس کے بھی دو جز کیے ہین
بن و یاد پھر لکھا انبیہ مین اگر یاد نون ہوگا امیہ رہیگا تم کلامہ مین سے اس کو بھی انبیہ سے
لیا ہی ان کا لفظ بنیاد کو تحلیل کرتا بیکار ہی یا نہین اور لفظ مجنون کہ بھی دو حصہ
کئے مج و نون جب مجاز کا لفظ مج اسکے نون سے تبدیل ہوگا ناز رہیگا انتہی عجب تر یہ کہ مجنون
مین نون موجود اور مج بھی نون سے بدلا جاے پھر ناز کے لیے آز کا لفظ کہان سے آئیگا آخر یہ کہ
مجاز کی مج کو موافق ایا مجنو نست کے نا سے بدل کے ناز کیا ہی علی ہذا لفظ رسوا کے دو ٹکڑے
رس اور وا جب ترسندہ کا لفظ رس وا ہوگا بھرا ہی لا کہ اس سے نون مفتوح مراد ہی
بمعنی نہ توانندہ ہوجائیگا یہ بھی ناک کے سے پھیر ہین انتہی مین نے تو ترسانندہ کے لفظ
رس کو وا سے بدل کے توانندہ کیا ہی کہ سیدھی بات ہی اور یہ کہ گوشہ کے لفظ کے دو ٹکڑے
ایک گو دوسرا شہ جو کلمہ کوی مین کلمہ کو منقلب بہ شہ ہوگا شہی ہوگا لیکن جب گوشہ کی گو
گوشہ سے منقلب کیا ہی تو شہی کی یا کہان سے آئی انتہی مین نے کوی جاہ جوی سے کوسے
کے کو کو شہ سے بدلا ہی تا یا حاصل ہو الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے دراری در مخازی کو فخازی
مجاز کو مجازی ابا کو اما اجمال کو اجمال ہین کی جگہ بہ ہین شفیق کے بجاے ضیف ذب کو ہمت
قیام کا مقام بت کو تب عنان بجاے عیان غلط لکھا ہی۔

فصل فی خاتمۃ الکتاب

نکتہ بندہ فتاحی اگرچہ در افتتاح این نسخہ فت و تفرقہ بسیار کشید اما بواسطہ الف
قلم امیدوار است کہ عاقبت نامش زندہ ماند رباعی نقش بتان معنی پیدا است الف
بیانم + ہر بیت من نظر کن بت درمیان ادوہ + در دودہ قلم ماند چون شمع زندہ نامم +
بنگر کہ ہست یعنی زندہ میان دودہ + اللغات فتاحی تخلص شاعر افتتاح کھولنا
شروع کرنا فت بالفتح و تشدید تا ریزہ ریزہ کرنا دودی کا تفرقہ پریشانی دہ سیعنی دس

دودہ ہوا و معروف بمعنی خاندان وخویش وتبار و دود چراغ یحیی نام مصنف رح **معنے**
ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین اگرچہ مین نے کہ تخلص میرا افتاحی ہی اس کتاب کی افتتاح
مین فت اور تفرقہ بہت اُٹھایا یعنے اس طرز و انداز پر جو اسکو شروع کیا اسکی نبا ہنے
اور انجام کو پہونچانے مین بڑی دقت و پریشانی مجکو پڑی لیکن کچھ پروا نہین یہ اُمید
تو مجکو قوی ہی کہ بواسطہ الف قلم کے آخر مین میرا نام زندہ رہے **معنے ترکیبی رباعی**
نقش بتان معنی کے میرے بیان سے ظاہر ہین ہر بیت کو میری دیکھ ایک بت ہی اور
ایسے بت کہ اسکے درمیان مین غور کرو تو دس اور ہین یعنے اگرچہ حسن وخوبی مین ہر بت
ایک معشوق پُر ادا ہی مگر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس بت مین سوا اسکی
خوبیون کے دس خوبیان اور جو مراد کثرت سے ہی نہ عدد مین بھرے ہوسے ہین دودہ قلم
یعنے خاندان قلم مین کہ مراد تالیفات و تصنیفات سابق وحال سے ہی نام میرا شمع کیطرح
زندہ اور روشن رہے دیکھ لے نام میرا یحیی ہی جسکے معنے زندہ اور وہ درمیان دوذہ کے
اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ مصنف رح کی عمر اسوقت مین بیس برس کی تھی **معنے معماے نثر**
فتاحی کا اول جز فت ہی بمعنی پریشانی و تفرقہ اور آخری بمعنی زندہ اور الف دونون مین
واسطہ چنانچہ ظاہر ہی **معنے معماے رباعی** بیان اور بتان تصحیف بیت کا اول آخر بت ہی
اور بیچ مین اسکے یا دس عدد والی جسکا اشارہ ہی میان اور دہ دودہ اور دودہ تجنیس تام
یحیی مین دودہ اول آخر کی دونون یا ہین جو حساب ابجد مین دودہ ہین **محسنات کلام**
فتاحی افتتاح صنعت اشتقاق عاقبت نامش کیسا خوب ہی کہ عاقبت بمعنی آخر کے
ہی اور حی بھی آخر مین واقع ہوا ہی لفظ دودہ برعایت شمع کے اور زندہ بمناسبت
یحیی کے کیسے ابلغ ہین اور باعتبار معنی خاندان کے دودہ مین ایہام بھی ہی **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین یحیی کی جگہ یہ صورت یحیی لکھی ہی —
تکملہ سواد این شبستان شبے ست عنبر افشان کہ در سایہ اش مخدرات معانی ستان
خفتہ اند شعر شبستانی چنان زیباست نزد ہر سخندانی + کہ تاریخ تمام او شدہ زیبا
شبستانی + **اللغات** شبستان وہ گھر جس مین رات کو رہین مخدرات بضم میم و فتح خا

وتشدید دال مہملہ زنان پردہ نشین ستان بکسر وہ شخص جو پشت پہ یعنے چت سوتا ہو
معنے ترکیبی نثر سواد اس شبستان کی ایک شب عنبر فشان ہی جسکے سایہ مین پردہ نشین
معانی کی آرام سے ستان یعنے چت پڑی سوتی ہین عنبر سے یہان عنبر حبشی مراد ہی کہ سیاہ
ہوتا ہی اور رات کو عنبر وغیرہ کی بتیان جلتی بھی ہین معنے ترکیبی شعر یہ شبستان ایسا زیبا ہی
ہر سخندان کے نزدیک کہ تاریخ تمام بھی زیبا شبستان ہی نکلی تفاولاً معلوم ہوتا ہی کہ اسم بامسمی
ہی ہو معنے معماے نثر شب کے سایہ مین جب بلفظ ستان سوئیگا شبستان ہو جائیگا
معنے معماے شعر صرف تاریخ اسمین ہی یعنے زیبا شبستان جسکے عدد شارح نے
آٹھ سو تینتالیس لکھے ہین **محسنات کلام** سواد شب عنبر سایہ سب مناسب یکدیگر
نکتہ ایدرویش بادی وسابق دراختراع واجتماع این نکات ودقایق جرات این اقل
خلائق ست ہرگاہ عقل متقدم بیان بادی وسابق این شبستان را بچشم خیانت ودای تصرف درامانت
بینی وماحق شود عادی وسارق باشد **قطعہ** فضل چو دستار سبق بر سر صد کس نہد + بر سر این عاشق ست
ازقصب فضل جہلا ہر کہ بروایت قصب گند شش صد ہزار + کردہ بود آن قصب غصب بہ نزد خرد + **اللغات** بادی
آغاز کنندہ و آفرینندہ سابق پیشی و پیشدستی کرنیوالا اختراع نئی چیز نکالنا اور پھاڑنا اجتماع
جمع کرنا و موافقت کرنا اقل کمتر تقدم پیش ہونا بینی خبردہندہ ماحق سخت گرم عادی
دشمن او حد سے گذرنے والا سارق دزد سبق بالفتح پیش ہونا قصب بفتحتین جامہ نازک
از کتان غصب بالفتح کوئی چیز کسی سے چھین لینا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین ایدرویش
ان نکات و دقائق کے جمع کرنے اور نئی طرز نکالنے مین ابتدا و پیشی اور جرات وہمت اس
اقل و کمتر خلائق کی ہی یعنے یہ طرز نئی مین ہی نے نکالی ہی اور ابتدا اسکی مجھی سے ہوئی ہی مین ہی
اسکا مخترع اور مین ہی اسکا بادی ہون اب اگر کسی وقت مین عقل جو ہر بات مین پیش
ہو جاتی ہی اس شبستان کے بیان مین جو اس بادی وسابق نے لکھا ہی چشم خیانت سے
دیکھے یا اے تصرف در امانت سے خبر دینے والی اور سخت گرم جوش ہوئی تو وہ عادی اور
سارق ہی یعنے اگر کوئی خیانت اور تصرف کی میری طرف نسبت کرے تو میرا دشمن اور
چور ہی مین نے کسی کی امانت مین اپنے تصرف کو نہین چھوڑا ہی نہ کسی کے تصرف کا محتاج ہون

بلکہ خود ایسا جیسا کہ قطعہ مین لکھتے ہین معنے ترکیبی قطعہ مصرع فخریہ کہتے ہین کہ فضل جو دستار
پیشی کے سیکڑون آدمیون کے سر پر رکھتا ہی یعنے جب کوئی پیشی، وسبقت اورون پہ پاتا ہی
تو فضل اُسکے سر پر ایک دستار فضیلت کی رکھتا ہی مین وہ شخص ہون کہ قصب فضل سے
میرے سر پر سو دستار ہین یعنے سیکڑون پھر میرے حق مین کوئی نسبت تصرفی کب کر سکتا ہی
اگر کوئی میرے اس قصب کو لیجائے اور چرالے اور سوگونہ اور ہزار گونہ تصرف آسمین کرے
اور بنائے تاہم خرد کے نزدیک وہ قصب غصب ہی ٹھیریگا اُسکا ہوگا معنے تماسے نظر
چشم سے ارادہ عین کا ہی جب عین خیانت سے بادی کو دیکھا جائیگا بادی ہوگا اور سابق کو اگر
ایے تصرف سے سارق ہوگا معنے معمائے قطعہ دستار مرادون سب کے ہی جب اسکو
صد کے سر پر جو مراد قاف سے ہی رکھینگے سبق ہو جائیگا عاشق مرادون صب جب لفظ صد
کہ اس سے بھی قاف مقصود ہی صب کے سر پر آئیگا قصب حاصل ہوگا اور جب صد کہ
حرف قاف ہی غین سے تبدیل ہوگا قصب غضب ہو جائیگا یعنے سو کے ہزار الاختلاف
متن مطبوعہ مین بجائے عقل فضل ہی کی جگہ منی اور ماحق کو مارحق اور صد کس کے بجائے
صدق کس غلط ہی —

نکتہ ایدرویش سواد شعروشاعری شبستانی ست کہ در شان او جز پست منزل نہ سازد
وسر چشمہ خیال او در دل لائیست کہ جز یخ وافسردگی عیش در تہ ندارد قلم از خیال دروغ
بردار کہ در خیل صدیقان رسی قدم از سودائے سواد بیفروغ درکش تا سو د صدیقان
بینی رباعی خواہی کہ شود سلک کلامت منتظم + بر نظم دہان بند بہ بست محکم + د اسے کہ
گرفت سود علم از عالم + انکو ز سواد شعر برداشت قلم + اللغات سواد گرد نواح شہر
شان بالفتح کار و حال اور وہ زمین پہاڑ مین جہان درخت وغیرہ لگائے جائین لائے
گل سیاہ کہ گرفت کاف کدا میہ ہی معنے ترکیبی نثر اے درویش سواد شعر و شاعری کا
ایسا ایک شبستان ہی جسکی زمین مین سوائے پست اور فرومایہ کے کوئی گھر نہین بناتا
جیسا کہ کہا ہی الشعرا اسفل العلوم اور وہ سر چشمہ کہ اُسکے خیال کا ہی اُسکے دل مین ایسی
لائے ہی کہ جسکی تہ مین سوائے یخ اور افسردگی عیش کے اور کچھ نہین ہی تو اپنے قلم کو

دروغ سے اٹھالے تو صدیقون کے خیل مین پہونچے اور قدم سودا سواد بیفروغ سے ہٹالے
تو وہ سود جو صدیقون کو حاصل ہوتا ہی وہی تو بھی دیکھے گا جیسا کہ فرمایا ہی یوم ینفع الصادقین
صدقھم **معنے ترکیبی رباعی** اگر چاہتا ہی کہ سلک تیرے کلام کے آراستہ اور منتظم ہوسکے
تو نظم پر ایسا دہان بند لگا جسکی بندش محکم و استوار ہو کہ وہ راستی ہی تو جانتا ہی کہ عالم مین
سے کسی نے سود و فائدہ علم کا حاصل کیا جسنے کہ سواد شعر سے قدم اٹھالیا یعنے نشعر لکھا نہ جھوٹ
کی شامت سے جیسا کہ کہا ہی احسنہا اکذبہا سواد کو پہونچا **معنے معماے نثر شبستان کے**
ول آخر شان ہی اور اسی شان مین پست کہ باد پا معمامین واحد ہی خیال کے دو جز ہین
ایک نے دونسرا ال پہلے کا قلب یعنے جو خیال کی تہ مین چھپا ہوا ہی دوسرے کا قلب لاے خیال
مین الف بمنزلہ قلم کے ہی جب اٹھالیا جائیگا خیل ہوگا سودا کا قدم الف ہی جب اسکو کھینچ لینگے
سود ہیگا **معنے معماے قطعہ** میم کہ از روے تشبیہ کے دہن ہی نظم پر لگانے سے منتظم ہوتا ہی
سواد کا الف بصورت قلم کے ہی جب یہ قلم اٹھالینگے سود رہیگا **محسنات کلام شعر و شاعری**
شبستان اور شان سر کلمہ شین سواد منا سب شب سودا سواد سود مین سر کلمہ سود دہان بند
ایک قسم عمل بھی ہوتا ہی مثل زبان بند و چشم بند کے علم عالم **اشتقاق الاختلاف** شارح
نے اس نکتہ مین سواے ایک معما شبستان کے اور کوئی معما نہین لکھا متن مطبوعہ مین شان کے
بعد او نہین لکھا چاہیئے تھا پست کو پشت اور صدیقان کے بعد رسی چھوڑ دیا یہ بھی ضروری تھا
یہ پستی مین یا یہ سب غلط ہین۔

مناجات الٰہی در اندم کہ خاتمہ شبستان حیات ما بہ دیباجہ مطلع صبح ممات رسد و نم حسرت
بدیدہ ما جلوہ دہد شین شربت شہادت ایمان از لب ہای بیان و سین سیماے سعادت
چادر دان از تا ہی تن عریان و الف و الفت احسان از نون نفس بے سامان ما دور مدار
قطعہ اگرچہ شبستان دیوان ما + نماید سر شینش از شین شر + شب ظلمت از روی ابد و دوردار
ستان انگشش از قبول ر نظر + اللغات مناجات بضم میم کسی سے راز کہنا الٰہی منادی ہی بحذف
حرف ندا و یاے متکلم یعنے اے معبود من شین شر سے مراد سخت ظلمت شب جسکی نسبت فرمایا
ومن شر غاسق اذا وقب یعنے پناہ مانگتا ہون سخت تاریکی شب سے جسوقت کہ گھر آتی ہی

معنے ترکیبی شعر مصرع اپنے حق مین دعا کرکے کہتے ہین کہ ای معبود میرے جسوقت یہین کہ میرے شبستان حیات کا خاتمہ دیباچہ مطلع صبح ممات کو پہونچے یعنے شب حیات میری ختم ہوئے اور صبح ممات کی شروع ہوئے حیات کو شب بلحاظ خواب غفلت کے کہا ہی اور ممات کو صبح بخیال بیدار ہو جانے اور چونک جانے کے اور اُسوقت مین نم حسرت میری آنکھون مین جلوہ نما ہو تو اُسوقت مین شین شربت شہادت ایمان کا میرے بیان کی بے کے لب اور سین سر پا سعادت جاودان کا تن عریان سے اور الف الفت احسان کا ہمارے نون نفس بے سامان سے دور مت رکھنا اور محروم و مہجور مت کرنا معنے ترکیبی قطعہ یعنے اگرچہ دیوان یعنے دفتر ہماری ذات کا بسبب گناہون کے ایک شبستان تیرہ و تاریک ہی کہ جسکا سر شین ہی شین شر کو جتا رہا ہی کہ اسمین شر ہی شر بھرا ہی لیکن تو شب ظلمت کو اس سے علحدہ اور دور رکھ اور پھر نظر قبول سے اسکی خریداری کرکے مقبول فرما اور اپنی بارگاہ عالی سے مردود مت کر معنے معماے نثر شین شہادت اور بائے بیان اور سین سعادت اور تائے تن اور الف احسان اور نون نفس سب کا مجموع شبستان ہی معنے معماے قطعہ شبستان کا سر شین اور شر کا سر بھی شین سر اور شر تصحیف شبستان سے جب لفظ شب کو دور رکھینگے ستان رہیگا حسب ایماے مصرع ۔

خاتمۃ الشرح

مین فدا ہون ہین فدا ہونین فدا	تیری شان پاک پر رب العلا	کیسی ہی اللہ اکبر تیری شان
جس سے ہر اک شان نے پایا نشان	شان تیری شان پر قربان ہی	جسکو کہیئے شان تیری شان ہی
شان تیری دیکھکر ہر دم خرد	کہتی ہی دل سے کہ اللہ الصمد	کبریائی اور بڑائی ہی تجھے
سب خدائی کی خدائی ہی تجھے	تو نے رحمت سے کیا پیدا ہمین	رحمت عالم ہی فرمایا جنھین
تو بھی رحمت وہ بھی رحمت ہمیلئے	ہمکو ہین رحمت پہ رحمت کے صلے	تو ہی نے مجکو دل دانا دیا
تو ہی نے دی عقل اور طبع رسا	پھر بتائی طبع کو اک راہ راست	تا کرے مسکہ جدا اور دوغ و ماست

طبع جسکی ہی کجی سے شیر خوار
ہو گئی یہ شرح مجھسے بے تعب
وہ شبستان جسکا اک گوشہ ہو
تیرہ شب اور روشنی کی روشنی
گو شبستان پر ہی اک روشن چراغ
اور اولوالالباب کو لب لباب
کہتے ہین روح القدس یہ طبع زاد
آشنا آب در یکدانہ کے
ہی ہر اک فن مین اُسکو یک فنی
کسکی ایسی فکر کسکی ایسی عقل
ایک حضرت بول اٹھے بیساختہ
ملک نظم و نثر کے انکو سرے
خاتمہ مین طبع کے مین نے ادا
ایسے مہمل لغو کی تقریر سے
ہین جو عالم مین سخنور نا مجو
وہ سخن جز لغو و ہذیان نہین
کھول گوش ہوش اے باطل نیوش
ماہ کو مت خاک سے اپنی چھپا
عبد فتاح اور ہی یعنی مین فرق
مفت تونے باندھلی ہی یہ ہوا
ایسی بے تحقیق باتین خوش نہین
لوٹ لے ہر شخص جسکو بے تعب
کیسے چل سکتا ہی یہ کذب و دغل

نان اُسکی کب ہو روغن سے دوچار
متن اسکی ہی شبستان نکات
مشرقستان کو تو اسکا فخر ہو
شاہدان معنوی جلوہ نما
جسکے روغن کو سمجھ پیہ دماغ
ہین معما با اشارات مبین
میری القا سے ہین سب عالی نژاد
کون ہی اسکا سخنور کون ہی
یون کوئی کرتا رہے ما و منی
ید بیضا خیر موسیٰ ہے یہی
ہی یہ نسخہ ساختہ پرداختہ
اور فتاحی تخلص سب بے کلام
کر دیا اسکو بصد حسن ادا
بولے کیا تونے بجانا ای فتا
میرے ہی القا سے پائی آبرو
تھا تجاہل عارفانہ وہ مرا
بیہدہ اتنا نکر جوش و خروش
تونے بے تحقیق لکھا خاتمہ
کیسا بین جیسا بین غرب و شرق
ہین علم عالم مین دو نونکے علم
دلپذیر و دلنشین دلکش نہین
مائدۂ عیسیٰ کا عیسیٰ ہی کو تھا
گانون تیرا ناؤن میرا فی المثل

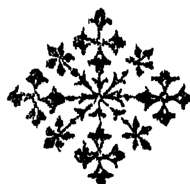
تیری ہی توفیق سے اے میرے رب
اور گلستان بر گلستان لغات
ہی شبستان اور نکات منجلی
زلف شب کے رخ پہ رخ شمع ہی
مغز ہی مغز سخن ہی یہ کتاب
مثل ماہ عید و مثل ماہ بین
ہین یگانہ معنی بیگانہ سے
عون ایزد سے کسے یہ عون ہی
کسکا منھ اور کسکی صورت کسکی شکل
با دم عیسیٰ غیر عیسیٰ ہے ہیچ
عبد فتاح ایک فاضل کا تھے
خاص مسکن اور موطن بلگرام
چونکے روح القدس اس تقریر سے
حسن و قبح سب کا ہی مجھپر کھلا
جسپہ میرے فیض کا جریان نہین
ورنہ مین مجھسے سخنور ہو چھپا
مہر کو ابرو کے نیچے مت دبا
اور مصنف کا نہ دیکھا خاتمہ
گر تخلص ایک ہی تو کیا ہوا
اپنی اپنی ذات سے ای کج رقم
خوان نعما تو نہین یہ ای عجب
اور کسپر یہ در نعمت کھلا
اہل دل دان مین ہون ہر اکا اور گواہ

واہ واہ ایسے نخل پر واہ واہ
یا الٰہی مین نے لکھی ہی یہ شرح
شرح میری اُسکی ہو شمعِ بیان
دو عیان ہو جائین سب جو ہین نہان
تیک مرنا خون نہ پہنچے کو سہنے
حرف گیری سے اسے یارب بچا
کیونکہ متن اسکی ہی عرفانی اصول
منزلِ اول کی پیش آئے جو سیر
اُسکا فدیہ مرتے دم کہلاؤن مین
چین سے ہولے وہ میری ہمکنار
بہرِ حضرت بہرِ حسنینؓ و بتولؓ

بس مجید اس رد و کد سے ہاتھ اٹھا
شوق ہو ہر دل ہوا اور ہو سکی جرح
متن کے جو ہین مضامین نکو
جیسے شب مین شمع سے رخشِکان
سیر ہو ہرگز نہ اسکی سیر سے
حرف گیری کا نہ حرف اسپر لگا
ہی مبرّا کذب سے اور لہو سے
بس دلیل راہ ایمان ہو نہ غیر
گور ہو ایسی عروس دلنواز
اور مین ہو جاؤن اُسکا یار غار
بس کر اب اطناب سے بس اے مجید
ورد رکھ ہر دم یہی ذکر جلیل
انت ربی انت حسبی والوکیل

اپنے حق مین مانگ لے حق سے دعا
ہی شبستان ایک قصرِ دلستان
نازک و باریک از بس ہیچو مو
شوق کا ہر دم قدم بڑھتا رہے
یہ نظر بندِ نظر ہو غیر سے
اہلِ دل کو بھی یہ ہو دلسے قبول
پاک لا یعنی و جملہ لغو سے
نام پر تیرے فدا ہو جاؤن مین
مین کرون اک ناز او وہ سو نیاز
ہو الٰہی التجا میری قبول
چھوڑ دے باقی لدنیا پر مزید

تمت بالخیر و الظفر نسخہ ہذا المسمی بہ چراغ ایمان کہ اسم تاریخی ہی در شرح شبستان نکات
و گلستان لغات مصنفہ حضرت محمد یحییٰ فتاحی غفر اللہ لنا و لہ بتاریخ بست و پنجم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۲ھ
دفعہ دوم بدست عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن حافظ آباد عرف پیلی بھیت



قصیدہ در مدح شارح و تقریظ شرح از جانب معز اللہ خان شاگرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبلِ طبع ہی کیون آج سحر سے نازان
کس گلستان کی ہوا سے ہی تو ایسا شادان

کس بہارِ چمن فیض پہ شیدا ہی تو
پھول جھڑتے ہین ترے نغمہ سے بستان بستان

کس نسیمِ چمن روح فزا نے تیرے
غنچۂ دل کو بنایا گلِ باغِ رضوان

کیا کسی گل سے تری ہو گئی ہی سرگوشی
شاخِ گلبن پہ ہوا یا کہ نشیمن اس آن

وجہ کیا ہی کہ ترا آج فلک پر ہی دماغ
کیا سبب ہی کہ ہی نخوت تری صورت سے عیان

کیون ہی اور کس لیے یہ نغمہ سرائی تیری
چہچہانا یہ نئے رنگ سے خندان خندان

قمری و فاختہ و طوطی و ہدہد مرغِ چمن
تیری گل بانگ کو سنکر ہوا اک اک حیران

سرو و شمشاد و صنوبر ہین چمن مین جتنے
سبھی سکتے مین ہوے جبسے سُنی تیری فغان

سب کے سب ہو گئے سُن سُنکے ترانہ تیرا
لالہ و یاسمن و سوسن و ورد و ریحان

سنبل و سبزہ و نسترن بھی ہوے ہین بیخود
چشم حیران کی طرح رہ گئی نرگس حیران

تیرے انداز و روش سے ہوا مجکو معلوم
قصد مدحت مین کسی کے ہی ترا یہ سامان

کسکا مداح تو ہی کون ہی تیرا ممدوح
مدح مین کسکے تو اس درجہ ہوا ہی حیران

کسکی تعریف مین ہی ایسی ترانہ سنجی
جسکے سننے سے ہوا پیر فلک بھی رقصان

مین بھی سنکر ہوا مشتاق یہ نغمہ تیرا
صبر کی تاب نہین کچھ تو بتا اُسکا نشان

نام ہی لے کہ تسلی مری خاطر کی ہو
اور ہو دور مرے دل سے یہ سارا خلجان

بولا نام اُنکا تو لینا ہی بڑی بے ادبی
پر مین توضیح کی صنعت مین کرونگا اعلان

اور کہا اتنی خبر تجکو نہین ہی افسوس
وہ تو مشہور زمانہ مین ہین مثلِ سحبان

وہی ممدوح ہین میرے جو ہین تیرے اُستاد
مصدرِ فیض و کرم موردِ فضلِ رحمان

کیسے اُستاد کہ ہین جتنے یہان کے اُستاد
ہین کے شاگرد سبق پڑھکے ہوے فخر کنان

کیسے شارح ہین کہ ہین جتنے جہان کے شراح
ان ہی کا شرح و بیان اُنکا ہوا ورد زبان

کیسے ناشر کہ برابر نہین ہی اُسکے نظیر
کیسے ناظم کہ مقابل نہین اُسکے حسان

کیسے ممدوح کہ مداح ہی ادنے اعلےٰ
کیسے موصوف کہ وصاف ہین سب خرد وکلان

جنکا اقلیم سخن مین ہی لقب سیف اللہ
اور منہیون کو بھی ثابت ہی کہ ہین سیف زبان

فتح حاصل ہوئی ہی ملک سخن پر اُنکو
[illegible] اُنکے قلم ہی کہ ہی تیغ بران

ادنے اوصاف یہ شارح کے بتاؤن تجکو
[illegible] ہین سعدی ہین کہ سحبان زمان

انکی تعریف مین تحریر سے قاصر ہی قلم
[illegible] مین تقریر سے عاجز ہی زبان

مدح مین انکے پڑھون مطلع ثانی اپنا
[illegible] بھی مُسنکر رہے جسکو حیران

قطعہ

جسکی تحریر سے نادم ہی عرب کا حسان
جسکی تقریر سے ہی بند زبان سلمان

جسکا شاگرد ہی ادنے سا عطارد سا دبیر
اور اُستاد اس اُستاد کا پیک یزدان

نام بھی اب کرون توشیح مین اُسکا ظاہر
تاکہ ہوجائے خبردار ہر اک پیر وجوان

توشیح

نگین معنی سے سمے وہ کیے ہین روشن
بحر حیرت مین ہوے غرق سبھی خرد وکلان

دیکھا جبسن اہل ہنر نے یہ دلاویز بیان
اُسنے سو جان سے کیا جو ہر دل کو قربان

لکھے جب شرح کوئی ایسی تو ہو کیون نہ قبول
مثل ہو اُنکا تو ہو بازے کوئی مثل کہان

جان کسکی ہی بھلا کسمین یہ دم کس بل ہی
یون تو کہنے کو ہر اک جانتا ہی ہون سحبان

داب کر انگلیان دانتون مین کہا سبنے یہ — ق
خام کار ہین ہماری نہین کچھ شک و گمان

اُنکے مانند کوئی ہو تو لکھے ایسے رموز
نہ کہ دعوی ہو فقط اور نہ ہو اُسپر برہان

نام نامی کا تو اظہار کیا حرف بحرف
ایک دو کلمۂ تقریظ کرون اور بیان

جتنے شاعر ہین یہان اور ہین کامل جتنے — ق
ہین سو اُنکے سخن فہم و سخن سنج جہان

دیکھکر شرح کو سب بولے کہ معنی ایسے
لائے شارح یہ کہان سے کہ رہے ہم حیران

نکتے حل کرکے کیے کیسے معانی تحریر
معنے لکھکر کے کیے کیسے یہ مشکل آسان

غنچے نکتون کے تھے منہ بند سراپا خاموش
شرح سے اُنکی ہوے گل کی طرح سب خندان

شرح لکھی ہی کہ اعجاز دکھائے جسپر — خوب واحسنت کہے گویا ہوے سعدی ہم

کیسی یہ شرح لکھی جسکے ہر اک نکتہ پہ — شایق اس فن کے ہوے جاننے دلسے

ایسا ناظم و ناظر نہین ہوگا کوئی — جو بات ہی لکھی وہ ہی قاطع بر

سخت مشکل تھے معمے جو کیے حل یکسر — جملہ اردو مین کہ آسان ہی اُردو کی زبان

آب معنی کے حسد سے ہی گہر آب مین غرق — آتش رشک سے جلکر ہوا اخگر مرجان

بحر مواج سخن کے یہ گہر ہین جنکو — دیکھکر چرخ پہ ہین دیدۂ انجم حیران

ہوگا اک ذرہ جسے فن معما سے مذاق — سو دل و جاننے وہ اس شرح کا ہوگا خواہان

جان و دل دیکے اگر لے کوئی اِسکو طالب — تو بھی بدلہ مین ہی دونونکے یہ مفت و ارزان

ق

دامنِ چرخ اگر صفحۂ کاغذ بن جاے — خامہ بھی ہو پئے تحریر اگر کاہکشان

اور سیاہی شبِ یلدا کی بہم ہو تب بھی — وصف لکھنے کے لیے ہو لئے نہ کافی سامان

ق

جس گھڑی شارحِ علام نے کی ختم یہ شرح — جسکے ہر حرف پہ سب اہل سخن ہین قربان

شور تحسین کا یہ اُٹھا کہ فلک تک پہونچا — بولے قدسی بھی کہ کہتے ہین اسے سحر بیان

دیکھکر حسنِ معانی و جمالِ الفاظ — واہ واہ کرتے ہین فردوس مین حور و غلمان

نام شارح نے بھی ماتن کیطرح دور رکھے — شرح کے شمع شبستان و چراغ ایمان

اسکی توصیف کی توضیح ہی تحریرِ عبث — کیونکہ مشہور مثل ہی کہ عیان را چہ بیان

خامہ و دست کو اب روک لے اے خام خیال — تو کہان مدح کہان شرح کی تعریف کہان

بس دعا کے لیے ہاتھ اپنے معزّ اسد اُٹھا — کہ اجابت ہی ترے جنبش لب کی نگران

اپنے محبوب کے صدقے مین الٰہی فردا — دینا مداح کو ممدوح کو فردوس مکان

اور باقی رہے یہ شرح بھی الوار قبول — مہر اور ماہ رہین چرخ پہ جبتک تابان

خاتمۃ الطبع ـ الحمد للہ کہ کتاب چراغ ایمان شرح اُردو شبستان نکات مصنفہ حضرت محمد یحیی فتاحی از تصانیف تازہ جناب عبد المجید خان صاحب مرحوم ساکن بیلی بھیت مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بسرپرستی منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع باہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع با[illegible] ماہ جون ۱۹۰۹ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ طبع ہو کر شایع ہوئی

نام کتاب	قیمت
کیمیائے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب۔	۲ر
تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔	ار
پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اُردو میں حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد میں بتفصیل ذیل۔	
جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔	[illegible]
جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	[illegible]
بوستان معرفت شرح اُردو مثنوی مولوی روم۔ جدید الطبع و جدید التصنیف مصنفہ حضرت مولوی عبد المجید خان مولف ریاض التحقیق شرح اُردو سکندر نامہ دفتر اول۔	عہ/
ایضاً۔ دفتر دوم۔	۱۲ر
ایضاً۔ دفتر سوم۔	عہ/
ایضاً۔ دفتر چہارم۔	۱۴ر
ایضاً۔ دفتر پنجم۔	عہ/
ایضاً۔ دفتر ششم۔	[illegible]
مذاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی	۴ر?

نام کتاب	قیمت
شجرہ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم مع ترجمہ سید غلام حیدر صاحب	[illegible]
شان رحمت۔ منظوم عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے۔	[illegible]
رسالہ شرافت۔ مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی۔	[illegible]
کنز الاسرار۔ ترجمہ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ بحور زن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	ار
چشمہ فیض۔ نظم ترجمہ اُردو پند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	[illegible]
مثنوی الکلام۔ معروف بہ [illegible] مصنفہ حضرت محمد نظیر صاحب [illegible]	[illegible]
کشف الاسرار۔ اُردو ترجمہ [illegible] مترجمہ راجہ راجیسور [illegible] اصغر۔	[illegible]
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء العلوم عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	[illegible]
ایضاً حصہ [illegible] کاغذ معمولی [illegible] مجلد	[illegible]

نام کتاب	قیمت
گلشن سروری۔ نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر۶ پا
اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اردو کیمیائے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد۔	[illegible]
نصیحت نامہ۔ اسم با مسمی مترجمہ منشی دیبی پرشاد صاحب۔	۵ر پ
ترجمہ رشحات۔ مترجمہ مولانا ابوالحسن فریدآبادی کاغذ سفید۔	[illegible]
تہذیب حسانی۔ مؤلفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید۔ از شاہ عبدالصمد عرف بہان مست خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بجھن (۳) مثنوی اللہ نام جیو رسے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔	۱ر۳ پا
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبدالصمد قدس سرہ۔	۱ر۹ پا
اسرار الحروف ہندی۔ از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳ر
سیر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ مالک مطبع بابر خان صاحب سیزدہ	۱

نام کتاب	قیمت
رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سرنامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جیو رسے (۸) بجھن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ر
اردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس تدریس طلبہ ہے کہ جسکا ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی نے بعبارت فصیح اردو فرمایا۔	۹ر
پیغام وحید۔ مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۶ پائی
مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب۔	۲ر
مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی شاہ۔	۸ر
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ	۵ر